شرح مجموعہ قوانین تعزیرات ہند

یعنی

ایکٹ نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء

بترمیمات و اصلاحات تا آخیر سنہ ۱۹۳۹ء

جسکو

سید عبد القادر ایل ایل. ڈی. ایکس مجسٹریٹ درجہ اول و
گورنمنٹ ایڈوکیٹ سکنہ پٹیالہ نے

بمعائنہ شرح مجموعہ تعزیرات ہند مسٹر جان ڈی مین صاحب بارائٹ لا و مسٹر شر گور صاحب ایم اے. ڈی لٹ - دی سی - آئی - ایل ایل ڈی و اصول قانون و دیگر جمیع مستند کتب قوانین انگریزی باندراج رولنگز آف ہائیکورٹس چیفکورٹس و پارلیمنٹ تا آخیر فروری سنہ ۱۹۴۶ء بحوالہ قوانین انگلستان و بیرون انگلستان تالیف کیا ہے جسکا حصہ مطبوعہ بذریعہ درخواست معہ ترجمہ انگریزی خاص اہم دفعات شرح مجموعہ تعزیرات ہند مطابق شرح و اختیار کردہ طرز تحریر بعالیخدمت آنریبل سر ڈگلس ینگ صاحب بہادر چیف جسٹس ہائیکورٹ لاہور - بریمارک صاحب اسسٹنٹ گورنمنٹ ایڈوکیٹ لاہور پیش ہوکر (منظور) فرمایا گیا ہے ❊

جن

قیمت ہر دو حصہ مجلد کی قیمت بمقابلہ قیمت و خوبی دیگر غیر مجلد شرح مجموعہ تعزیرات ہند ۱۲ قیمت کے باستفادہ شائقین قانون مبلغ سولہ روپیہ مجلد مقرر کی گئی ہے - جو مؤلف شرح مجموعہ تعزیرات ہند مقام ریاست پٹیالہ محلہ گھیر سوڈھیاں سید عبد القادر - ایل ایل ڈی ایکس مجسٹریٹ درجہ اول سکنہ پٹیالہ سے مل سکتی ہے

بار اول | سنہ ۱۹۴۶ء | تعداد ایکہزار
[illegible]

To

The Honourable Sir John Douglas Young

Chie[illegible]

of the High Court of Judicature at Lahore

This work is

by His Lordship's [illegible]

most respectfully Dedicated

Syed Abdul Qadir, [illegible]

Ex. Magistrate 1st Class &

Govt Advocate.

Patiala State.

شرح مجموعہ قانون شہادت
ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء

یہ امر مُسلّمہ ہے۔ کہ قانون شہادت وہ قانون اضافی ہے۔ کہ جس کے مطابق قوانین فوجداری و دیوانی و مال مختصر الامر و مختصر المقام کے جرائم و صور تہائے متعلقہ دیوانی و مال وغیرہ کی تنقیح کر کے اور مقدم جُزو قانون اضافی سے عدالتیں فیصلہ کرتی ہیں، چنانچہ ایک بیگناہ شخص کو جھوٹی کارسازیوں سے بچانے اور مستحق کو غیر مستحق کے مقابلہ میں چارہ اور علاج حاصل ہونے کی غرض سے اس میں قواعد مقرر کئے ہیں۔ جن پر عمل کرنیسے بیگناہ شخص ذمہ وار اور غیر مستحق شخص کامیاب قرار نہیں دیا جاتا ہے یہ وہ قانون ہے۔ کہ جس کے عمل پر تمام ذمہ واریوں و حقوق کے انفعال کا انحصار ہوتا ہے جسکی شرح بڑے بڑے مدبران ذی علم و قابل ہستیوں نے اپنے اپنے خیال کے مطابق باندراج رولنگز شائع کیا ہے۔ لیکن ریسنٹ رولنگز تا سنہ ۱۹۳۲ء کا اندراج بلحاظ تاریخ تالیف شرح قانون نہیں ہوا ہے۔ اور خصوصاً اردو میں ایسی کوئی شرح قانون شہادت طبع نہیں ہوئی ہے۔ جس سے بمقابلہ انگریزی خوان صاحبان کے تفہیم نقات قانونی و رولنگز آف ہائیکورٹس و چیف کورٹس و پارلیمنٹ تا سنہ ۱۹۳۲ء کے اندراج سے فائدہ حاصل ہووے۔ اور انگریزی خواں صاحبان بھی اس سے استفادہ حاصل کریں۔ اس لئے اس عاجز خاکسار نے جملہ کتب انگریزی قانون شہادت و اصول قانون مارکبی ویلیکنسن و اسٹین و نبہتم صاحبان کا مطالعہ کر کے شرح قانون شہادت اردو جسکو پڑھنے سے جملہ جوڈیشل افسران و صیغہ پولیس و اعلےٰ افسران۔ شائقین قانون بصیرت استفادہ حاصل کریں گے۔ تالیف کرنے کا عزم کیا ہے۔

مجموعہ قوانین تعلیمی صیغہ پولیس اپر و لوئر کلاس ٹریننگ سکولز پولیس

یہ مجموعہ قوانین الیا

سبق آموز تالیف کیا جائے گا۔ کہ جو قبل ازیں برٹش انڈیا یا کسی نے ٹوسٹیٹس میں تالیف نہ ہوا ہوگا۔ اور وہ اپنی نظیر آپ ہوگا۔ اور اس میں ہر ایک دفعہ متعلقہ کی توضیح و تشریح و تائیدی ریسنٹ رولنگز آف ہائیکورٹس کا اندراج ہوگا۔ جو بالخصوص پولیس کے لئے نہایت مفید آلہ ہوگا جس میں ابتدائی اطلاع و کارروائی و تفتیش نتیجہ خیز امور قانونی بتائید رولنگز متعلقہ واقعات و حالات مفید تفتیش درج ہوں گے۔ جو عدالت میں موجب تائید قانونی انصاف رسانی ہوں گے۔ اور مقدمہ کامیاب ہوگا۔۔

The work when Completed will cover about three thoucaud pages and will be a standard commentary on the Indian Penal Code in Urdu. The writer has taken considerable pains over this compilation and I have no hesitation in recommending that the author's request deserves to be granted.

There is no impertient, criticism in the commentry.

Sd/ Mohammed Munir M. A., L. L. B.

Assistant Government Advocate,

Punjab High court.

Dated Lahore 14-11-39.

Honourable Chief Justice

Punjab High Court

Lahore

Approved

Sd. J. D. Y.

23-11-39.

تعریف و استفادہ اتباع قانون

دنیا میں انسان کی ہستی کی اصلی غرض یہ ہے کہ وہ قانون گورنمنٹ سلاطین اور گورنمنٹ موجودہ کا اتباع کرتا ہوا اُس غائت تولید کو پورا کرے جس کے لئے وہ اس دار الابتلا میں بھیجا گیا ہے چنانچہ اصولاً قانون ایک ایسی اصطلاح ہے جس کا استعمال مختلف معانی میں کیا گیا ہے۔ گو یہ معانی ایک دوسرے سے جدا مختلف ہیں۔ تاہم ان سب میں خواص کے باقاعدہ تواتر کا تصور مشترک ہے۔ اور یہ تواتر ایک ایسے قاعدہ کا محکوم ہے جس کا مخرج کوئی ایسی طاقت یا قوت یا وسیلہ ہے جس پر اس تواتر کا انحصار ہے۔ اور یہ تصور ایک جماعت انتظامی (پولیٹیکل سوسائٹی) میں شامل ہے۔ اور اس جماعت میں ایک گروہ یا چند ارکان ایسے ہوتے ہیں جن کو جماعت محکوم پر حکمرانی کرنے کا مجاز خود بخود حاصل ہوتا ہے۔ اور ان کے حکم کی تعمیل کرنا باقی اراکین پر فرض ہوتا ہے اور اس جماعت انتظامی کے نظام کے مجموعہ [illegible] کو حکومت کہتے ہیں۔ اور جہاں ایک حاکم ہوتا ہے اس کو بادشاہ وقت کہتے ہیں۔ اور جہاں کئی حاکم ہوتے ہیں اس کو جماعت حکام یا گورنمنٹ یا سپریم گورنمنٹ کہا جاتا ہے اور ان کے احکام کو قانون یا آئین کہتے ہیں۔ اور قانون انگلستان میں بادشاہ وقت کے [illegible] کیا گیا ہے کیونکہ [illegible] معقول جماعت حکام حکومت کرتی ہے۔ اس لئے تمام جماعت انسانی کا فرض ہے کہ قانون کی اطاعت کریں۔ اور یہ امر بھی ثابت ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو قوت ارادی یعنی اختیار عطا فرمایا ہے۔ تاکہ زندگی کے کاروبار میں اس کا استعمال کرے اور اس کے ساتھ ایسے قواعد بھی وضع کر دیئے ہیں کہ جن سے اختیار انسانی مقید و محدود ہے۔ اور جس قدر خداوند تعالیٰ نے انسان میں ان قوانین کی رعایت کرنے کی قابلیت دی ہے اور انسان از روئے خلقت کے مدنی الطبع ہے اسلئے ضروری ہے کہ قانونی حکم مستقل اور مجموعہ تمام کے لئے ہو اور ایک قسم کی سب صورتوں پر حاوی ہو سکے۔ اور ظاہر ہے کہ اتباع مرضی انسانی پر منحصر نہیں ہے۔ بلکہ مرضی واضع قوانین پر منحصر ہے اس لئے ہر فرد بشر پر اتباع قانون کرنا لازم ہے۔ ورنہ نظم حکومت قائم نہیں رہتا ہے۔ اور اسی انتظام حکومت کے قیام کے لئے بادشاہ کا فرض اعلیٰ یہ ہے کہ

منظوری طلب وغیرہ۔

(۲) اصول متعلق خاص دفعات۔

(۳) شرح۔

(۴) اجزا قانونی تحت طلب۔

(۵) انضباط مشابہ دفعات متعلقہ کی تفریق۔

(۶) فرد قرار داد جرم۔

(۷) رولنگز ہائیکورٹس تا ۱۹۵۹ء۔

(۸) کم پیرے ٹو رولنگز آف مختلف ہائیکورٹس۔

اور شرح مجموعہ ہذا کے لکھنے میں اصول ادلہ مرتبہ [illegible] مسٹر گور صاحب ایم۔ اے۔ ڈی۔ سی۔ ایل۔ ایل۔ ڈی بار ایٹ لاء و دیگر مستند کتب قانونی کے مطالعہ سے امداد حاصل کی گئی ہے۔ اور موقعہ بموقعہ بلحاظ ضرورت ضابطہ فوجداری و قانون شہادت و لوکل اینڈ سپیشل لاز قانونی عصر حاضر تا ستمبر شرح تحقیقی و منطقی جرح میں بمعہ تشریح قانون انگلستان و قوانین دیگر ممالک کا حوالہ دیا گیا ہے۔ جس کے مطالعہ سے تمام قیود قانونی کو ثابت ہوگا۔ کہ قبل ازیں ہندوستان پنجاب میں ایسی طرز مذکور الصدر کی شرح تعزیرات ہند کبھی نہیں لکھی گئی ہے۔ اور اس سے نہ صرف اردو خواں اصحاب ہی استفادہ حاصل کریں گے بلکہ انگریزی خواں اصحاب بھی تفہیم نکات قانونی و پیروی مقدمات و تصفیہ امور متنازعہ میں نہایت خوش اسلوبی سے سہولت حاصل کر کے مستفید ہوں گے۔ اور معلمان پولیس ٹریننگ سکول کے لئے یہ مجموعہ سبق آموز ہوگا۔

اور آخر میں خاکسار اپنے محترم عالیجناب راجہ سر دیا کشن کول صاحب کے۔ بی۔ ای۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ڈی۔ بی سابق پرائم منسٹر پٹیالہ کے نیک مشورہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور نیز جناب مسٹر محمد منیر صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی گورنمنٹ ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور کا مشکور ہوں کہ جنہوں نے اپنی چند کتب قانون انگریزی عنایت فرما کر امداد فرمائی ہے۔

خاکسار

سید عبد القادر ایل ایل ڈی
ایکس گورنمنٹ ایڈووکیٹ و مجسٹریٹ درجہ اول
محلہ گھیر سوڈھیان پٹیالہ

ہے - اس کو مجموعہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے - اور اس میں بہ تحفظ جسم و مال کے لیئے جملہ اشخاص ملازم وغیر ملازم کے لیئے منفرد استفادہ وضع کئے گئے ہیں -

اور جو دیگر قوانین متعلق تحفظ حقوق جائیداد منقولہ وغیر منقولہ و معاہدات و دیگر چارہ کار قانون کے لیئے وضع کئے گئے ہیں اُن کو قانون دیوانی و قانون مال و قانون مختصر الامر و مختصر المقام کے نام سے نامزد کیا گیا ہے اور ان جملہ قوانین کا سب سے اول اصول قانون یہ ہے کہ بیگناہ شخص سزا نہ پا جائے اور مدعی کسی استحقاق قانون سے محروم نہ رہ جاوے -

چنانچہ ایک بیگناہ شخص کو اُن ذمہ واریوں سے بچانے کے لیئے جو جھوٹی اور ناکافی شہادت سے اس پر عائد ہو سکتی ہیں اور مستحق کے مقابلہ پر چارہ اور علاج حاصل ہونے کی غرض سے مدبران لائق نے ایسے قواعد قائم کئے ہیں کہ جن سے بیگناہ شخص ذمہ وار نہ قرار دیا جاوے اور غیر مستحق حق نہ پا جائے اور اس قانون کا نام قانون شہادت (Evidence Act) رکھا گیا ہے اور اس کا ادنیٰ فائدہ یہ ہے کہ غیر متعلق اور بیہودہ شہادت داخل نہیں ہو سکتی ہے - اسلیئے ہر ایک نزاع کا فیصلہ بآسانی تھوڑے عرصہ میں ہو جاتا ہے اور اس میں تعداد شہادت پر لحاظ نہیں کیا گیا ہے - بلکہ اس شہادت کی کیفیت و تعدد ملحوظ رکھی گئی ہے - اور ان جملہ قوانین کی غائت یہ ہے کہ بیباک امن و آسائش نیک اعمالی سے آزادانہ زندگی بسر کرے اور بد اعمالیوں سے مجتنب رہے اور یہی مقصد انسانی وجود کے پیدا ہونے کا ہے کہ وہ ہر ایک قسم کے فسق و فجور و بد اعمالی سے احتراز کرے تاکہ رب العالمین کی خوشنودی کا باعث ہو کر انسان کو جاودانی زندگی عطا ہو جاوے اور وہ مقصد تولید پورا ہو جاوے - اور یہ وہ طریق ہے کہ جس سے انسان کو دنیاوی و عاقبت کی آسائش حاصل ہو جاتی ہے -

اور لفظ قانون دو حصص پر منقسم کیا گیا ہے - ایک قانون اصلی اور دوسرا قانون اضافی کہا گیا ہے - اور یہ علامت بھی قانون احکام گورنمنٹ عالمین کے مطابق رکھی گئی ہے - کہ اس میں ایک امر کے کرنے و ترک کرنے کے لیئے احکامات درج کئے گئے ہیں - جن احکامات میں نیک عمل نہ کرنے اور بد اعمالی کا ارتکاب کرنے یا اُن ہدایات کے اتباع کی پابندی نہ کرنے پر احکام سزا درج کئے گئے ہیں - اور جو حکم طریق تحقیق اصلیت واقعہ پر اختیار کیا جاتا ہے اس کو قانون اضافی کہتے ہیں اور انہی احکامات و تابعی کی تقلید میں

بپابندی قانون رعیت پر حکومت کرے کیونکہ بادشاہ قانون کا محکوم ہوتا ہے۔ اور بقول مسٹر بلیکسٹن صاحب جب بادشاہ تخت نشین ہوتا ہے تو اس کو اول یہ حلف دیا جاتا ہے اور وہ انجیل مقدس پہ ہاتھ رکھ کر کہتا ہے کہ میں انگلستان کے باشندوں اور رعایا متعلقہ و ساکنان پر ان قوانین کے مطابق حکومت کرونگا۔ جو پارلیمنٹ میں منظور ہو چکے ہیں اور اس کے آئین و رواجات کو ملحوظ رکھونگا اور پھر اس کے بعد بادشاہ مذہب و حقوق پادریان و گرجاؤں کی حفاظت کا اقرار ہوتا ہے۔

اور نیز صاحب ممدوح کہتے ہیں کہ احکامات الہی کی تعمیل بمقابلہ دیگر احکامات کے زیادہ تر واجب التعمیل ہے۔ اور جو قانون احکامات ربانی کے متناقض ہو وہ صحیح نہیں ہو سکتے ہیں اور قانون ربانی قانون کا سب سے اول ماخذ ہے اور اس کے سوائے اور کوئی ماخذ نہیں ہے۔

نظر بحالات ثابت ہوا کہ جملہ بانیان اصول قانون اس امر پر متفق اللفظ ہیں۔ کہ قانون گورنمنٹ عالمین سب سے مقدم و واجب الاتباع ہے اور اسی اصول کو ملحوظ رکھ کر جملہ قوانین گورنمنٹ دنیاوی میں قوانین احکام ربانی کو مقدم رکھ کر قوانین دنیاوی وضع کئے گئے ہیں۔ اور اسی اصلی غایت تولید کی تکمیل کے لئے ہر ایک زمانہ میں بجانب رب العالمین باسمائے نبی یا پیغمبر یا رشی یا اوتار مبعوث ہوتے رہے ہیں اور وہ بصد ور احکامات الہامی بغرض اصلاح اعمال انسانوں کے ان کو پابند ہدایات کرتے رہے ہیں اور باوجود انقضائے زمانہ کثیر بعثت یکے بعد دیگرے اصولاً ہر ایک مرسل یزدانی کے احکام الہامی کا منشا توحید اور وحدہ لاشریک و نیک اعمالی کی پابندی اور افعال ذمیمہ سے اجتناب اور راستبازی و حق شناسی وغیرہ وغیرہ مضمون رہا ہے کہ کلیتہً جن کا اندراج کتب مقدس و صحرم شاستر و توریت و زبور و انجیل و گرنتھ صاحب و قرآن مجید میں کیا گیا ہے۔ اور ان احکامات کے مطابق عمل کرنے یا نہ کرنے کا نتیجہ پیدا ہوتا ویسا ہی تسلیم کیا گیا ہے۔ جیسا کہ موجودہ قانون حال الوقت کا ہوتا ہے۔ اور یہ جسقدر مجموعہ قوانین گورنمنٹ نے جماعت محکوم کی بہتری کیلئے قوانین وضع کئے ہیں ان میں کوئی قانون ایسا مدون نہیں کیا ہے جو مجموعتاً ان احکامات الہامی کے مخالف ہو جس کا اتباع ہر ایک قوم و مذہب و ملت کے لوگوں پر واجب العمل ٹھہرایا گیا ہے۔

اور موجودہ قانون گورنمنٹ میں جس کام کے کرنے یا نہ کرنے کو قابل سزا قرار دیا گیا

فہرست دفعات مجموعہ قوانین تعزیرات ہند

خلاصہ مضامین	دفعات
اعانت کی سزا اگر اس فعل کا ارتکاب جس میں اعانت کیگئی ہے اُسی اعانت کے سبب سے ہوا ہو اور جہاں اُسکی سزا کیلئے کوئی صریح حکم نہ ہو ..	۱۰۹
اعانت کی سزا اگر معاون اُس فعل کو نیت مغائر نیت معین سے کرے	۱۱۰
معین کا لائق مواخذہ ہونا جبکہ اعانت ایک فعل کی ہو اور کوئی فعل مغائر کیا جائے	۱۱۱
شرط	،،
معین جبکہ وہ اس فعل کیلئے جسمیں اعانت کیگئی ہے اور اُس فعل کیلئے جو کیا گیا ہے اکٹھی سزا کا مستوجب ہو	۱۱۲
معین کا قابل مواخذہ ہونا اُس نتیجے کے لئے جو اس فعل سے پیدا ہو جسمیں اعانت کیگئی ہے اور جو نتیجہ مقصود معین سے مغائر ہو	۱۱۳
معین ارتکاب جرم کے وقت موجود ہو ..	۱۱۴
اُس جرم میں اعانت کرنا جسکی سزا موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور ہو ..	۱۱۵
اگر جرم کا ارتکاب نہ ہو	،،
اگر فعل جس سے آزار پہونچے اعانت کے سبب سے کیا جائے	،،
اُس جرم میں اعانت کرنا جسکی سزا قید ہے	۱۱۶
اگر جرم کا ارتکاب اعانت کے سبب سے نہ ہو۔	،،
اگر معین یا معاون سرکار کا ملازم ہو جس پر اس جرم کا روکنا لازم ہے	،،

خلاصہ مضامین	دفعات
اُس جرم کے ارتکاب میں اعانت کرنا جس کو عامہ خلائق یا دس سے زیادہ شخص کریں	۱۱۷
اُس جرم کے ارتکاب کی تدبیر کا چھپانا جسکی سزا موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور ہے	۱۱۸
اگر جرم کا ارتکاب ہوا ہو	،،
اگر جرم کا ارتکاب نہ ہوا ہو	،،
سرکاری ملازم جو کسی جرم کے ارتکاب کی تدبیر چھپائے جسکا روکنا اسپر لازمی ہے	۱۱۹
اگر جرم کا ارتکاب ہوا ہو	،،
اگر جرم کی سزا موت ہو	،،
اگر جرم کی سزا حبس دوام بعبور دریائے شور ہو	،،
اگر جرم کا ارتکاب نہ ہوا ہو	،،
اُس جرم کے ارتکاب کی تدبیر کا چھپانا جس کی سزا قید ہے	۱۲۰
اگر جرم کا ارتکاب ہوا ہو	،،
اگر جرم کا ارتکاب نہ ہوا ہو	،،
باب ۵ (الف)	
سازش مجرمانہ	
سازش مجرمانہ کی تعریف	۱۲۰ (الف)
سازش مجرمانہ کی سزا	۱۲۰ (ب)
باب ۶	
جرائم خلاف ورزی با سرکار کے بیان میں	
ملکہ معظمہ کے مقابلہ میں جنگ کرنا یا اُسکا اقدام	

باب (۱۱)

جھوٹی گواہی اور جرائم مخالف معدلت عامہ کے بیان میں

خلاصہ دفعات

باب (۱۵)

ان جرموں کے بیان میں جو مذہب سے متعلق ہیں

خلاصہ مضامین	دفعات
دغا کی سزا	۴۱۷
دغا اس علم سے کہ اس سے زیان بیجا کسی شخص کو پہونچے جس کے استحقاق کی حفاظت مجرم پر واجب ہے	۴۱۸
دوسرا شخص بنانے سے دغا کرنیکی سزا	۴۱۹
مال کے حوالہ کرنے کو دغا اور بددیانتی سے تحریک کرنا	۴۲۰
فریب آمیز دستاویزوں اور مال کو فریب سے علیحدہ کرنیکے بیان میں	
قرضخواہوں میں تقسیم سے روکنے کے لئے بددیانتی یا فریب سے مال کو دور کرنا یا چھپانا	۴۲۱
قرض کو قرضخواہوں کو بیباق ہونے سے بددیانتی یا فریب سے روکنا	۴۲۲
دستاویز انتقال کی بددیانتی یا فریب سے تکمیل کرنا جسمیں معاوضہ کا جھوٹا بیان لکھا ہے۔	۴۲۳
مال کو بددیانتی یا فریب سے دور کرنا یا چھپانا	۴۲۴
نقصان رسانی کے بیان میں	
نقصان رسانی	۴۲۵
نقصان رسانی کی سزا	۴۲۶
نقصان رسانی کے ذریعہ سے پچاس روپیہ تک مضرت پہونچانا	۴۲۷
دس روپیہ کی مالیت کے کسی حیوان کو مار ڈالنے یا اس کے کسی عضو کو بیکار کرنے سے نقصان رسانی	۴۲۸

خلاصہ مضامین	دفعات
کسی مالیت کی مویشی وغیرہ کو یا پچاس روپیہ کی مالیت کے کسی حیوان کو مار ڈالنے یا اسکے کسی عضو کو بیکار کرنیسے نقصان رسانی۔	۴۲۹
آبپاشی کے کاموں میں نقصان پہونچانے سے یا بطور بیجا پانی کا رخ پھیرنے سے نقصان رسانی	۴۳۰
شارع عام یا پل یا دریا یا نہر کے آب کو نقصان پہونچانے سے نقصان رسانی۔	۴۳۱
سیلاب پھیلانے یا بدرو عام کے رد کرنے سے جس سے مضرت پیدا ہوتی ہو نقصان رسانی	۴۳۲
نشان روشنی یا نشان سمندری کو تباہ کرنے یا اسکی تبدیل جگہ کرنے یا ایسی قدر بیکار کردینے سے نقصان رسانی	۴۳۳
نشان زمین جو بحکم سرکار قائم ہوا ہو تباہ کرنے یا اسکی تبدیل جائے وغیرہ سے نقصان رسانی	۴۳۴
آگ یا شے بھک سے اڑجانیوالی سے سو روپیہ تک یا (پیداوار کاشتکاری کی صورت میں) دس روپیہ تک مضرت پہونچانیکی نیت سے نقصان رسانی۔	۴۳۵
آگ سے یا بھک سے اڑجانیوالی شے سے نقصان رسانی گھر وغیرہ کے تباہ کرنیکی نیت سے	۴۳۶
پٹے ہوئے جہاز یا بیس ٹن کے جہاز کو تباہ کرنے یا اسکے محفوظ ہونے میں خلل اندازی کی نیت سے نقصان رسانی	۴۳۷

خلاصہ مضامین	دفعات
سزائے نقصان رسانی مذکورہ دفعہ ۴۳۷ جبکہ ارتکاب اُس کا آگ یا بھک سے اُڑ جانیوالے مادے سے ہو - - - - -	۴۳۸
سرقہ وغیرہ کے ارتکاب کی نیت سے مرکب تری کو کم عمق پانی کی زمین پر یا کنارے پر قصداً ٹکرانے کی علت میں سزا - -	۴۳۹
ہلاکت یا ضرر پہونچانے کی تیاری کے بعد نقصان رسانی کا ارتکاب - -	۴۴۰
مداخلت بیجائے مجرمانہ کے بیان میں	
مداخلت بیجا مجرمانہ - - -	۴۴۱
مداخلت بیجا بخانہ - - - -	۴۴۲
مخفی مداخلت بیجا بخانہ - -	۴۴۳
مخفی مداخلت بیجا بخانہ بوقت شب -	۴۴۴
نقب زنی - - - - -	۴۴۵
نقب زنی وقت شب - -	۴۴۶
مداخلت بیجا مجرمانہ کی سزا - -	۴۴۷
مداخلت بیجا بخانہ کی سزا - -	۴۴۸
جرم کے ارتکاب کیلئے جسکی سزا موت ہے مداخلت بیجا بخانہ - -	۴۴۹
جرم کے ارتکاب کیلئے جسکی سزا حبس دوام بعبور دریائے شور ہے مداخلت بیجا بخانہ	۴۵۰
جرم کے ارتکاب کیلئے جسکی سزا قید ہے مداخلت بیجا بخانہ - -	۴۵۱
ضرر پہونچانے یا حملہ کرنے یا مزاحمت بیجا کرنے کی تیاری کے بعد مداخلت بیجا بخانہ	۴۵۲
مخفی مداخلت بیجا بخانہ یا نقب زنی کی سزا	۴۵۳
جرم کے ارتکاب کیلئے جسکی سزا قید ہے مخفی مداخلت بیجا بخانہ - -	۴۵۴
ضرر پہونچانے یا حملہ کرنے یا مزاحمت بیجا کرنیکی تیاری کے بعد مخفی مداخلت بیجا بخانہ یا نقب زنی - - -	۴۵۵
مخفی مداخلت بیجا بخانہ یا نقب زنی وقت شب کی سزا - - -	۴۵۶
جرم کے ارتکاب کیلئے جسکی سزا قید ہے مخفی مداخلت بیجا بخانہ یا نقب زنی وقت شب	۴۵۷
ضرر پہونچانے یا حملہ کرنے یا مزاحمت بیجا کرنیکی تیاری کے بعد مخفی مداخلت بیجا بخانہ یا نقب زنی وقت شب - -	۴۵۸
مخفی مداخلت بیجا بخانہ یا نقب زنی کے ارتکاب کیحالت میں ضرر شدید پہونچانا	۴۵۹
مخفی مداخلت بیجا بخانہ یا نقب زنی وقت شب میں کل شرکا مستوجب سزا ہیں جبکہ ہلاکت یا ضرر شدید کا اُنمیں سے کوئی باعث ہو	۴۶۰
کوئی ظرف توڑ کر بددیانتی سے توڑ کر کھولنا جس میں مال ہو	۴۶۱
اُسی جرم کی سزا جبکہ محافظ مرتکب ہو -	۴۶۲

باب (۱۸)

— + — + — + —

خلاصہ مضامین	دفعات
تلبیس ایسے نشان کی جو سرکاری ملازم کام میں لاتا ہے	۴۸۴
کسی نشان حرفہ یا نشان ملکیت کی تلبیس کیلئے کسی آلہ کا بنانا یا پاس رکھنا - -	۴۸۵
ایسے اسباب کا بیچنا جس پر ملبس نشان حرفہ یا نشان ملکیت ہے	۴۸۶
کسی ظرف پر جس میں اسباب ہے کوئی جھوٹا نشان بنانا - - .	۴۸۷
کسی ویسے جھوٹے نشان کے کام میں لانے کی سزا	۴۸۸
نشان ملکیت میں نقصان پہونچانے کی نیت سے کارسازی کرنی - . . .	۴۸۹
کرنسی نوٹوں اور بنک نوٹوں کے بیان میں	
کرنسی نوٹوں یا بنک نوٹوں کی تلبیس	۴۸۹ (الف)
جعلی یا ملبس کرنسی نوٹوں یا بنک نوٹوں کو اصلی نوٹوں کی حیثیت سے کام میں لانا	۴۸۹ (ب)
جعلی یا ملبس کرنسی نوٹوں کو پاس رکھنا	۴۸۹ (ج)
کرنسی نوٹوں یا بنک نوٹوں کے جعلی بنانے یا اُنکی تلبیس کرنے کیلئے آلات یا سامان بنانا یا پاس رکھنا . . .	۴۸۹ (د)
باب (۱۹)	
خدمت کے معاہدوں کے نقص مجرمانہ کا	
بموجب ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۵ یکم اپریل سنہ ۱۹۲۶	

خلاصہ مضامین	دفعات
سے منسوخ کیاگیا۔	
باب (۲۰)	
اُن جرموں کے بیان میں جو ازدواج سے تعلق رکھتے ہیں	
ہمبستری جو کسی مرد نے ازدواج جائز کے دھوکے دینے سے تحریک کرنے کی ہو ۔	۴۹۳
شوہر یا زوجہ کے زندہ ہوتے ہوئے پھر ازدواج کرنا . . .	۴۹۴
وہی جرم معہ اخفائے ازدواج سابق اُس شخص سے جس کے ساتھ پچھلا ازدواج ہوا	۴۹۵
بجز کرلینے ازدواج جائز کے فریب سے رسوم ازدواج کا ادا کرنا . . .	۴۹۶
زنا	۴۹۷
بدنیتی سے بھگا لے جانا کسی عورت منکوحہ کا یا پھسلا لے جانا یا اُسے اٹکا رکھنا ۔	۴۹۸
باب (۲۱)	
ازالہ حیثیت عرفی . .	۴۹۹
کسی سچی بات کا الزام لگانا یا شائع کرنا جس کا لگانا یا شائع کرنا عامہ خلائق کے فائدہ کیلئے درکار ہے ۔	،
سرکاری ملازموں کا طریق عمل بحیثیت اُنکی ملازمت کے . . .	،،
کسی شخص کا طریق عمل بہ نسبت کسی معاملہ عامہ خلائق کے	،،
کورٹوں کی کارروائی کی کیفیتوں کو مشتہر کرنا	،،

۱۸۹۷ء جناب ملکہ معظمہ کی قلمرو ان کا ہر حصّہ باستثنا سلطنت متحدہ انگلینڈ و اسکاٹلینڈ و آئرلینڈ کے مُراد ہوگا اور جہاں اُن قلمرو ؤں کے حصّے کسی سنٹرل (اعلےٰ) اور لوکل (مقامی) دونوں واضعان قانون کے ماتحت ہوں تو وہ کُل حصّے جو سنٹرل واضعان قانون کے ماتحت ہوں اس تعریف کی اغراض کے لئے ایک ہی برٹش قلمرو مقبوضہ سمجھے جائیں گے۔

اور یہ الفاظ برٹش انڈیا سے حسب معنی تعریف دفعہ ۳ ضمن ۷ ایکٹ ۱۰ ۱۸۹۷ء در جناب ملکہ معظمہ کی قلمرو ؤں کے اندر کے کُل ایسے ممالک اور مقامات مراد ہوں گے جن پر بوقت موجودہ جناب ملکہ معظمہ بذریعہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند یا بذریعہ گورنر یا اور عہدہ دار ماتحت جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند کے فرمانروا ہوں لیکن اس میں دیسی خود مختار رؤسا کی ریاستیں اور محالات یا جگذار داخل نہیں ہیں اس لئے بجز خاص احکام مجموعہ ہذا کے ان قلمرو ان میں مجموعہ ہذا کا نفاذ کلیتاً بمثل حدود برٹش انڈیا قابل نفاذ ہوگا۔ مثلاً پٹیالہ و سنگرور و نابھ وغیرہ ریاستہائے بیرون حدود برٹش انڈیا متصور ہونگی۔

اور الفاظ ہندوستان و پنجاب قلمرو ملکہ معظمہ کے اندر بجز خاص خود مختار رؤساء کی قلمرو امر معاہدہ کے حسب معنی دفعہ ۱۵ مجموعہ تعزیرات ہند برٹش انڈیا میں داخل ہیں۔

اور مجموعہ ہذا ریلوے سٹیشن و چھاؤنی تھانے و مقامات جو بذریعہ اشتہار مندرجہ فہرست ۱۲ ۱۸۷۴ء قوانین مجریہ ۳۳ سنہ جلوس وکٹوریہ معظمہ باب سوم مجموعہ تعزیرات ہند بیرون حصص برٹش انڈیا میں نافذ ہونا قرار دیا گیا ہے۔ جس کو بذریعہ مطبوعہ گزٹ آف انڈیا یا بذریعہ قوانین مقامی جو نواب گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل کی منظوری سے وضع کئے گئے ہیں۔ دیسی ریاستوں یا ان کے حصص پر وسعت دی گئی ہے اور بعض دیسی روسا نے ضروری ترمیمات یا بغیر تبدیلیات یا ترمیمات کے مجموعہ ہذا کا نفاذ اپنی حکومت کے قلمرو میں منظور کرکے زیر عمل کرلیا ہے اور مجموعہ ہذا میں بہ تقسیم ترتیب ابواب مفرز کرکے ان الفاظ قانونی کی تعریف کی گئی ہے اور جو اُن کے معنی درج کئے گئے ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ جہاں کہیں وہ الفاظ دفعات مجموعہ ہذا میں کسی موقعہ محل پر مستعمل ہوں اُن کے معنی وہی لئے جائیں گے۔ جو ابتداً بیان کئے گئے

شرح مجموعہ قوانین تعزیرات ہند

یعنے

ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء

جو کہ

مورخہ ۶ اکتوبر سنہ ۱۸۶۰ء کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل کی پیشگاہ سے حال تک کی ترمیمات واصطلاحات کے ساتھ منظور ہوا

باب (۱)

مقدمہ

تمہید چونکہ یہ امر قرین مصلحت ہے کہ برٹش انڈیا کے واسطے ایک عام مجموعہ قوانین تعزیرات ہند مہیا کیا جائے۔ لہٰذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے۔

نام مجموعہ وحدود قلمرو جس میں یہ مجموعہ نافذ ہوگا

دفعہ ۱۔ اس ایکٹ کا نام مجموعہ قوانین تعزیرات ہند ہوگا اور یہ اس تمام قلمرو میں نافذ ہوگا جو حسب منشائے باب ۱۰۶ ایکٹ آف پارلیمنٹ موسومہ ایکٹ متضمن حسن انتظام ہند مجریہ سنہ ۲۱ و ۲۲ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریا کے ملکہ ممدوحہ کے قبضہ اقتدار میں آئی ہے یا آئندہ آئے۔

شرح بدفعہ ہذا نام مجموعہ قانون اور اس کا نفاذ ہر تمام قلمرو گورنمنٹ جو ایکٹ پارلیمنٹ تنظیم ہند مجریہ سنہ ۲۱ و ۲۲ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریا کے بموجب ملکہ ممدوحہ کے قبضہ اختیار میں آچکی تھی یا آئندہ کو قبضہ اقتدار میں آوے۔ وضع کیا گیا ہے۔ اور بوجہ قبل از وقت عدم شائع ہونے ترجمہ مجموعہ ہند اس کا نفاذ تاریخ یکم جنوری سنہ ۱۸۶۲ء سے ہوا ہے جس سے اصولاً جملہ تعزیری احکام ماقبل مشابہ احکام مجموعہ تعزیرات ہند منسوخ تصور کئے جائینگے اور الفاظ برٹش قلمرو ومقبوضہ مستعملہ دفعہ ہذا حسب منشائے دفعہ ۳ ضمن ۵ ایکٹ (۱)

اس ریاست غیر کو جس کے علاقہ میں وہ فوج مقیم ہے ان کے اختیار سماعت سے مستثنے کیا گیا ہے۔ سمندر کے کنارے سے تین میل تک ارتکاب جرم کی سماعت کا اختیار عدالت برٹش انڈیا متعلقہ کو حاصل ہے۔

سزائے جرائم جن کا ارتکاب قلمرو مذکور کے اندر واقعہ ہوا ہو

دفعہ ۲۔ ہر ایک شخص جو قلمرو مذکور میں ایسے فعل یا ترک فعل کا مجرم ہو جو اس مجموعہ کے خلاف ہو۔ وہ اسی مجموعہ کی رو سے سزا کا مستوجب ہوگا نہ کسی اور قانون کے مطابق۔

شرح مجموعہ تعزیرات ہند ایک مکمل قانون اُن خلاف ورزیوں کی سزاؤں اور تاوانوں کا ہے کہ جس میں کسی شخص کا فعل یا ترک فعل بحالات واقعہ از روئے مجموعہ ہذا جرم ہوتا ہو تو وہ شخص خواہ کسی حیثیت یا قومیت یا درجہ یا ذات کا ہو وہ اسی مجموعہ کی رو سے مستوجب سزا ہوگا۔ نہ کسی اور قانون کے مطابق ذمہ وار ہوگا یعنے اگر کوئی واقعہ بلحاظ حالات واقعات جرم مجموعہ ہذا و جرم کسی قانون مختص الامر یا مختص المقام ہوتا ہو اور ملزم کو بموجب مجموعہ تعزیرات ہند سزا دیگئی ہو تو بدیں وجہ کہ وہی واقعات داخل قانون مختص الامر یا مختص المقام ہوتے ہیں حکم سزا منسوخ نہ ہوگا۔ مثلاً۔ حسب دفعہ ۲۸۔ اطلاعدہی جرائم ایکٹ اسلحہ بمقابل قاعدہ دفعہ ۴۴ ضابطہ فوجداری فریب تر عہدہ دار پولیس یا مجسٹریٹ کو دینی لازمی قرار دی گئی ہے اور عدم اطلاعدہی بموجب ایکٹ اسلحہ قابل سزا ہے۔ تو بجائے کارروائی زیر ایکٹ اسلحہ برخلاف تارک اطلاع شخص کے حسب دفعہ ۲ مجموعہ ہذا بانضمام دفعہ ۱۰۴ تعزیرات ہند زیر دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند حکم سزا صادر کیا جا سکتا ہے اور حدود برٹش انڈیا سے باہر کسی شخص کے مرتکب جرم ہونے کی صورت میں بصورت خاص واقعہ متعلقہ بموجب دفعہ ۳ تعزیرات ہند عمل ہوگا۔

اور دفعہ ہذا کے الفاظ سے مجموعہ ہذا کا اطلاق بجز فہرست متذکرہ ایکٹ ۱۴ ۱۸۷۴ء برٹش انڈیا کے تمام حصص میں کر دیا گیا ہے اور اُس جرم کے انسداد کے لیے جو برٹش انڈیا میں ہوا ہو کوئی خاص میعاد مقرر نہیں ہے بلکہ ارتکاب جرم کے بعد ہر وقت استغاثہ کیا جا سکتا ہے اور افسر یا تعلق سرکاری ملازم مجاز ہے کہ اس میں اپنے اختیار قانونی کو عمل میں لاکر حسب قاعدہ عمل کرے اور کوئی شخص بلا امتیاز قوم یا رتبہ

ہیں۔ جن کے استعمال اور معنی سے متعلق ہر دفعہ تعبیرات ہند وضع کیا گیا ہے کہ بہ الفاظ حکمی تشریح اس مجموعہ میں کسی محل پہ ہوتی ہے۔ اسی تشریح کی رعایت سے اس مجموعہ میں ہر جگہ مستعمل ہوا ہے۔ اور جہاں ترتیب ابواب جرائم وضع کی گئی ہے۔ وہاں اول ہر ایک جرم کی تعریف کی گئی ہے۔ جن کے تعریف و معنی پر ہی مقدمات میں استدلال کیا جاتا ہے۔

اور مجموعہ ہذا میں ہر دفعہ کے تحت تمثیلات وضع کی گئی ہیں۔ جو اصلی الفاظ قانونی دفعات متعلقہ کی توضیح و تشریح کے لئے وضع کی گئی ہیں۔ لیکن جب تمثیلہ اصلی الفاظ قانونی دفعہ متعلقہ کی تطبیق نہ کرے بلکہ تکذیب کرے تو وہ تمثیل جزو قانون متصور نہ ہوگی۔

اور اصلی غائت وضع مجموعہ ہذا آئندہ انسداد جرائم بہ تحفظ [illegible] و و آسائش جان و مال عامہ خلائق اور ہر مذہب و ملت کے مراسم و احساسات و [illegible] و اعمال ہیں کہ ہر شخص اپنے حقوق و اختیار پر بانضباط قانون عمل پیرا ہو کر آزادانہ زندگی بسر کرے۔ اور جو شخص خلاف کسی حکم مجموعہ ہذا کے ارتکاب کرے اور قبل اس کے کہ تحقیقات ضابطہ سے اس کی مجرمیت ثابت ہووے۔ اصولاً وہ شخص بے گناہ قیاس کیا جاوے تاوقتیکہ وہ حسب قاعدہ مجرم ثابت نہ ہووے۔ کیونکہ بلحاظ اصول قانون کسی بے گناہ شخص کا بجز کسی طریقہ قانونی یا بلا وجہ قانونی سزا پا جانا بمقابلہ کئی مجرمان کے رہا ہو جانے کے نہایت بدتر قرار دیا گیا ہے۔ اسلئے نہایت ضروری ہے۔ کہ فوجداری مقدمات میں اصلیت واقعہ کی تحقیقات نہایت معتبر بلا واسطہ اور قابل وثوق سے کی جا کر ملزم کی مجرمیت ثابت کی جاوے اور جہاں مبہم و مشتبہ صورت کسی قسم کی معلوم ہووے وہاں ملزم کو استفادہ شبہ کا دیا جا کر رہا کر دیا جاوے۔ یہی اصول قانون اور منشا واضعان قانون و عملدرآمد رولنگز آف ہائیکورٹس ہے۔

سفیران

سفیران ممالک غیر چونکہ اپنے آقاؤں کی طرف سے متعین ہوتے ہیں اور ان کو ان کا قائم مقام سمجھا گیا ہے۔ اس لئے ان کے خلاف کسی کارروائی جرم کی سماعت اس سلطنت کو حاصل ہے جس کا وہ سفیر مقرر کیا ہوا ہے اور جس سلطنت میں مقیم ہے اسکو اختیار سماعت نہیں ہے اور ایسا ہی جب کسی غیر ریاست کی فوج کسی دوسری ریاست غیر میں مقیم ہو

اس ریاست غیر کو جس کے علاقہ میں وہ فوج مقیم ہے ان کے اختیار سماعت سے مستثنےٰ کیا
کیا گیا ہے۔ سمندر کے کنارے سے تین میل تک ارتکاب جرم کی سماعت کا اختیار عدالت
برٹش انڈیا متعلقہ کو حاصل ہے۔

سزائے جرائم جن کا ارتکاب قلمرو مذکور کے اندر واقع ہوا ہو

دفعہ ۲ - ہر ایک شخص جو قلمرو مذکور میں ایسے فعل یا ترک فعل کا مجرم ہو جو اس مجموعہ کے خلاف ہو۔ وہ اسی مجموعہ کی رو سے سزا کا مستوجب ہوگا نہ کسی اور قانون کے مطابق۔

شرح | مجموعہ تعزیرات ہند ایک مکمل قانون اُن خلاف ورزیوں کی سزاؤں اور تاوانوں کا ہے کہ جس میں کسی شخص کا فعل یا ترک فعل بحالات واقعہ از روئے مجموعہ ہذا جرم ہوتا ہو تو وہ شخص خواہ کسی حیثیت یا قومیت یا درجہ یا ذات کا ہو وہ اسی مجموعہ کی رو سے مستوجب سزا ہوگا۔ نہ کسی اور قانون کے مطابق ذمہ وار ہوگا بعض اگر کوئی واقعہ بلحاظ حالات واقعات جرم مجموعہ ہذا وجرم کسی قانون مختص الامر یا مختص المقام ہوتا ہو اور ملزم کو بموجب مجموعہ تعزیرات ہند سزا دیگئی ہو تو بہ وجہ کہ وہی واقعات داخل قانون مختص الامر یا مختص المقام ہوتے ہیں حکم سزا منسوخ نہ ہوگا۔ مثلاً۔ حسب دفعہ ۲۸ - اطلاعدہی جرائم ایکٹ اسلحہ بمقابل قاعدہ دفعہ ۴۴ ضابطہ فوجداری قریب تر عہدہ دار پولیس یا مجسٹریٹ کو دینی لازمی قرار دی گئی ہے اور عدم اطلاعدہی بموجب ایکٹ اسلحہ قابل سزا ہے۔ تو بجائے کارروائی زیر ایکٹ اسلحہ برخلاف تارک اطلاع شخص کے حسب دفعہ ۲ مجموعہ ہذا بانضمام دفعہ ۱۰۴ تعزیرات ہند زیر دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند حاکم سزا صادر کیا جا سکتا ہے اور حدود برٹش انڈیا سے باہر کسی شخص کے مرتکب جرم ہونے کی صورت میں بصورت خاص واقعہ متعلقہ بموجب دفعہ ۳ تعزیرات ہند عمل ہوگا۔

اور دفعہ ہذا کے الفاظ سے مجموعہ ہذا کا اطلاق بجز فہرست متذکرہ ایکٹ ۱۴ء ۱۸۷۴ء برٹش انڈیا کے تمام حصص میں کر دیا گیا ہے اور اُس جرم کے انسداد کے لئے جو برٹش انڈیا میں ہوا ہو کوئی خاص میعاد مقرر نہیں ہے بلکہ ارتکاب جرم کے بعد ہر وقت استغاثہ کیا جا سکتا ہے اور افسر با تعلق سرکاری ملازم مجاز ہے کہ اس میں اپنے اختیار قانونی کو عمل میں لا کر حسب قاعدہ عمل کرے اور کوئی شخص بلا امتیاز قوم یا مرتبہ

ہیں۔ جن کے استعمال اور معنی سے متعلق بہ نوے تعزیرات ہند وضع کیا گیا ہے کہ بہ لفظ حکمی
تشریح اس مجموعہ میں کسی محل پہ ہوتی ہے۔ اسی تشریح کی رعایت سے اس مجموعہ میں ہر جگہ
مستعمل ہوا ہے۔ اور جہاں ترتیب ابواب جرائم وضع کی گئی ہے۔ وہاں اول یہ ایک جرم
کی تعریف کی گئی ہے۔ جن کے تعریف و معنی پہ ہی عدالت میں استدلال کیا جاتا ہے۔

اور مجموعہ ہذا میں ہر دفعہ کے تحت تمثیلات وضع کی گئی ہیں۔ جو اصلی الفاظ
قانونی دفعات متعلقہ کی توضیح و تشریح کے لئے وضع کی گئی ہیں۔ لیکن جو تمثیلات اگر
الفاظ قانونی دفعہ متعلقہ کی تطبیق نہ کرے بلکہ تکذیب کرے تو وہ تمثیلات قابل
متصور نہ ہوگی۔

اور اصلی غائت وضع مجموعہ ہذا یہ ہے اصول انسداد جرائم بہ تحفظ خطیر بہ گورنمنٹ و
و آسائش جان و مال عامہ خلائق اور ہر مذہب و ملت کے مراسم و رسومات و اعزاز
و اعمال یہ ہے کہ ہر شخص اپنے حقوق و اختیار پر با انضباط قانون عمل پیرا ہو کر آزادانہ
زندگی بسر کرے۔ اور جو شخص خلاف کسی حکم مجموعہ ہذا کے ارتکاب کرے اور قبل
اس کے کہ تحقیقات ضابطہ سے اس کی مجرمیت ثابت ہووے۔ اصولاً ایسے شخص کو
بیگناہ قیاس کیا جاوے تاوقتیکہ وہ حسب قاعدہ مجرم ثابت نہ ہووے۔ کیونکہ
بلحاظ اصول قانون کسی بے گناہ شخص کا بغیر کسی طریقہ قانونی یا بلا حق ناحق سزا
پا جانا بمقابلہ کئی مجرمان کے رہا ہو جانے کے نہایت بد تر قرار دیا گیا ہے۔ اسلئے
نہایت ضروری ہے۔ کہ فوجداری مقدمات میں اصلیت واقعہ کی تحقیقات شہادت
معتبر بلا واسطہ اور قابل وقعت سے کی جاکر ملزم کی مجرمیت ثابت کی جاوے اور
جہاں مبہم و مشتبہ صورت کسی قسم کی معلوم ہووے وہاں ملزم کو استفادہ مشتبہ
دیا جاکر رہا کر دیا جاوے۔ یہی اصول قانون اور منشا و منعان قانون و عملدرآمد
رولنگز آف ہائیکورٹس ہے۔

سفیران

سفیران ممالک غیر چونکہ اپنے آقاؤں کی طرف سے متعین ہوتے ہیں اور ان کو
ان کا قائم مقام سمجھا گیا ہے۔ اس لئے ان کے خلاف کسی کارروائی جرم کی سماعت اس سلطنت
کو حاصل ہے جس کا وہ سفیر مقرر کیا ہوا ہے اور جس سلطنت میں مقیم ہے اسکو اختیار سماعت
نہیں ہے اور ایسا ہی جب کسی غیر ریاست کی فوج کسی دوسری ریاست غیر میں مقیم ہو

ورنہ کسی اور قانون کے مطابق سزا دی جاویگی۔ اور اگر وہ فعل یا ترک فعل زیر دفعہ
۴۵ تعزیرات ہند داخل نہ ہو تو وہ ملزم بموجب ایکٹ مختص الامر یا مقام جیساکہ
صورت ہو مستوجب سزا ہوگا۔

اور دفعہ مذکور کے وضع کرنے کا اصلی مقصد یہ ہے کہ ہر ایک شخص خواہ وہ
کسی منصب یا درجہ یا حیثیت یا قومیت یا ذیلی پارٹنیہ یا ذات کا ہو۔ اور وہ کسی
ایسے فعل یا ترک فعل کا مجرم ہو جو مجموعہ تعزیرات ہند کے احکام کے خلاف ہو
وہ اسی مجموعہ تعزیرات ہند کے مطابق مستوجب سزا ہوگا۔ جس سے ہماری محسن
گورنمنٹ کی معدلت گستری ظاہر ہوتی ہے کہ حکومت نے بغیر کسی قانونی استثنائی صورت
کے استفادہ کے کسی شخص کی بلحاظ اس کے درجہ یا حیثیت یا عہدہ یا قومیت وغیرہ
کے کوئی رعایت خاص نہیں رکھی ہے عام اس سے کہ حکومت کی جانب سے امتیازیہ عہدہ
پر مقرر کیا گیا ہو اور وہ رعیت برطانیہ ہو یا نہ ہو بہرکیف ہر ایک شخص مرتکب جرم
کو حسب مجموعہ تعزیرات ہند قابل مواخذہ ٹھہرایا گیا ہے خواہ وہ قابل سماعت
شاہی کورٹ آف لندن کے ہو۔

اور اجرائے استغاثہ کے لئے کوئی خاص میعاد نہیں ہے مستغیث ہر وقت
استغاثہ کر سکتا ہے لیکن بادشاہ وقت کے خلاف کوئی استغاثہ نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ
اس کے معاملہ میں کسی کو اختیار سماعت نہیں ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

جو شخص شارع عام پر اپنا مال پھیلاوے کہ باعث
تکلیف عام حسب تعریف دفعہ ۲۶۸ تعزیرات ہند
ہووے اور مدراس لوکل بورڈ ایکٹ کی رو سے اس شخص کا وہ فعل جرم ہو۔ تو
لوکل بورڈ یا اس کے ملازمان کو اس شخص کے خلاف کارروائی جرم تعزیرات ہند
کے مطابق عمل کرنے کے حق کے منافی نہیں ہے۔ ان کو اختیار ہے کہ ملزم کے خلاف
بجائے ایکٹ لوکل بورڈ کے مطابق ذمہ داری مواخذہ عمل میں لانے کے تعزیرات ہند
کے مطابق مواخذہ کرے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۳۲ ۴ مدراس۔ انڈین کیسز
جلد ۱۱۵ صفحہ ۴۳۲۔ ۵۲ مدراس صفحہ ۷۹۔ ۵۵ مدراس لا جرنل صفحہ ۷۱۵۔ ۲۸ مدراس
لا ویکلی صفحہ ۶۲۱۔ مدراس کریمنل کیسز صفحہ ۳۱۷۔

یا ذات یا فرقہ کے بجز کسی استثنائی صورت قانونی کے ارتکاب جرم کی سزا سے سبکدوش نہیں کیا گیا ہے۔ لیکن بادشاہ کے مقابلہ میں چونکہ اختیار سماعت نہیں ہوتا ہے اسلئے بادشاہ مستثنےٰ تصور کیا گیا ہے۔ اور نیز قانون بین الاقوام کے مطابق بادشاہ دوسری سلطنت کی عدالتوں کو بھی ویسا ہی اس کے مقابلہ میں اختیار سماعت نہیں جیساکہ اُس کی اپنی سلطنت میں کسی عدالت کو اختیار سماعت نہیں ہے۔

اور حدود برٹش میں تمام قلمرو خشکی و آبہائے و بندرگاہ وغیرہ داخل ہیں عام اس سے کہ جرم کا ارتکاب سمندر میں بحدود علاقہ برٹش انڈیا میں ہو یا کسی خشک مقام یا بندرگاہ پر ہو۔ برٹش انڈیا کی عدالتوں کو اختیار سماعت ہوگا۔ لیکن جنگی جہاز مما لک غیر آبہائے قلمرو پر بموجب ایکٹ سنہ ۴۱ و ۴۲ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریہ باب ۷۳ سنہ ۱۸۷۸ء و ایڈمرلٹی اختیار سماعت ہوگا۔

ہندوستان و پنجاب کے رؤسا و بعض جاگیرداران جن کا گورنمنٹ برطانیہ سے پولیٹیکل اتحاد وراہ ورسم دوستانہ ہوتا ہے نہ تو وہ رعیت برطانی ہیں اور نہ ان کی قلمرو برٹش انڈیا ہے اگر وہ مجموعہ تعزیرات ہند کے جرم کا ارتکاب کریں تو ان کی کسی عدالت کو ان کے معاملہ میں ارتکاب جرم کا اختیار سماعت نہیں ہوتا ہے اور نہ وہ حسب مجموعہ ہذا مستوجب سزا ہوتے اُن کے ارتکاب جرائم پر گورنمنٹ برٹش انڈیا ان کو اختیارات حکومت سے محروم کرکے حسب مناسب وظیفہ تجویز کرکے قیام رہائش مقرر کر دیتی ہے جیساکہ حکمران اندور و مہاراجہ نابھہ سٹیٹ سے سلوک کیا گیا ہے۔

اور دفعہ ۲ میں جو کسی شخص کا برٹش قلمرو میں کسی فعل یا ترک فعل کے مرتکب جرم ہونے پر حسب مجموعہ ہذا سزا دینا وضع کیا جاکر لکھا گیا ہے کہ اُس مرتکب جرم کو کسی اور قانون کے مطابق سزا نہ دی جاویگی۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ دیگر قوانین مختص الامر و مختص المقام منسوخ ہو گئے ہیں۔ بلکہ الفاظ دفعہ ہذا "نہ کسی اور قانون کے مطابق" کے یہ معنی بھی ہیں کہ جو شخص کسی فعل یا ترک فعل کا جو حسب معنی دفعہ ۴۰ تعزیرات ہند ضمن ۲ و ۳ قابل سزا مجموعہ ہذا یا کسی قانون مختص الامر یا مقام کا مرتکب ہووے۔ تو اُس شخص مرتکب فعل یا ترک فعل کو حسب مجموعہ ہذا سزا دیجاویگی

کہ گویا اُس فعل کا ارتکاب قلمرو مذکور کے اندر ہوا۔

شرح دفعہ ہذا کا منشا یہ ہے کہ جب کوئی شخص مطابق کسی قانون مجریہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے خلاف حدود برٹش انڈیا سے باہر کسی جرم کا مرتکب ہو تو وہ عدالت فوجداری برٹش انڈیا میں حسب مجموعہ ہذا اُسی طرح قابل مواخذہ ہوگا جیسا کہ اس حالت میں ہوتا کہ وہ حدود برٹش انڈیا میں مرتکب جرم ہوا ہوتا۔

بدفعہ ہذا جو کوئی شخص حدود برٹش انڈیا سے باہر خلاف "قانون مجریہ جناب نواب گورنر جنرل باجلاس کونسل کسی جرم میں قابل مواخذہ ہو تو اس شخص کیساتھ حسب مجموعہ ہذا اسی طرح مواخذہ کیا جائے گا کہ گویا اس نے اُس فعل کا ارتکاب قلمرو برٹش انڈیا میں کیا ہے۔

اور دفعہ ہذا میں الفاظ "مطابق کسی قانون مجریہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل کے" یہ معنی رکھتے ہیں (یہ صورت میں کیے جاتے ہیں) کہ خصوصیات مبینہ دفعات ۱۸۸ و ۱۸۹ ضابطہ فوجداری وجرائم مندرجہ ضمیمہ اول قانون حوالگی مجریان اشتہاری سنہ ۱۹۰۳ء پر دفعہ مذکور کو محدود کیا جاتا ہے گویا کہ دفعہ ۱۸۸ ضابطہ فوجداری کے الفاظ دفعہ مذکور کے جزو ہیں کہ جب کوئی دیسی ہندی رعیت ملکہ معظمہ برٹش انڈیا سے خارج اور اس کے باہر مرتکب کسی جرم کا ہو یا ملکہ معظمہ کا کوئی ملازم (عام اس سے کہ وہ رعیت برطانی ہو یا نہ ہو) کسی دیسی والئے ملک یا رئیس کی قلمرو واقع ہند میں کسی جرم کا مرتکب ہو۔ یا جب کوئی رعیت برطانی کسی دیسی والئے ملک یا رئیس کی قلمرو واقع ہند میں کسی جرم کا مرتکب ہو تو چاہئیے ہے کہ ایسے جرم کی بابت اس کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے کہ گویا وہ برٹش انڈیا کے اندر کسی ایسے مقام پر سرزد ہوا تھا جہاں وہ دستیاب ہو۔ اس دفعہ ۱۸۸ ضابطہ میں دیسی ہندی رعیت ملکہ معظمہ یو رعیت برطانی یا ملازم ملکہ معظمہ کے الفاظ درج ہیں اور یہی الفاظ بدفعہ ۴ تعزیرات ہند معہ تمثیلات متعلقہ بتوضیح الفاظ دفعہ ۴ درج کئے گئے ہیں جس کا مقصد بلحاظ اصول قانون یہ ہے کہ دفعہ ۴ تعزیرات ہند قانون اصلی کی تکمیل کرنے کیلئے واضعان قانون نے دفعہ ۱۸۸ ضابطہ فوجداری قانون اضافی کے طریقہ کے مطابق وضع کی ہے تاکہ دفعہ ۴ تعزیرات ہند کی صورتہائے قانونی کی

(۲) دفعہ ۲ تعزیرات ہند کو تحت دفعہ ۵ تعزیرات ہند پڑھنا چاہئیے جس میں صاف طور پر خاص احکامات قانونی کا تحفظ کیا گیا ہے۔ اور ہندوستانی واضعان قانون کا مجموعہ تعزیرات ہند ہے۔ اس لئے وہ کسی خاص ضابطہ آئین و قوانین برٹش پارلیمنٹ پر جو برٹش انڈیا میں قابل عمل ہے۔ قابل ترجیح ہوگا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۴۰۶ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۵ صفحہ ۲۰۸ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۹ء لاہور صفحہ ۷، ۲۰۴ - ۲۳ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۳۱۳ - ۳۰ کریمنل لا جرنل صفحہ ۴۵۰ -

(۳) جو رعیت سٹیٹ بالمسروقہ سٹیٹ میں حاصل کرے وہ برٹش انڈیا میں قابل تجویز نہ ہوگا *۱۰

(۴) ایک مقدمہ میں تین بیل مسروقہ بھرت پور ریاست میں ایک شخص کے قبضے سے ملے تھے۔ جس کی تجویز زیر دفعہ ۴۱۱ تعزیرات ہند ضلع الہ آباد کیجا کر حکم سزا قید سخت ایک سال اور منجملہ سزائے قید کے ایک ماہ قید تنہائی دیا گیا تھا۔ جس کی نگرانی ہائیکورٹ الہ آباد میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ ملزم رعایا برٹش انڈیا نہیں ہے۔ بلکہ رعایا بھرت پور اور الزام جرم ۴۱۱ تعزیرات ہند بھرت پور سٹیٹ کا ہے۔ اور بموجب رولنگ ۹ الہ آباد صفحہ ۵۱۳ و ۵ انڈین کیسز صفحہ ۸۷، حسب منشا دفعہ ۲ تعزیرات ہند رعایا دیسی ریاست بالمروقہ کے لئے میں قابل سزا برٹش انڈیا نہیں ہے اور مثل سے یہ ثابت نہیں ہوتا ہے کہ وہ بالمسروقہ ملزم نے کسی علاقہ برٹش انڈیا میں حاصل کیا ہے۔ اس لئے بحالات واقعات حکم سزا منسوخ کیا گیا اور ملزم کو جرم دفعہ ۴۱۱ تعزیرات ہند سے بری کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۹۹۱ الہ آباد - انڈین کیسز جلد ۹۶ صفحہ ۶۵۵ - آل انڈیا رپورٹ ۱۹۲۶ء الہ آباد صفحہ ۸۰ - ۴۸ الہ آباد صفحہ ۶۸۷ - ۲۴ آل لا جرنل صفحہ ۶۶۷ - ۷ لا رپورٹ الہ آباد کریمنل صفحہ ۱۴۲ -

سزائے جرائم جن کا ارتکاب قلمرو مذکور کے باہر واقع ہو مگر اس کی تحقیقات قانون کی رو سے اس کے اندر ہو سکتی ہے

دفعہ ۳ - جو کوئی شخص مطابق کسی قانون مجریہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند با جلاس کونسل کے کسی ایسے جرم کی علت میں قابل مواخذہ ہو جس کا ارتکاب قلمرو مذکور کی حدود کے باہر ہوا ہے۔ تو اس شخص کے ساتھ بابت کسی فعل کے جس کا ارتکاب قلمرو مذکور کے باہر ہوا ہو۔ اس مجموعہ کے احکام کے مطابق اسی طرح عمل کیا جائیگا

رپورٹ ۱۹۲۷ء الہ آباد صفحہ ۸ -

*۱۰. انڈین کیسز جلد ۹۶ صفحہ ۶۵۵ - ۲۴ آل لا جرنل صفحہ ۶۶۷ - ۸ - ۴۸ - الہ آباد صفحہ ۶۸۷ - ۲۷ رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۱۴۲ - ۲۷ کریمنل لا جرنل صفحہ ۹۹۱ آل انڈیا

گئی ہے۔ جیسا کہ ایکٹ مسطور کی دفعہ ۱۲۴ و ۱۲۷ میں ہائیکورٹ لاہور و دیگر کورٹ ہائے کو اقتناع کی گئی ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس کسی مقدمہ جرم دغا میں کسی شخص کا برٹش انڈیا سے باہر جرم دغا میں سازش کرنا۔ حسب معنی دفعہ ۳ اور ۴ تعزیرات ہند سازش کنندہ جرم دغا برٹش انڈیا میں قابل سزا نہ ہوگا۔ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۱۳۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء سندھ صفحہ ۳۲۳۔

مجموعہ ہذا کی وسعت پذیری ان جرائم کی نسبت جنکا ارتکاب قلمرو کے باہر ہو

دفعہ ۴۔ اس مجموعہ قوانین کے احکام ہر ایسے جرم سے بھی متعلق ہونگے جنکا ارتکاب

(۱) کسی مقام میں جو برٹش انڈیا سے خارج اور اُس کے باہر ہو ملکہ معظمہ کی کسی دیسی ہندی رعیت کی جانب سے۔

(۲) کسی دیسی والی ملک یا رئیس کی قلمرو واقعہ ملک ہند میں کسی اور رعیت برطانی کی جانب سے ہو۔

(۳) کسی دیسی والی ملک یا رئیس کی قلمرو واقعہ ملک ہند میں کسی ملازم ملکہ معظمہ کی جانب سے ہو عام اس سے کہ وہ رعیت برطانی ہو یا نہ ہو۔

تشریح اس دفعہ میں لفظ "جرم" میں ہر ایسا فعل داخل ہے جو برٹش انڈیا کے باہر سرزد ہوا ہو اور جو اگر برٹش انڈیا کے اندر ہوا ہوتا تو اس مجموعہ قوانین کی رو سے لائق سزا ہوتا۔

تمثیلات

(الف) زید جو ایک قلی ہے، اور دیسی ہندی رعیت ہے، اور گنڈا میں قتل عمد کا مرتکب ہوا تو کسی مقام واقعہ برٹش انڈیا میں جہاں وہ ملے اس کی تجویز ہو سکتی ہے اور وہ قتل عمد کا مجرم ٹھہر سکتا ہے۔

(ب) عمرو جو رعیت برطانی اہل یورپ ہے، کشمیر میں قتل عمد کا مرتکب ہوا تو کسی مقام واقعہ برٹش انڈیا میں جہاں وہ ملے۔ اُس کی تجویز ہو سکتی ہے۔ اور وہ قتل عمد کا مجرم ٹھہر سکتا ہے۔

تکمیل کی جاوے چنانچہ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جو الفاظ قانونی دفعہ ۳ تعزیرات ہند میں وضع کئے گئے ہیں کہ جو کوئی شخص خلاف احکام قانون مجریہ جناب نواب گورنر جنرل باجلاس کونسل حدود برٹش انڈیا سے باہر کسی جرم کا مرتکب ہو تو اس شخص مرتکب جرم کے ساتھ حسب مجموعہ ہذا اسی طرح مواخذہ کیا جائے گا کہ گویا اس نے اس فعل کا ارتکاب قلمرو مذکور کے اندر کیا ہے۔ چنانچہ دفعہ ہذا بعض ان جرائم بیرون برٹش انڈیا کے ارتکاب کی تجویز بحدود برٹش انڈیا بموجب قرارداد معاہدہ باہم حکومتوں کے کی جاتی ہے اور بعض وہ صورتہائے جرم ہوتی ہیں جو بیرون برٹش انڈیا اس حکومت میں وہ فعل جرم نہیں ہوتا ہے کہ برٹش انڈیا میں وہی فعل جرم قابل سزا ہوتا ہے مثلاً فرانس میں جو شخص (ـــــــ) کشتی لڑکر شخص متقابل کو بہ نیت انتقام لینے کے لڑتا ہوا اس کو ہلاک کردے تو فرانس میں یہ فعل قاتل کا قابل تعریف سمجھا جائے گا۔ لیکن ہندوستان میں وہ شخص زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سزائے موت کا مستوجب ہوگا اور ایسا ہی انگلستان میں زنا کا مرتکب کسی جرم کا مرتکب نہیں سمجھا گیا ہے۔ کیونکہ انگلستان میں زنا کرنا کوئی جرم نہیں ہے لیکن ہندوستان میں اس فعل کی علت میں نالش ہوسکتی ہے کیونکہ یہاں وہ فعل زنا جرم قرار دیا گیا ہے۔

اور اگر کوئی شخص ناجائز طور پر کسی شخص کے مویشی کو گرفتار کرکے پھاٹک سرکاری میں دیدے اور اس مقام گرفتاری بیرون حدود برٹش انڈیا میں ایسی گرفتاری نیک نیتی پر مبنی ہو۔ اور ہندوستان میں وہ گرفتاری مویشی ناجائز زیر دفعہ ۲۰ قانون مداخلت بیجا مویشی ۱ ۱۸۷۱ء قابل سزا ہے اس لئے حسب معنی دفعہ ہذا ضمن ۱ ضابطہ فوجداری اس شخص کے خلاف برٹش انڈیا میں نالش ہوسکتی ہے۔

اور خاص صورتہائے جرم دفعہ ۱۰۸ الف تعزیرات ہند برٹش انڈیا سے باہر کسی ارتکاب جرم میں اعانت کرنا یا زیر دفعہ ۲۳۶ ہندوستان میں رہکر برٹش انڈیا سے باہر تلبیس سکہ میں اعانت کرنا یا بدفعہ ۲۳۷ تعزیرات ہند ملتبس سکہ عام برٹش انڈیا کے اندر لانا یا باہر لے جانا اور بدفعہ ۲۳۸ تعزیرات ہند ملتبس سکہ ملکہ معظمہ کو برٹش انڈیا کے اندر لانا یا باہر لے جانا۔ اور بدفعہ ۱۲۱ الف تعزیرات ہند برٹش انڈیا سے باہر جرم دفعہ ۱۲۱ تعزیرات ہند کیلئے سازش کرنا قابل سزا بحدود برٹش برٹش قرار دیا گیا ہے اور اختیار سماعت جرائم متعلق بغرض ایکٹ ہائے گورنمنٹ آف انڈیا میں توضیح کی

واقعہ ہو کر اُسکو نقصان نہ پہنچا ہو تو فیصلہ مجسٹریٹ قابل تنسیخ نہ ہوگا۔ بلکہ بمنشائے دفعہ ۵۳۷ ضابطہ فوجداری نقص متصور نہ ہوگا اور فیصلہ مجسٹریٹ جائز متصور ہوگا۔

الفاظ دیسی ہندی رعیت ان الفاظ کی تعریف کسی ایکٹ میں نہیں کی گئی ہے البتہ الفاظ "ہندوستان کے دیسی" کی تعریف پارلیمنٹ کے قانون ایکٹ ۱۸۷۰ء کی دفعہ ۶ ضمن ۳ میں یہ کی گئی ہے کہ وہ شخص برٹش انڈیا میں پیدا ہوا ہو اور وہیں اُس نے سکونت اختیار کی ہو اور اُس کے والدین برٹش انڈیا کے عادی باشندے ہوں۔

الفاظ رعیت برطانی قبل از وضع دفعہ ۴ ضمن ط ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء اہل یورپ اور ہندوستانی ہر دو پر اطلاق پذیر تھا لیکن بعد ازاں رعیت برطانی اہل یورپ میں "ہر رعیت ملک معظم جو نسلاً اولاد نرینہ اہل یورپ سے ہو اور جس نے برٹش جزائر یا کسی نوآبادی میں تولد پایا یا حقوق رعیتی حاصل کئے یا سکونت مستقل اختیار کی یا ہر رعیت ملک معظم جو کسی ایسے شخص کی صحیح النسب اولاد یا اولاد کی اولاد ہو۔

اور الفاظ "نرینہ اہل یورپ" حسب دفعہ (۱) و (۲) ایکٹ ترمیم قانون فوجداری ایکٹ ۱۲ ۱۹۲۳ء ایزاد کئے گئے ہیں اور الفاظ "کسی نوآبادی میں" کے بعد الفاظ "یا ممالک مقبوضہ واقع یورپ یا امریکہ یا آسٹریلیا میں یا نوآبادی ہائے نیوزیلینڈ یا کیپ آف گوڈ ہوپ یا نٹال میں حذف کئے گئے اور فقرہ (۲) میں الفاظ "ہر رعیت ملک معظم" جو ایزاد کئے گئے۔

ان الفاظ سے تعریف پہلے سے محدود ہو گئی ہے، اس طرح سے اُن اشخاص کی تعداد جو اُن حقوق سے مستفید ہو سکتے ہیں جو بموجب مجموعہ ہذا رعیت برطانیہ اہل یورپ کو عطا کئے گئے تھے کم ہو جاویگی کیونکہ صرف وہی اشخاص ان سے مستفید ہو سکیں گے جو اولاد نرینہ اہل یورپ ہوں۔ اور جزائر برطانیہ میں تولد پانے کے عذر کو قائم رکھنے کے لئے ایک شخص کو نہ صرف اپنا صحیح النسب ہونا ثابت کرنا ہوگا بلکہ اپنے باپ دادا کی قومیت بھی ثابت کرنی ہوگی۔

حوالگی مجرم مفرور ریاست غیر جبکہ ریاست غیر کی گورنمنٹ گورنمنٹ ہند یا لوکل گورنمنٹ سے اپنے کسی مجرم فراری کی حوالگی کے لئے درخواست کرے جو ملزم برٹش انڈیا میں ہو یا ہونے کا شبہ ہو تو گورنمنٹ ہند یا لوکل گورنمنٹ جیسا کہ صورت ہو مجسٹریٹ مجاز کے نام تحقیقات کا حکم جاری کریگی۔ مجسٹریٹ مجاز حسب مناسب بذریعہ سمن یا وارنٹ ملزم کو طلب کر کے حتی الامکان وہ ضابطہ عمل میں لائے گا جو مقدمہ قابل تجویز سیشن

(ج) خالد جو غیر ملک کا ہے اور گورنمنٹ پنجاب میں نوکر ہے جنید میں قتل عمد کا مرتکب ہو تو کسی مقام واقعہ برٹش انڈیا میں جہاں وہ ملے اس کی تجویز ہو سکتی ہے اور وہ قتل عمد کا مجرم ٹھہر سکتا ہے۔

(د) خالد نے جو رعیت برطانی ہے، اور اندور میں رہتا ہے حامد کو ترغیب دی کہ بمبئی میں مرتکب قتل عمد کا ہو تو خالد قتل عمد میں اعانت کرنے کا مجرم ہوگا۔

شرح بدفعہ ہذا جملہ احکام اس مجموعہ قوانین کے ہر ایک ایسے جرم سے بھی متعلق ہوں گے جس کا ارتکاب منجانب کسی دیسی ہندی رعیت ملکہ معظمہ کے کسی مقام میں جو برٹش انڈیا سے خارج اور اس کے باہر ہوا ہو یا کسی اور رعیت برطانی یا کسی ملازم ملکہ معظمہ کی جانب سے (عام اس سے کہ وہ رعیت برطانی ہو یا نہ ہو) کسی دیسی والی ملک یا رئیس کی قلمرو واقعہ ملک ہند میں واقعہ ہوا ایسے شخص کے بیرون حدود برٹش انڈیا ارتکاب جرم کرنے پر اس شخص کی تجویز بمنشائے دفعہ ہذا برٹش انڈیا کے کسی مناسب مقام پر ہو سکتی ہے اور اس جرم کی تحقیقات بموجب احکام دفعات ۱۷۷ لغایت ۱۸۴ مجسٹریٹ مجاز اسطرح سے کرے گا کہ گویا وہ جرم اس کے حدود مقامی کے اندر واقعہ ہوا ہے اور بمنشائے دفعہ ۱۸۶ ضابطہ فوجداری جیسا کہ ہونا ہو عمل کریگا اور حسب دفعہ ۱۸۸ ضابطہ فوجداری ایسے کسی جرم کی تحقیقات اسوقت تک برٹش انڈیا میں نہ ہوگی جب تک کہ پولیٹیکل ایجنٹ اس ملک کا جہاں کہ جرم کا سرزد ہونا بیان کیا گیا ہے یا بعدم موجودگی پولیٹیکل ایجنٹ لوکل گورنمنٹ کی منظوری نہ ہو جاوے اور وہاں کا کوئی ایسا عہدہ دار تصدیق اس امر کی کرے کہ اسکی رائے میں الزام اس نوع کا ہے کہ اس کی تحقیقات برٹش انڈیا میں ہونی چاہیئے اور جب کسی ملزم مرتکب جرم بیرون حدود برٹش انڈیا کو کارروائی ضابطہ کے لئے منتقل کرانا ہو تو حسب ضابطہ کوائف ثبوت مرتب کرکے بلحوظی احکامات دفعات ۱۸۶ ضابطہ و ۱۸۸ ضابطہ و ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۹۰۳ء حوالگی مجرمان عمل کیا جاوے گا۔

اور اگر بغیر منظوری دفعہ ۱۸۸ ضابطہ حسب دفعہ ۱۸۶ ضابطہ مجسٹریٹ مجاز نے حکم اخیر صادر کر دیا ہو وے اور ابتدائی اسٹیج پر ملزم نے یا اس کے وکیل نے عدالت میں مشروط منظوری کا اعتراض نہ کیا ہو اور ملزم کی انصاف رسانی میں کوئی نقص

کے درمیان حوالگی مجرمان خاص معاہدات کے ذریعہ ہوتی تھی جو نفاذ ایکٹ مسطورہ سے قریباً عمل جاتا رہا تھا لیکن تاہم بدفعہ ۱۸ قانون ۱۵ سنہ ۱۹۰۳ء وضع کیا گیا ہے کہ کوئی عبارت اس باب کی عہدنامجات متعلق حوالگی مجرمان کی شرائط کو ناقص نہ کریگی اور ضابطہ محکومہ عہدنامہ مذکور کی ہر معاملہ میں جس سے وہ متعلق ہو پیروی ہوگی اور احکام ایکٹ ہذا بموجب اس کے اصلاح پذیر ہوں گے۔

ملازم ملکہ معظمہ

لفظ سرکاری ملازم کی تعریف بدفعہ ۲۱ - اور ملکہ معظمہ کی تعریف بدفعہ ۱۳ - اور ملازم ملکہ معظمہ کی تعریف بدفعہ ۱۴ تعزیرات ہند میں وہ سب عہدہ دار یا ملازم مراد ہیں جو ہند میں بحکم یا باطاعت حکم باب ۱۰۶ - ایکٹ آف پارلیمنٹ مذکور مجریہ سنہ ۲۱ و ۲۲ جلوس ملکہ معظمہ ملکہ وکٹوریہ موسومہ "ایکٹ متضمن احسن انتظام ہند" یا بحکم یا باطاعت حکم گورنمنٹ ہند یا کسی گورنمنٹ کے قائم رہے یا مقرر یا مامور ہوئے ہوں - اس میں جملہ عہدہ داران گزٹڈ یا نان گزٹیڈ کو شامل ہونا کہا جاتا ہے جس کا تقرر کسی لوکل گورنمنٹ یا بحکم منتظمان ہوتا ہے اور بلحاظ صورت اول دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند تعریف الفاظ ملازم ملکہ معظمہ کے مشابہ ہے

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک شخص مرتکب جرم قمار بازی دیسی ریاست بحدود برٹش انڈیا گرفتار ہو کر مجسٹریٹ درجہ اول سے بسبب ذریعہ جرمانہ کا سزایاب ہوا تھا ملزم کی نگرانی الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ دیسی ریاست کی رعایا جس نے ریاست میں جرم کیا ہو بغیر حصول منظوری سارٹیفکیٹ پولٹیکل ایجنٹ یا لوکل گورنمنٹ حسب منشائے دفعہ ۱۸۸ ضابطہ فوجداری برٹش انڈیا میں تجویز نہیں کیا جائیگا - الا اس صورت میں کہ جانبین حکومتوں میں کسی خاص معاہدہ کی قرارداد میں شرط دفعہ ۱۸۸ ضابطہ فوجداری غیر ضروری تصور کی گئی ہو چنانچہ نگرانی ملزم منظور کی جاکر حکم سزا منسوخ کیا گیا - کریمنل لا جرنل جلد ۲۰ صفحہ ۷۰۰ سنہ ۱۹۱۹ء الہ آباد - انڈین کیسز جلد ۵۲ صفحہ ۶۶۸

(۲) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۰۲ و ۱۴۹ و ۳۹۵ تعزیرات ہند میں ملزمان کو گورنمنٹ پولیس نے بھٹنڈہ سٹیشن پر گرفتار کیا تھا اور اس کی تجویز بجرم فیروزپور مقرر کیگئی تھی - پنجاب چیف کورٹ میں منجانب پیروکار ملزمان نے اعتراض گرفتاری ملزمان بھٹنڈہ گورنمنٹ سٹیٹ پٹیالہ میں بغیر قانونی اختیار کے پولیس کی مداخلت کرنے پر کیا تھا چنانچہ چیف کورٹ نے قرار دیا گیا کہ پولیس ریلوے گورنمنٹ برٹش انڈیا کا ملزمان کو بھٹنڈہ سٹیشن پر گرفتار کرنا قانوناً جائز تھا

یا ہائیکورٹ کے لئے مقرر ہے اور شہادت بتائید درخواست یا منجانب ملزم گذرنے پر قلمبند کرے گا اور اگر مجسٹریٹ کو ثابت ہو کہ ایک پولیٹکل حیثیت کا جرم ہے یا جرم قابل حوالگی نہیں ہے اور ثبوت موجودہ بادی النظری اس درخواست کی تائید میں نہیں ہے اور جرم قابل ضمانت ہو تو ملزم کو بر ضمانت کردیگا اور بصورت دیگر تائیدی شہادات درخواست پر مجسٹریٹ کو لازم ہوگا کہ تحقیقات کے نتیجہ کی رپورٹ گورنمنٹ ہند یا لوکل گورنمنٹ کے حضور میں پیش کرے گا۔ اور اس رپورٹ کے ساتھ ایک بیان تحریری جو مجرم فراری گورنمنٹ کے ملاحظہ کے واسطے پیش کرنا چاہے ارسال کرے گا۔ اور جو حکم صادر ہوگا حسب دفعہ ۳ قانون حوالگی مجرمان ۱۵ سنہ ۱۹۰۳ء عمل کیا جاوے گا۔

وارنٹ گرفتاری ملزم مقیم برٹش انڈیا جب کوئی جرم قابل حوالگی مجرمان مندرجہ ضمیمہ اول ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۹۰۳ء کسی ایسی ریاست کی قلمرو میں جو ریاست غیر نہ ہو کسی شخص غیر رعیت برطانیہ اہل یورپ سے سرزد ہو یا اس سے سرزد ہونے کا گمان ہو اور شخص برٹش انڈیا میں شاذ آتا ہے یا وہ برٹش انڈیا میں موجود ہو اور اس ریاست کا پولیٹکل ایجنٹ وارنٹ مجسٹریٹ ضلع یا پریزیڈنسی مجسٹریٹ جس جگہ وہ ملزم موجود ہو جاری کرے گا اور وہ مجسٹریٹ حسب دفعہ ۷ قانون حوالگی مجرمان ۱۵ سنہ ۱۹۰۳ء بغیر کسی تحقیقات اس امر کے کہ مقدمہ ملزم کے خلاف ثابت ہے یا نہیں تعمیل وارنٹ کرے گا۔ لیکن پولیٹکل ایجنٹ کو کسی رعیت برطانیہ اہل یورپ کے حوالگی کے لئے طلبی کا اختیار نہیں ہے ایسے اشخاص کے ساتھ بمنشائے دفعہ ۱۸۸ ضابطہ فوجداری عمل ہوگا

گرفتاری طلب کا بیان لینا جب ملزم کا وارنٹ گرفتاری پولیٹکل ایجنٹ حسب منشاء دفعہ ۷ ضابطہ فوجداری بمقدمہ حوالگی ملزم جاری کرے۔ اور تحت دفعہ ۸ قانون حوالگی مجرمان ملزم مچلکہ یا ضمانت پر رہا کیا جاوے تو مچلکہ یا ضمانت نامہ کہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو تعمیل وارنٹ جس طرح سے مچلکہ یا ضمانت پر عمل کیا گیا ہے لکھ دیا جاویگا اور بذیل ہمہ ملزم کا اظہار قبل از رہائی بمنشائے دفعہ ۸ (الف) قلمبند کر لیا جاوے بشرطیکہ ملزم کوئی بیان تحریر کرانا چاہے۔ اور [illegible] وارنٹ گرفتاری دفعہ ضمن ۲ پر ملزم کا اظہار قلمبند کیا جاوے۔

عہدنامجات ریاست متعلق حوالگی اگرچہ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۹۰۳ء سے بیشتر دیسی ریاستوں کے

برٹش انڈیا مجاز ہے کہ جرم جس کا ارتکاب نیپال سٹیٹ میں منجانب رعایا برٹش انڈیا ہوا ہو۔ اسکی تجویز عدالت برٹش انڈیا میں ہو سکتی ہے کریمنل لا جرنل جلد ۲۹ صفحہ ۶۸ سنہ ۱۹۲۸ء اودھ انڈین کیسز جلد ۱۰۶ صفحہ ۵۸۰

(۶) کسی دیسی ہندی رعایا ملکہ معظمہ کا ارتکاب جرم حسب معنی دفعہ ۴ تعزیرات ہند برٹش انڈیا سے خارج کرنا برٹش انڈیا میں تجویز کیا جا سکتا ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۹ صفحہ ۶۸ انڈین کیسز جلد ۱۰۶ صفحہ ۵۸۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء اودھ صفحہ ۶۲۷-۴ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۱۲۱

(۷) مسمی سمیع اللہ و دیگر ہمراہیان نے دو انجیران جہاز کو سمندر میں بلوہ کر کے مضروب کیا تھا اور جہازران مستغیثان نے کلکتہ میں زیر دفعہ ۱۴۷ اور ۳۲۴ تعزیرات ہند عدالت پریزیڈنسی مجسٹریٹ سوم میں استغاثہ کیا تھا اور اجرائے وارنٹ پر ملزمان حاضر نہ ہوتے تھے عدالت سے زیر دفعہ ۸۷ و ۸۸ ضابطہ فوجداری کارروائی کی گئی تھی۔ اس دوران میں ملزمان عدالت چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ میں حاضر ہوئے اور چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے ملزمان کو عدالت پریزیڈنسی مجسٹریٹ کے پیش کر دیا گیا تھا عدالت مذکور سے ملزمان بدیں وجہ بری کئے گئے کہ بروقت سماعت مقدمہ ملزمان کلکتہ میں موجود نہ تھے جس کا اپیل کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ جب خود ملزمان پریزیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہو گئے تھے۔ تو عدالت کو اختیار تجویز ملزمان کا حاصل ہو گیا تھا اس لئے حکم براءت غلط ہے منسوخ کیا جا کر کارروائی ضابطہ کے لئے عدالت میں کاغذات واپس بھیجے گئے۔

کریمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۶۳۱ کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۳ صفحہ ۷۷۴-۶۰ کلکتہ ۴۴۔ سنہ ۱۹۳۳ء۔ کریمنل کیسز صفحہ ۲۲۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ صفحہ ۱۲۵۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ صفحہ ۴۷۷

(۸) مقام اختیار سماعت نوعیت جرم کے لحاظ سے حسب معنی دفعہ ۴ تعزیرات ہند ہوگا۔ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۱۳۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء سندھ صفحہ ۳۳۳

(۹) ایک شخص رعایا جوناگڑھ سٹیٹ سبجکٹ نے سمندر کے تختہ جہاز سیٹ پر کنارہ سمندر سے ۱۸ میل کے فاصلہ پر اقدام جرم قتل کا مرتکب ہوا تھا جس کے مقدمہ کی تجویز مجسٹریٹ درجہ اول ضلع کنا ور مقام کردار نے کی تھی اور ملزم نے بھی

کہ بھٹنڈہ ریلوے حکومت پٹیالہ سے بہ تفویض گورنمنٹ برٹش انڈیا دیا ہوا ہے۔ اور جب کسی شخص دیسی ریاست کی رعایا پر برٹش انڈیا میں کسی جرم کی اعانت کرنے کا الزام لگایا گیا ہو اور وہ جرم بحدود ریاست مکمل ہوا ہو اور جو کچھ ملزم نے بہ تکمیل جرم عمل کیا ہے وہ حدود ریاست پٹیالہ میں بھی کیا ہے تو ایسے شخص کی تجویز اعانت جرم برٹش انڈیا میں نہ ہوگی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۰ صفحہ ۶۵ سنہ ۱۹۱۹ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۵۱ صفحہ ۸۶۵ ۔ ۳۱ پنجاب ریکارڈ فوجداری سنہ ۱۹۱۸ء

(۴) ایک مقدمہ جرم دفعات ۱۲۰ (ب) و ۲۳۲ تا ۲۳۶ بانضمام دفعہ ۳۴ و ۱۰۹ و ۱۱۴ و ۱۱۷ تعزیرات ہند حسب منشائے دفعہ ۴ تعزیرات ہند چند ملزمان کو مختلف میعاد قید کی سزائیں عدالت سندھ سے دی گئی تھی ان ملزمان کے منجملہ ایک ملزم یورپین انگلینڈ کا تھا جس نے آلات ملتبس سکہ عام و سکہ ملکہ معظمہ ولایت سے تیار کر کے بمشورہ ملزمان ان کو بھیجے گئے تھے اور بذریعہ ٹیلیگرام اور بطور دیگر مشورہ ہوتا تھا اور اسطرح سے وہ بحدود برٹش انڈیا تکمیل جرم کرتا تھا اور وہ زیر ایکٹ فراری مجرمان گرفتار کیا جا کر ہمراہ دیگر شرکاء جرم سزایاب ہوا تھا چنانچہ اپیل ملزمان سندھ جوڈیشل کمشنر کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ جب ایک اجنبی شخص ساکن انگلینڈ اشخاص سکنائے برٹش انڈیا سے مشورہ کر کے جرم تعزیرات ہند کا ارتکاب کرتا ہے۔ وہ بدفعہ ۴ تعزیرات ہند داخل نہیں ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ تمام سلسلہ تکمیل جرائم خارج از برٹش کر کے برٹش انڈیا میں جرائم کا مرتکب ہو کر وہ حدود برٹش انڈیا میں پایا جاوے تو قابل تجویز عدالت برٹش انڈیا ہوگا اور یورپین ملزم کا بذریعہ تدابیر مشیری مثلاً بائی پوسٹ یا ٹیلیگراف یا ٹیلیفون تکمیل جرم میں حصہ لینے پر استدلال کرنا غیر ضروری ہے۔ اور نیز اس کا غیر ملک سے خلاف قانون بموجب ایکٹ فراری مجرمان برٹش انڈیا میں لا کر تجویز جرم پر حوالہ کرنا اس کے لئے مفید نہیں ہے۔ اپیل ملزمان ڈسمس کی گئی اور حکم سزا بحال رہا۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۹۰۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۹ صفحہ ۱۰۸۹ سنہ ۱۹۲۸ء سندھ ۵۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۲ صفحہ ۶۷۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء سندھ صفحہ ۱۶۱

(۵) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۱۲ تعزیرات ہند منجانب رعایا برٹش انڈیا حدود ریاست نیپال میں ہوا تھا اور اس کی تجویز برٹش انڈیا میں حسب معنی دفعہ ۴ تعزیرات ہند کی گئی تھی ملزم کا اپیل اودھ۔ چیف کورٹ پیش ہو کر ڈسمس کیا گیا اور قرار دیا گیا کہ عدالت

احکامات و ترمیم سالانہ آرمی ایکٹوں سے ہوتی رہتی ہے جن پر ہندوستانی واضعان قانون کے ایکٹوں کا کوئی اثر نہیں ہے۔ اور جس قدر قانون مختصر الامر یا مختصر المقام ہندوستان میں جاری ہیں۔ اور ہر ایک قانون جرائم کے متعلق جو وضع کیا گیا ہے۔ زیر عمل ہے۔ اور جو صورت واقعہ مشابہ ہو۔ یا قانونی صورت بہ دفعہ ۴۰ ضمن ۲ و ۳ میں داخل ہو جاوے۔ تو وہ خاص صورت واقعہ حسب ضمن دفعہ مسطور حسب مجموعہ تعزیرات ہند مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔ وہ ہر ایک حکم قانون مختصر الامر یا مختصر المقام اس فعل یا ترک فعل کے متعلق جس کو اس میں قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ واجب التعمیل ہوگا۔ لیکن یہ امر اصولاً خلاف قانون ہوگا۔ کہ ایک ہی امر کے متعلق ملزم کو اس فعل یا ترک فعل کی بابت مجموعہ تعزیرات ہند و قانون مختصر الامر یا مقام میں سزا دی جاوے، کیونکہ جو شخص کسی امر کے متعلق ایک دفعہ مجرم ٹھہرایا جا چکا ہو۔ یا وہ بری ہو چکا ہو۔ اس شخص کے مقدمہ کی تجویز اسی جرم کی بابت بموجب دفعہ ۴۰۳ ضابطہ فوجداری مکرر نہیں ہوگی

رولنگز آف ہائیکورٹس

جبکہ کوئی شخص کسی ایکٹ مختصر الامر کے جرم کا بعینہٖ طور پر مرتکب ثابت ہو۔ اور وہ زیر تعریف دفعہ ۴۰ تعزیرات ہند متعلق نہ ہوتا ہو تو اس ملزم کی تجویز اس ایکٹ مختصر الامر کے مطابق کی جاوے گی۔ جلد ۳۳ کریمنل لا جرنل صفحہ ۳۰۹ = انڈین کیسز جلد ۱۳۶ صفحہ ۱۷۵ = جلد ۱ رپورٹ ۱۹۳۰ء الہ آباد صفحہ ۲۱۹ = ۱۹۳۳ء الہ آباد لا جرنل صفحہ ۱۹۵ = ۱۹۳۲ء کریمنل کیسز صفحہ ۸۹ = ۱۲ لا رپورٹ الہ آباد فوجداری صفحہ ۲۶۸ = آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۳ء الہ آباد صفحہ ۶۹ = ۱۷ الہ آباد انڈین کریمنل رپورٹ صفحہ ۱

(۲) اگر اعانت کسی ایکٹ مختصر الامر کا ارتکاب جرم ہے۔ تو وہ شخص حسب منشی دفعہ اسی ایکٹ کے مطابق قابل سزا ہوگا۔ بشرطیکہ وہ اعانت حسب معنی دفعہ ۴۰ تعزیرات ہند کا ملزم نہ ہوتا ہو۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۰ء اودھ صفحہ ۴۹۷ = ۱۹۳۰ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۱۶۱ = ۷ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۸۹۵ = انڈین کیسز جلد ۱۲۸ صفحہ ۲۲۱۔

(۳) جو شخص کسی ایکٹ افیون یا ایکٹ قمار بازی کا مرتکب ہو وہ اسی ایکٹ کے مطابق قابل سزا ہوگا۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء رنگون صفحہ ۳۳۵ = ۲۷ کریمنل لا جرنل صفحہ ۱۳۲۱ = لم برما لا جرنل صفحہ ۱۴۷ = ۳۔ رنگون صفحہ ۲۳۵ = انڈین کیسز جلد ۹۲ صفحہ ۳۷۔

ہائیکورٹ میں بذریعہ نگرانی اختیار سماعت نہ ہونے کا عذر کیا تھا چنانچہ قرار دیا گیا کہ حسب معنی دفعہ ۴ تعزیرات ہند مجسٹریٹ درجہ اول دارا کو اختیار سماعت نہ تھا حکم منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۹ صفحہ ۳۳۷۔ انڈین سنٹر جلد ۴ صفحہ ۹۹۴۔ ۲۰ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۹۸۔ ۴ بمبئی کریمنل کیسز صفحہ ۱۹۲۔ ۲ بمبئی صفحہ ۴۳۴

بعض قوانین جن پر یہ ایکٹ موثر نہ ہوگا

دفعہ ۵: یہ مراد نہیں ہے۔ کہ اس ایکٹ کی کوئی عبارت نیچے لکھے ہوئے قوانین کے کسی حکم کو منسوخ یا مبدل یا معطل کرے یا اس پر کسی طرح موثر ہو۔ یعنی باب ۸۵ ایکٹ آف پارلیمنٹ مجریہ سنہ ۳ و ۴ جلوس شاہ ولیم چہارم یا کوئی اور ایکٹ آف پارلیمنٹ جو بعد ایکٹ مذکور کے جاری ہو کر سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی یا قلمرو مذکورہ کے باشندوں پر کسی طرح سے موثر ہوا ہو یا کوئی ایکٹ جو ملکہ معظمہ کے ملازم افسروں اور سپاہیوں کی بغاوت اور نوکری پر سے بھاگ جانے کی سزا سے متعلق ہو۔ یا کوئی قانون مختصر الامر یا مختصر المقام:۔

شرح

دفعہ ہذا بطور مستثنے دفعہ ۲ تعزیرات ہند ہے۔ اور دفعہ ۲ میں ہر ایک شخص عام اس سے کہ وہ کسی حیثیت یا قومیت یا ذات کا ہو۔ برٹش انڈیا میں کسی فعل یا ترک فعل کا مجرم ہونے کی صورت میں مجموعہ تعزیرات ہند کے مطابق مستوجب سزا ہونا قرار دیا گیا ہے۔ نہ کسی اور قانون کے مطابق قابل سزا ہونا وضع کیا گیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جملہ ایکٹ ہائے مختصر الامر و مقام قریباً ناقابل عمل ہو گئے تھے۔ چنانچہ دفعہ ۵ کے وضع ہونے سے وہ جملہ جرائم جن کی صراحت قوانین مختصر الامر یا مقام میں ہوئی ہے۔ وہ بدستور سابق قابل نفاذ ہو گئے ہیں اور در اصل واضعان آئین کا یہ ارادہ نہیں تھا۔ کہ قوانین کے کسی حکم کو منسوخ یا تبدیل یا معطل کیا جاوے۔ یا بالخصوص باب ۸۵ مجریہ سنہ ۳ و ۴ جلوس شاہ ولیم چہارم کے احکام پر یا کسی اور ایکٹ آف پارلیمنٹ یا سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی یا قلمرو مذکور کے باشندوں یا ملازم ملکہ معظمہ کے افسران و سپاہیان کے بغاوت اور نوکری سے بھاگ جانے کی سزا کے متعلق یا اور قانون مختصر الامر یا مختصر المقام ہو۔ جو ہمیشہ وقتاً فوقتاً پارلیمنٹ سے قوانین مختصر الامر و مقام صادر ہوتے رہتے ہیں۔ جو سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی و قلمرو مذکور و اس کے باشندوں پر موثر ہیں اور ایسا ہی افسران و سپاہیان کے بغاوت اور نوکری سے بھاگ جانے کے متعلق

خاص تمثیل کسی خاص دفعہ کے تحت علیحدہ معلوم ہوتی ہو لیکن تاہم اس کو علیحدہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ واضعان قانون نے اُن کو نہایت غور و خوض کرکے تجربہ کے بعد وضع کیا ہے"

غرض تعریف الفاظ قانونی

باب مجموعہ ہذا میں اصطلاحات الفاظ قانونی کے معنے کی توضیح و تشریح کیا جاکرنے سے یہ مطلب ہے۔ کہ وہ لفظ دفعہ متعلقہ کے تحت بار بار لکھ کر اس کی سستی کرنے سے ناموزوں صورت کے علاوہ نامناسب طوالت ہوتی تھی۔ اس لئے اُن کے معنے یکجا کئے گئے ہیں تاکہ جہاں کہیں مجموعہ ہذا میں وہ الفاظ آئندہ مستعمل ہوں، اس کے وہی معنے لینے چاہییں، جو باب ہذا میں مندرج ہیں بشرطیکہ وہ عبارت مستعملہ کی صورت کے متناقض نہ ہوں یا اگر وہ باوصف تشریح کے مشتبہ معلوم ہوں۔ یا مطابق عبارت کے نہ ہوں، تو اُن کے معنے قرینے سے قائم کرتے ہوئے واضعان آئین و قوانین کی اس غایت کو جس غرض اور خصوصیت پر اُن کو وضع کیا گیا ہے۔ ملحوظ رکھ کر معنے کرنے چاہئیں تاکہ وہ غائت وضع الفاظ نظر انداز نہ ہو جاوے۔ کیونکہ یہ تمام مجموعہ ہذا کے الفاظ کے معنے کی کلید ہے"

سر جیمس سٹیفن صاحب

لکھتے ہیں کہ باب ہذا کی یہ غرض ہے۔ کہ کج فہم حکام کو مجموعہ ہذا کے متعلق بالارادہ غلط فہمی سے روکا جاوے اور مکار مجرمان کو اس کے احکام سے پہلو تہی کرنے سے بند کیا جاوے۔ اس میں جملہ صورتوں کیلئے علی الاحتیاط تشریحات مقرر نہیں ہوئی ہیں۔ بلکہ صرف ان صورتوں کے لئے مقرر ہوئی ہیں جن میں مشکل کیوقت باب ہذا کا حوالہ دینا ضروری ہوگا۔ تاکہ معلوم ہو جاوے۔ کہ مجموعہ ہذا کا منشا کیا ہے۔ ملاحظہ طلب مجلس واضعان قانون کی کارروائی سنہ ۱۸۳۶ء صفحہ ۱۲۱ ۱۶۱۔

استعمال لفظ برعائت اُس تشریح کے جو اس مجموعہ میں کسی محل پر کی گئی ہو

دفعہ ۷۔ ہر لفظ جس کی تشریح اس مجموعہ میں کسی محل پر ہوئی ہے۔ اسی تشریح کی رعائت سے اس مجموعہ میں ہر جگہ مستعمل ہوا ہے۔

اصول و شرح

مقصد وضع دفعہ ہذا یہ ہے۔ کہ ہر لفظ جس کے جو معنے مجموعہ تعزیرات ہند میں کسی جگہ پر کئے گئے ہیں اور جب کبھی وہی لفظ کسی دیگر جگہ مستعمل ہو۔ اس کے معنے بلحاظ اسی تشریح کی رعائت سے کئے جاوینگے مثلاً لفظ قبضہ جس کی تعریف بدفعہ ۲۷ تعزیرات ہند میں کی گئی ہے۔ کہ جو مال کسی شخص کی جانب سے اُس کی زوجہ یا متصدی یا نوکر کے قبضہ میں ہو۔ تو وہ مال اصل مالک کے قبضہ میں متصور ہوگا

باب (۲)

تشریحات عامہ کے بیان میں

اس مجموعہ میں تعریفات مستثنیات سے مشروط سمجھی جائے گی

دفعہ ۶ - اس تمام مجموعے میں کسی جرم کی ہر ایک تعریف اور ہر ایک تعین سزا اور ہر ایک ایسی تعریف یا تعین سزا کی ہر ایک تمثیل اُن مستثنیات سے مشروط سمجھی جائے گی - جو باب (۴ - مندرجہ مابعد) مستثنیات عامہ میں مذکور ہیں گو ہر ایک ایسی تعریف جرم یا تعین سزا یا تمثیل میں مستثنیات مذکورہ کا اعادہ نہ ہوا ہو۔

تمثیلات

(**الف**) اس مجموعہ کی ان دفعوں میں جہاں جرموں کی تعریفیں مذکور ہیں یہ نہیں لکھا گیا ہے کہ سات برس سے کم عمر کا طفل جرائم مذکورہ کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ مگر ان تعریفوں کو اُس مستثنیات عام سے مشروط سمجھنا چاہئیے جسمیں یہ مقرر ہے کہ کوئی امر جو سات برس سے کم عمر کا طفل کرے جرم نہیں ہے "

(**ب**) اگر زید کہ عہدہ دار پولیس ہے بغیر وارنٹ کے بکر کو جو مرتکب قتل عمد ہوا ہے۔ گرفتار کرے تو اس صورت میں زید جرم حبس بیجا کا مجرم نہ ہوا - کیونکہ زید پر بکر کا گرفتار کرنا قانوناً واجب تھا۔ پس یہ صورت اس مستثنائے عام میں داخل ہے - جس میں یہ مقرر ہوا ہے کہ کوئی امر جرم نہیں ہے جس کو ایسا شخص کرے جس پر اُس کا کرنا قانوناً واجب ہے -

شرح مجموعہ ہذا میں مستثنیات دو قسم کی ہیں اول صورت مستثنیات عام دوئم صورت مستثنیات خاص ہیں چنانچہ باب چہارم میں دفعات ۷۶ لغایت ۱۰۶ تعزیرات ہند مستثنیات عام ہیں جو بادی النظر میں صورتِ جرم معلوم ہوتی ہیں مگر بلحاظ جواز و تحفظ اصول قانون مرتکب فعل کو ذمہ واری تعزیر سے قانوناً سبکدوش کیا گیا ہے اور اُنکو مستثنیات عام کہا گیا ہے اور مستثنیات خاص وہ ہیں جو بلحاظ حالات واقعات کے صورت جرم سنگین مبدل بصورت جرم خفیف ہو جاتی ہے، مثلاً ارتکاب جرم دفعہ ۳۲۵ تعزیرات ہند بحالت اشتعال طبع بدفعہ ۳۳۵ اور جرم دفعہ ۳۰۲ بدفعہ ۳۰۴ و ۳۰۴ بدفعہ ۳۰۴ الف تعزیرات ہند صورت سنگین سے بصورتِ جرم خفیف بدلجاتی ہے جسکو استثناء خاص کہا جاتا ہے اور جن خاص حالات کی موجودگی کا بار ثبوت حسب دفعہ ۱۰۵ قانون شہادت ملزم پر رکھا گیا ہے کہ وہ اسکے وجود کو ثابت کرے -

منشاء دفعہ مجموعہ تعزیرات ہند کے ہر ایک جرم کی تعریف یا تعین سزا اور اُنکی ہر ایسی تعریف یا تعین سزا کی تمثیل دفعات مستثنیات عام و خاص سے مشروط سمجھی گئی ہیں - گو ایسی تعریف جرم یا تعین سزا یا تمثیل میں اُس مستثنیات کو دُہرایا نہ گیا ہو - بہرکیف اس سے قانونی استفادہ حاصل کیا جائیگا اور جملہ تمثیلات تحت دفعات مجموعہ ہذا توضیح و تشریح الفاظ قانونی دفعہ متعلقہ ہوتی ہیں جسکو جزو قانون سمجھنا چاہئیے گو بظاہر کوئی

(۱) جو الفاظ معنے جنس مذکور ہیں وہ جنس اناث کو شامل ہوں گے۔ اور

(۲) الفاظ صیغہ واحد میں الفاظ صیغہ جمع داخل ہوں گے۔ اور برعکس اس کے۔

اور لفظ "وہ" مذکر و مونث کے معنوں میں بموجب موقع محل عبارت کے مستعمل ہونے کے علاوہ صیغہ واحد و جمع کے معنے میں بھی استعمال ہوگا۔ اور بقول مسٹر گور صاحب الفاظ مستعملہ دفعہ ہذا یا تو نادرست ہیں۔ یا جو مطلب وہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے بیان کرنے سے بے قاصر رہتے ہیں۔ کیونکہ اگر یہ قرار دیا جائے کہ اگر مضمون دفعہ ہذا یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ کہ لفظ "وہ" سے ہر جگہ مجموعہ میں ایک مونث بھی مراد ہے تو یہ صرف جزو درست ہے۔ کیونکہ ایسی دفعات موجود ہیں جن میں مناسب لفظ استعمال ہوا ہے۔ اور وہی لفظ استعمال ہو سکتا تھا۔ جیسا کہ دفعات ۴۵، ۳۱۲، ۳۷۵، ۳۹۳، ۳۹۴، ۴۹۰ تعزیرات میں مستعمل ہوا ہے۔ لیکن بلحاظ دفعہ ۷ تعزیرات ہند ایسی صورت نہیں ہونی چاہیے تھی۔ اور اگرچہ دفعہ ہذا کی عبارت ناموزوں ہے۔ تاہم اس کے معنے سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہیں کہ لفظ "وہ" اناث کو بھی شامل ہوگا۔

واحد و جمع | **دفعہ ۹:۔** وہ الفاظ جو معنے صیغہ واحد ہیں صیغہ جمع کو شامل ہیں۔ اور وہ الفاظ جو معنے صیغہ جمع ہیں صیغہ واحد کو شامل ہیں بشرطیکہ قرینہ سے اس کے خلاف ظاہر نہ ہو۔

شرح | دفعہ ہذا مطابق انگریزی ایجوکیشن ایکٹ مجریہ سنہ ۱۸۵۲ء و ۱۸۵۳ء و جولوجی ایکٹ منظمہ ونشوریہ باب ۲۶ دفعہ ۱ ضمن ۴۔ اور دفعہ ۳ ضمن ۴۔ قانون عبارات عامہ سنہ ۱۸۹۷ء کا ہے جس کے متعلق تحت دفعہ ماسبق توضیح کی گئی ہے۔

مرد، عورت | **دفعہ ۱۰:۔** مرد کے لفظ سے مذکور نوع انسان مراد ہے۔ کسی عمر کا ہو۔ اور عورت کے لفظ سے مونث نوع انسان مراد ہے۔ کسی عمر کی ہو۔

شرح | دفعہ ہذا لفظ مرد اور عورت عام معنے میں استعمال ہوا ہے۔ جن سے بنی نوع انسان بلا لحاظ عمر کے مراد ہیں۔ یعنی مرد کے لفظ میں مذکر نوع انسان۔ اور عورت کے لفظ میں مونث نوع انسان داخل ہیں خواہ وہ کسی عمر کے ہوں۔

شخص | **دفعہ ۱۱:۔** شخص کا لفظ ہر ایک کمپنی یا جماعت یا گروہ اشخاص

مجموعہ ہذا وہ سرکاری ملازم بھی ہوں گے۔

برٹش انڈیا

دفعہ ۱۵۔ برٹش انڈیا کے لفظ سے وہ تمام [illegible] مراد ہے جو باب ۱۰۶ ایکٹ آف پارلیمنٹ مذکور مجریہ سنہ ۲۱ و ۲۲ جلوس ملکہ معظمہ کشوریہ موسومہ ایکٹ متضمن حسن انتظام ہند کی رو سے ملکہ ممدوحہ کے قبضہ اقتدار میں آگئی ہے یا آئندہ آئے۔

شرح

لفظ برٹش انڈیا کی تعریف میں دیسی ریاستوں کے علاقہ جات یا جاگیر مثلاً پٹیالہ نابھہ، جیند و دیگر چھوٹی قسم ریاستہائے و مقامات داخل نہیں ہیں لیکن بلحاظ نفاذ مجموعہ ہذا یہ علاقہ گورنمنٹ پٹیالہ یا کسی دیگر گورنمنٹ سٹیٹ میں وہ قلمرو گورنمنٹ پٹیالہ یا گورنمنٹ سٹیٹ متعلقہ مراد ہے جس میں مجموعہ ہذا نافذ ہے۔ [illegible] وہ تمام مضافات داخل ہوں گے۔ جو [illegible] گورنمنٹ پٹیالہ یا اس گورنمنٹ سٹیٹ متعلقہ [illegible] آچکے ہیں یا آئندہ آئیں۔ اور برٹش انڈیا میں وہ قلمرو داخل ہے جو بروقت نفاذ ایکٹ موسومہ حسن انتظام ہند باب ۱۰۶ ایکٹ آف پارلیمنٹ مجریہ سنہ ۲۱ و ۲۲ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریہ کی رو سے ملکہ ممدوحہ کے قبضہ اقتدار میں آگئی ہے۔ یا آئندہ آئے جس کی مجموعی تائید قانون عبارات عامہ سنہ ۱۸۹۷ء کی شق [illegible] کے مضمون سے بالفاظ ذیل کی گئی ہے۔ برٹش انڈیا میں جناب ملکہ معظمہ کی قلمرو کے اندر کے کل ایسے ممالک اور مقامات مراد ہوں گے جن پر بوقت موجودہ جناب ملکہ معظمہ بذریعہ جناب گورنر جنرل بہادر ہند یا بذریعہ کسی گورنر یا دیگر عہدہ دار ماتحت جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند کے فرماں روا ہوں۔

گورنمنٹ ہند

دفعہ ۱۶۔ گورنمنٹ ہند کے لفظ سے جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل یا اگر جناب ممدوح کونسل میں تشریف نہ رکھتے ہوں تو جناب پریزیڈنٹ باجلاس کونسل یا صرف نواب گورنر جنرل بہادر

بلدہ پریزیڈنسی کی تعریف ضمیمہ ۳ ضمن ۴۱ مختلف تبدیل کی گئی ہے۔ لفظ پریزیڈنسی سے عدالت ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر فورٹ ولیم یا مدراس یا بمبئی کے معمولی اختیارات سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی کی حدود اراضی موجودہ وقت مراد ہوں گی۔ جیسی کہ صورت ہو۔

فقرہ پریزیڈنسی زمانہ ایسٹ انڈیا کمپنی کی یادگار ہے جس نے اپنے مقبوضات شرقی کو تین پریزیڈنسیوں میں تقسیم کر کے ہر ایک پریزیڈنسی ۱۲ لغایت ۱۶ ممبران کی کونسل کے ماتحت ہوتی تھی۔ اور ان میں سے ایک پریزیڈنٹ یا گورنر جنرل ہوا کرتا تھا۔ اور وہ کثرت رائے ممبران سے انتظام کرتا تھا۔ اور اس طریق عمل سے کئی نقص معلوم ہوئے تھے جس کی اصلاح کے لئے کئی ایک ایکٹ اجرائے ہوئے لیکن سنہ ۱۷۷۳ء میں ریگولیٹنگ ایکٹ کے ذریعہ سے احاطہ بنگال کے لئے ایک گورنر جنرل مقرر کیا گیا جس کے چار مشیر بطور معاون مقرر ہوئے۔ اور مدراس بمبئی اور بنکولن کی دیگر تین پریزیڈنسیوں کا اس کو حاکم اعلیٰ قرار دیا گیا۔

بنکولن پریزیڈنسی کی بنیاد سنہ ۱۶۸۶ء میں ڈالی گئی۔ اور ملاکا اور اس کے علاقہ جات کے تبادلہ میں تاریخ ۱۷ مارچ سنہ ۱۸۲۴ء اس کو حوالہ ڈچ کیا گیا۔ اس لئے بنکولن کی پریزیڈنسی سنہ ۱۸۲۴ء میں جاتی رہی اور بنگال پریزیڈنسی سنہ ۱۸۵۸ء میں منسوخ ہو گئی۔ جبکہ انتظام بنگال کے واسطے ایک لفٹننٹ گورنر سنہ ۱۹۱۲ء میں مقرر ہوا۔ اور بذریعہ اشتہار ایکٹ ۷ سنہ ۱۹۱۲ء میں پھر ایک مقرر ہو گئی۔ اس لئے مدراس و بمبئی پریزیڈنسیاں سنہ ۱۸۵۳ء لغایت سنہ ۱۹۱۲ء میں اس طرح سے تین پریزیڈنسیاں پھر مکرر بحال کی گئیں۔ اور جو امتیاز درمیان پریزیڈنسیوں اور اضلاع کے تھا۔ وہ بموجب ایکٹ گورنمنٹ آف انڈیا سنہ ۱۹۳۵ء جاتا رہا۔ گو اختیارات پریزیڈنسی ہائیکورٹ جو بطور سپریم کورٹ اور صدر عدالت دیوانی عمل میں آتے تھے اس سے محفوظ ہو گئے تھے۔

جج | **دفعہ ۱۹:** "جج" کے لفظ سے نہ صرف ہر ایسا شخص مراد ہے جو باعتبار عمل سرکاری جج کے لقب سے ملقب ہو۔ بلکہ ہر وہ شخص بھی مراد ہے۔ جو قانون کی رو سے کسی دیوانی یا فوجداری کے مقدمہ میں فیصلہ قطعی صادر کرنے کا اختیار رکھتا ہو یا ایسے فیصلہ کے صادر کرنے کا اختیار رکھتا ہو۔ کہ اگر اس فیصلے کا اپیل نہ ہو۔ تو وہ فیصلہ قطعی ہو یا ایسے فیصلے کے صادر کرنے کا اختیار رکھتا ہو۔ کہ اگر

کی گئی ہے "

لفظ گورنمنٹ یا وہ یا اس گورنمنٹ میں لوکل گورنمنٹ اور نیز گورنمنٹ ہند داخل ہوگی۔ اور تعریف لوکل گورنمنٹ حسب ذیل ہے۔ "الفاظ لوکل گورنمنٹ سے وہ شخص مراد ہوگا۔ جو برٹش انڈیا کے ایسے حصہ میں جہاں وہ ایکٹ یا ریگولیشن جس میں الفاظ مذکور کا استعمال ہوا ہو۔ نافذ ہو۔ قانوناً مجاز انتظام حکومت عاملانہ کا ہو۔ اور ان میں چیف کمشنر بھی داخل ہوگا۔ اور دفعات ۵۵۴ لغایت ۴۶۳ (الف) تعزیرات ہند میں لفظ گورنمنٹ" نہایت وسیع معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔ اور دفعات مسطور میں جرائم تلبیس سٹمپ گورنمنٹ وضع کئے گئے ہیں۔ اور بلحاظ معنی الفاظ دفعہ ہذا اس میں وہی افسران مراد نہیں ہیں۔ جو برٹش انڈیا یا اس کے کسی حصہ میں مجاز حکومت عاملانہ کے ہوں۔ بلکہ وہ جملہ اشخاص بھی لفظ گورنمنٹ کی تعریف میں سمجھے جائینگے۔ جو کسی ملک غیر میں قانوناً مجاز قرار دئے گئے ہوں۔ چنانچہ دیسی ریاستوں اور تمام برطانوی نوآبادیوں وغیرہ کے اگزیکٹو افسران عام اس سے کہ کسی جگہ مامور ہوں۔ تعریف مذکور میں داخل ہیں۔ اس لئے ڈپٹی کمشنر یا کلکٹر یا دیسی ریاستوں کے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ وغیرہ وغیرہ تعریف ہذا میں شامل ہیں۔

اور دفعہ ۴۶۳ (الف) کے وضع کرنے کی غایت یہ ہے کہ جو چٹھیات و کاغذات متعلقہ بیرونی حکومتوں سے بذریعہ ڈاک موصول ہوتی ہیں۔ ان پر تلبیس سٹمپ کے استعمال کو مسدود کیا جاوے

رولنگز آف ہائیکورٹس

جو اشخاص قانوناً کسی جزو برٹش انڈیا میں انتظام عاملانہ کے لئے مجاز قرار دیکر مامور کئے گئے ہوں حسب تعریف لفظ گورنمنٹ" میں شامل ہیں۔ کرمنل لاجرنل جلد ۱۸ صفحہ ۵۶۷ سنہ ۱۹۱۷ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۳۹ صفحہ ۸۰۷ = جلد ۱۹ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۲۱۱ -

پریزیڈنسی

دفعہ ۱۸:- "پریزیڈنسی" کے لفظ سے وہ قلمرو مراد ہے جو کسی ایک پریزیڈنسی کی گورنمنٹ کے زیر حکومت ہو۔

شرح

دفعہ ہذا تعریف لفظ "پریزیڈنسی" میں کسی ملک کے حصہ کا نام پریزیڈنسی موسوم کرکے وہاں انتظام کے لئے گورنمنٹ مقرر کردیا اس حصہ کو پریزیڈنسی کہا جائے گا۔ لیکن اس لفظ پریزیڈنسی کی کوئی تعریف ایکٹ عبارات عامہ بابت ۱۸۹۷ء میں نہیں کی گئی ہے۔ اور ایکٹ عبارات عامہ مذکور میں بالفاظ پریزیڈنسی ٹاؤن یعنی

(۲) ایک اُمیدوار نے پریزیڈنٹ یونین بورڈ کے متعلق انتخاب ممبران یونین بورڈ درخواست پیش کی تھی جس پر یہ لکھکر کہ یہ جزامی ہے ۔ نامنظور کر دیا ۔ اور لکھا کہ تاوقتیکہ یہ سرٹیفکیٹ ڈاکٹری پیش نہ کرے ۔ داخل نہ ہو گا۔ اس پر اُمیدوار نے مجسٹریٹ کی عدالت میں بدفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند استغاثہ کر دیا ۔ چنانچہ پریزیڈنٹ یونین بورڈ نے مدراس لوکل بورڈ ایکٹ کے تحت ۔ منظوری دفعہ ۱۹۷ ضابطہ فوجداری کے بغیر پریزیڈنٹ یونین بورڈ سماعت نہیں ہو سکتا ہے ۔ قرار دیا گیا ۔ کہ پریزیڈنٹ یونین بورڈ حسب منشا دفعہ ۲۱ سرکاری ملازم نہیں ہے ۔ اسلئے استغاثہ ۔ دفعہ تعزیرات ہند کے تحت منظوری مشروط نہیں ہے ۔ درخواست نامنظور کی گئی ۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ ۔ صفحہ ۴۶۴ سنہ ۱۹۲۹ء مدراس ۔ مدن گوپال جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۰ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء مدراس صفحہ ۷۵۶ ۔ مدراس کریمنل کیسز صفحہ ۳۳

(۳) ایک شخص جو کہ اختیار سماعت مقدمات کا روائی فوجداری کر رہا ہے حسب منشا دفعہ ۱۹ جج ہے ۔ خواہ سرکاری ملازم ہو یا نہ ہو ۔ شخص کا حیثیت بطور لوکل فنڈ لیا گیا ہو لیکن جب وہ اختیار سماعت نہ رکھتا ہو تو وہ بیان لینے وقت جج نہیں سمجھا جاتا ۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۹۹۴ ۔ پٹنہ انڈین کیسز جلد ۹۶ صفحہ ۹۶۲ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء پٹنہ صفحہ ۲۱۳ ۔ ۵ ۔ پٹنہ صفحہ ۱۱۰ ۔ ۷ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۴۴ ۔

کورٹ آف جسٹس | **دفعہ ۲۰**۔ کورٹ آف جسٹس کے لفظ سے وہ جج مراد ہے جس کو قانوناً بذاتہ واحد عدالت کے کام کرنے کا اختیار حاصل ہو یا ججوں کا وہ مجمع مراد ہے جس کو قانوناً بحیثیت مجموعی عدالت کے کام کرنے کا اختیار حاصل ہو ۔ اس حال میں کہ وہ جج یا ججوں کا مجمع عدالت کا کام کر رہا ہو ۔

تمثیل

اہل پنچایت جو بموجب ریگولیشن نمبر ۷ سنہ ۱۸۱۶ء مجموعہ قوانین مدراس کے عمل کر رہے ہوں اور جن کو مقدمات کی نسبت تجویز یا فیصل کرنے کا اختیار حاصل ہے ۔ کورٹ آف جسٹس ہیں ۔

شرح | مذکورہ بالا ریگولیشن ۷ سنہ ۱۸۱۶ء مدراس بموجب ریگولیشن ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ء منسوخ ہو چکا ہے ۔ ورنہ جس مقام یا جگہ پر جج یا پنچایان معدلت گستری عمل میں لاویں ۔ وہ عدالت ہے ۔ اور کورٹ آف جسٹس میں وہ جج

وہ فیصلہ کسی دوسرے حاکم کی تجویز سے بحال رہے۔ تو قطعی ہو یا جو کسی ایسی جماعت
اشخاص سے ہو جس جماعت کو قانوناً ایسے فیصلے کے صادر کرنیکا اختیار ہے۔

تمثیلات

(الف) کوئی کلکٹر جبکہ وہ کسی مقدمہ میں ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کے مطابق عمل کرتا ہو
جج ہے۔

(ب) کوئی مجسٹریٹ جبکہ وہ کسی ایسے جرم کی نسبت عمل کرتا ہو جس میں اس کو
جرمانے یا قید کے حکم صادر کرنیکا اختیار ہے جج ہے، خواہ نسبت اس کے
اُس کا فیصلہ قابل اپیل ہو یا نہ ہو۔

(ج) ہر ایک اہل پنچایت جس کو ریگولیشن ۷ سنہ ۱۸۱۶ء مجموعہ قوانین مدراس
کے مطابق مقدمات کی تجویز و فیصل کرنے کا اختیار ہو جج ہے۔

(د) کوئی مجسٹریٹ جبکہ وہ کسی ایسے جرم کی نسبت عمل کرتا ہو جس میں اس کو
صرف دوسرے محکمہ میں تجویز کے لئے سپرد کرنے کا اختیار ہے جج نہیں ہے۔

شرح لفظ جج میں سوائے اسم یا بلحاظ باعتبار عمل سرکاری سشن جج، ڈسٹرکٹ جج،
ڈویژنل جج۔ اسسٹنٹ سشن جج۔ اڈیشنل سشن جج۔ سب آرڈینیٹ جج یا ججان ہائیکورٹ [illegible] جج ہونے
کے وہ شخص بھی مراد ہیں۔ جو فیصلہ قطعی صادر کرنے کا اختیار رکھتے ہوں۔ یا رکھتا ہو خواہ وہ فیصلہ اپیل میں
بحال رہے۔ یا نہ رہے۔ اور اس میں پنچ مجسٹریٹان و ثالثان جو فیصلہ قطعی دینے کے مجاز ہوں۔ لفظ تعریف جج میں
داخل ہیں۔

رولنگز ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں ڈپٹی مجسٹریٹ نے بیانات حلفی قرار دئے۔ ہائیکورٹ پٹنہ نے قرار دیا کہ جب
یعنی دفعہ ۵۳۳ ضابطہ و ۱۹ تعزیرات ہند یہ جج نہیں ہے۔ اس لئے یہ بیانات ہائیکورٹ میں مستعمل نہیں ہو سکتے ہیں
کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۹۹ سنہ ۱۹۲۶ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۹۳ صفحہ ۹۱۳۔

اور جو گاڑیبان یا مزدور جس کو گورنمنٹ نے مقرر کیا ہو سرکاری ملازم نہیں ہے -

پہلے :- ملکہ معظمہ کا ہر ملازم متعہد -

شرح یہ وہ ملازمان متعہد گورنمنٹ ہوتے ہیں جن کے گورنمنٹ سے تحریری پر دستخط ہوتے ہیں - اور خاص معاہدہ کے پابند ہوتے ہیں - اور ممبران انڈین سیول سروس کے مترادف ہوتے ہیں ؟

دوسرے :- ہر ایک صاحب کمیشن عہدہ دار ملکہ معظمہ کی افواج بحری یا بری میں ہو - اس حال میں کہ وہ گورنمنٹ ہند یا اور کسی گورنمنٹ کے تحت میں کسی خدمت پر مامور ہو -

شرح ضمن ہذا میں جملہ وہ عہدہ داران فوج بری یا بحری صاحب کمیشن سرکاری ملازم ہیں جب کہ وہ گورنمنٹ ہند یا کسی گورنمنٹ کے تحت کسی خدمت پر مامور ہوں - عام اس سے - کہ وہ امدادی یا والنٹیر یا دوامی کمیشن افسر ہوں لیکن اس میں پنشنر یا رخصتی یا معطل کمیشن افسر داخل نہیں ہے -

تیسرے :- ہر ایک جج :-

شرح زیر دفعہ ۱۹ تعزیرات ہند جج کی تعریف کی جا چکی ہے - جو کوئی شخص باعتبار معنی الفاظ زیر تعریف آسکے زیر ضمن ہذا سرکاری ملازم ہے -

چوتھے :- کورٹ آف جسٹس کا ہر ایک عہدہ دار جس پر اس عہدہ کی حیثیت سے لازم ہے - کہ وہ کسی امر متعلقہ قانون یا کسی امر متعلقہ کی تحقیقات کرے - یا اس کی نسبت کیفیت لکھے - یا کوئی دستاویز مرتب یا مصدق کرے - یا اپنی حفاظت میں رکھے - یا کسی مال کو اپنی تحویل میں لے - یا اس کو اپنی تحویل سے دور کرے یا عدالت کے کسی حکمنامہ کی تعمیل کرے - یا کوئی حلف دے - یا

یا مجسٹریٹان مراد ہیں۔ جو بدوران کام عدالت عدالتی کارروائی کر رہے ہوں۔ اگر وہ محض انتظامیہ کام کر رہے ہوں یا کر رہا ہو۔ کورٹ آف جسٹس نہیں ہے۔ ایسا ہی کورٹ مارشل جب کہ وہ کسی عہدہ دار کے چال چلن کی تحقیقات کر رہا ہو وہ کورٹ آف جسٹس نہیں ہے۔ اور نہ وہ تحقیقات عدالتی کارروائی ہے۔ کیونکہ شہادت حلفاً اس وقت نہیں ہوتی ہے۔

سرکاری ملازم

دفعہ ۲۱: "سرکاری ملازم" کے لفظ سے وہ شخص مراد ہے۔ جو نیچے لکھی ہوئی قسموں میں سے کسی قسم میں داخل ہو یعنی۔

شرح

لفظ سرکاری ملازم: عموماً سرکاری ملازم تنخواہ دار ہوتے ہیں۔ اور لفظ مذکور میں اوّل اس کا سرکاری ملازم ہونا۔ دوئم سرکاری خدمت یا پبلک اس کے سپرد ہونا ضروری ہے لیکن لفظ سرکاری ملازم ہیں۔ قطع نظر ان جملہ اشخاص خدمت گذار اسم یا مسمیٰ ملازمان سرکاری کے ہر وہ شخص بھی شامل ہے جو کسی سرکاری خدمت کی بجا آوری کے لئے بہ حیثیت سرکاری ملازم عمل کر رہا ہو۔ عام اس سے کہ وہ شخص سرکار سے تنخواہ یا کوئی فائدہ حاصل کر رہا ہو۔ یا نہیں بہ حالتیں بانجام وہی کار سرکار حسب منشاء دفعہ ہذا سرکاری ملازم کہلائے گا۔ اور معطل افسر پولیس بحالت معطلی سرکاری ملازم نہیں رہتا ہے۔ کیونکہ اس کی حیثیت منصبی کے اختیارات کے نفاذ کا اس کو اختیار نہیں رہتا ہے۔ اور نہ بحالت پنشن و رخصت ملازم سرکاری کی حیثیت حسب منشاء دفعہ ہذا قائم رہتی ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

۱۔ ایک شخص بحکم گورنمنٹ ماہواری تنخواہ پر ایک عہدہ سرکاری پر مامور ہوا۔ اور اس منصب کے فرائض ادا کرتا ہے۔ وہ زیر دفعہ ہذا سرکاری ملازم ہے۔ کرمنیل لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۴۸۶ = ۲۶ پنجاب ویکلی فوجداری رپورٹ سنہ ۱۹۱۸ء = ۱۸ پنجاب رپورٹ سنہ ۱۹۱۸ء فوجداری = ۹۶ - پنجاب لاہور سنہ ۱۹۱۸ء انڈین کیسز جلد ۴۵ صفحہ ۱۵۰

۲۔ سب انسپکٹر فنگر پرنٹ بیورو جو واسطے شہادت فنگر پرنٹ کرتا ہے سرکاری ملازم ہے۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۳۵۵ = انڈین کیسز جلد ۶۹ صفحہ ۵۴۴۔

۳۔ کوئی عہدہ دار جس کو تنخواہ ملتی ہو۔ یا نہیں۔ اور کار سرکاری ذمہ واری اس سرکاری عہدہ کی اپنے اوپر لیتا ہے۔ اور اس خدمت کو انجام دیتا ہے۔ وہ حسب معنی دفعہ ہذا سرکاری ملازم ہوگا۔ کرمنیل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۳۹۱ سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ ہائیکورٹ = انڈین کیسز جلد ۱۴۳ صفحہ ۵۸۸۔

شرح

بضمن ہذا بلحاظ مفوضہ ڈیوٹی سٹور کیپر، خزانچی، پٹواری، قانونگو، ریونیو افسران و افسران محکمات آبکاری و انکم ٹیکس و ناظر عدالت عہدہ داران و بارک ماسٹری و کمسٹریٹ ملازم سرکاری ہیں۔"

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک شخص کو جو امیدوار عدالت بحکم قاعدہ سرکاری کام کرتا تھا وارنٹ قرقی لے کر گیا۔ مال متروقہ کو مدیون چھڑا کر لے گیا۔ جس پر مقدمہ ہوا۔ مجسٹریٹ نے اس کو بری کر دیا۔ اپیل سرکاری پر اپیل منظور ہوا۔ اور ہائیکورٹ پٹنہ سے قرار دیا گیا۔ کہ جو شخص سرکاری کام کی ذمہ داری لیتا ہے۔ اور باقاعدہ منصب کا کام کرتا ہے۔ خواہ اسکو تنخواہ نہ ملتی ہو۔ وہ سرکاری ملازم حسب ضمن ہذا ہوگا۔ کریمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۹۱ سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ انڈین کیسز جلد ۱۴۶ صفحہ ۵۸۸۔

۲۔ جبکہ نمبردار۔ زمینداران سے معاملہ سرکاری وصول کرتا ہے۔ اور اس کو بطور کمیشن کے کچھ ترا ملتا ہے تو وہ دفعہ ۲۱ ضمن ۱ کے مطابق سرکاری ملازم ہوتا ہے۔ لیکن حق حسب کی وصولی کارداران حسب لہ او کوئی مواجب اس کا نہ ہو۔ تو ایسی صورت میں وہ گورنمنٹ کے حکم کی تعمیل کرتا ہوا متصور نہ ہوگا۔ اس لئے ہر دو زمینداران جنہوں نے نمبردار کے وصولی معاملہ زمین سرکاری کے وقت اس پر تشدد کیا تھا۔ اور دوسرے نے نمبردار کو ضرور پہنچایا تھا۔ بدفعہ ۳۳۲، ۳۵۳ تعزیرات ہند سزایاب ہونے تھے۔ اور ملزم مجرم دفعہ ۳۵۳ کو ۳ سال قید سخت اور دوسرے ملزم کو بدفعہ ۳۵۳ تعزیرات ہند دو سال قید سخت عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے ہوئی تھی۔ ہر دو ملزمان کے اپیل پشاور جوڈیشل کمشنر کورٹ سے نامنظور کئے گئے۔ کریمینل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۲۸۳ سنہ ۱۹۳۶ء پشاور۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۰ صفحہ ۱۹۳۔ و آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۵ء پشاور صفحہ ۱۸۹۔ سنہ ۱۹۳۵ء کریمینل کیسز۔ صفحہ ۱۳۱۱۔

دسویں:- ہر ایک عہدہ دار جس کو بہ حیثیت اس کے عہدہ کے لازم ہے کہ بنظر کسی عام غرض غیر مذہبی متعلقہ کسی گاؤں یا قصبہ یا شہر یا ضلع کے کوئی مال اپنے قبضہ میں لائے یا اپنی تحویل میں لے۔ یا اپنی تحویل میں رکھے یا صرف کرے یا کوئی پیمائش یا تشخیص کرے یا کسی قسم کی رسوم یا ٹیکس وصول کرے۔ یا کسی گاؤں یا قصبے یا شہر یا ضلع کے باشندوں کے حقوق کی تعین کی غرض سے کوئی دستاویز مرتب یا مصدق کرے یا اپنی

شرح

کورٹ انسپکٹر نائب کورٹ انسپکٹر دبیروکاران سرکار وافسران پولیس، مجسٹریٹ، سب سلطانی انسپکٹر بسینی ٹبوری انسپکٹر بازار ہاٹ و طائفہ ان ڈاکخانہ۔ اور سیر کو جبہ نائب بلحاظ حیثیت منصبی سرکاری ملازم ہیں اور جس شخص کو بالعوض خدمات سرکاری معاملہ زمین معاف کیا گیا ہو۔ اور خدمات آبپاشی عامہ انجام دیتا ہو۔ سرکاری ملازم ہے۔ لیکن چوکیدار دیہہ مجبر سرکاری ملازم نہیں ہیں کیونکہ وہ افسر گورنمنٹ نہیں ہوتے ہیں لیکن بمبئی میں گاؤں کا محافظ در ریونیو و پولیس پٹیل بغیر ہذا ملازم نہیں ہیں۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں بمقابلہ چوکیدار پولیس، ایک شخص کے خلاف بجرم دفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند مقدمہ مجسٹریٹ کے پیش کیا گیا لیکن مجسٹریٹ نے بجرم ۱۷۶ سزا دیدی جس کی بابت ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ چوکیدار گاؤں زیر ضمن ہذا سرکاری ملازم نہیں ہے۔ اور جرم دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند تبدیل نہیں ہو سکتا ہے۔ اور چوکیدار افسر گورنمنٹ نہیں ہے۔ کرمنیل جرنل جلد ۲۴ صفحہ ۷۰۹ سنہ ۱۹۲۳ء لاہور۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۲۶۰۔ انڈین کیسز جلد ۶۹ صفحہ ۳۴۷۔

نویں :- ہر ایک عہدہ دار جس پر بحیثیت اس کے عہدہ کے لازم ہے۔ کہ کوئی مال گورنمنٹ کی جانب سے اپنے قبضے میں لائے۔ یا اپنی تحویل میں لے یا اپنی تحویل میں رکھے۔ یا صرف کرے۔ یا وہ گورنمنٹ کی جانب سے کوئی پیمائش یا تشخیص یا معاہدہ کرے یا وہ سر رشتہ مال کے کسی حکمنامہ کی تعمیل کرے۔ یا کسی ایسے امر کی تحقیقات کرے جو گورنمنٹ کی اغراض متعلقہ زر پر موثر ہو۔ یا اس باب میں کیفیت لکھے۔ یا کوئی دستاویز جو گورنمنٹ کی اغراض متعلقہ زر سے تعلق رکھتی ہو۔ مرتب یا مصداق کرے۔ یا اس دستاویز کو اپنی تحویل میں رکھے۔ یا کسی ایسے قانون کے انحراف کی روک کرے۔ جو گورنمنٹ کی اغراض متعلقہ زر کی حفاظت کے لئے نافذ ہے۔ اور ہر ایک عہدہ دار جو سرکار کا ملازم ہو یا گورنمنٹ سے حق الخدمت پاتا ہو۔ یا اس کو کوئی کار سرکار کرنے کی عیوض میں فیس یا کمیشن کی طرح پر اجرت ملتی ہو۔

تشریح: لفظ انتخاب سے۔ وہ انتخاب مراد ہے۔ جو کسی لیجسلیٹو یا میونسپل یا دیگر قسم کے پبلک عہدہ کے ممبروں کے چننے کی غرض سے منعقد کیا جائے جس کے لئے ممبروں کے چننے کا طریقہ کسی قانون کے ذریعہ یا رو سے اس طرح مقرر ہو کہ بذریعہ انتخاب کے ہونا چاہیئے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

مسٹر بیزا اٹیلبین نے ایک دوکان نیو دہلی میں ٹھیکہ پر لی ہوئی تھی۔ اور کاروبار خانساماں کے متعلق اشیاء رکھی ہوئی تھیں۔ اور مسٹر روبرٹ جون بریڈے نے جو نیو دہلی میونسپل کمیٹی دہلی کی جانب سے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ نیو دہلی ملازم تھا۔ اور مسٹر بریڈے کا دوکانات پر محاسبہ کیا کرتا تھا۔ اور دکانداروں سے کرایہ وصول کرتا تھا۔ کسی روز باہم جھگڑا ہو گیا تھا۔ اور مسٹر بیزا نے بدفعہ ۳۲۳ و ۵۰۴ تعزیرات ہند مسٹر بریڈے پر استغاثہ کر دیا تھا۔ اور مسٹر بیزا مستغیث کا بیان تھا کہ ملزم آئس کریم بغیر قیمت کے لے جایا کرتا تھا۔ ایک روز اپنی لیڈی کے ہمراہ آیا تھا۔ اور آئس کریم مانگتا تھا جس نے انکار کر دیا تھا۔ جس مخاصمت کی وجہ سے یہ استغاثہ کیا گیا ہے۔ جس کی تجویز بطور سرسری کی گئی تھی۔ نگرانی پر لاہور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ سپرنٹنڈنٹ مذکور میونسپل کمیٹی حسب معنی دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند سرکاری ملازم ہے۔ سرسری تجویز کے لائق نہیں ہے۔ بذریعہ استغاثہ مثل دیگر مقدمات باضابطہ سماعت کیا جا کر تجویز کی جاوے۔ اور سرسری تجویز عدالت ماتحت منسوخ کی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۱۰۸۔ لاہور انڈین کیسز جلد ۱۳۵ صفحہ ۲۲ - ۲۲۳ - پنجاب لاء رپورٹ صفحہ ۱۷۷ سنہ ۱۹۳۲ء۔ کریمنل کیسز صفحہ ۱۸۱ - ۱۷ - آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۳۳ - انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء لاہور صفحہ ۹۲ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء لاہور صفحہ ۱۸۸۔

۲- میونسپل کونسلر بمنشاء بمبئی ڈسٹرکٹ ایکٹ مرتبہ ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۲۶ء سرکاری ملازم ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۱ صفحہ ۵۳۰ سنہ ۱۹۳۲ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۹۲ - کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۷۱ انڈین رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء سندھ صفحہ ۶۱ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء سندھ - صفحہ ۱۰۷۔

۳- ایک امیدوار چپراسی عدالت جس کو نہ تنخواہ نہ وظیفہ نہ اجرت ملتی ہے۔ اور وہ وارنٹ کی تعمیل کرتا ہے۔ اُس وقت وہ امیدوار حسب معنی دفعہ ۲۱ ضمن ۴ و ۹ سرکاری ملازم ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۴۔

تحویل میں رکھے۔

شرح صفت ہذا میں میونسپل انجینئر، ڈسٹرکٹ بورڈ اور سپروائزر و ککلنگ، گاڑ کلرک و محرر چونگی میونسپلٹیاں جو خدمات میونسپلٹی انجام دیتے ہیں۔ اور روپیہ وصول کر کے ٹھیکیداران کو ادا کرتے ہیں۔ یہ سرکاری ملازم کہلاتے ہیں۔

گیارہویں: ہر شخص جو ایسا عہدہ رکھتا ہو کہ وہ اس کے اعتبار سے کسی فرد انتخاب کے تیار کرنے یا شائع کرنے یا قائم رکھنے یا اس پر نظر ثانی کرنے کا اختیار رکھتا ہو۔ یا کسی انتخاب یا جزو انتخاب کے اہتمام کا اختیار رکھتا ہو۔

شرح جب انتخاب ممبری کے لئے فردات، ازاں مرتب تیار مکمل ہو چکی ہو تو ایسے فرد انتخاب شائع کرنے یا قائم رکھنے کے لئے تیار کی جاتی ہے۔ تو وہ عہدہ دار جو اس فرد کو مکمل کرے اس پر نظر ثانی کرنے کا مجاز قرار دیا گیا ہو۔ یا اس انتخاب یا اس کے جزو کا اہتمام کرتا ہو جس کی صراحت زیر قانون تشریح ۳ کی گئی ہے حسب ضمن ہذا سرکاری ملازم ہے۔

میونسپل کمشنر سرکاری ملازم ہے۔

تشریح ۱: وہ سب اشخاص جو مذکورہ بالا کسی قسموں میں سے کسی قسم میں داخل ہوں، سرکاری ملازم ہیں، عام اس سے کہ انہوں نے گورنمنٹ سے وہ منصب پایا ہو یا نہ پایا ہو۔

تشریح ۲: ہر محل میں جہاں سرکاری ملازم کا لفظ آیا ہے اطلاق اس کا ہر شخص پر ہے۔ جو کسی سرکاری ملازم کے عہدہ پر فی الواقع قائم ہو۔ گو کہ اس شخص کے اس عہدہ پر قائم ہونے کے استحقاق میں قانون کی رو سے کیسا ہی سقم ہو۔

شرح جو شخص بغیر کسی تنخواہ یا اجرت کے سرکاری خدمت کی ذمہ داری لیتا ہے۔ وہ بھی سرکاری ملازم ہوگا۔

ملزمان نے عذر کیا۔ کہ ان فریقین کی خرید جنگل مشترکہ کے سلسلہ میں ناراضگی ہے۔ جو صورت عدالت دیوانی سے چارہ کار ہونا چاہیئے۔ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ جب بد دیانتی یا فریب سے مال کو تقسیم ہونے سے روکنے کے لئے علیحدہ کیا جائے۔ یا چھپایا جائے۔ یا کسی شخص کے مال کو جائز قرض خواہوں میں تقسیم ہونے سے روکنے کے لئے اپنے مال کو علیحدہ کیا جائے۔ تو جرم دفعہ ۴۲۱ تعزیرات ہند مکمل ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ مال ریاست غیر میں ہو۔ اور تعریف مال منقولہ بدفعہ ۲۲ تعزیرات ہند مال منقولہ سے متعلق ہے۔ اور لفظ مال مستعملہ دفعہ ۴۲۱ تعزیرات ہند وسیع ہے۔ اندریں بحالات مقدمہ حکم رہائی ملزمان منسوخ کیا جا کر مکرر تحقیقات جرم دفعہ ۴۲۱ تعزیرات ہند کا دیا گیا۔ اور قرار دیا گیا کہ یہ صورت دیوانی نہیں ہے کریمینل لاجرنل جلد ۳ صفحہ ۵۰۰ سنہ ۱۹۳۶ء بمبئی انڈین کیسز جلد ۱۶۲ صفحہ ۱۳۰۔

استحصال بیجا | **دفعہ ۲۳:۔ "استحصال بیجا" وہ استحصال مال ہے۔** جو ناجائز وسیلوں سے کیا جائے۔ اور شخص حاصل کرنے والا اس مال کا قانوناً مستحق نہ ہو۔

زیان بیجا | **"زیان بیجا"** وہ زیان مال ہے۔ جو ناجائز وسیلوں سے کیا جائے۔ اور شخص زیان اٹھانیوالا اس مال کا قانوناً مستحق ہو"

مال کا بطریق بیجا رکھ چھوڑنا استحصال بیجا میں داخل ہے۔ مال سے بطریق بیجا محروم رکھنا بیجا میں داخل ہے۔

یہ بات کہ کسی شخص نے استحصال بیجا کیا نہ صرف اس حالت میں کہی جائیگی جبکہ وہ شخص اس مال کو بطریق بیجا حاصل کرے۔ بلکہ اس صورت میں بھی کہی جائیگی۔ جب کہ بطریق بیجا اپنے قبضے میں رکھے۔ اور یہ بات کہ کسی شخص نے زیان بیجا اٹھایا۔ نہ صرف اس حالت میں کہی جائیگی جبکہ بطریق بیجا وہ شخص کسی مال سے۔ بیدخل کیا جائے۔ بلکہ اس صورت میں بھی کہی جائیگی۔

صفحہ ۲۲۸ ۲۲ سنہ ۱۹۳۳ء کریمینل کیسز صفحہ ۵۱۶ - ۱۴ پٹنہ لاء ٹائمز صفحہ ۳۶۹ - ۳۴ کریمینل لاء جرنل صفحہ ۶۷۷ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ صفحہ ۱۲۲ - آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ صفحہ ۱۸۵۔

۴۔ ممبر مجلس تعاون سوسائٹی حسب معنی دفعہ ۲۱ ضمن ۱۲ سرکاری ملازم نہیں ہے۔ ۲۰ بمبئی لاء رپورٹ صفحہ ۱۱۲۳۔

۵۔ محصول محصول سڑک وصول کرنے والا۔ ٹھیکہ دار سرکاری ملازم زیر دفعہ ۱۱ بمبئی ایکٹ محصول سڑک حسب معنی دفعہ ۲۱ ضمن ۱۰ سرکاری ملازم ہے۔ ۲۶ بمبئی لاء رپورٹ صفحہ ۱۱۲۴۔

۶۔ ٹھیکہ دار وہ ہے جب کہ معاملہ زمین زمینداران سے وصول کرتا ہو۔ وہ حسب معنی دفعہ ۲۱ سرکاری ملازم ہے۔ لیکن جب ٹھیکہ دار حقی حبوب یا رقم سوائی وہبہ وصول کرتا ہو۔ وہ بحیثیت منصبی ملازم گورنمنٹ متصور نہ ہوگا۔ سنہ ۱۹۳۳ء کریمینل کیسز صفحہ ۱۳۱ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء پشاور صفحہ ۱۸۹

مال (یا جائیداد) منقولہ

دفعہ ۲۲۔ "مال (یا جائیداد) منقولہ" کے لفظ میں ہر قسم کا مال و اسباب مادی داخل ہے۔ سوائے اراضی اور ان چیزوں کے جو زمین سے ملصق ہوں یا کسی ایسی چیز سے با استحکام پیوستہ رہیں جو زمین سے ملصق ہے۔

تشریح لفظ مال منقولہ میں ہر وہ شے داخل ہے جو نقل حرکت کی جا سکے۔ اور دیگر اشیا مثلاً درخت مٹی، پتھر، پھل وغیرہ جو زمین سے پیوستہ ہیں۔ مال (یا جائیداد) غیر منقولہ ہیں۔ لیکن جونہی کہ وہ زمین سے جدا کی جاویں۔ مال منقولہ زیر تعریف سرقہ بدفعہ ۳۷۸ تعزیرات ہند ہو جاتی ہیں۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک شخص زمین کھود کر بلارضامندی صاحب زمین مٹی لے جا رہا تھا۔ چنانچہ اس کے خلاف سرقہ کا جرم عائد کیا گیا تھا جس کے کاغذات ہائیکورٹ مدراس میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ مال غیر منقولہ جب منقولہ کی شکل اختیار کر لے وہ مال قابل سرقہ ہو جاتا ہے۔ انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۵۱ سنہ ۱۹۰۴ء

(۲) دو شخصوں نے ایک جنگل لکڑیوں کا بشرکت خرید کیا تھا۔ اور اس لکڑی کے کوئلہ کرا کر فروخت کرتے تھے اور دیگر اشخاص متعلقہ فریقین کوئلوں کے فروخت کا کام کرتے تھے۔ چنانچہ چند ملزمان نے بددیانتی سے ایک معقول رقم کی قیمت کے کوئلوں کو بددیانتی سے علیحدہ کیا تھا۔ جو دفعہ ۴۲۱ و ۴۲۳ و ۱۰۹ تعزیرات ہند کا استغاثہ کیا گیا تھا۔ جس کو عدالت نے رہا کر دیا۔ اور سیشن جج نے حکم رہائی قائم رکھا تھا۔ مستغیث کی نگرانی پر ہائیکورٹ بمبئی میں دکیا

کریمینل لا جرنل جلد ۳۷ - صفحہ ۸۷۷ سنہ ۱۹۳۶ء پٹنہ - انڈین کیسز جلد ۱۶۴ - صفحہ ۴۷ پٹنہ

(۴) ایک شخص نے اپنی اراضی میں متصلہ دیوار مستغیث میں ایک خندق کھودی تھی - تاکہ وہ اس میں محراب دار دیوار بنا دے جس کے کھودنے سے مستغیث کی دیوار کو نقصان پہونچا تھا - عدالت نے حسب تعریف دفعہ ۲۵ و ۲۴ تعزیرات ہند یعنی دفعہ ۴۳۰ - تعزیرات ہند زیان ناجائز پہونچانا قرار دیکر سزا دی گئی تھی - جس کا اپیل مدراس ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا - کہ ملزم کو اس اراضی سے استفادہ اٹھانے کا حق تھا - چنانچہ حکم سزا منسوخ کیا جا کر قرار دیا گیا - کہ حسب معنی تعریف ۴۲۵ - تعزیرات ہند زیان ناجائز پہونچانے میں داخل نہیں ہے - کریمینل لا جرنل جلد ۲۳ - صفحہ ۶۰۷ مدراس - انڈین کیسز جلد ۷۰ صفحہ ۱۳۱ ۸ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲ء مدراس صفحہ ۳۲۲ - ۴۱ - لا - ویکلی - صفحہ ۲۸ -

(۵) کسی شخص کا قانون کے مطابق کسی اراضی پر قبضہ کرلینا زیان ناجائز پہونچانا نہیں ہوتا ہے - کریمینل لا جرنل جلد ۲۷ - صفحہ ۶۶۱ بمبئی - انڈین کیسز جلد ۹۴ - صفحہ ۷۰۹ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء بمبئی صفحہ ۹۱ - ۲۷ - بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۱۳۵۳ -

(۶) جب کوئی شخص ناجائز طور سے کسی شخص کے مال کو عارضی طور پر روک رکھے - اور اس سے استحصال ناجائز ہووے - اور وہ شخص قابض مال استفادہ مال سے محروم رہے - تو حسب معنی تعریف دفعہ ۲۴ تعزیرات ہند وہ شخص استحصال ناجائز یا زیان ناجائز کا مرتکب کہلائیگا - اور یہ سوال کہ اُس کو استحقاق قانونی حصول مال کا تھا - وجہ مخاصمت قانونی نہ ہوگی - اور جہاں استحقاق کا سوال ہو - وہاں اس کو چارہ کار قانون [illegible] پر عمل کرنا چاہیے - نہ کہ قانون کے خلاف عمل کیا جاوے - کریمینل لا جرنل جلد ۲۱ صفحہ ۲۰۸ - انڈین کیسز جلد ۵۴ صفحہ ۹۹۲ - ۲۷ - بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۱۳۵۳ - انڈین کیسز جلد ۹۴ صفحہ ۷۰۹ - ۲۷ کریمینل لا جرنل صفحہ ۶۶۱ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء بمبئی صفحہ ۹۱ -

بد دیانتی سے | **دفعہ ۲۴** - جو کوئی شخص کوئی امر کرے - اس نیت سے کہ وہ کسی شخص کو استحصال بیجا کرائے - یا کسی شخص کو زیان بیجا پہونچائے - تو کہا جائے گا - کہ اُس نے وہ امر "بد دیانتی" سے کیا "

شرح | بد دیانتی کی تعریف عائد کرنے کے لئے ضروری جزو یہ ہیں - اول ارادہ دوم استحصال ناجائز یا زیان ناجائز ثابت کرنا چاہیے - چنانچہ ارادہ عموماً نوعیت فعل و حالات واقعہ

جبکہ وہ شخص کسی مال سے بطریق بیجا محروم رکھا جائے۔

شرح تعریف بالا بددیانتی کا اعلیٰ جزو ہے۔ اور ناجائز وسائل سے حصول مال یا قبضہ کرنے کو روکا گیا ہے۔ ورنہ ہر مستحق مال کے لئے قانون نے جائز طریق بتلا کر امداد کی ہے۔ اور جب ناجائز وسائل سے استحصال مال ہوگا۔ تو ہر کیف قابض مال کو زیان بیجا پہونچیگا۔ اور ضروری ہے۔ کہ استحصال بیجا کرنے والا اس مال کے حاصل کرنے یا قبضہ میں رکھنے کا قانوناً مستحق نہ ہو۔ اور اس کے لئے اول ناجائز وسائل دوم ناجائز حصول ہونا چاہیے۔ اور قبضہ میں لینا۔ یا روک رکھنا بھی شامل ہے۔ مثلاً اگر قارض اپنے مقروض کی بلا رضا مندی بقدر قرضہ مال اس کے قبضہ سے بیجا طور سے لیلے۔ محض اس لئے روک رکھے۔ کہ مقروض کو ادائیگی قرضہ کی تحریک ہو۔ تو قارض پر استحصال ناجائز کی تعریف صادق آئیگی۔ اور وہ سرقہ کا مرتکب ہوگا۔ اور مقروض کو زیان بیجا ہوگا۔ کیونکہ مستقل یا عارضی بیدخلی زیان بیجا میں شامل ہے۔ اور یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ذاتی استحصال ناجائز نہ ہو۔ اور زیان بیجا ہو۔ چنانچہ جب مال بیجا طور سے لے کر ضائع کر دیا جائے۔ مثلاً قارض مذکور اگر مال کو آگ لگا کر جلا دے۔ اور بہجول قسم ناجائز طریق عمل سے گو استحصال بیجا نہ ہو تاہم زیاں بیجا ہونے سے تعریف بددیانتی دفعہ ۲۴ تعزیرات ہند صادق آئیگی۔ دفعہ ہذا میں بطریق بیجا مستقل یا عارضی طور پر استحصال ناجائز و زیان ناجائز کو روکا گیا ہے۔ اور نیک وجہ تحریک و اظہار استحقاق نیک خیالی کے عذر کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ تاکہ اظہار نیک وجہ تحریک و نیک خیالی ملزم کے لئے بیجا کا عذر نہ ہو جاوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں جبکہ ایک مسلمان چند گائیں ذبح کے لئے لے جا رہا تھا۔ چند ہندوں نے اپنے مذہبی نیک خیالی سے بجبراً ان گائیں کو چھڑا کر بھگا دیا۔ جس سے اصل مالک محروم ہوگیا۔ چنانچہ صورت حال پر ملزمان کو بجرم سرقہ سزا دی گئی۔ اور ذاتی نیک خیالی کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۸۔ صفحہ انگریزی ۹۔ ویکلی رپورٹ کلکتہ جلد ۳۔ صفحہ ۲۔ مقدمہ قیصر ہند بنام مداری و دیگر۔ رپورٹر کلکتہ جلد ۵۔ صفحہ ۶۸ و ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۱۲۔ صفحہ ۲۲۰۔

(۲)۔ استحصال بیجا و زیان ناجائز کے لئے عارضی استحصال ناجائز یا عارضی زیان ناجائز ہونا کافی ہے۔ تعریف دفعہ ۲۳۔ تعزیرات ہند صادق آئیگی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۳۔ صفحہ ۵۵۷ سنہ ۱۹۲۲ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۶۸۔ صفحہ ۱۵۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء ناگپور۔ صفحہ ۱۴۶۔

(۳) ایک مقدمہ دفعہ ۳۷۹ تعزیرات ہند میں ہائیکورٹ پٹنہ نے قرار دیا ہے۔ کہ استحصال بیجا میں مال روکنا بھی شامل ہے۔ اور زیان بیجا میں مال رکھنا۔ اور اس کو بیجا طور سے محروم کرنا شامل ہے۔ اور اس شخص کو ایک وقت میں اس مال کے فائدے اٹھانے سے باز رکھنا کافی ہے۔

(۴) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۴۷۱ تعزیرات ہند میں جعلی دستاویز کے استعمال کے ہونے سے ۵۔ ملزمان بری کئے گئے تھے۔ اور دو کو سزا دی گئی تھی۔ ملزمان کے اپیل پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ تعریف لفظ بددیانتی دفعہ ۲۴ تعزیرات ہند مختتم نہیں ہے۔ اور کسی مال سے محروم کرنا ہی جزو دفعہ ہذا نہیں ہے۔ بلکہ حسب معنی دفعہ ۴۷۱ تعزیرات ہند جعلسازی سے عمل کرنا بددیانتی کی تعریف صادق آتی ہے۔ اور اپیل ملزمان ڈسمس کئے گئے۔ کریمنل لاجرنل، جلد ۳۰ صفحہ ۲۳۶ پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۱۲۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ صفحہ ۶۰۔ ۹ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۸۰۰۔ ۱۲۔ آل انڈیا فوجداری ۲۱ سنہ ۱۹۲۶ء۔

(۵) کسی شخص کا نقصان ناجائز کے لئے لاٹھی کا لیجانا حسب معنی دفعہ ۲۴ تعزیرات ہند فعل بددیانتی ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۰ صفحہ ۷۴۶۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء سندھ صفحہ ۱۶۹ کریمنل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۷۳۹۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۱ صفحہ ۳۹۵۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء پٹنہ صفحہ ۲۱۹۔ ۱۲ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۵۵۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء پٹنہ صفحہ ۳۲۷۔ ۱۶۔ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۹۴۴ سنہ ۱۹۳۱ء کریمنل رپورٹ صفحہ ۷۸۵۔

(۶) حسب تعریف دفعہ ۲۴۔ تعزیرات ہند بددیانتی کے لئے یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ ملزم کو استحصال بیجا ہو۔ بلکہ محض مستغیث کو زیان ناجائز ہونا ہی تعریف بددیانتی صادق آویگی۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء اودھ صفحہ ۴۶۹۔ ۲۔ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۴۶۹۔ ۲۸۔ اودھ کیسز صفحہ ۲۴۰۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۲۱۷۔ انڈین کیسز جلد ۸۸ صفحہ ۸۳۳

(۷) لفظ استحصال ناجائز یا زیان ناجائز مستعملہ دفعہ ۲۴۔ تعزیرات ہند کیلئے شخص زیان ناجائز کی حیثیت سے نقصان پہونچانا اور استحصال ناجائز نہ ہونا بددیانتی کی تعریف میں داخل ہے۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء لاہور صفحہ ۳۲۵۔ انڈین کیسز جلد ۶۹ صفحہ ۶۳۱

(۸) تعریف دفعہ ۲۴۔ تعزیرات ہند کے لئے استحصال ناجائز ہو یا زیان ناجائز ہو۔ تعریف قانونی صادق آئیگی۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۳ صفحہ ۳۹۶۔ ۳۴۔ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۱۰۹۰۔ ۵۶۔ ضمن صفحہ ۸۸ سنہ ۱۹۳۲ء کریمنل کیسز صفحہ ۷۰۰۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۳۵۷۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء بمبئی صفحہ ۲۴۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء بمبئی صفحہ ۵۴۵۔

(۹) نقصان پہونچانے کے لئے کسی شخص کا کوئی مال مستغیث یا بانس وغیرہ بہ نیت نقصان رسانی لیجانا بددیانتی ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۰ صفحہ ۷۴۶ سنہ ۱۹۳۲ء کریمنل کیسز صفحہ ۳۴۷ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۵۔ انڈیا

وہ دیہ ملزم سے اخذ کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ارادہ جو ملزم کی اندرونی حالت ذہنی ہوتی ہے۔ جو شہادت بلاواسطہ یا حواس کے ذریعہ سے معلوم نہیں ہو سکتی ہے۔ بہر کیف وہ حالات واقعہ جن سے فعل ظاہر ہوگا۔ عام طور پر علم و نیت ثابت ہو جائیگا۔ کیونکہ یہ قانونی قیاس ہے۔ کہ ہر شخص فاعل معمولی نتائج فعل کا علم رکھتا ہے۔ اور اس اصول پر تمام ہندوستان و پنجاب کی عدالتوں کا عملدرآمد ہے۔ الامعیار نیت۔ شخص فاعل کی عقلی و تمدنی حالات و سوسائٹی جس میں اس نے تربیت حاصل کی ہو۔ اور طریق زندگی ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ اور ہر ایک فعل پر ایک سمجھدار معقول آدمی کی نیت کا معیار استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک لڑائی میں ملزم نے ایک شخص کے سر میں لاٹھی ماری۔ جس سے مضروب مر گیا تھا۔ ہائیکورٹ لاہور قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کی طاقت اور نوعیت و وزن لاٹھی سے ملزم کی نیت اخذ کی جاتی ہے۔ نہ یہ کہ اس نے بارادہ ضرر ضرب لگائی ہے۔ بلکہ بارادہ ہلاکت ضرب جس کا نتیجہ ہلاکت ہوا ہے۔ لگائی ہے۔ کیونکہ وہ سر جیسے نازک حصہ پر ضرب لگانے سے اس کے نتیجہ سے لاعلم نہیں کہا جا سکتا ہے۔ بحوالہ کلکتہ جلد ۲۔ صفحہ ۱۰۷۱ یہ قرار دیا۔ کہ نتیجہ ہمیشہ واقعات سے اخذ کیا جائیگا۔ نہ کہ قانوں سے کیا جائیگا۔ اپیل سیوا سنگھ ملزم نامنظور کیا گیا۔ اور حکم سشن جج بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند بحال رکھا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۱۔ صفحہ ۱۰۶۹۔ سنہ ۱۹۳۰ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۶۔ صفحہ ۲۷۵

(۲) تعریف بددیانتی دفعہ ۲۴۔ تعزیرات ہند میں ضروری ہے کہ کو ایک فریق کو فایدہ نہ ہو۔ مگر دوسرے فریق کو نقصان ہو۔ یا ایک کو فایدہ اور دوسرے کو نقصان بھی ہو۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۴۔ صفحہ ۷۵۳ سنہ ۱۹۳۳ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۲۔ صفحہ ۳۴۶۔

(۳) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۴۱۹ تعزیرات ہند میں ہائیکورٹ پٹنہ سے قرار دیا گیا ہے۔ کہ بددیانتی کے لئے یہ امر ضروری نہیں ہے۔ کہ استغاثہ مستقل طور پر مال کا تصرف بیجا کرنا ملزم کا ثابت کرے۔ بلکہ مالک مال کو کسی وقت بھی اس مال کے استفادہ سے باز رکھکر اس مال سے خود فایدہ حاصل کرنا بددیانتی کے لئے کافی ہے۔ اور یہ بھی ضروری نہیں ہے۔ کہ یہ امر ثابت کیا جاوے۔ کہ ملزم نے مال کو کس طریق سے خرچ کیا ہے۔ کیونکہ قانوناً عارضی طور پر روکنا مال کا بددیانتی کو ثابت کرتا ہے۔ کلکتہ جلد ۱۔ صفحہ ۸۸۰۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۷۔ صفحہ ۸۷۷ سنہ ۱۹۳۶ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۴ صفحہ ۴۷۔

درحالیکہ اُس کو دھوکہ دیا جاوے۔ اس دفعہ میں یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر عمل فریبانہ سے استحصال ناجائز وزیان ناجائز شامل ہو۔ گو ممکن ہے کہ ہر دو صورت ہائے یا ان میں سے کوئی ایسا موجود ہو۔ یا ایک بھی نہ ہو اور بعض عملی طریق سے اصلیت واقعہ کا ہی اخفا کرنا ہوتا ہم وہ عمل فریبانہ جو ارادتاً کیا جاتا ہے۔ اس میں حصول ناجائز یا زیان ناجائز مدنظر ہوتا ہے۔ اور دفعہ ہذا تعزیری نہیں ہے۔ اس میں محض ایک عمل بہ نیت فریب کیا جانا جتلایا ہے جس کو آئندہ بدفعات تعزیری بلحاظ واقعہ شامل ہونے سے قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ دفعات ۲۰۶ لغایت ۲۰۸ و باب ۱۸ التحریرات ہند میں یہ لفظ فریب مستعمل ہو رہے جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ ایک عمل ملزم ہوتا ہے جس سے بغرض فائدہ اصلیت واقعہ کا اخفا کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات ایسے معاملات میں جس میں بد دیانتی کا جزو شامل نہیں ہوتا ہے محض بہ تائید صداقت واقعہ فریب سے عمل کیا جاتا ہے۔ جس میں ہمیشہ اصل نیت کا لحاظ ہونا چاہیئے۔

اس لیے ہر دفعہ کے واقعات سے استغاثہ کو مقصد فریب ثابت کرنا چاہیئے۔

رولنگ آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں بحصول ملازمت ایک جھوٹا سرٹیفکیٹ قابلیت شامل کرکے پیش کرنے پر جرم دفعہ ۴۶۵ و ۴۷۱ تعزیرات ہند ملزم چار ماہ قید کیا گیا۔ سشن جج سے اپیل نامنظور ہوا۔ چنانچہ اپر برما جوڈیشل کمشنر کورٹ میں اپیل ملزم پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ درخواست کے ہمراہ جعلی سرٹیفکٹ فریب بحصول ناجائز مستفادہ پیش کیا گیا تھا۔ اسلئے اپیل نامنظور کیا گیا کرمینل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۱۲۹ ۱۹۲۴ء اپر برما آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۳ء رنگون صفحہ ۲۰۹۔ اپر برما رپورٹر صفحہ ۱۲۴ انڈین کیسز جلد ۷۷ صفحہ ۲۲۵

(۲) ایک شخص نے تائید صداقت ایک دستاویز جعلی بلا استحصال ناجائز یا زیان ناجائز کے مرتب کرکے عدالت میں پیش کی تھی جس کو بدفعہ ۴۶۷ و ۴۷۱ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ اور سشن جج نے اپیل ڈسمس کیا تھا۔ چنانچہ مدراس ہائیکورٹ میں اپیل ملزم پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ کسی امر کا فریب سے کئے جانے کے لیے یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ اس میں بد دیانتی کی نیت موجود ہو۔ بلکہ یہ کافی ہے۔ کہ اس نے بارادہ فریب دہی بغیر کسی استحصال بیجا یا زیان بیجا کے عمل کیا ہے۔ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۹۹۔ اور جرم جعلسازی قرار دینے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ ملزم نے جھوٹے دعوے یا جھوٹے خطاب کی ارادتاً جعلی دستاویز مرتب کی ہے۔ بلکہ اگر اس نے سچے دعوے یا اصل خطاب کی صداقت کے لیے جھوٹی دستاویز مرتب کی ہے۔ تاہم یہ جعلسازی ہے۔ اور جھوٹی دستاویز سے تائید واقعہ کی گئی۔ اس کا جھوٹا ہونا یا نہ ہونا عدالت کے فیصلہ پر منحصر نہیں ہے جبکہ بہر طور پر جھوٹی دستاویز ثابت ہو چکی ہو۔ اور نامناسب فائدہ بذریعہ دھوکہ حاصل کرنے کی کوشش کرنا وہ

رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء سندھ صفحہ ۱ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء سندھ صفحہ ۱۶۹

(۱۰) الفاظ بددیانتی بدفعہ ۲۴ تعزیرات ہند قانونی معنی کے اعتبار سے ملزم کے فعل کی نوعیت اور اس کے نتیجہ سے بددیانتی خود کی جا دیگی جبکہ ملزم نے خلاف قانون عمل کیا ہو۔ یا جائز فعل کو ناجائز وسائل سے اختیار کیا ہو۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۱ صفحہ ۳۶۶ - رولنگ الہ آباد صفحہ ۱۵۳ کریمنل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۷۳۱ سنہ ۱۹۳۴ء الہ آباد لاجرنل صفحہ ۷۸۵ - ۳۴ - الہ آباد ویکلی رپورٹ صفحہ ۶۸۲ سنہ ۱۹۳۴ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۰۹ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء الہ آباد صفحہ ۷۱۱ -

(۱۱) دلی ارادہ کیلئے صریح شہادت کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ جو حالات فعل کو ظاہر کردینگے عام طور پر علم و نیت کو ثابت کریں گے۔ اس لئے یہ قیاس کرنا صحیح ہے۔ کہ ہر شخص جو فعل کرتا ہے معمولی نتائج کا علم رکھتا ہے۔ اسی اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام ہندوستان پنجاب کی عدالتوں ہی کا فیصلہ ہے کریمنل لاجرنل جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۷ لاہور ہائیکورٹ ۳۰۔ اکتوبر سنہ ۱۹۲۲ء انڈین کیسز جلد ۶۱ صفحہ ۲۲۶ - اس مقدمہ میں ملزم نے مقتول کے سر پر ٹکا مارا تھا۔ قرار دیا تھا کہ ملزم نتیجہ فعل سے لاعلم نہیں رہ سکتا تھا اس کو غالب نتیجہ موت کا علم تھا۔ اس لئے ۳۰۴ تعزیرات ہند حبس ۱۰ سال ہوا۔ انڈین کیسز جلد ۶۵ صفحہ ۵۹ لوئر برما چیف کورٹ ۱۸ جولائی سنہ ۱۹۲۱ء - اس مقدمہ میں کہ ملزم نے پچھلی طرف سے آکر مقتول کے سر میں لاٹھی ماری اور دوڑ گیا تھا۔ اسی اصول پر ایسر دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند حبس دوام کی سزا دی گئی ہے اور معیار نیت شخص فاعل کی عقل و تمدنی خیالات و سوسائٹی جن میں اس نے تربیت حاصل کی اور طریق زندگی قرار دینا چاہیئے۔ نہ کہ ہر ایک فعل پر معیار نیت ایک معقول سمجھدار آدمی کا استعمال کرنا چاہیئے - ۳۴ اور ۵ ...

فریب سے

دفعہ ۲۵:- جو کوئی شخص کوئی امر کرے۔ اس نیت سے وہ کسی کو کسی مال یا استحقاق سے فریب سے محروم یا بیدخل کرے۔ تو اس حالت میں کہا جائیگا کہ اس شخص نے وہ امر "فریب سے" کیا نہ کسی دوسری حالت میں۔

شرح

لفظ "فریب سے" کی تعریف انگریزی تعزیرات ہند میں اس طرح سے کی گئی - فریبا کیا جانا کسی امر کا اس وقت کیا جائیگا۔ جب کہ کوئی شخص کوئی امر دھوکہ دینے کی نیت سے کرے۔ نہ کسی اور صورت سے۔ دراصل لفظ فریب میں ایسا عمل شخص مرتکب فعل داخل ہے۔ جس سے دھوکہ کھانے والا اصلیت واقعہ سے لاعلم رہ کر ایسا امر کرے۔ یا ترک کرے۔ جس کو بصورت واقفیت نہ کرتا۔

بنایا گیا ہے جرائم دفعات ۴۱۱ و ۴۱۲ تعزیرات ہند کا مرتکب متصور ہوگا۔
جب کہ حالات واقعہ سے خریدار مال مسروقہ اس کے مسروقہ ہونے کی وجہ رکھتا تھا۔ کہ وہ مال مسروقہ بغیر کسی تحقیق اصلیت و شخص فروخت کنندہ کے بہت کم قیمت پر خریدتا ہے۔ تو وہ بدفعہ ۴۱۱ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوگا۔ لیکن اگر ایک غافل احمق بیوقوف شخص باوجود وجہ باور کرنیکی رکھنے کے ایسا کرتا ہے۔ اور نہ دریافت و پڑتال کرتا ہے۔ تو وہ ذمہ وار خریدنے مال مسروقہ کا زیر دفعہ ۴۱۱ کا نہ ہوگا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں ایک مال کی حیثیت بظاہر بیش قیمت معلوم ہوتی تھی۔ جس کو ایک شخص نے بہت ارزاں قیمت پر بلا کسی تحقیق کے خرید لیا۔ تو قرار دیا گیا۔ کہ وہ کافی وجہ باور کرنے کی رکھتا تھا۔ کہ وہ مال مسروقہ ہے۔ انڈین لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۴۰۲۔

مال جو کسی شخص کی زوجہ یا متصدی یا نوکر کے قبضہ میں ہو

دفعہ ۲۷:۔ جب کوئی مال کسی شخص کی جانب سے اسکی زوجہ یا متصدی یا نوکر کے قبضے میں ہو۔ تو حسب منشاء اس مجموعہ کے مال شخص مذکور کے قبضہ میں سمجھا جائیگا۔

تشریح:۔ جو کوئی شخص چند روز کے لئے یا کسی خاص ضرورت پر متصدی یا نوکر کی حیثیت سے مامور کیا جائے وہ شخص حسب منشاء اس دفعہ کے متصدی یا نوکر ہے

شرح دفعہ ہذا میں اس اختلاف رائے کو روکا گیا ہے جس کا اکثر مقدمات میں پیدا ہونیکا احتمال ہوتا ہے۔ کہ آیا جو اشیاء منجانب مالکان بہ تحویل ملازمان ہوتی ہیں اُن پر قبضہ حقیقی حسب معنی قانون کس کا سمجھا جاوے۔ چنانچہ ہر انسان کا مال وسامان جو کسی جگہ مدفون یا رکھا ہوا ہوتا ہے۔ یا کسی ملازم یا کارندہ یا منشی یا زوجہ کے پاس منجانب مالک کی جانب سے موجود ہوتا ہے۔ وہ مال بقبضہ اصلی مالک متصور ہوگا۔ کریمنل لا جرنل

طرز عمل فریب سے کیا جاتا ہوتا ہے۔ اپیل ملزم نامنظور کیا گیا۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۰۰۔ کریمنیل لا جرنل جلد ۲۷۔ صفحہ ۹۹۴ سنہ ۱۹۲۶ء مدراس۔ انڈین کیسنر جلد ۹۶ صفحہ ۸۵۰۔ آل انڈیا ۳۱ ایر سنہ ۱۹۲۶ء مدراس صفحہ ۱۰۷۲۔ آل انڈیا کریمنیل رپورٹ صفحہ ۵۸۔ ۹۰۔ انڈین کیسنر صفحہ ۹۹۵ آل انڈیا

(۳۳) ایک مقدمہ متعلق بنک امرتسر میں ڈاکو گروں پر بارادہ فریب سے عمل کئے جانے کا ۴۷۷ تعزیرات ہند مقدمہ جعلسازی کا تھا جس میں بدفعہ ہذا بحث فریقین ہوکر بضمن احکامات متعلق فریب دفعہ ۲۵ تعزیرات ہند کے متعلق ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ الفاظ فریب سے میں ارادہ دہوکہ جس کا نتیجہ ضرر یا ارادہ ضرر برخلاف کسی حق کے ہونا ضروری نہیں ہے۔ کہ دہوکہ کھانے والا شخص مال سے محروم رہے۔ یا ملزم کو فائدہ حاصل ہووے۔ اور جو سزا ملزمان کو عدالت ماتحت سے ہوئی تھی بحال رکھی گئی اپیل ملزمان نامنظور ہوگئے۔ کریمنیل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۳۸۴ سنہ ۱۹۲۶ء لاہور۔ انڈین کیسنر جلد ۹۸ صفحہ ۵۹۹ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۳۶۵۔ ۷۔ آل انڈیا کریمنیل رپورٹ صفحہ ۵۸۔ ۲۷۔ کریمنیل لا جرنل صفحہ ۹۹۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء مدراس صفحہ ۱۰۷۲۔ ۲۶۔ انڈین کیسنر صفحہ ۶۱۷۔ ۲۲۔ کریمنیل لا جرنل ۱۶۸۱ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء مدراس صفحہ ۱۰۷۲ کریمنیل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۹۹۴ ۷۔ آل انڈیا کریمنیل رپورٹ صفحہ ۵۸۔ انڈین کیسنر جلد ۹۶ صفحہ ۸۵۰۔ ۴۰ کلکتہ صفحہ ۲۶۲ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنیل کیسنر صفحہ ۵۰۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ صفحہ ۳۶۶۔

باور کرنیکی وجہ

دفعہ ۲۶:۔ اگر کسی امر کے باور کرنے کی وجہ کافی کسی شخص کے سامنے موجود ہو تو اس حالت میں کہا جائیگا کہ وہ شخص اس امر کے "باور کرنے کی وجہ" رکھتا ہے۔ نہ کسی دوسری حالت میں۔

شرح

لفظ باور کرنے میں اور شک میں فرق ہے۔ لفظ باور لفظ شک سے زیادہ قوی ہے۔ اور لفظ علم سے کمتر ہے۔ اس لئے حالات ایسے ہونے چاہئیں۔ کہ ایک معقول شخص اس سے اصلیت واقعہ پہونچ سکے۔ مثلاً ایک زرگر بیس روپیہ فی تولہ کے نرخ کا مسروقہ طلا پندرہ روپیہ فی تولہ خریدتا ہے۔ بلحاظ حالات کے یہ کافی وجہ باور کرنے کی ہے۔ کہ خریدار اس کے مسروقہ ہونے سے لاعلم نہیں کہا جاسکتا ہے۔ اور لفظ باور کرنے کی وجہ رکھنا بدفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند بالارادہ کی تعریف میں بھی فعل کی حیثیت کے نتیجہ سے فاعل کو ذمہ وار

ذمہ داری عائد نہیں ہوسکتی ہے۔ اس لئے اپیل ملزم منظور اور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۲۹۔ صفحہ ۱۷۹ سنہ ۱۹۲۸ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۹ صفحہ ۲۰۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء لاہور۔ صفحہ ۲۷۲ ۶۔ لاہور صفحہ ۱۳۱ تا ۱۳۲ آل انڈیا کرمنیل رپورٹ صفحہ ۲۳۵۔۔ ۱۰۔ لاہور لاجرنل صفحہ ۴۰۸۔ ۹۔ ۲۰۹ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۶۲۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد صفحہ ۳۳۔

(۵) ملزم کے مکان سے افیون ناجائز برآمد ہوئی تھی۔ ملزم معہ زوجہ خود بدفعہ ۹۔ قانون افیون سٹی مجسٹریٹ پشاور سے سزایاب ہوئے ہیں۔ اپیل پر پشاور جوڈیشل کمشنر کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ قبضہ مالک کسی شئے برآمدہ مکان رہائشی پر اسکی عورت کو بدفعہ ۹۔ ایکٹ افیون ذمہ وار نہیں بناتا ہے۔ ایسی صورت میں برآمدگی افیون مکان رہائشی سے ملزم تنہا ذمہ وار ہے۔ گو اس کی زوجہ اس کے ہمراہ رہتی تھی۔ یہ قیاس کرنا درست نہیں ہے۔ کہ افیون برآمدہ پر اس کی زوجہ کا قبضہ مشترکہ تھا۔ اس لئے حسب معنی دفعہ ۲۷۔ تعزیرات ہند عارضی قبضہ زوجہ کا اصل مالک کا قبضہ متصور ہوگا۔ نہ وجہ ملزم کا اپیل منظور کیا گیا۔ اور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور ملزم شوہر اس کا اپیل نامنظور کیا گیا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۲۷ ۳۴ سنہ ۱۹۳۳ء پشاور انڈین کیسز جلد ۱۵۰ صفحہ ۵۹۶۔

(۶) اور لفظ قبضہ جسمانی گرفت میں ہی ہو تا مراد نہیں ہے۔ بلکہ جملہ اشیاء جن پر اختیار یا اقتدار یا تصرف مالک کو حاصل ہو۔ وہ اصل مالک کے قبضہ میں متصور ہوں گی۔ اصول قانون باب ہشتم صفحہ ۱۵۸۔ دفعہ ۳۲۸

تلبیس **دفعہ ۲۸:** جب کوئی شخص ایک شئے میں دوسری کی مشابہت پیدا کرے۔ اس نیت سے کہ وہ اس مشابہت کے ذریعہ سے مغالطہ دے یا اس علم سے کہ اس کے ذریعہ سے مغالطہ چل جانے کا احتمال ہے، تو کہا جائیگا کہ شخص مذکور نے "تلبیس" کی۔

تشریح ۱ - تلبیس کے متحقق ہونے کے لئے ضرور نہیں ہے، کہ مشابہت ٹھیک ٹھیک ہو۔

تشریح ۲ - جب کوئی شخص ایک شئے میں دوسری شئے کی مشابہت پیدا کرے، اور وہ مشابہت ایسی ہو کہ اس سے کوئی شخص مغالطہ میں آسکتا ہو، تو

جلد ۲۲ صفحہ ۱۸۹ ۱۹۲۱ء لاہور۔ لیکن جو مال منجانب کسی شوہر اہل ہنود بروقت رسومات بصراحت ذیل (۱) بروقت ادائے رسم پاؤں پڑنیکے (۲) یا بروقت رخصت بارات (۳) یا بطور نشان محبت و پاؤں پڑنے اپنے سسرال کی رسم کے وقت ملے۔ (۴) یا جو مال یا بھائی یا باپ خاندان شوہر سے زوجہ کو دیا جاوے۔ یا وہ مال یا جائیداد جو بیٹی والے باپ نے یا کسی اور رشتہ دار نے دیا ہو۔ یا شادی ہو جانے کے بعد شوہر زوجہ خود کو زیورات دیدے۔ وہ تمام مال و جائیداد استری دہن ہوتا ہے اور زوجہ کے قبضہ میں متصور ہوگا۔ دہرم شاستر مکناٹن صاحب باب استری دہن و دہرم شاستر میں حسب دفعہ ۱۱۶ وضاحت کیگئی ہے۔ اور اہل اسلام میں بموجب شرع اسلام جو مال و زیورات و جائیداد منجانب شوہر یا ماں باپ و رشتہ داران لڑکی سے نے لڑکی کو بروقت نکاح دیا ہو یا جو مہر میں زیورات یا جائیداد لڑکے والے نے منتقل کی ہو وہ مال زوجہ کا متصور ہوگا۔

شرع محمدی باب نکاح و مہر میں کی گئی ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

جو سامان شوہر بطور عطیہ زوجہ خود کو عطا کر دے۔ وہ زوجہ کا متصور ہوگا بجز اُس مال کے جو تحویل زوجہ بطور امین خانہ داری اُس کے سپرد ہووے۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء بمبئی صفحہ ۳۰۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء پٹنہ صفحہ ۱۰

(۲) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۴۵۰ تعزیرات ہند میں جب کہ مسمی کندن ۱۲ بجے شب بغیبت مالک مکان اس کی زوجہ سے زنا کرنے گیا تھا۔ اور ملزم سزایاب ہوا تھا۔ ملزم کے اپیل پر ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ قبضہ مکان پر اصلی مالک کا متصور ہوگا۔ زوجہ یا کسی شخص کا قبضہ متصور نہ ہوگا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۸ سنہ ۱۹۲۱ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۵۹ صفحہ ۵۵۰۔ ۸ پنجاب ویکلی رپورٹ فوجداری سنہ ۱۹۲۱ء

(۳) ایک بسیتول مالک کی غیبت میں جبکہ ملازم دوکان پر کام کرتا تھا۔ گرفتار کیا گیا۔ اور ملزم کو سزا ہوئی، ہائیکورٹ الہ آباد میں ملزم کا اپیل منظور ہوا۔ کہ تحت دفعہ ۲۷ تعزیرات ہند قبضہ اصل مالک کا تھا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۴ صفحہ ۲۹ سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۶۹ صفحہ ۷۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد صفحہ ۳۳۔ ۲۰ آل لا جرنل صفحہ ۹۵۵۔

(۴) ایک مقدمہ میں مشترکہ کنبہ کی رہائش مکان میں تھی اور جس حصہ مکان میں ملزم رہتا تھا۔ وہاں سے سامان بارود وغیرہ برآمد ہوا۔ ہائیکورٹ لاہور میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ تاوقتیکہ اس حصہ مکان میں قبضہ و اختیار ملزم بلا مداخلت غیرے ثابت نہ کیا جاوے مشترکہ رہائشی جگہ کنبہ میں ایک شخص قابض پر

کہ اطلاع دہندہ کا جھوٹے تلبیس شدہ سکے ملزم کے مکان میں رکھکر برآمد کرویا جسب یعنی تعریف دفعہ ۲۸ تعزیرات ہند ملتبس کہلانے کے قابل نہیں ہیں۔ اور جو سکے اطلاع دہندہ کے گھر سے برآمد ہوئے تھے۔ وہ اس نے جھوٹا الزام لگانے کے لئے اپنے پاس رکھے تھے۔ اس نے سکہ ملتبس کو چلانے کے ارادہ سے نہیں رکھے تھے۔ ملزم بری کیا گیا۔ کرمینل لا جرنل جلد ۲۹ صفحہ ۱۵ سنہ ۱۹۲۸ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۱ صفحہ ۱۰۹۔

(۴) کسی سانچہ کے قبضہ میں ہونا تلبیس کرنا یا فعل تلبیس کرنا نہیں ہے۔ ۴۸ ۱۱۳۴ انڈین کیسز صفحہ ۴۴۴ کلکتہ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۰ء کلکتہ صفحہ ۸۲۔ ۳۲ کرمینل لا جرنل صفحہ ۱۱۷۱۔ سنہ ۱۹۳۱ء کرمینل کیسز صفحہ ۵۹۷ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ صفحہ ۳۴۵۔

(۵) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۲۳۲ و ۲۳۵ تعزیرات ہند میں ناگپور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ لفظ مشابہت مستعملہ دفعہ ۲۸ تعزیرات ہند سکہ کی نوعیت سے جو ملتبس بنایا گیا ہے اس سے متعلق ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ دوسرا شخص اس ملتبس سکہ کو دھوکا کھا کر اصلی سکہ کی حیثیت سے حاصل کرے۔ اور اس کو اصلی سکہ سمجھے۔ کرمینل لا جرنل جلد ۹ صفحہ ۸۳۸ ناگپور سنہ ۱۹۲۸ء ماہ نومبر سنہ ۱۹۳۸ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۶ صفحہ ۹۸۵۔

دستاویز | **دفعہ ۲۹:۔** "دستاویز" کے لفظ سے وہ مضمون مراد ہے جو کسی شئے پر حروف یا ہندسوں یا علامتوں کے ذریعہ سے یا ان میں سے دو یا تینوں کے ذریعہ سے ظاہر یا بیان کیا گیا ہو اور ان حروف یا ہندسوں یا علامتوں کو اس مضمون کی وجہ ثبوت کے لئے کام میں لانے کی نیت ہو۔ یا وہ اس مضمون کی وجہ ثبوت کے کام میں آسکیں"۔

تشریح ۱۔ یہ بات قابل لحاظ نہیں ہے۔ کہ کس وسیلے سے یا کس شئے پر وہ حروف یا ہندسے یا علامتیں بنائی جائیں۔ یا یہ کہ کسی کورٹ آف جسٹس میں وجہ ثبوت مذکور کو

جب تک کہ برخلاف اس کے ثابت نہ ہو۔ یہ قیاس کیا جائیگا۔ کہ اُس شخص کی جس نے اسطرح پر ایک شے میں دُوسری شے کی مشابہت پیدا کی یہ نیت تھی۔ کہ وہ اس مشابہت کے ذریعہ سے مغالطہ دے یا اس کو علم اس امر کا تھا۔ کہ اُس کے ذریعہ سے مغالطہ چل جانے کا احتمال ہے۔"

شرح

"لفظ تلبیس" باعتبار اپنے لغوی و اصطلاحی معنے کے نہایت موزوں مستعمل ہوا ہے تلبیس بمعنے مکر و فریب کا جامہ پوشیدن ہے۔ اور جو اصطلاحی معنی کے لحاظ سے بھی مناسب ہے۔ چنانچہ جب تلبیس سکہ اسٹیمپ اصلی سکہ کے مشابہ ہو جس سے انسان بلحاظ اسکی فریبانہ بناوٹ کے مغالطہ میں آسکتے ہوں۔ تو قیاس قانونی ہوگا۔ کہ بہ نیت یا علم مغالطہ دہی تلبیس "کیگئی ہے"۔

دفعہ ہٰذا میں دو صورتیں ہیں۔ اوّل یہ کہ بنے بنائے سکہ پر طلا یا چاندی پھیر کر بدغا چلانا اور بمعہ ہٰذا سٹیمپ مستعملہ کو صاف کر کے چلانا ہوتا ہے۔ دوئم ہر دو کو جدید تیار کرنا صورت ہائے دفعہ ہٰذا بالفاظ دفعہ مذکور و تشریح و تلبیس میں داخل ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں ملزم نے بنے ہوئے سکہ پر عمل طلا کر کے سوورن میں چلایا تھا جس کی سزا پر بآپیل ملزم ہائیکورٹ الہ آباد سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزم نے بذریعہ دھوکا سکہ تلبیس کو جس سے مغالطہ ہونا اغلب تھا چلایا ہے۔ جس کے خلاف قیاس قانون تشریح دوئم دفعہ ۲۸ تعزیرات ہند ہوتا ہے۔ اپیل نامنظور کیا۔ انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۹۳۔

(۲) ایک مقدمہ میں مستعملہ سٹیمپ کو ملزم نے صاف کر کے چلایا تھا جس کو سزا دیگئی۔ اپیل پر ناگپور جوڈیشل کمشنرز کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزم نے مستعملہ سٹیمپ کو بطور اصل سٹیمپ کے چلایا ہے۔ اور ملزم نے زیر دفعہ ۲۸ تعزیرات ہند تلبیس کی ہے۔ اس لئے بدفعہ ۲۶۰ تعزیرات ہند مناسب سزا دی گئی ہے۔ اپیل نامنظور حکم سزا بحال رہا۔ کرمنیل لاء جرنل جلد ۲۲ صفحہ ۲۸۹ سنہ ۱۹۲۱ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۶۰ صفحہ ۷۰۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۱ء ناگپور صفحہ ۸۶۔

(۳) ایک شخص نے اپنے دشمن کے مکان میں تلبیس سکہ رکھکر اطلاع کردی تھی جس پر پولیس نے تلبیس سکے اطلاع پر اس کے گھر سے برآمد کئے تھے۔ ہائیکورٹ مدراس سے بہ تبلیغ حکم سزا ملزم قرار دیا

بجز جزوی محسوس کی حیثیت الفاظ مثلاً قانون شہادت میں ایسا مضمون کسی شے پر بذریعہ حروف یا اعداد یا علامات یا اُن وسائل سے ایک سے زیادہ وسیلوں کے ذریعہ۔ قلمبند کرنے کیلئے مستعمل ہونا مقصود وغیرہ جو مستعمل ہوں۔ ظاہر یا منقوش کیا جاوے۔ چنداں فرق نہیں ہے۔ اس لئے ہر شے جس پر مافی الضمیر کسی طریق سے ظاہر کیا جاوے۔ دستاویز ہو سکتا ہے۔ جو بطور شہادت کام میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں ۶ ملزمان محکمہ جنگلات کے درختوں کی علامت تبدیل کرنے کے جرم میں سزایاب ہوئے تھے۔ ہائیکورٹ بمبئی میں اپیل ملزمان پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جو نشانات الفاظ محکمہ جنگلات سے درختوں پر باظہار شہادت ملکیت محکمہ جنگلات۔ بنے ہوئے تھے۔ وہ حسب معنی دفعہ ۲۹۔ تعزیرات ہند دستاویز تھے۔ اور جو ملتبس شبیہ الفاظ کے چھاپنے میں مستعمل بعبارت کیا گیا۔ کہ جس سے یہ ثابت ہو۔ کہ محکمہ جنگلات سے یہ درخت پاس ہو چکے ہیں۔ جرم دفعہ ۴۷۳ تعزیرات ہند ہوتا ہے۔ ازاں مزدور محکمہ جنگلات تھے۔ زیر دفعہ ۵۶۲ ضابطہ رہا کئے گئے۔ ملزم عک کی سزا ۶ ماہ قید سخت بحال رہی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۰۱۱ سنہ ۱۹۲۵ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۸۷ صفحہ ۵۳۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء بمبئی صفحہ ۲۲۷- ۲۷ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۵۹۹۔

کفالتہ المال

دفعہ ۳۰۔ "کفالت المال" کے لفظ سے وہ دستاویز مراد ہے۔ جو ایسی دستاویز ہو یا ایسی دستاویز سمجھی جانے کی حیثیت رکھتی ہو جس کے ذریعہ سے کوئی قانونی حق پیدا کیا جائے یا بڑھایا جائے یا منتقل کیا جائے یا مقید کیا جائے یا زائل کیا جائے یا چھوڑ دیا جائے یا جس کے ذریعہ سے کوئی شخص مقر ہو۔ کہ میں قانوناً ذمہ وار ہوں یا اقرار کرے۔ کہ فلاں قانونی حق میرا نہیں ہے"۔

تمثیل

اگر زید کسی ہنڈی کی پشت پر اپنا نام لکھ دے۔ تو چونکہ اس عبارت ظہری کی رُو

کام میں لانے کی نیت ہو یا نہ ہو۔ یا وہ وجہ ثبوت کام میں آئے یا نہ آئے۔

تمثیلات

وہ نوشتہ جس میں شرائط کسی معاہدہ کے مذکور ہوں اور جو بطور وجہ ثبوت اُس معاہدے کے مستعمل ہو سکتا ہو۔ دستاویز ہے۔

رقعہ اسمی کسی مہاجن کا دستاویز ہے۔

مختار نامہ دستاویز ہے۔

نقشہ زمین یا نقشہ عمارت جس سے یہ نیت ہو کہ وہ وجہ ثبوت کے طور پر کام میں آوے۔ یا جو وجہ ثبوت کے طور پر کام میں آسکے دستاویز ہے۔

جس نوشتہ میں احکام یا ہدایتیں مندرج ہوں وہ دستاویز ہے۔

تشریح ۲۔ جو مراد حروف یا ہندسوں یا علامتوں سے موافق رسم اہل تجارت یا کسی اور رسم کے لی جاتی ہے۔ وہی مراد اس قسم کے حروف یا ہندسوں یا علامتوں کی حسب منشاء اس دفعہ کے سمجھی جائیگی۔ گو واقعہ میں وہی عبارت نہ ظاہر کیگئی ہو

تمثیل

اگر زید کسی ہنڈی کی پشت پر اپنا نام لکھدے۔ اور ہنڈی میں لکھا ہو کہ جس کو کہے اُسے روپیہ ملے۔ تو حسب دستور تجارت اس عبارت ظہری کے یہ معنی ہیں۔ کہ قابض کو ہنڈی کا روپیہ دینا چاہیئے۔ پس عبارت ظہری مذکور دستاویز ہے۔ اور اُس سے وہی مراد لینی چاہیئے۔ کہ گویا دستخط کے اُوپر یہ عبارت لکھی ہوتی۔ کہ قابض ہنڈی کو روپیہ دو" یا کوئی عبارت اس مضمون کی لکھی ہوتی۔

شرح | دستاویز کی تعریف ایکٹ عبارات عامہ و قانون شہادت میں بھی کی گئی ہے۔

(۵) چند اشخاص نے ایک شخص مالدار کو بوقت شب اپنے گاؤں کے پاس سے گذرتے ہوئے گرفتار کر کے سادے چھ کاغذات پر اس کا انگوٹھا سیاہی سے لگالیا تھا جس پر ملزمان کے خلاف بجرم دفعہ ۴۷ او ۳۴۷ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ سے سزادی گئی تھی۔ چنانچہ اپیل ملزمان پر ہائیکورٹ پٹنہ سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزمان کا مستغیث کو پکڑ کر بزور اس کے انگوٹھے کے نشانات سادہ کاغذ پر لگوانا جرم دفعہ ۳۴۷ تعزیرات ہند کفالت المال ہے۔ اس لئے حکم عدالت ماتحت قانوناً درست ہے۔ اپیل ملزم نامنظور کیا گیا۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۸ سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ صفحہ ۱۹۔ انڈین کیسز جلد ۱۴ صفحہ ۷۵۲ سنہ ۱۹۳۲ء کریمنیل کیسز صفحہ ۵۲ ۔ ۱۳ پنجاب للٹائم صفحہ ۵۸۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ صفحہ ۳۳۵۔

(۶) پرامیسری نوٹ جس میں اقرار ادائگی مبلغان ہو۔ کفالت المال ہے۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ صفحہ ۶۰۱ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنیل کیسز صفحہ ۱۳۶۳

(۷) جو دستاویز اصل پاس بک میں باقی رہتی ہے۔ اور اس کی کنٹر دستاویز اجرا ہو جاتی ہے۔ تو اصل دستاویز موجودہ پاس بک حسب یعنی دفعہ ۳۰ کفالت المال ہے۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۶۸۵۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۸ صفحہ ۷۰۵۔ ۳۶ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۵۰۵۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ صفحہ ۴۰ سنہ ۱۹۳۲ء کریمنیل کیسز صفحہ ۳۳۷۔ ۵۵ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۳۴۹۔ ۵۹ کلکتہ صفحہ ۱۲۳۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ صفحہ ۳۹۰ = ۱۹۔ آل انڈیا کریمنیل رپورٹ صفحہ ۲۶۔

(۸) ایک بل سامان متعلقہ جس میں بعد تحریر ظہر نمی ادائیگی ہو۔ کفالت المالی ہوگا۔ ۴۹ کیسز ویکلی نوٹ صفحہ ۱۲۸۲۔

(۹) ایک سادہ کاغذ پر بجبر کسی شخص سے نشان انگوٹھا لگوانا۔ حسب منشی دفعہ ۳۰ تعزیرات ہند کفالت المال ہے ۱۴۰۔ انڈین کیسز صفحہ ۷۵۲۔ ۳۴ کریمنیل لاجرنل صفحہ ۸۱۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ صفحہ ۱۹۔ سنہ ۱۹۳۲ء کریمنیل کیسز صفحہ ۵۲۔ ۱۳۔ پٹنہ لاٹائم صفحہ ۵۸۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء پٹنہ صفحہ ۳۳۵

وصیت نامہ | دفعہ ۳۱

وصیت نامہ کے لفظ سے ہر ایک قسم کی دستاویز وصیتی مراد ہے۔

شرح

وصیت نامہ میں ہر وہ نوشتہ داخل ہے جس میں وصیت کنندہ نے اپنی جائیداد کی

سے استحقاق زر ہُنڈی اُس شخص کو منتقل ہو جاتا ہے۔ جو اُس ہنڈی پر جواز اگا قابض ہو

اس لئے یہ عبارت ٹھہری کفالت المال ہے۔"

شرح حسب ذیل دستاویزات بلحاظ ترتیب الفاظ فالی کفالت المال ہیں۔ مثلاً تنبیہ نامہ تحریر زیر دفعہ ۱۹ و ۲۰ قانون میعاد ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء جس سے حق توسیع میعاد پیدا ہوتا ہے۔ (بیعنامہ، نکاح نامہ، طلاق نامہ۔ دست برداری نامہ) ضمانت نامہ۔ چیکلہ تحریر ٹھہری انتقال ہنڈی گو ایک دستاویز حسب معنی دفعہ ہذا بلا سٹیمپ ہو یا بطور شہادت ناقابل ادخال ہو۔ یا رجسٹری نہ ہوئی ہو وہ قانوناً کفالت المال ہوگی۔ کیونکہ مقصد تحریر دستاویز جس کے لئے بنائی گئی باقی ہے۔ قائم ہو جاتا ہے اس لئے منسوخ شدہ تعریف دستاویز کفالت المال دفعہ ہذا سے خارج ہے۔

رُولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں ہائیکورٹ الہ آباد نے قرار دیا کہ ایک دستاویز گو عدالت نے بطور شہادت اُس پر کر کے ڈگری نہ دی ہو تاہم وہ بیشک قبولیت نامہ حسب معنی دفعہ ۳۰ تعزیرات ہند کفالت المال ہے۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۱ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۹۰ صفحہ ۹۱۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد صفحہ ۱۰۵۷ الہ آباد صفحہ ۱۳۴۔ ۲۳ آل لاجرنل صفحہ ۹۹۶۔ ۶ لاء رپورٹ آل کریمنیل صفحہ ۱۸۱۔

(۲) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۴۶۷ تعزیرات ہند ملزم نے ایک دستاویز وصولی قرضہ منجانب قارض جعلی بنائی جس میں تمام قرضہ کی ادائیگی کی رسید لکھی تھی۔ ملزم سزایاب ہوا۔ ہائیکورٹ ناگپور جوڈیشل کمشنر کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ دستاویز بدفعہ ۴۶۷ تعزیرات ہند حسب معنی دفعہ ۳۰ تعزیرات ہند کفالت مال ہے۔ اپیل نامنظور کیا گیا۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۳۰۴ کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۹۸ صفحہ ۸۴۴۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء ناگپور۔ صفحہ ۳۳۷۔

(۳) ضبط نیک جس میں ادائیگی زر نقد کے لئے بطور سیب بھیجا گیا ہو کفالت المال ہے۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۳۰۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء کلکتہ صفحہ ۴۳۵۔ ۲۹ کیسز ویکلی نوٹ صفحہ ۸۶۶۔ انڈین کیسز جلد ۹۱ صفحہ ۸۴۲۔

(۴) دستاویز حسب معنی دفعہ ۳۰ تعزیرات ہند کفالت المال ہونی چاہیئے۔ اور عدالت کا حکم انتظامیہ کفالت المال نہیں ہے۔ ۳۵ بمبئی لاء رپورٹ صفحہ ۱۰۶۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء بمبئی صفحہ ۴۹۴۔

(۱) دریہ ترک خلاف قانون ایسا ہی جرم کو جیسا کہ اصل مرتکب جرم کا فعل جرم ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مستری ذمہ وار انجن کی غفلت سے بوائلر انجن پھٹ کر جان انسان تلف ہو گئی جس کی غفلت پر جرم نمبر ۳۰۴ تعزیرات ہند عاید کیا گیا تھا۔ بہ ضمن دیگر احکام ہائیکورٹ سندھ جیوڈیشل کمشنر سے قرار دیا گیا۔ کہ جب بفرائض منصبی بدفعات ۲۷۶ و ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۳۳۶ و ۳۳۷ و ۳۳۸ و ۳۰۴۔ الف بہ غفلت نتیجہ ہلاکت یا ضرر ہوتا ہے۔ اور قانون دلیبی بھول و تغافل کا کچھ لحاظ نہیں کرتا ہے۔ اپیل نامنظور سزا بحال سی۔ کرمینل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۷۵۲ سنہ ۱۹۲۶ء سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۹۲ صفحہ ۳۲۴۔

فعل ترک دفعہ ۳۳: "فعل کے لفظ" سے مثل فعل واحد کے سلسلہ افعال متواتر بھی مراد ہے اور ترک کے لفظ سے فعل ترک واحد کے سلسلہ ترک متواتر بھی مراد ہے؛؛

شرح دفعہ ۳۲ میں فعل یا ترک فعل خلاف قانون جبکہ ذمہ واری قانونی کے ماتحت دقوع میں آوے۔ قابل تعزیر ہے۔ اس لئے فعل ارتکاب جرم کو خلاف قانون ترک فعل پر بھی حاوی کر دیا گیا ہے۔ اور دفعہ ہذا میں سلسلہ افعال متواتر ارتکاب جرم کو سلسلہ ترک افعال متواتر پر مخصوص کر کے مشتمل کر دیا گیا ہے۔ جس کی ماہیت و نتیجہ یکساں ہے۔ مثلاً دفعہ ۳۶ تعزیرات ہند تمثیل الف میں کچھ ارتکاب فعل اور کچھ ترک فعل کنندہ میں جرم قرار دیا گیا ہے۔ اور بعض صورتوں میں متعدد افعال اور ترک افعال سے ذمہ واری قانونی عاید ہوتی ہے۔ جیسا زیر دفعہ ۳۷ تمثیل الف میں زید و بکر بالاشتراک فرداً فرداً عمرو کو زہر دیں اور عمرو قیدی ان کی سپردگی میں ہے۔ ہر دو بہ منشاء ارادے سے عمرو کو خوراک کا دینا خلاف قانون ترک کرتے ہیں عمرو بھوک سے مرجاتا ہے۔ چنانچہ ہر دو میں ترک فعل مشترکہ کے قانوناً زیر دفعہ ۳۴ و ۳۲ تعزیرات ہند قابل مواخذہ ہیں اور سلسلہ ترک متواتر میں ایک کنسٹیبل پولیس ایک ملزم زیر حراست کو ہر روز مارپیٹ کرتا ہے۔ کہ وہ اقبال جرم کر کے مال برآمد کرا دے۔ اور دوسرا

نسبت بعد وفات خود عمل درآمد کیا جانا لکھا ہو۔ اور اس کی تعریف ایکٹ استحقاق وراثت ہند وایکٹ عامہ میں کی گئی۔ چنانچہ ایکٹ عبارات عامہ عنوان ۱۸۹۷ء دفعہ ۳ ضمن ۵۷ میں لفظ وصیت نامہ میں وصیت نامہ۔ اور ہر قسم کا نوشتہ شامل ہوگا جس میں توصی کی مرضی ہے۔ اس کی وفات کے بعد اس جائیداد کا منتقل ہونا مرقوم ہو۔

افعال منسوب بافعال خلاف قانون ترک افعال پر محیط ہیں

دفعہ ۳۲:۔ اس مجموعہ کے ہر محل میں وہ الفاظ جو افعال مرتکبہ سے منسوب ہیں خلاف قانون ترک افعال پر بھی محیط ہیں بجز اس محل کے جہاں قرینے سے کوئی مراد اس کے مخالف پائی جائے۔

شرح لفظ فعل پر اصول قانون میں مسٹر آسٹن وکلارک صاحب نے مختلف الفاظ میں کی ہے۔ آسٹن صاحب فعل کے معنی ایسی حرکت جسمانی پر محدود کرتے ہیں۔ جو مرضی کا تصفیہ کا نتیجہ ہو۔ اور ترک فعل قابل استجاب اس وقت قرار دیا ہے۔ جبکہ قانوناً کسی کام کا کرنا فرض کیا گیا ہو اصول قانون صفحہ ۹۱۔

چنانچہ فعل کے لئے سب سے اول انسان کے دل میں کسی کام کے کرنے کی ایک خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے بیرونی اعضائے جسمانی محرک ہوتے ہیں۔ اور ہر دو جزو کے استعمال سے جو نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ فعل کہلاتا ہے۔ گویا قلبی و جسمانی جز پر مشتمل ہو کر عمل کرنا لازمی ہے تا وقتیکہ ہر دو جزو شامل نہ ہوں۔ فعل نہیں کہلا سکتا ہے۔ اور دفعہ ہذا میں جہاں کسی فعل کا ارتکاب مجموعہ ہذا میں قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ اور جہاں کہیں اور ان میں جن افعال کا کرنا قانوناً لازمی قرار دیا ہے۔ وہاں ان کا ترک فعل قابل سزا ٹھہرا کر ویسی ذمہ داری عاید کی گئی جیسے کہ مرتکب فعل پر عاید کی گئی ہے۔ اور بعض اوقات انسان عملاً ایک امر ترک کرتا ہے۔ جو اس کو کرنا چاہئیے۔ اور ترک فعل نتیجہ۔ ہلاکت یا ضرر شدید ہوتا ہے۔ اس لئے باصول انسداد جرائم خود جو ذمہ واری قانونی مرتکب افعال سے منسوب کی گئی ہے۔ وہ خلاف قانون ترک افعال پر بھی محیط کی گئی ہے۔ مثلاً ایک پولیس افسر ملزم کو مار پیٹ کرتا ہے۔ کہ وہ اقبال جرم کرے۔ دوسرا پولیس کنسٹیبل بطور نگہبانی پاس کھڑا رہتا ہے۔ گویا پولیس کنسٹیبل اپنے فرض منصبی قانونی انسداد جرم دفعہ ۳۳۰ و ۳۴۸ تعزیرات ہند کے ترک خلاف قانون کرتا ہے

فرد کا فعل جو بغرض پورا کرنے اُس مقصد عام کے کیا جاوے۔ وہ کُل گروہ کا فعل سمجھا جاویگا۔ اور عام طور پر دفعہ ہذا اُن افعال سے متعلق ہے۔ جو عام مُشترک نیت و غرض سے کئے جاویں۔ اور بلحاظ مختلف صورت ہائے واقعات و حالات کے بہ نظر معدلت گستری جداگانہ احکامات بدفعات وضع کئے گئے ہیں۔ اس لئے دفعات ۳۴ و ۳۸ و ۱۴۹ و ۱۱۴ تعزیرات ہند تفریق طلب معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ دفعہ ہذا وسیع ہے۔ اس میں جملہ ملزمان کا اشتراک بعلم و نیت تکمیل جُرم کے لئے پہلے سے متفق ہوتا ہے۔ اور تعداد خاص شرکائے جُرم معیّن نہیں ہے۔ اور دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند میں پہلے سے متفقہ ارادہ شرکائے جُرم غیر ضروری ہے۔ اُن کا اشتراک مجرمانہ فعل کی نوعیت وحالات واقعات مقدمہ سے اخذ کیا جاتا ہے۔ اور اس میں اس کا ہونا قرین عقل ہوتا ہے۔ شرکائے جرم کی تعداد پانچ سے کم نہیں ہوگی۔ اور یہ دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند سے مشروط ہے۔

دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند میں شخص معیّن کی موجودگی ارتکاب جرم کے وقت ہونے سے اُس کو اصلی جُرم کا (جس میں اعانت کی گئی تھی۔ اور جو اعانت کی وجہ سے سرزد ہُوا ہے) مرتکب سمجھا گیا ہے۔ چنانچہ عموماً معیّن کا کسی جُرم میں اعانت کرنا مکمل ہو جاتا ہے۔ عام اس سے کہ جُرم کا ارتکاب ہو یا نہ ہو۔ اور دوئم شخص معان جس کو اعانت کی گئی ہو۔ ارتکاب جرم کے قابل ہو یا نہ ہو۔ سوئم یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ شخص معان کی نیت یا علم میں وہی فساد ہو جو معیّن کی نیت یا علم میں ہو۔ چہارم معیّن کا ارتکاب جرم کے وقت موجود ہونا ضروری نہیں ہے بہرکیف صورت ہائے مسطورہ میں معیّن قابل سزا ہوتا ہے۔ اور دفعہ ۱۱۴ میں سزا نہیں ہے۔ محض ایک صورت وضع کی گئی ہے۔ کہ جب معیّن کی اعانت مسلسل ارتکاب جرم تک قائم رہی ہو اور اس کا میلان طبیعت اس درجہ ارتکاب جُرم کا خواہشمند تھا۔ کہ وقت ارتکاب جرم تک موجود رہا ہے۔ اس لئے باصُول انسداد جُرم ایسے کینہ ور شقی القلب شخص کو اصل جرم میں سزا دینا بنظم مصلحت آسائیں عامہ سمجھا گیا ہے۔ اور دفعہ ۳۸ تعزیرات ہند میں اس امر کا امتیاز کیا گیا ہے۔ کہ جب ایک فعل مجرمانہ کی تکمیل میں چند اشخاص کا اشتراک یا تعلق ہووے تو وہ اشخاص باوجود شرکت فعل مجرمانہ کے بلحاظ اختلاف نیت مجرمانہ کے مختلف جُرموں کے مجرم ہو سکتے ہیں۔ جس کی وضاحت صاف طور سے تمثیل تحت دفعہ ۳۸ سے ہو رہی ہے۔ اور جہاں تخصیص نیت یا علم مجرمانہ ارتکاب جُرم کے اثبات کے لئے مطلوب ہو۔ وہاں دفعہ ۳۵ تعزیرات ہند متعلق ہوگی۔ کیونکہ بعض جرائم کے اثبات کے لئے اثبات نیت غیر ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً دفعات ۲۷۹ و ۲۸۲ و ۳۳۴

ہیڈ کنسٹبل و کنسٹبل پولیس ہر روز ملزم کو مار پیٹ ہوتے دیکھتے تو یہ سلسلہ ترک متواتر ہیڈ کنسٹبل و کنسٹبل کو بدفعہ ۳۳۰ تعزیرات ہند قابل مواخذہ ٹھہراتا ہے۔ کیونکہ حسب دفعہ ۲۳ قانون پولیس ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ء متواتر ترک فرض کیا گیا ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ زیر دفعہ ۳۲ و ۳۳ تعزیرات ہند کہ بلاشک ترک فعل فعل میں شامل ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ ترک فعل خلاف قانون ہو جس کا بار ثبوت استغاثہ پر ہے۔ کہ ترک فعل جو بار تکاب فعل وقوع میں آیا ہو۔ یا تو وہ ایک جرم ہو یا قانوناً ممنوع یا بنیائے نالش دیوانی پیدا کرے۔ جیسا کہ دفعہ ۴۳ تعزیرات ہند مطلوب ہے۔ اور اگر یہ امر ثابت نہ کیا جاوے۔ تو یہ ترک فعل ارتکاب فعل نہ ہوگا۔ ۳۶ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۳۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء لاہور صفحہ ۸۱۳۔ سنہ ۱۹۳۴ء کریمنل کیسز ۱۱۲۷ آل لا رپورٹ سنہ ۱۹۳۴ء لاہور صفحہ ۳۴۳۔

(۲) درخت کے پتوں پر جو چٹھی لکھی جاوے۔ وہ حسب معنی دفعہ ۲۹ تعزیرات ہند تعریف دستاویز میں داخل ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۰۱۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء بمبئی صفحہ ۳۲۔ ۲۷ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۵۹۹۔ انڈین کیسز جلد ۸۷ صفحہ ۳۳۸۔

دفعہ ۳۴۔ **وہ افعال جو چند اشخاص نے اپنے ارادہ مشترک کی پیش رفت میں کئے ہوں** جب چند اشخاص اپنے اس ارادے کی پیش رفت میں جس میں وہ سب متفق ہوں، کسی فعل مجرمانہ کے مرتکب ہوں تو اُن میں سے ہر ایک شخص اس فعل کی علت میں اسی طرح قابل مواخذہ ہوگا۔ کہ گویا تنہا وہی شخص فعل مذکور کا مرتکب ہوا۔

شرح

دفعہ ہذا اصولاً اس طے شدہ مسئلہ قانونی پر مبنی ہے کہ جب چند اشخاص اپنے متفقہ عام منشاء ارادہ سے کسی فعل مجرمانہ کی تکمیل میں حصہ لیں تو تمام گروہ کے ہر ایک

انڈین کیسز جلد ۹۶ صفحہ ۵۰۱ = ۵ برما لاجرنل صفحہ ۱۰۳ = ۲۷ کریمینل لاجرنل صفحہ ۱۲۸۵ = آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء رنگون صفحہ ۲۰۷ = ۸ لاہور۔ لاجرنل صفحہ ۳۵۴ = ۲۷ پنجاب لارپورٹ صفحہ ۶۲۷ - ۲۸ کریمینل لاجرنل صفحہ ۱۷ = انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۹۴۔

(۶) ایک مقدمہ میں وصولی کرایہ کی بابت چار ملزمان کا مستغیث سے جھگڑا ہو گیا۔ مستغیث مضروب ہوا۔ مجسٹریٹ نے بمنشائے دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند ملزمان کو بدفعہ ۳۲۵ تعزیرات ہند سزا دی تھی۔ چنانچہ اپیل ملزمان پر ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ دفعتاً جھگڑا ہو جانے کی صورت میں عام ازراہ پیش رفت کے دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند متعلق نہیں ہوتی ہے۔ اس لئے یہ تخفیف سزا جزاً اپیل ملزمان منظور کیا گیا۔ کریمینل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۷۴۳ سنہ ۱۹۳۱ء لاہور = آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء لاہور صفحہ ۵۲۳ = انڈین کیسز جلد ۱۳۰ صفحہ ۳۸۲۔

(۷) ایک مقدمہ میں چار ملزمان جن میں دو برادر ایک بھتیجا اور ایک ان کا کرایہ دار تھا۔ ان کی مہلوک کے ساتھ عداوت تھی۔ اور اراضی کی بات بوجہ رشتہ داری جھگڑا تھا۔ تیجا سنگھ مہلوک کو چارپائی پر بیٹھے ہوئے ملزمان نے مارا۔ جو شفاخانہ جا کر مر گیا تھا۔ ملزمان کو بدفعہ ۳۰۴ بشمول دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند سزا ہوئی تھی۔ ملزمان کا اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزمان نے عام ارادہ مشترکہ مجرمانہ سے فعل کیا ہے۔ اور ہمراہی ملزمان جنہوں نے کوئی حصہ ضربات میں نہ لیا ہو اور وہ ارتکاب جرم کے وقت کھڑے رہتے تھے۔ اور ملزمان میں سے دو کے پاس چھویاں اور دو کے پاس لاٹھیاں تھیں۔ چنانچہ جملہ ملزمان بمنشائے دفعہ ۳۴ زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند مجرم قرار دیئے گئے۔ کریمینل لاجرنل دفعہ ۳۴ صفحہ ۶ ۵ سنہ ۱۹۳۱ء لاہور = انڈین کیسز جلد ۱۲۷ صفحہ ۸۵۵ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۰ء لاہور

(۸) جبکہ ارادہ مشترکہ ملزمان مجرمانہ پیش رفت سے متفقہ عام طور پر کیا گیا ہو۔ تو یہ عمل درست نہیں ہے۔ کہ بعض ملزمان کو ضرر شدید اور بعض کو قتل کا مرتکب قرار دیا جاوے۔ جلد ۱۳۴۔ انڈین کیسز صفحہ ۷۹۳ سنہ ۱۹۳۱ء کریمینل کیسز صفحہ ۱۰۵۴ - ۳۲ کریمینل لاجرنل صفحہ ۱۲۱۹ - انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء لاہور صفحہ ۱۰۰۱ - ۳۲ پنجاب لارپورٹ صفحہ ۹۲۵ - ۱۲ - لاہور۔ صفحہ ۲۴۴ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء لاہور صفحہ ۹۴۷۔

(۹) جبکہ اتفاقاً لڑائی ہو جاوے۔ تو دفعہ ۳۴ متعلق نہ ہوگی۔ ۱۳۱۔ انڈین کیسز صفحہ ۳۸۲ - ۳۲ - کریمینل لاجرنل صفحہ ۷۴۳ سنہ ۱۹۳۰ء کریمینل کیسز صفحہ ۷۴۷ - ۱۶ - آل انڈیا کریمینل رپورٹ صفحہ ۳۵۷ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء لاہور۔ صفحہ ۴۷۸ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء لاہور صفحہ ۵۲۳۔

۴۲۸ و ۴۲۹ وغیرہ تعزیرات ہند میں نیت کا ثابت کرنا ضروری نہیں ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) ایک مقدمہ میں چند اشخاص پستولوں سے مسلح ہو کر ایک شخص کو لوٹنے کے لئے گئے۔ منجملہ ملزمان ایک ملزم نے پستول مارا جس میں وہ شخص مرگیا۔ چنانچہ فل بنچ کلکتہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ حسب دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند فعل کا ارتکاب مجرمانہ بمنشاء وقت سے کیا گیا ہے۔ اس لئے جملہ ملزمان زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند قابل سزا ہیں۔ کرمینل لا جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۸۱۷ ۱۹۲۴ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۳۵۳ ۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۴ء کلکتہ صفحہ ۲۵۷ ۔ ۲۸ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۷۰ ۔ ۳۸ کلکتہ لا جرنل صفحہ ۱۱۴ ۔

(۲) ایک مقدمہ میں چند ملزمان نے ایک شخص کو مار ڈالا جن میں سے بعض شخص مار و مار و کہتے تھے۔ چنانچہ ہائیکورٹ الہ آباد سے جملہ ملزمان بمنشائے دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند کے ملزم قرار دئے گئے۔ انڈین کیسز جلد ۲۹ صفحہ ۹۰۲ ۔ الہ آباد۔

(۳) ایک مقدمہ میں منجملہ چند ملزمان کے ایک ملزم کی بندوق سے مضروب ہلاک ہو گیا۔ چنانچہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ بندوق خواہ کسی نے چلائی یا نہ چلائی ہو۔ جملہ ملزمان بمنشائے دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے۔ انڈین کیسز جلد ۳۷ صفحہ ۱۶۱ ۔

(۴) ایک مقدمہ میں باپ اور بیٹا قرضہ کی ادائیگی میں قرضخواہ سے لڑے۔ باپ کے پاس لاٹھی تھی اور بیٹے کے پاس چھرا تھا۔ باپ نے اس کے بال پکڑ لئے۔ اور بیٹے نے چھرا مار کر اس کو ہلاک کر دیا۔ چنانچہ ہائیکورٹ رنگون سے حسب منشائے دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند ملزمان دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند کے مرتکب قرار دئے گئے۔ کرمینل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۸۲۷ ۱۹۲۶ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۹۵ صفحہ ۶۰۳ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء پی کلکتہ صفحہ ۱ = ۲۹ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۸۱ ۱۹۲۷ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۲۶ ۳۰ پٹنہ لا رپورٹ فوجداری صفحہ ۱ ۔ ۲۷ کرمینل لا جرنل صفحہ ۳۳۴ = انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۷۴ = ۲۶ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۵۰ = ۶ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۱۶۹ = کرمینل لا جرنل جلد ۲۹ صفحہ ۷۴ ۔

(۵) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۹۷ تعزیرات ہند میں عدالت ماتحت سے بشمول دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند جملہ ملزمان کو سزا دی گئی تھی۔ اپیل ملزمان ہائیکورٹ الہ آباد میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ دفعہ ۳۴ ۔ تعزیرات ہند دفعہ ۳۹۷ تعزیرات ہند سے متعلق نہیں ہے۔ اور تمام ہائیکورٹس ہندوستان کا اس پر اتفاق ہے بسزا مجوزہ سنگین نہیں ہے۔ اپیل نامنظور کیا گیا۔ کرمینل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۹۴۹ ۱۹۲۶ء لاہور۔

تو یہ طریق غلط ہے۔ کہ بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند انضمام دفعہ ۳۴ عمل کیا جاوے۔ سوال ارادہ مشترک ہمیشہ عدالت واقعات مقدمہ وشہادت سے اخذ کرے گی۔ اور اصولاً جب ایک آدمی جرم میں حصّہ لے رہا ہے۔ اور واقعات سے غالب نتیجہ موت جانتا ہے۔ چنانچہ ایسی صورت میں وہ شخص اسی طرح ذمہ وار ہلاکت ہے جیسا کہ اس نے خود قتل کیا ہے۔ چنانچہ ملزمان قتل عمد کے مرتکب قرار دئے گئے۔ کریمنیل لاجرنل صفحہ ۹۸ جلد ۴۶ صفحہ ۳۸۰ اسنہ ۱۹۴۵ء رنگون انڈین کیسز جلد ۱۵۶ صفحہ ۸۳۴۔ کریمنیل لاجرنل صفحہ ۹۰۵ — آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۴۳ء رنگون صفحہ ۹۰۵ جلد ۲۸۱ سنہ ۱۹۴۴ء کریمنیل کیسز صفحہ ۵۱۹۔

(۱۴) دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند کے اثبات کے لئے محض حاضری ارتکاب جرم کافی نہیں۔ تاوقتیکہ اشتراک نیت مجرمانہ ثابت نہ کی جاوے۔ اور اگرچہ حسب دفعہ ۳۲ تعزیرات ہند ترک فعل خلاف قانون ارتکاب فعل میں شامل ہے۔ لیکن یہ ترک فعل حسب معنی دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند ہونا چاہئے جس کا بار ثبوت مستغیث پر ہے۔ اور کسی شخص کا ارتکاب جرم کے وقت موجود ہو کر بیکار کھڑے رہنا ارتکاب جرم کرنیوالوں کے برابر اس پر ذمہ واری جرم ہے۔ اپیل نامنظور اور حکم سزا قائم رہا۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۴۶ صفحہ ۸۰۳ سنہ ۱۹۴۵ء لاہور = انڈین کیسز جلد ۲۱۵ صفحہ ۲۲۲

(۱۵) ۵ ملزمان مستغیث کی دوکان میں داخل ہوئے۔ اور اُن کو خوف دیکر کلید صادیق طلب کرتے تھے۔ شور ہونے پر لوگ جمع ہو گئے۔ اور ملزمان بھاگ گئے۔ گاؤں والوں نے تعقب کیا۔ ملزمان نے فائر کرنے شروع کر دئے۔ ایک آدمی تعقب کنندگان سے ہلاک ہو گیا تھا۔ ملزمان کے خلاف جرائم دفعات ۳۹۴ و ۳۹۸ بشمول دفعہ ۷۵ و ۳۰۲ و ۳۴ تعزیرات ہند لگائی گئی تھی۔ عدالت سے ملزمان سپرد ہو کر عدالت سشن سے سزا موت کا حکم دیا گیا تھا۔ کلکتہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ جب بحالات واقعات یہ امر ثابت نہ ہو۔ کہ منجملہ ملزمان کس کی ضرب سے ہلاکت واقع ہوئی ہے۔ تو ہر ایک شریک جرم ذمہ وار ہوگا۔ گو اس شریک جرم نے فائیر نہ کیا ہو۔ وہ حسب دفعہ ۳۴ و ۱۴۹ تعزیرات ہند جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوں گے۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۴۶ صفحہ ۸۰۳ سنہ ۱۹۴۵ء کلکتہ انڈین کیسز جلد ۲۱۵ صفحہ ۵۹۹۔

(۱۶) مسمیان محمود و جیوا و دیگر ملزمان نے پیر بخش نمبردار پر حملہ کر کے اس کو بضربات ہلاک کر دیا تھا۔ نمبردار متوفی عموماً انسداد جرائم میں پولیس کی امداد کیا کرتا تھا۔ اور جیوا کے خلاف ایک قتل کے مقدمہ میں اطلاع دی تھی۔ اس مخالفت کی وجہ سے جملہ ہر سہ ملزمان نے کیا تھا۔ عدالت سشن نے ہر سہ کو

(۱۰) جبکہ حالات ایسے ہوں۔ کہ منجملہ ملزمان کسی کے پاس چھوی اور ڈرنگ اور دیگر اسلحہ مہلک موجود ہوں۔ تو ہر شریک جرم کی نسبت قیاس ہوگا۔ کہ وہ جانتا تھا اور جاننے کی وجہ رکھتا تھا۔ کہ وہ اسلحہ استعمال کیا جاوے گا۔ اور جملہ شرکا حسب دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند ذمہ وار ہوں گے۔ ۴۴- انڈین کیسز صفحہ ۱۰۱۸- ۳۴ پنجاب لا ریپورٹ صفحہ ۸۰۱- ۳۴ کریمنل لاجرنل صفحہ ۹۱۱ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۳۸۶- ۶ ریپورٹ لا صفحہ ۵۴- آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ ۹۲۷

(۱۱) ایک مقدمہ میں دو مخالف پارٹی باہم لڑے جن میں سے ایک پارٹی کا آدمی سر پر ضرب لگنے سے مر گیا تھا۔ جن کو بجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سشن کورٹ سے سزا ہونے کے بعد ملزمان کا اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جب منجملہ ملزمان یہ مشخص نہ ہو کہ سر کی ضرب کس ملزم نے ماری ہے۔ وہاں نرمی کی جاوے۔ چنانچہ بجائے سزائے موت کے حبس دوام جبور دریائے شور کا حکم جملہ ملزمان کو دیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۷۵۴ سنہ ۱۹۳۴ء لاہور انڈین کیسز جلد ۱۳۷ صفحہ ۲۸۲ = کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴۶۰ وجلد ۲ صفحہ ۹۵۴۔

اس مقدمہ میں ارادہ مشترک ملزمان حسب دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند بلا واسطہ موجود نہ تھا۔ تو قرار دیا تھا۔ کہ ایسا ارادہ مشترک ملزمان واقعات مقدمہ سے قائم کیا جاوے۔ ۱۴۶- انڈین کیسز صفحہ ۷۰ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۵۴۹= ۶ ریپورٹ لاہور صفحہ ۱۲۳= ۳۴- کریمنل لاجرنل صفحہ ۱۰۵۱= آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ ۳۱۵ و ۸۱۹ و ۳۱۲= ۳۴ کریمنل لاجرنل صفحہ ۴۲۷= ۳۴ پنجاب لاریپورٹر سنہ ۱۸۹۹ء۔

(۱۲) ایک مقدمہ میں چند ملزمان کلہاڑوں وڈرنگوں سے مضروب پر حملہ آور ہوئے تھے۔ اپیل ملزمان پر ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ ایسی صورت حالات میں قیاس ہوگا۔ کہ چند ملزمان کا عام ارادہ مجرمانہ مضروب کو مارنے کا تھا۔ اور کلہاڑوں کی موجودگی و استعمال سے سخت ضربات کے وقوع میں آنے کا اغلب احتمال تھا۔ چنانچہ دفعہ ۳۰۴ و ۳۲۵ تعزیرات ہند شمول صفحہ ۳۴ متعلق کیجا کر حکم سزا بحال رکھکر تخفیف کی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۹۱۱ سنہ ۱۹۳۳ء لاہور = انڈین کیسز جلد ۱۴۴ صفحہ ۱۰۱۸ = ۳۴ پنجاب لاریپورٹ صفحہ ۸۰۱ = سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۳۸۶- ۶ ریپورٹ لاہور صفحہ ۵۴ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ ۹۲۷۔

(۱۳) ایک مقدمہ قتل میں سشن جج نے بشمول دفعہ ۳۴ ملزمان کو بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سزا دی تھی۔ ہائیکورٹ رنگون میں نگرانی پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جب عام مشترک ارادہ۔ قتل عمد کیا ہو۔

تھا۔ اور ہر دو ملزمان کو جاننا چاہیئے تھا۔ کہ غالباً اُن کے فعل سے ہلاکت کا احتمال تھا۔ اس لئے بحالات مقدمہ ملزمان کا ارادہ ایسے ضرر پہنچانے کا تھا۔ کہ جس سے ہلاکت کا احتمال تھا۔ اس لئے مجرمانہ ارادہ متفقہ ملزمان حسب معنی دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند جرم قتل انسان مستلزم سزا کا تھا۔ جو فعل عمد کی حد تک نہ پہنچے اور مقتول کے دو ضربات سر پر تھیں، جن سے موت واقعہ ہوئی ہے اور دو ضربات پشت پر ہلکے نشانات لاٹھی تھے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۴۲۸ سنہ ۱۹۳۷ء رنگون انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۱۰۷۔

(۱۹) جن مقدمات ارتکاب جرم میں امداد سے اعانت کی گئی ہو۔ اور اس میں سازش بھی کی گئی ہو تو صرف ان سے اصولاً بمنشائے دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند سلوک کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ امر غیر معقول ہوگا کہ ایک آدمی اصل جرم اور اعانت دونوں کا مجرم قرار دیا جاوے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۳۱۲ سنہ ۱۹۳۷ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۹ صفحہ ۸۴

(۲۰) ایک مقدمہ میں چند اشخاص نے ایک شخص کو بضربات مارا تھا جس سے وہ ہلاک ہوگیا تھا۔ عدالت سیشن سے بمنشائے دفعہ ۳۴ زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند حکم دیا گیا تھا۔ رنگون ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ واقعات مقدمہ سے صورت واقعہ دفعہ ۱۱۱ تعزیرات ہند سے متعلق ہوئی تھی۔ کیونکہ محض مختلف افعال سے ہی یہ متعلق نہیں ہے بلکہ اس وقت بھی حاوی ہوتی ہے جب کہ مختلف اشخاص نے سازش کر کے حملہ کیا ہو اس لئے جملہ ملزمان کے اپیل بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند منظور کی جا کر بجرم دفعہ ۳۰۴ بشمول دفعہ ۱۱۱ و ۱۴۹ تعزیرات ہند ملزمان کو سات سات سال قید سخت کا حکم دیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۶۲۸ ناگپور سنہ ۱۹۳۷ء انڈین کیسز ۱۶۸ صفحہ ۷۴۔ پریوی پولیس بر منڈو گماد گھوش بنام سرکار صفحہ ۲۰۶

(۲۱) ایک ملزم نے شخص مخالف سے انتقام لینے کے لئے پتھر مارا جس سے کھوپری پھٹ کر ہلاکت واقع ہوئی تھی سیشن جج نے یہ لکھکر ملزم نے بارادہ ہلاکت فعل نہیں کیا ہے۔ گو سوالی نوعیت فعل ضرر سے ہلاکت کا نتیجہ پیدا ہونا انسب تھا اس لئے بدفعہ ۳۰۲ بشمول دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور تجویز کی جاوے۔ جس پر ناگپور ہائیکورٹ سے اپیل ملزم نامنظور کیا گیا۔ اور حکم سزا قائم رکھکر قرار دیا گیا۔ کہ واقعات سے ملزم اپنے فعل کے نتیجہ سے لاعلم نہیں کہا جا سکتا ہے اور سزا جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند میں یہ سزا خفیف ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۱۴۱ سنہ ۱۹۳۶ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۲ صفحہ ۳۶۷

(۲۱) دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند ان مقدمات کی مشکلات حل کرنے کے لئے وضع کی گئی ہے۔ کہ جب ایک پارٹی

حبس دوام کی سزا دی گئی تھی۔ لوکل گورمنٹ کی جانب سے ایزادی سزا کی نگرانی کی گئی تھی ملزمان کے اپیل تھے۔ چنانچہ ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ ہائیکورٹ کو اختیار ہے۔ کہ حکم سزا مناسب نہ ہو۔ اس کو ایزاد کردے۔ اور یہ امر ثابت کرنا غیر ضروری ہے۔ کہ منجملہ ملزمان کس کی ضرب مہلک تھی اور مقتول کے ۱۵ ضربات جسپر تھیں۔ جس میں سے ۱۰ سر پر تھیں۔ اس لئے بحالات ملزمان کا ارادہ ہلاکت کا تھا۔ اور بحوالہ رولنگز بنظوری نگرانی ہر سہ ملزمان کو سزائے پھانسی دی گئی۔ اور اپیل ملزمان نامنظور کیئے گئے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۰۱ سنہ ۱۹۳۳ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۶ صفحہ ۷۸۶ اور کریمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۷۴۳ سنہ ۱۹۳۵ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۲ صفحہ ۵۹۱

(۱۷) دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند متعلق کرنے کے لئے یہ امر ضروری نہیں ہے۔ کہ ملزمان نے پہلے کوئی تجویز متفقہ ارتکاب جرم کے لئے کی ہو۔ اور ملزمان کا متفقہ عام ارادہ واقعات و ارتکاب جرم کے بیشتر اعین وقت حملہ سے اخذ کیا جائے گا۔ اور عام طور پر چند اشخاص کا ارادہ ماقبل ان کے فعل کے ارتکاب اور ان کے طرز عمل اور اس معاملہ سے ارادتاً کیا جانا متصور ہوگا۔ اور جب کہ ایک گروہ مخالف نے اپنے مخالف پارٹی کو دیکھتے ہی لاٹھیوں سے حملہ کرکے مضروب کیا ہو۔ تو یہ نتیجہ اخذ کرنا چاہیئے۔ کہ حملہ ملزمان نے یک دل ہوکر مجرمانہ عام ارادہ سے ان کو لاٹھیوں سے مضروب کیا ہے۔ در جب ملزمان اپنے ساتھیوں کے ہمراہ لاٹھیوں سے ضربات لگا رہے تھے۔ جن کا اثر مہلک تھا۔ تو ہر ایک کو اس میں سمجھنا چاہیئے۔ کہ ان سے اس حملہ کا نتیجہ اغلباً ضرر شدید ہوگا۔ اور بموجب رولنگ ۱۴ = انڈین کیس صفحہ ۳۴۶ و ۱۵ کریمنل لاجرنل صفحہ ۲۶۵ ہر ایک شخص کی نسبت قیاس کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے فعل کے اغلب نتیجہ کا ارادہ کرتا ہے۔ اور دفعہ ۳۴ و ۱۴۹ تعزیرات ہند کا مقصد یہ ہے۔ کہ جب جداگانہ جستقی ارتکاب جرم ملزمان قائم نہ ہوویں۔ مگر ہر ایک کی اخلاقی قصور داری صداقاً اور مساوی ہے۔ اپیل ملزمان ڈسمس کئے گئے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۴۸۶ سنہ ۱۹۳۶ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۳ صفحہ ۸۴۸۔

(۱۸) دو ملزمان مہلوک کے مکان پر گئے اور اس کو پکار کر گھر سے باہر بلا لیا۔ اور ہر دو ملزمان نے ضربات لاٹھی سے اس کو مارا تھا۔ جو شفاخانہ جاکر مضروب مر گیا تھا۔ ہر دو ملزمان کو بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند جو شمول دفعہ ۳۴ ہند تعزیرات سزائے موت کا حکم عدالت سشن سے دیا گیا تھا۔ چنانچہ ہائیکورٹ رنگون سے تبدیل جرم ۳۰۲ بدفعہ ۳۰۴ تعزیرات ۷ سال قید سخت کا حکم ہر دو کو دیا گیا اور قرار دیا گیا کہ عام ارادہ مجرمانہ ملزمان مہلوک کو لاٹھی سے مضروب کرنے کا تھا۔ نہ کہ جان سے مار ڈالنے کا

کیا جائیگا۔ اور ہر ایک ملزم کے خلاف اُس کا ارادہ یا علم مجرمانہ ثابت کرنا ضروری نہیں ہے۔ جس کی تردید بذمہ ملزم ہوگی۔ اور دفعہ ہذا میں مستغیث کو چاہیئے۔ ملزمان کا ارادہ یا علم مجرمانہ ثابت کرے۔ اور بمثل دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند ارادہ یا علم مجرمانہ کا ہونا اقتباس نہ ہوگا۔ مثلاً الف۔ ب۔ ج بذریعہ نقب زنی مسمی د کے مکان میں بوقت شب داخل ہوئے مسمی الف نے بدوران ارتکاب سرقہ ہمراہی ملزمان مسمی د کی عورت سے بغیر علم مسمیان ب۔ و ج کے زنا بالجبر کا ارتکاب کیا۔ تو ہر سہ ملزمان بجرم دفعہ ۴۵۷ تعزیرات ہند قابل مواخذہ ہیں۔ اور مسمی الف تنہا زیر دفعہ ۳۷۶ تعزیرات ہند قابل مواخذہ ہوگا۔

اور یہ ایک طے شدہ مسئلہ قانونی ہے۔ کہ جب بہ تکمیل کسی غرض ناجائز کے چند اشخاص عمل کر کسی فعل کا ارتکاب کریں۔ تو چند اشخاص اس فعل کے ذمہ وار ہوں گے۔ اور اس گروہ کا فعل ایسا متصور ہوگا۔ گویا کہ ایک شخص نے تنہا بذات واحد جرم کا ارتکاب کیا ہو۔ اور بحوالہ قسم صورت ہائے جرم سازش مجرمانہ و دیگر مقدمات مشکل میں بمنشاء دفعہ ۱۰ قانون شہادت واقعات متعلقہ قابل ادخال شہادت ہوں گے۔ اور وہ متفقہ ارادہ چند اشخاص جو ایک ناجائز فعل کی تکمیل میں اختیار کیا جاوے۔ تو وہاں فرداً فرداً ارادہ یا علم مجرمانہ ثابت کرنا غیر ضروری ہوگا۔ بلکہ وہ ایک صورت جرم فی نفسہ مشترکہ قابل سزا قرار دی گئی ہے۔ اور جن جرائم میں ذمہ واری قانونی عاید کرنے کے لیے ملزم کے ارادہ یا علم کا بخصوصیت ثابت کرنا مطلوب ہوتا ہے۔ وہاں دفعہ ۳۵ تعزیرات ہند کا حوالہ کیا جاوے اور ملزم کی نیت یا علم ثابت کرنا لازمی ہوگا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

فروری ۱۹۲۲ء کو ایک بڑا میلہ مقام لاہور تھا۔ اور اس موقعہ پر رائل ہائینس پرنس آف ویلز کی تشریف آوری کے موقعہ کی وجہ سے مفصلات کے معززین کی لاہور میں آمد ہو رہی تھی۔ اور سپیشل ٹرینیں بھی آ رہی تھیں۔ اسوقت خلافت کمیٹی و کونگرس و سکھ پارٹی پلیٹ فارم لاہور پر جمع ہوگئے تھے۔ اور ریل پر پتھر پھینکنے شروع کیے جن کے خلاف جرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند میں کارروائی کی گئی تھی۔ ملزمان کے اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر زیر دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند و ۱۲۷ ریلوے ایکٹ حکم سزا میں تخفیف کی گئی۔ اور قرار دیا گیا۔ کہ فرداً فرداً پتھروں کے ریل پر پھینکنے کا تعلق صورت جرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند پر صادق نہیں آتا ہے۔ اور جب دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند امتیازیہ فعل ہے۔ اور چند ملزمان بری کیے گئے۔ اور ما بقا کے حکم سزا میں کمی کی جا کر حکم سزا ساتھ ساتھ بھگتنے کا دیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۵۴۴ سنہ ۱۹۲۴ء لاہور — انڈین کیسز

کے نتیجہ کوئی ایک شخص ایسا فعل کرے۔ کہ جس میں امتیازانہ اشتراک دیگر شرکاء کے مطلوب ہو۔ تو وہاں ضروری ہے کہ ملزمان کا عام ارادہ بہ تکمیل مقصد پیش نظر واقعات سے اخذ کرنے کے علاوہ حسب معنی الفاظ دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند مجرمانہ ارادہ بوقت ملزمان ثابت کیا جاوے۔ چنانچہ نتیجہ تین ملزمان کے ایک شخص نے مہلوک کے سر پر لاٹھی ماری تھی اور عدالت سشن سے جملہ ملزمان بدفعہ ۳۰۲ بشمول دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم دئے گئے تھے۔ لیکن ملزمان کے اپیل پر محض وہ ملزم جس نے مہلوک کے سر پہ لاٹھی مار کر ہلاک کیا تھا۔ اودھ چیف کورٹ سے بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند حبس دوام کا حکم دیا گیا تھا۔ اور دیگر دو ملزمان کو بجرم دفعہ ۳۰۴ بشمول دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند میں تین سال قید سخت کا حکم دے گئے تھے۔ کرمینل لاجرنل ۳۴ صفحہ ۳۱ سنہ ۱۹۳۵ء اودھ چیف کورٹ اور اس مقدمہ میں بجلد تین اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۸۱ و انڈین کیسز جلد ۹۵ صفحہ ۲۸۶ و ۲۷ کرمینل لاجرنل صفحہ ۷۲۲ و ۱۳۱ اودھ لا جرنل صفحہ ۳۶۳ و ۳ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۵۴۳ و انڈین کیسز جلد ۱۰۱ صفحہ ۳۸۳ و آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء اودھ صفحہ ۳۱۷ و ۲۸ کرمینل لاجرنل صفحہ ۲۷۲ و ۵ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۳۹۱ و انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۱۴۱ و آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۹ء اودھ صفحہ ۲۸۲ و کرمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۷۳ و انڈیا رول سنہ ۱۹۲۹ء اودھ صفحہ ۶۵ کا حوالہ کرتے ہوئے سر پر ضرب لگانے والے کو نتیجہ ہلاکت ضرب کا ذمہ وار قرار دیا ہے۔"

جس حالت میں کہ ایسا فعل مجرمانہ علم یا نیت کے ساتھ کئے جانے کی وجہ سے جرم ہے

دفعہ ۳۵: جبکہ ایک ایسے فعل کا ارتکاب چند شخصوں سے واقع ہوا ہو۔ جو صرف اس باعث سے جرم ہے۔ کہ اس کا ارتکاب مجرمانہ علم یا نیت سے کیا گیا ہے، تو ان میں سے ہر ایک شخص جو ایسے علم یا نیت سے اس فعل کے ارتکاب میں شریک ہوا ہو۔ اس فعل کی نیت اسی طرح قابل مواخذہ ہوگا۔ کہ گویا تنہا وہی شخص اس علم یا نیت سے اس فعل کا مرتکب ہوا۔"

شرح

دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند میں ملزم یا ملزمان کے ارادہ یا علم مجرمانہ ثابت کرنا لازمی نہیں ہے۔ بلکہ فعل کی نوعیت اور طرز عمل ملزمان سے ارادہ یا علم مجرمانہ ملزمان قیاس

جُرم مذکور کا مرتکب ہوگا۔

تمثیلات

(الف) اگر زید اور بکر اس امر پر متفق ہوں۔ کہ ہم دونوں فرداً فرداً مختلف اوقات پر تھوڑا تھوڑا زہر دیکر عمرو کو ہلاک کریں۔ اور مطابق اس عہد و پیمان کے عمرو اس زہر کے اثر سے جو بدفعات دیا گیا۔ مر جائے۔ تو اس صورت میں زید و بکر قصداً ارتکاب جُرم قتل عمد میں شریک ہوئے۔ گو ان کے افعال علیحدہ علیحدہ ہیں"۔

(ب) زید و بکر بالاشتراک داروغہ محبس ہیں۔ اور عمرو قیدی اُن کی سپردگی میں یعنی بہ حیثیت اُن کی داروغگی کے چھ چھ گھنٹے باری باری سے رہتا ہے۔ اور زید و بکر اس نیت سے کہ عمرو ہلاک ہو جائے۔ اپنی اپنی نوکری کی باری میں عمرو کو اس خوراک کا دینا خلاف قانون ترک کرتے ہیں۔ جو عمرو کو کھلانے کے لئے ان کو دی گئی ہو۔ اس طرح اس کی ہلاکت کا باعث ہونے میں دیدہ و دانستہ شریک ہوئے۔ اور عمرو بھوک سے مر گیا۔ تو زید و بکر دونوں عمرو کے قتل کے مجرم ہوئے۔

(ج) زید داروغہ محبس ہے۔ اور عمرو قیدی اس کی سپردگی میں ہے۔ زید اس نیت سے کہ عمرو ہلاک ہو جائے۔ عمرو کو خلاف قانون خوراک کا دینا ترک کرے۔ جس کے سبب سے عمرو نہایت ضعیف و کمزور ہو جائے۔ مگر اس قدر فاقے نہ ہوں کہ وہ عمرو کی موت کے باعث ہوں۔ زید عہدہ سے معزول ہو جائے۔ اور بکر بجائے اس کے مقرر ہو اور بکر بھی بلا سازش یا بلا اشتراک زید کے عمرو کو خوراک کا دینا خلاف قانون ترک کرے اس علم سے کہ اس خوراک دینے کے ترک میں عمرو کے ہلاک ہونے کا احتمال ہے۔ اور عمرو بھوک سے مر جائے۔ تو بکر قتل عمد کا مجرم ہے۔ مگر زید اس لئے کہ اُس نے بکر کی

جلد ۷، صفحہ ۲۲۳ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۴ء لاہور صفحہ ۵۰۵ -

نتیجہ جو کچھ فعل سے اور کچھ ترک فعل سے پیدا ہوا ہو۔

دفعہ ۳۶: - جس محل میں بذریعہ ارتکاب فعل یا ترک فعل کے کسی نتیجہ خاص کا پیدا کرنا یا اس نتیجہ کے پیدا کرنے کا اقدام جرم ہو۔ تو وہاں سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس نتیجہ کا پیدا کرنا کچھ فعل سے اور کچھ ترک فعل سے بھی وہی جرم ہوگا۔

تمثیل

اگر زید قصداً بکر کی ہلاکت کا باعث اس طرح سے ہو کہ کچھ تو وہ بکر کو خوراک کا دینا خلاف قانون ترک کرے۔ اور کچھ اس کو مارے۔ تو زید قتل بالعمد کا مرتکب ہوگا۔

شرح

بدفعہ ہذا جب ارتکاب فعل یا ترک فعل سے کوئی نتیجہ خاص پیدا کیا جاوے جو اس کے ارتکاب یا اقدام جرم ہو۔ تو اس فعل یا ترک فعل کا مشترکہ نتیجہ ایسا ہی وہی جرم ہوگا۔ مثلاً قتل عمد کی نیت سے زید مسمی بکر کو کچھ تعزیرات مارے۔ اور کچھ اس کو خوراک کا دینا خلاف قانون ترک کرے۔ اس طرح سے اس کی ہلاکت کا باعث ہو۔ تو زید و بکر جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند کے مرتکب ہونگے کیونکہ قانوناً فعل و ترک فعل کے نتیجہ پر ذمہ داری مواخذہ مساوی رکھی گئی ہے۔

دفعہ ہذا کی ترتیب و صحیح دفعہ ۳۲ و ۳۳ کے بعد موزوں تھی۔ تاکہ سلسلہ دفعات الفاظ قانونی بالترتیب مناسب ہوتا۔

چند فعلوں میں سے جن سے کوئی جرم مرتکب ہو ایک فعل کرکے شریک ہونا

دفعہ ۳۷: - جبکہ ارتکاب کسی جرم کا بذریعہ ارتکاب چند فعلوں کے عمل میں آئے تو جو کوئی شخص ان فعلوں میں سے کسی فعل کا ارتکاب تنہا یا بشرکت کسی اور شخص کے کرکے قصداً اس جرم کے ارتکاب میں شریک ہو۔ وہ شخص

باعث اشتعال طبع نے اُس پر کچھ اثر کیا ہو۔ عمرو کے ہلاک کرنے میں زید کو مدد دے۔
تو اس صورت میں گو زید اور بکر دونوں عمرو کی ہلاکت کے باعث ہوئے ہیں۔ مگر
بکر قتل عمد کا ہوگا۔ اور زید مجرم صرف قتل انسان مستلزم سزا ہوگا"

شرح

دفعہ ہذا میں شرکا جرم کا ارادہ مشترک نہیں ہوتا ہے، اور کسی ایک فعل مجرمانہ
کی شرکت میں وہ مختلف جرائم کی نسبت قابل مواخذہ ہوتے ہیں۔ جیسا کہ تمثیل
مذکور میں ظاہر کیا گیا ہے۔ چونکہ زید سخت مشتعل ہے۔ اور بکر بوجہ عداوت بہ نیت ہلاکت زید
کی امداد کر کے عمر کو ہلاک کرتے ہیں۔ اس لئے بکر ۳۰۲ و زید ۳۰۴ تعزیرات ہند کے ملزم ہوئے

رولنگز آف ہائیکورٹس

بموقعہ تشریف آوری شہزادہ ویلز ہائینس بماہ فروری
سنہ ۱۹۲۲ء لاہور سٹیشن پر جبکہ موقعہ میلا لاہور پر لوگ آرہے
تھے۔ چار بجے شام گوجرانوالہ سٹیشن پر ریل کی آمد سے پیشتر چار پانچ صد آدمی خلافت کمیٹی و کانگرسی
سکھ لیگ جو آمد صاحب پرنس محتشم الیہم کے خلاف تھے۔ لوگوں کو سٹیشن پر نوکر نے لاہور جانے سے
روکا چاہتے کہ جبر و تشدد سے سٹیشن پر آنے سے روکتے رہے۔ اور ریل چل پڑی۔ تو چلتی ریل پر پتھر
پھینکے جس سے بہت سے مسافر سخت متضرر ہوئے۔ اور ریل کی طاقچوں کے شیشے ٹوٹ گئے
پولیس نے ۱۲ اشخاص کا چالان بدفعہ ۱۲۷ ریلوے ایکٹ و زیر دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند چالان کر دیا
جس پر ۷ ملزمان سزایاب ہوئے۔ جس کی نگرانی ہائیکورٹ لاہور میں ملزمان پیش کی۔ اور
بحث کی کہ ایک ہی معاملہ کے دوران میں فعل ہوا ہے۔ اس لئے دو مختلف جرائم کا لگانا درست
نہیں ہے۔ ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ ہر دو جرائم کا آپس میں تعلق نہیں ہے امتیاز یہ جرم
میں مجرمان کا اول مدعا لوگوں کو بجبر سختی لاہور جانے سے روکنے کا تھا۔ اور جب ریل چل پڑی۔
تو دوسرا فعل پتھر پھینکنے کا اس مدعا سے جس کے لئے سٹیشن پر ملزمان جمع ہوئے تھے۔ جداگانہ تھا
اس لئے حسب منشی دفعہ ۷۱ مختلف جرائم میں سزا دینا قانوناً جائز ہے۔ اور نگرانی میں جب کہ بطور خاص
انصاف رسانی مطلوب ہو۔ تو واقعات پر جانا ہائیکورٹ کا ضروری ہے منجملہ ۲۱ ملزمان دو کو بری
کیا جاتا ہے۔ اور ۱۳ ملزمان کی سزائے قید ایک سال بجائے دو دو سال جرم دفعہ ۱۲۷ ریلوے
ایکٹ تخفیف کی گئی۔ اور ہر دو جرائم میں سزائیں ساتھ ساتھ Concurrently بھگتنے کا
حکم دیا گیا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۳۴۵ سنہ ۱۹۲۴ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۷۷ صفحہ ۲۲۳ لاہور

شرکت نہیں کی۔ صرف اقدام قتل عمد کا مجرم ہے۔

شرح دفعہ ہذا میں ایک نئی صورت اشتراک جرم ہے۔ جبکہ شرکا متفقہ قرار داد نیت ہے۔ یا باشتمال نیت و فعل ہر دو میں یا کسی ایک میں مشترک ہوں۔ تو کسی تخصیص نیت و فعل پر ہی اثبات جرم قرار نہیں دیا ہے۔ بلکہ نتیجہ افعال مجرمانہ بلحاظ شرکت فعل بصراحت تمثیلات منجملہ مسطور مستوجب سزا ٹھرایا گیا ہے۔ چنانچہ اگر شرکا جرم میں باہم اشتراک نیت نہ ہو۔ بلکہ اشتمال فعل ہو تو ذمہ واری قانونی شریک جرم جداگانہ جرم میں ہوگی۔ اور اگر شمولیت ارادہ و فعل یکساں ہو۔ تو ہر ایک شریک ایک ہی جرم کا مرتکب تصور ہوگا۔ تمثیل الف تشریح دفعہ ہذا میں وہ صورت جرم ظاہر کی گئی ہے۔ جس میں شرکا جرم نے نیت و فعل میں اشتراک کیا ہے۔

اور تمثیل ب میں اشتراک شرکا نیت و فعل لیکن کمیونٹی آف انٹنشن (Com... Intention) یعنی باشتمال ارادہ عام بامتیاز تمثیل الف جرم قرار دیا ہے۔ اور اس میں منشا دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند بسلسلہ ترک افعال متواتر دکھلایا گیا ہے اور اسی لحاظ سے چند اشخاص کے متفقہ ارادہ پر نتیجہ فعل کی نوعیت و حیثیت جداگانہ قابل غور نہیں ہوتی ہے۔ گو وہ الگ فعل ہو۔ اور تمثیل ج میں شرکت شرکا محض فعل میں ہے۔ ارادہ میں نہیں ہے۔ اس لئے جداگانہ ذمہ واری جرم عاید کی گئی ہے۔

جو اشخاص فعل مجرمانہ سے تعلق رکھتے ہوں وہ مختلف جرموں کے مجرم ہو سکتے ہیں

دفعہ ۳۸:- اگر چند اشخاص کسی فعل مجرمانہ کے ارتکاب میں مصروف ہوں۔ یا اس سے کچھ تعلق رکھتے ہوں۔ تو ممکن ہے۔ کہ وہ اشخاص بذریعہ اس فعل کے مختلف جرموں کے مجرم ہوں"۔

تمثیل

اگر زید عمرو پر ایسی حالت میں حملہ کرے۔ جو باعث سخت اشتعال طبع کی ہو۔ اور جس میں عمرو کا مار ڈالنا قتل انسان مستلزم السزا ہو۔ نہ قتل عمد۔ اور بکر کے عمرو کے ساتھ عداوت اور اس سے ہلاکت کرنے کی نیت رکھتا ہے۔ بغیر اس کے کہ اس قسم کے

اور اس طرح وہ کسی شخص کی ہلاکت کا باعث ہو۔ تو اس صورت میں گو زید کی نیت کسی کی ہلاکت کی نہ ہوئی ہو۔ بلکہ اُس کو افسوس اس بات کا ہو۔ کہ میرے فعل کے باعث سے ہلاکت واقعہ ہوئی۔ تاہم اگر اس کو یہ علم تھا کہ میرے فعل سے ہلاکت کا احتمال ہے۔ تو زید بالارادہ ہلاکت کا باعث ہوا۔

شرح بدفعہ ہذا تعریف بالارادہ تین حصص پر منقسم ہے۔ اور ہر حصہ کی صورت واقعہ کو ارادتاً کیا جانا قرار دیا گیا ہے۔ حصہ اوّل دفعہ ہذا میں فعل کا ارتکاب بہ نیت خاص نتیجہ پیدا کرنے کے لیئے وسائل اختیار کئے بتادیں۔ اور دوسری صورت میں اختیار کردہ وسائل سے علم رکھتا ہو۔ کہ وہ نتیجہ پیدا ہونا محتمل ہے۔ چنانچہ بلحاظ اصطلاح قانونی اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ ان وسائل سے وہ سمجھتا ہے کہ اس نتیجہ کا وقوع میں آنا ممکن ہے۔ لیکن باشتراک جذبات انسانی فعل کے نتائج کی معلومات کا لحاظ نہیں رکھتا ہے۔ اس لیئے پاور آف فیلنگ (Power of feeling) یعنی قوت احساس کا پورے طریق سے استعمال میں نہ لاکر عمل کرنا اغلب نتیجہ فعل ان وسائل کا کہا جائیگا تیسری صورت میں اُن وسائل کے وقت باور کرنے کی وجہ ہو کہ فعل کے نتیجہ کا احتمال ہے۔ اس میں وہ حالات واقعہ اُس نتیجہ فعل کے وقوع میں آنے کے حق میں کافی ہوتے ہیں۔ جن سے ایک اوسط العقل انسان کا نتیجہ اخذ کرکے اُس کی اصلیت پر پہونچنا تصور کیا گیا ہے۔ عام اس سے کہ شخص فاعل کا منشا اُس نتیجہ کو پیدا کرنے کا ہو یا نہ ہو۔ بہرکیف وہ نتیجہ فعل کا ذمہ دار قرار دیا جائیگا۔

(۲) اور یہ دنیا کا مسلمہ عام اصول ہے۔ کہ جب کسی شخص کے ارتکاب فعل پر نیت تنقیح طلب ہوتی ہے تو وہاں مجرمانہ نیت کیلئے نوعیت فعل و حالات واقعہ غور طلب ہوتے ہیں۔ چنانچہ جب کسی شخص پر ارتکاب کسی جرم کا الزام لگایا جاتا ہے۔ تو وہاں غالب نتیجہ فعل جس سے ضرر منتج ہوا۔ نوعیت و نتیجہ فعل سے اخذ کیا جاتا ہے۔ اور وہ حالات جو فعل کو ظاہر کرتے ہیں۔ عام طور پر علم و نیت مجرمانہ کو ثابت کر دیتے ہیں کیونکہ یہ قیاس کرنا صحیح ہے۔ کہ ہر شخص طبعی و ضروری نتائج اپنے فعل کا ارادہ کرتا ہے۔

(۳) پیش بینی Power of intention ارادی یا نیت یہ ثابت کرنا ضروری نہیں ہے۔ کہ پہلے سے کوئی خیال یا پیش بینی موجود ہو۔ بلکہ ارادہ معاً پیدا ہو جاتا ہے۔ جو حالات و نوعیت فعل ملزم سے استنباط کیا جاتا ہے۔ مثلاً زید کسی وزنی لاٹھی کو بہ نیت ضرر عمر کے سر پر مارے جس سے کھوپری عمر ٹوٹ کر موت واقعہ ہو جاوے۔ یا کوئی اسلحہ یا چھوٹی ہچوں قسم اعضار ئیسہ پر بہ نیت

آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۴ع لاہور صفحہ ۵۸۵ -

(۲) ایک مقدمہ میں آٹھ ملزمان نے مسمی للتا نامی ایک شخص کو مکّوں اور لاٹھیوں سے مضروب کیا تھا۔ ضربات محض ٹانگوں اور بازوؤں پر لگیں۔ سر پر کوئی ایک ضرب بھی نہ تھی۔ اور بدفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند ملزمان پر الزام لگایا گیا تھا۔ اور مجسٹریٹ نے مقدمہ سشن سپرد کیا تھا۔ اور سشن سے پانچ ملزمان کو بدفعہ ۳۲۵ و ۳۲۳ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ اور ۳ ملزمان جن پر جرم دفعہ ۳۲۶ تعزیرات ہند خلاف واقعات عاید کیا گیا تھا۔ بری کئے گئے تھے۔ اپیل پر اودھ چیف کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ سشن جج نے جو بہ حیثیت ارتکاب فعل ملزمان کو بدفعہ ۳۲۵ و ۳۲۳ تعزیرات ہند ملزمان کے فعل کے لحاظ سے سزا دی ہے۔ مناسب ہے لیکن جداگانہ احکام سزا بدفعہ ۳۲۳ و ۳۲۶ تعزیرات ہند صادر نہیں کئے جاسکتے ہیں۔ حکم سزا کم کیا گیا کریمنیل لا جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۶۶۲ سنہ ۱۹۲۷ع اودھ - انڈین کیسز جلد ۱۰۲ صفحہ ۱۹۹ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ع اودھ صفحہ ۳۱۲ -

(۳) حسب منشائے دفعہ ۳۸ تعزیرات ہند مختلف افعال کے جرائم میں مختلف سزائیں اشخاص کو دی جائیں گی۔ ۱۳۴ انڈین کیسز صفحہ ۹۳۷ سنہ ۱۹۳۱ء - کریمنیل کیسز صفحہ ۱۰۵ - ۳۲ کریمنیل لا جرنل صفحہ ۱۲۱۹ - انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ع لاہور صفحہ ۱۰۰۱ - ۳۲ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۹۲۵ - ۱۲ لاہور صفحہ ۴۴۴ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ع لاہور صفحہ ۹۴۷ -

"بالارادہ" دفعہ ۳۹

دفعہ ۳۹: - جب کوئی شخص کسی نتیجہ کو ان وسیلوں سے پیدا کرے جس کے ذریعہ سے اس نتیجہ کا پیدا کرنا اس کی نیت میں ہو۔ یا ان وسیلوں سے جن کے کام میں لانے کے وقت وہ شخص جانتا ہو۔ یا باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو۔ کہ اس سے اس نتیجے کے پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ تو کہا جائیگا۔ کہ شخص مذکور نے اس نتیجے کو "بالارادہ" پیدا کیا۔

تمثیل

اگر زید رات کے وقت ایک بڑے قصبے کے کسی گھر میں جو آباد ہو۔ اس غرض سے آگ لگائے کہ اس کی جہت سے سرقہ بالجبر کا ارتکاب سہل ہو جائے -

انسانی اُس قوت پر مبنی ہیں۔ کہ انسان اس قوت کے ذریعہ سے پیش بینی کر کے اپنے افعال کے نتائج کو دیکھ لیتا ہے۔ کیونکہ انسان کی عادات فطرت اور قوائے عقلیہ کے تجربہ سے یہ بات عموماً انسان کی عادت میں داخل ہے۔ کہ وہ بحالت موجودگی کافی وجہ محرک کے ہمیشہ اپنی رضا کی مطابعت کرتا ہے۔ چنانچہ انسان کو اپنے افعال کا اخلاقی ذمہ وار بنانے میں یہ فرض کر لیا گیا ہے۔ کہ اوسط العقل انسان طبعی اور ضروری نتائج اپنے فعل کا ارادہ کرتا ہے۔ اور جن وسائل سے نتائج کے پیدا ہونے کی اُمید کی جاتی ہے۔ اُس کو ارادہ کہتے ہیں۔

(۱) اور ملزم کا کسی گھر میں اینٹ پھینکنا قدرتی نتیجہ ضرر پیدا ہونا بالارادہ کیا جائیگا۔ کرمینیل لاجرنل جلد ۷ صفحہ ۴۶۵ انڈین کیسز جلد ۳۶ صفحہ ۱۴۵ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۶۰

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۲) ایک مقدمہ میں ایک ملزم نے سر پر لاٹھی ماری جس میں موت واقعہ ہوئی تھی۔ ملزم کا اپیل ہائیکورٹ الہ آباد میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ سر جیسے نازک پارٹ جسمانی پر ملزم کو ضرب لگانا اس کی نسبت قیاس قانونی ہوگا۔ کہ اُس نے نتیجہ موت کا ارادہ کیا تھا چنانچہ بجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سزا یاب کیا گیا۔ انڈین کیسز جلد ۶۶ صفحہ ۴۶۶ سنہ ۱۹۲۲ء ناگپور و انڈین کیسز جلد ۶۵ صفحہ ۴۵۹ لاہور سنہ ۱۹۲۲ء و جلد ۶۵ صفحہ ۴۴۳ الہ آباد و جلد ۶۵ صفحہ ۸۵۸ مدراس سنہ ۱۹۲۱ء۔

(۳) ایک مقدمہ میں ملزم نے جھلوک کے سر پر چھوی ماری تھی۔ جس میں مضروب مر گیا تھا۔ اور ملزم ہائیکورٹ سے جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند کا مرتکب قرار دیا گیا تھا۔ انڈین کیسز جلد ۲۲ صفحہ ۷۵۴ سنہ ۱۹۱۳ء۔

(۴) ایک مقدمہ معمولی گالی گلوچ میں مسمی مراری کے ملزم نے ایک لاٹھی بالارادہ ہلاکت سر پر ماری تھی جس سے تھوڑی دیر بعد مضروب مر گیا تھا سشن جج نے بحالت اشتعال طبع ضرب کا مارنا تصور کر کے بدفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند ۳ سال قید سخت کا حکم دیا

شدید استعمال کرے۔ اور وہ فعل منتج بہ ہلاکت شخص متضرر ہووے۔ تو کہا جاویگا۔ کہ شخص مرتکب کا ارادہ ہلاکت پیدا کرنے کا تھا۔ کیونکہ ہر ایک فعل جسمانی وقلبی جزو کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اور تا وقتیکہ خواہش کا تصور بیرونی اعضائے جسمانی کو محرک نہ کرے۔ اور ہر دو جزو مشتمل نہ ہوں۔ فعل نہیں کہلاتا ہے۔ جو مرضی کے تصفیہ کا نتیجہ کہلاتا ہے۔ اس لئے شخص فاعل کا یہ عذر کہ ارادہ کا منشا فعل نتیجہ فعل جو برآمد ہوا ہے۔ اُس کے پیدا کرنے کا نہ تھا۔ قابل قبولیت نہیں ہے۔ بہر کیف وہ وسائل جو استعمال میں آئے۔ اور اُن سے جو نتیجہ پیدا ہوا شخص مرتکب اُس کا ذمہ دار ہوگا۔ کیونکہ مجموعہ ہذا میں جان بوجھکر یا اس امر کے احتمال کے باور کرنے کی وجہ رکھکر کسی فعل کے نتیجہ پیدا کرنے میں کوئی امتیاز نہیں کیا گیا ہے۔ ایک مقدمہ میں معمولی جھگڑا ہوا۔ جس میں ملزم نے بہ نیت ہلاکت سمی مارثی کے لاٹھی سر پر ماری۔ تھوڑی دیر بعد مرگیا۔ جھگڑا خیال کرکے عدالت سشن سے ملزم کو ۵ سال قید سخت کی سزا دی۔ کہ بحالت اشتعال فعل ہوا ہے۔ ہائی کورٹ الہ آباد سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزم جانتا تھا۔ کہ نتیجہ فعل اغلباً موت ہے۔ اور معمولی گالی گلوچ میں ہر جیسے نازک حصہ پر ضرب لگانا خطرہ ہلاکت تھا۔ اس لئے دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند سزا دی گئی۔

(۴) اور یہ قرار داد ذہنی جس کو ارادہ کہتے ہیں۔ یہ وہ قوت ارادی ہے جس سے انسان اپنے افعال پر ایک قسم کا اختیار رکھتا ہے۔ اور بنظر تحقیق غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم اپنے جسم کے خاص خاص اعضا پر اختیار رکھتے ہیں۔ اور جس وقت خواہش کا تصور ہمارے دل میں آتا ہے۔ تو جسم کے بعض اعضائے اپنی حالت کو بدل لیتے ہیں بشرطیکہ کوئی بیماری نہ ہو۔ اور اگرچہ یہ ہمارا اختیار ہماری جسمانی حرکات پر محدود ہے۔ تاہم فقط جسمانی حرکات کے ذریعہ سے ہم ہر ایک فعل کو کرتے ہیں۔ کوئی ایسا ذریعہ نہیں ہے۔ کہ خاموش وغیر متحرک آدمی کوئی کام کر سکے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے منہ کو لفظوں کو بولنے اور اپنے اعضا کو سرکنے کے لئے حرکت دے اور یہ وہ انسانی اختیار ہوتا ہے۔ کہ جس سے جسمانی حرکات وسکنات کو ہم اپنی مرضی سے پیدا کر سکتے ہیں۔ چنانچہ جوں ہی ہمارے دل میں ان حرکات کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ تو بمجرد خواہش کے وہ حرکات پیدا ہو جاتی ہیں۔

(۵) اور تجربہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان کا یہ علم کہ فلاں فعل سے فلاں نتائج پیدا ہوں گے اکثر افعال پر بہت کچھ اثر رکھتا ہے۔ اور یہ تمام قانون عقلی

کہ ملزمان نے بالارادہ فعل کیا ہے۔ کریمنیل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۴۴۲ سنہ ۱۹۳۷ء لاہور۔
انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۱۰۰۵ سنہ ۱۹۳۷ء

جرم | دفعہ ۴۰: بجز اس باب اور اُن دفعات کے جن کا ذکر دفعہ ہذا کے ضمن (۲) و (۳) میں ہے۔ لفظ ”جرم“ سے مراد وہ چیز ہے۔ جو حسب مجموعہ ہذا مستوجب سزا قرار دی گئی ہے۔

باب ۴ و باب ۵ (الف) اور دفعات مفصلہ ذیل یعنی دفعات ۶۴ و ۶۵ : ۶۶ و ۶۷ و ۷۱ و ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۱۲ و ۱۱۴ و ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷ و ۱۸۷ و ۱۹۴ و ۱۹۵ و ۲۰۳ و ۲۱۱ و ۲۱۳ و ۲۱۴ و ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳ و ۲۲۴ و ۲۲۵ و ۳۲۷ و ۳۲۸ و ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۱ و ۳۴۷ و ۳۴۸ و ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۴۳۵ میں لفظ ”جرم“ سے مراد ہر امر ہے۔ جو بموجب اس مجموعہ کے یا ازروئے کسی قانون مختص الامر یا مختص المقام مصرحہ مابعد کے قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔

اور جس حال میں کہ وہ امر جو ازروئے قانون مختص الامر۔ یا مختص المقام کے قابل سزا ہے بموجب اُسی قانون کے قابل سزائے قید میعاد چھ مہینے یا زائد کے معہ جرمانہ یا بلا جرمانہ ہو۔ تو دفعات ۱۴۱ و ۱۷۶ او ۱۷۷ و ۲۰۱ و ۲۱۲ و ۲۱۶ و ۴۴۱ میں لفظ ”جرم“ کے وہی معنے ہیں

ہائیکورٹ الہ آباد سے قرار دیا گیا۔ کہ معمولی گالی گلوچ میں بحالات مقدمہ اشتعال طبع نہیں ہوا ہے۔ ملزم فعل کی نوعیت سے یہ علم رکھتا تھا۔ کہ غالباً نتیجہ ہلاکت ہوگا۔ اس لئے بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی گئی ہے۔ کرمنیل لا جرنل جلد ۲۴ صفحہ ۳۵۳ ۱۹۲۳ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۷۴ صفحہ ۲۵۷۔

(۵) ایک مقدمہ میں ملزم نے ضرر پہنچانے کی نیت سے ضربات لگائیں۔ جن سے مضروب مرگیا۔ مدراس ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ضارب ضرر پہنچانے کی صورت میں مرتکب اغلب نتیجہ فعل کا ذمہ وار ہوتا ہے۔ خواہ وجہ تحریک نہ ہو۔ اور نہ نیت ایسی ہو۔ خواہ شخص ہلاکت ہو۔ انڈین کیسز جلد ۱۸ صفحہ ۶۷۵ کیس ۱۶۶ء۔

(۶) ایک ملزم نے مضروب کے سر پر لاٹھی ماری تھی سیشن جج نے بدفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند حبس دوام کی سزا دی تھی۔ ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ کسی نازک حصہ جسم پر ملزم کا بزور ضرب لگانا بہ نیت ہلاکت فعل کیا جانا تصور ہوگا۔ اور وہ اغلب نتیجہ فعل سے لاعلم نہیں تھا۔ کیونکہ ارادہ و علم کا سوال ہمیشہ فعل کی نوعیت و واقعات مقدمہ سے اخذ کیا جاتا ہے۔ نہ کہ قانون سے اخذ کیا جائے گا۔ کرمنیل لا جرنل جلد ۳۱ صفحہ ۱۰۶۹ ۱۹۳۰ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۶ صفحہ ۵۰۲ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۰ء لاہور صفحہ ۹۰۴۔

(۷) ایک مقدمہ میں ملزم نے سر پر لاٹھی ماری جس سے مضروب ہوگیا۔ ہائیکورٹ رنگون سے قرار دیا گیا۔ کہ سر کی ہڈی کا ضرب سے ٹوٹ جانا ہلاکت کے لئے کافی ہے۔ جو شخص اُسے ضرب لگائے۔ عدالت کو قیاس کرنا چاہیئے۔ کہ ضارب کا ارادہ ایسی ضرر پہنچانے کا تھا۔ جو ہلاکت کے لئے کافی ہو۔ چنانچہ بدفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند ملزم سزایاب کیا گیا۔ کرمنیل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۲۹۰ ۱۹۲۶ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۰ صفحہ ۲۵۹۔

(۸) سات ملزمان نے ایک شخص کو حملہ کرکے اس قدر مضروب کیا۔ کہ وہ ہلاک ہوگیا۔ اس مقدمہ میں تحت دفعہ ۳۰۲ و ۳۰۴ تعزیرات ہند سپردگی کی گئی۔ اور سیشن کورٹ سے حبس دوام کی سزا دی گئی تھی۔ ملزمان کے اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہوئے۔ اور گورنمنٹ کی جانب سے نگرانی ایزادی سزا ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم نے پہلو کو ضربات لگائیں۔ کہ جن سے وہ مرگیا ہے۔ بحالات ملزمان کا فعل بہ نیت ہلاکت کیا جانا متصور ہوگا۔ جن کو حکم سزا حبس دوام منسوخ اور منظوری نگرانی جملہ سات ملزمان کو سزا پھانسی دی گئی۔

افعال جو کسی قانون مختص الامر یا مختص المقام و تعزیرات ہند کی رو سے بلحاظ متشابہ واقعات و حالات مساوی معلوم ہوتے ہوں یا انکی اس فعل کی بابت کوئی خاص قاعدہ وضع نہ کیا گیا ہو تو ان سب صورتوں میں جیسا کہ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ لفظ جرم بجائے قانون مختص الامر یا مختص المقام کے بہ تائید کرنے کے تعزیرات ہند کا جرم برخلاف ملزم مستعمل کیا جاوے گا۔

ضمن (۲) میں جو باب اور دفعات درج ہیں انمیں جہاں کہیں لفظ جرم آتا ہے اس سے تمام جرائم مراد ہیں خواہ وہ بروئے قانون تعزیرات ہند قابل سزا ہو یا کسی دوسرے قانون کی رو سے قانوناً سزا ہیں۔ اور نیز ضمن ۲ کی مندرجہ دفعات میں دیگر قانون کے جرائم کے لئے کسی میعاد قید کی ضرورت نہیں ہے۔ مثلاً باب چہارم جو مستثنیات عامہ کا باب ہے اس میں ہر دفعہ میں بیان کیا گیا ہے کہ فلاں فعل فلاں وجہ سے جرم نہیں ہے پس جب وہ وجہ جو باب چہارم میں کسی فعل کے جرم نہ ہونے کیلئے بیان کی گئی ہے کسی فعل پر صادق آوے جو اس حالت میں جرم ہوتا جبکہ وہ وجہ موجود نہ ہوتی خواہ وہ فعل تعزیرات ہند کی رو سے جرم ہو یا کسی دوسرے قانون کی رو سے ہو ہر حالت میں مستثنےٰ سمجھا جاویگا اور اسی طرح دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند ضمن ۲ جس میں اعانت کی سزا ہے وہ بھی ہر اعانت جرم سے متعلق ہوگی خواہ وہ اعانت جرم تعزیرات ہند کا ہو یا کسی اور قانون کا ہو گو اس دوسرے قانون نے جرم کی اعانت کو جرم نہ قرار دیا ہو تاہم اس دفعہ ۴۰ تعزیرات ہند کے ضمن ۲ کی رو سے وہ فعل قابل سزا زیر دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند ہوگا۔

اور ضمن (۳) دفعہ ہذا میں جن دفعات کا ذکر کیا گیا ہے انمیں دیگر قوانین مندرجہ ضمن ہذا کے وہ جرائم داخل ہوں گے جنکی سزا اس قانون میں چھ ماہ قید یا اس سے زیادہ رکھی گئی ہو۔ یعنی وہ فعل جو اس قانون میں قابل سزا میعاد مسطورہ یا زیادہ میعاد کا قرار دیا گیا ہو تو وہ جرم بشرط مطابق ہونے واقعات الفاظ قانونی مندرجہ دفعات ضمن ہذا کے جیسی کہ صورت ہو۔ تعزیرات ہند کا جرم متصور ہوگا نہ کہ کسی قانون مختص الامر یا مختص المقام کا۔

رولنگز آف ہائیکورٹ

ایک مقدمہ میں ایک شخص کے کھیت میں مویشی نقصان کھیتی کرتے ہوئے کانجی ہوس میں لیجارہے تھے کہ اثنائے راہ میں پانچ مالکان مویشیان نے جبراً چھڑا لئے تھے جس کا استغاثہ ہو کر مجسٹریٹ نے بدفعہ ۲۴ ایکٹ مداخلت بیجا مویشی جس میں ۶ ماہ قید ہے اور بدفعہ ۱۴۸ تعزیرات ہند ہر دو میں ملزمان کو سزا دی تھی ہائیکورٹ پٹنہ میں دفعہ ۴۰ تعزیرات ہند پر

جو اوپر بیان کئے گئے ہیں :-

شرح تعریف لفظ جرم دفعہ ہذا کے علاوہ جنرل کلاز ایکٹ وایکٹ عبارات عامہ وضابطہ فوجداری میں بھی اس لفظ کی تعریف کی گئی ہے۔

چنانچہ جو تعریف دفعہ ۳ ضمن ۳۷ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۹۷ء ایکٹ عبارات عامہ و زیر دفعہ ۴ ضمن ع ضابطہ فوجداری کی گئی ہے۔ وہ جزاً مساوی ہے۔ تعریف لفظ خلاف قانون دفعہ ۴۳ تعزیرات کے (بجز الفاظ قانوناً ممنوع ہو یا بنا ر نالش دیوانی پیدا کرسکے) اور جو صورت ہائے قانونی جب کہ زیر دفعات ۱۰۷ و ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۳۱ و ۱۴۵ و ۱۸۸ وغیرہ ضابطہ فوجداری منضبط کیا گیا ہے۔ وہ بلحاظ الفاظ مستعملہ الفاظ قانونی لفظ جرم دفعہ ہذا کی تعریف میں داخل نہیں ہے۔ اما لفظ خلاف قانون دفعہ ۴۳ تعزیرات ہند جیسا کہ بریکٹ مسطور میں ظاہر کیا گیا ہے۔ داخل ہے۔

اور چونکہ ضابطہ فوجداری قریباً تمام حصہ قانون ضابطہ ہے جس کو جماعت انتظامی نے بغرض اس امر کے کہ قانون اصلی کی تنقیح وعمل درآمد ٹھیک طور پر ہوسکے۔ وضع کیا گیا ہے اور اسی کے مطابق کارروائی تکمیل جرم امر تنقیح ہوتی ہے۔ اس لئے جو تعریف لفظ جرم ضابطہ فوجداری میں بیان کی گئی ہے۔ وہ جملہ ایکٹ ہائے و تعزیرات ہند پر تجویز کی گئی ہے کیونکہ اس میں وہ ضابطہ مہیا کیا گیا ہے جو ہر ایک جرم کی تحقیقات و کارروائی تجویزی سے متعلق ہے۔ اور دفعہ ہذا میں تعریف لفظ جرم کی ایسی وسیع معنی میں بیان کی گئی ہے۔ کہ جس میں زیادہ تر اصول قانون کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اور ان افعال سے جو کسی قانون مختص الامر و یا مختص المقام یا تعزیرات ہند میں قابل سزا قرار دئے گئے ہیں امتیاز کیا گیا ہے۔ اور ایک شرط سے اس لفظ کو مشروط کیا گیا ہے۔ کہ بوجہ خاص صورت واقعہ جرم تو کل لوکل اینڈ اسپیشل لا کے تعزیرات ہند کا جرم قرار دیا جاوے۔ تاکہ اتباع اصول قانون و تکمیل منشا واضعان قانون و انسداد جرائم ہوتا ہے۔

چنانچہ دفعہ ہذا کے ضمن اول میں لفظ جرم سے مراد وہ فعل و ترک فعل داخل ہے، جو از روئے قانون تعزیرات ہند مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔ یعنے سوائے ان افعال کے جو بلحاظ واقعہ وفعات ضمن ۲ و ۳ دفعہ ہذا پر منطبق ہوتے ہوں ؛ و ہر ایک فعل یا ترک فعل جو جرم بنتا ہو وہ بموجب ضمن ۱ دفعہ ہذا تعزیرات ہند کا ہی جرم متصور ہوگا۔ نہ کہ کسی اور قانون کا جرم سمجھا جاویگا۔ کیونکہ وہ

انڈین کیسز جلد ۱۷۸ صفحہ ۱۲۱ سنہ ۱۹۲۸ء

قانون مختص الامر دفعہ ۴۱ - قانون مختص الامر" سے وہ قانون مراد ہے - جو کسی امر خاص سے تعلق رکھتا ہو-

شرح دفعہ ہذا میں جو قانون خاص مضمون کے متعلق ہو مثلاً قانون مداخلت بیجا مویشی ایکٹ جرائم پیشہ - آبکاری - افیون - ریلوے وغیرہ وغیرہ قانون مختص الامر ہیں

قانون مختص المقام دفعہ ۴۲ - قانون مختص المقام سے وہ قانون مراد ہے جو برٹش انڈیا کے صرف کسی خاص حصہ سے تعلق رکھتا ہو-

شرح بدفعہ ہذا وہ قانون کسی خاص حصہ مقام" قلمرو سے متعلق کیا گیا ہو مثلاً دفعہ ۴۳ - ایکٹ ۱۸۶۱ء یا جن انتظام ریونیو ایکٹ ہائے وانتقال اراضی جبکہ کسی خاص مقام سے بحکم ضابطہ متعلق کردیا گیا ہو-

خلاف قانون دفعہ ۴۳ - خلاف قانون" کا لفظ ہر ایسے امر سے تعلق رکھتا ہے جو جرم ہو یا قانوناً ممنوع ہو یا کسی نالش دیوانی کی بناء قائم کرے اور جبکہ کسی خاص شخص کا کسی امر کو ترک کرنا خلاف قانون ہو تو کہا جائے گا کہ اس شخص پر اس امر کا کرنا قانوناً واجب ہے -

شرح لفظ خلاف قانون ([illegible]) مستعملہ دفعہ ہذا اور لفظ ([illegible]) معنے خلاف قانون باعتبار معنی کے مساوی ہیں لیکن لفظ خلاف قانون ([illegible]) مذکور دفعہ ہذا نہایت وسیع معنی میں استعمال کیا گیا ہے اور اس لفظ کی کوئی انتہائیہ تعریف نہیں کی گئی ہے اور یہ لفظ تعریف ہذا کا مترادف ہے - تعریف ہذا میں ایک امر قانوناً ممنوع ہوسکتا ہے، لیکن ضرور نہیں کہ وہ حسب تعریف دفعہ ۴۰ تعزیرات ہند جرم بھی ہو لیکن جو امر جرم ہوگا وہ ضرور ہے کہ قانوناً ممنوع ہو - اور جس امر کے کرنے سے بناء نالش دیوانی پیدا ہو وہ گو قابل تعزیر نہ ہوگا مگر تاہم خلاف قانون ہوگا کیونکہ وہ قواعد جن کے مطابق اشخاص کے حقوق کی حفاظت وچارہ کار اور ذمہ داری ہائے کے لئے عملدرآمد کیا جاتا ہے وہ قانون کہلاتا ہے اور جب کوئی شخص اس انتظامی قاعدہ کی خلاف ورزی کرتا ہے تو

بحث ہوکر حکم سزا دفعہ ۲۴ قانون مداخلت بیجا مویشی منسوخ کیا گیا اور بدفعہ ۴۰۳ تعزیرات ہند بموجب ضمن (ب) دفعہ ہذا منطبق کرکے کارروائی تجویز مقدمہ کے لئے مقدمہ واپس بھیجا گیا۔
کریمنل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۷ سنہ ۱۹۱۸ء پٹنہ - انڈین کیسنر جلد ۴۳ صفحہ ۵۴۴

(۲) ایک مقدمہ اعانت خلاف ورزی کلکتہ میونسپل ایکٹ (Calcutta Municipal Act) وہتی ایبڑ بائی لا کے رو سے دفعہ ۳۰ و ۸۵ میونسپل میں مجسٹریٹ نے ایکٹ دفعہ (Act ...) کو سزا دی تھی جس کی نگرانی ہائیکورٹ کلکتہ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ کلکتہ میونسپل ایکٹ لوکل وسپیشل لا ہے اور دفعہ ۴۰ تعزیرات ہند ضمن ۲ - اسکی اعانت جرم کے متعلق قابل سزا ہے۔
کریمنل لاجرنل جلد ۲۱ صفحہ ۱۷۳ سنہ ۱۹۲۰ء کلکتہ - انڈین کیسنر جلد ۵۴ صفحہ ۷۸۱ -

(۳) ایک مقدمہ میں ایک شخص کے مویشی پھاٹک میں بند تھے جسنے بزور چوکیدار پھاٹک کو جھٹک کر پھاٹک سے مویشی لیگیا جس کا پولیس نے بدفعہ ۵۸ ۴ تعزیرات ہند چالان مجسٹریٹ مجاز کے پیش کردیا۔ مجسٹریٹ نے ۵۰ روپیہ جرمانہ کیا۔ سشن جج نے ملزم کو بری کردیا تھا۔ جسپر گورنمنٹ ایڈووکیٹ نے حسب ضابطہ ہائیکورٹ لاہور میں اپیل کیا جس پر بعد سماعت بحث قرار دیا گیا کہ دفعہ ۲۴ قانون مداخلت بیجا مویشی جسکی سزا چھ ماہ ہے - ملزم نے جبراً مویشی چھڑائے ہیں - اور زیر دفعہ ۴۰ ضمن ۳ دفعہ ۴۱۴ تعزیرات ہند عائد ہوتی ہے اسلئے بمنظوری اپیل حکم برات منسوخ کیا گیا اور زیر دفعہ ۴۱۴ تعزیرات ہند پچاس ۵۰ روپیہ جرمانہ و یک ماہ قید سخت کا حکم دیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۶۶۵ سنہ ۱۹۲۷ء لاہور - انڈین کیسنر جلد ۱۰۳ صفحہ ۲۰۱ لاہور - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۹۵۴ -

(۴) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۵۱۴ تعزیرات ہند میں ہائیکورٹ لاہور نے قرار دیا کہ جو فعل کسی قانون مختص الامر یا مقام میں مصرح ضمن ۳ دفعہ ۴۰ چھ ماہ قید یا زیادہ کا قابل سزا ہو تو وہ جرم حسب معنی دفعہ ۴۰ تعزیرات ہند کا جرم ہوگا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۷۳۲ سنہ ۱۹۳۱ء لاہور انڈین کیسنر جلد ۱۳۰ صفحہ ۳۸۱

(۵) ایک مقدمہ جرم لوکل لا کی اعانت میں اپیل ملزم رنگون ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ ہر قسم مقامی قانون مختص الامر و مختص مقام کے جرم کی اعانت کی صورت میں حسب معنی دفعہ ۴۰ تعزیرات ہند بحوالہ ۳۰ کریمنل لاجرنل صفحہ ۵۰۹ و آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء رنگون صفحہ ۷۵ لینڈ رول سنہ ۱۹۲۹ء رنگون صفحہ ۱۲۰ و ۱۱۵ - انڈین کیسنر صفحہ ۴۶ زیر دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند ذمہ واری قانونی عاید کی جاوے حکم دیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۹۸۵ سنہ ۱۹۳۸ء رنگون۔

ہرجانہ دلایا جاتا ہے اور بظاہر میونسپل کو کسی نقصان کا ہرجانہ معلوم نہیں ہوتا ہے اور زیر دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند فقط خلاف قانون میں تحفظ نقص معاہدہ ہے نہ کہ محض نقصان کا چارہ کار ہے اور نقص معاہدہ پر بصیغہ دیوانی بدفعہ ۳۷ قانون معاہدہ عمل ہوتا ہے اور کہنا مشکل ہے کہ اس سے میونسپلٹی کا ہرج ہوتا ہے۔ ورمثل میں کوئی شہادت قابل اطمینان نہیں ہے کہ جس سے ملزم کا معاہدہ گورنمنٹ سے باقاعدہ ہوا ہو اور وہ اطلاعدہی کا پابند تھا جس کی وجہ سے بدفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند ذمہ واری عائد کی جاوے اس لئے ملزم مرتکب جرم دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند کا نہیں ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۴۲۹ بمبئی سنہ ۱۹۳۴ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۱ صفحہ ۸۶۷۔ ۵۰ بمبئی صفحہ ۴۹۱۔ ۲۷ رولنگ بمبئی صفحہ ۸۵۔ ۳۶ بمبئی لارپورٹ صفحہ ۳۷۳ سنہ ۱۹۳۴ء کریمنل کیسز صفحہ ۶۸۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء بمبئی صفحہ ۲۰۲۔

نقصان | **دفعہ ۴۴۔** نقصان کے لفظ سے ہر طرح کا گزند مراد ہے۔ جو خلاف قانون کسی شخص کے جسم یا خاطر یا نیکنامی یا مال کو پہنچایا جاوے۔

شرح بدفعہ ہذا نقصان، انسان کے عمل یا الفاظ تقریری یا تحریری سے ہوتا ہے جو کسی شخص کے جسم یا دل یا نیکنامی یا مال کو ملزم سے پہونچتا ہے۔ اور لفظ (Hurt) ضرر محض جسمانی تکلیف تک محدود ہے۔ اور دفعہ ہذا بہت وسیع ہے اور لفظ نقصان (Injury) اشیائے مادی وجسم وخاطر ونیکنامی پر محتوی ہے اور مستغیث مقدمہ اپنے نقصان اور ضرر کے ہرجانہ کی دادرسی عدالت دیوانی سے بھی بذریعہ دعوے حاصل کر سکتا ہے اور ملزم صرف جرم میں سزا پائے گا۔ پہر دو امور اول حکم سزا اور پہر دعوے ہرجانہ ہوسکتا ہے اور فوجداری میں زیر دفعہ ۵۴۵ ضابطہ ضمن ب مستغیث متضرر کو بطور معاوضہ اس نقصان یا ضرر کا جو ملزم کے ارتکاب جرم سے پہونچا ہو منجملہ زرجرمانہ مناسب معاوضہ شخص متضرر یا نقصان رسیدہ کو عدالت حکم سزا صادر کرتے وقت دینے کا حکم لکھے گی اور زیر ضمن الف دفعہ مسطور اخراجات

وہ ایک امر ممنوعہ قانون اختیار کرتا ہے یا ایسا امر ترک کرتا ہے جس کا اس پر کرنا قانوناً واجب قرار دیا گیا ہے، اس لئے وہ امر جو جرم ہو یا قانوناً ممنوع ہو یا بنائے نالش دیوانی پیدا کرے خلاف قانون ہوگا جیسا کہ لفظ مذکور (illegal) دفعات ۲۲۷ و ۳۲۹ و ۳۴۷ وغیرہ تعزیرات ہند میں مستعمل ہوا ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں چوکیدار نے ایک ملزم کو دھمکا کر اور کچھ زر نقد حاصل کر کے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ چوکیدار سزایاب ہوا تھا۔ اور پٹنہ ہائیکورٹ میں اپیل پیش ہو کر ضمناً قرار دیا گیا۔ کہ لفظ خلاف قانون (illegal) بدفعہ ۲۸۵ تعزیرات ہند لفظ (unlawful) کے ہم معنی ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۲ صفحہ ۷ سنہ ۱۹۲۱ء انڈین کیسز جلد ۱۲۸ صفحہ ۱۴۱۔

(۲) ایک منتظم کمیٹی تعاون نے تمام مجمع اشخاص میں ایک ریگیولیشن اس امر کا پاس کیا کہ ہر دو مخالف پارٹی متنازعہ اراضی کو پبلک کے لئے چھوڑ دیں اور باہم متفق طور سے ایام زندگی بسر کریں جس پر عدالت میں ایک فریق نے استغاثہ کر دیا اور مجسٹریٹ سے طلبی ملزمان کا حکم دیا گیا تھا جس کی نگرانی ہائیکورٹ سندھ جوڈیشل کمشنر کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ ریگیولیشن مذکور حسب تعریف دفعہ ۴۳ تعزیرات ہند خلاف قانون کی تعریف میں نہیں آتا ہے یعنی جرم دفعہ ۵۰۶ تعزیرات ہند کا اطلاق نہیں ہوتا ہے۔ نگرانی منظور کارروائی مجسٹریٹ منسوخ کی گئی۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۵ صفحہ ۱۳۶۔ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۷۱۱۔ ۲۷ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۱۴۷۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۸۸۴۔ ۶ رپورٹس سندھ صفحہ ۱۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء سندھ صفحہ ۱۹۶۔

(۳) ایک ڈاکٹر کو میونسپل گورنمنٹ بمبئی نے اس قرار داد پر رکھا کہ جو نعش اس کے پاس پولیس کی جانب سے بھیجی جاوے وہ اسکا پوسٹ مارٹم کر کے گورنمنٹ کو نتیجہ کی اطلاع دیا کرے جس کا معاوضہ فی پوسٹ مارٹم چار روپیہ دیا جایا کرے گا۔ پولیس کی جانب سے دو نعشیں ڈاکٹر مذکور کے پاس بھیجی گئی تھیں۔ جن کا پوسٹ مارٹم کئے بغیر اس نے اطلاع کر دی تھی کہ پوسٹ مارٹم کر لئے گئے جس جھوٹی اطلاع پر زیر دفعہ ۱۷۶ و ۱۹۷ تعزیرات ہند ڈاکٹر کے خلاف مقدمہ چلایا گیا تھا اور بدفعات مذکور سزایاب ہوا تھا۔ اپیل پر بمبئی ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ قانون معاہدہ ہیں۔ خلاف ورزی معاہدہ پر زیر دفعہ ۴۳، قانون معاہدہ

ہلاکت دفعہ ۴۶ - ہلاکت کے لفظ سے صرف ہلاکت انسان مراد ہے، بشرطیکہ قرینے سے کوئی مراد اس کے خلاف نہ پائی جائے۔

حیوان دفعہ ۴۷ - حیوان کے لفظ سے سوائے انسان کے ہر جاندار مراد ہے۔

شرح دفعہ ہذا کے لفظ حیوان میں وہ مخلوق خدا مراد لی گئی ہے جو حیوانات کے ذیل میں شامل ہوں عام اس سے کہ چرند ہو یا پرند ہو۔ اور یہی منشاء واضعان قانون دفعات ۴۲۸ و ۴۲۹ تعزیرات ہند سے واضح ہوتا ہے اور رہا یہ امر کہ اس تعریف لفظ حیوان کی عدم صحت کی بابت سر جیمس سٹیفن نے اپنی کتاب ہسٹری آف دی کریمنل لا آف انگلینڈ جلد ۳ صفحہ ۳۰۶ میں بملامت بالفاظ ذیل ایرادی کی ہے۔ "ایک ایسی تعریف ہے۔ جو صرف فضول ہی نہیں ہے بلکہ اس کی صحت میں شک ہے" "اس میں فرشتہ۔ مینڈک کا بچہ اور غالباً درخت داخل ہوگا۔"

یہ ایراد معنی سر جیمس سٹیفن کے اصلی منشاء تعریف لفظ حیوان سے مغائر ہیں کیونکہ درخت یا نباتاتی چیزیں یا دوسرے ہیجو تقسیم رد شدنی چیزیں - نشوونما پاتی ہیں لیکن ان میں فرشتے ہمیشہ ناموجودگی کے وجود سے عام انسان منکر ہیں اور جو شخص مذہبی عقائد سے انکی ہستی تسلیم کرتے ہیں وہ اس ظاہری دنیا سے خارج ان کا کمرہ وجود میں آنا بھی تسلیم کرتے ہیں اور اصلی مقصد واضعان قانون پر سمجھ لقسم منطقیانہ طور سے الفاظ قانونی کی نکتہ چینی کرنا درست معلوم نہیں ہوتا ہے کیونکہ بموجب رولنگ ہائیکورٹ لاہور منطق بقاعدہ قواعد سے مشتمل ہے اور منطق قانون نہیں ہے اور قانونی الفاظ کی تعبیر سیدھے سادھے صاف معنی میں کی جاتی ہے۔

مرکب تری دفعہ ۴۸ - "مرکب تری" کے لفظ سے وہ شے مراد ہے جو انسان یا مال کے پانی پر لیجانے کے واسطے بنائی گئی ہو۔"

شرح بدفعہ ہذا لفظ مرکب تری میں جو جہاز یا کشتی یا بیڑی انسانوں یا مال وغیرہ

پیروی استغاثہ میں جو بطور جائز ہوئے ہوں عدالت آخر فیصلہ منجملہ زر جرمانہ کے ملزم سے دلائی گئی ہے۔

اور جب مستغیث پر جھوٹا مقدمہ ملزم نے پولیس میں کیا ہو اور عدالت میں کارروائی نہ ہوئی ہو اور نہ کوئی نقصان مستغیث کو پہونچا ہو تو شمرہ نقصان کبھی لفظ نقصان میں داخل ہے۔ کیونکہ خوف اس وقت ہوتا ہے جبکہ انسان کو کسی نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے اور خوف نقصان کا تعلق اُس نقدس منزل سے ہے جس کے ماتحت تمام قوئے جسمانی کی مشینری کام کر رہی ہے اور جب اس کے دل پر خوف ہووے تو تشویش و تفکر کا دورہ دل کی حالت کو مغموم کر کے تمام حواس خمسہ انسانی کو معرض خطر میں کر دیتا ہے اس لئے اصل جرم دفعہ ۲۱۱ یا ۱۸۲ تعزیرات ہند کے علاوہ ملزم پر مستغیث خوف نقصان مذکور کے ہرجانہ کا دعوے کر سکتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے کہ زیر دفعہ ۵۴۵ ضابطہ فوجداری ضمن ب ہر جس شخص کو نقصان یا ضرر پہنچا ہو اس کو کل جرمانہ یا بقدر مناسب منجملہ زر جرمانہ کے بطور معاوضہ دلایا جاوے۔ اور اسی اصول پر مقتول کی زوجہ کو معاوضہ دلایا جاتا ہے

رولنگز آف ہائیکورٹس لفظ نقصان جس کی تعریف بدفعہ ۴۴ تعزیرات ہند کی گئی ہے نہایت وسیع معنی رکھتا ہے اور اس میں ہر ایک قسم کی تکلیف و نقصان اور ضرر شامل ہے اور یہ لفظ ہر ایک ضرر رساں فعل پر حاوی ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۵۷۴ سنہ ۱۹۳۶ء سندھ جوڈیشل کمشنرز یوٹے انڈین کیسز جلد ۱۶۱ صفحہ ۲۹۵

جان **دفعہ ۴۵**۔ جان کے لفظ سے صرف جان انسان مراد ہے بشرطیکہ قرینے سے کوئی مراد اس کے خلاف نہ پائی جائے۔

شرح لفظ جان یعنی زندگی (Life) اور لفظ انسان (Human being) دفعہ ہذا میں درج ہے اور لفظ انسان ... انس اور بین سے مرکب ہے جو عربی لفظ ہے جس میں ہر ایک شخص انسان زندہ خواہ وہ ایک بوجہ ناپیدا شدہ ہو اور وہ رحم مادر سے زندہ باہر آجاوے تحت یعنی دفعہ ۲۹۹ تشریح وہ بچہ انسان ہوتا ہے۔

واسطے ہندسہ شمار ثبت ہوئے

حلف **دفعہ ۵۱**:۔ "حلف" کے لفظ میں وہ اقرار صالح داخل ہے جو حلف کے عوض میں قانوناً مقرر ہوا۔ اور نیز ہر اقرار جس کا کرنا کسی سرکاری ملازم کے روبرو یا مستعمل ہونا بطور وجہ ثبوت کے خواہ کسی کورٹ آف جسٹس میں یا کسی اور محل میں قانوناً واجب یا جائز ہو۔

شرح حلف ایک مذہبی اقرار ہے جس کا اصلی مدعا یہ ہوتا ہے کہ جو گواہ کسی واقعہ کے متعلق گواہی دیتا ہے۔ وہ اس خداوند تعالیٰ کو مخاطب کرتا ہے جو جھوٹے بیان کنندہ سے انتقام لینے والا ہے۔ اور سچ نہ بولنے کی صورت میں وہ شخص مغضوب الٰہ ہوتا ہے۔ اس لئے مذہبی عقائد کے لحاظ سے یہ ایک قسم دی جاتی ہے۔ تاکہ گواہ راستبازی و سچائی سے اظہار واقعہ کرے اور وہ قابل پذیرائی تسلیم کیا جاوے۔ اسی اصول پر واضعان آئین و قوانین نے اس مذہبی عقائد پر گواہی دینے کی قابلیت کو شرط مقدم کر دیا ہے۔

چنانچہ اس کے متعلق حلف۔ اقرار صالح۔ اقرار محض تین صورتیں جداگانہ بیان کی گئی ہیں جن پر بے شک یہ امتیاز ہے۔ کہ حلف و اقرار صالح میں وہ الفاظ جس میں خدا کو یا خدا کے اعتقاد کو اعتقاد کو درمیان میں لایا جاتا ہے موجود ہوتے ہیں اور اقرار محض میں وہ الفاظ متروک کر دئے جاتے ہیں۔ اور بوجہ نقص عقیدہ مذہبی گواہ کو تحت دفعہ ۶ قانون حلف حلف عنہ ۱۸۷۳ء یہ اختیار ہے کہ حلف یا اقرار صالح کے بجائے ہر وقت ادائے شہادت اقرار محض کرے۔

اور بطریق رسم کسی شخص کو کلمہ اللہ پڑھانا یا قرآن مجید اٹھوانا یا گرنتھ اٹھوانا۔ یا گود میں لڑکا اٹھوانا یا مسجد یا مندر میں جا کر حلف کرانا درست نہیں ہیں۔ اور یہ مطابق نمونہ سرکلر ۲/۳۵ چیف کورٹ لاہور نہیں ہیں۔ اس لئے اس کی ذمہ واری قانونی نہیں ہے۔

نیک نیتی **دفعہ ۵۲**:۔ جس امر کے کرنے یا باور کرنے میں کما حقہ

کے لئے دریا میں لے جانے کے واسطے بنائی گئی ہو۔ اس پر لفظ مرکب تری جاوی ہوگا اور راکب گھوڑے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ جو شئے انسان یا مال کو پانی سے عبور کرنے کے لئے بنائی گئی ہو۔ اس کو بمنشائے قانون۔ مرکب تری کیا گیا ہے اور اس لفظ کی تعریف ایکٹ عبارات عامہ ۱۰ءا ۱۸۹۷ء ضمن ۶۵ میں ہر جہاز یا کشتی یا اور کسی قسم کی مرکب تری داخل ہے۔ جو پانی پر چلائے جانے کے لئے مستعمل ہو مرکب تری میں داخل ہے۔

سال **دفعہ ۴۹:۔** جس محل میں سال یا مہینے کا لفظ مستعمل ہے۔ وہاں یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ برس یا مہینہ انگریزی۔ جنتری کے مطابق شمار کیا جائے گا۔"

شرح لفظ سال کی تعریف ایکٹ ۱۰ءا ۱۸۹۷ء دفعہ ۳ کے ضمن ۵۹ و مہینہ کی تعریف بدفعہ ۳ ضمن ۳۳ میں انہی الفاظ سے کی گئی ہے۔ جو الفاظ بدفعہ ہذا درج ہیں۔ چونکہ احکام سزا قیدیان کے ایام کی تعداد کا تعین ضروری تھا۔ اس لئے بدفعہ ہذا برس و مہینہ کا شمار انگریزی جنتری کے مطابق کیا گیا ہے۔ اور جس روز حکم سزا دیا جاوے۔ وہ تمام دن قید میں شمار کیا جائے گا۔ اور ایکماہ کا اختتام بصورت ماہ ۳۰ یا ۳۱ یوم جیسا کہ صورت ہو۔ شمار ہوگا۔ مثلاً ۲۶۔ اکتوبر کو حکم سزا ایکماہ۔ ۲۵ نومبر کی نصف شب کو ختم ہو جائے گا۔ اور ایک سال ۳۶۵ یوم قریباً ۶ گھنٹہ بموجب گردش زمین علم طبعی ہوتا ہے۔ اور چار سال میں غالباً بجائے ۳۶۵ کے ۳۶۶ یوم ہو جاتے ہیں۔ اور اب سال ماہ جنوری سے شروع ہوتا ہے اور آخیر دسمبر کو ختم ہو جاتا ہے۔ اور شمار سال و درمیانی مہینے سے اسی طرح ہوگا۔ جیسا کہ بصراحت بالا درج ہوا ہے۔

دفعہ **دفعہ ۵۰:۔** "دفعہ" کے لفظ سے اس مجموعہ کے کسی باب کے ان اجزا میں سے کوئی جزو مراد ہے۔ جن کے شروع میں امتیاز کے

بے پرواہی پر ہوتا ہے۔ اور غفلت احتیاط اور توجہ اور ہنر کی عدم موجودگی ہوتی ہے۔ اور مسٹر جسٹس ونس نے غفلات ایکٹ صریح فرض کے ایفا کو ترک کرنا کہتا ہے۔ اس طرح تعریف بددیانتی ایکٹ عبارات عامہ محولہ صدر تعریف بددیانتی دفعہ ۵۲ سے متضاد ہو جاتی ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) ایک سب انسپکٹر پولیس نے گھوڑا ایک مکان پر بندھا ہوا دیکھا۔ جو مسروقہ گھوڑے جیسا تھا۔ سب انسپکٹر نے بلا طلبی اصل و فرضی مالک و بدون حصول اطلاع معتبر گھوڑا کھلوا لیا۔ اور مال مسروقہ کے طور پر قبضہ میں لے لیا۔ چونکہ سب انسپکٹر نے قابض گھوڑے یا کسی دیگر معتبر ذرائع سے تحقیق ملکیت گھوڑا نہ کی تھی۔ اس لئے عذر نیک نیتی قابل قبولیت ثابت نہ ہوا۔ ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۱۲

(۲) کسی شخص کے پاس سے مال مسروقہ ملنا اس بات کی دلیل نہیں ہے۔ کہ اس نے دیانتداری سے نہیں لیا ہے۔ اور نیک نیتی سے خریدنے کا بار ثبوت ملزم پر ڈالا جاوے۔ بلکہ استغاثہ کا فرض ہے۔ کہ وہ مال مسروقہ کا خریدنا بددیانتی سے ثابت کرے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۴۵ سنہ ۱۹۲۸ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۵ صفحہ ۳۷۰۔

(۳) ایک مالک اراضی ملکیت خود سے بانس دور کر رہا تھا کسی شخص کا بغیر سمجھے سوچے تحقیق کرنے کے یہ خیال کر کے کہ یہ مالک نہیں ہے۔ اس کو بانسوں کے دور کرنے سے روکنا نیک نیتی پر مبنی نہیں ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۹۳۷ - انڈین کیسز جلد ۱۳۱ صفحہ ۵۳۹ - انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء پٹنہ صفحہ ۳۳۷ و ۲۱۹ - ۱۲ پٹنہ لاٹائمز صفحہ ۵۹ سنہ ۱۹۳۱ء کریمنل کیسز صفحہ ۷۸۵ - ۱۹۳۱ء آل انڈیا

(۴) اور الفاظ مناسب احتیاط و ہوشیاری مستعملہ دفعہ ۵۲ تعزیرات ہند کے یہ معنی ہیں۔ کہ کامل سعی اصلیت پر پہونچنے کی کی جاوے نہ کہ معمولی خیالی ذہنی سے اعتبار کر لیا جاوے۔ اور ایسی صورت نتیجہ نیک نیتی میں نہایت ہوشیاری و عقلمندی سے معقول فرائض مطلوبہ کی انجام دہی ہوتی ہے۔ در سرکاری ملازم کا محض اپنے تخیلات بے بنیاد سے بے وقوفانہ طور سے کسی واقعہ کی مداخلت میں مجاز سمجھکر عمل کرنا ایک بیہودہ اور غیر محفوظ صورت ہوگی۔ ۶ رپورٹ اودھ صفحہ ۸۴۴۔ انڈین کیسز جلد ۸۴ صفحہ ۸۷۰ - ۱۱ اودھ - ویکلی نوٹ صفحہ ۷۳۳ - کریمنل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۳۸۰ - لا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء اودھ صفحہ ۲۲۹ سنہ ۱۹۳۴ء کریمنل کیسز صفحہ ۲۶۴ - آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۴ء اودھ صفحہ ۱۲۳۔

(۵) ایک مقدمہ اجرائے ڈگری میں عدالت سے ناظر کو قبضہ کرانے کے لئے بھیجا تھا۔ اور مدیون ڈگری

لحاظ و توجہ عمل میں نہ آئے۔ تو نہ کہا جائیگا۔ کہ امر مذکور نیک نیتی سے کیا گیا یا نیک نیتی سے باور کیا گیا۔

شرح لفظ نیک نیتی نہایت اعلیٰ جزو اُن عام دفعات کا ہے۔ جن میں یہ استعمال کیا گیا ہے۔ اور ہر امر جس پر نیک نیتی سے کہا جانا تنقیح طلب ہو۔ وہاں بلحاظ حالات مقدمہ یہ دیکھنا ہوگا۔ کہ شخص فاعل نے کافی احتیاط و توجہ سے اُس فعل میں اطمینان کر لیا تھا۔ کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے۔ ایک معقول بنا پر مبنی ہے۔ اور نیک نیتی کا مدار عموماً شخص فاعل کی حیثیت عقلی و سمجھ پر غور طلب ہوتا ہے۔ کہ جو کچھ اُس نے اس وقت احتیاط و اطمینان کیا ہے۔ وہ اس سے زیادہ اپنی فہم و ادراک کے لحاظ سے کیا کر سکتا تھا۔ جس کے کرنے سے وہ قاصر رہا ہے کیونکہ یہ امر ممکن ہے۔ کہ ایک واقعہ ایک سادہ لوح انسان اپنی عقل و دانش سے اس فعل کی نوعیت و نتائج کو ایک معقول تعلیم یافتہ ذکی و دور اندیش کے مطابق نہ سمجھتے۔

اور اگرچہ معیار نیک نیتی کا فرض معقول انسان کا معیار نہیں ہے۔ لیکن تاہم اصولاً ہر شخص کا قانونی فرض ہے۔ کہ ہر ایک امر میں کافی احتیاط و اطمینان سے بلحاظ فہم و فراست اس قوتِ ارادی سے کام لیوے۔ جس کے ذریعہ سے بتقویت پیش بینی کر کے نوعیت و نتائج فعل پر پہونچ سکتا ہے۔

اصولاً کسی واقعہ کے وجود کو مثبت یا منفی طور پر ثابت کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ دفعہ ہذا میں لفظ نیک نیتی کی تعریف منفی طور پر بیان کی گئی ہے۔ جو درست ہے۔ اور اس لفظ نیک نیتی کی تعریف ایکٹ عبارات عامہ ۱۰؁ ۱۸۹۷ء بدفعہ ۳ ضمن ۲۰ حسب ذیل کی گئی ہے۔

ہر امور کی نسبت اس صورت میں یہ سمجھا جائیگا۔ کہ وہ نیک نیتی سے کیا گیا ہے۔ جب کہ وہ فی الواقع ایمانداری سے کیا جاوے۔ خواہ وہ غفلت سے کیا جائے۔ یا نہ کیا جائے۔ جو یہ تعریف ایکٹ ۱۰؁ ۱۸۹۷ء تعریف مندرجہ دفعہ ۵۲ تعزیرات ہند سے بہت مختلف ہے۔

اور تعریف نیک نیتی مندرجہ دفعہ ۵۲ تعزیرات ہند بمقابلہ تعریف ایکٹ عبارات عامہ ۱۰؁ ۱۸۹۷ء سے معقول اور مناسب ہے۔ کیونکہ ہر ایک امر میں ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کو کماحقہ لحاظ و توجہ سے اختیار کرے۔ اور اس میں غفلت نہ کرے۔ کیونکہ غفلت کے معنی کسی فعل میں احتیاط و توجہ عمل میں نہ لانے کو کہتے ہیں۔ اور اس کا اطلاق لتول آسٹن فنا

آپ کو اس کے کرنے کا مجاز ٹھہرا لینا قانوناً خطرناک ہے۔
اور کسی سب انسپکٹر پولیس کا باوردی بدنیتی سے عمل کرنا اس کو ذمہ واری مواخذہ قانونی سے سبکدوش نہیں کرتا ہے۔ اپیل نامنظور رہا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۸۰۴ اودھ چیفکورٹ جلد ۱۴۸ صفحہ ۸۷۔ ۱۱ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۳۴۷۔ آل لارپورٹ ۱۹۳۴ء ۱۶ اودھ صفحہ ۲۲۹۔ ۱۹۳۴ء کریمنل کیسز صفحہ ۴۲۰ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۴ء اودھ صفحہ ۱۲۴۔

باب (۳)

سزاؤں کے بیان میں

سزا جرائم میں اس لئے دی جاتی ہے تاکہ خلاف ورزی قانون وبداعمال اشخاص کے ضمیر مجرمانہ کا انسداد ہوجاوے اور اس کی تکمیل تین طرح سے کی جاتی ہے۔

(۱) اول بغرض اصلاح مجرم سزا جسمانی وجرمانہ وجلا وطنی دیجاتی ہے۔

(۲) دیگر اشخاص کو عبرت حاصل ہونے سے کہ وہ ارتکاب جرم سے مجتنب رہیں۔

(۳) مجرم ضرر رسانی کو آئندہ ضرر پہونچانے کی قدرت سے بذریعہ موت یا حبس دوام یا جلاوطنی سے محروم کیا جاوے۔

سزائیں **دفعہ ۵۳**۔ اس مجموعہ کے احکام کے بموجب جن سزاؤں کے مجرم مستوجب ہوسکتے ہیں وہ یہ ہیں۔

پہلی۔ سزائے موت

دوسری۔ حبس بعبور دریائے شور۔

تیسری۔ مشقت تعزیری بحالت قید۔

چوتھی۔ قید جو دو قسم کی ہے۔ یعنے۔

(۱) قید سخت یعنے مشقت کے ساتھ۔

(۲) قید محض۔

وہمراہیان نے مزاحمت کی تھی۔ جب کہ جھونپڑی کو جبراً ہٹا دینے کے لئے ناظر نے حکم دیا تھا۔ عدالت میں ملزمان کے خلاف جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند کی تحقیقات پر باستعمال حق حفاظت خودمختاری ملزم بری کئے گئے تھے۔ اپیل گورنمنٹ ایڈوکیٹ کلکتہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ناظر عدالت کا فعل نیک نیتی حسب معنی دفعہ ۵۲ تعزیرات ہند پر مبنی تھا۔ اور حسب دفعہ ۹۹ ملزمان کو استحقاق حفاظت خود اختیاری نہ تھا۔ اس لئے ملزمان کو بجرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند سزا دی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۲۰۲ کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۴ صفحہ ۸۱۷۔ ۵۷ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۱۴۱ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۴۷۔ ۶۰ رولنگ کلکتہ صفحہ ۵۴ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ صفحہ ۴۶۹۔

(۶) ایک مالک کی اراضی میں بانس کھڑے تھے۔ جس کو اہل اسلام کسی مسلمان کے مرگ پر اکھاڑ کر استعمال کیا کرتے تھے۔ چند مسلمانوں کو بانس اکھاڑ کر لیجانے کے جرم میں بدفعہ ۳۷۹ و ۴۴۷ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ سے سزا دی گئی تھی۔ اور سشن کورٹ سے حکم بحال رہا تھا۔ پٹنہ ہائیکورٹ میں بہ پیروی سر علی امام بحث ہوتی بحث قرار دیا گیا۔ کہ حسب دفعہ ۵۲ تعزیرات ہند ملزمان کا فعل نیک نیتی پر مبنی تھا۔ اور ان کو رسمہ استحقاق [illegible] کرنے کا تھا۔ گر صورت واقعات بوجہ کے بجائے جرم دفعہ ۴۳۴ تعزیرات ہند ہے۔ کہ ملزمان نے اپنے ذاتی استعمال کے لئے بانسوں کو ورد کیا ہے۔ اور استحقاق بحیثیت [illegible] پر عمل نہیں کیا ہے اس لئے دفعہ ۵۲ تعزیرات ہند صادق نہیں آتی ہے۔ اسلئے اپیل ڈسمس کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۲ سنہ ۱۹۳۱ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۱ صفحہ ۴۹۵ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء پٹنہ صفحہ ۲۱۶۔ ۱۲ پٹنہ لا ٹائمز صفحہ ۵۵۶ سنہ ۱۹۳۱ء کریمنل کیسز صفحہ ۶۸۵۔ ۱۶ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۳۴۰ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء پٹنہ صفحہ ۳۴۷۔

(۷) زیر دفعہ ۵۲ تعزیرات ہند الفاظ کما حقہ لحاظ و توجہ (Due care attention) فقرہ کے معنی اصلیت واقعہ کی سچائی کے لئے کامل کوشش کرنا ہے۔ نہ کہ اصلیت واقعہ کی کمزور معلومات کی قبولیت پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اور جب نیک نیتی سے عمل کرنے کا سوال کسی شخص کی نسبت پیدا ہووے۔ تو اس پر محض یہ ثابت کرنا کافی نہیں ہے۔ کہ اس نے نیک نیتی سے عمل کیا ہے۔ بلکہ یہ ثابت کیا جاوے۔ کہ اسنے نہایت دانائی اور ہوشیاری سے معقولیت مطلوبات ضروریات کو پورا کر کے عمل کیا ہے۔ اور ایسا ہی سرکاری ملازم ناسمجھ، بے وقوف کا اپنی سمجھ کے مطابق اپنے

اور مجسٹریٹ ضلع یا مجسٹریٹ درجہ اول مجاز ہوگا کہ کسی رعیت برطانیہ اہل یورپ کو کوئی سزا قید جس کی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ بقدر ایکہزار روپیہ تک یا دونو سزائیں دے اور قید سخت میں ملزم سے جیل میں مشقت جیسی پیسنے یا پانی کھچوانے یا لکڑی کٹوانے وغیرہ وغیرہ قسم کی لی جاتی ہے۔

اور قید محض میں کوئی مشقت نہیں لیجاتی ہے اور سزائے تازیانہ کے متعلق احکام ایکٹ تازیانہ و دفعات ۳۰۱ لغایت ۳۹۶ ضابطہ فوجداری میں مندرج ہیں۔

اور زمانہ سلف میں جو سزائیں مجرمان کو کل کے گھوڑے میں سر اور ہاتھ دینے یا گدھے پر سوار کرنا وغیرہ وغیرہ کی دیجاتی تھیں متروک ہو چکی ہیں جس کی تفصیل کرنا مفید نہ ہوگا۔

رولنگز آف ہائیکورٹ ایک مقدمہ میں مجسٹریٹ درجہ دویم نے زیر دفعہ ۳۴۹ ضابطہ بغرض ضمانت بدفعہ ۵۶۲ ضابطہ سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے پیش کردیا اس مقدمہ میں دو ملزمان ایک عمر ۲۰ سال و دوسرا ۱۷ سال کے تھے۔ مجسٹریٹ سب ڈویژن نے ہر دو ملزمان کو بلا طلبی کسی شہادت کے جرمانہ کردیا جس پر ملزمان کی درخواست قاعدہ ناگپور جوڈیشل کمشنر کورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ زیر دفعہ ۵۶۲ ضابطہ ملزم کو مخلصی دینا کسی قسم کی سزا میں داخل نہیں ہے اور بموجب سرکلر ۱۲۸ فقرہ ۶ مجسٹریٹ درجہ اول کے پاس تجویز کے لئے بھیجا گیا اور حکم سب ڈویژن مجسٹریٹ منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۸۳۸ سنہ ۱۹۲۳ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۷۲ صفحہ ۶۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء ناگپور صفحہ ۲۷۔ ۲۲ ناگپور لارپورٹ صفحہ ۱۶۶۔

(۲) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۴۲۰ تعزیرات ہند میں مجسٹریٹ نے ہر چہار ملزمان کو پنچاس پنچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی تھی جس پر ہائیکورٹ الہ آباد میں نگرانی پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ جرم دفعہ ۴۲۰ تعزیرات ہند میں سزائے قید لازمی تھی جرمانہ اقتضائے رائے عدالت پر تھا چنانچہ حکم سزا جرمانہ منسوخ کیا گیا اور مقدمہ واپس بھیجا گیا کہ قانون کے مطابق فیصلہ کیا جاوے۔ محض جرمانہ کرنا جرم دفعہ ۴۲۰ تعزیرات ہند میں قانون کے مطابق نہیں ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۴۳۰ سنہ ۱۹۲۹ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۴ صفحہ ۳۰۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء الہ آباد صفحہ ۲۶۰۔ سنہ ۱۹۲۹ء آل لاجرنل صفحہ ۸۰۰ ۱۰ لارپورٹ آل کریمنل صفحہ ۵۹ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۲۴۔

پانچویں - ضبطی جائیداد
چھٹی - جرمانہ

شرح دفعہ ہذا میں باصول انسداد جرائم جن صورتوں میں فعل یا ترک فعل حسب مجموعہ ہذا مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے اس کی پاداش میں چھ قسم کی سزائیں مقرر کی گئی ہیں تاکہ بدکردار ایسے اعمال ایسی مکروہ بداعمالی سے مجتنب رہیں کہ جس سے پبلک کو ضرر یا نقصان یا تکلیف پہونچے یا پہونچنے کا احتمال ہو اور اسی اصول تحفظ آسائش عامہ کے لئے ایسے خطرناک انسان کو سزائے موت یا حبس بعبور دریائے شور اور بمنشاء دفعہ ۵۵ سزائے قید دس سال یا زیادہ قید کے مستوجب کو سزائے عبور دریائے شور کیا جاتا ہے تاکہ آزادی پسند لوگوں میں بدطینت و بدوضع اشخاص کو رہنے کا موقع حاصل نہ رہے اور اسی مقصد کی اصلاح کے لئے دفعہ ۵۷ تعزیرات ہند وضع کی گئی ہے - چونکہ نہایت وضع قانون اصلاح بد صالح مدنظر ہے اس لئے دفعہ ۲۶۲ ضابطہ و ایکٹ ۸ اصلاح گاہ میں نوجوان بتدائی مرتکب جرائم اشخاص کے لئے ضابطہ مقرر کیا گیا تاکہ ایسے اشخاص جن سے کسی معذوری قانون کی وجہ سے جرم ثابتہ منضبط مقدر ہو جاوے مستفید ہو سکیں اور ایسے حکم کو قانوناً لفظ سزا سے موسوم نہیں کیا گیا ہے۔

اور جہاں بعض دفعات میں علاوہ قید کے جرمانہ کا بھی مستوجب ہونا کہا گیا ہے وہاں سزائے قید لازمی ہے اور جرمانہ حسب منشائے برائے عدالت ہے - سرکلر یادداشت نمبر ۵۴ - ۳۶ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۸۸۲ء چیف کورٹ لاہور - اور سنگین کیسز میں زیادہ سے زیادہ سزائے قید و جرمانہ کا حکم دینا چاہیئے - جس کو ملزم ادا کر سکتا ہو - اور مشقت تعزیری بجائے قید حسب دفعہ ۵۶ تعزیرات ہند اہل یورپ یا اہل امریکہ کو بجائے حبس دوام بعبور دریائے شور کے بموجب احکام ایکٹ نمبر ۲۴ ۱۸۵۵ء مجرم کو مشقت تعزیری بموجب شرائط دفعہ مسطور - دیجاتی ہے -

اور بموجب دفعہ ۴۴ الف ضابطہ فوجداری باوصف کسی امر مرقومہ دفعہ ۳۱ و ۳۲ و ۳۴ ضابطہ کے کوئی عدالت سشن مجاز نہ ہوگی - کہ کسی رعیت برطانیہ اہل یورپ کو کوئی سزائے سوائے سزائے موت یا مشقت تعزیری بحالت قید یا قید معہ جرمانہ یا جرمانہ کے دے۔

ٹپنہ صفحہ ۱۴۴۔

بنا دینا حکم سزائے موت

دفعہ ۵۴۔ ہر حال میں جہاں سزائے موت کا حکم صادر ہوا ہو۔ گورنمنٹ ہند یا اُس گورنمنٹ کو جس کے علاقہ کے اندر مجرم کی نسبت ایسی سزا کا حکم صادر ہوا ہو اختیار ہوگا کہ مُجرم کی بلا رضامندی اُس سزا کو اور کسی سزا کے ساتھ جو اس مجموعہ میں مقرر کی گئی ہے بدل دے۔

شرح دفعہ ہذا میں شاہی اختیارات ترحم و مصلحت خاص پر مبنی ہیں کہ جب کبھی قرین مصلحت سمجھا جائے کہ حکم سزا موت کو کسی دوسری سزا مجموعہ ہذا میں تبدیل کیا جاوے تو بلا رضامندی مجرم گورنمنٹ ہند یا وہ گورنمنٹ جس کے حدود علاقہ کے اندر حکم ہوا ہو سزائے موت مجرم کو کسی دوسری سزا کے سزا تبدیل کردے۔ اور جب دفعہ ۴۰۱ ضابطہ فوجداری کسی حکم سزا صادر شدہ کو گورنمنٹ ہند یا گورنمنٹ بلا شرط یا بپابندی اُن شرائط کے جس کو شخص مجرم قرار دادہ قبول کرے۔ اُس حکم سزا کی تعمیل معطل کر دے یا سزائے مجوزہ کو کلاً یا جزواً معاف کر دے۔ اور کارروائی ضابطہ بموجب شرائط تحت دفعہ ۴۰۱ ضابطہ فوجداری عمل ہوگا اور یہی وجہ ہے کہ جب سشن سے بحالی حکم سزائے موت کے لئے کاغذات مثل ہائیکورٹ میں بھیجے جاتے ہیں تو ہائیکورٹ کو زیر دفعہ ۳۷۶ ضابطہ فوجداری اختیار ہوتا ہے کہ حکم سزا بحال رکھے یا جو حکم قانوناً جائز ہو صادر کرے۔ چنانچہ بمنشائے دفعہ ۳۸۱ ضابطہ فوجداری ہے۔ عدالت سشن کو لازم ہے کہ جو حکم ہائیکورٹ سے بحال حکم سزا یا اور جو حکم صادر ہو تعمیل کرے اور بمنشائے دفعہ ۴۰۲ ضابطہ فوجداری گورنمنٹ ہند یا لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ بلا رضامندی اُس شخص کے جس کے نام حکم سزا صادر ہوا ہو سزا ہائے مفصل ذیل میں سے کسی ایک سزا کے عوض دوسری سزا جو اس کے بعد لکھی گئی ہے تجویز کردے۔

سزا ہائے موت۔ حبس بعبور دریائے شور۔ مشقت تعزیری بحالت قید۔ قید سخت کسی میعاد کے لئے جو اس سے زیادہ نہ ہو جو اس پر قانوناً عاید ہو سکتی تھی۔ قید محض تا حد میعاد مذکور صدر جرمانہ اور کوئی حکم احکام دفعہ ۵۴ یا ۵۵ تعزیرات ہند خلل انداز نہوگا

(۳) جب ملزم سنگین جرم کا مرتکب ہووے تو نوعیت جرم کے لحاظ سے زیادہ سے زیادہ سزا کا حکم دینا چاہیئے۔ اور جب کسی جرم میں جرمانہ کیا جاوے تو جرمانہ کی سزا بھی بلحاظ نوعیت جرم کیا جاوے اور زیادہ سے زیادہ جرمانہ کیا جاوے اور یہ امر ملحوظ رہے کہ جرمانہ اسیقدر مناسب ہوگا کہ جسقدر ملزم سے ادا کیا جاسکے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۱۰ ۳۱ صفحہ ۸۸۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۴۳۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء الہ آباد صفحہ ۹۱۹۔ سنہ ۱۹۳۰ء آل لا جرنل صفحہ ۲۶۔

(۴) جو شخص پولیٹیکل جرائم کا ارتکاب کرتا ہے وہ اعتبار خود ضائع کرتا ہے اس لئے اُس کے مدعا کے انسداد کے لئے سخت سزا مطلوب ہوتی ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۵ صفحہ ۴۸۰ سنہ ۱۹۳۳ء آل لا جرنل صفحہ ۷۹۹۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۹۶۷۔ ۱۴ لا رپورٹ آل کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۵۹۔ ۲۰ آل انڈیا کریمنل رپورٹ ۱۴۵ سنہ ۱۹۳۳ کریمنل کیسز صفحہ ۱۲۰۲۔ ۶ رپورٹ الہ آباد صفحہ ۶۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد صفحہ ۶۹۰

(۵) ملزم کی عمر بنفسہ تخفیف سزا کے لئے کافی نہیں ہے اس مقدمہ میں واقعات و حالات مقدمہ پر غور کر کے حکم دینا چاہیئے۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۰ صفحہ ۸۰ کریمنل لا جرنل جلد ۳۳ صفحہ ۸۳۷ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۲۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ کلکتہ صفحہ ۱

(۶) عام طور پر بجز خاص حالات مقدمہ کے اصلی حکم سزائے قید کے ساتھ جرمانہ کرنا ناواجب ہے اور یہ اُسوقت مناسب ہوتا ہے جبکہ انصافاً جرمانہ کرنا عدالت ضروری خیال کرے یا سزائے قید خفیف ہو یا قانوناً سزائے قید کے ساتھ جرمانہ لازمی ہو یا حسب منشا دفعہ ۵۴۵ ضابطہ فوجداری معاوضہ مستغیث کو دلانا مطلوب ہو۔ یا جن مقدمات میں ملزم نے ارتکاب جرم سے استفادہ حاصل کیا ہوا ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۴ صفحہ ۱۳۷۔ سنہ ۱۹۳۱ء کریمنل کیسز صفحہ ۹۹۰۔ ۵۳ کیسز لا جرنل صفحہ ۴۵۵۔ ۳۵ کس ویکلی نوٹ صفحہ ۵۱۹۔ ۳۳ کریمنل لا جرنل صفحہ ۱۳۱ کلکتہ۔ ۱۷ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۱۰۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ صفحہ ۸۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ صفحہ ۱۰۷۔

(۷) بلحاظ قانونی گرفت کے سزائے قید دینا لازمی نہیں ہے بلکہ عام طور پر سزائے قید اس کو دینی چاہیئے جنہوں نے دلیری سے ارتکاب جرم کیا ہو۔ اور جن کے خصائل و طبائع مجرمانہ ہوں۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۴ صفحہ ۲۳۴۔ انڈین رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء پٹنہ صفحہ ۴۶۴ = سنہ ۱۹۳۱ء کریمنل کیسز صفحہ ۷۹۔ ۱۳ پٹنہ لا ٹائمز صفحہ ۱۷۹۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۲ صفحہ ۱۱۲۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء

تجویز کرے۔

شرط نسبت حکم سزا کے جو دس برس سے زیادہ میعاد کے واسطے ہو۔ مگر دوام کے واسطے نہ ہو

مگر شرط یہ ہے کہ جب کوئی مجرم اہل یورپ یا اہل امریکہ در صورت نہ صادر ہونے ایکٹ مذکور کے مستوجب حکم سزا یا حکم حبس بعبور دریائے شور کا دس برس سے زیادہ میعاد کے واسطے ہوتا مگر دوام کے واسطے نہ ہوتا۔ تو وہ مستوجب اسکا ہوگا کہ اُس کو نسبت حکم سزا یا حکم قید مشقت تعزیری میں رہنے کیلئے چھ برس سے زیادہ اس مدت تک جو عدالت مناسب تصور کرے صادر ہو نہ واسطے دوام کے۔

شرح دفعہ ہذا میں بموجب ایکٹ نمبر ۲۴ سنہ ۱۸۵۵ع اہل یورپ و اہل امریکہ سب کوئی بموجب کسی جرم قانون تعزیرات ہند مستوجب سزا حبس بعبور دریائے شور ہووے۔ تو اُس کو بعبور دریائے شور کی سزا کیجگہ مشقت تعزیری بجائے قید کی سزا تجویز کیجاوے۔ اور بعہد صدور ایکٹ ہذا کے اگر کسی مجرم کی نسبت اس میں حکم سزا مستوجب میعاد کرانا ساں ہو سکتی حکم سزا یا حکم سزائے قید مشقت ... رہنے کے لئے جو چھ برس سے زیادہ نہ ہو صادر کرے۔ اور شرط ہذا بموجب ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۴ع اجرا ہوئی ہے اور کارروائی تحقیقات و تجویز مقدمات رعیت برطانیہ اہل یورپ باب ۳۳ ضابطہ فوجداری دفعات ۴۴۳ لغایت ۴۴۹ میں درج ہے۔

اور رعیت برطانیہ اہل یورپ کی تعریف بدفعہ ۴ ضابطہ فوجداری ضمن (ط) میں حسب ذیل کیگئی ہے

(۱) ہر رعیت ملک معظم جو نسلاً او لاد ذریعہ اہل یورپ سے ہو۔ اور جس نے برٹش جزائر یا کسی نوآبادی میں تولد پایا۔ یا حقوق رعیتی حاصل کئے یا کونت مستقل اختیار کی۔

یا

(۲) ہر رعیت ملک معظم جو کسی ایسے شخص کی صحیح النسب اولاد یا اولاد کی اولاد ہو۔

جبس دوام بعبور دریائے شور کے حکم سزا کا تبادل

دفعہ ۵۵- ہر حال میں جہاں حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم صادر ہوا ہو گورنمنٹ ہند یا اُس گورنمنٹ کو جس کے علاقہ کے اندر مجرم کی نسبت ایسی سزا کا حکم صادر ہوا ہو اختیار ہوگا کہ مجرم کی بلا رضامندی اُس سزا کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کے ساتھ جس کی میعاد چودہ برس سے زیادہ نہ ہو بدل دے۔

شرح بدفعہ ہذا جس مجرم کو حکم سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور ہوا ہو تو گورنمنٹ ہند یا لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ بغیر رضامندی مجرم کے اُس سزا مجوزہ حبس دوام مذکور کو ہر دو اقسام قید مشقت تعزیری بحالت قید یا قید محض کے ساتھ جسکی میعاد چودہ برس سے زیادہ نہ ہو بدل دے۔ اور طریق کارروائی ضابطہ یہ ہے کہ ملزم سزا یاب کی درخواست معافی یا تبادلہ سزا کو اصلی عدالت مجوزہ کے پاس اظہار رائے کیلئے بمنشاء دفعہ ۴۰۱ ضابطہ فوجداری لوکل گورنمنٹ بھیجے گی اُس اظہار رائے پر جیسا کہ لوکل گورنمنٹ مناسب سمجھیگی حکم صادر کریگی۔ اور مجرم کی سزا جو بشرائط معطل یا معاف کیگئی ہو اور مجرم نے خلاف ورزی شرط کی ہو تو عہدہ دار پولیس بغیر وارنٹ اس کو گرفتار کرلے گا اور وہ مجرم نا تمام جزو میعاد سزا بھگتنے کے لئے پھر جیل میں بھیجا جائیگا۔ اور مزید توضیح تحت دفعہ ۴۵ تعزیرات ہند کی گئی ہے۔

اہل یوروپ اور اہل امریکہ کو مشقت تعزیری بحالت قید کی سزا کا حکم دیا جانا

دفعہ ۵۶:- جب کبھی کسی شخص پر جو اہل یوروپ یا اہل امریکہ ہو کوئی ایسا جرم ثابت ہو جس کی پاداش میں اس مجموعہ کی رُو سے حبس بعبور دریائے شور کی سزا مقرر ہے۔ تو عدالت کو لازم ہے۔ کہ ایکٹ نمبر ۲۴ ۱۸۵۵ء کے احکام کے بموجب مجرم کی نسبت حبس بعبور دریائے شور کی جگہ مشقت تعزیری بحالت قید کی سزا

محسوب ہو گی۔

شرح بدفعہ ہذا جب مجرم کو حبس بعبور دریائے شور کا حکم ہو چکا ہو تو جب تک مجرم عبور دریائے شور ہو اس کے ساتھ ایسا عمل ہو گا کہ گویا اُس کی نسبت قید سخت کا حکم ہوا ہے، اور وہ ایام میعاد حبس بعبور دریائے شور میں محسوب ہوں گے۔

اور گورنمنٹ ہند یا لوکل گورنمنٹ یا افسر مجاز قرار دادہ ایسے مقامات مقرر کرے کہ جہاں مجرمان حبس عبور دریائے شور بھیجے جایا کریں گے۔ لیکن عدالت اپنے حکم میں بمنشائے دفعہ ۳۶۸ ضمن ۲ ضابطہ فوجداری اُس مقام کی تصریح نہ کرے گی جس میں کہ شخص سزایاب کو بھیجنا منظور رہو۔

قید کی جگہ حبس بعبور دریائے شور

دفعہ ۵۹:- ہر حالت میں جہاں مجرم سات برس یا زیادہ میعاد کی قید کا مستوجب ہو عدالت مجوز سزا کو اختیار ہو گا کہ حکم سزائے قید صادر کرنے کے عوض میں مجرم کو کسی ایک میعاد کے واسطے جو سات برس سے کم اور اُس میعاد سے زیادہ نہ ہو جس میعاد تک وہ مجرم اس مجموعہ کی رُو سے قید کا مستوجب ہے۔ حبس بعبور دریائے شور کی سزا کا حکم دے

شرح بدفعہ ہذا جو مجرم کسی جرم سزائے قید سات برس یا زیادہ میعاد قید کا مستوجب ہو عدالت مجوز سزا کو اختیار ہے کہ مجرم کو اس سزائے جرم میں بجائے قید کرنے کے حبس بعبور دریائے شور کا حکم دے۔ لیکن اصل جرم کی سزائے قید سے زیادہ نہ ہو مثلاً بدفعات ۳۷۶ و ۳۹۴ و ۳۹۳ و ۳۹۹ و ۴۰۱ و ۴۰۲ وغیرہ تعزیرات ہند میں سزائیں سات سال سے کم نہیں ہیں ان میں سے یا کسی ایسے ہی ایک جرم قابل سزائے قید میں عدالت مجوزہ کو اختیار ہے کہ بجائے سزائے قید کا حکم صادر کرنے کے مجرم کو اس میعاد کے لئے حبس بعبور دریائے شور کا حکم دے۔ لیکن ایک ہی جرم کی پاداش میں سزا ہو سکتی ہے نہ کہ مختلف جرائم کے مرتکب جرم کو بصراحت صدر حکم دیا جا سکتا ہے۔ مثلاً بدفعہ ۳۷۶ و ۳۶۳ تعزیرات سات سال و چار سال کا حکم بارہ سال حبس بعبور دریائے شور صادر کرنا خلاف منشا دفعہ ۵۹ تعزیرات ہند

سزا کی میعادوں کے اجزا

دفعہ ۵۷:- سزا کی میعادوں کے اجزا کے حساب کرنے میں حبس دوام بعبور دریائے شور بیس برس کے حبس بعبور دریائے شور کے برابر سمجھا جائے گا۔

شرح دفعہ ہذا میں حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا کا شمار بیس سال کے برابر سمجھا گیا ہے تاکہ تاریخ حکم سزا سے وہ میعاد بیس سال شمار کیجاوے اور ازاں بعد مجرم سزا یافتہ بعد انقضائے میعاد و مجرائے ایام نیک چلنی وغیرہ مخلصی پا جائیگا۔

اور قیدیوں کو بصورت ان کے نیک چلن و احکام جیل کا کامل اتباع کرنے کی صورت میں حسب باب بیس فقرہ ۶۳۵ لغایت ۶۳۹ جیل مینول علاوہ یا ضافہ دیگر معافی کے ایک سال کی قید میں ۱۵ یوم کی معمولی معافی اور ایک ماہ نیک چلنی میں بموجب فقرہ ۶۳۵ ایک یوم اور دو یوم فی ماہ جبکہ محنت سے روزانہ کام انجام دیا جاوے اور قراردادوں کی صورت میں ۸ یوم فی ماہ اور نگران کار دن کو فی یوم ۶ ماہ اور قیدی یا سپاہیوں کو فی ماہ ۴ یوم بموجب فقرہ ۶۳۶ عطا کیجاتی ہے اور جو قیدی باورچی خانوں یا خاکروبوں یا تعطیلات میں کام کرتے ہیں ان کو حسب فقرہ ۶۳۸ یا ضافہ دیگر معافیوں کے دو یوم فی سہ ماہی عطا ہوتی ہے۔ اور ڈسٹرکٹ قیدی پر درج کیجاتی ہے اور زیر فقرہ ۶۴۴ خاص خدمات کی ہیں ایک سال میں دو ماہ کی معافی دیجاتی ہے اس طرح سے حبس دوام کی سزا کا قیدی ۱۵ سال قید بھگت کر مخلصی پا جاتا ہے۔

جن مجرموں کی نسبت سزائے حبس بعبور دریائے شور کا حکم ہو چکا ہے، عبور دریائے شور تک ان کے ساتھ کس طرح عمل کیا جائے۔

دفعہ ۵۸:- ہر حال میں جہاں حبس بعبور دریائے شور کا حکم صادر ہوتا وقتیکہ عبور دریائے شور عمل میں نہ آئے مجرم کے ساتھ ویسا ہی عمل کیا جائیگا کہ گویا اس کی نسبت قید سخت کا حکم صادر ہوا اور جو میعاد ایسی قید میں منقضی ہوگی وہ میعاد اسی حبس بعبور دریائے شور میں

وسو سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی ملزمان نہایت غریب ناقابل ادائے جرمانہ تھے۔
لاہور ہائیکورٹ میں اپیل ملزمان پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ ملزمان کی حیثیت ناقابل ادائے جرمانہ ہے اور جبکہ ملزمان غریب نادار ہوں تو حکم سزائے قید کے ساتھ حکم سزائے جرمانہ صادر کرنا پسندیدہ نہیں ہے حکم سزا تخفیف کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۸۳۸ لاہور۔ ۳۰ پنجاب لارپورٹ صفحہ ۱۲۵۔ ۱۱ لاہور لاجرنل صفحہ ۲۳۰۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۷ صفحہ ۸۰۲۔

حکم سزا خاص حالتوں میں ایسی قید کے لئے ہو سکتا ہے، جو کُلاً یا جزواً سخت یا محض ہو۔

دفعہ ۶۰:۔ ہر حال میں جہاں مجرم دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کا مستوجب ہو عدالت مجوز سزا کو اختیار ہوگا کہ سزا کے حکم میں یہ ہدایت کرے کہ قید کُل میعاد تک سخت ہو یا کُل میعاد تک قید محض ہو۔ یا یہ کہ اس میعاد کی کچھ مدت تک قید سخت ہو اور باقی مدت میں قید محض رہے۔

شرح بدفعہ ہذا تحت دفعہ ۵۳ تعزیرات ہند قید قسم چہارم میں قید جو دو قسم کی سزا کی درج ہے یعنی قید سخت با مشقت یا قید محض کا کوئی مجرم مستوجب سزا ہو تو عدالت مجوز سزا کو مجاز قرار دیا گیا ہے کہ حکم سزا میں مجرم کو کل میعاد تک قید سخت با مشقت کا حکم دے یا کل میعاد تک قید محض کا حکم دے یا کچھ مدت تک قید سخت اور باقی مدت تک قید محض کا حکم صادر کرے۔

اور جب مجرم قابل سزا کی عمر قید ۔ ۵ برس سے کم ہو اور عدالت مجاز سے جرم کی علت میں سزائے قید کا حکم ہوا ہو تو حسب دفعہ ۳۹۹ ضابطہ فوجداری عدالت فوجداری کو اختیار ہے کہ مجرم کو جیل قید بھگتانے کے لئے بھیجنے کے عوض اس کو ایسے ادیب گاہ میں محبوس کیا جاوے جہاں بموجب قواعد تادیب گاہ جس میں پیشتر سے مقید

ہوگا۔ اور جن جرائم میں سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور یا میعاد قید دس سال ہو تو حسب دفعہ ۵۹ تعزیرات ہند بجائے حکم سزائے قید دس سال کے حبس بعبور دریائے شور میعاد دس سال تک کا حکم عدالت مجاز دے سکتی ہے۔

رولنگ آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۹۵ تعزیرات ہند میں عدالت سشن جج کماؤن نے مجرم کو پندرہ سال کے لئے حبس بعبور دریائے شور کا حکم دیا تھا جس کا اپیل ہائیکورٹ الہ آباد میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ جن جرائم میں حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید میعاد دس سال کا حکم ہووے وہاں عدالت مجوزہ سزا دس سال سزائے قید اصل جرم سے زیادہ کیلئے حبس بعبور دریائے شور کا حکم صادر نہیں کر سکتی اور بمنظوری اپیل ملزم پانچ سال کم کئے جا کر دس سال کے لئے عبور دریائے شور قائم رکھا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۰ صفحہ ۵۶۱ سنہ ۱۹۱۹ع [illegible]۔ انڈین کیسز جلد ۵۱ صفحہ ۹۷

(۲) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۴۰۲ ضمن ۱ تعزیرات ہند میں ملزم کو عدالت سشن سے تین سال قید سخت کا حکم ہوا تھا اور ازدیادی سزا کے لئے ہائیکورٹ مدراس میں نگرانی پیش ہوکر ملزم کو ہائیکورٹ سے حکم حبس بعبور دریائے شور میعادی چودہ سال صادر ہوا جس حکم کے خلاف پریوی کونسل میں درخواست پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ جب جرم کی پاداش میں حبس دوام بعبور دریائے شور یا میعاد قید دس سال کا حکم ہو تو حسب دفعہ ۵۹ تعزیرات ہند حکم سزائے حبس عبور دریائے شور اس سزائے قید سے زیادہ حکم نہیں دیا جا سکتا ہے جو اس جرم میں مقرر ہے اور جس میں زیادہ سے زیادہ سزائے قید کا مجرم مستوجب ہے اور اپیلانٹ جرم دفعہ ۴۰۲ تعزیرات ہند میں زیادہ سے زیادہ سات سال حبس دریائے شور کے لئے دس سال کی میعاد کا حکم دیا جا سکتا ہے۔ مقدمہ ہذا واپس ہائیکورٹ میں بھیجا جاوے کہ بموجب ہدایت مطابق قانون حکم صادر کرے۔ کلکتہ جلد ۴۸ صفحہ ۱۰۶۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۲ صفحہ ۱۷۴ سنہ ۱۹۲۱ع پریوی کونسل۔ انڈین کیسز جلد ۵۹ صفحہ ۹۷۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۱ع پ۔ c صفحہ ۴۴۔ ۲۴ مدراس صفحہ ۲۵۷۔ ۲۳ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۵۰۷۔ ۳۳ کلکتہ لا جرنل صفحہ ۲۲۲۔ ۲۵ کیسز ویکلی نوٹ صفحہ ۱۴۵۔ ۴۰ مدراس لا جرنل صفحہ ۱۹۴۔ ۳۰ مدراس لا ٹائمز پ c صفحہ ۱۹۲۔ ۱۳ مدراس لا ویکلی صفحہ ۲۲۳۔ سنہ ۱۹۳۱ع مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۲۹۔ ۲۲ کریمنل لا جرنل صفحہ ۱۷۴۔

(۳) ایک مقدمہ جرم ۵۹ لغایت ۴ تعزیرات ہند میں ۴ ملزمان کو عدالت سے سزائے قید و

مستوجب ہوگا غیر محدود ہے۔ مگر چاہیئے کہ اندازہ سے زائد نہ ہو۔

شرح بدفعہ ہذا سزائے جرمانہ کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی ہے۔ لیکن تاہم بحالات حیثیت ملزم اندازہ سے زائد نہیں ہونی چاہیئے۔ اور عدالتوں کو اصول وضع دفعہ ہذا پر غور رکھنا چاہیئے۔ کہ ایک غریب نادار شخص پر بنام نہاد جرمانہ کرنے سے منشاء قانون پورا نہیں ہوتا ہے۔ اور لکھوکہا انسان ہندوستان میں ایسے موجود ہیں۔ جن کو بقیام حیات اپنی شکم پوری کرنا بھی مشکل سے ہوتا ہے چہ جائیکہ صبح وشام کی خورد ونوش سے کچھ پس انداز اُن کے پاس باقی رہے۔ اس لئے جُرمانہ بلحاظ بحالات حیثیت مُجرم کیا جانا چاہیئے۔ کیونکہ ایسا جرمانہ کرنا جو ادا نہ ہوسکے بے سُود ہے۔

رُولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ جُرم دفعہ ۳۲۳ تعزیرات ہند میں تین ملزمان کو عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے سوسو روپیہ جُرمانہ کی سزا ہر ایک مُلزم کو دی گئی تھی جس کی نگرانی لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ خواہ کیسے ہی سنگین جُرم میں ملزم کو سزا دی جاوے ایسی سزا جرمانہ نہ کی جاوے کہ جس کی ادائیگی سے خود ملزم کی بربادی اور اُس کے کُنبہ پر دشواری کا اثر پیدا کرے۔

اور ہر ایک مقدمہ میں انتہائی سزا جُرمانہ مُلزم کی حیثیت موجُودہ کو ملحوظ رکھہ کر صادر کی جایا کرے اور یہ خصوصیت جُرمانہ مجموعہ ہذا میں عدالت کی پسند یدگی پر منحصر نہیں ہے اور ذمہ واری ادائیگی جُرمانہ حکم سزائے قید پر محدود نہیں ہے۔ اور اگر جرم سنگین نوعیّت کا ہو تو بمقابلہ جُرمانہ کے حکم سزائے قید زیادہ مناسب ہے اور بجائے سوسو روپیہ کے تیس تیس روپیہ جُرمانہ قائم رکھا گیا اور مابقا کم کیا گیا۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۷۹۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۸۷۹ سنہ ۱۹۲۳ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۹۹۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء لاہور صفحہ ۸۱۔ ۵ لاہور لاجرنل صفحہ ۲۷۱۔

(۲) ایک مقدمہ میں صاحب سشن جج کرنال نے تین تین صد روپیہ جُرمانہ چار ملزمان اور ایک ملزم پر یکصد روپیہ جرمانہ کی سزا دی تھی۔ جس کی

کی تعلیم کے وسائل موجود ہوتے ہیں عمل درآمد کیا جائیگا اور ایکٹ تادیب گاہ ۱۸۹۷ء کے مطابق ذمہ داری ہوگی اور مجرم اس میعاد حکم سزا سے زائد عرصہ تک تادیب گاہ میں نہ رکھا جاوے گا۔

اور عموماً بارہ بجے شب کے بعد دوسری تاریخ شروع ہو جاتی ہے اور جس ماہ میں مجرم کو حکم سزائے قید دیا گیا ہو تو ایک ماہ کی میعاد ان ایام کی تعداد کے لحاظ سے تصور کی جاوے گی مثلاً ۲۸ فروری کو ایک ماہ کی قید کا حکم ۲۷ مارچ کی روز شب کو منقضی ہو جائے گا اور اگر ۳۱ اکتوبر کو حکم سزا صادر ہو تو ۳۰ نومبر کو ایک ماہ پورا ہو جاوے گا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ جرم دفعہ ۴۵۹ تعزیرات ہند میں چار ملزمان کے منجملہ دو کو چار چار سال اور دو ملزمان کو پانچ پانچ سال قید سخت کے علاوہ سو سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہر ایک کو دیگئی تھی ملزمان کے اپیل باقاعدہ لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ جب ملزمان بہت غربت کی زندگی بسر کرتے ہوں تو اصلی حکم سزائے قید کے ساتھ سزائے جرمانہ کبھی کیا جاوے۔ چونکہ حکم سزا سخت ہے اس لئے حکم سزائے جرمانہ کلیتاً منسوخ کیا جاوے۔

اور حکم سزائے قید بجائے پانچ سال یا چار سال کے دو سال اور ڈھائی سال قائم رہی اور مستغاث منسوخ تصور ہووے۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۸۳۸ سنہ ۱۹۲۹ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۷ صفحہ ۸۰۲ – ۱۱ لاہور لا جرنل صفحہ ۲۳ – ۳۱ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۲۵۔

دفعہ ۶۱:۔ بموجب ایکٹ ۱۶ سنہ ۱۹۲۱ء منسوخ شد

دفعہ ۶۲:۔ بموجب ایکٹ ۱۶ سنہ ۱۹۲۱ء منسوخ شد

مقدار جرمانہ **دفعہ ۶۳:۔** جس محل میں جرمانہ کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی ہے، اس محل میں اس جرمانہ کی مقدار جس کا مجرم

کلکتہ صفحہ ۱۹۳ - ۵۸ کلکتہ صفحہ ۱۲۹۳ - سنہ ۱۹۳۲ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۱ - ۹ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۵۱ - آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ صفحہ ۶۳ -

(۵) ایک مقدمہ میں ایک بوڑھے غریب آدمی پر حکم سزائے قید و جرمانہ عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے صادر کیا گیا تھا جس کی نگرانی لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ ایسے ضعیف العمر غریب شخص کو سزائے قید کے ساتھ جرمانہ ناقابل ادائیگی کرنا غیر ضروری خیال کرتے ہیں جو اس کی پیرانہ سالی عمر میں وصول ہونا ناممکن ہے بمنظوری نگرانی حکم سزائے جرمانہ معاف کیا گیا۔ ۳۰ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۶۸ -

(۶) ایک مقدمہ میں مختلف ارتکاب جرائم پر عدالت سے مجموعتاً ملزم کو سزائے جرمانہ کیا تھا مگر اس میں امتیازیہ طور سے توضیح تخصیص جرائم نہیں کی گئی تھی۔ چنانچہ نگرانی پر سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ قرار دیا گیا کہ جب مختلف جرائم میں حکم سزائے جرمانہ صادر کیا جاوے۔ تو ان جرائم میں مقدار جرمانہ کی تخصیص کی جانی چاہیئے۔ کہ کس کس خاص جرم میں کیا کیا جرمانہ کیا گیا ہے۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء سندھ صفحہ ۶۷ - ۲۴ سندھ - انڈیا لا رپورٹ صفحہ ۳۰۴ - سنہ ۱۹۳۱ء کریمنل کیسز صفحہ ۳۸۲

(۷) ایک مقدمہ میں مجسٹریٹ درجہ اول نے ملزم کو حکم سزائے قید و جرمانہ کیا تھا اور بعدم ادائے جرمانہ قید کا حکم دیا تھا۔

اور حکم سزائے قید و عدم ادائے جرمانہ کو ساتھ ساتھ (Con- -current) بھگتنے کا حکم دیا تھا۔ چنانچہ نگرانی پر رنگون ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ چھ ماہ حکم سزائے قید و قید عدم ادائے جرمانہ کو ساتھ ساتھ (Concurrent) بھگتنے کا دیا گو خلاف قانون نہیں ہے۔ لیکن اصلی منشائے دفعہ ۶۴ تعزیرات ہند کے خلاف ہے۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء رنگون صفحہ ۵۱ - سنہ ۱۹۳۱ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۵۳ - انڈین کیسز جلد ۱۳۱ صفحہ ۶۱ -

(۸) ایک ملزم کے خلاف چند مقدمات مختلف جرائم زیر تجویز عدالت مجسٹریٹ

نگرانی لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ ایسا حکم سزائے جرمانہ صادر نہیں کرنا چاہیئے۔ جس کو ملزم بغیر اپنی بربادی اور کنبہ کی دشواری کے ادا نہ کر سکتا ہو۔ چنانچہ وہ دوصد روپیہ جرمانہ ہر چہار ملزمان اور پچاس روپیہ جرمانہ پانچوں ملزماں کا کم کیا گیا اور آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء لاہور صفحہ ۸۱ کا حوالہ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۸۰۴ سنہ ۱۹۲۶ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۹۳ صفحہ ۷۰۴۔ ۲۷ پنجاب لاریپورٹ صفحہ ۱۹۹۔ ۸ لاہور لاجرنل صفحہ ۱۸۳۔

(۳) ایک مقدمہ میں رائے بہادر سیٹھ گنگا ساگر پر بجرم دفعہ ۱۷۷ تعزیرات ہند عدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزادی گئی تھی۔ اور لکھا گیا تھا کہ بہت بڑی تعداد کمپنیوں میں ملزم حصہ دار ہے اور ایک متمول صاحب ثروت سوداگر ہے اور اپیل ملزم سشن کورٹ سے نامنظور کیا گیا تھا۔ چنانچہ نگرانی ایزادی سزا الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ جب نوعیت جرم سنگین نہ ہو تو بدیں وجوہ کہ ملزم جرمانہ بآسانی ادا کرسکتا ہے۔ اس پر انتہائی سزا جرمانہ کرنا قانونی وجہ نہیں ہے۔ چنانچہ نگرانی ایزادی سزا گورنمنٹ ایڈووکیٹ نامنظور کی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۸۸ سنہ ۱۹۳۰ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۳۵۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء الہ آباد صفحہ ۹۱۹ = سنہ ۱۹۳۰ء الہ آباد لاجرنل صفحہ ۲۰۔

(۴) ایک شخص نے بغیر حصول لائسنس داخلائے فیس بمنشائے دفعہ ۳۹۱ کلکتہ میونسپل ایکٹ بھٹی ایٹر کا اجرائے کیا تھا۔ جسکو زیر دفعہ مذکور جرمانہ کیا گیا تھا اور بعدم ادائے جرمانہ سزائے قید کا حکم دیا گیا تھا۔ جس کی نگرانی کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ جب کسی شخص کو زیر دفعہ ۳۹۱ کلکتہ میونسپل ایکٹ سزائے جرمانہ کی جاوے تو وہ قانوناً تحت دفعہ ۶۴ تعزیرات ہند بعدم ادائے جرمانہ حکم سزا قید دیا جا سکتا ہے اور ایسا ہی ایکٹ عبارت عامہ بنگال دفعہ ۲۶ مؤید کریمنل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۳۰۳۔ کلکتہ انڈین کیسز جلد ۱۳۶ صفحہ ۴۳۵۔ ۳۵ کیسز ویکلی نوٹ صفحہ ۸۶۵۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء

شرح

بدفعہ ہذا یہ امر صاف کیا گیا ہے۔ کہ جب حسب منشائے دفعہ ۷۰ تعزیرات ہند صورت جرم قابل سزائے قید اور جرمانہ یا محض جرمانہ یا قید یا جرمانہ کی سزا کا حکم عدالت مجوزہ سے دیا گیا ہو۔ کہ بعدم ادائے جرمانہ مجرم ایک خاص میعاد تک قید رہے۔ تو یہ قید اصل حکم قید کے علاوہ ہوگی۔ مثال اول میں حکم سزائے جرمانہ سے ہوگی۔ جس کا مجرم کی نسبت حکم ہوا ہے۔ اور جب کسی جرم کی پاداش میں قید اور جرمانہ مقرر ہو۔ تو بلحاظ نوعیت جرم مجرم کو سزائے قید کے ساتھ جرمانہ بھی کرنا چاہیئے۔ اور جہاں سزائے قید کے ساتھ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا لکھا ہے۔ وہاں سزائے قید لازمی ہے۔ اور جرمانہ باقتضائے رائے عدالت ہے۔ اور جب حکم سزائے قید کے ساتھ جرمانہ کیا جاوے تو بعدم ادائے جرمانہ بڑی سے بڑی میعاد قید بمنشائے دفعہ ۶۵ تعزیرات ہند ایک چوتھائی اصل قید جرم مذکور سے زیادہ نہیں ہوگی۔ اور وہ اسی قسم کی ہوگی جو اس جرم میں مقرر ہے۔ اور جب جرم کی پاداش میں صرف جرمانہ کی سزا مقرر ہو۔ وہاں بمنشائے دفعہ ۶۷ تعزیرات ہند جب پچاس روپیہ سے زیادہ سزائے جرمانہ نہ ہو۔ تو بعدم ادائے جرمانہ دو مہینے سے زائد قید نہ ہوگی۔ اور اگر جرمانہ سو روپے سے زیادہ نہ ہو۔ تو وہ سزائے قید چار ماہ سے زائد نہ ہوگی۔ اور باقی صورتوں میں خواہ کسی قدر تعداد کا جرمانہ کیا جاوے۔ اُس کے عدم ادائیگی میں سزائے قید چھ ماہ سے زیادہ نہ ہوگی۔ اور جب جرمانہ ادا کر دیا جاوے یا کچھ قید بھگتنے کے بعد ادائیگی جرمانہ ہو جاوے تو منشائے دفعہ ۶۸ و ۶۹ تعزیرات ہند وہ قید ختم ہو جاوے گی۔ اور دفعہ مذکور دفعات ۳۶۷ و ۳۸۵ ضابطہ فوجداری کا حصہ تصور کیا جانا چاہیئے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں عدالت ابتدائی سے مجرم کو دو ماہ قید سخت اور پچاس روپے جرمانہ اور بعدم ادائے جرمانہ ایک ماہ قید سخت کا حکم ہوا تھا۔ اپیل ملزم پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حکم سزا کم کر کے ایک ماہ قید سخت اور دو صد روپیہ جرمانہ اور عدم ادائے جرمانہ میں دو ماہ قید سخت کا حکم دیا تھا۔ پٹنہ ہائیکورٹ میں نگرانی پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ابتدائی عدالت کے حکم سے ایزادی سزا کا ہے۔ جو قابل بحال قائم نہیں رہ سکتا ہے۔ اس لئے بعدم اجرائے جرمانہ ایک ماہ قید سخت کا حکم کم کیا جا کر ایک ماہ قید سخت قائم رہا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۱۱۸۶ سنہ ۱۹۲۷ء پٹنہ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۲ صفحہ ۵۰ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء پٹنہ صفحہ ۲۲۵ ۔

درجہ اول تھے۔ اور عدالت مجسٹریٹ سے ایک جرم میں بہ ثبوت جرم ایک سال قید سخت کا حکم دیا گیا تھا اور اس حکم میں بمنشائے دفعہ ۱۲۳۔ ضابطہ فوجداری بعدم ادخال ضمانت حکم سزائے قید دو ماہ کا دیا گیا اور بہ ثبوت جرائم دفعات ۳۲۳ و ۳۳۶ تعزیرات ہند بہ ترجیح دفعہ ۱۲۳ ضابطہ فوجداری حکم سزائے قید فوراً زیر عمل کیئے جانے کا حکم دیا گیا تھا۔ اور حسب دفعہ ۳۹۷ ضمن ۲ ضابطہ فوجداری حکم سزائے قید دو ماہ فوراً واجب العمل کیا گیا اور حکم دو ماہ قید دفعہ ۱۲۳ ضابطہ کا بھگتاؤ کنکرینٹلی کیا جاوے۔ چنانچہ نگرانی رنگون با تیلوٹ میں بہ تسبیہ کر قرار دیا گیا کہ بموجب شرائط دفعہ ۳۹۷ ضابطہ عدالت مجاز ہے کہ پچھلی سزا فوراً یا بوقت انقضائے اس میعاد قید کے شروع کردے اور جب حکم سزا زیر دفعہ ۱۲۳ ضابطہ بصورت عدم ادخال ضمانت صادر ہوا ہو حکم آخیر سزا فوراً شروع ہو جاویگا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۳ صفحہ ۴۱۷ ارنگون۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۵ صفحہ ۴۴۶

جرمانہ ادا نہ ہونیکی صورت میں حکم سزائے قید

دفعہ ۶۴ ہر صورت جرم قابل سزائے قید ونیز جرمانہ میں جسمیں مجرم کی نسبت حکم سزائے جرمانہ معہ قید یا بلا قید ہو اور ہر صورت میں جرم قابل سزائے (قید یا جرمانہ میں یا) محض جرمانہ میں جسمیں مجرم کی نسبت حکم سزائے جرمانہ ہو۔ عدالت مجوز سزا کو اختیار ہوگا۔ کہ سزا کے حکم میں یہ ہدایت کرے۔ کہ اگر جرمانہ ادا نہ ہو تو مجرم ایک خاص میعاد تک قید رہے۔ اور یہ قید اُس قید کے علاوہ ہوگی۔ جس کا حکم مجرم کی نسبت ہوا ہو۔ یا اُس قید کے علاوہ ہوگی۔ جس کا مجرم حکم سزا کے تبادل کی رُو سے مستوجب ہو۔

کہ ملزم نے سزائے جرمانہ جرم دفعہ ۴۱۴ و ۴۲۲ تعزیرات ہند کا داخل کر دیا ہے اور جرم دفعہ ۱۷۰ تعزیرات ہند کی سزا بھگتنے گا۔ بمنظوری درخواست ملزم حکم منسوخ کیا گیا۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۲ صفحہ ۵۷۴۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء سندھ صفحہ ۹۱۔ کرمینل لا جرنل جلد ۳۲ صفحہ ۹۶۲۔ ۲۴ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۳۴۷ سنہ ۱۹۳۴ء کرمینل کیسز صفحہ ۳۸۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء سندھ صفحہ ۳۲۔

(۵) ایک ملزم کو سزائے قید و جرمانہ عدالت سے کیا گیا تھا۔ اصل سزائے قید بھگتنے کے بعد جرمانہ باقساط ادا کرنے کا حکم رکھا گیا تھا۔ چنانچہ اس کی ادائیگی کے بعد کچھ اقساط وصول طلب کی عدم ادائیگی پر مجسٹریٹ نے ملزم کو جیل میں بھیجدیا تھا جسکی درخواست ہائی کورٹ لاہور میں پیش ہو کر مجسٹریٹ کا ملزم کو بعدم ادائے مابقیا اقساط جیل میں بھیجنا خلاف قانون قرار دیا جا کر حکم مجسٹریٹ منسوخ کیا گیا تھا۔ اور ملزم کو رہا کیا گیا تھا۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء لاہور صفحہ ۱۔ ۳۷ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۴۵۔

جرمانہ ادا نہ ہونے کی صورت میں حد میعاد قید جبکہ جرم کی سزا قید اور جرمانہ دونوں ہیں

دفعہ ۶۵:۔ اگر کسی جرم کی پاداش میں قید اور جرمانہ دونوں سزائیں مقرر ہوں تو جو قید جرمانہ ادا نہ ہونے کی صورت میں عدالت کے حکم سے تجویز ہو۔ اس کی میعاد اس قید کی بڑی سے بڑی میعاد کی ایک چوتھائی سے زیادہ نہ ہوگی جو جرم مذکور کی پاداش میں مقرر ہے

شرح بدفعہ ہذا جب حکم سزائے قید کا جرمانہ تجویز ہو۔ یعنے جرم کی پاداش میں قید اور جرمانہ دونوں سزائیں مقررہ دی جائیں۔ تو جو قید بعدم ادائے جرمانہ تجویز کی جاوے۔ تو قید بڑی سے بڑی میعاد ایک چوتھائی سے زیادہ نہ ہوگی۔ جو جرم مذکور کی پاداش میں مقرر ہو۔ اور یہ دفعہ اُن جرائم سے متعلق نہیں ہے جن کی سزا محض جرمانہ ہو۔

اور جب کسی شخص پر تین جرائم کی تجویز ایک ہی وقت میں بمنشائے دفعہ ۲۳۴ ضابطہ فوجداری عمل میں لائی جاوے۔ تو ہر ایک جرم میں سزائے قید ایک ایک سال چھ چھ ماہ

۴ پٹنہ صفحہ ۶۴۸ — ۵ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۶۲۲

(۲) ایک ملزم مجرم دفعہ ۴۰۸ تعزیرات ہند سزایاب ہوا تھا۔ اور ایک جرم دفعہ ۴۳۴ تعزیرات ہند میں اسی ملزم کو سزا دی گئی تھی۔ اس پر سیشن جج نے بعدم ادائے جرمانہ کی سزائے قید کو ساتھ (Concurrent) بھگتنے کا حکم دیا تھا جسکی نگرانی ہائی کورٹ رنگون میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ دفعہ ۶۴ تعزیرات ہند میں Concurrent سزائے قید بھگتانے کا حکم نہیں ہے۔ جب کہ ملزم کسی سابقہ ارتکاب جرم میں سزایاب ہو چکا ہو۔ اور عدالت کو معمولی؛ فکام سزائے قید عدم ادائے جرمانہ میں جب کہ دوسرے جرم میں حکم سزا ہو چکا ہو۔ حکم سزا بعدم ادائے جرمانہ کی قید میں (Concurrent) ساتھ ساتھ بھگتانے نہیں دینا چاہیئے۔ ... کریمینل لا جرنل جلد ۳۲ صفحہ ۷۳۶ سنہ ۱۹۳۱ء رنگون — انڈین کیسز جلد ۱۳۱ صفحہ ۶۱ — ۱۶ آل انڈیا کریمنل رپورٹ جلد ۳۲ — ۱۹ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء رنگون صفحہ ۱۵ سنہ ۱۹۳۱ء کریمنل کیسز ۳۳ ۱۵۱۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۰ء رنگون ۱۳۵ — ۱۶ انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۹۴ —

(۳) عدم ادائے جرمانہ میں جو قید بھگتائی جاوے۔ دراصل قید حکم سزا بھگتنے کے بعد بھگتائی جاوے گی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۳ صفحہ ۷۶۴ سنہ ۱۹۳۲ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۵ صفحہ ۶۴۴ —

(۴) ایک ملزم کو سزائے قید و جرمانہ ہوا تھا۔ اور سزائے قید بھگتنے کے بعد ملزم نے بطور اقساط از جرمانہ داخل کرنے کے لئے ضمانت دی تھی۔ جس کو مجسٹریٹ نے رہا کر دیا تھا۔ چنانچہ ایک کی اقساط کا کچھ قدرے باقی رہ گیا تھا۔ جو باقساط ادا نہ ہونے کی صورت میں مجسٹریٹ نے ملزم کو جیل میں بھیجدیا تھا۔ لاہور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ مجسٹریٹ کا حکم رہائی برضمانت اور پھر جیل میں بھیجنے کا خلاف قانون تھا منسوخ کیا گیا۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۵ء لاہور صفحہ ۱ ۳۷ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۴۵ —

(۵) مسمی یعقوب کو ۳ مختلف جرائم دفعات ۱۷۰ و ۱۴۳ و ۳۴۳ تعزیرات ہند میں ۲۳۰ روپیہ جرمانہ ہوا تھا۔ ملزم نے دو جرائم کا جرمانہ ۲۰۰ روپیہ مجسٹریٹ کو داخل کرانے اور جرم دفعہ ۱۷۰ تعزیرات ہند کی سزا بعدم ادائے جرمانہ کے لئے کا حکم تھا جسکی درخواست مجسٹریٹ نے نامنظور کی تھی۔ سندھ جوڈیشل کمشنر کورٹ سے قرار دیا گیا

زیادہ بعدم ادائے جرمانہ ایک ہفتہ بلزم قید کیا جا سکتا ہے۔ اور دفعہ ۶۴ تعزیرات ہند و دفعہ ۲۵ ایکٹ عبارات شامہ صاف ہے۔ اور صورت ہائے دفعہ ۶۵ و ۶۷ حکم سزا قانون مختص الامر ایکٹ قمار بازی پر عاید ہو سکتی ہیں۔ اور حوالہ ۲۲ مدراس صفحہ ۲۳۸ و ۲ بمبئی لاء رپورٹ صفحہ ۱۰۸۱ کا دیا گیا تھا۔ اور لکھا گیا تھا۔ کہ بعدم ادائے جرمانہ سٹی مجسٹریٹ کا حکم ہر ایک مقدمہ میں ایک ہفتہ تک محدود کیا جاوے۔ اور حکم ایزادی سٹی مجسٹریٹ منسوخ کیا جاوے۔ سندھ جوڈیشل کمشنر کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ہر ایک قانون مختص الامر بمثل ایکٹ قمار بازی صورت ہائے دفعات ۶۵ و ۶۷ تعزیرات ہند کے متعلق ہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ جو حکم عدم ادائے جرمانہ صورت واقعہ دفعہ ۵ قانون قمار بازی میں دیا جا سکتا ہے۔ ایک ہفتہ سے زائد نہ ہوگا۔ اس لئے اس میں زائد حکم منسوخ کیا جاتا ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۹۰ سنہ ۱۹۲۶ء سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۹۱ صفحہ ۳۴۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء سندھ صفحہ ۱۴۴۔ ۲۰ سندھ لاء رپورٹ صفحہ ۱۴۲۔

(۴) ایک شخص کو چھ ماہ قید کا حکم دیا اور عدم ادائے جرمانہ کے قید کا حکم تھا۔ چنانچہ قید کا بھگتنا ساتھ ساتھ (~~concurrent~~) دیا گیا تھا۔ رنگون ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ حکم سزا دفعہ ۶۴ تعزیرات ہند کے گو خلاف ہے۔ لیکن خلاف قانون نہیں ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۱ صفحہ ۶۱۔ ۳۲ کرمینل لاجرنل صفحہ ۷۶۳۔ ۱۶ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۲۹۳۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء صفحہ ۱۲۵ سنہ ۱۹۳۱ء صفحہ ۱۵۳۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۵۳۔ آل انڈیا رپورٹ رنگون صفحہ ۱ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء

(۵) ایک مقدمہ میں مجسٹریٹ درجہ اول نے تین ملزمان کو بجرم دفعہ ۳۴۳ تعزیرات ہر ایک ملزم پر پچاس پچاس روپیہ جرمانہ اور بعدم ادائے جرمانہ پانچ پانچ ماہ قید سخت کا حکم صادر کیا تھا۔ اور مقدمہ کا ہرجانہ مستغیث کو دلایا تھا۔ اڈیشنل سشن جج نے اودھ چیف کورٹ میں نگرانی پیش کی جس پر قرار دیا گیا۔ کہ مجسٹریٹ کا بعدم ادائے جرمانہ پانچ ماہ قید سخت کا حکم دینا خلاف قانون ہے کیونکہ اصل جرم دفعہ ۳۴۳ تعزیرات ہند میں محض ایک سال قید مقرر ہے۔ اور بمنشا دفعہ ۶۵ تعزیرات ہند حکم نہیں دیا گیا ہے۔ اور حکم ہرجانہ جو ہر مقدمہ کا مستغیث کو دلایا جاتا ہے۔ خلاف منشائے قانون دفعہ ۵۴۶ (الف) ضابطہ فوجداری ہے۔ اس لئے نگرانی اڈیشنل سشن جج منظور اور حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۱۶۱ سنہ ۱۹۳۴ء اودھ چیف کورٹ۔

اور جرمانہ پچاس روپیہ۔ اور بعدم ادائے جرمانہ چار چار ماہ قید کا حکم دیا جا سکتا ہے"
اور یہی منشا دفعہ ۳۳ ضابطہ فوجداری کا ہے۔ کہ وہ حکم اس مجسٹریٹ مجوز کے اختیار سے
نہ ہوا ہو۔ جو اس کو مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رُو سے عطا کیا گیا ہے۔

رُولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ جرم دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند میں مجسٹریٹ نے سرسری تجویز کر کے ملزمان کو چار چار ماہ قید اور سو سو روپیہ جرمانہ کی سزا کا حکم دیا۔ اور بعدادائے جرمانہ دو دو ماہ قید کی سزا تجویز کی تھی۔ مجرمان کی درخواست پر لاہور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ حکم عدالت ماتحت خلاف احکام دفعہ ۲۶۲ ضمن ۲ بالضمام دفعہ ۳۳ ضابطہ فوجداری خلاف قانون ہے۔ اس لئے حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور درخواست ملزمان منظور کی گئی۔ کریمینل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۴۵ سنہ ۱۹۲۱ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۵۹ صفحہ ۹۴۸ - ۳ لاہور لاجرنل صفحہ ۳۴۶ -

(۲) ایک مقدمہ میں مجسٹریٹ درجہ اول نے بجرم دفعہ ۳۴۲ تعزیرات ہند ملزم کو پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی تھی اور بعدم ادائے جرمانہ پانچ ماہ قید سخت کا حکم دیا تھا۔ اڈیشنل سیشن جج نے بمنشائے دفعہ ۴۳۸ ضابطہ فوجداری اودھ چیف کورٹ میں تحریک کی۔ کہ حکم خلاف قانون قابل تنسیخ ہے۔ چنانچہ چیف کورٹ مذکور سے قرار دیا گیا۔ کہ حکم سزا پانچ ماہ قید سخت بعدم ادائے جرمانہ خلاف قانون ہے۔ زیر جرم ناقابل مداخلت پولیس ہیں۔ مجسٹریٹ نے مستغیث کو ہرجانہ دلانا تجویز کیا ہے۔ یہ منشائے دفعہ ۵۴۶ الف کے خلاف ہے۔ اور بجائے پانچ ماہ کے ۳ ماہ قید رہے گا۔ اور حکم ہرجانہ دلانے کا منسوخ کیا جاتا ہے۔ کریمینل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۱۱۶۱ اودھ سنہ ۱۹۲۴ء - انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۹۸۵ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء اودھ صفحہ ۱۰۹

(۳) چار ملزمان بجرم دفعہ ۴ و ۵ قانون قماربازی عدالت سیٹی مجسٹریٹ سے سزایاب کئے گئے تھے چنانچہ مسمی رادہو کو سزائے یکصد روپیہ جرمانہ اور بعدم ادائے جرمانہ ایک ماہ قید سخت اور مسمی بشوسنگھ ۲۰ روپیہ جرمانہ اور بعدم ادائے جرمانہ ½ ماہ قید سخت اور مسمی منو کو ۱۶۰ روپیہ جرمانہ اور بعدم ادائے جرمانہ دو ماہ قید سخت کا حکم دیا گیا تھا۔ ان ہر سہ ملزمان کے تنسیخ حکم کے لئے سندھ جوڈیشل کمشنر کورٹ میں سشن جج حیدرآباد نے تحریک کی۔ کہ حکم سٹی مجسٹریٹ صاف طور سے غلط ہے۔ کیونکہ بصورت دفعہ ۵ ایکٹ قماربازی ملزم ایک ماہ تک قید کیا جا سکتا ہے۔ یا بشمول جرمانہ ہوگا۔ چنانچہ زیادہ سے

قید جو عدالت بعوض عدم ادائے جرمانہ تجویز کرے۔ قید محض ہوگی اور اس قید کی میعاد جو جرمانہ ادا نہ ہونے کی صورت میں عدالت کے حکم سے تجویز ہو۔ نیچے لکھی ہوئی حد سے زائد نہ ہوگی۔ یعنی۔

(۱) جب جرمانہ کی تعداد پچاس روپیہ سے زائد نہ ہو تو کوئی میعاد جو دو مہینے سے زائد نہ ہو۔

(۲) اور جب جرمانہ سو روپیہ سے زائد نہ ہو۔ تو کوئی میعاد جو چار مہینے سے زائد نہ ہو۔

(۳) اور باقی اور صورتوں میں کوئی میعاد جو چھ مہینے سے زائد نہ ہو۔

شرح

دفعہ ہذا ان جرائم سے متعلق ہے۔ جن میں صرف جرمانہ کی سزا ہوسکتی ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ سزا عدم ادائے جرمانہ میں چھ ماہ ہوسکتی ہے۔ اور وہ قید محض ہوگی۔ اور وہ حکم ان مجسٹریٹ کے اختیار سے باہر نہ ہو۔ جو حسب منشا دفعہ ۳۳ ضابطہ فوجداری اس جرم کے عوض عائد کرسکتا ہو۔ اور لحاظ مقدار جرمانہ بموجب دفعہ ہذا جب کہ پچاس روپیہ جرمانہ سے زائد نہ ہو۔ تو میعاد قید دو ماہ سے زائد نہ ہوگی۔ اور جب سو روپیہ جرمانہ ہو۔ کوئی میعاد چار ماہ سے زائد نہ ہو۔ اور باقی صورتوں میں خواہ مقدار جرمانہ کچھ ہی ہو میعاد قید چھ ماہ سے زائد نہ ہوگی۔ اور مجسٹریٹ درجہ اول و دوم حدود مسطور حکم صادر کرسکتے ہیں اور مجسٹریٹ درجہ سوم ایک ماہ سے زائد بمنشائے دفعہ ۳۳ ضابطہ فوجداری اجرائے حکم کا مجاز نہیں ہے۔ اور دفعہ ہذا محض ان جرائم سے متعلق ہے۔ جن میں محض جرمانہ کی سزا مقرر ہے۔ اور ان سے متعلق نہیں ہے۔ جس کے ارتکاب میں جرمانہ یا قید یا ہر دو سزائیں درج ہوں۔

دفعہ ۶۸:۔ جو قید جرمانہ ادا نہ ہونے کی صورت میں تجویز ہو۔ وہ اسی وقت ختم ہو جائیگی	ایسی قید کا جرمانہ ادا کردینے پر ختم ہو جانا

انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۹۹۵ – آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء اودھ صفحہ ۱۰۹۔

(۶) حسب دفعہ ۶۵ تعزیرات ہند بموجب ہیڈ دُرگ ریگولیشن زیر دفعہ ۵۵ حکم سزائے قید بعدم ادائے جرمانہ کرنا خلاف قانون ہے۔ ۱۳ میسور لا جرنل صفحہ ۲۳۵۔

(۷) اور دفعہ ۶۵ عدم ادائے جرمانہ میں اصل جرم کی ایک چوتھائی تک دی جا سکتی ہے۔ اور زیر دفعہ ۱۸ پریس ایکٹ بعدم ادائے جرمانہ ۶ ماہ قید سخت کا عدالت سے صادر کرنا خلاف قانون ہے ۴ – الہ آباد ویکلی رپورٹ صفحہ ۸۸۴ سنہ ۱۹۳۴ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۳۴۸ – آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء الہ آباد صفحہ ۱۰۳۱ –

(۸) ایک مقدمہ میں مجسٹریٹ نے بجرم دفعہ ۱۶۰ تعزیرات ہند ملزم کو بعدم ادائے جرمانہ ۱۵ یوم قید کا حکم دیا تھا۔ میسور ہائیکورٹ سے حکم مجسٹریٹ خلاف قانون قرار دیا جا کر منسوخ کیا گیا۔ اور قرار دیا گیا۔ کہ حسب منشاء دفعہ ۶۵ تعزیرات ہند دفعہ ۱۶۰ تعزیرات ہند بعدم ادائے جرمانہ پندرہ یوم قید کا حکم نہیں دیا جا سکتا ہے۔ کہ اصل جرم کی پاداش میں سزائے قید ایک ماہ معین ہے۔ ۱۱ میسور لا جرنل صفحہ ۲۲۴ –

اس قید کی قسم جو بپاداش عدم ادائے جرمانہ ہو	**دفعہ ۶۶**: – جو قید جرمانہ ادا نہ ہونے کی صورت میں عدالت کے حکم سے تجویز ہو۔

وہ اسی قسم کی ہو سکتی ہے۔ جو اس جرم کی پاداش میں مجرم کے لئے تجویز ہو سکتی ہو"

شرح

بدفعہ ہذا جو قید بعدم ادائے جرمانہ کیجاوے۔ تو وہ قید اس قسم کی ہوگی جو اس جرم کیلئے تجویز ہو سکتی ہے مثلاً جو جرم مستوجب سزائے قید سخت ہو۔ تو عدم ادائیگی جرمانہ میں بھی قید سخت ہوگی خواہ وہ حکم سزا تعزیرات ہند یا کسی لوکل رئیڈ سپیشل لا کے تحت تجویز کیا گیا ہو۔ اگر حکم سزا قید سخت کا دیا گیا ہو۔ تو بعدم ادائے جرمانہ قید محض کا حکم دینا خلاف قانون ہوگا۔

میعاد قید درصورت عدم ادائے جرمانہ جبکہ جرم کی سزا صرف جرمانہ ہی	**دفعہ ۶۷**: – اگر جرم کی پاداش میں صرف جرمانہ کی سزا مقرر ہو۔ تو (وہ)

اور اگر میعاد کے دو مہینے گذرنے سے پہلے منجملہ جرمانہ کے ۵۰ روپیہ ادا کیے جائیں یا وصول کر لئے جائیں تو دو مہینے ختم ہوتے ہی زید رہائی پائیگا۔ اور اگر ان دو مہینوں کے گذرتے ہی یا اُس کے بعد زید کی قید کی حالت میں پچاس روپیہ ادا کئے جائیں یا وصول کر لئے جائیں تو زید فوراً رہائی پائے گا"

شرح بدفعہ ہذا جب جرمانہ یا اس کا کوئی جزو مجرم ادا کردے۔ تو اس قدر قید جو بعدم ادائے جرمانہ کی گئی ہو کم بھگتائی جائے۔ جس کی توضیح تمثیل ہذا میں مفصل کی گئی ہے۔ اور اگر کسی غلطی سے باوجود ادائے جرمانہ قید بھگت لیجاوے تو وہ جرمانہ واپس نہ کیا جاوے گا۔ گو مجرم گورنمنٹ میں اس کی واپسی کے لئے چارہ کار اختیار کرسکتا ہے۔ لیکن اس کی واپسی جرمانہ محض ملازم متعلقہ کی غلطی سے نہ کی جائے۔ اصولاً بعید از انصاف ہے بلکہ اس کا بار اس ملازم پر پڑنا چاہیئے جس کی غلطی سے اس کا علاوہ ازیں باوضاحت نہیں کیا گیا ہے"

جرمانہ چھ برس کے اندر یا میعاد قید میں کسی وقت وصول کیا جاسکتا ہے

دفعہ ۷۰۔ کل جرمانہ یا اُسکا کوئی جزو جو وصول ہونے سے باقی رہ گیا ہو۔ تنفیذ حکم سزا سے چھ برس کے اندر ہر وقت وصول کیا جاسکتا ہے۔ اور اگر سزا کے حکم کی رو سے مجرم چھ برس سے زیادہ کی قید کا مستوجب ہو۔ تو اس مدت کے گذرنے سے پہلے ہر وقت وصول کیا جاسکتا ہے۔

موت جائیداد کو مواخذہ سے بری نہیں کرتی

اور مجرم کی موت سے کوئی جائیداد جو اس کی موت کے بعد اس کے قرض کی علت میں قانوناً ماخوذ ہوسکتی ہے اس مواخذہ سے بری نہیں ہوسکتی"

اصول دفعہ ہذا با اصول دفعہ ۵۸ ضمن (۲۱) ضابطہ دیوانی ۱۸۸۲ء وضع کی گئی ہے کہ جب مقروض

جب کہ جرمانہ ادا کیا جائے یا قانون کے طریقہ معینہ کے موافق وصول کر لیا جائے "

شرح

احکام وصولی جرمانہ حسب دفعہ ۳۸۶ ضابطہ فوجداری بجائے وارنٹ بمشائے دفعہ ۳۸۶ ضابطہ بذریعہ قرقی و نیلام کسی مال منقولہ مملوکہ مجرم کے جاری کیا جائے۔ اور ایک وارنٹ قرقی کلکٹر ضلع کے نام بھیجا جائے۔ کہ بذریعہ اجرائے مطابق حکمنامہ دیوانی بخلاف جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ مملوکہ مجرم حسب شرائط تحت دفعہ ۳۸۶ ضابطہ عمل کرے

ایسی قید کا جرمانہ کے حصہ متناسبہ ادا کر دینے پر ختم ہو جانا

دفعہ ۶۹ :۔ اگر اس قید کی میعاد گذرنے سے پہلے جو جرمانہ ادا نہ ہونے کی صورت میں تجویز ہو۔ کوئی ایسا حصہ متناسبہ جرمانے کا ادا کیا جائے یا وصول کر لیا جائے۔ کہ قید کی وہ میعاد جو جرمانہ ادا نہ ہونے کی صورت میں مجرم نے طے کی۔ جرمانے کے حصہ باقی ماندہ کے ساتھ نسبت کمی کی نہ رکھتی ہو۔ تو قید ختم ہو جائے گی۔

تمثیل

اگر زید کی نسبت سو روپیہ جرمانے کی سزا۔ اور جرمانہ ادا نہ ہونے کی صورت میں چار مہینے کی قید کا حکم صادر ہو۔ تو اس صورت میں اگر میعاد کے ایک مہینے کے گذرنے سے پہلے ۷۵ روپیہ ادا کئے جائیں یا وصول کرئے جائیں تو پہلا مہینہ گذرتے ہی زید رہائی پائے گا اور اگر پہلے مہینے کے گذر جانے کے وقت یا اس کے بعد زید کی قید کی حالت میں ۷۵ روپیہ ادا کئے جائیں یا وصول کرئے جائیں۔ تو زید فوراً رہائی پائیگا۔

دفعہ ۴۳۱ ضابطہ فوجداری اصل جرمانہ کا ساقط نہیں ہوتا ہے۔ حکم جرمانہ کم کیا جا کر پانچ روپیہ جرمانہ قائم رکھا۔ اور سیتا رام کا اپیل نامنظور کیا گیا۔ کریمینل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۵۰۹ سنہ ۱۹۳۷ء اودھ چیفکورٹ

(۱۴) ملزم نے جب کہ اپیل خلاف حکم جرمانہ کیا ہو۔ اور اس کی موت واقعہ ہو جاوے۔ تو اس کے فوت ہو جانے سے ذمہ واری قانونی وصولی جرمانہ سے اسکی جائداد سبکدوش نہ ہو گی۔ کریمینل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۵۰۹ سنہ ۱۹۳۷ء اودھ چیف کورٹ۔

حد سزائے جرم جو قید جرموں سے مرکب ہو	**دفعہ ۷۱:** جس حال میں کوئی امر جو جرم ہے چند اجزاء سے مرکب ہو۔ اور ان اجزاء کا ہر ایک

جز بنفسہ جرم ہے تو مجرم کو ان جرموں میں سے ایک سے زیادہ جرم کی سزا نہ دی جائے گی ہوائے اُس حالت کے کہ ایسی سزا کا حکم بصراحت پایا جاوے۔

شرح

دفعہ ہذا کے ہمراہ دفعہ ۲۳۵ ضابطہ فوجداری قابل ملاحظہ ہے۔ اور دفعہ ہذا کا حصہ اول اس صورت میں متعلق ہوگا۔ جب کہ ملزم چند اجزا جھوٹ اپنی شہادت میں بیان کرتا ہے یا چند دشنام دیتا یا چند (؟) بات کا مرتکب ہوتا ہے۔ چنانچہ ہر جز اس فعل کا دنیا ہی جرم ہے۔ جیسا کہ اس کا مجموعہ جرم ہے۔ اور اگر وہ اجزاء جداگانہ احکام سزا کی صراحت کرتے ہوں۔ تو علیحدہ علیحدہ جرم ہوگا۔ مثلاً الف بدوران نقب زنی۔ زنا بالجبر کا مرتکب ہوتا ہے۔ تو ہر دو جرائم میں مجرم ہوگا

(۲) جب کوئی امر ایسا جرم ہو جو کسی ایسے قانون جو بہ وقت کی دو یا زیادہ مختلف تعریفات میں داخل ہو جس میں جرائم کی تعریفات یا اُن کی سزائیں درج ہوں۔ یا۔

شرح ضمن ۲ دفعہ ہذا میں وہ صورت بیان کی ہے۔ جبکہ ایک ہی فعل بمنشائے کسی قانون نافذ الوقت دو یا زیادہ مختلف تعریفات جرائم میں داخل ہو۔ تو حکم سزا ایک ہی جرم میں دیا جاوے گا۔ گو فرد قرار داد جرم ہر دو جرائم مرتب ہو گی۔ مثلاً مسماۃ ب نے اپنا بچہ کو قطع تعلق کی نیت سے ایک خطرناک جگہ چھوڑ دیا۔ جہاں وہ بچہ مرگیا۔ تو کلیتاً بچہ کے ڈال دینے کا جرم دفعہ ۳۱۷ اور اس کے خطرناک جگہ ڈال دینے سے مرجانے کا جرم دفعہ ۳۰۴ دو مختلف تعریفات جرائم میں داخل ہیں تو مسماۃ کی نسبت حکم سزا محض زیر دفعہ ۳۰۴ دیا جاوے گا۔"

بعدم ادائے قرضہ بعد قید بھگت لینے کے اصل قرضہ مدیون سے سبکدوش نہیں ہوتا ہے۔ تو ایسا ہی وہ ملزم جو باقتضائے رائے عدالت باختیارات تمیزی بعدم ادائے جرمانہ قید بھگت لیتا ہے۔ دربھی عدالت کا متعرض رہتا ہے۔ اگرچہ بظاہر یہ سختی معلوم ہوتی ہے۔ کہ جب عدم ادائے جرمانہ قیدی مستوجب قید بھگت لیوے۔ تو اس سے جرمانہ وصول کیا جاوے۔ لیکن اس ظاہرہ سختی کی اصلیت کے مقابلہ میں اس وقت اصلاح معلوم ہو جاتی ہے۔ جب کہ ایک ایسا شخص جو باوجود مقدرت رکھنے ادائے جرمانہ کے بمقابلہ تبادلہ ایسی شئے کے جو اس کی ضرورت و آسائش کے لئے خود اس کی پیدا کردہ ہے۔ اپنی بہترین آزادی کو مخدوش و محدود کرنا زیادہ پسند کرتا ہے۔ اس لئے ایسے شخص کا بعدم ادائے جرمانہ قید بھگت لینا اس کو کسی رعایت قانونی کا مستحق قرار نہیں دیتا ہے۔ کیونکہ عدم ادائے جرمانہ میں قید بھگت لینے پر وصولی جرمانہ ایک سزا تحقیر عدالت تصور کی گئی ہے

دفعہ ہذا و دفعہ ۶۸ تعزیرات ہند و دفعات ۳۸۶ لغایت ۳۸۹ ضابطہ کے مطالعہ سے ظاہر ہے۔ کہ بعدم ادائے جرمانہ ملزم کی جائیداد متنازعہ کو مقبوضہ منقولہ و غیر منقولہ بذریعہ قرقی کی جا کر وصولی جرمانہ کا عمل ہوگا۔ اور یہ ذریعہ جرمانہ تنسیخ تا زمانہ چھ سال کے اندر یا اس سزا کی مدت میں جب کہ چھ سال سے زائد سزا مجرم کو دی گئی ہو ہر وقت وصول لیا جا سکتا ہے۔ اور مجرم کے فوت ہو جانے سے اس کی جائیداد اس مواخذہ سے بری نہیں ہو سکتی ہے۔ اور حسب دفعہ ۲۵ قانون نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۹۷ء ایکٹ عبارات عامہ احکام جرمانوں کے وصول کرنے کی بابت وارنٹوں کے اجراء اور تعمیل کے متعلق ان کل جرمانوں سے متعلق ہوں گے جو کسی ایکٹ یا ریگولیشن یا قاعدہ یا بائی لا کے بموجب عائد کئے جائیں بجز اس صورت کے کہ اس ایکٹ یا ریگولیشن یا قاعدہ یا بائی لا میں حکم صریح خلاف اس کے مندرج ہو۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

جب جرمانہ حسب منشی دفعہ ۷۰ تعزیرات ہند قابل وصول رہ گیا ہو تو عدم ادائے جرمانہ میں حکم سزا قید صادر نہیں کیا جا سکتا ہے آل انڈیا رول سنہ ۱۹۳۵ء لاہور صفحہ ۱۷۰ ۳۴ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۵۴

(۲) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند میں مسمیان سیتا رام و رتن سپیشل مجسٹریٹ کی عدالت سے سزائے جرمانہ پچاس روپیہ و تیس روپیہ دی گئی تھی۔ اور بعدم ادائے جرمانہ سیتا رام ملزم دو ماہ قید محض اور مسمی رتن ملزم کو ایک ماہ قید کا حکم تھا مسمی رتن ملزم کا اپیل اودھ چیف کورٹ میں پیش تھا کہ وہ فوت ہو گیا۔ چنانچہ چیف کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ بموجب احکام دفعہ ۷۰ تعزیرات ہند ملزم کے فوت ہو جانے سے اس کے مال ملکیت کو قرضخواہوں کو ادائیگی سے محروم نہیں رکھا ہے۔ اسلئے بمنشائے

اُس فعل کا کوئی جزو نہیں ہے جس سے زید نے بکر کو بالارادہ ضرر پہنچایا۔ اِس لئے زید بکر کو بالارادہ ضرر پہنچانے کی پاداش میں ایک سزا کا مستوجب اور اس ضرب کی پاداش میں جو خالد کے لگائی گئی۔ دوسری سزا کا مستوجب ہے ؂

شرح

دفعہ ہذا مشابہ دفعہ ۲۳۵ و ۳۵ ضابطہ فوجداری ہے۔ اور لفظ جرم مستعملہ دفعہ ہذا حسب معنی دفعہ ۴۰ تعزیرات ہند ہے اور دفعہ کے ہر سہ ضمن ما سبق میں امتیاز یہ جدید صورت ہائے حسب دفعہ ۴ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۸۲ء ایزاد کی گئی ہیں۔ چنانچہ دفعہ ہذا میں جو فعل چند اجزاء سے مرکب ہو اور اُن اجزا کا ہر ایک جزو بنفسہٖ جرم ہو۔ تو مجرم کو اُن جرموں میں سے ایک جرم سے زیادہ کی سزا نہ دی جائے گی۔ بجز اس کے کہ ایسی سزا کا حکم بصراحت پایا جاوے۔ اور جدید ہر سہ ضمن حسب ایکٹ مسطور میں جب وہ امر بموجب کسی قانون نافذ الوقت کی مختلف تعریفات میں داخل ہو۔ جس میں جرائم کی تعریفات یا سزائیں درج ہوں۔ اور جب کہ افعال میں چند صورت ہائے جرم کا اشتمال ہو کر مجموعتاً کوئی ایک جرم ہو جاوے۔ جیسا کہ ہر حصہ دفعہ ہذا کے ضمنہائے کی توضیح کرتے ہوئے بصراحت تمثیلات میں درج کیا گیا ہے۔ اور دفعہ ۳۵ ضابطہ فوجداری حکم سزا ان صورتوں میں کہ جب ایک ہی تجویز میں چند جرائم ثابت کئے جائیں تو اس صورت میں ہمراہ دفعہ ۱۷ تعزیرات ہند دفعہ ۲۳۵ ضابطہ مطالعہ طلب ہے۔

دفعہ ۳۵:۔ جب کسی شخص پر ایک ہی تجویز میں دو یا زیادہ جرائم ثابت کئے جائیں تو عدالت مجاز ہے کہ بہ تعمیل احکام دفعہ ۷۱ مجموعہ تعزیرات ہند ایسے جرموں کی علّت میں وہ متعدد سزائیں مجرم کے لئے تجویز کرے۔ جو جرائم مذکور کے لئے مقرر ہیں اور جس قدر وہ سزائیں عدالت کو عاید کرنے کا اختیار ہے۔ اور چاہئیے کہ ویسی سزائیں جب قید یا حبس بعبور دریائے شور کی قسم سے ہوں۔ یکے بعد دیگرے اُس ترتیب سے شروع کی جائیں جس کی عدالت ہدایت کرے۔ اِلّا جب کہ عدالت یہ ہدایت کرے کہ ویسی سزائیں ساتھ ساتھ ہوں ؂

(۳) جب افعال جن میں سے ایک یا ایک سے زیادہ کا مجموعہ فی نفسہٖ جرم ہے۔ سب کے سب مل کر کوئی اور جرم ہو جائیں تو عدالت مجوزہ کسی ایک جرم منجملہ جرائم مصرحہ صدر کی پاداش میں اس پر عاید کر سکتی ہے "۔

شرح ضمن ہذا میں وہ جرائم بیان کئے گئے ہیں جن میں چند جرائم کے اشتمال سے ایک جرم بنتا ہے۔ مثلاً نقب زنی دفعہ ۴۵۷ میں مداخلت بیجا بخانہ و ۳۸۰ شامل ہیں۔ اور سرقہ بالجبر میں مزاحمت بیجا و حبس بیجا و تخویف مجرمانہ و استحصال بالجبر و ضرب شامل ہو جاتی ہیں۔ اور یہ جرم ۳۹۲ بنتا ہے۔ اور کبھی دو ایک اجزا جرم کی کمی سے بھی سرقہ بالجبر ہو جاتا ہے۔ مثلاً زید راہ رو جا رہا ہے کہ بکر نے اس کو روکا۔ اور دھمکا کر کہا۔ کہ جو کچھ مال اس کے پاس ہے دیدے۔ اور یک ضرب لاٹھی بھی بکر کے مارتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اگر مال نہیں دیگا۔ تو مار ڈالا جاویگا۔ بکر بخوف جو کچھ اس کے پاس۔ زیور و نقد تھا۔ زید کو دیدیتا ہے۔ اس میں جملہ امور سطور کے شامل ہونے سے ایک جرم سنگین ۳۹۲ ہو گیا ہے۔ اور ہمچوں قسم علیحدہ کئے جانے کے قابل جرائم جو زیر دفعہ ۷۱ تعزیرات ہند داخل ہوں حسب دفعہ ہذا جداگانہ جرائم نہ ہوں گے۔

تمثیلات

(الف) زید نے لاٹھی سے پچاس ضرب بکر کے لگائیں تو اس صورت میں ممکن ہے کہ زید اس تمام زد و ضرب سے اور ایک ضرب سے بھی جس سے وہ زد و کوب مرکب ہے بکر کو بالارادہ ضرر پہنچانے کا مجرم ہو۔ پس اگر زید ہر ایک ضرب کی پاداش میں سزا کے لائق ہوتا تو وہ پچاس برس تک قید ہو سکتا تھا۔ یعنی فی ضرب ایک برس تک مگر وہ تمام زد و کوب کی پاداش میں صرف ایک سزا کا مستوجب ہے۔

(ب) لیکن جب کہ زید بکر کو مار رہا ہو۔ خالد دست اندازی کرے اور زید خالد کو قصداً مارے۔ تو اس صورت میں چونکہ وہ ضرب جو خالد کو لگائی گئی ہے

ایک سے زیادہ جرموں کی تجویز

دفعہ ۲۳۵ ضابطہ - (۱) اگرچند سلسلہ وار افعال جو باہم ایسا تعلق رکھتے ہوں کہ وہ ایک ہی معاملہ ہوگئے ہوں - ایک ہی شخص سے ایک سے زیادہ جرائم سرزد ہوں تو جائز ہے - کہ ایک ہی تجویز کے وقت اُس پہ ویسے ہر ایک جرم کا الزام عائد کیا جائے اور ہر ایک کی تجویز کی جائے -

تمثیلات متعلقہ دفعہ تحتی (۱)

(الف) زید ایک شخص خالد کو جو حراست جائز میں تھا - چھڑا لے گیا - اور اُس کے چھڑانے میں ایک کنسٹبل ولید کو جس کی حراست میں خالد تھا - زید نے ضرر شدید پہنچایا - تو جائز ہے - کہ زید کی نسبت جرائم مصرحہ دفعات ۲۲۵ و ۳۳۳ تعزیرات ہند فرد قرار داد جُرم لکھی جائے - اور احکام اثبات جرم صادر ہوں -

(ب) زید نے زنا کرنے کی نیت سے دن کے وقت ایک مکان میں نقب زنی کی - اور اُس مکان میں داخل ہو کر بکر کی زوجہ کے ساتھ زنا کیا - تو جائز ہے - کہ زید پر جرائم متعلقہ دفعات ۴۵۴ و ۴۹۷ تعزیرات ہند جدا جدا افراد قرار داد جُرم لکھی جائیں اور جدا جدا احکام اثبات جرم صادر ہوں -

(ج) زید ہندہ کو جو خالد کی زوجہ ہے - خالد کے پاس سے بایں ارادہ پھسلا لے گیا کہ اُس کے ساتھ زنا کرے - اور درحقیقت اُس کے ساتھ زنا کا مرتکب ہوا - تو جائز ہے - کہ زید کی نسبت بابت جرائم متعلقہ دفعات ۴۹۷ و ۴۹۸ تعزیرات ہند جدا جدا افراد قرار داد جرم لکھی جائیں اور جدا جدا احکام اثبات جُرم صادر ہوں -

اور ضابطہ فوجداری میں تحت ضمن ہائے تمثیلات - الف تا ج بالتناسب مندرج ہیں - اُن کی تجویز جداگانہ ایک ہی وقت میں کرنا جائز ہے "

(۲) مسلسل احکام سزا کی صورت میں عدالت اس وجہ سے کہ ان جرائم متعدد کی سزائے مجموعی اس مقدار سزا سے زیادہ ہے۔ جس کے عائد کرنے کی عدالت موصوفہ بحالت ثبوت جرم واحد مجاز ہے۔ ضرور نہ ہوگا۔ کہ اس مقدار سزا سے زیادہ ہے۔ جس کے عاید کرنے کی عدالت موصوفہ بحالت ثبوت جرم واحد مجاز ہے۔ ضرور نہ ہوگا۔ کہ مجرم کو عدالت بالاتر کے حضور میں تجویز مقدمہ کے لئے بھیجے۔ مگر شرط ہے۔

سزا کی میعاد و غایت — الف۔ کسی صورت میں ویسے شخص کی نسبت چودہ برس سے زیادہ میعاد کے لئے اخیر کا حکم صادر کرنا جائز ہوا۔

(ب) اگر مقدمہ کی تجویز اس مجسٹریٹ کے سوائے جو دفعہ ۳۴ کے بموجب عمل کرتا ہو۔ کسی اور مجسٹریٹ کی معرفت ہو۔ تو مجموعی سزا اس کی دو چند مقدار سے زیادہ نہ ہوگی۔ جو مجسٹریٹ اپنے معمولی اختیار کی رو سے عاید کر سکتا ہے۔

(۳) اپیل کی غرض کے لئے احکام سزائے مجموعی مسلسل جو اس دفعہ کے بموجب اس مقدمہ میں صادر ہوں۔ جن میں متعدد جرائم ایک ہی تجویز میں ثابت کئے جائیں بمنزلہ حکم سزائے واحد متصور ہوں گے۔

شرح — اور دفعہ ۳۵ و ۲۳۴ ضابطہ فوجداری یا متابع احکام دفعہ ۷۱ تعزیرات ہند پڑھنی چاہئیں۔ اگرچہ زیر دفعہ ۲۳۵ ضابطہ چند جرائم کے متعلق مشترکہ تجویز کی جا سکتی ہے لیکن تاہم حکم سزا کے اصدار کے وقت عدالتوں کو احکام دفعہ ۷۱ تعزیرات ہند کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ اور ملزم پر دو جرائم کی صورت جداگانہ مرتب کر کے حکم صادر کیا جا سکتا ہے لیکن مجموعاً حکم دینا مناسب نہیں ہے اور یہ دفعہ ۷۱ تعزیرات ہند دفعہ ۲۳۵ ضمنی ۲ و ۳ سے متعلق ہوتی ہے۔ مگر ضمن ۱ دفعہ ۲۳۵ ضابطہ میں عدالت ہر ایک جرم کے متعلق حکم سزا علیحدہ علیحدہ صادر کر سکتی ہے۔ اور بصورت دیگر مجموعی سزا وہ ہونی چاہیئے۔ جو سنگین تر جرم کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ اور احکام دفعہ ۲۳۵ ضابطہ فوجداری حسب ذیل ہیں۔

فرداً فرداً جرم ہو۔ یا جرائم ہوں مگر جن کا مجموعہ ایک دوسرا جرم ہو کسی شخص سے سرزد ہوں۔ تو جو شخص اُن افعال کا ماخوذ جائز ہے۔ کہ ایک ہی تجویز کے وقت اُس پر ایسے جرم کا الزام عاید کیا جائے جو ایسے افعال سے مجموعاً پیدا ہوتا ہو۔ اور ویسے جرم کا الزام عاید کیا جائے۔ جو منجملہ ویسے افعال کے ایک یا ایک سے زیادہ سے پیدا ہو۔ اور اُن کی تجویز کی جائے۔

(۴) کوئی عبارت دفعہ ہذا کی دفعہ ۷۱ تعزیرات ہند کی مخل نہ ہو گی۔

تمثیلات متعلقہ دفعہ تحتی (۳)

(م) زید نے بکر پر سرقہ بالجبر کا ارتکاب کیا اور اس ارتکاب کے وقت بالارادہ بکر کو ضرر پہنچایا تو جائز ہے۔ کہ زید کی نسبت بابت جرائم متعلقہ دفعات ۳۲۳ و ۳۹۲ و ۳۹۴ تعزیرات ہند جدا جدا افراد قرارداد جرم لکھی جائیں اور جدا جدا احکام اثبات جرم صادر ہوں۔

شرح دفعہ ۲۳۵ ضابطہ فوجداری کے ضمن ۲ و ۳ مطابق ضمن ۲ و ۴ دفعہ ۷۱ تعزیرات ہند ہیں اور دفعہ ۷۱ فوجداری تجویز جبکہ تحت قانون امتناعی ہے تینوں کے مطابق قانون اصلی کی تعمیل کے لیے طریقہ کارروائی بتلایا گیا ہے۔ اس سے دفعہ ۲۳۵ ضابطہ فوجداری میں تصور نہایت مندرجہ پر عمل کیا جاتا ہے اور دفعہ ۲۳۵ ضابطہ فوجداری کی تکمیل تمثیل (م) قابل غور معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ جب جرم دفعہ ۳۹۴ تعزیرات ہند کا ارتکاب ہوتا ہے۔ تو اس میں ۳۹۲ و ۳۲۳ کے اجزا علیحدہ مکمل ہوتا ہے جیسا کہ نقب زنی میں مداخلت بیجا بخانہ اور سرقہ بل کہ جرم دفعہ ۴۵۷ تعزیرات ہند تمثیلات نو ہوا کے مضامین دفعہ ۷۱ ضمن ۳ و جرم دفعہ ۳۹۴ تعزیرات ہند ہو گا۔ اور دو اجزا جن سے یہ جرم مکمل ہوا ہے۔ جرائم جُرم نہیں ہو گا۔ گو بموجب ضمن ۴ دفعہ ۲۳۵ ضابطہ فوجداری دفعہ ۷۱ تعزیرات ہند کا ناقل ہوتا درج کیا گیا ہے۔ لیکن تاہم قانونی نقطہ نگاہ سے تمثیل ہذا غور طلب ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں ایک شخص نے سرکاری ملازم بن کر استحصال بالجبر کیا تھا۔ اور یہ ارتکاب ایک ہی معاملہ میں ہوا تھا۔ عدالت ہائیکورٹ الہ آباد سے تجویز ہوا۔ کہ اگر ملزم سرکاری ملازم

وہ جرم جو دو تعریفوں کے اندر آتے	(۳) اگر افعال مظہرہ ایسے جرم پر مشتمل ہوں

جو بموجب کسی ایسے قانون مجریہ وقت کی دو یا کئی تعریفات جداگانہ میں داخل ہو جس میں جرائم کی تعریفات یا تعزیرات مرقوم ہوں۔ تو جو شخص ان افعال کا مرتکب ہو جائز ہے۔ کہ ایک ہی تجویز کے وقت اُس پر ہر جرم منجملہ جرائم مذکور کا الزام عاید کیا جائے اور ہر ایک کی تجویز کی جائے۔

تمثیلات متعلقہ دفعہ تحتی (۲)

(ط) زید نے بیجا طور پر خالد کو ایک بیت مارا۔ تو جائز ہے۔ کہ زید کی نسبت باب جرائم مصرحہ دفعات ۳۵۲ و ۳۲۳ تعزیرات ہند جدا جدا اقرار قرارداد جرم لکھی جائیں۔ اور جدا جدا احکام اثبات جرم صادر ہوں۔

(ی) اناج کے چند مسروقہ بورے چھپا رکھنے کی غرض سے زید اور خالد کے حوالے کیے گئے۔ جن کو معلوم تھا۔ کہ یہ مال مسروقہ ہے۔ بعد ازاں زید اور خالد نے بالارادہ ایک غلہ کے کھتہ کی تہ میں ان بوروں کے چھپانے میں ایک دوسرے کی مدد کی۔ تو جائز ہے کہ زید اور خالد کی نسبت باب جرائم دفعات ۴۱۱ و ۴۱۴ تعزیرات ہند جدا جدا اقرار قرارداد جرم لکھی جائیں اور جدا جدا احکام اثبات جرم ثابت ہوں۔

(ک)۔ ہندہ نے اپنے طفل کو بدیں علم راہ میں ڈالدیا۔ کہ اس فعل سے یہ احتمال ہو۔ کہ وہ اس طفل کی ہلاکت کا باعث ہوگی۔ اور طفل مذکور ویسے ڈال دینے کے سبب سے مرگیا۔ تو جائز ہے۔ کہ ہندہ کی نسبت حسب دفعہ ۳۱۷ و ۳۰۴ تعزیرات ہند جدا جدا اقرار قرارداد جرم لکھی جائیں۔ اور جدا جدا احکام اثبات جرم صادر ہوں۔

وہ افعال جو ایک جرم ہوں مگر اُن کا مجموعہ دوسرا جرم ہے	(۳) اگر چند افعال جن میں سے ایک یا ایک سے زیادہ

نہ بنتا۔ تو فعل استحصال بالجبر کر سکتا تھا۔ اور فقرات اوّل و دوم دفعہ ۷۱ تعزیرات ہند اس مقدمہ سے متعلق نہیں ہیں۔ اور نہ فقرہ سوم اس سے تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ الفاظ "چند اجزا سے مرکب ہو" متعلق تعریفات جرائم مندرجہ مجموعہ ہذا کے ہیں۔ مقدمہ کی شہادت سے متعلق نہیں ہوتے ہیں۔ اور سرکاری ملازم تھا حسب تعریف دفعہ ۱۷ کوئی جزو اصلی استحصال بالجبر دفعہ ۳۸۴ کے نہیں ہے اور اس مقدمہ میں تیسرا دفعہ ۱۷۰ جرم استحصال بالجبر سے قبل مکمل ہو چکا تھا۔ اس لئے احکام سزا جداگانہ بابت ہر جرم کے خلاف قانون نہیں ہیں۔ انڈین رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۸۔ ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۷۴

(۲) سکہ تلبیس کرنا اور آلات و سامان تلبیس سکہ کی غرض سے پاس رکھنا ایک ہی معاملہ کا جزو ہیں۔ اس لئے احکام سزا دفعہ ۲۳۳ و ۲۳۵ تعزیرات ہند صادر کرنا خلاف قانون ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۴ سنہ ۱۹۲۳ء صفحہ ۲۳۶۔ انڈین کیسز جلد ۱۷ صفحہ ۷۰۰۔ لاہور لا جرنل صفحہ ۲۷۲۔

(۳) زید نے بارادہ سرقہ بوقت شب بکر کے دکان میں نقب لگایا۔ اور مکان کے اندر اسکو ضرب خطرناک سر پر لگائی۔ جو مہلک تھی۔ مگر مضروب ہلاک نہیں ہوا۔ اور بجرم دفعہ ۳۰۷ و ۴۵۷ تعزیرات ہند مجسٹریٹ نے ہر دو جرائم میں جداگانہ ملزم کو سزائیں دیں۔ ملزم کا اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ گو حکم سزا قانوناً نقب زنی صحیح ہے۔ لیکن ہمچوں قسم طریق سے احکام سزا علیحدہ علیحدہ صادر کرنا جائز نہیں ہیں۔ اور حکم سزا دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند بحال رکھکر حکم سزا دفعہ ۴۵۷ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۲ صفحہ ۱۹۸ سنہ ۱۹۲۱ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۶۰ صفحہ ۵۴۔

(۴) مسمی غلام محمد ایک لڑکی کو بھگا لے گیا۔ اور ایک مکان میں اس کو منتقل کر کے رات کو اس کو ہلاکت کا خوف دے کر اس سے زنا بالجبر کیا۔ ملزم کو زیر دفعہ ۳۶۶ و ۳۷۶ تعزیرات ہند سزا دی گئی ہائیکورٹ لاہور میں اپیل ملزم پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جرم دفعہ ۳۶۶ تعزیرات ہند اس وقت ختم ہو چکا تھا جب کہ لڑکی لیجائی جا چکی تھی۔ اور دوسرا جرم ۳۷۶ کا علیحدہ ارتکاب ہوا ہے۔ ہر دو اجزاء جرائم جداگانہ ہیں۔ اس لئے اپیل ملزم ڈسمس کیا اور حکم عدالت سشن مجرم دفعہ ۳۶۶ تعزیرات ہند سات سال و بدفعہ ۳۷۶ چار سال بحال رکھا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۱۳۶ سنہ ۱۹۲۷ء لاہور۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۸۸۔ انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۴۴۴۔ ۷ لاہور صفحہ ۳۸۴۔ ۲۷ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۸۰۲۔

(۵) ایک مقدمہ بلوہ میں چند اشخاص کو ضرر پہنچا تھا مجسٹریٹ درجہ اوّل نے بدفعہ ۱۴۷ و ۳۲۳ تعزیرات ہند علیحدہ علیحدہ حکم سزا صادر کیا جس کا اپیل سشن کورٹ سے ڈسمس کیا گیا ملزمان نے ہائیکورٹ مدراس میں اپیل کیا۔ قرار دیا گیا۔ کہ جرم بلوہ اس وقت مکمل ہوا ہے۔ جب کہ جبر و سختی عمل میں آیا ہے۔ اس لئے

اور جیون سنگھ ڈانگ سے کر کھڑا ہو گیا۔ اور مسمی لابھ سنگھ نے مسماۃ سے زنا بالجبر کیا تھا جس کی تفتیش انسپکٹر پولیس نے کی اور بدفعات ۴۵۸ و ۳۷۶ تعزیرات ہند میں جداگانہ طور سے سزا دی گئی تھی۔ ہائیکورٹ لاہور نے قرار دیا گیا۔ کہ حکم سزا جداگانہ طور سے زیر دفعات ۳۷۶ و ۴۵۸ تعزیرات ہند صادر کرنا خلاف قانون نہیں ہے۔ کیونکہ ہر دو جرائم ایک ہی معاملہ کے جزو نہیں ہیں۔ کہ جرم دفعہ ۴۵۸ تعزیرات ہند اسوقت مکمل ہو گیا تھا۔ جب کہ ضرر یا مزاحمت بیجا یا حملہ کی تعریف کی تیاری کر کے نقب زنی وقت کا کا ارتکاب کیا جا چکا تھا۔ اور اس کے بعد دوسرا جرم دفعہ ۳۷۶ تعزیرات ہند کا ارتکاب ہوا ہے۔ اپیل ملزم نامنظور کیا گیا۔ اور دو جرائم میں ۲۳ سال قید سخت سنگین نہیں ہے۔ حکم سزا قائم رہا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۷۷۸ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۷۵ صفحہ ۷۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۲۹۱۔ ۶ لاہور لاجرنل صفحہ ۱۱۱۔

(۱۳) ایک شخص نے ایک جلسہ اسمبلی ہال میں اس وقت جب کہ پریذیڈنٹ میونسپلٹی پبلک ([illegible]) کے متعلق بطور اعلان کھڑے تھے ملزم نے ایک بم پھینکا تھا جس کے خلاف زیر دفعہ ۳۔ ایکٹ ۶ سنہ ۱۹۰۸ء بھک سے اڑ جانے والے مادے۔ اور بدفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند الزام لگایا جا کر حکم سزا دیا گیا تھا۔ لاہور ہائیکورٹ میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جب ایک جرم کا ارتکاب بذریعہ ایک فعل کے دو مختلف قانون میں قابل سزا ہو۔ تو محض ایک سزا قانوناً دی جانی چاہیئے۔ اور سیشن جج نے ملزم کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا کا حکم دیا تھا۔ چنانچہ بھگت سنگھ ملزم کی سزا حبس دوام بعبور دریائے شور قائم رکھی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۴۹۰۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۹ صفحہ ۷۲۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۰ء لاہور صفحہ ۲۶۶۔ ۳۱ پنجاب لارپورٹ صفحہ ۳۷

(۱۴) جب کہ بہ تکمیل عام مقصد۔ پانچ سے زاید اشخاص ایک سے زائد ضرر پہنچاویں۔ تو زیر دفعہ ۱۴۷ و ۳۲۳ تعزیرات ہند جداگانہ احکام سزا صادر کئے جانے قانوناً جائز ہیں۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۵ صفحہ ۱۳ لارپورٹ آل کریمنل صفحہ ۲۰۴ سنہ ۱۹۳۳ء لاجرنل صفحہ ۷۸ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۴۱۷ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد صفحہ ۸۱۹۔

(۱۵) جداگانہ احکام سزا زیر دفعہ ۱۴۷ و ۳۲۵ بشمول دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند صادر کرنا حسب منشاء دفعہ ۷۱ تعزیرات ہند قانوناً جائز نہیں ہیں۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۴ صفحہ ۱۳۱۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۱۳۵ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۳۴۵۔ انڈیا سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ صفحہ ۱ سنہ ۱۹۳۱ء کریمنل کیسز صفحہ ۷۵۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ صفحہ ۶۰۶۔

مقدمہ میں ملزمان کو بھی ضرر شدید پہنچا ہے۔ اس لئے جداگانہ حکم سزا بدفعہ ۱۴۷ و ۳۲۵ تعزیرات ہند بشمول دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند صادر کرنا خلاف قانون ہے۔ اس لئے حکم سزا دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ اور حکم سزا جرم دفعہ ۳۲۵ تعزیرات ہند بشمول دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند قائم رہا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۳۷ ۔ انڈین کیسز جلد ۸۴ صفحہ ۲۷۷ ۔ ۳ پٹنہ لاجرنل صفحہ ۱۴۶ ۔

(۹) جرم دفعہ ۱۴۷ و ۳۲۵ تعزیرات ہند میں جداگانہ احکام سزا کا صادر کرنا خلاف قانون نہیں ہے لیکن حکم سزا بحالات واقعات مقدمہ سخت نہیں ہونا چاہیئے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۴ انڈین کیسز جلد ۶۱ صفحہ ۴۴۸ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۱ء پٹنہ صفحہ ۳۷۴ ۔ ۲ پٹنہ لاٹائم صفحہ ۴۹۵

(۱۰) ایک مقدمہ میں ۱۵ ملزمان جنہوں نے ضرر و ضرر شدید فریق متقابل پارٹی کو پہنچایا تھا جنکو زیر دفعہ ۱۴۸ و ۳۲۶ و ۳۲۴ بشمول دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی اور سشن کورٹ سے حکم سزا قائم رہا تھا۔ ہائیکورٹ پٹنہ میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ دفعہ ۱۷ تعزیرات ہند اس وقت متعلق ہوتی ہے جبکہ فرد قرار داد جرم میں خلاف قانون مجمع ناجائز کا بغرض مشترک عام مقصد کی تکمیل میں معمولی حملہ کا ارتکاب کیا ہے لیکن جب کہ بغرض پورا کرنے مقصد عام کے بغرض ضرر یا ضرر شدید یا ہلاکت کا ذریعہ ہو۔ تو اسوقت دفعہ ۱۷ تعزیرات ہند متعلق نہ ہوگی۔ اور حکم سزا جرائم دفعات ۱۴۸ و ۳۲۴ و ۳۲۶ بشمول دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند خلاف قانون نہ ہوگا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۲ ۔ انڈین کیسز جلد ۶۳ صفحہ ۸۳۰ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۱ء پٹنہ صفحہ ۳۲۳ ۔ ۲ پٹنہ لاٹائم صفحہ ۳۱۶ ۔

(۱۱) ایک شخص مسمی لالو کو حراست پولیس سے چند اشخاص متعلقین چھڑا کر لے گئے تھے جن کے خلاف جرم دفعہ ۲۲۵ و ۱۴۷ تعزیرات ہند میں حکم دیا گیا تھا۔ ہائیکورٹ کلکتہ سے قرار دیا گیا۔ کہ بلحاظ احکام دفعہ ۱۷ تعزیرات ہند و دفعہ ۳۵ ضابطہ فوجداری یہ جرائم امتیازیہ جداگانہ صورت نہیں رکھتے ہیں۔ مسمی لالو محبوس کو چھڑانا مقصود تھا جس کو حراست قانونی سے چھڑایا گیا ہے۔ اس لئے جرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند متعلق نہیں ہے۔ محض جرم دفعہ ۲۲۵ تعزیرات ہند ہے۔ اور بصورت واقعات ۱۴۷ تعزیرات ہند جداگانہ جرم نہیں ہے۔ اسلئے ہر دو جرائم کی سزا ساتھ ساتھ بھگتائی جادیں۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۱۵۸ ۔ انڈین کیسز جلد ۷۴ صفحہ ۱۰۳۴ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء کلکتہ صفحہ ۴۰۸ ۔ انڈین کیسز جلد ۷۴ صفحہ ۱۰۳۴ ۔

(۱۲) مسمات البشر کور معہ اپنے دو بچوں کے گھر میں رات کو سو رہی تھی۔ اور شوہرش اپنے والدین کے پاس دوسرے مقام پر گیا ہوا تھا۔ نصف شب کو مسمی لابھ سنگھ معہ جیون سنگھ دروازہ کھٹکھٹا کر اندر داخل ہو گئے ۔

(۲۱) دفعہ ۳۵ ضابطہ فوجداری کے احکام کے بموجب تعداد سزا محدود رکھی جاتی ہے۔ ایک مقدمہ میں ملزم نے دو جرائم کا ارتکاب بدفعہ ۷۳ اور دوسرا بدفعہ ۳۰۔ ایکسائز ایکٹ کیا تھا۔ اور ہر دو جرائم کی فرد وات اس کے خلاف مرتب کی گئی تھیں۔ مگر مجسٹریٹ نے ملزم کو بجرم دفعہ ۳۰ ایکٹ مذکور سزا دی اور دوسرے جرم بدفعہ ۷۳ ایکٹ میں اس کو حکم سزا نہیں دیا تھا۔ رنگون ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ جب دفعہ ۷۱ تعزیرات ہند ہر دو صورت ہائے جرم کے اجزا میں شامل نہ ہووے۔ تو عدالت کو یہ نہیں چاہیئے۔ کہ ایک جرم کی سزا کو نظر انداز کرے۔ اور ایک جرم میں حکم سزا صادر کر دے۔ اور اس صورت میں جب کہ چند جرائم کا ارتکاب ہو اور جداگانہ احکامات قانونی صادر کئے جا سکتے ہوں۔ تو ہر ایک جرم کی سزا ملزم کو علیحدہ علیحدہ دی جایا کرے۔ اور مجموعی سزا اور میعاد سزا دفعہ ۳۵ ضابطہ فوجداری سے متجاوز نہ ہووے۔ اور ملزم کو بدفعہ ۷۴ ایکسائز ایکٹ بحوالہ مقدمات سرکار والا بنام وزیر خان و سرکار والا بنام ... ادا۔ ملزم کو بدفعہ ۷۳ دو روپیہ جرمانہ و بعدم ادائے جرمانہ ایک مہینہ قید سخت کا حکم دیا گیا۔ اور بدفعہ ۳۰ ایکسائز ایکٹ جس قدر سزا ملزم بھگت چکا تھا۔ اس پر اکتفا کر کے آئندہ رہا کیا گیا تھا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۴۰۷ رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۹۵ صفحہ ۱۵۷۔

(۲۲) ایک شخص کے خلاف جرم دفعہ ۴۳ ضمن ۱ و ۸ کا اشیاء مسکرہ باہر سے لانے۔ اور باہر بھیجنے کا لگایا گیا تھا۔ اور بھی اس قسم اشیاء مسکرہ اپنے قبضہ میں بطور کاروبار سلسلہ تجارت رکھتا تھا۔ مجسٹریٹ تجویز نے مجموعی سزا ملزم کو حسب دفعہ ۴۳ ضمن ۸ بموجب بمبئی آبکاری ایکٹ سنہ ۱۸۷۸ء دی تھی۔ اور دفعہ ۴۳ کے ضمن ۱ کو نظر انداز کیا تھا۔ عدالت سے حکم سزا مجسٹریٹ درجہ اول منسوخ کیا گیا تھا۔ گورنمنٹ بمبئی کے اپیل پر ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ دفعہ ۴۳ کا ضمن ۱ و ضمن ۸ دو مختلف جرم ہیں ضمن ۱ دفعہ ۴۳ میں اشیاء مسکرہ باہر سے لانا اور باہر بھیجنا جرم ہے۔ اور ضمن ۸ دفعہ ۴۳ ایکٹ آبکاری بطور تجارت قبضہ میں اشیاء مسکرہ کا رکھ کر کاروبار تجارتی شراب تاڑی و دیگر اشیاء کرنا جرم ہے۔ اور دفعہ ۷۱ تعزیرات ہند عارضی نہیں ہے۔ اس لئے منظوری اپیل حکم دیا۔ کہ زیر دفعہ ۴۳ ایکٹ آبکاری بمبئی ضمن ۱ ملزم کو ۱۲۵ روپیہ جرمانہ جو مجسٹریٹ درجہ اول نے کیا تھا۔ قائم کیا جاوے۔ اور زیر ضمن ۸ دفعہ مذکور ملزم پر ایک روپیہ جرمانہ کیا جاوے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۹۲۴ بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۶ صفحہ ۳۹۹۔ رولنگز بمبئی صفحہ ۵۱۰۔ آل لا رپورٹ سنہ ۱۹۳۵ء بمبئی صفحہ ۲۷ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۱۹۱ سنہ ۱۹۳۵ء کریمنل کیسز صفحہ ۵۸۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء بمبئی صفحہ ۲۰۲۔

تو جائز ہے۔ کہ اُس پر سرقہ اور مال مسروقہ کے لینے اور خیانت مجرمانہ اور دغا کا الزام فرد قرارداد جُرم میں لگایا جائے۔ اور جب صورت متذکرہ دفعہ ۲۳۶ ضابطہ فوجداری کسی اور جُرم کا ملزم مرتکب معلوم ہووے۔ تو بمنشائے دفعہ ۲۳۷ ضابطہ فوجداری ملزم پر وہی جُرم ثابت کیا جاوے۔ اگر فرد قرارداد جُرم میں اُس جُرم کا الزام نہ لگایا گیا ہووے۔ اور اگر ایسے جُرم کا الزام لگایا گیا ہو۔ جو چند اجزا کا مجموعہ ہو۔ اور ان میں سے صرف چند اجزا بالاشتمال ایک جُرم صغیرہ مکمل کرتے ہوں۔ تو جائز ہے۔ کہ بمنشائے دفعہ ۲۳۸ ضابطہ فوجداری ملزم پر جُرم صغیرہ ثابت قرار دیا جاوے۔ گو اُس پر فرد جُرم میں وہ الزام نہ لگایا گیا ہو۔ اور جب کبھی کسی مقدمہ میں واقعات سے ارتکاب جُرم کی بابت شُبہ ہو۔ تو وہاں ملزم کو بری کرنا چاہیئے۔ ورنہ ثابت شدہ واقعات سے جو صورت خفیف جُرم برخلاف ملزم ثابت ہوتی ہو۔ تو حسب منشاء دفعہ ہذا اُس جُرم خفیف میں ملزم کو سزا دی جاوے۔ اور بصورت دیگر بصراحت صدر عمل کیا جاوے گا۔

قید تنہائی **دفعہ ۳۷**:۔ جب کسی شخص پر کوئی ایسا جُرم ثابت ہو۔ جسکی پاداش میں اس مجموعہ کی رُو سے عدالت کو قید سخت کی سزا کے حکم دینے کا اختیار ہو۔ تو عدالت اپنے حکم سزا میں یہ حکم دینے کی مجاز ہوگی۔ کہ مجرم قید مجوزہ کی میعاد سے کسی ایک عرصہ تک یا چند عرصوں تک جس کی کُل مُدت تین مہینے سے زائد نہ ہو۔ شرح ذیل کے مطابق تنہا قید رہے یعنی۔

(۱) اگر قید کی میعاد چھ مہینے سے زیادہ نہ ہو۔ تو قید تنہائی ایک مہینے سے زیادہ نہ ہوگی۔

(۲) اگر قید کی میعاد چھ مہینے سے زیادہ ہو اور ایک برس سے زیادہ نہ ہو۔ تو قید تنہائی دو مہینے سے زیادہ نہ ہوگی۔

(۳) اگر قید کی میعاد ایک برس سے زیادہ ہو۔ تو قید تنہائی تین مہینے سے زیادہ نہ ہوگی ......

(۲۴) دفعہ ۱۷ تعزیرات ہند میں اس امر کی روک کی گئی ہے۔ کہ ان واقعات جن سے فی نفسہ ہر ایک جرم ہوتا ہے۔ اس کی پاداش میں بجائے سخت حکم سزا کے جو قانوناً عدالت کو نافذ کرنا چاہیئے سخت حکم نہ دے لیکن جب مختلف جرائم ان احوال سے بنتے ہوں۔ تو مختلف جرائم میں مختلف سزا دی جا سکتی ہیں۔ ۲۴ میسور لا جرنل صفحہ ۳۹۸۔ ۵ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ صفحہ ۹۱۲۔

اس شخص کی سزا جو چند جرموں سے ایک کا مجرم پایا جاوے جب کہ فیصلہ میں اس بات کا شبہہ مذکور ہو۔ کہ وہ کس جرم کا مجرم ہے۔

دفعہ ۷۲ :۔ ہر حال میں جہاں یہ تجویز قرار پائے۔ کہ کئی جرموں میں سے جن کی نسبت فیصلہ میں ہو کسی ایک جرم کا کوئی شخص مجرم ہوا ہے۔ مگر اس کا شبہہ رہ جائے۔ کہ وہ شخص ان جرموں میں سے کون سے جرم کا مجرم ہے۔ تو مجرم کو اس جرم کی پاداش میں سزا دی جائے گی۔ جس کے لئے کم سے کم سزا مقرر کی گئی ہے بشرطیکہ ان سب جرموں کے لئے ایک ہی سزا مقرر نہ کی گئی ہو۔

شرح

دفعہ ہذا میں یہ قانون مقرر کیا گیا ہے۔ کہ جب مقدمہ کے واقعات ثابت شدہ سے یہ امر مشتبہ ہو کہ واقعات مشتبہ سے کون جرم متعلق ہوگا۔ تو عدالت کو چاہیئے کہ اشتباہ کو صاف کر کے بمنشائے دفعہ ۲۳۶ ضمن ۳ ضابطہ فوجداری رائے علی السبیل البدلیت صادر کرے۔ اصولاً مدعا وضع دفعہ ہذا یہ ہے۔ کہ جب واقعات ثابت شدہ پر ملزم کی مجرمیت میں اشتباہ نہ ہو۔ اور محض یہ امر مشتبہ ہو۔ کہ واقعات مشتبہ پر کس دفعہ کا مجرم ہے۔ تو ایسی صورت میں بمنشائے دفعہ ۲۳۶ ضابطہ فوجداری ترتیب فرد قرارداد جرم میں جملہ جرائم یا ان میں سے کسی جرم کے ارتکاب کا الزام لگایا جائے اور ویسے الزامات کی کسی تعداد کی تجویز میں ایک ساتھ ہو سکتی ہوں۔ یا جرائم مذکورہ میں سے کسی ایک جرم کا الزام علی السبیل البدل اس کے ذمہ قائم ہو سکتا ہے۔ مثلاً زید پر ایسے فعل کا ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو۔ جو سرقہ یا مال مسروقہ کے لینے یا خیانت مجرمانہ یا دغا کے جرم کے درجہ کو پہونچ سکتا ہو۔

(۴) جب کسی ملزم کی تجویز مختلف جرائم میں ہو۔ اور ہر ایک جرم میں حکم سزائے قید صادر کیا گیا ہو تو حکم سزا ساتھ ساتھ بھگتنے کا یقین۔ پایا جائے گا۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۸۶

(۵) اور زیر دفعہ ۷۳ حکم تنہائی صادر کرنے کے لئے حکم سزائے قید سخت ہونا چاہیئے۔ اور جہاں اصلی حکم سزا در حصول حکم سزائے قید سخت میں بشمول قید تنہائی صادر کیا گیا ہو۔ تو یہ امر خلاف قانون ہوگا۔ کہ حکم سزا یکے بعد دیگرے بھگتنا پایا جاوے۔ اور وہ حکم قید تنہائی ساتھ ساتھ بھگتنا پایا جاوے۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۸۶

(۶) دو متعدد احکام سزا میں قید تنہائی کا صادر کرنا منشائے دفعہ ۷۳ کے خلاف ہے۔ کریمینل لا جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۸۰۵۔ انڈین کیسز جلد ۷۶ صفحہ ۱۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء رنگون صفحہ ۱۹۷۔ جلد ۱ رنگون۔ صفحہ ۳۰۷۔ ۲۶ برما لا جرنل صفحہ ۹۰۔

(۷) زیر دفعہ ھذا حکم سزا قید تنہائی تین ماہ سے زائد صادر نہ کیا جائیگا۔ گو جداگانہ احکامات سزا ہوں۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۱۰۳۔ ۵ لاہور جرنل صفحہ ۲۲۴۔ انڈین کیسز جلد ۶۸ صفحہ ۸۱۷۔

(۸) بجرم ادخال ضمانت واسطہ نیک چلنی ملزم کو قید تنہائی نہیں دی جاسکتی ہے سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد لا جرنل صفحہ ۷۷۶ سنہ ۱۹۲۳ء کریمینل کیسز صفحہ ۸۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد صفحہ ۶۷۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد صفحہ ۲۷۴۔ ۵ لا رپورٹ الہ آباد آل کریمینل صفحہ ۴۷۔ آل انڈیا کریمینل رپورٹ صفحہ ۵۰۶۔ ۲۴ کریمینل لا جرنل صفحہ ۹۳۵۔ انڈین کیسز جلد ۷۰ صفحہ ۳۴۳۔

(۹) قید تنہائی تین ماہ سے زائد نہیں دی جاسکتی ہے۔ لیکن مختلف جرائم کے جداگانہ احکام سزا صادر کئے جاسکتے ہیں۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۱۰۳۔ ۵ لاہور لا جرنل صفحہ ۲۲۴۔ انڈین کیسز جلد ۶۸ صفحہ ۸۱۷

(۱۰) زیر دفعہ ۱۱۰ ضابطہ ضمانت نیک چلنی کے عدم ادخال پر ملزم کو قید تنہائی کا مجسٹریٹ درجہ اول الہ آباد نے دو سال قید اور ادخال ضمانت کے صادر کیا۔ جو عدالت سشن سے بحال رہا۔ چنانچہ نگرانی ملزم پر ہائیکورٹ الہ آباد سے قرار دیا گیا۔ کہ حسب دفعہ ۷۳ تعزیرات ہند جرائم مجموعہ تعزیرات ہند سے متعلق ہے۔ نہ کہ کسی اور قانونی حکم سے متعلق ہے۔ تاوقتیکہ بالتصریح حکم قانون نہ ہو۔ اس لئے حکم سزا قید تنہائی منسوخ کیا گیا۔ اور حکم ضمانت قائم رکھا۔ کریمینل لا جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۴۴۳ سنہ ۱۹۲۷ء الہ آباد۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء الہ آباد صفحہ ۲۷۴۔ ۸ لا رپورٹ آل کریمینل صفحہ ۴۷۔ آل انڈیا کریمینل رولنگ صفحہ ۵۱۶۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۲ صفحہ ۴۴۳ وغیرہ۔۔۔۔

شرح

دفعہ ہذا میں قید تنہائی کا حکم مجموعہ تعزیرات ہند کے تحت جرائم میں دیا جا سکتا ہے جب کہ حکم سزا میں مجرم کو قید سخت کیا جاوے۔ اور منجملہ اس قید سخت کے یہ تناسب صدر حکم قید تنہائی اصل حکم سزا کا جزو ہوگا۔ اور یہ حکم قید تنہائی جرائم مجموعہ تعزیرات ہند رعام اس سے کہ وہ تجویز سرسری باب ۲۲ ضابطہ فوجداری جرائم تعزیرات ہند عمل میں لائی گئی ہو) کی یا درشمار میں ہی دیا جاتا ہے۔ اور جب دفعہ ۳۴۲ ضابطہ ایک ہی وقت میں چند جرائم مجموعہ ہذا میں حکم دیا جاوے۔ تو ملزم کی نسبت حکم قید تنہائی تین ماہ سے تجاوز پسند نہیں کیا گیا ہے۔ اور یہ حکم قید تنہائی قانون مختصر الامر یا مقام کے اثبات جرم پر نہیں دیا جا سکتا ہے۔

اصول

یہ امر مسلمہ ہے کہ قانون قطرت کے لحاظ سے ہر ایک انسان طبعاً اپنے ہمجنسوں میں مل جل کر رہنا بمقابلہ تنہا رہنے کے زیادہ پسند کرتا ہے جس میں وہ دیگر اشخاص کے ہمراہ رہنے وگفت وشنید کرنے سے اپنے خیالات کے اظہار وسماعت واقعات سے تکلیف کا احساس کم کرتا ہے اور اس لئے باہم تبادلہ خیالات سے ایام گذاری کر لیتا ہے۔ لیکن قید تنہائی میں طبعی تحریک انسانی اور تخیلات دماغی قوت وادراک انسانی کے معقود رہنے سے نظام قوائے جسمانی کی سخت تنزل وپیچیدگی سے مجرم نہایت پراگندہ وپریشان رہتا ہے۔ اس لئے یہ سزا قید تنہائی بجملہ قید سخت کے دی جاتی ہے تاکہ اس کا احساس بعد رہائی مجرم کو حاصل رہے۔ اور وہ ارتکاب جرائم سے مجتنب رہے۔ اور دوسروں کو بھی عبرت حاصل ہووے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

بمقدمہ مولا راج بنام شہنشاہ ہند بیگ شیشن جج مرت سر نے ملزم کی نسبت ایک ہی تجویز کے وقت دو جرائم دفعات ۴۱۱ و ۴۷۹ تعزیرات ہند میں چار ماہ قید تنہائی علاوہ قید سخت کا حکم صادر کیا تھا۔ نگرانی ہائیکورٹ لاہور سے ایک ماہ کی سزا قید منسوخ کی جا کر تین ماہ قید بحال رکھی۔ اور قرار دیا گیا کہ تین ماہ قید تنہائی سے زائد ایک ہی ملزم کو نہیں دی جاتی ہے پنجاب ریکارڈ ۳۲ سنہ ۱۹۰۵ء۔

(۲) اور قید تنہائی کا حکم قانون مختصر الامر ومختصر المقام میں صادر نہیں کیا جا سکتا ہے۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۱۲۰ سنہ ۱۹۲۳ء لاہور۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء لاہور صفحہ ۶۶۷۔ انڈین کیسز جلد ۷۶ صفحہ ۱۸۴۔

(۳) حکم قید تنہائی ایکٹ جرائم پیشہ کے ارتکاب جرم پر صادر نہیں کیا جائیگا۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۶۵۴ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء الہ آباد صفحہ ۳۱۹۔ ۴۶ الہ آباد صفحہ ۱۱۴۔ ۲۱ آل لاجرنل صفحہ ۹۱۴۔ ۵ لا رپورٹ آل کریمنیل صفحہ ۱۹۔ انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۱۴۲

سزا کا اضافہ بعلت بعض جرائم تحت باب ۱۲ یا باب ۱۷ بعد ثبوت جرم سابق کے

دفعہ ۷۵:۔ (الف) اگر کسی شخص پر برٹش انڈیا کی کسی عدالت میں کوئی ایسا جرم ثابت ہو چکا ہو جس کی پاداش میں اس مجموعہ کے باب ۱۲ یا باب ۱۷ کے بموجب دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی تین برس یا زیادہ کی قید مقرر ہے ۔ یا

(ب) اگر کسی والی ملک یا ریاست ہندوستانی کی عدالت میں جسکو نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل یا کسی لوکل گورنمنٹ نے خاص یا عام طور پر اختیارات دیے ہوں شخص مذکور پر کوئی ایسا جرم ثابت ہو چکا ہو جس کی پاداش میں اُس کو جرم مذکور کی نسبت باب ہائے مذکور مجموعہ ہذا کی رُو سے اتنی ہی اور اُسی قسم کی قید کا حکم ہوتا ۔ اگر اُس کا وقوع برٹش انڈیا میں ہوتا ۔ اور وہ شخص پھر کسی ایسے جرم کا مرتکب ہو ۔ جس کی پاداش میں کسی باب متذکرہ صدر کی رُو سے اتنی ہی اور اُسی قسم کی قید مقرر ہے ۔ تو ہر نئے جرم کی پاداش میں شخص مذکور کو حبس دوام بعبور دریائے شور یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جاوے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے ۔

شرح دفعہ ہذا بجائے دفعہ سابقہ کے بموجب دفعہ ۲ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۱۰ء ترمیم کی گئی ہے ۔ اور دفعہ ہذا میں جرائم باب ۱۲ معہ دفعات ۲۳۰ لغایت ۲۶۳ (الف) اور باب ۱۷ میں دفعات ۳۷۹ لغایت ۴۶۲ معہ تعزیرات ہند دفعہ ۵۷ کی مندرج ہیں لیکن منجملہ باب ۱۲

حد قید تنہائی **دفعہ ۴۷** :- قید تنہائی کے حکم کی تعمیل میں قید کی میعاد کبھی حال میں ایک مرتبہ چودہ روز سے زیادہ نہ ہوگی اور قید تنہائی کی دو میعادوں کے درمیان کا عرصہ میعاد مذکور کی مدت سے کم نہ ہوگا۔ اور جب کہ قید مجوزہ کی میعاد تین مہینہ سے زیادہ ہو۔ تو کل قید مجوزہ میں سے کسی ایک مہینے میں قید تنہائی سات روز سے زیادہ نہ ہوگی۔ اور قید تنہائی کی دو میعادوں کے درمیان کا عرصہ میعاد مذکور کی مدت سے کم نہ ہوگا۔

اصول دفعہ ہذا میں قید تنہائی کا وقفہ بلحاظ تحفظ صحت جسمانی مجرم وضع کیا گیا ہے تاکہ مسلسل بھگتنا دشوار گذار قید تنہائی سے ملزم قوائے جسمانی میں نقص ناقابل اصلاح واقع نہ ہو جاوے۔ اس لئے نہ دو بھگتنا قید تنہائی زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم کے لئے دفعہ ہذا میں شرط کی گئی ہے۔ تاکہ منشاء وضع قانون پر بطریق احسن عمل درآمد رہے۔

شرح دفعہ ہذا میں قید تنہائی کا وقفہ زیادہ سے زیادہ ایک دفعہ میں چودہ یوم مقرر کیا گیا ہے۔ اور جب قید تنہائی ایک ماہ سے زیادہ نہ ہو۔ تو قید تنہائی سات یوم سے زیادہ نہ بھگتائی جاوے گی۔ اور جب مجرم سات یوم قید تنہائی بھگت لیوے۔ تو قید سخت بھگتائی جاوے گی۔ اور اس طرح سے وقفہ دے کر یکے بعد دیگرے قید مجوزہ مجرم سے باری باری پوری کرائی جاوے گی۔ اور علیٰ ہذا جب حکم سزا انتہائی قید تنہائی تین ماہ منجملہ قید سخت کے صادر ہوا ہو۔ تو زیادہ سے زیادہ وقفہ قید چودہ یوم بہ ترتیب مبنیہ مسطور مجرم کو دیا جائے گا۔

اور قید تنہائی کسی مجرم کو اس وقت تک نہیں بھگتائی جاوے گی۔ تا وقتیکہ حسب فقرہ ۲۵ ضمن ۲ دستور العمل جیل خانجات پنجاب میڈیکل افسر تصدیق نہ کرے۔ کہ قیدی قید تنہائی بھگتنے کے قابل اور دوران قید تنہائی بھگتنے کے بموجب ضمن ۷ فقرہ مذکور میڈیکل افسر قیدی کا روزانہ معائنہ کیا کرے گا۔ تاکہ قیدی کی صحت جسمانی دیکھی جاتی رہے۔

دفعہ ہذا حکم سزا صادر کیا جاوے۔ اپنے حکم فیصلہ میں بعد مخلصی قید مناسب تعداد ایام ایک سال یا دو یا تین سال تک زیر نگرانی پولیس رہنے کا حکم دیا جاوے۔ اور اُس سے پولیس کو اطلاع دی جایا کرے۔

اصول مُدعا وضع دفعہ ہذا یہ ہے۔ کہ جو ملزمان ہمچوں قسم جرائم باب ہائے محولہ صدر میں ایکدفعہ سزایاب ہو کر عبرت حاصل نہیں کرتے ہیں۔ اور اُن کا میلان طبیعت بدستور ویسے ہی جرائم کی طرف محرک رہتا ہے۔ جس سے تحفظ امن و امان پبلک معرض خطر میں رہتا ہے۔ اور غایت وضع قانون وسیاست کی تحقیر ہوتی ہے۔ تو ایسے بدطینت ناقابل اصلاح طبع اشخاص کو امن پسند آزاد نیک طبائع اشخاص میں رہائش کا موقعہ نہ دیا جاوے۔ جن کی رہائش سے اُن کی عافیت و آسائش میں احتمال اختلاف واقعہ ہوتا ہے۔ بدیں لحاظ بدفعہ ہذا بار ثانی ارتکاب جرم پر مجرم کو سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور یا میعاد قید دس سال تک مقرر کی گئی ہے۔ اور نیز منشائے دفعہ ۵۹ تعزیرات ہند اگر مجرم کو سزائے قید ۷ سال یا زیادہ دی جاوے۔ تاہم حبس بعبور دریائے شور کا حکم دیا جا سکتا ہے۔

فرد قرار داد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔ تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں جرم تعزیرات ہند مسمی فلاں شخص مستغیث کے گھر میں نقب زنی وقت شب کا ارتکاب کیا ہے۔ اور قبل ازیں جرم دفعہ ۳۸۰ فلاں تاریخ اور جرم ۴۵۷ تعزیرات ہند فلاں تاریخ ارتکاب جرائم کیا تھا۔ اور فلاں عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے بپاداش جرائم مسطورہ تم سزائے قید تین تین سال بھگت چکے ہو۔ جس سے تم حسب دفعہ ۷۵ الف تعزیرات ہند باب ۱۷ کے مطابق قابل مواخذہ ہو اور تم سنگین سزا کے مستوجب ہو۔ اور تمہاری تجویز حسب معنی دفعہ ۷۵ الف تعزیرات ہند عدالت سشن میں ہوگی۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ بجرم دفعہ ۴۵۷ تعزیرات ہند بوجہ سابقہ سزایابی باب ۱۷ تعزیرات ہند تمہاری تجویز بعدالت سشن عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس باب ۱۲ و باب ۱۷ تعزیرات ہند کے جرائم کے اقدام پر دفعہ ۷۵۔ تعزیرات ہند موثر نہیں ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۹ صفحہ ۴ سنہ ۱۹۲۸ء لاہور انڈین کیسز جلد ۱۰۶ صفحہ ۴۰۰۔ ۹ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۳۲۳۔ ۲۹ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۴۵

دفعات ۲۴۱ - ۲۵۴ - ۲۶۲ تعزیرات ہند در باب ۱۷ میں سے ہر جرم و دفعات ۴۰۳ و ۴۰۴
۴۱۷ - ۴۲۱ لغایت ۴۲۴ و ۴۳۴ و ۴۴۷ و ۴۴۸ و ۴۵۳ و ۴۶۲ تعزیرات ہند
میں ہر ایک جرم کی سزا تین سال سے کم ہے۔ اس لئے دفعہ ہذا جملہ ان جرموں کے مکرر ارتکاب
جرم ملزم پر صادق نہیں آوے گی۔ کیونکہ ملزم کا سابقہ جرم و حالیہ ارتکاب جرم باب ۱۲ یا
باب ۱۷ کا ایک ہونا چاہئے جنکی تین سال سے کم سزا مندرج نہیں ہے جیسی کی تفصیل سطور ابتدائی قبل الذکر
میں کر دی گئی ہے۔ اور یہ امر غیر ضروری ہے کہ ملزم نے ولا ارتکاب جرم باب ۱۲ یا باب ۱۷ جن میں
تین سال سے کم سزا مندرج نہیں ہے۔ اثبات جرم پر کس قدر سزا دی گئی ہے جو عدالت ابتدائی
سے ملزم کو ارتکاب جرم پر چند ماہ کی سزا دی گئی ہو۔ تاہم دفعہ ہذا متعلق ہوگی اور سابقہ سزایابی
باب ۱۲ یا باب ۱۷ ملزم حسب منشاء دفعہ ۵۱۱ ضابطہ فوجداری نقل حکم سزا یا نقل سابق جرم یا سارٹیفکٹ مہتمم جیل
جہاں ملزم نے قید بھگتنی ہو۔ یا بذریعہ ادخالہ وارنٹ سپردگی جس کے مطابق تعمیل سزا کی گئی ہو
جس کو شہادت داروغہ جیل مع شناخت مثل متعلقہ ثابت کیا جاویگا۔ در صورت دفعہ ۵۶۵ ضابطہ عدالت مجاز
حکم صادر کرتے وقت احکام تاریخ حکم سزا سے پانچ سال تک ملزم کی سکونت اور بدلی سکونت کی
اطلاع دیئے کا اسکو پابند کیا جاوے۔ اور دفعہ ہذا اعانت و اقدام جرم مذکورہ جرائم قانون مختصر الامر
و قانون مختصر المقام سے متعلق نہیں ہے۔ اور نہ ان جرائم سے متعلق ہے۔ جس کا سابق ارتکاب جرم
کسی ایسی ریاست ہندوستانی میں ہوا ہو جس کو حسب منشاء ضمن (ب) دفعہ ہذا اختیارات نہ دیئے گئے ہوں
بجز اس کے کہ ملزم نے سابقہ سزایابی جرائم دفعہ ہذا میں سے کسی جرم کا ارتکاب قبل جرم کیا ہو مثلاً
بھوپال و پٹیالہ و ریاست ہائے پھولکیاں وغیرہ وغیرہ دفعہ ہذا کے ضمن (الف) سے متعلق نہیں ہیں۔ ایسی
دیسی ریاستوں کی سزایابی سابق پر دفعہ ہذا محتوی نہیں ہے۔ اور ملزم کی سابقہ سزایابی حسب منشاء
دفعہ ۵۱۱ ضابطہ فوجداری ثابت کرکے بعد تکمیل مثل ترتیب فرد جرم میں منشائے دفعہ ۲۲۱ ضابطہ
فوجداری کو ملحوظ رکھا جاوے۔ اور سابقہ جرم کی تاریخ و مقام جرم و دفعات مختصر لکھنے چاہئیں۔ اور اگر مجسٹریٹ
درجہ اول بلحاظ واقعات و نوعیت مقدمہ خود کافی سزا دے سکتا ہو۔ تو ملزم کو سپرد سشن نہیں کیا جاویگا
بلکہ خود مناسب سزا دے گا۔ ورنہ بدفعہ ۳۴۸ ضابطہ فوجداری ملزم کو سپرد سشن کر دیا جاوے۔
اور اگر ملزم بحراست پولیس یا بدوران سزائے قید مکرر جرم منجملہ باب ہائے مذکور کا مرتکب ہو۔ تو چونکہ
اس کو سزا بھگتنے کے بعد موقعہ اصلاح طبیعت نہیں مل سکا ہے۔ بدیں وجہ دفعہ ہذا متعلق قرار نہیں
دی جاوے گی۔ اور عدالتوں کو یہ امر زیر غور رکھنا مناسب ہوگا کہ ایسے ملزمان جن کی نسبت بمنشاء

بشمول دفعہ ۷۵ تعزیرات ہند چار سال قید سخت اور بعد بھگتنے قید تین سال پہلے زیر نگرانی پولیس کا حکم دیا تھا۔ اور دوسری دفعہ ۲۳۔ اکتوبر سنہ ۱۹۲۲ء بدفعہ ۳۸۰ تعزیرات ہند بشمول دفعہ ۷۵ تعزیرات ہند سات سال قید سخت اور تین سال پھر زیر نگرانی پولیس کا حکم ہوا تھا۔ ملزم نے اپنے جواب میں تین سزایابی ماسبق سے انکار تحریر کرایا۔ مگر عدالت نے اس ظاہرہ انکار سے ملزم کا اقرار تسلیم کیا۔ اور زیر دفعہ ۳۷۹ بشمول دفعہ ۷۵ تعزیرات ہند ملزم کو حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم سشن کورٹ سے دیا گیا۔ ملزم کے اپیل پر لاہور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ہمارے روبرو اس قسم مقدمات میں احکامات عدالتوں ماتحت کی بہت سی مثالیں موجود ہیں اور ہم نے بار بار لکھا ہے کہ کسی شخص کی چند ماسبق سزایابیوں پر اور ایسے خفیف مقدمہ میں حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا کا حکم دینا تنظیم انصاف فوجداری میں یہ روشن خیال نہیں ہے۔ اور ملزم کی سابقہ سزائیں بمنشاء دفعہ ۵۱۱ ضابطہ ثابت کرنی چاہئیں تھیں اور جب کہ سابقہ جرائم مطابق جرم موجودہ ایک خفیف نوعیت کے ہوں تو عدالت کو بمنشاء دفعہ ۷۵ الف تعزیرات ہند ایسے خفیف ماسبق مقدمات جیسا کہ موجودہ مقدمہ ہے۔ عائد کر کے سزا حبس دوام کا حکم دینا مناسب نہیں ہے۔ اور ان واقعات پر عدالت مشکل سے چھ ماہ قید سے زائد کا حکم دے گی۔ اور یہ ضروری ہے۔ کہ بروقت صدور حکم سزایابی ماسبق کی توضیح اور نوعیت اور خصوصیات متعلقہ بہ دفعہ ۷۵ تعزیرات ہند تحریر کرنی چاہئیں۔ اپیل ملزم منظور کیا گیا اور حکم حبس دوام منسوخ کیا جا کر ایک سال قید سخت اور ایک سال زیر نگرانی پولیس رہے گا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۰۸۲ سنہ ۱۹۲۹ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۴ صفحہ ۴۲۹ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء لاہور صفحہ ۷۶۸۔ ۳۰ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۵۳۰ سنہ ۱۹۲۹ء کریمنل کیسز صفحہ ۴۶۵۔

(۶) اور جو ملزم سابقہ سزا یافتہ باب ۱۲ یا باب ۱۷ کا کسی ایسی ریاست بیرون از برٹش انڈیا کی عدالت مجسٹریٹ کا ہو۔ اور برٹش انڈیا میں کسی جرم باب ہائے مذکور میں سے مرتکب ہوا ہو۔ سابقہ سزایابی مسطورہ سے دفعہ ۷۵ تعزیرات ہند متعلق نہ ہو گی لیکن اگر ملزم سابقہ سزایابی کو خود تسلیم کرے تو عدالت حسب دفعہ مذکور عمل کرے گی۔ مدراس ویکلی نوٹ سنہ ۱۹۳۰ء صفحہ ۱۷۳۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۱ صفحہ ۴۴ سنہ ۱۹۲۰ء الہ آباد ۱۸۔ آل لا جرنل

(۲) کسی مقدمہ بابِ ۱۲ و باب ۱۷ میں یہ واقعہ کہ جرم کسی خاص نوعیت کا نہیں ہے۔ انفرادی یا تخفیف سزا کے لئے خاص وجہ نہیں ہے۔ البتہ نوعمری۔ بیماری تذکیر و تانیث اور عرصہ درمیانی سابقہ سزا یابی ملزم صدور حکم کے وقت غور طلب ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک مقدمہ میں سشن کورٹ سے ملزم کو حبس دوام کی سزا دی گئی تھی جس کے اپیل پر مدراس ہائیکورٹ سے بوجہ عرصہ آٹھ سال ہوئے سابقہ سزا یابی ملزم کو بمنظوری اپیل سات سال قید سے حکم سشن کورٹ تبدیل کیا گیا۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء مدراس صفحہ ۴۱۸۔ مدراس جلد ۳ و صفحہ ۸۰۔ ۵۳۔ مدراس صفحہ ۸۰۔ ۷۵ مدراس لاجرنل ۳۴۷۔ ۳۰ مدراس لا ویکلی صفحہ ۷۱۔ ۲ مدراس۔ کریمنل کیسز صفحہ ۵۳۰ سنہ ۱۹۲۹ء کریمنل کیسز صفحہ ۶۰۹

(۳) ملزم سابقہ سزا یافتہ باب ۱۷ الجرم دفعہ ۴۵۴ تعزیرات ہند تھا۔ بارثانی بجرم دفعہ ۳۸۰ تعزیرات ہند ماخوذ ہوا۔ چونکہ دفعہ ۴۵۴ میں تین سال کی سزا نہیں ہے۔ اس لئے پٹنہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ دفعہ ۷۵ تعزیرات ہند متعلق نہیں ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۲۸۲ سنہ ۱۹۲۵ء پٹنہ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء پٹنہ صفحہ ۶۶۵۔ ۴ پٹنہ لا رپورٹ کریمنل صفحہ ۲۰۵۔ انڈین کیسز جلد ۸۴ صفحہ ۶۴۳۔

(۴) ایک مقدمہ میں ملزم ایک سال سابقہ سزا یافتہ بجرم دفعہ ۳۷۹ تعزیرات ہند تھا۔ اور عرصہ ۵ سال بعد ملزم نے یک دوکان فروش کے بیرونی حصہ سے ایک حقہ یا پوست خریدا کا اٹھا لیا۔ جس کے خلاف مجسٹریٹ امرتسر نے بوجہ سابقہ سزا یافتہ ہونے کے تین سال قید سخت کا حکم دیا۔ جو سشن کورٹ امرتسر سے بحال رہا۔ ملزم کا اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ سابقہ سزا یابی ملزم ۹۔ اگست سنہ ۱۹۱۹ء کی ہے۔ اور حکم مجسٹریٹ درجہ اول ۲۰ مئی سنہ ۱۹۲۸ء بشمول دفعہ ۷۵ تعزیرات ہند تین سال قید سخت صادر ہوا ہے۔ ملزم دوران عرصہ درمیانی میں نیک رویہ رہا ہے۔ اور موجودہ جرم خفیف نوعیت کا ہے۔ اس لئے حکم سزا تین سال قید سخت منسوخ کی گئی۔ اور چھ ماہ قید کا جس کو سات ماہ ہوتے ہیں کافی سمجھتے ہیں۔ اپیل منظور کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۳۷۶ سنہ ۱۹۲۹ء لاہور آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء لاہور صفحہ ۲۷۸۔ ۳۰ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۵۲ انڈین کیسز جلد ۱۱۴ صفحہ ۷۱۹۔

(۵) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۷۹ تعزیرات ہند میں جس میں ملزم نے ایک ٹین گھی کا سرقہ کر لیا تھا مجسٹریٹ درجہ اول کے چالان کیا گیا۔ جس کو پہلے ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۶ء بجرم دفعہ ۳۷۹ تعزیرات ہند بوجہ سابقہ سزا یابی

بجبور دریائے شور کے بجائے ملزم کو ایک سال قید سخت کا حکم دیا گیا ۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۳۶۲ سنہ ۱۹۳۰ء لاہور ۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۱ صفحہ ۹۱۴ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء لاہور صفحہ ۷۸۰ ۔ سنہ ۱۹۲۹ء کریمنل کیسز صفحہ ۳۱۹ ۔ ۱۱ لاہور صفحہ ۲۱۵ ۔ ۳۱ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۲۱۷

(۹) مسمیان ادجاگر سنگھ و نانک سنگھ ضلع ملتان کپاس کے کھیت میں روئی چکتے ہوئے اور جھولیوں میں ڈالتے ہوئے گرفتار کئے گئے ۔ بدفعہ ۳۷۹ تعزیرات ہند بوجہ سابقہ سزا یافتہ بجرم دفعہ ۷۵ تعزیرات ہند پانچ پانچ سال قید سخت اور ۳۰۰ روپیہ جرمانہ اور بعد بھگتنے قید تین تین سال زیر نگرانی پولیس رہنے کا حکم دیا گیا ۔ ہردو ملزمان کے اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا ۔ کہ حکم سزا سخت ہے ۔ نوعیت جرم خفیف ہے ۔ اس لئے بہ تخفیف حکم دو سال قید سخت اور جرمانہ واپس کیا گیا ۔ اور بعد بھگتنے قید نگرانی پولیس تین سال کے لئے بحال رکھی گئی ۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۱۵۳ سنہ ۱۹۳۳ء لاہور ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۵ صفحہ ۱۰۰۲ سنہ ۱۹۳۳ء ۔ کریمنل کیسز صفحہ ۲۶۹ ۳۳ دہلی ۱ صفحہ ۱۵۲ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ ۱۳۷ ۔

(۱۰) ایک مقدمہ میں تین ملزمان پر بدیں وجہ کہ ایک ملزم کی ضمانت بدفعہ ۱۱۰ ضابطہ فوجداری ہو چکی تھی ۔ اور دوسرا ملزم دس سال اقبل ایک دفعہ سرقہ مویشی میں سزا یافتہ تھا ۔ اور تیسرے ملزم کا چال چلن ۔ بہت خراب تھا ۔ تو ارتکاب جرم دفعہ ۳۷۹ و ۴۱۱ تعزیرات ہند پر مجسٹریٹ درجہ اول سے ملزمان کو بشمول دفعہ ۷۵ الف تعزیرات ہند سزا سخت دی گئی تھی ۔ چنانچہ حسب قاعدہ ملزمان کے اپیل پر سندھ جوڈیشل کمشنر کورٹ سے قرار دیا گیا ۔ کہ ضمانت دفعہ ۱۱۰ ضابطہ فوجداری سے دفعہ ۷۵ الف تعزیرات ہند متعلق نہیں ہے ۔ اور دوسرے ملزم کے خلاف مثل میں سوائے اس کے کہ دس سال ماقبل سرقہ کا ارتکاب کیا تھا ۔ اور کوئی امر متعلق دفعہ ۷۵ الف تعزیرات ہند موجود نہیں ہے ۔ اس لئے سزا مجوزہ عدالت ماتحت کم کی گئی ۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۳۳۶ سنہ ۱۹۳۵ء سندھ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۵ صفحہ ۳۱۶ ۔

(۱۱) بیرون حدود برٹش انڈیا یعنی ارتکاب جرم باب ۱۲ یا باب ۱۷ تعزیرات ہند کرنے پر برٹش انڈیا میں ملزم پر دفعہ ۷۵ الف تعزیرات ہند مجسٹریٹ کو غور کرنا لازم نہیں ہے ۔ کریمنل لاجرنل

صفحہ ۵۹۱ - اپیرا ونس لا رپورٹ ۴۷ [illegible] جلد ۱۷ [illegible]

(۷) اور خفیف نوعیت کے جرم [illegible] سنگین سزا نہیں دینی چاہیئے۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۱۰۰ [illegible] کریمنل کیسز صفحہ ۳۷۰ - ۳۱ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۳۳۳۔

(۸) ایک ملزم ۱۲ سال کی عمر سے ۴۴ سال کی عمر تک مختلف اوقات میں جرائم ۳۷۹ و ۷۵ وغیرہ کا ارتکاب کرتا رہا۔ اور اس کو عدالتوں سے سزائیں دی جاتی رہی تھیں۔ اور وہ جرائم خفیف قسم کے تھے۔ اور درمیانی فاصلہ جرم بارہ سال تک ملزم پر کوئی کسی قسم کا الزام فوجداری عاید نہیں ہوا۔ اور آخر جرم دفعہ ۳۷۹ تعزیرات ہند ایک [illegible] سے ایک شخص کی جیب سے مبلغ دس روپے ڈھائی آنے نکال لینے پر باقاعدہ مجسٹریٹ نے سشن سپرد کیا ہے۔ اور یہ جرم سابقہ جرم سے تین سال بعد ہوا ہے۔ سشن جج نے عادی مجرم سابقہ سزا یافتہ کی بنیاد پر ملزم کو حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم دیا۔ جس کا اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ ۱۲ سال کی عمر میں ابتدائی جرم خفیف، دفعہ ۳۷۹ تعزیرات ہند کے اثبات پر ملزم کو بجائے ریفارمٹری سکول میں بھیجنے کے عدالت سے ایک ہفتہ قید سخت ۱۲ جنوری سنہ ۱۸۹۹ء دی گئی تھی۔ اور ۲۲ اگست سنہ ۱۹۰۳ء کو جب کہ ملزم کی عمر [illegible] سال تھی ملزم کو بشمول دفعہ ۷۵ تعزیرات ہند ۳ سال قید سخت اور دو صد روپیہ جرمانہ اور دو سال زیر نگرانی پولیس کا حکم دیا گیا۔ اور ۲۸ جون سنہ ۱۹۰۹ء کو بجرم دفعہ ۷۵ ۳۴ تعزیرات ہند ۴ سال قید سخت اور ۳ سال کے لئے زیر نگرانی پولیس کا حکم دیا گیا تھا۔ اور یہ امر چند بار انگریزی عدالتوں سے فیصلہ کیا جا چکا ہے۔ کہ خفیف نوعیت کے جرائم پر بھاری سزا نہ دی جایا کرے۔ اور عادتی مجرمان کے لئے بھی تخفیف نہیں ہے بمقدمہ (سنہ ۱۹۲۵ء) ۱۸ کریمنل آل رپورٹ صفحہ ۳۴۳ میں لارڈ چیف جسٹس نے ایک شخص جس نے ایک عورت کا کوٹ سرقہ کر لیا تھا۔ اور اس کی عمر ۳۵ سال کی تھی۔ اور بیس دفعہ کا ملزم سابقہ سزا یافتہ تھا۔ اور فاصلہ آخر جرم حالیہ جرم میں ۹ ماہ تھا۔ اور اکتوبر سنہ ۱۹۲۳ء میں جیل سے قید بھگت کر جرم سرقہ کوٹ کیا تھا جس کو ڈیڑھ سال قید کا حکم دیا گیا۔ اور لکھا بھی تھا۔ کہ خفیف جرائم میں سابقہ سزائیں کافی وجہ نہیں ہے کہ خفیف نوعیت کے جرم میں سنگین سزا دی جاوے۔ چنانچہ بوجہ الہ مذکور بلحاظ واقعات و حالات مقدمہ ہائیکورٹ لاہور سے منظوری اپیل ملزم اور منسوخی حکم سشن جج حبس دوام

سنہ ۱۹۴۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۰۰۸ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۴۳ء لاہور صفحہ ۳۹۶ ۔

(۱۸) مسمی بجنور ملزم پر جسبہ م دفعہ ۴۵۷ تعزیرات ہند عدالت آگرہ میں ثابت ہوا۔ اور بدفعات ۴۱۱ و ۴۱۴ تعزیرات ہند دو دفعہ کا سابقہ سزا یافتہ ریاست بھرت پور ثابت ہونے پر عدالت سیشن سے ملزم کو بمنشائے دفعہ ۷۵ الف تعزیرات ہند پانچ سال قید سخت کا حکم دیا تھا۔ ملزم کے اپیل پر ہائیکورٹ الہ آباد سے بحوالہ انڈین کیسز جلد ۹۲ صفحہ ۱۰۰۷۔ ۱۷ پنجاب رپورٹ سنہ ۱۹۱۶ء کریمنل ۱۳۰۔ کریمنل لاجرنل صفحہ ۵۲۷۔ ۴۹ پنجاب دیکھی رپورٹ سنہ ۱۹۱۶ء فوجداری صفحہ ۴۲۹ پنجاب لاء رپورٹ سنہ ۱۹۱۳ء قرار دیا گیا۔ کہ بیکانیر و بھرت پور و دیگر ریاستہائے ملکی کی سزایابی سے دفعہ ۷۵ الف متعلق نہیں آتی ہے۔ اس لئے دو سال قید سخت کم کی جاکر ۳ سال قید بجرم دفعہ ۴۵۷ تعزیرات ہند قائم رکھی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۲ صفحہ ۳۴۱ الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۴۵ صفحہ ۶۴۳۔ ۸ آل لاجرنل صفحہ ۵۸ لاء رپورٹ انڈیا آل کریمنل صفحہ ۵۳۔ انڈین کیسز جلد ۴۵ صفحہ ۶۴۳۔ جلد ۱ یوپی لاء رپورٹ ہائیکورٹ صفحہ ۱۷۲۔

باب ۴

مستثنیات عامہ کے بیان میں

باب ہذا کی یہ غرض ہے۔ کہ اس میں ان تمام مستثنیات کا تذکرہ کیا جاوے۔ کہ جن کی رو سے بلحاظ حالات نوعیت فعل ایسا عمل جو بادی النظر میں ناجائز، خلاف قانون معلوم ہوتا ہو۔ وہ جائز تصور کیا جاوے۔ اور یہ دو حصص پر منقسم ہے۔ عام و خاص۔ چنانچہ مستثنیات عام وہ ہیں۔ جن کا ذکر مجموعہ تعزیرات ہند کے باب چہارم میں کیا گیا ہے۔ اور جن کی وجہ سے ان حالتوں میں نوعیت ان افعال کی جو حسب مجموعہ ہذا جرم قرار دئے گئے ہیں۔ بدل جاتی ہے۔ اور وہ فعل شخص مرتکب مستثنےٰ قرار دیا جاتا ہے۔ اور خاص مستثنیات وہ ہیں۔ جو تعزیرات ہند میں بدفعات خاص تغیر و تبدیل ہو جاتی ہیں۔ مثلاً دفعات ۳۲۳ سے ۳۳۴ و ۳۲۵ و ۳۳۵ و ۳۰۲ سے ۳۰۴ تعزیرات ہند وغیرہ وغیرہ بدل جاتی ہے۔

جلد ۳۶ صفحہ ۳۹۳ سنہ ۱۹۳۵ء مدراس ہائیکورٹ - انڈین کیسز جلد ۱۵۵ صفحہ ۳۴۸ -

(۱۲) دفعہ ۷۵ الف تعزیرات ہند باب ۱۲ یا باب ۱۷ تعزیرات ہند کے مکرر ارتکاب جرم پر عائد کی جاتی ہے۔ اور کسی سابقہ سزا یابی دیگر قانون پر دفعہ ۷۵ الف تعزیرات ہند متعلق نہیں ہے اور نہ سابقہ سزا یابی ایک قمار بازی پر ملزم دفعہ ۵۶۲ ضابطہ فوجداری کے استفادہ کا مستحق ہوگا - کریمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۳۷۶ سنہ ۱۹۳۵ء بمبئی - انڈین کیسز جلد ۱۵۸ صفحہ ۸۴۸

(۱۳) باصول انصاف جرم فوجداری ایسا کوئی رول نہیں ہے کہ کسی بڈھے مجرم سابقہ سزا یافتہ کو بمقابلہ نوجوان ملزم سابقہ سزا یافتہ کے کم سزا تجویز کی جاوے۔ بلکہ بموجب ضابطہ کافی سزا انصافاً مناسب دی جاوے جو بعید از انصاف نہ ہو۔ اس مقدمہ میں ملزم سزا یافتہ پانچ سال قید سخت لے بعد بھگتنے قید کے ایک گائے قیمتی پچاس روپیہ کا سرقہ کیا تھا جس کو چھ سال قید سخت دی گئی تھی۔ ہائیکورٹ مدراس نے ایسے ملزم پر بجائے چھ سال قید سخت کے تین سال قید کم کی جاکر تین سال قید قائم کی گئی۔ اور قرار دیا گیا۔ کہ حکم سزا عدالت ماتحت بہت سخت تھا۔ اور ہمیشہ حکم بعید از انصاف نہیں ہونا چاہیئے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۷ صفحہ ۱۱۵۰ سنہ ۱۹۳۶ء مدراس - انڈین کیسز جلد ۱۶۵ صفحہ ۳۸۶ -

(۱۴) جب کہ ملزم حسب منشی دفعہ ۷۵ کسی جرم باب ۱۲ یا باب ۱۷ کا دس سال کا سزا یافتہ ہو تو دفعہ ۷۵ الف تعزیرات ہند عائد نہ کی جاوے۔ ۲۸ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۱۹۹ سنہ ۱۹۳۴ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۳۰۵ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء جلد سندھ صفحہ ۱۹۵ -

(۱۵) سابقہ سزا یابی باب ۱۲ یا ۱۷ تعزیرات ہند حسب منشی دفعہ ۷۵ الف کورٹ مارشل میں عائد نہ ہوگی - انڈین کیسز جلد ۱۴۱ صفحہ ۵۴۴ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۲۸ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء پشاور صفحہ ۶ -

(۱۶) ایک حکم بمنشائے دفعہ ۱۱۰ ضابطہ فوجداری ملزم کے لئے صحیح طور سے دفعہ ۷۵ الف تعزیرات ہند متعلق نہ ہوگی - ۲۸ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۱۹۹ سنہ ۱۹۳۴ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۳۰۵ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء سندھ ۱۹۵ -

(۱۷) جب کسی ملزم پر حسب دفعہ ۷۵ الف تعزیرات ہند حکم صادر کیا جاوے۔ تو قبل سے سابقہ سزا یابی ملزم باب ۱۲ یا باب ۱۷ تعزیرات ہند حسب منشائے دفعہ ۵۱۱ ضابطہ فوجداری ثابت ہونی چاہیئے۔ اگر یہ امر ثابت نہ ہو۔ تو حکم بموجب دفعہ ۷۵ الف تعزیرات ہند جائز نہ ہوگا۔ ۳۵ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۶۹۷

شخص کا فرض ہے کہ وہ سوچ سمجھکر اپنے فہم وادراک سے کام کرے۔ گو بہ حیثیت ملازم ماتحت کا فرض ہے کہ اپنے اعلےٰ افسر کے حکم کی تعمیل کرے۔ لیکن خلاف قانون حکم کی تعمیل سے جو ذمہ واری قانونی عائد ہوگی۔ بہر نوع ماتحت اُس کا ذمہ وار ہوگا۔ گو ماتحت نے غلطی سے یہ سمجھا ہو کہ اس کے افسر نے قانون کے مطابق حکم دیا ہے یا حکم دینے کا مجاز تھا۔ مثلاً اگر افسر اپنے ماتحت کسی ملزم کو مار پیٹ کر کے اقبال جُرم کرانے کو حکم دے۔ تو ماتحت تعمیل کنندہ و افسر ملزم ہوں گے۔ انڈین لاء رپورٹ جلد ۲۰ صفحہ ۴۹۳

اور یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہر ایک قانون اوامر و نواہی کا مجموعہ ہے۔ اور تمام رعایا پر اُس کی مطابقت کرنا فرض ہے۔ اور یہ امر فیصلہ شدہ ہے۔ کہ ہر ایک شخص کی نسبت یہ قیاس کیا گیا ہے۔ کہ وہ قانون کو جانتا ہے۔ اور یہ قیاس اس اصول پر مبنی ہے۔ کہ اگر عُذر عدم واقفیت قانونی وجہ معذرت قرار دیا جاتا۔ تو ہر شخص ماخوذ مسئول کی بریت کے لئے عذر ناواقفیت قانونی ایک عُمدہ کفیل و محافظ بن جاتا۔ اور اس سے نظم ترتیب قانونی اور کاروبار مملکت میں نقص واقعہ ہو کر سخت خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے کوئی شخص قانونی ناواقفیت کا عذر نہیں کر سکتا ہے۔ البتہ غلطی واقعات جو نیک نیتی سے عمل میں آجائے۔ جیسا کہ تمثیل ب میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اُس سے استفادہ قانونی حاصل ہوگا چنانچہ دفعہ ہذا میں، جو حکم افسر سے دیا گیا ہو۔ وہ حکم قانوناً واجب الاتباع ہو۔ یا واقعات کی غلط فہمی سے بہ نیک نیتی عمل کیا گیا ہونا چاہیئے۔ اگر حکم خلاف قانون ہے۔ یا غلطی قانونی سے فعل کیا گیا ہے۔ تو دفعہ ہذا متعلق نہ ہوگی۔ جیسا کہ بصراحت صدر لکھا گیا ہے۔

رولنگ آف ہائیکورٹس ایک پولیس افسر نے بذریعہ وارنٹ بجائے اصلی گرفتاری طلب شخص کے دوسرے شخص کو غلط فہمی واقعات سے گرفتار کر لیا تھا۔ جس پر عدالت مجسٹریٹ درجہ اول نے کنسٹبل پولیس کو زیر دفعہ ۳۴۲ تعزیرات ہند سزا دی۔ کہ کنسٹبل مستغیث کو جانتا تھا۔ اُس نے نیک نیتی سے عمل نہیں کیا۔ چنانچہ ملزم کا اپیل ہائیکورٹ بمبئی میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ چار وارنٹ گرفتاری طلب ملزمان کے کنسٹبل کے پاس تعمیل طلب تھے اور مستغیث سے اور مستغیث سے ملزم کی کوئی عداوت نہ تھی اور نہ کوئی اور صورت وجہ تحریک موجود ہے۔ محض نیک نیتی سے غلط واقعات کی بنا پر عمل ہوا ہے اس لئے باستفادہ دفعہ ۷۶ تعزیرات ہند ملزم بری کیا جاتا ہے۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۷۹۷ سنہ ۱۹۲۴ء بمبئی۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء بمبئی صفحہ ۳۳۲۔ ۲۶ بمبئی لاء رپورٹ صفحہ ۱۳۸۔

(۲) ایک ایڈوکیٹ کو اُس کے موکل نے کہا۔ کہ مجسٹریٹ کو آپ نے رشوت کے روپے دئے تھے۔

فعل جو کسی ایسے شخص سے سرزد ہو جس پر اس کا کرنا قانوناً واجب ہو یا جس نے امر واقعی کی غلط فہمی سے باور کیا ہو۔ کہ اس پر اس کا کرنا قانوناً واجب ہے"

دفعہ ۷۶ :۔ کوئی امر جرم نہیں ہے جس کو ایسا شخص کرے جس پر اس کا کرنا قانوناً واجب ہے۔ یا جس کو وہ شخص کرے جو بسبب کسی امر واقعی کی غلط فہمی کے نہ بسبب قانون کی غلط فہمی کے نیک نیتی سے یہ باور کرتا ہو۔ کہ اس امر کا کرنا اس پر قانوناً واجب ہے"

تمثیلات

(الف) اگر زید کہ سپاہی ہے اپنے افسر کے حکم سے قانون کے احکام کے مطابق آدمیوں کے ایک گروہ پر بندوق چلائے تو زید کسی جرم کا مرتکب نہ ہوگا۔

(ب) اگر زید کو کہ کسی کورٹ آف جسٹس کا عہدہ دار ہے اس کورٹ سے بکر کے گرفتار کرنے کا حکم ملے اور تحقیقات واجب کے بعد خالد کو بکر سمجھ کر گرفتار کرے تو زید کسی جرم کا مرتکب نہ ہوگا۔

شرح

دفعہ ہذا و دفعہ ۷۹ تعزیرات ہند باہم مشابہ ہیں یعنی فرق لفظ واجب و جائز کا ہے اور دفعہ ہذا میں فاعل کسی فعل کے کرنے کو اپنی ذمہ واری خیال کرتا ہے۔ اور لفظ جائز مستعملہ دفعہ ۷۹ تعزیرات ہند میں وہ اس حالت میں فعل کرتا ہے۔ جب کہ فاعل اس کے کرنے کا اپنا اختیار تصور کرتا ہے۔ کہ جو کچھ وہ کرتا ہے درست کرتا ہے۔ اور لفظ قانوناً واجب مستعملہ دفعہ ہذا کا یہ منشاء ہے۔ کہ وہ فعل جو کیا جائے۔ اس کے کرنے کی ذمہ واری شخص فاعل پر درست ہونی چاہئیں۔ ورنہ شخص اس فعل کے نتیجہ جرم سے بدیں وجہ کہ اس نے اپنے اعلےٰ افسر کے حکم سے وہ فعل کیا ہے۔ یا اس نے اپنی ذمہ داری سمجھی تھی۔ وہ فاعل اس فعل کے سزا آمیز نتیجہ سے معذور ہو کر استفادہ حاصل نہیں کر سکتا ہے۔ کیونکہ غلطی قانونی یا ناواقفیت قانونی کا عذر قابل تسلیم نہیں ہے۔ ہر ایک

کے نافذ کرنے کی حالت میں کرے۔ جو اختیار اُس کو قانون کی رُو سے حاصل ہے، یا جس کو وہ نیک نیتی سے باور کرے کہ وہ اختیار اُس کو قانون کی رُو سے حاصل ہے۔

شرح دفعہ ہذا و دیگر دفعات ۷۶ لغایت ۷۹ و ۸۸ تعزیرات ہند میں و نیز ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۵۰ء کی دفعہ ۱ و ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ء پولیس کی دفعہ ۴۳ وغیرہ میں ملازمان گورنمنٹ کے فرائض منصبی کا تحفظ بعلّے قدر مراتب قانوناً اس لئے کیا گیا ہے۔ تاکہ وہ بہ نیک نیتی آزادانہ طریق سے بلا اندیشہ اپنے فرائض منصبی کو انجام دیں۔ اور کوئی امر کسی سہو انسانی کی وجہ سے اُن کے منصبی عمل میں قانونی گرفت کا موجب نہ ہووے۔

جبکہ وہ فعل بغیر مجرمانہ نیت یا علم کے بہ نیک نیتی کیا گیا ہو۔ اور بروقت صدور حکم جج عدالت یا کورٹ آف جسٹس بہ نیک نیتی یہ سمجھتا ہو۔ کہ وہ ویسا حکم دینے کا اختیار رکھتا ہے۔ چنانچہ زیر دفعہ ہذا جو حسب معنی دفعہ ۱۹ جج ہو۔ اور بہ حیثیت منصبی تحت اختیارات قانونی جن کو وہ نیک نیتی سے باور کرتا ہو۔ کہ وہ اختیار اُس کو قانوناً حاصل ہے۔ کوئی ایسا فعل کرے۔ جو اُس کے حدود اختیار سے متجاوز ہو۔ تو وہ فعل اس کا بمنشائے دفعہ ہذا جرم نہیں ہوگا۔ لیکن اس دفعہ کے استثنا سے ایسا مجسٹریٹ جو محض مقدمہ کو سپرد کرنے کا اختیار رکھتا ہو۔ اور مقدمہ کو سپرد سیشن کرے۔ وہ چونکہ بمنشائے دفعہ ۱۹ تمثیل ب زیر تعریف جج نہیں ہے۔ اس لئے اُس وقت وہ دفعہ ہذا سے مستفید نہ ہوگا۔

اور یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ عموماً ججوں کے فرائض منصبی کی ادائیگی میں انسان کے جسم و جان و مال پر اثر پڑتا ہے۔ اور مختلف واقعات و شہادات پر نتیجہ اخذ کر کے عمل کرنا ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات غلط فہمی واقعات سے شخص متعلقہ کو نقصان پہنچ جاتا ہے اگر دفعہ ہذا وضع نہ ہوتی۔ تو وہ آزادی جو آزادانہ فرائض منصبی جج کا اعلےٰ جزو ہے۔ معرض خطر میں رہنے سے مناسب طور پر اُس کی انجام دہی نہ ہو سکتی۔ اور وہ مقصد اصول قانون زائل ہو جاتا جو ہر امر کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ اور جج ہمیشہ منصبی فرائض کی انجام دہی میں مشوش و متفکر رہتا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں مستغیث کے خلاف فیصلہ میں چند الفاظ ازالہ حیثیت عرفی کے ایسے تحریر کر دئے گئے۔ کہ جن کا تعلق مقدمہ سے کچھ نہ تھا جس پر زیر دفعہ

وہ واپس منگوا دیں۔ چنانچہ ایڈوکیٹ نے مجسٹریٹ کو واپسی روپیہ کے لئے چٹھی لکھدی جس پر مقدمہ ایڈوکیٹ کے خلاف قائم کیا گیا۔ اور رنگون ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ ایڈوکیٹ اپنے موکل کی ہدایت سے استفادہ حاصل نہیں کرسکتا ہے۔ اس لئے دفعہ ۷۶ منطبق نہیں ہوتی ہے آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء رنگون صفحہ ۸۳ سنہ ۱۹۳۱ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۷۱ ۳۷۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۹۳۴ رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۲ صفحہ ۵۵۳۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء رنگون صفحہ ۱۸۵۔

(۳) ایک مقدمہ میں ملزم نے تحریر کرایا۔ کہ وہ لڑکی عمر بالغ سمجھتا تھا۔ اگر اس کی عمر کو نابالغ سمجھتا تو لڑکی کو نہ لے بھاگتا۔ غلط فہمی سے ایسا ہوگیا ہے۔ ہائیکورٹ پٹنہ سے قرار دیا گیا کہ دفعہ ۷۶ تعزیرات متعلق نہیں ہوتی ہے۔ قانونی غلطی کا استثنا نہیں ہے۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ صفحہ ۱۶۵۔ سنہ ۱۹۲۹ء کرمینل کیسز صفحہ ۷۹ ۳۔ انڈین رولنگ سنہ ۱۹۳۱ء رنگون صفحہ ۸۳

(۴) دفعہ ۷۶ تعزیرات ہند میں استثنا غلط فہمی واقعات کا ہے۔ ور غلط فہمی قانون کا استثنا نہیں ہے۔ کیونکہ ناواقفیت قانونی وجہ معذرت نہیں ہے۔ اور جبکہ برٹش پولیس افسر نے مقدمہ اکسٹراڈیشن کیس کا مال مسروقہ بجائے مجسٹریٹ باتعلق کے پیش کرنے کے غلطی سے پولیس افسر سٹیٹ کو دیدیا۔ تو نیک نیتی سے دینے کا عذر ناقابل سماعت ہوگا اور قرار دیا گیا۔ کہ جب کسی مقدمہ اکسٹراڈیشن کی ابتدائی اطلاع ریاست خیرپور کے رجسٹر میں درج ہو چکی تھی۔ اور محض ریاست کے پولیس افسر کی اطلاع برٹش پولیس افسر کو دینا کافی نہیں ہے۔ کہ سندھ پولیس افسر کسی شخص یا مکان کی تلاشی بغیر توسط حکم مجسٹریٹ نیوے۔ اور نہ بغیر حکم مجسٹریٹ کے کوئی مال مسروقہ پولیس سندھ سٹیٹ پولیس کے حوالہ کرسکتی تھی۔ تمام کارروائی ناجائز قرار دے کر درخواست استغاثہ کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۰۴۸ سنہ ۱۹۲۶ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۵ صفحہ ۷۸۔

(۵) کسی پولیس افسر کو ناجائز حکم غلطی سے دیا گیا۔ جس سے بہ غلط فہمی واقعات جرم ہوگیا تو قرار دیا گیا۔ کہ حسب دفعہ ۷۶ پولیس افسر محفوظ ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۷۰۴ کلکتہ صفحہ ۸۱۸۔ انڈین کیسز جلد ۹۵ صفحہ ۳۷

جج کا فعل جبکہ وہ عدالت کا کام کر رہا ہو	**دفعہ ۷۷**: کوئی امر جرم نہیں ہے جو کوئی جج عدالت کا کام کرتے ہوئے اس اختیار

کا معیار نہیں ہے۔ بلکہ شخص تعمیل کنندہ حکم کی فہم پر انحصار رکھنا ہوگا۔ اور اُس کو چاہیئے کہ ذی شعور انسان کی طرح بغور عمل کرے۔ ورنہ ذمہ داری قانونی سے سبکدوش نہ ہوگا اور حکم کا تحریری ہونا لازمی ہے۔ زبانی حکم واجب التعمیل نہ ہوگا ہمیشہ ضابطہ کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔

اصول دفعہ ہذا میں سرکاری خدمات کا انصاف کو مدنظر رکھکر نیک نیتی سے اختیارات قانونی کا نفاذ آزادانہ طریق سے عمل میں لانا مقصود ہے۔ اور اس طور سے بانجام دہی کار سرکار کسی غلطی کے واقع ہونے پر تعمیل کنندہ حکم یا کسی نالش یا دعوے ہرجانہ کا جوابدہ نہ ہووے۔ اور اسی اصول کے لحاظ سے پولیس افسروں کے لئے زیر دفعہ ۴۳ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ء مراعات ضابطہ مقرر کیا گیا ہے۔ اور اسی لحاظ سے دفعہ ۷۷ تعزیرات ہند جج کا غلط نفاذ حکم محفوظ کیا گیا ہے۔ اور ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۵۰ء زیر دفعہ (۱) جوڈیشل افسران کی حفاظت کے لئے حسب ذیل قانون ہے۔

کوئی جج یا عدالت یا حاکم یا کوئی دوسرا شخص جو قانونی احکام کی تعمیل کا پابند ہو۔ یا بااختیارات کسی ایسے جج یا مجسٹریٹ جسٹس آف دی پیس۔ کلکٹر یا اور شخص جو عدالت کی کارروائی کرتا ہو۔ جو فرض منصبی میں فعل نیک نیتی سے کیا گیا ہو۔ اس امر کے لائق نہ ہوگا کہ اُس کے خلاف کسی حکم یا وارنٹ کے نقص کی وجہ سے کوئی دعوے دیوانی اس پر کیا جاوے۔ خواہ وہ فعل اُس کے اختیار کے اندر تھا۔ یا تجاوز تھا۔ جبکہ اُس کو قانوناً اصدار حکم کا اختیار ہو۔

دفعہ ہذا میں لفظ کورٹ آف جسٹس جس کی تعریف دفعہ ۲۰ تعزیرات ہند کی گئی ہے۔ مستعمل ہوا ہے۔ اور لفظ تجویز یا حکم کی تعریف بطور خاص تعزیرات ہند یا ایکٹ عبارات عامہ پیش نہیں کی گئی ہے۔ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۲ ضمن (۹) میں لفظ تجویز سے ڈگری یا حکم کے وجوہ مراد ہیں۔ اور ضمن ۱۴ میں حکم سے باضابطہ اجرائے کسی حکم عدالت دیوانی کا مراد ہے۔ جو از قسم ڈگری نہ ہو۔ ہر دو تعریف لفظ تجویز یا حکم مستعملہ دفعہ ہذا سے متعلق نہیں ہے۔ لفظ تجویز و حکم کا استعمال ضابطہ فوجداری میں مختلف دفعات استعمال ہوا ہے۔ اور رولنگز ہائیکورٹس میں بھی ان الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے۔ چنانچہ تجویز کی کارروائی فرد جرم کے بعد مراد لی گئی ہے۔ اور اور حکم سے حکم عدالت مجاز قرار دیا گیا ہے۔ اور بعض ہائیکورٹوں نے تجویز کو ملزم کی طلبی و حاضری کی کارروائی کو تجویز تعبیر کیا ہے۔ بہرکیف یہ تجویزی کارروائی عدالت فوجداری کی کارروائی ہے

.. ۵ تعزیرات ہند بمنظوری قاعدہ مقدمہ اجازت حاصل کی گئی تھی۔ اور مجسٹریٹ نے دفعہ ۷۷ تعزیرات ہند سے استفادہ حاصل کرنے کے لئے استدلال کیا تھا۔ جس پر ناگپور چیفکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ واقعات ازالہ حیثیت عرفی کا تعلق نفس معاملہ مقدمہ سے کچھ نہیں ہے۔ اس لئے برخلاف جج استغاثہ مستحق ہے۔ کہ برخلاف ملزم کارروائی جرم دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند اختیار کی جاوے۔ ۳۰ ناگپور لارپورٹ صفحہ ۲۴۴۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۹ صفحہ ۱۴۰۔ ۶۔ رولنگ ناگپور صفحہ ۲۲۰۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۹۴۷۔ ۱۷ ناگپور لاجرنل صفحہ ۳۴ سنہ ۱۹۳۴ء کریمنل کیسز صفحہ ۵۱۵۔ آل لارپورٹ سنہ ۱۹۳۴ء ناگپور صفحہ ۱۱۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء ناگپور ۱۲۳۔

فعل جو کورٹ کی تجویز یا حکم کے مطابق کیا جائے

دفعہ ۷۸:۔ کوئی امر جرم نہیں ہے۔ جو کسی کورٹ آف جسٹس کی کسی تجویز یا حکم کے مطابق کیا جائے یا جس کے کرنے کی اجازت اُس تجویز یا حکم سے مستنبط ہوتی ہو۔ بشرطیکہ امر مذکور اس عرصہ کے اندر کیا جائے۔ جب کہ وہ تجویز یا حکم نافذ رہے۔ گو اس کورٹ آف جسٹس کو ایسی تجویز یا حکم صادر کرنے کا اختیار نہ ہو۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ فاعل نیک نیتی سے باور کرتا ہو۔ کہ کورٹ آف جسٹس کو اس قسم کا اختیار حاصل ہے۔

شرح دفعہ ہذا و دفعہ ۷۷ تعزیرات ہند۔ ہر دو ایک اصول پر وضع ہوئے ہیں دفعہ ۷۷ میں جج اور دفعہ ہذا میں تعمیل کنندہ حکم کی حفاظت اور آزادانہ فرائض کی ادائیگی بہ نیک نیتی عمل کرنے میں ذمہ واری مواخذہ جرم سے خارج کیا ہے۔ چنانچہ جب کسی حکم کورٹ آف جسٹس کے مطابق تعمیل کنندہ کی غلطی سے بہ نیک نیتی کوئی فعل خلاف قاعدہ عمل میں آجاوے۔ وہ مستثنےٰ ہوگا۔ عام اس سے کہ کورٹ مذکور کو ایسے حکم کے صدار کا اختیار حاصل نہ ہو۔ اور معیار نیک نیتی کسی معقول صاحب فہم شخص

کی وجہ معذرت دو شرائط سے مشروط ہے۔ اول نیک نیتی دوئم غلطی امر واقعہ نہ غلطی قانونی جیسا کہ یہ تمثیل بذا درج کیا گیا ہے۔ چنانچہ پولیس افسران حسب دفعہ ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و ۱۰۰ ضابطہ فوجداری اور عام لوگ زیر دفعات ۴۲ و ۴۳ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ ضابطہ فوجداری عمل کرتے ہیں۔ جو بصورت غلط فہمی واقعات دفعہ بذا سے شرائط الفاظ قانونی دفعات متعلقہ محفوظ ہوں گے۔ جیسا کہ سرکاری ملازمان بادائے فرائض منصبی غلط فہمی واقعہ سے بہ نیک نیتی عمل کرنے پر محفوظ ہیں۔ اور ایسا ہی مجسٹریٹ یا عہدہ دار پولیس یا کوئی افسر کمیشن یافتہ فوجی جو نیک نیتی سے حسب دفعہ ۱۳۱ ضابطہ فوجداری عمل کرے۔ یا کوئی شخص کسی حکم دفعہ ۱۲۸ یا دفعہ ۱۳۰ ضابطہ فوجداری نیک نیتی سے عمل کرے۔ تو مجبولہ قسم اشخاص حسب دفعہ ۱۳۲ ضابطہ فوجداری نیک نیتی سے عمل کرتے ہوئے کسی فعل کے کرنے سے مرتکب جرم متصور ہونگے اور دفعہ ۴۲ قانون پولیس ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ء میں بہ تحفظ قانونی انتقات و استغاثہ جات کے لئے شرط قائم کی گئی ہے۔

رونگٹ راف ہیمپورس

انسپکٹر پولیس کوال گنج ضلع فرخ آباد نے اختیار زیر دفعہ ۳۰ ایکٹ بذا ہی اطلاع متحدہ مسمی رام غلام ٹھیکیدار شراب کی مقررہ وقت کے خلاف شراب فروخت کرنے کے جرم حسب دفعہ ۶۰ مذکور گرفتار کیا۔ رام غلام ملزم نے ظاہر کیا۔ کہ دو بوتل تیزاب سنت سنگھ نے منگوائی تھیں۔ پہلی بارہ بوتلوں کی قیمت واجب الادا تھی۔ ان کو جواب دے دیا تھا۔ اس لئے چوتھا مقدمہ ہے اور ملزم نے برخلاف سب انسپکٹر علیحدہ استغاثہ کر کے مکمل کرا دی اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سب انسپکٹر کو بدفعہ ۳۴۲ تعزیرات ہند ۴۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہو گئی۔ بالآخر سب انسپکٹر نے الہ آباد ہائیکورٹ میں نگرانی پیش کی جس پر ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ چونکہ سب انسپکٹر نے نیک نیتی سے عمل نہیں کیا۔ اور نہ ضابطہ ایکٹ مذکور پر باقاعدہ عمل کیا ہے۔ اس لئے اپیل سب انسپکٹر نامنظور کیا گیا اور فیصلہ عدالت بحال رکھا گیا۔ کرمینل لا جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۱۸ سنہ ۱۹۲۲ء الہ آباد۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۲ء الہ آباد صفحہ ۳۶۳ — انڈین کیسز جلد ۶۵ صفحہ ۳۴۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۲ء الہ آباد صفحہ ۳۶۳

(۴) ایک مقدمہ میں ایک شخص نے زیر دفعہ ۵۹ ضابطہ ایک شخص کو جرم ناقابل ضمانت

اور ملحوظ تعریف دفعہ ۴۰ تعزیرات ہند کارروائی عدالت دیوانی سے بھی تعریف دفعہ ہذا متعلق ہے جب کہ اُس کا حکم یا تجویز نافذ ہو گو اُس نے بہ نیک نیتی یہ باور کیا ہو۔ کہ کورٹ آف جسٹس کو ایسا اختیار حاصل ہے۔ لیکن اصلیت اس سے بجا در کیا ہو۔ جو بات ایسی ہو وہ شخص زیر دفعہ ہذا استفادہ حاصل کریگا۔

دفعہ ۷۹۔ کوئی امر جرم نہیں ہے جسکو کوئی ایسا شخص کرے جس کو اس کا کرنا قانوناً جائز ہے۔ یا وہ شخص کرے جو بسبب کسی امر واقعی کی غلط فہمی کے نہ بسبب قانون کی غلط فہمی کے نیک نیتی سے اپنے تئیں اس امر کے کرنے کا قانوناً مجاز باور کرتا ہے۔

فعل جو ایسے شخص سے سرزد ہو جو قانون کی رو سے اُس کے کرنے کا مجاز ہے۔ یا جس نے امر واقعی کی غلط فہمی سے اپنے تئیں قانوناً اس کے کرنے مجاز باور کرلیا ہو۔

تمثیل

اگر زید بکر کو ایسا فعل کرتے دیکھے جو زید کے نزدیک قتل عمد ہو اور زید اپنی عقل کو حتی المقدور نیک نیتی سے کام میں لاکر اس اختیار کو عمل میں لائے جو قانوناً سب لوگوں کو حاصل ہے۔ کہ قتل کرتے ہوئے قاتلوں کو گرفتار کریں۔ اور بکر کو اس لئے گرفتار کرے۔ کہ اسکو حاکم مجاز کے اختیار کے سامنے لائے۔ تو اس صورت میں زید جرم کا مرتکب نہ ہوا۔ گو یہ بات متحقق ہو جائے کہ بکر وہ فعل اپنی حفاظت کے واسطے کر رہا تھا۔

شرح دفعہ ۷۹ دفعہ ۷۶ تعزیرات ہند میں امتیاز کیا جاچکا ہے اور ہر دو دفعات

حفاظت کیا گیا ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۵ صفحہ ۱۱۵ – ۳۴ کریمنل لا جرنل صفحہ ۸۲۸ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۱۲۲۵ – ۶ مدراس کریمنل کیسز صفحہ ۳۹۷ – انڈیا رولنگ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس ۱۷۲ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۳۷ – آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء مدراس صفحہ ۸۶۷

(۲) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۷۶ تعزیرات ہند میں ملزم نے بدفعہ ۷۹ تعزیرات ہند استفادہ چاہا تھا۔ ہائیکورٹ کلکتہ سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزم نے ان اجزاء قانونی کو ثابت نہیں کیا ہے۔ جو دفعہ ۷۹ تعزیرات ہند سے استفادہ کرسکے۔ اور ہمیشہ بار ثبوت ملزم پر ہوتا ہے۔ کہ جو دفعہ ۷۹ تعزیرات ہند سے استفادہ چاہتا ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۹ صفحہ ۸۲۵ کلکتہ سنہ ۱۹۳۸ء – انڈین کیسز جلد ۱۷۷ صفحہ ۱۱ ماہ نومبر سنہ ۱۹۳۸ء –

فعل جائز کے کرنے میں اتفاق کا پیش آجانا

دفعہ ۸۰:۔ کوئی امر جرم نہیں ہے جو اتفاق یا شامت سے اور بغیر کسی مجرمانہ نیت یا علم کے کسی فعل جائز کے کرنے میں صادر ہو۔ اور وہ جائز طریق اور جائز وسیلوں سے مناسب احتیاط و ہوشیاری کے ساتھ کیا جاوے۔

تمثیل

اگر زید کلہاڑی سے کام کرتا ہو۔ اور پھل نکل کر کسی شخص کے جا لگے جو قریب کھڑا ہو۔ اور وہ ہلاک ہو جاوے۔ تو اس صورت میں زید کا یہ فعل درگذر کے قابل ہے۔ جرم نہیں۔ بشرطیکہ زید کی طرف سے مناسب ہوشیاری میں کچھ قصور نہ ہوا ہو۔

شرح

دفعہ ہذا کا مدعا یہ ہے۔ کہ جن صورتوں میں بعدم موجودگی اصلی ضمیر مجرمانہ یا علم کوئی فعل واقع ہو۔ اور تسلسل فعل میں احتیاط مناسب بھی کیا گیا ہو۔ تو خواہ مخواہ مجرمانہ قرار دے کر ذمہ داری قانونی شخص مرتکب پر عاید نہ کی جاوے۔

کی بنا پر گرفتار کیا۔ اور ناجائز عمل کا الزام لگا کر بدفعہ ۳۴۲ سزایاب ہوا۔ ہائیکورٹ
پٹنہ میں اپیل بر بنائے نیک نیتی کے باختیار دفعہ ۵۹ ضابطہ تحت دفعہ ۷۹ تعزیرات ہند
بری کیا گیا۔ اور حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۱ صفحہ ۲۱۳ سنہ ۱۹۲۰ء
پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۵۸ صفحہ ۷۹۹ - ۵ پٹنہ۔ لاجرنل صفحہ ۱۲۹ - ۱ پٹنہ لاٹائمز
صفحہ ۶۰ - سنہ ۱۹۲۰ء پٹنہ صفحہ ۷۶ -

(۳) ایک مقدمہ میں چند سکول کے لڑکوں میں جھگڑا ہو گیا۔ جن میں سے ایک لڑکے نے
سکول کھلنے پر ایک طالب علم سکول کے خلاف شکایت کی۔ اسسٹنٹ سکول نے آٹھ بید دوسرے
لڑکے حملہ کنندہ کے مارے۔ جس پر بدفعہ ۳۲۳ تعزیرات ہند ماسٹر کے خلاف استغاثہ ہوا۔
عدالت سے ماسٹر کو بدفعہ ۳۲۳ مذکور سزا دی گئی۔ اپیل ملزم پر ہائیکورٹ رنگون سے
بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور دفعہ ۷۹ تعزیرات ہند کا استفادہ دیا گیا
کہ نظم سکول قائم رکھنے کے لئے تنبیہ ضروری تھی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۶۳۶
سنہ ۱۹۲۶ء رنگون۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء رنگون صفحہ ۷ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء
رنگون صفحہ ۱۰۷ - ۴ رنگون صفحہ ۲۲ -

(۴) مسمی وریام سنگھ ضلع گوجرانوالہ کے تین لڑکے بچپن میں پیدا ہونے کے چند روز بعد
یکے بعد دیگرے مرتے رہے۔ چوتھا لڑکا پیدا ہونے کے چند روز بعد ۶ جیٹھ سنہ ۱۹۲۲ء کو مر گیا۔
اس کے مرنے پر وریام سنگھ کی زوجہ مسماۃ رادھی کو کسی شخص نے بتلایا کہ لڑکوں کی
قبر پر جا کر غسل کرے۔ پھر لڑکا جو پیدا ہوگا۔ زندہ رہے گا۔ چنانچہ مسماۃ رادھی شوہر اس
۸ بجے شب قبر بچگان متوفیان پر گئے۔ اور رادھی نے غسل شروع کیا۔ تو وہاں مسمی کھڑک سنگھ اتفاقاً
آ نکلا۔ جس کو وریام سنگھ نے بھوت سمجھ کر لاٹھیوں سے ہلاک کر دیا۔ جس کو عدالت سے بدفعہ
۳۰۲ تعزیرات ہند حبس دوام کی سزا دی گئی۔ اپیل پر ہائیکورٹ لاہور سے باختیار دفعہ ۷۹
تعزیرات ہند ملزم کو بری کیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۹۲ سنہ ۱۹۲۷ء لاہور۔ آل انڈیا رپورٹر
سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۵۵۸ - ۱۱ کلکتہ صفحہ ۳۴۳ - انڈین کیسز جلد ۹۶ صفحہ ۱۷

(۵) جب کوئی شخص کوئی ایسا فعل کرے جو قانوناً ناجائز ہو۔ لیکن امر واقعہ کی غلط فہمی
سے بہ نیک نیتی وہ شخص اپنے آپ کو مجاز باور کرتا ہو۔ حسب دفعہ ۷۹ تعزیرات ہند مستثنیٰ ہے جیسا کہ وہ شخص
جرم سے محفوظ رکھا گیا ہے۔ جو کہ حسب دفعہ ۱۳۲ ضابطہ فوجداری ارتکاب جرم کی تجویز سے

یا امر شدنی یا تقدیری یا پیش بینی کہنا بیجا نہ ہوگا۔ یہ ایسے واقعات سے وابستہ ہے
جو یہ فعل بلا تخصیص علم ظاہری ذرائع و اسباب کے وقوع میں آتا ہے۔ اور اس میں
کوئی غفلت یا بے احتیاطی انسانی شامل نہیں ہوتی ہے اور اس کا وقوع بلا ارادہ و
غیر متوقع حالات میں ہوجاتا ہے مثلاً ایک شادی کے موقعہ پر پٹاخا کا سُرج
آتشبازی چھوڑا جاتا ہے جو اوپر چڑھکر جاتے ہوئے ایک کھیت میں جہاں چھری
و گھاس کے انبار پڑے تھے اور ایک کسان اس کے پاس سو رہا تھا۔ سُرج
اڑتا ہوا گھاس و چھری میں گر کر اسکو جلا دیتا ہے۔ اور انسان بھی بیخبر گیراں آگ
لگنے سے مرجاتا ہے۔ اور مثلاً ایک شخص شکار سے آکر خالی بندوق رکھ کر کسی کام
میں مشغول ہوجاتا ہے۔ دوسرا شخص آکر اسکو بھر کر دوسرے پر چلانا چاہتا ہے۔ تو آگے
جاتا ہے۔ اور یہ شخص بلا اطلاع بندوق والے کے چلا جاتا ہے اصل مالک
بندوق کو اٹھاتا ہے۔ اور گھوڑا ہاتھ سے دبکر بندوق چل جاتی ہے۔ جس سے ایک
شخص ہلاک ہوجاتا ہے۔ اور بصورت دیگر بعد ... کہ بندوق بھری ہوئی
اسکا رخ شکار کی طرف سیدھی کر کے گھوڑا دبا دیتا ہے۔ اور بندوق کے چلنے سے کوئی انسان
ہلاک ہوجاتا ہے۔ ایسی موت اتفاقی نہیں ہے کیونکہ الف نے کما حقہ تخصیص سے
اطمینان نہیں کیا تھا۔ کہ بندوق بھری ہوئی ہے۔ یا خالی ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں دو شخص باہم لڑ رہے تھے مسمی جگبیر ملزم
ملزم نے ایک عورت جس کی گود میں ... اور ... طفل
اپنے شوہر کے ساتھ لڑائی ہوتے سنکر موقعہ پر آگئی تھی۔ مسمی جگبیر ملزم نے عورت کے ... طفل
کو دوسرے کے سر میں لگا۔ اور دو یوم بعد طفل ملا کی ضرب سے مر گیا تھا مجسٹریٹ نے ملزم پر بنشانے

کیونکہ دنیاوی تمدن میں صد ہا افعال کا صدور غیر متوقع و بدقسمتی سے ہو جاتا ہے جبکے صدور سے پیشتر ظاہری اسباب معاملات کے لحاظ سے اُن کی کوئی اُمید نہیں ہوتی ہے اور نہ اس وقت اس میں ایک ذی شعور انسان کو نتیجہ پر پہونچنے کے لئے اغلبیت ہوتی ہے۔ اس لئے بلحاظ اس اصول کے کہ بیگناہ کا سزا پا جانا بمقابلہ مجرم کے رہا ہونے کے زیادہ خراب ہے۔ وضع کیا گیا ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب دفعہ ہذا سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے امور ذیل کا اثبات ضروری ہے۔

(۱) جائز فعل کے سلسلہ میں اتفاق یا شامت سے فعل کا واقعہ ہونا۔

(۲) مجرمانہ نیت و علم کا نہ ہونا۔

(۳) اختیار کرنا وہ وسائل بطریقہ قانونی جائز و مناسب احتیاط و ہوشیاری کا استعمال کرنا۔

اتفاق لفظ اتفاق Accident و لفظ شامت اعمال یا بدقسمتی misfortune میں بلحاظ واقعات کے قدرے امتیاز کیا گیا ہے اور یہ اتفاق بسلسلہ معمولی طریقہ کار و بار کے بلا کسی نیت یا علم کے واقعہ ہو جاتا ہے۔ اور جس فعل کے دوران میں اس کا وقوع بظاہر منتج بجرم ضرر ہوتا ہے۔ وہ بلحاظ حالات نوعیت فعل کے اس قدر متوقع و غلب نہیں ہوتا ہے۔ کہ جس پر ذی شعور انسان معقولیت سے اقتباس کر سکے۔ کہ یہ فعل کسی فروگذاشت یا تساہل انسانی کا نتیجہ ہے۔ جیسا کہ تمثیل صدر تحت دفعہ ہذا سے ظاہر ہوتا ہے۔

شامت اعمال لفظ شامت اعمال یا بدقسمتی misfortune جسکو شامت اعمال

کے پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ بشرطیکہ اُس امر کے ارتکاب سے نقصان پہونچانے کی کوئی مجرمانہ نیت نہ ہو اور اس شرط سے بھی کہ نیک نیتی سے کسی دوسرے بدنی یا مالی نقصان کے روکنے یا بچانے کے واسطے اس امر کا ارتکاب ہو۔

تشریح :۔ ایسی صورت میں یہ امر تنقیح طلب ہوگا۔ کہ آیا وہ نقصان جس کا روکنا یا بچانا مقصود تھا۔ اس قسم کا اور اس قدر قریب الوقوع تھا۔ کہ ایسے فعل کے ارتکاب سے خطرہ کا پیدا کرنا جو از یا درگذر کے قابل ہو سکتا ہے۔ درحالیکہ مرتکب جانتا تھا۔ کہ اُس فعل کے ارتکاب سے نقصان پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

تمثیلات

(الف) اگر زید کسی دخانی جہاز کا ناخدا یکایک معلوم کرے۔ کہ میں بلا وقوع اپنی خطا یا غفلت کے ایسے مقام میں آ پہونچا ہوں۔ کہ قبل اس کے کہ جہاز رک سکے۔ وہ ب کی کشتی کو جس پر بیس تیس مسافر سوار ہیں ٹکرا کر ضرور تباہ کر ڈالے گا۔ اور رُخ پھیرتا ہوں تو دوسری کشتی ج کے ٹکرا کر تباہ کرنے کا خطرہ ہے۔ جس میں صرف دو آدمی سوار ہیں اور ممکن ہے۔ کہ جہاز اس کشتی سے بچ کر نکل جائے۔ تو اس صورت میں اگر زید رُخ پھیرے اور اُس کی یہ نیت نہ ہو۔ کہ ج کی کشتی کو تباہ کرے۔ بلکہ نیک نیتی سے یہ غرض ہو۔ کہ ب کی کشتی کے مسافروں کو مخاطرہ سے بچائے۔ تو زید کسی جرم کا مجرم نہیں ہے۔ گو وہ ج کی کشتی کو ایسے فعل کے کرنے سے تباہ کرے۔ جس سے اُس کے علم میں اُس نتیجہ کے پیدا ہونے کا احتمال تھا۔ بشرطیکہ یہ امر ثابت ہو۔ کہ واقعہ میں وہ خطرہ جس سے بچانا اُسکی نیت میں تھا۔ ایسا تھا۔ کہ اُس کے باعث سے ج کی کشتی کو تباہی کے خطرہ میں ڈالنا درگذر کے قابل ہوا۔

دفعہ ۳۰۱ زیر دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند اس لئے سزا دی کہ فعل خلاف قانون کیا گیا تھا۔ اور جائز ذرائع و جائز وسائل بغیر علم مجرمانہ عمل میں نہیں آئے ہیں۔ اس لئے دفعہ ۸۰ سے استفادہ نہیں ہو سکتا ہے چنانچہ سشن جج کا اپیل ہائیکورٹ اودھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ اگرچہ طفلک کے ضرب کا لگنا اتفاقی تھا لیکن چونکہ اس وقت اپیلانٹ جائز فعل و جائز طریق و جائز وسائل سے نہیں کر رہا تھا۔ اس لئے دفعہ ۸۰ تعزیرات ہند سے مستفید نہیں ہو سکتا ہے۔ اور نہ دفعہ ۳۰۴۔ الف متعلق ہوتی ہے۔ اس لئے بہ تبدیل دفعہ ۳۲۳ تعزیرات ہند میں ملزم بہ تخفیف قید سخت چھ ماہ حکم سزا مجوزہ عدالت ماتحت سے بھگتے گا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۷۸۹ ۱۹۲۳ء اودھ۔ انڈین کیسز جلد ۷۴ صفحہ ۵۲۳ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۳ء اودھ ۲۲۸۔ ۹ اودھ۔ آل لا رپورٹ صفحہ ۲۰۳۔

(۲) ایک مقدمہ میں چند شکاری سور کا شکار جنگل میں کر رہے تھے۔ کہ سور ایک طرف گھیر کر لانے پر بندوق چلائی گئی۔ تو ایک شخص کے گولی لگی جس پر ہائیکورٹ لاہور نے بلحاظ واقعہ اتفاقی بہ دفعہ ۸۰ تعزیرات ہند۔ ملزم کو بری کیا گیا۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۸۸۰ و ۲۹ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۴۳۵ و آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۱ء لاہور صفحہ ۵۴۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۰ صفحہ ۴۶۵۔ ۳۱ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۹۵۵ لاہور۔ لاجرنل صفحہ ۴۸۲۔ ۳۲ کریمنل لاجرنل صفحہ ۵۸۷۔ ۱۶ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۱۰۔ انڈیا رولنگ ۱۹۳۱ء لاہور صفحہ ۳۳۴۔

(۳) ملزم نے ایک عورت سے سخت کلامی کرتے ہوئے عورت کے ایک مکا مارا۔ جو اس کے بچے کے لگا۔ جو عورت کی گود میں تھا۔ ملزم کے وکیل نے حسب دفعہ ۸۰ تعزیرات ہند اتفاقی فعل کے ہو جانے پر استدلال کیا۔ اور جوڈیشل کمشنرز کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزم ایک جرم دفعہ ۳۲۳ تعزیرات ہند ہوا ہے۔ اور جرم دفعہ ۳۰۴ یا ۳۰۴ الف کا مرتکب نہیں ہے۔ اور دفعہ ۸۰ تعزیرات ہند میں فعل کا جائز فعل اور جائز طریق سے [illegible] ہونا ضروری ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۳۸۹ اودھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۴ صفحہ ۵۲۲۔

دفعہ ۸۱: کوئی امر اس وجہ سے جرم نہ ہوگا۔ کہ فاعل یہ جان کر کرے۔ کہ اس سے کسی نقصان

فعل جس سے نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ لیکن کسی نیت مجرمانہ کے بغیر اور دوسرا نقصان روکنے کے لئے کیا جائے۔ ۔۔۔

اجزا قانونی ثبوت طلب | دفعہ ہذا کے اثبات کیلئے امورات ذیل کا ہونا ضروری ہے:

(۱) مجرمانہ نیت نہ ہو۔

(۲) فعل نیک نیتی سے کیا گیا ہو۔

(۳) وہ فعل کسی شخص کے بدنی یا مالی نقصان کے روکنے یا بچانے کیلئے کیا گیا ہو۔

(۴) وہ نقصان اس قسم کا اور ایسا قرب الوقوع ہو کہ جس کا انسداد ضروری ہو۔

اصول دفعہ ۱۲ | یہ ایک عام ضرب المثل ہے۔ کہ جب کسی شخص کو موت یا بیماری لاحق معلوم ہوتی ہے۔ تو وہ طبعاً بڑی تکلیف کے مقابلہ میں چھوٹی تکلیف کو گوارہ کرنا پسند کر لیتا ہے۔ اور وہ حالت مصیبت ایک ایسی بے بسی و مجبوری کی ہوتی ہے کہ جس میں لامحالہ انسان ایک خفیف برائی جس سے نتیجہ احسن پیدا ہونا اغلب ہو۔ اور بڑی تکلیف سے مقابلتاً نجات حاصل ہوتی ہو۔ برداشت کر لیتا ہے۔ اس لئے واضعان آئین و قوانین نے بمصلحت تحفظ جان و مال عامہ خلائق۔ قانونی دفعہ وضع کر دی ہے۔ جس کو قانون انگلستان میں جبر بالضرورت کہا گیا ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس | یہ مسئلہ گرفتاری یا ضرر پہنچانے کا جب کہ ایک شخص نفس کا پناہی طلب یا اس سے کسی شخص کو ضرر یا نقصان پہنچنے والا ہو حسب منشاء کامن لا قانون انگلستان ایک شخص کو اختیار ہے کہ کسی خطرہ نقصان کے وقت مداخلت کر کے اس شخص کی جس کو خطرہ ہو حفاظت کرے۔ لیکن ایسے وسیع اختیارات عامہ کو ہندوستان میں ہر شخص کو بغیر وارنٹ کے کسی مجنون قسم صورت میں بجز صورت دفعہ ۵۷ ضابطہ فوجداری کے گرفتاری کرے۔ لیکن جو شخص منتشی بحالت نشہ شراب کسی شخص کے مال یا جان کو نقصان پہنچا دے۔ تو ہر ایک شخص بلحاظ قوانات حسب دفعات ۹۷ و ۹۱ تعزیرات ہند اس کی روک کے لئے مداخلت کر سکتا ہے۔ اور وہ جرم حبس بیجا کا مرتکب متصور نہ ہوگا۔ ۱۷ ویکلی صفحہ ۵۹۳۔ مدراس لاجرنل صفحہ ۳۲-۶۵۵ مدراس لاٹائمز صفحہ ۳۵۲-۴۶ مدراس صفحہ ۶۵۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء مدراس صفحہ ۵۲۳-۲۳ انڈین کیسز صفحہ ۴۴۳-۲۳ کریمنل لاجرنل صفحہ ۵۹۹۔

(ب) اگر بڑے زور سے آگ لگی ہو۔ اور زید اس غرض سے مکان مسمار کرے۔ کہ آگ نہ پھیلنے پائے۔ اور یہ امر نیک نیتی سے انسان کی جان یا مال بچانے کی غرض سے کرے۔ اس صورت میں اگر یہ امر ثابت ہو۔ کہ وہ نقصان کہ جس کی روک مقصود تھی۔ اس قسم کا اور ایسا قریب الوقوع تھا۔ کہ اس سے زید کا فعل درگذر کے قابل ہو۔ تو زید جرم کا مجرم نہ ہوگا۔

شرح

دفعہ ہذا میں ایسا استثنا وضع کیا گیا ہے جس کو قانون انگلستان میں جبر یا بضرورت کہا گیا ہے۔ اور مسٹر سٹیفن صاحب و لارڈ میکالے صاحب و دیگر صاحبان نے مختلف طریق سے اظہار رائے کرتے ہوئے منطقیانہ رنگ میں نقطہ چینی کی ہے۔ لیکن منطق بموجب رولنگ ہائیکورٹ وجود قانون نہیں ہے۔ اور منطقیانہ صورت الفاظ قانونی پر استدلال کرنا اصلی مقصد واضعان قانون کے منافی ہے۔ اور تحت دفعہ ہذا ہر دو تمثیلات میں اصلی مقصد واضعان قانون نہایت واضح طور سے ظاہر ہو رہا ہے جس میں کسی ابہام یا منطقی نقطہ چینی کی گنجائش نہیں ہے۔ دفعہ ہذا میں انسان کی جان و مال کی حفاظت کے لئے جبکہ نیک نیتی سے بغیر کسی مجرمانہ علم یا نیت کے اتفاقات خاص کے پیش آنے پر کسی نقصان کی روک کے لئے ضروری عمل منجانب فاعل کیا جاتا ہے۔ تو فاعل کو بشرائط دفعہ ہذا مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔

اگر منطقیانہ نقطہ چینی پر غور کیا جاوے۔ تو دفعہ ۸۲ میں سات سال سے کم عمر کا طفل مستثنیٰ کیا ہے۔ اور دفعہ ۸۳ تعزیرات ہند میں سات سال سے زیادہ اور بارہ سال سے کم عمر کے طفل کا فعل جبکہ فعل کی نوعیت اور اس کے نتیجہ کی بھلائی برائی سمجھتا ہو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ اس میں اور تمام تعزیرات ہند میں جبکہ سات سال کی عمر کا لڑکا کوئی فعل کرے۔ تو منطقیانہ بحث میں کس دفعہ کے تحت اس کا فعل ہو۔ مطلب ہوگا۔ لیکن یہ کیفیت بیان درست ہوگا۔ کہ سات سال کی عمر بقول مسٹر گور صاحب بہ دفعہ ۸۲ تعزیرات ہند متصور کیا جاوے۔ لیکن چونکہ ساعات گھنٹے منٹ سیکنڈ پر اور نیز گردش زمین کے حساب پر کچھ سال میں بجائے ۳۶۵ یوم کے ۳۶۶ یوم شمار ہوتے ہیں۔ اور اس عرصہ میں ایک یوم کا بڑھنا بموجب علم ہیئت متصور کیا گیا ہے۔ تو پھر چون قسم منطقیانہ و فلسفیانہ اعتراضات کا کیا جواب ہوگا۔ اس لئے ہمیشہ اصول اور غائت منشاء قانون کا اتباع کرنا چاہیئے۔ اور اظہار نازک خیالی قابل احترام ہے۔

ساتؔ برس سے زیادہ اور بارہؔ برس سے کم عمر کے طفل کا خون کافی پختگی عقل نہ رکھتا ہو

دفعہ ۸۳۔ کوئی امر جرم نہیں ہے۔ جو سات برس سے زیادہ اور بارہ برس سے کم عمر کا طفل کرے۔ اگر اس کی عقل ایسی پختگی کو نہ پونہچی ہو۔ کہ وہ اپنے اس فعل کی ماہیت اور اُس کے نتیجوں کی برائی بھلائی سمجھ سکے۔

شرح

دفعہ ہذا میں سات برس سے زیادہ اور بارہ برس سے کم عمر کے طفل کا فعل اس شرط سے مشروط کیا گیا ہے۔ جب کہ وہ فعل کی ماہیت اور اُس کے اچھے یا بُرے نتیجہ کے سمجھنے کی قابلیت نہ رکھتا ہو۔ اور یہ ذمہ داری قانونی بلا استثنا تخصیص عمر یا نشو ونما جسمانی پر منحصر نہیں ہے۔ بلکہ یہ امتیاز قابلیت قوائے عقلیہ پر منحصر ہے۔ اور قانونی فوجداری میں بمنشائے دفعہ ۳۶۱ لڑکا ۱۴ سال کی عمر کا اور لڑکی ۱۶ سال کی عمر کی بالغ سمجھی گئی ہے۔ اور بعض مقامات مشرقی میں آب وہوا صحت افزا اور جسمانی نشو ونما کے لحاظ سے لڑکی ۱۲ سال کی عمر میں بلوغت حاصل کر لیتی ہے۔ اور اُس کی رضامندی زیر دفعہ ۹۰ تعزیرات ہند رضامندی تصور کی گئی ہے لیکن دفعہ ۳۶۳ تعزیرات ہند میں یہ رضامندی اس کی غیر ضروری تصور کی گئی ہے۔ کیونکہ اصول تحفظ حقوق والدین وگارڈین نابالغ کا اس میں منقطع ہو جاتا ہے۔ اور نیز تنظیم تمدن میں موجب اختلال ہوتا ہے۔ چنانچہ زیر دفعہ ہذا حالات واقعات مقدمہ پر سات سال سے زیادہ اور بارہ سال سے کم عمر کے طفل کا فعل اس وقت جرم سمجھا جاوے گا۔ جب کہ اُس کے فعل کی نوعیت اور نتیجہ سے اُس کا ضمیر مجرمانہ مواخذہ ہوتا ہو۔ ورنہ اُس کا فعل جرم نہیں ہوگا۔ لیکن جو فعل بدفعہ ۸۲ یا ۸۳ تعزیرات ہند کسی بچے کا فعل جرم نہ ہو۔ اور اُس بچہ کی معرفت کوئی شخص فعل کرادے یا جب وہ کوئی شے اپنے گھر سے چرا کر کسی شخص کو فروخت کردے۔ تو وہ شخص جس نے اعانت کی ہو یا مال خریدا ہو۔ ہر حالت میں خود جرم کی اعانت اور جرم ۴۱۱ تعزیرات ہند کا جیسی کہ صورت ہو مجرم ہوگا۔

اور قانون انگلستان میں بجائے ۱۲ برس کی عمر کے ۱۴ برس کی حد رکھی گئی ہے۔ اور قانون فرانسیسی کا منشا یہ ہے۔ کہ جب ملزم سولہ برس کا ہو۔ تو اُس کی پختگی عقل کی بابت تحقیقات کی جاتی ہے۔ کہ وہ فعل کی نوعیت ونتائج کے سمجھنے کی قابلیت رکھتا تھا یا نہیں۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک لڑکا عمر دس سالہ ایک لڑکی عمر پانچ سالہ کے ساتھ گھر میں ایک بستر پر ہمیشہ سویا کرتا تھا۔ اور لڑکی

سات سال سے کم عُمر کے طفل کا فعل

دفعہ ۸۲ ۔ کوئی امر جو سات برس سے کم عمر کا طفل کرے جرم نہیں ہے ۔

شرح اصول حکمت کے لحاظ سے سات سال عمر طفلک کا وہ زمانہ ہوتا ہے ۔ کہ قوت فہم وادراک اس قدر موجود نہیں ہوتی ہے ۔ کہ طفلک فعل کی نوعیت و اُس کے نتائج کو سمجھ سکے ۔ اِس لئے سات سال کے بچے کا فعل عدم استطاعت جرم سمجھا گیا ہے ۔ اس کو ذمہ دار نتیجہ فعل تصوّر نہیں کیا گیا ہے ۔ اور ایسا ہی قانون انگلستان میں یہ قطعی قیاس کیا گیا ہے کہ سات سال سے کم عمر کا طفل فعل کی نوعیت و نتیجہ کو سمجھنے کے ناقابل ہوتا ہے ۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

دفعات ۸۲ و ۸۳ تعزیرات ہند کے علاوہ بلحاظ تخصیص عُمر کوئی شخص کسی عُمر کا سنگین جرم کے ارتکاب میں مستثنے نہیں کیا گیا ہے ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳ صفحہ ۱۶۴ ۔ ۱۶ کریمنیل لاجرنل صفحہ ۷۲۳ ۔ ۱۹ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۰۴۳ ۔ مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۶۸۱ ۔ ۳۲ لا ویکلی صفحہ ۲۲۰ ۔

(۲) ایک لڑکا ۷ سال سے کم عمر اور ایک لڑکی ہمعصر سے زنا بالجبر کے مقدمہ میں گرفتار ہوکر عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے سپرد سشن ہوا ۔ عدالت میں تکمیل جرم ہو گئی تھی ۔ عدالت ہائیکورٹ میں نگرانی پیش ہوکر قرار دیا گیا ۔ نہ قانون انگلستان انڈیا پر حاوی نہیں ہے ۔ اور ہندوستان میں ۷ سال سے کم عمر کا لڑکا قابلیت ارتکاب جرم کی موجود ہونا تسلیم نہیں کی گئی ہے ۔ اور یہ امر بعید از قیاس ہے ۔ کہ ایسی کم عمر کا لڑکا مرتکب زنا بالجبر ہو سکے ۔ اس لئے ملزم بری کیا گیا ۔ ۱۴ آل لاجرنل صفحہ ۲۴۳ ۔ ۳۴ آل صفحہ ۱۹۷ ۔ ۱۶ کریمنیل لاجرنل صفحہ ۳۲۲ ۔ ۲۸ ۔ انڈین کیسز صفحہ ۶۵۸

(۳) دو لڑکے بعمر ۵ و ۸ سالہ مسمیان واحد بخش و ولی محمدؐ نے ریل پر پتھر پھینکے تھے جس کے خلاف مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۱۳۰ ریلوے ایکٹ اُن کے گارڈین سے ضمانتیں لے لی تھیں ۔ جس حکم کی باقاعدہ نگرانی پر سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ سے قرار دیا گیا ۔ کہ ہر دو ملزمان بعمر ۵ و ۸ سالہ حسب منشار دفعہ ۸۲ و ۸۳ تعزیرات ہند مستثنے کی گئی ہیں ۔ اور صورت جرم دفعہ ۱۲۷ یا ۱۳۰ ریلوے ایکٹ اُن پر حاوی نہیں ہوتی ہے ۔ اس لئے حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا ۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۸۳ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۵ صفحہ ۲۴۳ سنہ ۱۹۳۷ء ۔

اور امر دوئم میں مجنوں دوامی وہ ہوتا ہے۔ جو بعض اوقات صحیح العقل ہو جاتا ہے۔ اور بیدوران جنون ناقابل فہم ہوتا ہے۔

امر سوئم میں مجنوں دوامی وہ شخص ہوتا ہے۔ جو کسی مرض کے لاحق ہو جانے سے دواماً بے سمجھ ہو جاتا ہے۔

امر چہارم میں دیوانہ یعنی مستثنیٰ اشخاص بوجہ استعمال کسی شے مسکرہ یا کسی بیماری اتفاقیہ کے پیدا ہو جانے سے نوعیت و نتیجہ فعل کی تفہیم سے لاعلم ہو جاتے ہیں۔ جن کی تعلق دفعات ۸۵ و ۸۶ تعزیرات ہند میں صاف احکام درج ہیں۔

اصول مدعا یہ ہے کہ جو اشخاص بوجہ قانون فطرت یا بامراض شدید ناقابل فہم ہو جاتے ہیں۔ اور وہ یہ نہیں سمجھ سکتے۔ کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں یا کوئی شخص کر رہا ہے۔ بیجا یا خلاف قانون ہے اُس کو اس لئے تعزیری احکام کی ذمہ واری سے محفوظ کیا گیا ہے۔ کہ پہلے سے ہی وہ اُن قوائے ضروریہ حکم الحاکمین سے محروم کیا گیا ہے۔ جن پر حصول خوشنودی دنیاوی کا انحصار ہے۔ اور نیز جو ان اشخاص کے لئے تو دیوانگی ہی ایک گونہ سزا ہے۔ چہ جائے کہ اُن کو مزید تحت قانون تعزیری پر مجبور کیا جاوے البتہ ان احکام میں یہ امر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ کہ مبادا بدچلن و بدکردار اشخاص بناوٹی کارسازیوں سے مصنوعی بے سمجھ بن کر قانونی استفادہ حاصل نہ کر سکیں۔ اور بدیں وجہ یہ قیاس کیا گیا ہے۔ کہ ہر شخص اپنے افعال کے قدرتی نتائج کا ذمہ وار قرار دیا گیا ہے۔ تا وقتیکہ وہ کوئی وجہ معذوری قانونی ثابت نہ کرے۔ کہ بر وقت ارتکاب فعل ملزم کا فہم و ادراک و علم بوجہ فتور عقل کی وجہ سے زائل ہو گیا تھا۔ جس سے وہ فعل کی نوعیت و نتیجہ کے سمجھنے کے ناقابل تھا۔ استفادہ حاصل نہیں کر سکتا ہے جس کا بار ثبوت حسب دفعہ ۱۰۵ قانون شہادت ملزم پر ہوتا ہے۔ اور جب مقدمات میں دماغی نقص کی وجہ سے ارتکاب جرم ہونا تنقیح طلب ہو۔ تو وہاں ارتکاب جرم سے ماقبل و بر وقت جرم کی حالت دماغی ملزم دیکھنی چاہیئے۔ کہ ملزم صحیح و غیر صحیح میں امتیاز رکھتا تھا۔ اور ارتکاب جرم کے وقت فعل کی اصلیت اور نتیجہ سمجھتا تھا۔ اگر واقعات سے ملزم کا ارتکاب جرم کے وقت غیر صحیح الحواس ہونا ثابت ہو جاوے۔ تو اُس پر ذمہ واری قانونی عائد نہ ہو گی۔ بصورت دیگر وہ قابل مواخذہ ہو گا اور یہ امر صاف طور سے ثابت کیا جانا چاہیئے۔ اور اثبات جرم پر وجہ تحریک جرم کا ثابت کرنا غیر ضروری ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک شخص اپنے ہاتھوں میں پتھر لئے آ رہا تھا۔ راستہ میں ایک آدمی کے سر پر پتھر مارے جس سے وہ مر گیا تحقیقات

اکثر رات کو نجاست کر دیتی تھی۔ چنانچہ لڑکے نے دیکھ کر اس فعل سے ناراض ہو کر چاقو سے اسکو قتل کر دیا۔ اور جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے نعش کو دیہہ کی کوٹھڑی میں دبا دیا۔ اور خون آلودہ پارچات کو نعش کے نیچے رکھکر اور کوڑا اوپر ڈال دیا۔ اور جسم خون آلودہ پانی سے صاف کر دیا۔ اس مقدمہ میں بلحاظ حالات امتیاز و قابلیت طفلک قتل عمد کا مجرم قرار دیا گیا۔ اور سزا پھانسی دی گئی۔ اپیل فوجداری علداری صفحہ ۵۱ لغایت ۱۱۰۔

(۳) ایک ۸ سالہ لڑکے نے ایک شخص کا ایک نقرہ چرا کر ایک شخص کے پاس فروخت کر دیا چنانچہ بلحاظ حالات مجھ طفلک رہا کیا گیا۔ وہ شخص خریدار بجرم دفعہ ۴۱۱ تعزیرات ہند ملزم قرار دیا گیا اور لکھا گیا کہ طفلک کی رہائی مانع دفعہ ۴۱۱ تعزیرات ہند مذکور نہیں ہے۔ ملکہ معظمہ بنام کرشنا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۷۳۔

(۴) مجموعہ تعزیرات ہند میں بجز دفعات ۸۲ و ۸۳ کے کسی دوسری دفعات میں بلحاظ خصوصیت عمر کے تحت حکم دینے کے لیے کسی عمر کی تخصیص نہیں ہے۔ ۱۸۸۳ مدراس ویکلی نوٹس صفحہ ۲۹۱ ۳۳ لا ویکلی صفحہ ۲۲۰۔

دفعہ ۸۴۔ اس شخص کا فعل جسکی عقل میں فتور ہو

کوئی امر جرم نہیں ہے جس کو ایسا شخص کرے جو اس کے کرنے کے وقت فتور عقل کے سبب سے اپنے فعل کی ماہیت یا یہ کہ وہ جو کچھ کرتا ہے بیجا یا خلاف قانون ہے۔

شرح

دفعہ ہذا میں فتور عقل کی توضیح و تشریح کی گئی ہے۔ اور یہ اس وقت ہوتی ہے۔ جب کہ کسی مرض سے انسان کے دماغ پر اثر ہو کر قوت فہم و ادراک بے حس ہو جاتی ہے۔ اور اس کی اقسام حسب ذیل ہیں۔

(۱) مخبوط الحواس یعنی خبط فطری۔

(۲) پاگل یعنی مجنون دوامی۔

(۳) مجنون دوامی۔

(۴) دیوانہ یعنی غشی

امر اول مسلوب الحواس پیدائشی بے سمجھ ہوتا ہے۔ اور کسی وقت بھی وہ با ہوش نہیں ہوتا ہے۔

اختلاف رائے سیول سرجن زیر دفعہ ۴۷۱ ضابطہ پاگل خانہ میں بھیجدیا گیا۔ کرمنیل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۹۲۴ سنہ ۱۹۳۵ء ۱۰۰۵ ـ انڈین کیسز جلد ۱۵۳ صفحہ ۸۰۷ ـ

(۴) ملزم مسمی ضرب گل نے بوقت صبح اپنے بستر سے اٹھکر مکان سے باہر گیا اور کلہاڑی کی ضرب مسمے طُرّہ بازخان اپنے باپ کے سر میں ماری۔ اور دوسری ضرب اُس کے پہلو میں ماری جس سے وہ دو یوم بعد مرگیا تھا۔ ملزم کا غیر صحیح الحواس ہونا معلوم ہوکر پاگل خانہ لاہور میں بحکم پشاور جوڈیشل کمشنر کورٹ بھیجا گیا تھا۔ جہاں سے وہ باسمجھ لکھا جاکر واپس کیا گیا۔ اور ملزم کے مقدمہ کی تحقیقات میں ثابت ہوا۔ کہ مقتول اس کے باپ کی آشنائی ملزم کی زوجہ سے تھی۔ بروز قتل والد خود کو چھپ لیا کے پاس اپنی زوجہ کے پہلو میں بیٹھا ہوا اسکو دیکھا۔ اور زوجہ ملزم کی شہادت اس کے غیر صحیح الحواس ہونے کی تائید میں تھی جس سے ملزم مجنون نہ ہی معلوم ہوا۔ اور ملزم کا جوڈیشل کمشنر کورٹ سے اپیل منظور کیا جاکر مبتنائے دفعہ ۴۷۱ ضابطہ فوجداری لوکل گورنمنٹ میں فیصلہ لکھ کر تحریر کیا گیا۔ اور ملزم کو ہرت پور سنٹرل جیل میں رکھا گیا۔ کرمنیل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۰۰ سنہ ۱۹۲۹ء پشاور۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۶ صفحہ ۳۴۷

(۵) ایک مقدمہ میں مسمی دیوا ملزم کا لڑکا ۱۰ یا ۱۱ سال عمر کا فوت ہوگیا تھا جسکے فوت ہوجانے کے چھ ماہ بعد وہ پاگل ہوگیا۔ اور ان ایام دیوانگی میں اُس نے اپنی زوجہ و ایک دختر کو قتل کیا۔ اور دوسری لڑکی پر حملہ قتل کیا تھا۔ مگر وہ بچ گئی تھی۔ اور ملزم کا اپیل لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ ارتکاب جرم کے وقت ملزم کا صحیح الحواس نہ ہونا۔ اور اس وقت اپنے فعل کی ماہیت جاننے سے ناقابل ہونا۔ کہ جو وہ کر رہا ہے بیجا یا خلاف قانون ہے۔ استفادہ دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند کیلئے ثابت کیا جانا چاہئے۔ اور ملزم کے ارتکاب سے پیشتر والعہ افعال وچلن و الفاظ و علامات کیے تھے۔ اور جب بحالات یہ امر ثابت ہے۔ کہ ملزم کا پسر فوت ہوجانے سے اس کے دماغ کی حالت صحیح نہیں رہی تھی۔ اور بغیر کسی وجہ تحریک کے اُس نے اپنی زوجہ و دختر کو قتل کر دیا ہے۔ اُس نے بحالات و واقعات مقدمہ ملزم کا فعل بدفعہ ۸۴ تعزیرات ہند داخل ہوتا ہے۔ اپیل ملزم منظور کیا۔ اور زیر دفعہ ۴۷۱ ضابطہ فوجداری اور بموجب قواعد لوکل گورنمنٹ ملزم کو پاگل خانہ لاہور میں بھیجدیا جاوے اور ملزم بری کیا گیا۔ کرمنیل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۸۹۴ سنہ ۱۹۳۷ء لاہور۔ انڈین کیسز

میں یہ ثابت کیا گیا تھا۔ کہ عین ارتکاب جرم سے قبل ملزم مجنونانہ باتیں خود بخود کرتا آرہا تھا۔
اور تجویز مقدمہ کے وقت اصلی حالت پر ملزم معلوم ہوتا تھا۔ عدالت سیشن سے ملزم بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند
سزایاب ہوا۔ ہائیکورٹ مدراس سے قرار دیا گیا۔ کہ بروقت ارتکاب جرم ملزم مخبوط الحواس
تھا۔ اس لئے باستفادہ دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند بری کر دیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۶۰۴
سنہ ۱۹۲۶ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۹۱ صفحہ ۸۷۔ ۵۰ لم مدراس لاجرنل صفحہ ۵۹۸۔ ۲۴ مدراس
لاویکلی صفحہ ۵۰۔ سنہ ۱۹۲۵ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۹۴۶۔

(۴۳) ایک ملزم نے اپنے دو بچوں کو قتل کر دیا تھا تحقیقات سے معلوم ہوا۔ کہ ارتکاب جرم کے
وقت اس کا دماغ صحیح حالت پر نہ تھا۔ اور ارتکاب جرم سے پیشتر بھی اس کی دماغی حالت متزلزل تھی
لیکن یقینی درجہ صدمہ حالت دماغی ثابت نہیں ہوا تھا۔ اور یہ امر ثابت تھا۔ کہ باپ ملزم کو بچوں سے
محبت تھی۔ سیشن جج ضلع ملتان نے ملزم کی نسبت زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سزائے قصاص تجویز فرما کر
تحت دفعہ ۳۷۴ ضابطہ ہائیکورٹ لاہور میں بحالی حکم کے لئے کاغذات پیش کر دیئے چنانچہ ہائیکورٹ
لاہور نے منسوخی حکم سیشن جج حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم تبدیل کر دیا۔ اور لوکل گورنمنٹ
کو صدور حکم مناسب کے لئے کاغذات بھیجے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۸۰۹ سنہ ۱۹۳۳ء لاہور۔
انڈین کیسز جلد ۱۴۵ صفحہ ۱۱۹ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۲۲۸۔ ۶ رولنگ رپورٹ صفحہ ۳۵۔ آل انڈیا
رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ ۱۲۳۔

(۴۴) ایک مقدمہ میں بھی بوکارو تھلی ریلوے اسٹیشن پر ریل کی آمد پر ملزم نے فائر پستول سیکنڈ کلاس گاڑی کے
کمرہ پر جس میں دو اجنبی ایک عورت و مرد بیٹھے تھے کیا ملزم کو گرفتار کر کے باقاعدہ بدفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند
مجسٹریٹ کے پیش کیا گیا۔ اور سول سرجن نے ملزم کا معائنہ کر کے اس کو صحیح الحواس لکھا مجسٹریٹ نے زیر
دفعہ ۱۹ ایکٹ اسلحہ و ۳۰۷ تعزیرات ہند کارروائی کی گئی۔ ملزم نے صفائی میں اسسٹنٹ سول سرجن کا معائنہ کرا کر بطور
گواہ پیش کیا جس نے اس کو غیر صحیح الحواس لکھا۔ کہ ارتکاب جرم کے وقت ملزم صحیح الحواس نہ تھا۔
چنانچہ بعد کارروائی ضابطہ دفعہ ۳۴۶ ضمن ۳ و ۴۶۴ و ۴۶۷ ضابطہ کے۔ معلوم کر کے صحیح الحواس ہے
مجسٹریٹ نے ملزم کو سیشن سپرد کر دیا جس کو سیشن جج نے سزا دیدی۔ ملزم کا اپیل ہائیکورٹ میں
پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم نے دو اجنبی آدمیوں پر فائر کئے تھے۔ اور کوئی وجہ تحریک نہ تھی۔ اور شہادت
سول سرجن سے ملزم کا ارتکاب جرم کے وقت غیر صحیح الحواس ہونا ثابت ہے۔ اور وہ اپنے فعل کے نتیجہ
کی بھلائی اور برائی جاننے کے ناقابل تھا۔ اور مستحق برات تھا۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۹۷۔ چنانچہ ملزم بموجب

(۸) فاتر العقلی متعلق مقدمہ سے ایسی ثابت ہونی چاہیئے۔ کہ وہ شخص اس قدر سمجھ نوعیت فعل نہیں رکھتا تھا۔ کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ اور اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ ورنہ وہ ذمہ داری فعل سے سبکدوش نہ ہوگا اور اپنے فعل کے ارتکاب کا قابل مواخذہ ہوگا۔ کرمنیل لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۹۷۔۹ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۱۷۱۔ انڈین کیسز جلد ۳۲ صفحہ ۱۷۶۔

(۹) ایک شخص نے اپنی زوجہ کے پیٹ میں چھرا مار کر اس کو مار دیا تھا۔ مرنے سے پیشتر اس نے تحریر کر دیا تھا۔ کہ چار یوم پیشتر واقعہ سے اس کا شوہر مخبوط الحواس ہو گیا تھا۔ اور پانچ چھ جگہ جسم اور معدہ پر چھرے کے زخم عورت کے لگے ہوئے تھے۔ اس مقدمہ میں دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند پر بحث ہوتے ہوئے ملزم کے خلاف سرکاری وکیل نے بحث کی۔ کہ فعل سے یہ ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ کہ ملزم فعل کی نوعیت اور نتیجہ کے سمجھنے سے معذور تھا۔ اس لئے جرم قتل عمد دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند کی سزا کا مستوجب ہے۔ چنانچہ مدراس ہائیکورٹ سے حکم حبس دوام بعبور دریائے شور بحال رکھا جا کر حسب دفعہ ۴۰۱ ضابطہ فوجداری گورنمنٹ کو تحریک کی گئی۔ کہ اس مقدمہ میں مناسب حکم حسب دفعہ مسطور صادر فرمایا جاوے۔ کرمنیل لا جرنل جلد ۲۰ صفحہ ۸۲۸۔ ۱۰ مدراس لا ویکلی صفحہ ۷۴۴ ۲۶ مدراس لا ٹائم صفحہ ۱۳۶ سنہ ۱۹۱۹ء۔ مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۷۹۳۔ کرمنیل لا جرنل جلد ۲۱ صفحہ ۲۱۷۔ انڈین کیسز جلد ۵۵ صفحہ ۷۷۴۔

(۱۰) ایک مقدمہ میں مسماۃ ہندی اور ہرچرن لڑکا دونوں مکان میں موجود تھے۔ اور متعلقہ اشخاص کام کرنے کھیت میں گئے ہوئے تھے۔ کچھ دیر کے بعد ایک شخص گھر میں آیا اور اس نے دیکھا۔ کہ لڑکے کا گلا کٹا ہوا چارپائی پر پڑا ہے۔ اور مسماۃ ہندی وہاں موجود ہے۔ اور خون کے داغ اس پر لگے ہوئے ہیں۔ مسماۃ کو بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند تھانہ میں بھیجا گیا۔ اور سیول سرجن نے معائنہ کی رپورٹ کی۔ کہ وہ مخبوط الحواس ہے۔ جس کو پاگل خانہ میں بھیجا گیا۔ وہاں سے صحت یاب ہو کر تجویز مقدمہ کے لئے عدالت سشن میں پیش ہو کر حکم دوام بعبور دریائے شور کا حکم دیا گیا۔ الہ آباد ہائیکورٹ میں اپیل پیش ہو کر مثل سے ثابت ہوا۔ کہ دو دفعہ سیول سرجن نے معائنہ ملزمہ پر مخبوط الحواس ہونا لکھا ہے۔ گو زیر دفعہ ۱۰۵ قانون شہادت بار ثبوت ملزم پر ہے۔ کہ مقدمہ کا مستثنات عامہ تعزیرات ہند سے متعلق ہونا بحالات واقعات ثابت کرے۔ ورنہ عدالت ان حالات کا عدم تصور کرے گی۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ ملزم کو شہادت پیش کرنی چاہیئے۔ بلکہ اگر فعل مقدمہ یا شہادت استغاثہ سے ملزم کا فعل کسی مستثنات میں آتا ہو۔ تو عدالت کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ واقعات مقدمہ سے ملزم مستثنیات

جلد ۷۰ صفحہ ۱۳۴ -

(۶) بحصول استفادہ دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند وجہ تحریک کا نہ ہونا ملزم کے پاگل ہونے کی دلیل نہیں ہے - اور نہ یہ کوئی مضبوط شہادت امر مذکور کیلئے خیال کی گئی ہے - جو ملزم اپنے غیر صحیح الحواس ہونے پر استدلال کرے - کہ بروقت ارتکاب جرم وہ صحیح الحواس نہ تھا تو بار ثبوت اس کے اثبات کا بمنشائے دفعہ ۱۰۵ قانون شہادت ملزم پر ہے - اگر وہ اپنا مجنون ہونا ثابت نہ کر سکے - تو اس کو مرتکب فعل قرار دینا چاہیئے - اور بحالات واقعات مقدمہ مشتبہ معلوم ہوتا ہے - اسلئے رنگون ہائیکورٹ سے ہز اکسلینسی نواب گورنر جنرل صاحب بہادر باجلاس کونسل رپورٹ کی گئی - کہ ازراہ ترحم اس مقدمہ میں سزائے موت نہ کی جاوے -

کریمنیل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۷۹۳ سنہ ۱۹۳۷ء رنگون - انڈین کیسز جلد ۱۶۷ صفحہ ۷ -

(۷) ایک شخص نے اپنی زوجہ اور دو دختران اور ایک پسر کو ایک بڑے چھرے سے سخت زخمی کیا - جن ضربات سے وہ فوت ہوگئے تھے تحقیقات عدالتی میں مقدمہ سپرد سیشن ہوا - اور ملزم نے اقبال جرم کرتے ہوئے اپنے آپ کو مخبوط الحواس ہونا تبلایا تھا - سیشن جج نے بحوالہ دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند ملزم کو بری کر دیا - اور ہدایت کی کہ ملزم بحراست رہے اور بتحت دفعہ ۴۷۱ ضابطہ فوجداری عمل ہووے - چنانچہ لوکل گورنمنٹ کی جانب سے پٹنہ ہائیکورٹ میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا - کہ سول سرجن نے کوئی بے قاعدگی دماغی قوت ملزم میں نہیں بتلائی ہے - اور منظوری اپیل لوکل گورنمنٹ جرائم دفعات ۳۰۲ و ۳۲۶ و ۳۲۴ تعزیرات ہند بدفعہ ۳۰۱ تعزیرات ہند ملزم کو حبس بعبور دریائے شور کا حکم دیا - اور بسفارش لوکل گورنمنٹ میں رپورٹ پیش کی کہ بدفعہ ۴۰۱ ضابطہ فوجداری مناسب حکم دیا جاوے - کہ ملزم نے بغیر کسی وجہ تحریک کے دماغی قوت کی بدنظمی کی قسم سے جرم کیا ہے - اور نیز قرار دیا - کہ دیوانگی جو انسان کو افعال کے لئے راہنمائی کرتی ہے - وہ محض قوت دماغی میں تنزل آنے کی وجہ بھی نہیں ہوتی ہے - بلکہ وہ دلی جذبات کی غیر تحریک کا موجب بھی ہوتا ہے - اور یہ مخبوط الحواسی ہی ہوتی ہے - جو قوت دماغی کو بگاڑ دیتی ہے - جس کی وجہ سے انسان کے افعال ذمہ واری فوجداری سے بچ جاتے ہیں - کیونکہ ملزم نہیں سمجھتا ہے - کہ وہ کیا کر رہا ہے کہ وہ خلاف قانون ہے - یا بیجا عمل ہے - اور تا وقتیکہ وہ صورت دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند کا مصداق نہ ہو - ذمہ واری قانونی سے سبکدوش نہیں ہو سکتا ہے - کریمنیل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۸۴۶ سنہ ۱۹۳۷ء پٹنہ - انڈین کیسز جلد ۱۷۰ صفحہ ۳۷ -

سے بچکیں۔ تاہم ملزم سمجھتا تھا کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے غلط ہے۔ ملزم کا اپیل لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا
گیا کہ قانونی اصول اور میڈیکل جس متعلق صحیح الحواسی مساوی نہیں ہے۔ کیونکہ میڈیکل نقطہ خیال یہ ہے
کہ ہر ایک شخص ارتکاب جرم کے وقت مخبوط الحواس تصور کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی اصلی حالت صحت پر
سمجھا نہیں جاتا ہے۔ لیکن قانونی نقطہ نظر سے ہر ایک شخص مرتکب جرم کو صحیح الحواس سمجھا جاتا ہے کہ ارتکاب
جرم کے وقت وہ فعل کی ماہیت اور نتیجہ سے لاعلم نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اور جب تک اس کا مجرمانہ
ضمیر عمل کرتا ہے اور جو جرم ایک بڑے پیمانہ پر مشتہر کیا گیا ہو اور اس کی حالت ایسے ہو کہ وہ جو جرم
ہو۔ تو بالآخر وہ نتیجہ فعل سے واقف ہوتا ہے کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے غلط ہے۔ اور حسب دفعہ ۸۴ مخبوط الحواسی
کا استفادہ حاصل نہیں کر سکتا۔ اپیل ملزم خارج کیا گیا۔ اور حکم سزا عدالت سیشن بحال رکھا گیا۔ کریمنل لاء جرنل
جلد ۱۹ صفحہ ۳۹۵۔ انڈین کیسز جلد ۷۰ صفحہ ۳۴۳۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۱۸ء لاہور صفحہ ۵۰۸۔

(۱۴) ایک ملزم نے ہیوک کے بچاس ضربات لاٹھی دماغ و پسلیوں وغیرہ پر ماری تھیں جس سے
کھوپڑی اور پسلیں منضرب ہو ٹوٹ کر موت واقع ہوئی تھی۔ عدالت سیشن سے ملزم کی مثل کو زیر دفعہ ۳۰۲
تعزیرات ہند بحالی حکم سزا پھانسی کے لئے ہائیکورٹ لاہور میں پیش کیا گیا تھا۔ اور ملزم کا اپیل تھا چنانچہ
لاہور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ ملزم کے ارتکاب جرم کے وقت اس کا مخبوط الحواس ہونا مشکل سے
ثابت نہیں ہوتا ہے کہ وہ ارتکاب جرم کے وقت فعل کی ماہیت اور نتیجہ کے سمجھنے کے ناقابل تھا۔
بلکہ بدوران تحقیقات عدالت مجسٹریٹ و عدالت سیشن ملزم صحیح الحواس ہونا ثابت ہے۔ اور صورت ارتکاب
جرم اس کی دماغی حالت زیر اثرات تخیلات تنزل تھی۔ اس لئے بجائے حکم سزا قصاص کے حبس دوام
بعبور دریائے شور کا حکم دیا جاتا ہے۔ اور جزاً اپیل منظور کیا جا کر حکم سزا قائم کیا گیا۔ کریمنل لاء جرنل
جلد ۲۵ صفحہ ۶۷۵ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۴۳۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۶۱۹۔

(۱۵) ایک مقدمہ میں مسمی لچھمن سنگھ نے ایک چمار کو قتل کر دیا تھا۔ اور یہ امر ثابت ہوا کہ ملزم بوقت ارتکاب
جرم یہ امر جانتا تھا کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے خلاف قانون ہے۔ اور بحالت غیر صحیح العقلی اس کا ارتکاب کرنا
ظاہر کیا گیا تھا۔ اور بدوران کارروائی عدالت وہ صحیح الحواس تھا۔ عدالت سیشن سے ملزم کو بجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند
بحالی حکم سزا پھانسی کے لئے پیش کیا گیا تھا۔ ہائیکورٹ الہ آباد سے یہ تبدیلی حکم سزا کے حبس دوام
بعبور دریائے شور لوکل گورنمنٹ کو تحریک کی گئی۔ کہ اس کی نسبت مناسب حکم صادر کیا جاوے۔ کریمنل لاء جرنل
جلد ۲۵ صفحہ ۳۸۳۔ انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۱۵۱۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۴ء الہ آباد صفحہ ۳۱۴۔ ۴۶
الہ آباد صفحہ ۳۴۴۔ ۲۲ آل لاء جرنل صفحہ ۱۱۰۔ ۵ لاء رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۷۶۔

میں سے کوئی استثناء سے استفادہ حاصل کرتا ہے۔ اور جب ملزم قابل براءت بوجہ مخبوط الحواس معلوم ہو۔ تو عدالت کا فرض ہے۔ کہ وہ غور کرے۔ کہ بروقت ارتکاب جرم وہ فعل کی نوعیت اور نتیجہ کو سمجھنے کے قابل تھا۔ اور اگر ملزم موجب ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۱۲ء مخبوط الحواس ثابت نہ ہو۔ تو اس کی نسبت حکم قانونی صادر کرنا چاہیئے۔ منظوری اپیل ملزم حکم عدالت سیشن منسوخ کیا گیا۔ اور ملزم بری کیا گیا۔ کریمینل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۲۲۵ - انڈین کیسز جلد ۱۴۷ صفحہ ۶۹۵ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد صفحہ ۳۳۷ - ۱۴۵۵ - الہ آباد صفحہ ۳۲۹۔

(۱۱) جب کسی مقدمہ میں ملزم کی مخبوط الحواسی بروقت ارتکاب جرم تنقیح طلب ہو۔ اور بغرض استفادہ زیر دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند ملزم مُصر ہو۔ تو اس کو ثابت کرنا چاہیئے کہ بروقت ارتکاب جرم وہ فعل کی نوعیت اور نتیجہ کے سمجھنے کے ناقابل تھا۔ اور یہ نہیں سمجھتا تھا کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے ناجائز یا غلط ہے۔ تو عدالت کو چاہیئے۔ کہ ارتکاب سے ماقبل و بروقت و مابعد کے حالات ملزم کیسے تھے چنانچہ اودھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ سے حکم سیشن جج منسوخ کیا جا کر لکھا گیا۔ کہ ملزم کو حراست پاگل خانہ میں بھیجا جاوے۔ اور سیشن جج کو چاہیئے۔ کہ لوکل گورنمنٹ کو سیکرٹری سیٹ بذریعہ اطلاع پیش کرے۔ کریمینل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۸۷ - انڈین کیسز جلد ۱۴۳ صفحہ ۹۰۵ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء اودھ صفحہ ۹۰ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۵۲ - کریمینل لا جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۱۲۰ - ۸ لاہور صفحہ ۱۱۴ - ۱۰ لاہور لا جرنل صفحہ ۶۶ - ۲۷ پنجاب لا جرنل رپورٹ صفحہ ۳۰۴

(۱۲) ایک ملزم نے سول سرجن کی زوجہ پر حملہ کیا تھا۔ اور ڈاکٹر سول سرجن نے ملزم کو بروقت حملہ مخبوط الحواس لکھا تھا۔ اور عدالت سے ملزم بریلی پاگل خانہ میں بھیجا گیا تھا۔ وہاں سے سپرنٹنڈنٹ نے تحریر کیا تھا۔ کہ ملزم صحیح الحواس تھا اور باضابطہ بعدالت شہادت دی گئی تھی۔ اور بعدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے ملزم کو بپاداش جرم ۹ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی تھی۔ اپیل پر الہ آباد ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ گورنمنٹ سے کاغذات واپس صادر ہو چکے تھے۔ کہ ملزم صحیح الحواس تھا۔ اس لئے اپیل نامنظور اور حکم سزا قائم رہا۔ کریمینل لا جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۱۳۴۹ - انڈین کیسز جلد ۷۷ صفحہ ۴۳۳ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء الہ آباد صفحہ ۱۸۶ - ۲۱ - آل لا جرنل صفحہ ۷۶ - ۴۶ آل رپورٹ آل کریمینل صفحہ ۴۳۳۔

(۱۳) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند میں ملزم کے ارتکاب جرم کے وقت اس کا مخبوط الحواس ہونا زیر بحث تھا۔ سپرنٹنڈنٹ پاگل خانہ لاہور کی شہادت تھی۔ کہ بروقت داخلہ پاگل خانہ ملزم صحیح الحواس تھا اور سیشن جج کی رائے تھی کہ گو بروقت ارتکاب جرم ملزم کی حالت بغیر اندازہ اور انتہائی تحریک کے زیر اثر

وقوع میں آیا ہے۔ اور موجودہ شہادت و واقعات صورت استثنا دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند میں اور شبہ کا پیدا ہونا بحصول استفادہ استثنا کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور جبکہ مجسٹریٹ یا عدالت سشن کا اطمینان ہو جاوے۔ کہ ملزم ارتکاب جرم کے وقت صحیح الحواس تھا۔ تو عدالت کو حسب دفعہ ۴۶۹ ضابطہ فوجداری عمل کرنا چاہیئے۔ اور مقدمہ ہذا میں اپیل منظور کی جا کر حکم برات منسوخ کیا گیا۔ اور لوکل گورنمنٹ میں مقدمہ پیش کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۳۰۴۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۰ صفحہ ۷۹۶ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء لاہور صفحہ ۹۶ ۔ ۹ لاہور صفحہ ۱۷۳۔

(۱۸) کسی ملزم کے مخبوط الحواسی پر استدلال کرنے کی صورت میں عدالت کو محض اس کی دماغی حالت ارتکاب جرم کے وقت پر غور کرنا چاہیئے۔ اور ملزم کی ماقبل و مابعد کا چلن اس صورت میں واقعہ متعلقہ ہے۔ جبکہ ارتکاب جرم کے وقت کی دماغی حالت کو ثابت کرنا مقصود ہو۔ اور ملزم حسب دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند مخبوط الحواس قرار نہ دیا جاویگا۔ جب تک کہ کافی شہادات سے یہ امر ثابت نہ کیا جاوے۔ کہ ارتکاب جرم کے وقت وہ فعل کی نوعیت سمجھنے کے ناقابل تھا۔ اور محض ارتکاب جرم سے ایک دو یوم پیشتر ملزم کی حالت دماغی یہ گھبراہٹ یا بدحواسی دکھلانا کافی نہیں ہے۔ اپیل ملزم پٹنہ ہائیکورٹ سے نامنظور کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۳۹۴۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۸ صفحہ ۴۲۴ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء پٹنہ صفحہ ۳۶۳۔ ۱۰ آل انڈیا کریمنل رولنگ صفحہ ۴۹۔

(۱۹) کسی ملزم کو جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند میں سزا دینے کے لئے اس کی کمزوری دماغ یا نوعمری ملحوظ نہ ہوگی۔ ملزم عمر ۱۴ یا ۱۵ سالہ مہلوک کے دوکان پر مٹھائی لینے گیا تھا۔ حلوائی نے ایک چھٹانک کم نرخ بتلایا۔ ملزم ایک چھٹانک زائد چاہتا تھا۔ اس ناراضگی پر مسمی گسندی دوکاندار عمر ۱۴ یا ۱۵ سالہ سالہ سوٹا کو اسے ہلاک کر دیا تھا۔ ہائیکورٹ لاہور سے بجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند ملزم پھانسی دیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۸۰۵ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۹ صفحہ ۴۳۶۔ ۱۰ آل انڈیا کریمنل رولنگ صفحہ ۲۱۲۔

(۲۰) بار ثبوت مخبوط الحواسی ملزم پر ہے۔ کہ وہ بذریعہ شہادت سے ثابت کرے۔ کہ ارتکاب جرم کے وقت ملزم صحیح الحواس نہ تھا۔ اور ملزم کا ارتکاب جرم کے بعد گرفتاری میں تعرض کرنا یا اس میں مزاحمت کرنا غیر صحیح الحواسی کے منافی ہے۔ اور بروقت ارتکاب جرم وہ بخوبی سمجھتا۔ اور واقفیت نوعیت جرم رکھتا تھا۔ اور اپنے قوائے امتیازیہ پر کامل کنٹرول یا قبضہ نہ ہونا۔ اور یہ گھبراہٹ عمل کرنا مخبوط الحواسی کی صفائی نہیں ہے۔ ملزم کو دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند کا استفادہ نہیں دیا گیا۔ اور بجرم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند

(۱۶) ایک شخص گانجا پینے والے نے ایک سکول کے کچن سے آگ لے کر ایک کمرہ کو لگا دی تھی۔ جو جل گیا تھا اور آگ لگا کر ملزم بھاگ گیا تھا۔ ملزم کو عدالت سے زیر دفعہ ۴۳۶ تعزیرات ہند سپرد سیشن کیا گیا۔ عدالت میں یہ امر ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ کہ وہ مخبوط الحواس تھا۔ اور اپنی زوجہ اور بچوں کو بدحواسی کی وجہ سے مارا کرتا تھا۔ اور کپڑے پھاڑ کر جنگل کو بھاگ جایا کرتا تھا۔ اور خود کھانا پینا ترک کر دیتا تھا۔ مگر اس سیشن جج نے ملزم کو بری کر دیا اور لکھا۔ کہ ملزم کا فعل ارادتاً نہ تھا۔ اور نہ اس کے نتیجہ کا اس کو علم تھا۔ جو اعلیٰ جزو صحیح الحواسی ہوتا ہے گورنمنٹ ایڈووکیٹ کی جانب سے باضابطہ مدراس ہائیکورٹ میں اپیل پیش ہوا۔ اور یہ بحث کی گئی۔ کہ دانستہ کسی شئے نشئی کے استعمال سے کسی فعل کے ارتکاب جرم کے لیے مستثنے انہیں رکھا گیا ہے۔ چنانچہ بحوالہ رولنگز ہائیکورٹ مدراس سے قرار دیا گیا۔ کہ بلحاظ واقعات مقدمہ ملزم کا ارادہ و علم اقتباس کیا جاتا ہے۔ اور ملزم کو گانجا پینے کی عادت تھی۔ اور اسی سکول میں ماسٹر تھا۔ اور یہ اس سکول میں ناراضگی رکھتا تھا۔ اور ڈاکٹری شہادت سے ملزم کا مخبوط الحواس نہ ہونا ثابت ہے۔ اور واقعات مقدمہ سے تائید استثنے دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند نہیں ہوتی ہے۔ اس لئے بمنظوری اپیل حکم بریت منسوخ کیا گیا اور زیر دفعہ ۴۳۶ تعزیرات ہند ملزم کو ایک سال قید سخت کا حکم دیا گیا۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۲۹ صفحہ ۲۴۳۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۶ صفحہ ۵۵۹۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۸ء مدراس صفحہ ۱۶۹ ۵۴ مدراس لاء ویکلی صفحہ ۷۷۔ ۲۹ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۸۰۔ ۵۵ مدراس لاء جرنل صفحہ ۲۲۸۔

(۱۷) مسمی بہادر نے مسمات امرت کنور اور نیجا سنگھ دو بچوں عمر ۷ و ۴ سال قتل کر دیا تھا۔ اور عدالت سیشن سے ملزم زیر دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند مخبوط الحواس بروقت ارتکاب جرم قرار دیا جا کر بری کر دیا گیا تھا۔ جس کا اپیل منجانب گورنمنٹ ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر بعد بحث مباحثہ قرار دیا گیا۔ کہ بحصول استفادہ دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند بار ثبوت مخبوط الحواس ہونے کا حسب دفعہ ۱۰۵ قانون شہادت ملزم پر ہے۔ اور ارتکاب جرم سے قبل ارتکاب جرم کے دوران اور وقت ارتکاب میں اس کے دماغ کی حالت اور چلن و برتاوہ متعلق اشخاص کنندہ کی بابت شہادت مقدمہ سے نتیجہ اخذ کرنا چاہیئے۔ کہ آیا ارتکاب جرم کے وقت وہ فعل کی نوعیت و نتیجہ کو سمجھ سکتا تھا۔ اور اگر فعل اخذ کا ارتکاب جرم وحشیانہ اور بغیر وجہ تحریک کے

صحیح العقلی ملزم ثابت کی جاوے۔ تو اس سے قیاس مخبوط الحواسی ملزم نہ کیا جاوے گا۔ اور یہ سوال ہمیشہ واقعات و حالات ہر مقدمہ کی حیثیت کے مطابق فیصل کیا جاتا ہے۔ اور عدالت ہمیشہ محض قانونی نقطہ نظر کی مخبوط الحواسی سے تعلق رکھتی ہے۔ نہ کہ ڈاکٹری نقطہ خیال پر ہی حصہ رکھتی ہے۔ اور جب دفعہ ۴۶۴ ضابطہ فوجداری حکم دیا گیا۔ کہ باقاعدہ کارروائی کی جاوے۔ کرمینل لا جرنل جلد ۳۲ صفحہ ۱۲۳۰ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۳ صفحہ ۷۷۳۔ ۳۳ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۳۳۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء لاہور صفحہ ۷۶۲۔ ۱۹۳۲ء کرمینل کیسز صفحہ ۵۳۵۔ انڈیا رولنگ سنہ ۱۹۳۱ء لاہور صفحہ ۹۸۱۔ کرمینل لا جرنل جلد ۳۲ صفحہ ۷۶۱۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۱ صفحہ ۶۶۹۔ انڈیا رولنگ سنہ ۱۹۳۱ء لاہور صفحہ ۵۰۶۔

(۲۵) ایک شخص نے بھلوک کے سر پر تین ضربات لاٹھی کی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ اور نعش کو پانی کی کسی میں بہا دیا تھا۔ اور گرد نواح کے لوگوں کے آجانے پر بھاگا نہیں تھا۔ اور گرفتار کر کے پولیس میں بھیج گیا تھا۔ پولیس میں بیجا کر معلوم ہوا۔ کہ ملزم کی گائے ارتکاب قتل سے نصف گھنٹہ پیشتر مقتول کے کھیت میں داخل ہو گئی تھی جس کو مقتول نے مار کر نکال دیا تھا۔ بدوران تحقیقات ملزم کو پاگل ظاہر کیا گیا۔ عدالت سشن سے بحالات مقدمہ ملزم کو سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم دیا گیا تھا۔ جس کے خلاف اپیل ملزم لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم ارتکاب جرم کے وقت اپنے فعل کی نوعیت اور نتیجہ کو سمجھنے کی قابلیت رکھتا تھا۔ اس لئے دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند سے استفادہ کا مستحق نہیں ہے۔ اپیل ڈسمس کیا گیا۔ اور حکم سزا عدالت سشن بحال کیا گیا کرمینل لا جرنل جلد ۳۳ صفحہ ۳۴۶ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۸ صفحہ ۳۲۵۔ ۳۳ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۲۱۱۔ سنہ ۱۹۳۲ء کرمینل کیسز صفحہ ۳۲۵۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء لاہور صفحہ ۵۰۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء لاہور صفحہ ۲۶۰۔

(۲۶) ایک شخص مسمی دراز خاں جو پہلے ملازم اردلی سپرنٹنڈنٹ پولیس تھا۔ مکرر ملازمت کے لئے الٰہ بخش نائب اردلی کے پاس گیا۔ الٰہ بخش پہلے دراز خاں کا نائب تھا۔ دراز خاں کو ملازمت پولیس نہ ملی۔ اور واپسی پر الٰہ بخش نے پانچ روپے سفر خرچ دراز خاں کو دے کر رخصت کر دیا۔ بعدہٗ الٰہ بخش کو اس کا انڈیپنڈنٹ پن یعنی تسلیم نہ ملا۔ دراز خاں کے پاس کنسٹبل بھیجکر دریافت کیا۔ اس نے انکار کر دیا تھا۔ اس سلسلہ میں ایک کوٹ وصدری الٰہ بخش کو نہ ملی۔ اس کے لینے سے بھی دراز خاں نے انکار کر دیا۔ اس پر جرم دفعہ ۳۷۹ تعزیرات ہند کا الزام لگا کر دراز خاں کو گرفتار کروایا تھا۔ دراز خاں نے رہائی پا کر الٰہ بخش کو کلہاڑے سے قتل کر دیا۔ اور

بجائے سزا پھانسی کے حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم دیا گیا۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۳ صفحہ ۳۰۹۔
کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۵۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۹ء کلکتہ صفحہ ۱۔ ۴۹ کلکتہ لاء جرنل
صفحہ ۳۰۴۔ ۳۳ کلکتہ ویکلی نوٹس صفحہ ۱۲۶

(۲۱) یہ ہوسکتا ہے کہ آدمی چند الفاظ مخبوط الحواسی کے متعلق مجلس میں استعمال کرے لیکن جب
معنی دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند مخبوط الحواس نہ کہا جائے گا۔ اور قانوناً سوائے اس کے اور کوئی شخص
نہیں ہے کہ اس کی قوت دماغی کے استعمال پر استدلال کیا جائے کہ وہ فعل کی نوعیت اور نتیجہ
سے لاعلم نہ تھا۔ اور کافی طور سے وہ امر صاف ظاہر ہو۔ تو ایسے قیاس ہوگا کہ جس سے فعل کے
نتیجہ کو دانستہ پیدا کیا ہے محض اس کے الفاظ مستدل کی غرض سے ملزم کی معقول استدلال دفعہ ۸۴
تعزیرات ہند کے لئے کافی نہیں ہے۔ اپیل نامنظور ہوا۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۲۱۱۔
انڈین کیسز جلد ۱۱۹ صفحہ ۲۷۔

(۲۲) کسی ملزم کا ارتکاب جرم سے پیشتر چند روز سے روٹی نہ کھانا اور اس کا [illegible] غیر صحیح الحواس
ہونے کا قیاس کرکے زیر دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند ملزم مستفید نہ ہوگا۔ اور وہ [illegible]
مہلوک ہوگی۔ الا اصدار حکم کے وقت بحالات واقعات مقدمہ غور ہو سکتا ہے۔ ایک شخص کو جب کہ
عدالت سشن نے اس مقدمہ قتل میں [illegible] سال قید [illegible] دو
سال کم کرتے ہیں اور اپیل کو جزواً ڈسمس کرتے ہیں۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۳۰ صفحہ [illegible]
جوڈیشل کمشنر کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۳۴۵۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۹ء ناگپور
صفحہ ۲۴۳۔ سنہ ۱۹۳۰ء کریمنل کیسز صفحہ ۵۱۔

(۲۳) جب کسی ملزم نے دو مختلف مرکزوں پر ارتکاب جرم قتل کیا ہو اور ایک قتل کرنے
کے بعد دوسرا قتل دوسرے وقت میں کیا ہو۔ تو غیر صحیح الحواسی میں ارتکاب جرم کیا جانا خیال [illegible]
بلکہ سخت سزا کا مستوجب ہوگا۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۰ء اودھ صفحہ ۲۷۔ ۶ اودھ ویکلی نوٹس ۱۰۰۹۔
۱۸ آل انڈیا کریمنل [illegible] صفحہ ۱۱۶۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۹ صفحہ ۳۶۔

(۲۴) ہر ایک شخص قوت دماغی کی کمزوری ثابت کرنے سے مخبوط الحواسی پر استدلال کر کے ذمہ داری
قانونی سے سبکدوش نہ ہوگا کیونکہ میڈیکل نقطہ خیال مخبوط الحواسی اور قانونی نقطہ نظر مخبوط الحواسی میں
امتیاز ہے۔ اور جب ملزم کی صفائی میں غیر صحیح الحواسی پر استدلال ہو۔ تو اس کو قوت دماغی کا زوال
حسب دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند ہونا ثابت کیا جانا چاہیے۔ اور اگر ارتکاب جرم سے پانچ چھ گھنٹہ بعد مخبوط

ڈسمس کیا گیا ۔ کریمنیل لا جرنل جلد ۳۳ صفحہ ۱۶۳ اودھ چیف کورٹ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۵ صفحہ ۴۸۳ ۔ ۸ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۲۲۱ سنہ ۱۹۳۲ء کریمنیل کیسز صفحہ ۵۰ ۔ ۷ آل انڈیا کریمنیل رپورٹ صفحہ ۳۰۷ ۔ ۷ لکھنؤ صفحہ ۱۴۳ ۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء اودھ صفحہ ۴۲ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء اودھ صفحہ ۱۸

(۲۹) ایک عورت بوجہ کثیر العیالی اُن کی پرورش کے لئے خوراک بہم نہ پہنچا سکتی تھی۔ اور بھوکے مرنے کی تکلیف سے دماغی قوت کے تنزل سے اُس نے ایک لڑکی کو ہلاک کر دیا تھا۔ عدالت سشن میں جیوری کی رائے تھی کہ ملزمہ کو شبہ میں بری کر دیا جاوے۔ اور ڈسٹرکٹ سشن جج نے مقدمہ کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش کر دیا تھا۔ ہائی کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ بھوکے مرنے سے بچنے کے لئے کسی شخص کا ہلاک کر دینا تحت دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند استثناء نہیں دیتا ہے۔ ملزمہ کو حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم دیا گیا۔ کریمنیل لا جرنل جلد ۳۳ صفحہ ۴۷۶ کلکتہ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۷ صفحہ ۱۱۵ ۔

(۳۰) مسمی فقیریا چمار مسمی سمرو چمار کے دروازہ کے سامنے سو رہا تھا۔ رات کو قریباً ایک بجے شب سمے اینچا چمار آیا۔ اور اُس نے لاٹھیں فقیریا کے سر پہ ماریں جن ضربات سے مضروب مر گیا تھا۔ اور بھاگتے جاتے ہوئے در ضربات لگاتے ہوئے دیکھا گیا تھا اور گرفتار کیا گیا۔ اور پولیس نے عدالت میں بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند ملزم کا چالان کر دیا تھا۔ اور عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے ملزم سپرد سشن کیا گیا تھا۔ ملزم نے بدوران تحقیقات ارتکاب جرم سے انکار کیا تھا اور عدالت سشن میں دیوانگی کا عذر کیا گیا۔ اور صفائی میں گواہان صفائی سے کچھ عرصہ قبل جرم دیوانگی ملزم تحریر کرائی گئی تھی۔ اور یہ امر ثابت ہوا تھا۔ کہ مہلوک نے ہلاکت خود سے کچھ عرصہ پیشتر قاتل کے بھائی پر الزام سرقہ کا لگایا تھا۔ اور عدالت سشن سے ملزم سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم دیا گیا تھا۔ اور ملزم کا اپیل الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ قانونی خیال مخبوط الحواسی ڈاکٹری رائے سے مختلف ہے۔ اور یہ ہر ایک صورت میں فاتر العقلی یا دیوانگی کے لئے خاص صورت نہیں رکھتا ہے۔ بلکہ قانونی خیال ایک معقول عذر رکھتا ہے۔ اور دیوانگی ملزم کے لئے یہ امر صاف طور پر ثابت ہونا چاہیئے۔ کہ ارتکاب جرم کے وقت ملزم دماغی مرض میں مبتلا تھا۔ کہ وہ یہ نہیں جانتا تھا۔ کہ فعل کی نوعیت اور نتیجہ کیا ہوگا۔ اور وہ غلط کر رہا ہے۔ یا صحیح کر رہا ہے

مخبوط الحواسی کا عذر کرا دیا۔ جس پر عدالت سیشن سے ملزم کو بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند حکم
سزا قصاص لکھ کر بدفعہ ۳۷۴ ضابطہ فوجداری کاغذات ہائیکورٹ لاہور میں پیش کر دیئے
تھے۔ ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کے زود رنج اور تیز مزاج ہونے میں مبالغہ کیا گیا ہے
اور یہ امر ثابت نہیں کیا ہے۔ کہ ارتکاب فعل کے وقت ملزم فعل کی نوعیت اور نتیجہ کے سمجھنے
کے ناقابل تھا۔ اور وہ صحیح یا غلط میں امتیاز نہیں کر سکتا تھا۔ اور بار ثبوت اشتعال طبع و
مخبوط الحواسی ملزم پر تھا۔ جس کے ثابت کرنے سے معذور رہا ہے۔ اس لئے بنا منظوری اپیل
حکم سزا پھانسی قائم کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۳ صفحہ ۱۸۶ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۵
صفحہ ۶۶۶۔ ۱۷ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۳۸۹۔ ۳۲ پنجاب لارپورٹ صفحہ ۸۰۴ سنہ ۱۹۳۲ء
کریمنل کیسز صفحہ ۱۲۱۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء لاہور صفحہ ۱۲۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء لاہور صفحہ ۱۱۔

(۲۷) بحصول استفادہ دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند ملزم کا ارتکاب جرم سے ماقبل اور مابعد بدوران
تحقیقات عدالتی بحیل اس کا پاگلانہ عمل کرنا وجہ معذرت نہیں ہے۔ اور بدوران تحقیقات
عدالتی اور بارتکاب جرم دیوانگی جداگانہ صورت ہے۔ عدالت میں ملزم کا دیوانہ پن
تحقیقات میں یا صفائی خود میں بخوبی معلوم ہو سکتا ہے۔ اور جب ملزم بعدالت دیوانہ ہو۔ وہ
اپنی صفائی پیش نہیں کر سکے گا۔ چنانچہ اپیل ملزم ڈسمس کیا گیا۔ اور حکم سزا قائم و بحال
رکھا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۳ صفحہ ۵۴۲۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۷ صفحہ ۸۰۰۔ انڈیا رپورٹ
سنہ ۱۹۳۲ء اودھ صفحہ ۲۸۳۔ ۱۸ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۳۱۹۔ ۹ اودھ ویکلی نوٹ
صفحہ ۵۵۳ سنہ ۱۹۳۲ء کریمنل کیسز صفحہ ۳۷۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء اودھ صفحہ ۱۹۰۔

(۲۸) ایک مشکل مقدمہ میں ملزم نے بہ تحریک اثر تعلق مسماۃ رام کلی آشنا خود کا دوسرے
شخص مسمیٰ شو پرشاد سے بیاہ کر لینے پر بدحواسی کی وجہ سے جرم قتل ہو جانا ظاہر کیا تھا
مگر عدالت سیشن سے ملزم کو سزائے پھانسی کے لئے حسب دفعہ ۳۷۴ ضابطہ فوجداری
مثل کو اودھ چیف کورٹ میں پیش کر دیا تھا۔ جس پر چیف کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کا مخبوط الحواسی
کا عذر پیش کرنے پر عدالت غور کرے گی۔ کہ آیا ملزم ارتکاب جرم کے وقت بوجہ فتور عقل
فعل کی نوعیت سمجھنے سے ناقابل تھا۔ کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے۔ خلاف قانون ہے۔ اور عذر ملزم کہ
وہ کسی فعل کی تحریک کے اثر سے ناقابل فہم نتیجہ فعل ہو گیا تھا۔ کافی نہیں ہے۔ لیکن بحالات
واقعات مقدمہ بجائے سزا پھانسی کے حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم دیا گیا۔ اور اپیل

اور دیوانگی کے عذر میں بار ثبوت ملزم پر ہے۔ کہ وہ یہ ظاہر کرے۔ کہ بروقت ارتکاب جرم وہ صحیح الحواس نہ ہونے کی وجہ سے اس امر کے جاننے کے ناقابل تھا۔ کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے۔ غلط ہے۔ یا خلاف قانون ہے۔ اور ایک چھوٹا حصہ مخبوط الحواسی کا استثنا دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند میں لانے کے مانع ہوگا۔ اور اگر جملہ صورت ہائے دیوانگی جن کو علم ڈاکٹری تشخیص کیا جاوے۔ اور قانونی نقطہ نظر میں موجود ہو۔ وہ دیوانگی متصور ہوگی۔ اور بعدم موجودگی اہم وجہ تحریک قطعی نہ ہوگی۔ اور جب مقدمہ میں دیوانگی کا سوال زیر غور ہو۔ وہاں وجہ تحریک جرم غیر معمولی اہم خیال کی جاوے گی۔ کیونکہ سنگین مقدمات یعنی قتل میں وجہ تحریک قتل اہم نہیں ہے۔ اور بمقابلہ دیگر مقدمات کے دیوانگی بآسانی ثابت کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ الہ آباد ہائیکورٹ سے بنا منظوری اپیل ملزم حکم سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور دیا جا کر لوکل گورنمنٹ کو صدور حکم مناسب کے لئے تحریک کی گئی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۳۱۲ الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۹ صفحہ ۱۴۲

(۳۱) دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند سے استفادہ حاصل کرنے کے لئے بار ثبوت ملزم پر ہے۔ کہ وہ اپنا مخبوط الحواس ہونا ثابت کرے۔ اور دفعہ ہذا میں جب ملزم ذمہ داری جرم فوجداری سے مستثنے ہونا ظاہر کرے۔ تو اس کو ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ وہ فعل کی نوعیت اور نتیجہ کے سمجھنے کے ناقابل تھا۔ اور بروقت ارتکاب جرم وہ نہیں جانتا تھا۔ کہ اس کا فعل غلط یا خلاف قانون ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۰ صفحہ ۲۷۲ کریمنل لا جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۱۳۹۸۔ ۷ رپورٹ لاہور ۱۷۹۔ ۳۵ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۳۰۲ سنہ ۱۹۳۵ء ویکلی نوٹ صفحہ ۴۵۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء اودھ صفحہ ۱۳۴۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۳۹۷ رنگون سنہ ۱۹۳۷ء کریمنل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۹۸۳ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۰ صفحہ ۱۳۴۔ اس مقدمہ ارتکاب جرم کے وقت و یا قبل و مابعد بحالات اور فعل کی نوعیت واقعہ مقدمہ میں یہ بھی قرار دیا گیا۔ کہ مجموعی تقسیم مقدمات میں ارتکاب جرم کے وقت و ماقبل و مابعد کی حالت ملزم و فعل کی نوعیت [illegible]

(۳۲) ایک شخص نے اپنی ماں اور سوتیلے باپ کو ہلاک کر دیا تھا۔ اور ہلاکت کے بعد ایک نالے میں چھپا تھا۔ اور ڈاکٹری شہادت یہ تھی۔ کہ اس کو مرگی کے دورہ کا مرض ہے اور کوئی دشمنی یا ناراضگی ملزم مقتولان سے ثابت نہ تھی۔ مگر عدالت ماتحت سے ملزم کو سپرد سیشن کیا گیا تھا۔ عدالت سیشن سے ہائیکورٹ رنگون میں بصراحت صدر تحریر کر کے براءت کے لئے لکھا تھا۔ ہائیکورٹ

کرے۔ جو کرتے وقت نشہ میں ہونے کے سبب سے اپنے فعل کی ماہیت جاننے کے ناقابل ہو۔ کہ جو وہ کر رہا ہے۔ بیجا یا خلاف قانون ہے۔ بشرطیکہ وہ شے جس سے اُس کو نشہ ہوا۔ اُس شخص کے بے علم یا خلاف مرضی اس کو دی گئی ہو۔"

شرح

یہ امر ظاہر ہے۔ کہ اشیا مسکرہ دو طرح سے انسانی استعمال میں آتی ہیں۔ اول وہ شے جو دانستہ استعمال کی گئی ہو۔ دویم وہ جو بلا علم یا خلاف مرضی کسی شخص کو دی گئی ہو۔ اول الذکر میں بحالت نشہ ہر شخص اپنے فعل کے قدرتی نتائج کا ذمہ وار ہوتا ہے۔ از روئے آخر الذکر صورت میں۔ گو وہ بحالت نشہ یہ امر سمجھنے کے ناقابل ہو گیا ہو۔ کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے بیجا یا خلاف قانون ہے۔ تاہم وہ مجرم سمجھا گیا ہے۔ مگر بوجہ بے علم یا خلاف مرضی شے مسکرہ کے مستعمل ہو جانے

اصول

اصول مسلمہ عام ہے۔ کہ اشیاء مسکرہ کا استعمال انسانی صحت کے لئے مضر تصور کیا گیا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ قوانین الہامی میں بھی اشیاء مسکرہ کے استعمال سے انسان کو امتناعی احکام سے باز رکھا گیا ہے۔ اور اسی بناء پر انگریزی قانون نے بھی بالارادہ استعمال نشہ کے فعل کو مستثنیٰ قرار نہیں دیا ہے۔ بلکہ اب حال میں امریکہ و دیگر بعض ممالک میں شراب کے استعمال کو گناہ قرار دیا جا رہا ہے۔ اور ممالک گریس میں تو بحالت نشہ کسی جرم کے ارتکاب پر اصل جرم سے دو چند سزا دی جانے کا عمل درآمد قانونی ہے۔ اور یہ قانون قدرت کے مطابق ہے۔ کہ ایک گناہ کا ارتکاب دوسرے گناہ کی سزا سے بچنے کے لئے عذر نہیں ہو سکتا ہے۔ اور بقول بلیکسٹن بدمستی کا عذر جرم کو زیادہ سنگین بناتا ہے۔ اور اسی بنا پر زیر دفعہ ۸۶ تعزیرات ہند بحالت نشہ فعل کے ارتکاب کو بے علم و نیت مجرمانہ سے کیا جانا تصور کیا گیا ہے۔

رولنگ آف ہائیکورٹس

مسمی کیسر سنگھ بوقت شب چند اشخاص میں بیٹھا ہوا گانا سن رہا تھا۔ کہ مسمی دریام سنگھ ملزم نے بحالت نشہ شراب مجمع کو منتشر ہو جانے کے لئے کہا جس پر تکرار ہوا۔ ملزم نے کیسر سنگھ کے سر پر لاٹھی سے ضرب ماریں جس سے کھوپری ٹوٹ گئی۔ و مضروب مر گیا۔ عدالت سے ملزم حبس دوام بعبور دریائے شور کیا گیا ملزم کا اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ گو بحالت نشہ شراب جب کہ اپنی مرضی سے پیا گیا ہو۔ ملزم صحیح العقل نہ رہا ہو۔ اور نہ سمجھتا ہو۔ کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ لیکن شراب پی کر ارتکاب جرم کرنا کوئی وجہ معذرت بچاؤ کے لئے نہیں ہے۔ اور نہ وجہ تخفیف سزا ہو سکتا ہے اپیل ملزم نامنظور کیا گیا

کیے جاتے ہیں اور سوال ارادہ کا محض سوال علم پر ہوتا ہے جس کی توضیح قدرے تحت دفعہ ۳۹ تعزیرات ہند کی گئی ہے۔ اور دفعہ ہذا میں ہر ایک شخص کے فعل کو جو اُس نے بحالت نشہ کسی شئے مسکرہ کے استعمال سے کیا ہو۔ اُس کا ارتکاب بہ نیت وعلم مجسر یانہ کے کیا جانا متصور کیا گیا ہے۔ تا وقتیکہ وہ یہ ثابت نہ کرے۔ کہ وہ شئے جس سے اُس کو نشہ ہُوا ہے۔ اُس کی خلاف مرضی یا بلاعلم دی گئی ہے۔

اصُول اگرچہ ہر شئے مسکرہ کا استعمال بعلم یا بغیر علم کرنا قوائے عقلیہ انسانی پر مساوی اثر رکھتا ہے۔ لیکن تاہم بعلم یا بغیر علم استعمال اشیائے مسکرہ میں امتیاز کیا گیا ہے۔ چنانچہ بعلم یا بغیر علم استعمال اشیاء کے نتیجہ کو مساوی کر دینے سے وہ مصلحت قانونی جس پر یہ ضابطہ مقرر کیا گیا ہے کالعدم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ غایت وضع قانون ز باتباع احکام ربانی) یہ ہے۔ کہ انسداد جرائم ہو اور عامہ خلائق کے حقوق و آسائش کی حفاظت کی جاوے۔ اور ایسے افعال ناجائز کی روک کی جاوے جن سے انسانی اخلاق و عادات پر بُرے اثرات پڑنے سے انسان (جو نیک فطرت پیدا ہوا ہے) اس عالم صغیر؛ اس عالم کبیر کے اچھے ثمرات سے محروم نہ رہ جاوے۔ اور اشیائے مسکرہ کے استعمال کی جو برائیاں ہیں۔ اُن سے محفوظ رہے۔ اور یہ امر محتاج اظہار نہیں ہے۔ کہ اس کے استعمال کو ہر ایک مقدس کُتب الہامی میں گُناہ عظیم قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ ایک ایسی بُری شئے ہے۔ کہ جس کو مخزن جمیع جرائم کہنا بجا ہے۔ اس لئے ہر شئے مسکرہ کے دانستہ بمرضی خود استعمال کر کے جرم کرنا اس کے سزا آمیز نتائج سے کسی شخص مرتکب جرم کو قانوناً مستثنےٰ نہیں کیا گیا ہے۔ اور اُس کا فعل بہ نیت وعلم مجرمانہ کیا جانا تصور کیا گیا ہے۔ اور وہ شخص جس نے خود اشیاء مسکرہ کا استعمال کر کے جرم کیا ہے۔ اُسکی نسبت وہی اصول ہے۔ جو صحیح الحواس شخص کے ارتکاب جرم پر ہوتا ہے۔ کہ ہر شخص طبعی اور ضروری نتائج اپنے فعل کا ارادہ کرتا ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک شخص گانجا پینے کا عادی تھا۔ اور کبھی اپنے بچوں اور بیوی اور باپ کو مارتا اور اپنے کپڑے پھاڑ کر جنگل کو چلا جاتا تھا۔ اُسنے سکول کے کچن کی چھت پر آگ کا چنگارہ ڈال کر عمارت کو جلا دیا۔ اور جنگل کو بھاگ گیا جس کا زیر دفعہ ۴۳۶ تعزیرات ہند چالان کیا گیا۔ اور ملزم کو سشن جج نے اس وجہ پر کہ ارادہ علم سے اخذ کیا جاتا ہے۔ ملزم کی دماغی حالت صحیح نہیں تھی۔ اس کو بری کر دیا۔ گورنمنٹ ایڈوکیٹ کی جانب سے براءت کے خلاف ہائیکورٹ مدراس میں اپیل کیا گیا۔ بعد سماعت بحث مباحثہ قرار دیا گیا۔ کہ میڈیکل افسر کی

انڈین کیسز جلد ۱۵۲ صفحہ ۱۰۵۴ -

(۴) ایک شخص نے اپنے چار ملنے والوں کی دعوت کی تھی جس میں سوائے دیگر کھانوں کے شراب و بسکٹ وغیرہ بھی موجود تھے - جملہ حاضرین نے شراب بد نما خوردہ نوش کرنے کے گھر سے باہر چلے گئے تھے - اور مدعو کنندہ بھی ہمراہ چلا گیا - ملزم نہایت نشہ میں تھا - حتیٰ کہ چلتا ہوا بھی لڑکھڑاتا تھا اثنائے راہ میں اس شرابی نے بسکٹ دعوت دہندہ سے طلب کئے - باہم تنازعہ ہو گیا - اور ملزم نے حالت نشہ شراب اُس کے سر پر لاٹھی ماری جس کی ضرب سے دوسرے روز دعوت دہندہ مر گیا تھا - اور مجسٹریٹ نے مقدمہ بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سپرد سیشن کیا - عدالت سیشن نے مجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سزائے پھانسی کے لئے اظہار رائے کرکے حسب دفعہ ۳۷۴ ضابطہ رنگون ہائیکورٹ میں منظوری کیلئے کاغذات بھیج دئے - چنانچہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ حسب معنی دفعہ ۸۶ تعزیرات ہند ملزم کسی استفادہ کا مستحق نہیں ہے لیکن بحالات واقعات مقدمہ ملزم کو بعوض دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی گئی - کریمنل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۱۱۷ سنہ ۱۹۳۸ء رنگون - انڈین کیسز جلد ۱۷۳ صفحہ ۱۹۷ -

دفعہ ۸۶ :- جن حالتوں میں کوئی فعل جس کا ارتکاب ہوا ہے | جرم جس میں خاص نیت یا علم درکار ہو اور اُس کا ارتکاب وہ شخص کرے جو نشہ میں ہو -

جرم نہیں ہے سوائے اس حالت کے کہ وہ کسی خاص علم یا نیت سے کیا گیا ہو اُن حالتوں میں اُس شخص کے ساتھ جو نشے کی حالت میں اس فعل کا ارتکاب کرے - اسی طرح عمل کیا جائے - کہ گویا اس کو وہی علم تھا - جو اس کو نشہ نہ ہونے کی حالت میں ہوتا بجز اس کے کہ وہ شے جس سے اس کو نشہ ہوا اس شخص کے بے علم یا خلاف مرضی اس کو دی گئی ہو -

شرح یہ ایک عام اصول ہے - کہ کسی جرم کے لئے خاص علم یا نیت کا اثبات ضروری ہوتا ہے جو ہر مقدمہ کے حالات و واقعات متعلقہ سے اخذ کیا جاتا ہے - جو منکشف عنصر مجرمانہ ملزم ہوتا ہے کیونکہ عموماً ذرائع و وسائل فعل جو بعد نتیجہ ہوتے ہیں مظہر ارادہ

قدرتی نتیجہ فعل کو دانستہ پیدا کیا ہے متصور نہیں ہوتا ہے۔ مگر جہالت و اقوات مقدمہ تخفیف سزا پر غور ہو سکتا ہے۔ ۱۲ رنگون صفحہ ۳۰۰ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۴ء کلکتہ صفحہ ۳۱۵ - انڈین کیسز جلد ۱۵۲ صفحہ ۳۰۵ - ۱۹۳۴ء کریمنل کیسز صفحہ ۲۲۲ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۳ء رنگون صفحہ ۳۶۱ - ۱۲۰ میسور لاء جرنل صفحہ ۳۴۳ - ۹ ۳۴ میسور ہائیکورٹ رولنگ صفحہ ۶۷

فعل جس سے ہلاکت یا ضرر شدید مقصود نہ ہو اور نہ اُس کے احتمال کا علم ہو اور جو برضامندی کیا گیا ہو

دفعہ ۸۷ - جس امر کے ارتکاب سے ہلاکت یا ضرر شدید مقصود نہ ہو اور جس کے مرتکب کو یہ علم نہ ہو کہ اس امر سے ہلاکت یا ضرر شدید کا احتمال ہے۔ وہ امر کسی ایسے نقصان کی وجہ سے جرم نہ ہوگا جو امر مذکور سے اٹھارہ برس سے زیادہ عمر کے کسی شخص کو پہنچ جائے۔ جس کا اٹھارہ برس سے زیادہ عمر کے کسی شخص کو پہنچانا مرتکب کا منشا نہ ہو۔ درحالیکہ اُس شخص نے نقصان اٹھانے میں لفظاً خواہ معناً اپنی رضامندی ظاہر کی ہو۔ اور نہ ایسے نقصان کی وجہ سے وہ امر جرم ہوگا جس کے پہنچ جانیکا احتمال ایسی عمر کے کسی شخص کو مرتکب کے علم میں ہو۔ درحالیکہ وہ شخص اُس نقصان کے خطرہ اٹھانے پر راضی ہوا ہو۔

تمثیل

اگر زید اور بکر خوش طبعی باہم لکڑی کھیلنے پر متفق ہوں۔ تو اس اتفاق سے اس نقصان کے اٹھانے کے لئے جو لکڑی کھیلنے میں بے ارتکاب بدمعاشی واقع ہو سکتا ہے۔ دونوں کی رضامندی سمجھی جاتی ہے پس اگر زید بے ارتکاب بدمعاشی لکڑی کھیلنے میں بکر کو ضرر پہونچائے۔ تو زید کسی جرم کا مرتکب نہ ہوگا۔

شرح | دفعہ ہذا کا منشا یہ ہے کہ اٹھارہ سال سے زیادہ عمر کے لوگوں کو پوری آزادی دیجاوے

دفعہ ۳۰۴ میں سزا دی تھی۔ اور عدالت ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا ہے۔ ملزم زیر دفعہ ۸۷ و ۹۰ تعزیرات ہند کے زیر اثر تھا۔ اور ملزم کے فعل سے ہلاکت یا ضرر شدید کا احتمال نہ تھا۔ اور نہ وہ جانتا تھا۔ کہ اُس کے فعل سے غالباً ایسا نتیجہ پیدا ہوگا۔ بری کیا گیا۔ کرمنیل لا جرنل جلد ۱۶ صفحہ ۵۸۱ و انڈین کیسنر جلد ۳۰ صفحہ ۳۳۱ ۔ ۸ بمبئی لا ٹائمز صفحہ ۳۴۳ ۔ ۸ لاہور لا رپورٹ صفحہ ۱۷۶۔

فعل جس سے ہلاکت مقصود نہ ہو اور برضامندی نیک نیتی سے کسی شخص کے فائدہ کے لئے کیا گیا ہو

دفعہ ۸۸ :- کوئی امر جس کے ارتکاب سے ہلاکت مقصود نہ ہو۔ کسی ایسے نقصان کی وجہ سے جرم نہیں ہے۔ جو امر مذکور سے ایسے شخص کو پہنچے یا ایسے شخص کو جس کا پہنچانا مرتکب کی نیت میں ہو۔ یا ایسے شخص کو جس کے پہنچنے کا احتمال مرتکب کے علم میں ہو جس کے فائدہ کے لئے نیک نیتی سے امر مذکور کیا جائے۔ اور جس نے اُس نقصان یا نقصان مذکور کے خطرے کے اُٹھانے کے لئے اپنی رضامندی لفظاً یا معناً ظاہر کی ہو۔

تمثیل

زید کہ جراح ہے یہ بات جان کر کہ اگر بکر پر جو ایک مرض سخت میں مبتلا ہے۔ خاص عمل جراحی کیا جائے۔ تو بکر کے ہلاک ہو جانے کا احتمال ہے۔ اور زید بکر کی ہلاکت کی نیت نہ کر کے بلکہ نیک نیتی سے اس کے فائدہ کے لئے برضامندی عمل جراحی کرے تو زید کسی جرم کا مرتکب نہیں ہوا۔

شرح

دفعہ ہذا میں گو رضامندی دہندہ کی عمر کا تعین مثل دفعہ ۸۷ تعزیرات ہند نہیں کیا گیا ہے لیکن تاہم بموجب دفعہ ۹۰ تعزیرات ہند بارہ سال سے زائد عمر کے طفل کی رضامندی بہ نیک نیتی لی جانی چاہیئے۔ چنانچہ عموماً ہر مریض کی اصلاح کے لئے ڈاکٹر سیول سرجن عمل جراحی کرتے ہیں۔ اور اس کے ابتدائی مرحلہ علاج میں چیر پھاڑ سے مریض کو تکلیف ہوتی ہے۔ مگر چونکہ یہ عمل نیک نیتی سے مریض کے فائدہ

...و برضامندی ورزشی جائز کھیل کود جن میں گو معمولی نقصان متحمل ہو تاہم ذمہ داری قانونی سے سبکدوش ...ہیں کیونکہ بموجب دفعہ ۱۱ قانون معاہدہ ۱۸۷۲ء المقام عمر ۱۸ سالہ بلوغت قرار دیا ہے۔ اور جو ...رضامندی فریقین معاہدہ کیا جاتا ہے۔ جو اس میں کسی ضرر کی وجہ سے مواخذہ نہ ہوگا۔ مثلاً ہوکی فٹ بال۔ کرکٹ، پولو، کشتی وغیرہ وغیرہ۔ ایسے تفریحی کھیل ہیں جن سے انسان تندرست ...ئیت و چالاک رہتا ہے۔ اور ایسے افعال جن سے ہلاکت یا ضرر شدید کا احتمال ہو۔ یا قانونی ...نسبہ جرم قرار دئے گئے ہیں۔ مثلاً جرائم دفعات ۳۰۵ و ۳۰۶ و ۳۱۳ و ۳۲۵ و ۳۲۶ و ۳۴۲ و ۳۴۳ و ۳۴۷ و ۳۷۷ وغیرہ تعزیرات ہند ایسے جرائم ہیں جن میں ...ضامندی فاعل۔ مفعول سے نوعیت جرم میں کوئی فرق نہیں آتا ہے۔ اور دفعہ ہذا میں ...رضامندی لفظاً و معناً محض ضرر کی دی جاسکتی ہے۔ لیکن دفعہ ۹۲ تعزیرات ہند میں رضامندی ...ضروری ہوتی ہے۔ جب کہ نیک نیتی سے بغرض فائدہ اس شخص کے جس پر عمل کیا جاوے استعمال ...جاوے۔

اصول یہ ایک جنرل رول ہے کہ ہر ایک آزاد صحیح العقل انسان اپنے جسم و مال کی حفاظت بمقابلہ دیگر کسی محافظ کے بہتر کر سکتا ہے۔ اور اگر وہ اپنے جسم و مال کو نقصان ...پہنچاوے۔ تو یہ امر ناممکن ہے۔ کہ قبل از وقت اس کو روکا جاوے۔ کیونکہ وہ شخص اپنے ...لئے عمدہ انصاف پسند ہو سکتا ہے۔ اس لئے ورزشی کھیل جو بطور حفظ صحت و تن و مندی اختیار ...کئے جاتے ہیں۔ باہمی رضامندی فریقین شرائط دفعہ ہذا بلحاظ غایت مگینہ مسطور جرم قرار نہیں ...دئے گئے ہیں۔

ولنگز آف ہائیکورٹس الف و ب برضامندی تلواروں سے گتکا بازی کرتے ہیں۔ الف سے ب کا بازو کٹ جاتا ہے۔ ...الف جرم دفعہ ۳۲۵ تعزیرات ہند کا مرتکب ہوگا۔

(۱) اور الف نے ب کو یہ کہکر کہ اس کو جبریہ بھرتی فوج سے نجات مل جاوے گی۔ برضامندی ...ب سے اپنا انگوٹھا کٹواتا ہے۔ ب مجرم دفعہ ۳۲۵ تعزیرات ہند کا ہوگا۔

(۲) ایک شخص اپنے آپ کو جادو کا مریض سمجھتا تھا۔ اس نے ملزم کو رضامندی دی۔ کہ وہ دائیں ...بازو پہ اس کے ڈاکا عمل کردے۔ تاکہ مرض جاتا رہے۔ چنانچہ ملزم نے اپنی معمولی درمیانی طاقت سے ...اس کے دائیں بازو پر گنڈاسا مارا۔ جس سے مریض کے شریان پھٹ کر موت واقعہ ہوگئی۔ سیشن جج نے

دیگر ان سے نقائص وامراض جسمانیہ مذکورہ کی روک یا اصلاح کرا دیں۔ چنانچہ اس کی اصلاح کے سلسلہ ابتدائی عمل میں یا بدوران علاج معالجہ اگر بچے کو نقصان پہونچ جاوے۔ تو بلحاظ دفعہ ہذا کوئی جرم نہ ہوگا۔ جب کہ وہ عمل بارادہ ہلاکت یا ضرر شدید نہ کیا گیا ہو۔

اصول

دفعہ ہذا بچوں کے والدین حقیقی ومجازی وگارڈینوں کی حفاظت کے لئے وضع کی گئی ہے کہ وہ بارہ برس سے کم عمر اور فاتر العقل بچوں کی امراض یا نقائص یا ہلاکت یا ضرر شدید کی اصلاح ان کے فائدے کے لئے بہ نیک نیتی آزادانہ طریق سے کریں۔ یا کرا سکیں جس سے ان کی قیام صحت سے فلاح وبہبودی ہوتی رہے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ وہ بہ نیک نیتی بمعاوضہ روپیہ یا مالی فائدہ کی غرض سے کسی بچے کو ہیجڑوں یا خنثوں میں شامل کر دیں۔ یا کسی کو زنا بالجبر کی رضامندی دے سکیں۔ وہ مجموعہ تعزیرات سے زیر دفعہ ہذا مستفید ہو سکینگے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) ایک مقدمہ میں جرم دفعہ ۳۲۳ مجموعہ تعزیرات ہند میں سکول بند ہو جانے کے بعد چند طلباء نے ایک طالب علم پر حملہ کیا۔ اور اس کو مارا پیٹا۔ لڑکے نے ہیڈ ماسٹر کے پاس شکایت کی۔ لڑکے کی والدہ نے سکول کھلنے پر ہیڈ ماسٹر سکول سے شکایت کی جس پر بعد دریافت حملہ کنندہ طالب علم کو چند بیدیں لگائی گئیں۔ تاکہ تنظیم سکول وطلباء کی اخلاق کی اصلاح ہو وے۔ چنانچہ مجسٹریٹ درجہ دوئم کے پاس برخلاف ماسٹر مستغاثہ بجرم دفعہ ۳۲۳ مجموعہ تعزیرات ہند استغاثہ ہوا۔ مجسٹریٹ نے ماسٹر کو سزا دی۔ جس کی نگرانی ہائیکورٹ رنگون میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ سکول ماسٹر بغرض تربیت سکول ایسے خفیف جرائم جو سکول میں یا سکول سے باہر طالب علم نے کئے ہوں۔ مناسب سزا دے سکتا ہے چنانچہ حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ اور ماسٹر بری کیا گیا۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۲۳۷ سنہ ۱۹۲۶ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۹۴ صفحہ ۴۰۹ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۹۳ صفحہ ۱۱۴۰ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء رنگون صفحہ ۱۰۷ ۱۹۲۶ء رنگون صفحہ ۹۹۶

(۲) ایک مقدمہ میں چند ملزمان کا اشتراک جنگل سرکاری سے لکڑی سرقہ کرنے میں تھا۔ چنانچہ ایک ملزم لائسنسدار جنگل نے باعانت دیگر ملزمان لکڑی کٹوا کر با تعلق افسر کو کہا۔ کہ چند درخت جنگل از خود گر گئے ہیں۔ انکے اٹھانے کی اجازت دی جاوے۔ چنانچہ غلط فہمی سے اجازت دیدی گئی۔ اور ملزم درخت کاٹے اٹھوا کر لے گیا۔ چنانچہ بعدہ تحقیقات وپڑتال سے اصلیت معلوم ہونے پر ملزمان کا چالان بدفعہ ۳۷۹ و ۱۲۰ ب تعزیرات ہند ہو گیا تھا۔ اور مجسٹریٹ نے ملزمان

کا احتمال ہے۔ امر مذکور ان نیچے لکھی ہوئی شرطوں کے ساتھ جرم نہیں ہے۔ کہ

پہلی:۔ یہ مستثنےٰ قصداً ہلاک کرنے یا ہلاک کرنیکے اقدام پر محیط نہ ہوگا۔

دوسری:۔ یہ مستثنےٰ کسی ایسے فعل کے ارتکاب پر محیط نہ ہوگا جس سے ہلاکت کا احتمال مرتکب کے علم میں ہو۔ اور جو دوسری غرض سے کیا جائے بجز اس غرض کے کہ اس سے ہلاکت یا ضرر شدید کی روک ہو یا اس سے کسی مرض یا نقص شدید کا علاج ہو

تیسری:۔ یہ مستثنےٰ بالارادہ ضرر شدید پہونچانے یا اس کے اقدام پر محیط نہ ہوگا بجز اس کے کہ وہ فعل ہلاکت یا ضرر شدید کی روک یا کسی مرض یا نقص شدید کے علاج کی غرض سے کیا جائے۔

چوتھی:۔ یہ مستثنےٰ اس جرم کے ارتکاب پر محیط نہیں ہے۔ اس کے ارتکاب کی اعانت پر بھی محیط نہ ہوگا۔

تمثیل

اگر زید نیک نیتی سے اپنے طفل کے فائدہ کے لئے اس طفل کی بلا رضامندی پتھری نکلوانے کے لئے جراح سے جراحی عمل کرائے۔ اس علم سے کہ اس جراحی عمل سے طفل کی ہلاکت کا احتمال ہے۔ مگر یہ نیت نہ رکھے کہ وہ فعل طفل کی ہلاکت کا باعث ہو۔ تو زید اس مستثنےٰ میں داخل ہے۔ کیونکہ طفل کی صحت زید کا مطلب تھا۔

شرح بدفعہ ہذا بارہ برس سے کم عمر یا فاتر العقل بچوں کی امراض یا کسی نقص شدید یا احتمال ہلاکت یا ضرر شدید کی اصلاح کے لئے والدین حقیقی و مجازی و نگار ڈینئر کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ نیک نیتی سے بغرض فائدہ بچے کے کوئی امر کریں۔ یا کسی شخص مصلح کو اجازت لفظی یا معنوی

اِن افعال کا خارج ہونا جو بلا لحاظ اُس نقصان کے پہونچایا گیا جرم ہیں

دفعہ ۹۱ :- جو مستثنیات دفعات ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ میں لکھے گئے ہیں وہ اُن افعال پر محیط نہیں ہیں جو بنفس ہائے جرم ہیں بلا لحاظ کسی نقصان کے جو اُن سے شخص مظہر رضامندی کو یا اُس شخص کو جس کی جانب سے رضامندی ظاہر کی جاوے پہنچے۔ یا جس نقصان کا شخص مذکور کو پہنچانا نیت میں ہو یا جس نقصان کے اُن افعال سے شخص مذکور کو پہنچنے کا احتمال علم میں ہو۔

تمثیل

اسقاط حمل کرانا بجز اس کے کہ نیک نیتی سے عورت کی جان بچانے کے لئے کیا جائے بنفسہ ایک جرم ہے بلا لحاظ کسی نقصان کے جو اُس سے عورت مذکور کو پہونچے یا جس نقصان کے اُس عورت کو پہونچانے کی نیت ہو اس لئے یہ فعل اس نقصان کی وجہ سے جرم نہیں ہے۔ اور ایسے اسقاط حمل کرانے کی نیت عورت یا اُس کے ولی کی رضامندی فعل مذکور کو جائز نہیں کرتی ہے

شرح

دفعہ ہذا میں جو جرائم قانون نے بنفسہ جرم قرار دئے ہیں۔ اُن میں باہمی رضامندی شخص فاعل و مفعول سے کوئی فائدہ قانونی کسی شخص کو حاصل نہیں ہوتا ہے۔ مثلاً جرائم دفعات ۳۰۵ و ۳۰۶ و ۳۱۲ و ۳۲۵ و ۳۲۶ و ۳۲۹ و ۳۳۷ و ۳۴۲ و ۳۷۴ تعزیرات ہند و دیگر جرائم خلاف سرکار یا اُس کے مختلف محکمات یا ٹھیکہ جات یا جرائم بلوہ یا ہنگامہ یا جرائم جن سے پبلک کی آسائش میں فتنہ و فساد کے احتمال پیدا ہو۔ ان مجموعی قسم جرائم متعلقہ میں رضامندی شخص فاعل و مفعول سے نوعیت جرم خفیف نہیں ہو سکتی ہے۔ اور نیز معینت ایسے جرائم میں ارادت تا جرم ہوگا۔ عام اس سے کہ اصلیت واقعہ کا وجود نہ ہو۔ جیسا کہ

لفظ رضامندی لفظ کنسنٹ (Consent) کا ترجمہ ہے۔ اس میں انسان مظہر رضامندی کے دل کی وہ حالت مطلوب ہوتی ہے کہ جس کو ضمیر انسانی بقبول خواہش وخوشی بالفاظ رضامندی ظاہر کرتا ہے۔ اور اس اظہار خیال میں کوئی ابہام یا غلط فہمی یا تنزل یا تحریک جبر یا فریب یا خلاف جیالی یا دماغ کی خرابی وغیرہ وغیرہ کا شائبہ تک نہیں ہوتا ہے۔ اسی بنا پر واضعان قانون نے دفعہ ہذا میں وہ امور ضروری جزو قانون کر دئے ہیں۔ کہ جن کے زیر اثر رضامندی کے حاصل کرنے کو رضامندی قرار نہیں دیا ہے۔

رولنگ آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں مسمات وزیرالنساء جو بیوہ ہو گئی تھی اس کے پاس دلیلدی سے پیغام نکاح آیا جس کو مسمات نے انکار کر دیا۔ اور دوسرے شخص سے نکاح کر لیا۔ اس پر چار ملزمان دلیلدی مسمات کو جبراً لے گئے اور مبارک علی کے گھر رکھا جہاں دوسرے نکاح کے لئے تجویز کی تھی۔ مقدمہ ۳۶۶ تعزیرات ہند برخلاف دلیلدی مع چار ملزمان قائم ہو کر سشن کورٹ سے چار چار سال قید کی سزا دی گئی تھی ملزمان کے اپیل پر ہائیکورٹ کلکتہ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ جرم دفعہ ۳۶۶ و ۳۶۸ تعزیرات ہند مشابہ ہیں اور جرم ۳۶۸ کا وجود ثابت ہے۔ اس لئے پانچ ماہ قید کم کی جا کر ضمانت واپس کئے گئے۔

کریمنیل لاجرنل جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۴ کلکتہ ۱۹۱۴ء - انڈین کیسز جلد ۲۴ صفحہ ۶۸۸ -

(۲) استقرار برخلاف مرضی یا بلا رضامندی بدفعہ ۹۰ تعزیرات ہند ضمیمہ دفعہ ۳۷۶ تعزیرات ہند پر عائد نہ ہوگی۔ اور محض بعدم موجودگی جائز رضامندی زیر دفعہ مسطور ضروری قیاس نیت پیدا نہیں ہوتا ہے۔ انڈین کیسز جلد ۷۴ صفحہ ۸۷۴ ۱۹۲۳ء ... صفحہ ۳۷۵ - ۱۱ رنگون صفحہ ۳۱۱ - کریمنیل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۸۴۷ - انڈیا رپورٹ ۱۹۲۳ء رنگون صفحہ ۱۸۰ -
آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۳ء رنگون صفحہ ۹۸ -

(۳) ایک سکول ماسٹر نے بسلسلہ تعلیم ایک دس سالہ لڑکے کو تنبیہہً مارا تھا جس کے خلاف مقدمہ ۳۲۳ تعزیرات ہند قائم ہوا۔ نگرانی پر رنگون ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ تنظیم سکول کے لئے کسی بارہ سال سے کم عمر لڑکے کو ماسٹر کا تنبیہہً سرزنش کرنا حسب منشاء دفعہ ۸۹ تعزیرات ہند اس کو مستفید کرتا ہے۔ اس لئے بمنظوری نگرانی کارروائی عدالت منسوخ کی گئی۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء رنگون صفحہ ۱۰۷ - ۲۷ کریمنیل لاجرنل صفحہ ۳۴۶ - ۴ رنگون صفحہ ۶۵۹ -
انڈین کیسز جلد ۹۴ صفحہ ۲۱۴ -

چوتھی۔ یہ مستثنے جس جرم کے ارتکاب پر محیط نہیں ہے۔ اس کے ارتکاب اعانت پر بھی محیط نہ ہوگا"

تمثیلات

(الف) اگر زید گھوڑے سے گر کر بیہوش ہو جائے اور بکر جرّاح زید کی ہلاکت کی نیت نہ کر کے نیک نیتی سے اُس کے فائدہ کے لیے کھوپڑی میں سوراخ کرنا ضروری سمجھکر عمل کرے تو بکر کسی جرم کا مُرتکب نہیں ہے۔

(ب) اگر زید کو شیر اُٹھائے جائے۔ اور بکر اس علم سے کہ بندوق چلانے سے زید کی ہلاکت کا احتمال ہے۔ اور بکر نیک نیتی سے اُسکے فائدہ کے لیے شیر پر بندوق چلائے۔ اور بکر کی گولی سے زید کے زخم مہلک لگے۔ تو بکر کسی جرم کا مرتکب نہیں ہے۔

(ج) اگر زید کہ جرّاح ہے کسی طفل کو مہلک حادثہ میں پیش آتے دیکھے فوراً جراحی عمل کرے۔ اور طفل کے ولی سے اجازت طلب کرنے کی فرصت نہ ہو مگر زید نیک نیتی سے بفائدہ طفل باوجود اس کے رونے پیٹنے کے جراحی عمل کرے۔ تو زید کسی جرم کا مرتکب نہیں ہے۔

(د) اگر زید ایک طفل کے ساتھ ایک گھر میں ہو جس میں آگ لگی ہے۔ اور کچھ لوگ کمبل تانے کھڑے ہوں۔ اور زید یہ جان کر کہ طفل کے نیچے پھینکنے میں اُس کے ہلاکت کا احتمال ہے۔ مگر نیک نیتی سے طفل کے فائدہ کے لیے چھت سے نیچے اُس کو ڈالدے۔ تو اگر طفل نیچے پھینکنے سے مر بھی جاوے۔ تاہم زید کسی

اگر ایک عورت جو فی الحقیقت حاملہ نہ ہو۔ اور اپنے آپ کو حاملہ یقین کر کے اسقاط حمل کی دوا کا استعمال کرے۔ تو عورت مذکور حسب منشاء قانون دفعہ ۱۰۷ تشریح ۲ اصل جرم کی مستحق ہوگی

فعل جو نیک نیتی سے کسی شخص کے فائدہ کے لئے بلا رضامندی کیا گیا ہے

دفعہ ۹۲ ۔ کوئی امر کسی نقصان کی وجہ سے جرم نہیں ہے۔ جو اس امر سے کسی ایسے شخص کو پہونچے جس کے فائدے کے لئے نیک نیتی سے گو اس شخص کی بلا رضامندی وہ امر کیا جائے۔ اس حالت میں جب کہ اس شخص کو اپنی رضامندی ظاہر کرنی غیر ممکن ہو۔ یا اس شخص کو اپنی رضامندی ظاہر کرنے کی استعداد نہ ہو۔ اور نہ اس کا ولی یا کوئی اور شخص جس کی حفاظت جائز میں وہ ہے۔ موجود ہو۔ جس سے اتنے عرصہ میں رضامندی حاصل کرنی ممکن ہو۔ کہ اس امر کے ارتکاب سے فائدہ نکلے۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ

پہلی:۔ یہ مستثنےٰ قصداً ہلاک کرنے یا اس کے اقدام پر محیط نہ ہوگا۔

دوسری۔ یہ مستثنےٰ کسی ایسے فعل کے ارتکاب پر محیط نہ ہوگا جس سے ہلاکت کا احتمال مرتکب کے علم میں ہو۔ اور جو کسی دوسری غرض سے کیا جائے بجز اس کے کہ اس سے ہلاکت یا ضرر شدید کی روک ہو۔ یا اس سے کسی مرض یا نقص شدید کا علاج ہو۔

تیسری:۔ یہ مستثنےٰ بالارادہ ضرر پہونچانے یا اس کے اقدام پر محیط نہ ہوگا۔ جو کسی اور غرض سے پہونچایا جائے بجز اس کے کہ اس سے ہلاکت یا ضرر کی روک ہو۔

قصبہ قنوج ڈاکٹری امداد کی موجودگی میں ایک تعلیم یافتہ دولتمند نے استمداد نہیں کی ہے۔ اور دفعات محولہ کا اعلےٰ جزو مندرجہ دفعہ ہٰذا تعزیرات ہند نیک نیتی سے عمل نہیں کیا ہے۔ اور نہ دفعہ ۲ ضمن ۲ ایکٹ عبارات عامہ عنایت ۱۸۹۷ء ملزم نے ایمانداری سے عمل کیا ہے۔ اس لئے محولہ دفعات ۸۸ و ۹۲ تعزیرات ہند متعلق نہیں ہوسکتی ہیں۔ اپیل نامنظور اور حکم سزا قائم رکھا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۶۳۸ سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۷۵ صفحہ ۲۶ ۵ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد صفحہ ۶۴۵ ۔ ۴۵ الہ آباد صفحہ ۴۹۵۔ ۲۱۔ آل لا جرنل صفحہ ۳۹۱۔ ۴ لا رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۱۲۲۔

(۲) ایک عورت میں بھوت پریت ہونا کہا گیا تھا۔ جس بھوت نکالنے کے لئے اس کے شوہر کی اجازت سے چار ملزمان نے عورت کو پکڑ کر ایک کھر چیاں آہنی آگ میں سرخ کر کے عورت کے گلے اور دیگر مقامات جسم میں اچھی طرح سے لگایا۔ جس سے کہ وہ عورت مرگئی۔ اور ملزمان جہاں نرسنگھ دیان سنگھ و موہن سنگھ و چیتو کے برخلاف بدفعات ۳۰۴، ۳۲۴، ۳۲۶، ۱۰۹ و ۲۰۱ تعزیرات ہند میں سزا دی گئی تھی۔ اور ہائیکورٹ میں اپیل ملزمان پیش ہوکر دفعہ ۸۸ و ۹۲ تعزیرات ہند پر استدلال کیا گیا۔ اور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ضرر ایسا تھا۔ کہ جس سے انسانی زندگی کو خطرہ تھا۔ اور ملزمان کا فعل بالارادہ کیا گیا ہے۔ اور وہ جانتے تھے۔ کہ ان کا فعل زندگی کے لئے خطرناک نتیجہ پیدا کرے گا۔ اور عورت جھلوکہ نے رضامندی اس عمل کی جو ملزمان نے اختیار کیا تھا نہیں دی ہے۔ اور بوجہ بھوت سوار ہونے کے وہ رضامندی دینے کے بھی ناقابل کی جاسکتی ہے۔ اور دفعات ۸۸ و ۹۲ تعزیرات ہند صورت واقعہ پر حاوی نہیں ہوسکتی ہیں۔ اس لئے اپیل ملزمان نامنظور کئے گئے۔ اور محض مسمی چیتن لعل جس نے نعش جھلوکہ کو دفن کیا تھا۔ اور بدفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند بھی اس کو سزائے تین سال قید سخت دی گئی تھی۔ دو سال کی سزا قید کم کی گئی۔ اور نیز قرار دیا۔ کہ ملزمان کا فعل بطور علاج جھلوکہ نیک نیتی سے ملزمان نے کیا تھا۔ لیکن مستعملہ طریقہ ملزمان سے صریح ایک سخت خطرناک نوعیت کا جرم بنتا تھا۔ اور وہ باور کرنے کی وجہ رکھتے تھے۔ کہ اغلب نتیجہ ہلاکت ہوگا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۶۴۳ سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد۔

(اعلام جو نیک نیتی سے کیا گیا ہے)

دفعہ ۹۳:۔ کوئی اعلام جو نیک نیتی سے کسی شخص کو کیا جائے کسی ایسے نقصان کی وجہ سے جرم نہیں ہے جو شخص مذکور کو پہونچے بشرطیکہ اس شخص کے فائدے کے لئے وہ اعلام کیا جائے۔

جرم کا مرتکب نہیں ہے "۔

تشریح فائدہ جو محض زر سے متعلق ہے۔ وہ فائدہ نہیں ہے جو دفعات ۸۸ اور ۸۹ اور ۹۲ میں مقصود ہے۔

شرح دفعات ۸۸ و ۸۹ تعزیرات ہند کا استثنا مشروط برضامندی مریض یا ولی قرار دیا گیا ہے۔ لیکن دفعہ ہذا میں جب کہ کسی مریض یا ولی جائز سے رضامندی حاصل کرنا غیر ممکن ہو۔ اور فوری رفع خطرہ جسم انسانی ضروری ہو۔ تو ڈاکٹر مجاز ہے۔ کہ فوراً اس شخص کے فائدے کے لیے نیک نیتی سے مناسب عمل ڈاکٹری اختیار کرے۔ اس دوران علاج میں اگر کوئی نقصان اُس شخص متعلقہ کو قدرتاً پہونچ جاوے۔ یا مریض ہلاک ہو جاوے۔ تو ڈاکٹر دفعہ ہذا کی رُو سے مستثنیٰ ہوگا۔ لیکن ضروری ہوگا۔ کہ ڈاکٹری عمل میں کوئی غفلت یا بے احتیاطی یا مناسب علاج میں کوئی فروگذاشت وقوع میں نہ آوے۔ ورنہ ذمہ داری قانونی سے سبکدوش نہ ہوگا۔ اور تمثیلات ماتحت دفعہ ہذا بہت صاف ہیں "۔

اصول مقصد وضع دفعہ ہذا یہ ہے۔ کہ جب انسانی زندگی معرض خطر میں ہو۔ اور فوراً ڈاکٹری عمل سے اس کی روک ضروری ہو۔ اور حصول رضامندی غیر ممکن ہو۔ تو بغرض حفاظت زندگی انسانی اطبا کو غیر محدود آزادی دی گئی ہے۔ کہ بہ نیک نیتی واستفادہ مریض بحالات واقعات خاص بلا کسی رضامندی شخص متعلقہ یا اُس کے ولی جائز کے بغیر تاخیر ڈاکٹری عمل سے اس کی رکاوٹ کی جاوے

رولنگز آف ہائیکورٹس قصبہ قنوج ضلع فرخ آباد میں مسمی بھیشو نارائن ایک دولتمند زمیندار اور مزیری مجسٹریٹ تھا۔ اُس نے اپنے بھائی مسمی بھیشو نارائن کو دیوانہ خیال کرکے ۱۰ یوم تک زنجیر آہنی ڈال کر محبوس رکھا تھا جس کے خلاف بدفعہ ۳۴۳ تعزیرات ہند استغاثہ بعدالت مجسٹریٹ درجہ اول پیش ہوا۔ محبوس کو طلب کیا جس کو ملزم نے بحالت زنجیر آہنی لے ہوئے اس کو عدالت میں پیش کر دیا تھا۔ مجسٹریٹ نے بعد تحقیقات درائے دو ڈاکٹران کہ بھیشو نارائن صحیح الحواس ہے۔ ملزم کو اختتام کورٹ ٹائم تک سزائے قید اور دو صد روپیہ جرمانہ کیا تھا جس کا اپیل سشن کورٹ سے نامنظور ہونے پر ملزم نے ہائیکورٹ الہ آباد میں اپیل کیا۔ اور دفعات ۸۸ و ۹۲ تعزیرات ہند کے استفادہ پر استدلال کیا تھا۔ چنانچہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ

شخص دھمکی سے مجبور ہو کر کرے اور اُس دھمکی سے ارتکاب کے وقت مرتکب کو معقول طرح سے یہ اندیشہ پیدا ہو کہ اس امر کا نہ کرنا اس کے فوراً ہلاک کئے جانے کا باعث ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ اس امر کے مرتکب نے خود اپنی رغبت سے یا اپنے کسی نقصان کے معقول اندیشے سے جو فوراً جان سے مارے جانے کی نسبت کم ہو۔ اپنے تئیں ایسی حالت میں نہ ڈالا ہو۔ جس کے سبب سے وہ ایسی مجبوری میں مبتلا ہوا۔

تشریح ۱۔ اگر کوئی شخص خود اپنی رغبت یا مار پیٹ کی دھمکی سے ڈاکوؤں کے کسی گروہ کا باوصف جاننے اُن کے چال چلن کے شریک ہو جائے۔ تو شخص مذکور اس وجہ سے کہ اُس کے ساتھیوں نے اُس سے کوئی فعل جو قانوناً جرم ہے۔ بالجبر کرایا۔ اس مستثنےٰ سے مستفید ہونے کا مستحق نہیں ہے۔

تشریح ۲۔ اگر ڈاکوؤں کا کوئی گروہ کسی شخص کو پکڑ لے۔ اور وہ شخص فوراً ہلاک کئے جانے کی دھمکی سے کسی فعل کے کرنے پر جو قانوناً جرم ہے مجبور ہو مثلاً کوئی لوہار اپنے اوزار لیجائے اور کسی مکان کا دروازہ توڑ ڈالنے کے لئے مجبور کیا جائے۔ تاکہ ڈاکو اندر گھس کر لوٹیں۔ تو وہ شخص اس مستثنےٰ سے مستفید ہونے کا مستحق ہے۔

تمثیلات

الف اور ب کو ڈاکوؤں نے قید کر لیا۔ الف کو یہ کہا گیا۔ کہ اگر وہ سرقہ بالجبر میں

تمثیل

اگر زید کہ جراح ہے۔ کسی مریض کو اعلام کرے۔ کہ میری رائے میں تم نہیں جی سکتے۔ اور وہ مریض اس اعلام کے صدمہ سے مرجائے۔ تو زید گو اُس کو یہ علم تھا۔ کہ ایسے اعلام سے مریض کی ہلاکت کا احتمال ہے۔ کسی جرم کا مرتکب نہیں ہے۔

شرح

دفعہ ہذا کا استثنا دو امور سے وابستہ ہے۔ اوّل علم کا نیک نیتی سے کیا جانا۔ اور دوئم وہ علم اس شخص کے فائدہ کے لئے کیا جانا ضروری ہے۔ اور لفظ فائدے مستعملہ دفعہ ہذا میں گو بلحاظ ترتیب عبارت ذاتی فائدہ سے متعلق ہے۔ لیکن تاہم وسیع معنی لفظ مذکور سے فائدہ زر و فائدہ ذاتی پر فوقیت ہے۔ چنانچہ جب کسی شخص کو اعلام بہ نیک نیتی اس کے فائدے کے لئے کیا جاوے اور اس اعلام سے اس کو نقصان پہنچ جاوے۔ تو بمنشائے دفعہ ہذا کوئی جرم نہ ہوگا۔ گو ممکن ہو کہ اگر کسی مریض کو اس کے لاعلاج ہو جانے کا علم ڈاکٹر کے کرنے سے وہ صدمہ اطلاع سے فوت ہو جاوے

اصول

غایت وسیع دفعہ ہذا یہ ہے کہ کوئی شخص مخاطب بذریعہ الفاظ بد نیتی سے نقصان نہ پہنچا سکے کیونکہ الفاظ سے اس قسم کا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ کہ جس کا نتیجہ ہلاکت ہو سکتا ہے۔ یا ایسا دل خراش ضرر پہنچ جاتا ہے۔ کہ جس کا اندمال محال ہو جاتا ہے۔ اس لئے بنتیجہ تقسیم طرز ضرر رسانی کو مسدود کیا ہے۔ کہ بد نیتی سے بغرض پہنچانے نقصان کوئی شخص کسی کو ایسا اعلام نہ کر سکے جو اسکی موت یا ضرر کا موجب ہووے۔ اور گو نیک نیتی سے کسی مریض کو قبل تکمیل تحت دفعہ ہذا اس کے موت کی اطلاع دینے سے یہ فائدہ بھی ممکن ہے۔ کہ وہ اپنے متنازعات و جائداد و جانشینی و دیگر امور ضروریہ کے متعلق بذریعہ وصیت یا بطور دیگر حسب منشاء خود انتظام کرے

جس فعل کے کرنے کے لئے کوئی شخص دھمکیوں سے مجبور کیا گیا ہے

دفعہ ۹۴۔ قتل عمد اور جرائم خلاف ورزی یا سرکار کے سوا جن کی پاداش میں سزائے موت مقرر ہے۔ کوئی امر جرم نہیں ہے جبکہ اسکو کوئی

سے مستفید ہونے کے لئے نہایت ضروری ہے ۔ کہ شخص مخوف کو کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے کی صورت میں اندیشہ مقتول فوری ہلاکت خود کا ہونا چاہیئے ۔ ورنہ اور کوئی خوف نقصان بجراحت صدر وجہ معذرت نہ ہوگا ۔ اور استثنا دفعہ ہذا قتل عمد یا جرائم خلاف ورزی یا سرکار ۔ جن کی پاداشش میں سزائے موت مقرر ہے ۔ متعلق نہ ہوگا ۔ خواہ شخص مخوف کو اپنی ہلاکت کا خطرہ فوری لاحق ہووے ۔ ایسی صورت میں بقول اپیل صاحب اس کو واجب ہے ۔ کہ خود مرجائے ۔ بجائے بیگناہ شخص کے مار ڈال دینے کے اپنی جان بچاوے ۔ اور بقول مسٹر جسٹس سٹیفن صاحب کہ قانون فوجداری بنفسہ دھمکیوں کا مجموعہ ہے ۔ دھمکیوں سے کسی جرم ارتکاب وجہ معذرت نہیں ہونا چاہیئے ۔ اور کیا یہ دھمکیاں مجموعہ واپس لے جانی چاہئیں ۔ جب کہ ان کا مقابلہ مخالف دھمکیوں سے کیا جاوے ۔ ہرگز نہیں "

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ قتل عمد میں چند ملزمان کے خلاف بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سشن جج نے حکم سزا صادر کیا تھا ۔ ان میں ایک سماۃ اوما داسی کی نسبت ثابت ہوا کہ اس نے محض بخطرہ ہلاکت خود اصل مجرم قتل عمد میں اعانت کی تھی ۔ جس کا اس نے اقبال بھی کیا تھا ۔ چنانچہ کلکتہ ہائیکورٹ میں اپیل ملزمان پیش ہوکر سماۃ کا اپیل منظور کیا گیا ۔ اور قرار دیا گیا ۔ کہ زیر استثنا دفعہ ۹۴ تعزیرات ہند الفاظ اعانت قتل عمد جرائم قتل عمد وخلاف ورزی یا سرکار جرائم میں شامل نہیں ہے ۔ اس لئے حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا اور دیگر ملزمان کے اپیل نامنظور کئے گئے ۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۱ سنہ ۱۹۲۵ء کلکتہ ۔ انڈین کیسز جلد ۸۳ صفحہ ۹۱ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء کلکتہ صفحہ ۱۰۳۱ ۔ ۵۲ کلکتہ صفحہ ۱۱۲ ۔ ۳۰ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۱۳۴۳ ۔ ۲۸ کلکتہ ویکلی نوٹ ۶۴۰ ۔

(۲) ایک مقدمہ قتل میں ایک شخص ملزم پر نعش مقتول کی چھپانے میں شرکت پر بدفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی ۔ اور اس کے آقا نے جس کا یہ ملازم تھا ۔ قتل کیا تھا ۔ ہائیکورٹ الہ آباد میں اپیل پیش ہوکر یہ امر ثابت ہوا ۔ کہ اس ملازم کو اس کے آقا نے نعش کے چھپانے میں امداد نہ دینے کی صورت میں اس کو قتل کرنے کا خوف فوری دیا تھا ۔ چنانچہ قرار دیا گیا ہے ۔ کہ جب مقتول خطرہ ہلاکت خود میں ملزم نے جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند کا ارتکاب کیا ہے ۔ تو بمنشائے دفعہ ۹۴ تعزیرات ہند مستثنےٰ ہے ۔ مرتکب جرم نہیں ہے ۔ اپیل منظور کیا گیا ۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۷۶ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد ۔ انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۵۲ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء صفحہ ۳۱۵ ۔ ۴۷ الہ آباد صفحہ ۲۰۶

جسد کا ارادہ ہے۔ شامل نہ ہوگا۔ تو اُس کا ہمراہی ب جو بیمار اور ناقابل حرکت ہے۔ گولی سے مارڈالا جاوے گا۔ الف بہ تخویف مسطور سرقہ بالجبر میں شامل ہوتا ہے۔ پس یہ فعل الف کا جُرم ہے (تعزیرات ہند مؤلفہ نلسن صاحب۔

الف ایک خفیہ سوسائیٹی کے ممبر کو یہ ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ بارود سے ایک عام یادگار کو اُڑا دے۔ اس سوسائیٹی کے قواعد کی رُو سے کوئی ممبر جو اُس کے احکام کی مطابعت کرنے سے قاصر ہے۔ بلاشبہ مستوجب مارے جانے کے ہے۔ الف اس یادگار کو اُوڑاتا ہے۔ الف کا فعل جُرم ہے کیونکہ الف اپنی رغبت سے شامل ہوا ہے۔ اور اگر الف کے ہمراہ چند ممبر بن جاتے ہیں۔ اور بر موقعہ یہ دھمکی دیتے ہیں۔ کہ اگر یادگار کو نہ اُوڑائے گا۔ تو فوراً مار ڈالا جاویگا۔ اور الف بارود سے یادگار اُڑا دیتا ہے۔ تو اس صورت میں الف کا فعل جُرم نہیں ہے۔ کیونکہ الف کو فوراً معقول اندیشہ ہلاکت خود کا ہے۔ جو دفعہ ہذا کا اصلی منشاء ہے ؛؛

شرح بدفعہ ہذا اُس شخص کا استثنا ہے۔ جو کسی فعل کے یا ترک کرنے کے لیے بخوف ہلاکت خود مجبور کیا جاوے۔ اور یہ خوف معقول بدیہی الاثر فوری باعث موت شخص مخوف کا ہووے۔ مثلاً ایک لوہار کو ڈکیتیاں نے گرفتار کر کے یہ خوف دیا کہ وہ فلاں شاہوکار کا قفل توڑے ورنہ ابھی اس بندوق سے شوٹ کردیا جاویگا۔ چنانچہ بخوف فوری ہلاکت خود اس کا قفل توڑنا بدفعہ ہذا مستثنا ہوگا۔ لیکن کسی شخص کو خوف نقصان یا خطرہ ہلاکت آئیندہ اُس کا یا اُس کے بیٹے کی ہلاکت آئیندہ اُس کو دینا یا کسی اور قسم کے نقصان کے خوف سے شرکت جرم کر کے جرم کا ارتکاب کرنا اس کو دفعہ ہذا سے فائدہ نہ ہوگا۔ اور وہ ہیچوں قسم تخویف کے زیر اثر جو جرم کرے گا۔ وہ قانوناً شریک جرم ہوگا۔ دفعہ

نقصان کو نقصان محسوس کرتے ہیں۔ اور علیٰ ہذا البعض فرقہ اشخاص میں دشنام دہی یا ہاتھا پائی کرنا ایک عام روزانہ مشغلہ اور مذاق باتیں ہوتی ہیں۔ اور دوسرے اعلیٰ طبقہ کے لوگ ہمچو قسم افعال کو سخت معیوب و باعث ہتک سمجھتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات اس میں کشت و خون ہو جاتے ہیں۔ اس لئے وضع ہذا میں یہ اصول قرار دیا گیا ہے کہ کارروائی ضابطہ اختیار کرتے وقت ایسے اشخاص کے تعلقات و حالات کو ضرور لحاظ میں رکھنا چاہیئے۔ تاکہ منشائے واضعان قانون کا اتباع رہے۔ اور معیار احساس نقصان اس ذیل کے لوگوں کے حالات پر ہونا چاہیئے۔ نہ کہ کسی باحیثیت اعلیٰ طبقہ کے اشخاص کا معیار قرار دیا جاوے"۔

رولنگ آف ہائیکورٹس

ایک سب جج بزاز کی دوکان پر کپڑا خریدنے گیا تھا۔ وہاں ایک اہل مقدمہ بھی ساتھ تھا۔ سب جج کو کپڑا پسند آگیا تھا۔ اہل مقدمہ نے سب جج کو کہا۔ کہ میں قیمت ادا کر دوں گا۔ میرے مقدمہ میں مہربانی کر کے میرے حق میں فیصلہ کر دیں۔ اس پر جرم دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند میں برخلاف اہل مقدمہ عدالت سے سزا دی گئی تھی۔ چنانچہ حسب قاعدہ اپیل ہائیکورٹ میں یہ قرار دیا گیا کہ صورت واقعہ پر دفعہ ۹۵ تعزیرات ہند متعلق نہیں ہے۔ مجرم مرتکب جرم دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند کا ہوا ہے۔ اور یہ ضروری نہیں ہے کہ فی الواقع مقدمہ میں بحق ملزم حکم دیا گیا ہو۔ بلکہ یہ کافی ہے۔ کہ ملزم نے سرکاری سب جج مابہ الاعتقاد کی تحریک کی ہو۔ اپیل ڈسمس کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۹۶۰ بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۹۸ صفحہ ۹۸۱۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۴۱۴۔ ۶ لاہور لاجرنل صفحہ ۱۰۶۔ ۲۷ پنجاب لاء رپورٹ صفحہ ۸۴

(۲) ایک مستغاثہ ایک شخص نے بعدالت مجسٹریٹ درجہ اول زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند اس بناء پر پیش کیا۔ کہ اس کے اخبار کے عام شہرت کو نقصان پہونچایا گیا ہے۔ مجسٹریٹ نے ملزم کو بدفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند سزا دی تھی۔ جس کا اپیل حسب ضابطہ رنگون ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ اخبار کوئی شخص نہیں ہے کہ جس کی حیثیت عرفی کا ازالہ ہوا ہو۔ اور تحریر مذکور زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند جرم نہیں ہوتا ہے۔ اور بلحاظ واقعات کے مالک اخبار کی حیثیت کا ازالہ نہیں ہوتا ہے اس لئے منظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۱۳۹ رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۱۳۹ رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۷۴۳۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۶ء رنگون صفحہ ۳۰۳ – ۴ رنگون صفحہ ۴۲۶

(۳) ایک مقدمہ میں دو وکلاء جو باہم فریقین مخالف تھے۔ ایک وکیل کو ایک کتاب کی تلاش مطلوب تھی

۲۳ آل لاجرنل صفحہ ۲۰۵ - ۲ لا رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۶۸

(۲۳) ایک مقدمہ جس جرم دفعہ ۱۲۱ تعزیرات ہند میں ملزمان کے اپیل بہ سفارش معافی ترحم شاہی کی سفارش سشن کورٹ سے رنگون ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ منشائے دفعہ ۹۴ تعزیرات ہند جرم دفعہ ۱۲۱ تعزیرات ہند میں کوئی ڈیفنس نہیں ہے۔ بجز اس کے کہ بقصور خاص حکم سزا میں کمی کی جاوے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۲ صفحہ ۲۰۵ سنہ ۱۹۳۱ء رنگون - انڈین کیسیز جلد ۱۳۵ صفحہ ۹۹۸ -

فعل جو نقصان خفیف کا باعث ہو

دفعہ ۹۵:- کوئی امر اس وجہ سے جرم نہیں ہے۔ کہ اُس سے کوئی نقصان پہونچے۔ یا اُس سے کسی نقصان کا پہونچانا مقصود ہے۔ یا علم میں ہے۔ کہ اُس سے کسی نقصان کے پہونچنے کا احتمال ہے۔ بشرطیکہ وہ نقصان ایسا خفیف ہو۔ کہ متوسط فہم ومزاج کا آدمی اس نقصان کا شاکی نہ ہو۔

شرح دفعہ ہذا میں نوعیت فعل اور حیثیت ہر دو فریقین ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اور اس امر کو تبلایا گیا ہے۔ کہ معنی اور منشا قانون میں کیا امتیاز کیا گیا ہے۔ چنانچہ بعض اوقات کوئی واقعہ بلحاظ تعریفات الفاظ قانونی جرم کی حد میں آجاتا ہے۔ مگر مصلحت قانونی کے لحاظ سے منشا قانون کے مغائر ہوتا ہے۔ اور ایسی خفیف صورت ہائے کے نقصان کو قانوناً نظر انداز کیا گیا ہے۔ مثلاً الف ایک دو دانہ مونگ پھلی یا انار بلا رضامندی ب کے لے لیتا ہے۔ یا اُس کی دوات میں قلم ڈال کر سیاہی سے اپنا خط لکھتا ہے۔ گو یہ عمل زید کا بلحاظ تعریف قانونی سرقہ ہو جاتا ہے۔ لیکن مصلحتاً منشائے قانونی کے مغائر ہونے کی وجہ سے جرم تصور نہیں کیا گیا ہے۔

اصول دنیا میں انسان مختلف طبائع اور مختلف حیثیت اور وقار رکھتے ہیں۔ اور علے قدر مراتب ویسا ہی نقصان احساس ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک قسم کے نقصان کو اس ذیل کے لوگ اُسی نقصان کو نقصان نہیں سمجھتے ہیں۔ اور دوسرے ادنا طبقہ کے لوگ اُسی

صفحہ ۲۱۸ - ۱۱ لاء رپورٹ آل لدھیانہ کریمنل صفحہ ۲۵ سنہ ۱۹۲۹ء - کریمنل کیسز صفحہ ۶۶۸

(۷) ایک مقدمہ میں مسمات سونت نے ایک سرائے کرایہ پر لے کر اس میں کنات و خیمہ جات لگا کر نہایت شاندار جگہ تیار کی۔ اس میں ایک قسم کا تماشہ اور گانا اور ناچ پبلک کو باقاعدہ ٹکٹ پر دکھلایا جاتا تھا۔ اور اس جگہ بطور تفریح ایک میز علیحدہ لگایا گیا تھا۔ جہاں جو شخص چاہتا میز پر چھلے پھینکتا تھا۔ اور وہ چھلہ جس کیلی اٹھتی کے خانہ میں پڑتا تھا وہ شے چھلہ پھینکنے والا لیتا تھا۔ چنانچہ پولیس نے بہمراہی مجسٹریٹ پچپن آدمیوں کی گرفتاری کی۔ اور تمام سامان جو متعلقہ تماشہ یا کھیل کے متعلق تھا۔ گرفتار کر لیا گیا۔ اور پولیس اپنے ہمراہ لے گئی۔ پولیس نے ایکٹ قمار بازی کی دفعہ ۳ و ۴ میں چالان مجسٹریٹ علاقہ کے پیش کر دیا جہاں سے ملزمان سزایاب ہوئے۔ سیشن کورٹ لودھیانہ میں ملزمان کا اپیل پیش ہو کر بعد سماعت بحث مباحثہ سیشن جج نے بہ سفارش کاغذات متعلقہ مقدمہ و اپیل ہائے ملزمان ہائیکورٹ لاہور میں عند الحکم آخیر کے لئے پیش کر دئے۔ چنانچہ فل بنچ لاہور ہائیکورٹ میں بحث مباحثہ کی سماعت کے بعد قرار دیا گیا۔ کہ یہ کھیل تفریحی کھیل بلیرڈ و بندوق سے نشانہ لگانے وغیرہ وغیرہ کھیلوں جیسا ایک کھیل ہے۔ اس کا ایکٹ قمار بازی سے تعلق نہیں ہے۔ اور ہائیکورٹ کلکتہ و الہ آباد میں بھی ایسے کھیل کے متعلق قرار دیا تھا۔ ایکٹ قمار بازی کے متاثر یہ وہ کھیل نہیں ہے۔ چنانچہ اپیل ملزمان منظور کئے جا کر حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا اور نقصان کے معاوضہ کی بابت لکھا۔ کہ اس کی تحقیقات کی جاوے۔ کہ کس قدر نقصان مسمات کا ہوا ہے تاکہ اس کی بابت حکم دیا جاوے اور یہ صورت کھیل تحت دفعہ ۹۵ تعزیرات ہند نہایت خفیف صورت قابل درگذر کے ہے۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۲۵۰۹ سنہ ۱۹۳۵ء فل بنچ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۸ صفحہ ۶۵۔

(۸) مسمے محبوب سنگھ ڈکیٹ کی خانہ تلاشی سے چار خالی کارتوس ۳۰ بور بندوق و دو گولی برآمد ہوئی تھیں۔ جس کے خلاف حسب معنی تعریف دفعہ ۴ قانون اسلحہ سامان حرب زیر دفعہ ۱۹ قانون اسلحہ ملزم کو دو سال قید کی سزا دی گئی تھی۔ چنانچہ ملزم کا اپیل ہائیکورٹ الہ آباد میں پیش ہو کر بحوالہ رولنگ ۲۶ کریمنل لاء جرنل صفحہ ۱۰۳ و جلد ۲۹ صفحہ ۱۳۲ و جلد ۲۷ بدفعہ ۹۵ تعزیرات ہند پر استدلال کیا گیا۔ جس پر قرار دیا گیا۔ کہ حسب دفعہ ۴ قانون اسلحہ بلا شبہ خالی کارتوس سامان حرب کا حصہ ہے۔ اور اس کا قبضہ میں رکھنا حسب دفعہ ۱۹ اسلحہ جرم ہے۔ اور جب یہ امید نہ ہو۔ کہ خالی کارتوس پھر بھرا جائیگا۔ یا یہ آئندہ بطور سامان حرب استعمال ہو گا۔ تو اس امر سے انکار نہیں کیا جائیگا۔ کہ ایسی صورت میں دفعہ ۹۵ تعزیرات متعلق ہو گی۔ اور خالی کارتوس ہندوستان میں مکرر بھرے نہیں جاتے ہیں۔ اور ایک ڈاکٹر رنگ کا بشکل ایک

اور اس دوسرے وکیل سے اس نے کہا۔ کہ کتاب تمہارے علم میں ہے۔ اس نے کہا کہ مجھکو چوری کی عادت نہیں ہے۔ جیسا کہ آپ کو ہے۔ اس پر وکیل نے بدفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند بعدالت مجسٹریٹ نالش کردی تھی۔ اور مجسٹریٹ نے بعد تحقیقات عدالتی بدفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند ملزم کو سزا دی تھی۔ جس کا اپیل باضابطہ لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ الفاظ مستعملہ ازالہ حیثیت عرفی کی حد تک نہیں پہونچتے ہیں۔ جب کہ یہ سلسلہ دیرینہ عداوت بغیر سوچے سمجھے ملزم سے بغیر ارادہ کئے گئے ہیں تو صورت موجودہ واقعات کے لحاظ سے حسب معنی دفعہ ۹۵ خفیف ہے۔ اس لئے بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۹۷۶ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۵ صفحہ ۷۲۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۹ء لاہور صفحہ ۳۴۳۔

(۴) ایک شخص نے بدوران شہادت مدعی کے وکیل کے منصب سے اپنے ایجنٹ کا منصب بڑا بیان کیا تھا۔ جس پر جرم دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند کی نالش کی گئی تھی۔ اور ملزم سزایاب ہوا تھا۔ ملزم کی درخواست ضابطہ الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ الفاظ مذکور حسب دفعہ ۹۵ تعزیرات ہند خفیف صورت رکھتے ہیں۔ اس لئے حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۷ الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۶۳ صفحہ ۸۷۵۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۱ء الہ آباد صفحہ ۳۰۔ ۴۳ الہ آباد صفحہ ۴۹۴۔ ۱۹۔ الہ آباد لا جرنل صفحہ ۲۴۵۔

(۵) اور معمولی گفت و شنید مذل طبقہ خاص شخصوں کے جرم دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند عاید نہ ہوگا وہ بدفعہ ۹۵ تعزیرات ہند خفیف قابل استثنا ہوگا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۱۸ صفحہ ۱۷۔ ۴۴ کلکتہ لا جرنل صفحہ ۱۳۷۔ ۲۱ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۹۵۔ انڈین کیسز جلد ۳۶ صفحہ ۹۴۸

(۶) ایک مقدمہ میں عبدالرشید ایک شخص نے ایک چپراسی میونسپلٹی کی مزاحمت کی تھی جس کے خلاف بدفعہ ۱۵۵ یوپی میونسپل ایکٹ کارروائی کی گئی تھی۔ جس میں وہ بری ہوگیا لیکن پولیس نے ملزم کے خلاف بدفعات ۳۵۳ و ۱۸۶ تعزیرات ہند عمل کر کے مجسٹریٹ مجاز کے مقدمہ پیش کر دیا جس میں مجسٹریٹ نے ملزم کو سزا دی تھی جس کا اپیل باقاعدہ ہائیکورٹ الہ آباد میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ محصول کے لینے میں ایک چپراسی کی مزاحمت بمنشاء دفعہ ۹۵ تعزیرات ہند جس کی بابت ایک معمولی متوسط حیثیت کا شخص بھی شاکی نہیں ہوگا۔ اور مزاحمت بہت خفیف صورت کی ہے۔ چنانچہ ملزم کا اپیل منظور کیا جا کر حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۳۱۵ سنہ ۱۹۲۹ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۱۲۱۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۹ء الہ آباد صفحہ ۹۴ سنہ ۱۹۳۰ء آل لا جرنل

شرح

یہ ایک طبعی تقاضا انسانی ہے۔ کہ کسی حملہ یا خوف کی آمد کے وقت Strain قوت محرکہ یا کسی خواہش انسانی کے خود بخود بیرونی اعضاء کو اس حملہ کی روک کیلئے محرک کرتی ہے۔ اور کسی حملہ اچانک پر وہ شخص اس امر کی تعمیل کرتا ہے جس کی ہدایت طبعت سے ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے۔ کہ قانون نے عامہ کے جسم و مال کو محفوظ رکھنے کے لئے برعایت قیود دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند اس فعل کو جو باستعمال استحقاق حفاظت خود اختیاری عمل میں لایا جاوے جرم قرار نہیں دیا ہے۔ عام اس سے کہ وہ کسی مجنوں یا فاتر العقل سے وقوع میں آوے جس کے مقابلہ میں نفاذ حق قانونی تا حد روک اس ضرر یا نقصان کے مطلوب ہو استعمال میں لانے کا اختیار قانونی دیا گیا ہے۔

اصول

عام طور پر ملک میں عام لوگوں کی طبیعت کا میلان اپنی امداد خود کرنے یا دوسروں کی ہمدردی میں حصہ لینے کا نہیں ... لوگ نقصانات برداشت کرکے پست ہمت و بزدل بنے رہتے تھے۔ اس لئے توسیع اختیار قانونی حفاظت خود اختیاری کو بڑھانا مصلحت سمجھا گیا۔ تاکہ اُن کی خفیہ ہمت و دلیری کو جگاکر باہوش مستعد کیا جاوے۔ چنانچہ باب ہذا میں تا حد روک کسی ضرر یا نقصان کے عامہ خلائق کو قانونی حقوق عطا کئے گئے ہیں۔ تاکہ تحفظ حقوق عامہ اور اصول وضع قانون مستحکم رہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک تحصیلدار نے اپنا چپراسی بضرورت سرکاری ملازم رکھنے کے لئے ایک کہار کے پاس بھیجا تھا۔ اور کہار ملازمت کے لئے رضامند نہ ہوا۔ اور تکرار ہو گیا۔ اور کہار نے چپراسی پر حملہ کیا۔ قرار دیا گیا۔ کہ چپراسی خلاف مرضی کہار کو ملازمت کے لئے مجبور نہیں کر سکتا تھا۔ اور کہار کو حق حفاظت خود اختیاری تھا۔ کریمنل لاجرنل ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۱۹ء جلد ۲۰ صفحہ ۲۷ اور وہ جو ڈیشل منشور انڈین کیسز جلد ۵۲ صفحہ ۱۸۷۔

(۲) ایک شخص کا ملزم سے کوئی چال پر تکرار ہوا۔ اور دو شخصوں نے ملزم کو لاٹھی سے مارنا چاہا۔ ملزم بخوف بھاگ گیا۔ ہر دو نے تعقب کیا۔ ملزم نے جب کوئی موقعہ بچاؤ کا نہ دیکھا تو واپس ہو کر ایک کے سر میں لاٹھی ماری۔ جس سے وہ مر گیا تھا۔ ملزم سزایاب ہو کر ہائیکورٹ الہ آباد میں اپیل ہو کر بحث کی گئی۔ تو قرار دیا گیا۔ کہ ملزم نے حق حفاظت خود اختیاری استعمال

گولی کے یقیناً پایا جاتا ہے۔ یا سامان حرب کا ایک حصہ ہے۔ اور ایسی شکل کا رنگ اس شرط قانونی کے معنی سے خارج کیا گیا ہے۔ گو ایسے رنگ سے کارتوس وغیرہ بن سکتا ہو۔ اور اگر کسی دوسرے جرم سے اوپر اپیلانٹ کا تعلق نہ ہو۔ اس کو جیل سے فوراً خلاصی دی جاوے۔ اپیل منظور اور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمینل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۲۷ سنہ ۱۹۳۶ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۲ صفحہ ۹۱۳۔

(۹) ایک مقدمہ میں مستغیث نے بدفعہ ۵۰۴ تعزیرات ہند ملزم جو یورپین برٹش سبجیکٹ کا دعوے کرتا تھا استغاثہ کیا۔ اور عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے ملزم کو سزا دی گئی تھی جس کی نگرانی باقاعدہ ناگپور جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں پیش ہو کر سوال کارروائی باب ۳۳ دفعہ ۵۲۸ الف ضابطہ فوجداری کو نظرانداز کر کے قرار دیا گیا کہ الفاظ مستعملہ اکثر عوام الناس و دیہاتی طبقہ کے لوگ عام طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے بحالات واقعات مقدمہ حسب دفعہ ۹۵ تعزیرات ہند ملزم استفادہ قانونی کا مستحق ہے جس لئے حکم سزا منسوخ کیا جا کر ملزم بری کیا گیا۔ کریمینل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۹۹۶ سنہ ۱۹۳۶ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۰ صفحہ ۴۰۴

(۱۰) جب کہ ایسے الفاظ بیہودہ بغیر ارادہ کے کسی شخص کو کہے گئے ہوں۔ وہ اصولاً حسب دفعہ ۹۵ تعزیرات ہند ازالہ حیثیت عرفی یا بدفعہ ۵۰۴ تعزیرات ہند عائد نہیں ہوتے ہیں۔ ۱۰ ناگپور لا جرنل صفحہ ۱۷۰

(۱۱) ایک شخص نے بسلسلہ گفتگو دوسرے شخص کے کنبہ کو بدمعاش کہدیا تھا جس پر بدفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند ملزم کو عدالت سے سزا دی گئی تھی۔ اور اپیل ضابطہ پر ناگپور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ دوران جھگڑا باہم فریقین ملزم کا مستغیث کے کنبہ کو بدمعاش کہدینا ثابت کیا گیا تھا۔ کہ وہ مستغیث اور اس کا برادر سزا یافتہ تھے۔ گو سچ کہدینا جرم حیثیت عرفی کے ازالہ کے لئے بجا نہیں ہے۔ تاہم صورت موجودہ زیر دفعہ ۹۵ تعزیرات ہند داخل ہوتی ہے۔ اس لئے بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ ۱۷ ناگپور لا جرنل صفحہ ۶۶ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۴ء ناگپور صفحہ ۱۲۹۔

وہ امر جو حفاظت خود اختیاری میں کیا جائے

دفعہ ۹۶:۔ کوئی امر جرم نہیں ہے۔ جو استحقاق حفاظت خود اختیاری کے نافذ کرنے میں کیا جائے گا:۔

جوڈیشل کمشنر کورٹ ۔ انڈین کیسز جلد ۸۹ صفحہ ۱۵۸ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء اودھ صفحہ ۴۲۸
۱۲ اودھ لاجرنل صفحہ ۳۳۷ ۔ ۲ اودھ ویکلی نوٹ ۳۳۲ ۔ ۲۹ اودھ کیسز صفحہ ۹۲ ۔ کرمینل لاجرنل
جلد ۳۰ صفحہ ۴۳۸ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء ناگپور صفحہ ۳۳۴ ۔ ۱۱ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۵۲۶
انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۹۰۳ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۱ صفحہ ۹۸۰ ۔ ۷ رپورٹ لاجرنل صفحہ ۲۲۴ ۔
کرمینل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۱۳۶۲ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء لاہور صفحہ ۲۰۹

(۶) ایک مقدمہ میں ہر دو پارٹی ایک قطعہ اراضی متنازعہ پر قبضہ رکھنے کیلئے موقعہ پر پہنچے اور باہم لڑائی ہوگئی تھی۔ اور بعض ملزمان پر دفعہ ۱۴۸ تعزیرات ہند کا استدلال کیا گیا تھا ۔ مدراس ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا ۔ کہ جب معین موقعہ پر موجود تھا ۔ اور لڑائی میں حصہ لے رہا تھا ۔ تو اصل جرم کا مرتکب ہوگا ۔ اور ایسی صورت میں پولیس کا فرض ہے ۔ کہ ہر دو فریق پر جرم بلوہ قائم کرکے چارج شیٹ جداگانہ مرتب کرے ۔ اور عدالت مجاز خود واقعات پر حق حفاظت اختیاری کا غور کرکے حکم دے بعد حق حفاظت اختیاری اگر کسی فریق کو حاصل ہوا ہو ۔ نظر انداز نہ کرے ۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۱۹۸ مدراس ۔ انڈین کیسز جلد ۹۷ صفحہ ۹۵۸ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء مدراس صفحہ ۲۷ ۔
کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۲۰۲ لاہور ۔ انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۱۲۴ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۱۹۴ ۔ ۷ آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۱۰۴ ۔

(۷) جب کہ مقدمہ عدالت اپیل میں ہو ۔ اور ابتدائی عدالت میں استحقاق حفاظت خود اختیاری پر عدالت نے غور نہ کیا ہو ۔ تو عدالت اپیل میں سوال استحقاق حفاظت خود اختیاری اُٹھایا جاسکتا ہے ۔
انڈین کیسز جلد ۱۴۰ صفحہ ۹۰۱ ۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۳۰۴ ۔ ۳۴ پنجاب لاء رپورٹ صفحہ ۱۸۷ سنہ ۱۹۳۲ء کرمینل کیسز صفحہ ۸۷۰ ۔ آل رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ ۴۹۰ ۔ آل رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء لاہور صفحہ ۶۰۶ ۔

(۸) ایک مقدمہ میں جب کہ فریقین کی باہم اپنے اپنے حقوق پر ناراضگی تھی ۔ اور ہر دو فریق تیار ہوکر باہم لڑے تھے ۔ جن کے مقدمات دائر ہوکر بعد احکامات سزا عدالت ماتحت ہائیکورٹ پٹنہ میں اپیل پیش ہوکر قرار دیا گیا ۔ کہ جب فریقین تیار ہوکر بحفاظت حقوق خود لڑائی کریں ۔ تو وہاں کسی فریق کو استحقاق حفاظت خود اختیاری کا فائدہ نہیں دیا جاویگا ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء پٹنہ صفحہ ۳۲۴ ۔ انڈین کیسز جلد ۹۸ صفحہ ۳۹۲ و آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۰ء اودھ صفحہ ۲۵۲ ۔
انڈین کیسز جلد ۱۲۵ صفحہ ۳۹۵ سنہ ۱۹۳۰ء انڈین کیسز جلد ۱۵۶ صفحہ ۱۲۰ ۔ ۷ رپورٹ ناگپور صفحہ ۲۱۷

کیا ہے۔ اور ملزم نے زیر دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ہند استحقاق حفاظت خود اختیاری پر عمل کیا ہے اپیل منظور۔ اور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۴۲۵ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۳۶۲ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۳۱۴ ۔ ۲۳ آل لاجرنل صفحہ ۱۳۱ ۔ ۶ لارپورٹ آل کریمنل صفحہ ۵۸ ۔

(۳) ایک ڈگریدار دیوی داس ڈکریا رام دراجی مل و دیوان چند مدیون ڈگری کے مکان اجرائے ڈگری کا حکم باضابطہ کر گئے مسمی سندر سنگھ مدیون ڈگری کی مزاحمت پر لڑائی ہو گئی جس میں سندر سنگھ مدیون ڈگری کو ضرب پہنچا تھا۔ عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے ڈگریداران کو سزائے قید و جرمانہ کیا گیا تھا۔ اپیل پر سشن جج نے شہادات استغاثہ کو ناقابل اعتبار تحریر کر کے حق حفاظت خود اختیاری کا سوال اٹھایا تھا۔ چنانچہ پنجاب چیف کورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ سندر سنگھ مدیون ڈگری کے مال کو ڈگریداران قرق کرنے گئے تھے۔ جب کہ ملزم نے اُن کو روکا تھا۔ اور ڈگریداران کو لڑائی کی تحریک کی تھی۔ اور مضروب شدید نہیں پہنچا تھا۔ اور ڈگریداران نے حق حفاظت خود اختیاری سے تجاوز نہیں کیا ہے۔ اس لئے حسب دفعہ ۹۶ تعزیرات ہند ملزمان کو حق حفاظت خود اختیاری تھا۔ منظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۶۳۵ لاہور ۴۶ ۔ پنجاب لارپورٹ صفحہ ۱۹۱۸ ۔ ۲۰ پنجاب ویکلی رپورٹ کریمنل صفحہ ۱۹۱۸ ۔ انڈین کیسز جلد ۴۵ صفحہ ۲۸۳ ۔

(۴) ہر ایک مقدمہ میں ثبوت استحقاق حفاظت خود اختیاری واقعات پر مبنی ہوتا ہے۔ اور جب ملزم نے بسلسلہ بچاؤ حملہ کوئی ایسا فعل کیا ہو۔ جس کا وہ قانوناً مجاز نہ ہو۔ اور اس استحقاق سے بڑھ گیا تھا۔ تاہم بحالات واقعات ملزم کو حکم سزا دیتے وقت عدالت غور کرے کہ ملزم کی نسبت جرم دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند عاید کیا جا کر ۷ سال قید سخت کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ ملزم بجرم دفعہ ۳۲۴ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہے۔ اس لئے ۲ سال قید کم کی جا کر ماتقا حکم سزا قائم رکھا گیا اور جرم دفعہ ۳۰۷ تبدیل کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۸۱۲ لاہور ۔ انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۶۶۴ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۲۴۶ ۔ ۶ لاہور لاجرنل صفحہ ۶۲۵

(۵) جب کہ دو مخالف پارٹی ایک موقعہ پر باہم بقصد قتل کرنے کے لئے جمع ہو کر لڑیں۔ اور ایک دوسرے کو ضربات پہنچائیں۔ تو حق حفاظت خود اختیاری کا کوئی فریق مستحق نہیں ہے۔ اور ہر دو فریق جرم دفعہ ۱۴۸ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوں گے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۹۴ ۔ ۱۲ ۔ اودھ

استحقاق حفاظت خود اختیاری جسم و مال

دفعہ ۹۷ :- ان قیود کی شرط سے جو دفعہ ۹۹ میں لکھی ہیں ہر ایک شخص کو یہ استحقاق حاصل ہے۔ کہ وہ حفاظت کرے ؛

پہلی :- اپنے اور کسی دوسرے شخص کے جسم کی کسی ایسے جرم کے دفعیہ میں جو انسان کے جسم پر موثر ہو "

دوسری :- اپنے یا کسی اور شخص کے مال کی خواہ منقولہ ہو خواہ غیر منقولہ۔ کسی فعل کے دفعیہ میں جو ایسا جرم ہے۔ کہ سرقہ یا سرقہ بالجبر یا نقصان رسانی یا مداخلت بیجا مجرمانہ کی تعریف میں داخل ہو۔ یا جو سرقہ یا سرقہ بالجبر یا نقصان رسانی یا مداخلت بیجا مجرمانہ کا اقدام ہو۔

شرح : دفعہ ہذا میں مزید وسیع حقوق حفاظت خود اختیاری عطا کئے گئے ہیں۔ کہ جیسا یہ حق اپنے جسم و مال کو جرم سے محفوظ رکھنے میں استعمال کیا جا سکتا ہے تو ویسے ہی دوسرے شخص کے جسم و مال منقولہ و غیر منقولہ کی حفاظت کے لئے مستعمل ہو سکتا ہے چنانچہ بپابندی شرائط دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند ہر شخص مجاز ہے۔ کہ تا حد انسداد جرم اپنے یا کسی دوسرے شخص کے جسم و مال کی حفاظت کے حقوق مذکور عمل میں لاوے۔

اصول : یہ ایک طبعی خاصہ انسانی ہے۔ کہ انسان اپنے ہم جنس پر کسی سختی یا نقصان کو دیکھکر گوارا نہیں کر سکتا ہے۔ اور طبعاً معاً اس کی طبیعت میں ایک ہمدردانہ جذبہ محرک ہوکر اس کی معاونت کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ اور یہ تحریک اس قانون قدرت کی حکمت کا نتیجہ ہے کہ جس نے اس لفظ انسان کو اس تحریک سے مشترک بنایا ہے۔ کیونکہ لفظ انسان انس اور بین سے مرکب ہے۔ انس کے معنی محبت اور بین کے معنی دیکھتا ہوں یعنے دوسروں سے محبت کرنا اسکی اصل میں رکھا ہوا ہے۔ اس لئے کسی کمزور انسان کو طاقتور شخص سے نقصان پہونچتا دیکھکر امداد کرنا

کریمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۰۸۶ سنہ ۱۹۳۵ء کریمنل کیسز صفحہ ۲۰۰ — آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء
ناگپور صفحہ ۱۴۱ - ۱۳۱ ناگپور لاجرنل صفحہ ۲۳۸ — رپورٹ ناگپور ۲۱۷

(۹) مسمی بھارت سنگھ نے باقاعدہ ایک اراضی کی عدالت سے برخلاف مرلی مدعا علیہ ڈگری حاصل
دخل نامہ قاعدہ معرفت امین ملازم سرکار حاصل کر کے مسمیان راد ناکشن و کچھن کو اراضی
اجارہ پر دے دی تھی۔ اور ان اراضی میں فصل کاشت کر دی تھی مسمی مرلی وغیرہ کے سابقہ مزارعہ نے
اراضی میں دخل کر کے فصل کاٹنے سے راد ناکشن و کچھن کو روکا جب پر باہم لڑائی ہو گئی۔ دوران راد ناکشن
وکچھن نے استغاثہ کر دیا اور دوسرے کی طرف سے مسمی جاہر راد ہ کشن وکچھن استغاثہ ہو گیا جس کو عدالت
نے خارج کر دیا۔ ور ملزم کو بدفعہ ۳۲۳ و ۳۰۴ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی جو سشن کورٹ سے
سزا قائم رہنے پر ہائیکورٹ الہ آباد میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ ملزم کو بموجب دفعہ ۹۶ تعزیرات ہند
مستحق حفاظت خود اختیاری نہ تھا۔ اپیل نامنظور کیا گیا۔ اور حکم سزا قائم رہا۔ کریمنل لاجرنل
جلد ۳۶ صفحہ ۱۰۵۲ سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد

(۱۰) ایک مقدمہ میں جھلوک نے اپنی زوجہ کو امور خانہ داری میں ناراض ہو کر مارا تھا ملزمان
کی زوجہ جھلوک کے رشتہ میں بھتیجی تھی۔ اس ناراضگی سے ملزمان نے بحالت نشہ شراب اپنی بھتیجی
کے شوہر مذکور کو مضروب کیا جس ضربات سے وہ ہلاک ہو گیا تھا۔ ملزمان کو عدالت سشن بدفعہ ۳۰۲
تعزیرات ہند سزائے پھانسی کے حکم دیکر بمنشائے دفعہ ۳۷۴ ضابطہ فوجداری ہائیکورٹ
رنگون میں کاغذات پیش کر دئیے۔ اور ملزم نے اپیل خلاف حکم عدالت سشن پیش کیا۔ جس پر قرار دیا
گیا کہ جھگڑا باہم ملزمان ملاقات سے پہلے ختم ہو چکا تھا۔ جو جھلوک کا اپنی زوجہ کو مارنا ایک معمولی واقعہ
ہے جو باعث غصہ بعض میں ہو سکتا ہے۔ لیکن اس میں شبہ نہیں ہے کہ ملزمان نے بھتیجی کو
جھلوک سے مارتے ہوئے بحالت نشہ شراب دیکھا ہے۔ اور ملزمان کے جذبات کو بحالت نشہ
شراب بھڑک اٹھے ہیں۔ جو بحالت عدم نشہ شراب اتنی مشتعل نہ ہوتے۔ اور یہ اشتعال صحیح اب نہیں ہے
کہ جرم قتل عمد کو قتل انسان مستلزم سزا قرار دیا جاوے۔ لیکن تاہم ملزمان کی حالت نشہ شراب میں ایسی
تھی کہ جو بحالت عدم نوشی شراب نہ ہوتی۔ اس لئے حکم سزائے قصاص کے بجائے حکم حبس دوام
بعبور دریائے شور دیا جاتا ہے۔ اور اپیل ملزم ڈسمس کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۹۰۰ -
سنہ ۱۹۳۶ء رنگون ہائیکورٹ — انڈین کیسز جلد ۱۶۴ صفحہ ۲۰۶

صفحہ ۳۴۰ سنہ ۱۹۲۱ء پٹنہ صفحہ ۱۹۲۔

(۳) مستغیث کے مویشی ملزمان کے کھیت میں چر کر باہر نکل آئے۔ جب کہ چند اشخاص متعلقہ کھیت والوں نے مویشی کو پکڑنا چاہا۔ جس پر مالک مویشی نے اپنے مویشی کو پکڑنے سے روکا تھا۔ جس پر ملزمان میں سے ایک شخص کے ہاتھ سے مالک مویشی کو ضرب شدید پہونچ گیا تھا جس پر جملہ ملزمان کو بلوہ میں سزا دی گئی تھی۔ لاہور ہائیکورٹ نے بجز اس شخص کے جس کے ہاتھ ضرب شدید مستغیث کو پہونچی تھی۔ باقی ملزمان کو بری کر دیا اور قرار دیا گیا کہ ملزمان کو استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل تھا۔ لیکن اس کے استعمال میں انہوں نے تجاوز کیا تھا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۹۴۲۔ انڈین کیسز جلد ۶۶ صفحہ ۱۸۵۔ ا لاہور لا جرنل صفحہ ۲۲۵-۲۶ پنجاب ویکلی رپورٹ سنہ ۱۹۱۹ء صفحہ ۹۷۔ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۹۱۹۔

(۴) جب ہر دو پارٹی بالارادہ باہم لڑائی کریں، تو استحقاق حفاظت خود اختیاری کسی فریق کو حاصل نہیں ہوگا اور ہر ایک فریق کے مقابل باہم فریقین کی شہادت ایک دوسرے کے خلاف قلمبند کر کے زیر دفعات ۱۴۸-۳۲۶-۳۲۴ تعزیرات ہند ملزمان کو سپرد سشن کیا گیا تھا۔ اور بعض گواہان نے عدالت سشن میں شہادت قلمبند شدہ مجسٹریٹ سے انکار کر کے انحراف کیا تھا، عدالت سشن نے حسب دفعہ ۲۸۸ ضابطہ جو شہادت مجسٹریٹ سپرد کنندہ کے روبرو قلمبند ہوئی تھی۔ اس کو صحیح تصور کر کے فریقین مقدمہ کو حکم سزا دیا گیا تھا۔ اور مدراس ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ سشن جج نے صحیح طور پر مطابق دفعہ ۲۸۸ ضابطہ فوجداری عمل کیا ہے اپیل ملزمان نامنظور کئے گئے۔ اور حکم سزا مجوزہ سشن جج قائم رکھا، کریمنل لا جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۷۱۵ مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۲۰۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء مدراس صفحہ ۳۷۹ ۷۴ مدراس صفحہ ۲۳۳ - ۴۵ مدراس لا جرنل صفحہ ۱۰۷۶۰۲ مدراس لا ویکلی صفحہ ۳۲۳۷۰۵ مدراس لا ٹائمز صفحہ ۱۵۹۔

(۵) ایک شخص نے ملزم و اس کے بھائی کو گالیں دی تھیں۔ جسکی وجہ سے امام الدین مستغیث مشتعل ہو گیا۔ اور اس کے سر میں لاٹھی ماری جس سے مضروب مر گیا تھا مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند ملزم کو سپرد سشن کر دیا۔ عدالت سشن سے زیر دفعہ ۹۷ تعزیرات ہند حق حفاظت ملزم کو حاصل ہونا لکھکر براءت کیلئے ہائیکورٹ لاہور میں سفارش کی جسپر قرار دیا گیا کہ ملزم کو استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل تھا جس سے اس نے تجاوز نہیں کیا ہے۔ اسلئے حکم سزا مجسٹریٹ منسوخ کی جا کر ملزم بری کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۳۰ لاہور

انسان کا فرض تصور کیا گیا ہے، اور یہی وجہ ہے۔ کہ واضعان قانون نے بھی بحیثیت تقسیم اختیارات کے نفاذ کیلئے ہر انسان کو قانونی اختیار سے آزادی عطا کی ہے۔ کہ وہ دوسرے انسان کے جسم و مال کی حفاظت کیلئے اسی طاقت و اختیار کا استعمال کرے۔ کہ جس قوت و اختیار کو اپنے ذاتی نقصان کے بچاؤ کے لئے استعمال کر سکتا ہو۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

مسمی کولی نے جولاہا فیکٹری کا کھیت جس میں پانی کھڑا تھا، مچھلیوں کے پکڑنے کا سال بھر کیلئے ٹھیکہ پر لیا تھا۔ جس کے ملحق ملزم کا کھیت تھا، اس میں بھی مچھلیاں اور پانی تھا، ملزم معہ چند ہمراہیان کے اپنے کھیت پر جس کا پانی فیکٹری کے کھیت سے ملا ہوا تھا شکار کیلئے جال ڈالتا ہے، اس پر مسمی کولی مزاحم ہوا جس پر لڑائی ہوگئی، اور بلوہ میں ملزم و معاونین کو سزا ہوئی تھی، اور عدالت ہائیکورٹ سے ملزمان کا حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کہ ایک یوم پہلے مستغیث مقدمہ نے خود ملزم کے حصہ ملحقہ کھیت سے مچھلیاں پکڑی تھیں، اور کوئی تکلیف کسی قسم کی مستغیث مقدمہ کو نہیں پہونچائی تھی، چنانچہ زیر دفعہ ۹۷ تعزیرات ہند ملزمان کو استحقاق حفاظت خود اختیاری کا فائدہ دیا گیا، کہ اس کو قبضہ بحال رکھنے کا اختیار تھا، کریمنل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۴۳، سنہ ۱۹۱۹ء۔ انڈین کیسز جلد ۴۶ صفحہ ۳۱۲۔

(۱) ایک سرکاری ملازم نے ایک کہار کو باجرت کسی کار سرکار کے لئے کام کرنے کو کہا۔ اس نے انکار کر دیا تھا، جس پر ملازم سرکاری نے اس کے جوتے مارے۔ اس پر ملزم نے سرکاری ملازم کو ضرب پہونچایا تھا سرکاری ملازم کے استغاثہ پر وہ شخص عدالت مجسٹریٹ سے سزایاب ہوا اور حسب ضابطہ اپیل ملزم او دھ چیف کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ سرکاری ملازم مجاز نہ تھا کہ ملزم کو بطور ملازمت یا اجیر رکھنے کے لئے مجبور کرتا۔ ملزم کو بحالات واقعہ بدفعہ ۹۷ حق حفاظت خود اختیاری حاصل تھا۔ بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۲۷، انڈین کیسز جلد ۵۲ صفحہ ۸۷-۶ اودھ لاجرنل صفحہ ۳۲۷۔

(۲) استحقاق حفاظت خود اختیاری کا بار ثبوت ملزم پر ہوتا ہے۔ اس کے معنے یہ نہیں ہیں کہ ملزم اس ارتکاب سے انکار کرکے اور پھر حق حفاظت خود اختیاری پر استدلال کرلے۔ حکم ششن جج منسوخ کیا جاکر مکرر سماعت مقدمہ کے لئے حکم دیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۱ صفحہ ۹۹، پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۵۸ صفحہ ۵۲۷۔ اے پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۷۹-۵ پٹنہ لاجرنل

(۸) ایک قطعہ اراضی پر ایک شخص نے ناجائز قبضہ کر لیا تھا۔ دوسرے فریق نے اُس اراضی میں آکر کاشت شروع کر دی۔ جس پر تنازعہ ہو گیا۔ اور ایک شخص مر گیا جس کے خلاف بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند عدالت سے مقدمہ سپرد عدالت سشن ہوا۔ عدالت سشن سے بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند حکم دیا جا کر حسب دفعہ ۳۷۴ ضابطہ فوجداری سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں بحالی حکم سزا پھانسی کے لئے لکھا گیا۔ سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں استحقاق حفاظت خود اختیاری کی بحث اپیل ملزم پر کی گئی تھی۔ قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کو یہ ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ فی الحقیقت قطعہ اراضی اس کی اپنی ملکیت تھا۔ وہ باعتبار حیثیت اس پر قابض تھا۔ اور محض یہ امر کہ اسکو حق پہونچتا تھا۔ یہ صورت چارہ کار دیوانی ہے محض استحقاق اراضی حاصل ہونے سے یہ مطلب نہیں ہوتا ہے کہ وہ شخص قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر عمل کرے۔ اس لئے بحالات واقعات مقدمہ ملزم کو زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند بجائے پھانسی کا حکم صادر کرنے کے حکم سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور کا دیا گیا۔ اور زیر دفعہ ۳۴۷ تعزیرات ہند دو سال قید سخت کا حکم مستزاد کیا گیا۔ اور قید ساتھ ساتھ بھگتنے کا حکم دیا تھا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۷۳۴ سندھ ۔ انڈین کیسز جلد ۹۸ صفحہ ۷۶۴ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۶ء سندھ صفحہ ۹۲ - ۱۱ سندھ لاء رپورٹ صفحہ ۱۳۱ ۔ ایسا ہی پٹنہ ہائیکورٹ

(۹) میں بھی قرار دیا گیا تھا۔ کہ جب فریقین کسی استحقاق کے حق پر تیار ہو کر قبضہ اراضی کے سلسلہ میں لڑیں تو کسی فریق کو استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل نہ ہوگا۔ اور استحقاق ملکیت واحد کا ثابت کرنا اس فریق پر ہے۔ جو حق ملکیت کے لحاظ سے حقیقی قابض قانونی ہو۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۲۲۲ پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۹۸ صفحہ ۳۹۴ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۷ء پٹنہ صفحہ ۳۳۴ - ۵ پٹنہ صفحہ ۵۲۰

(۱۰) ایک مقدمہ میں فریقین کی باہم عداوت تھی۔ ایک فریق کے آدمی اتفاق سے دوسرے فریق کے آدمیوں کو ایک گلی سیالکوٹ میں مل گئے۔ جہاں ایک فریق نے نواب نقلی پر دو لاٹھیں سلطان واحد دین کے سر پر ماریں۔ جس پر اُس فریق نے حملہ آور فریق کے تیز آلہ سے زخم لگایا۔ جو باعث ضرر شدید ہوا اور سجدہ یہ زخم سخت آیا تھا۔ جس پر عدالت سے بدفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند ملزم کو باختیارات دفعہ ۳۰ ضابطہ حکم دیا گیا تھا۔ اور شہادت یہ تھی۔ کہ احمد کو بدھو نے پہلے گرایا ہوا تھا۔ اور بدھو اُس کی چھاتی پر بیٹھا مار رہا تھا۔ ملزم کی جانب سے ہائیکورٹ لاہور میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جب مستغاثہ نے ملزم کے سر پر لاٹھیں ماری تھیں۔ تو اس وقت سنہری تردد سے وہ کیا اندازہ کر سکتا تھا۔ کہ وہ اپنے بچاؤ کے لئے کیا صورت اختیار کرے۔ مجسٹریٹ کو یہ نہیں چاہیئے۔ کہ سنگین صورت جرم کو دیکھ کر سوال قانونی استحقاق حفاظت خود اختیاری کو نظر انداز کر دے۔ اس لئے ملزم نے باستعمال

انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۲۱۸ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۵۱۴ - ۲۶ لاہور لا رپورٹ صفحہ ۴۴

(۶) چند مویشیاں کھیت میں نقصان رسانی کر رہے تھے۔ مالکان کھیت نے مویشیوں کو پکڑ کر پھاٹک میں لے چلے۔ اور راستہ میں دوسری پارٹی مالکان مویشیاں نے مویشیوں کو جبراً چھوڑانے کے لئے پیش قدمی کی تھی۔ جس پر تنازعہ ہو کر مبران کو ضرر شدید پہونچ گیا تھا۔ پٹنہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزمان قانوناً حق حفاظت خود اختیاری عمل میں لانے کے مستحق تھے۔ اور اُن کا مویشیوں کو پھاٹک میں لے جانا قانوناً جائز تھا اس لئے حکم سزا منسوخ کیا جا کر ملزمان بری کئے گئے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۹۲۴ - لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۹۸۰ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء پٹنہ صفحہ ۷۶۲ - ۶ پنجاب لا ٹائم صفحہ ۸۳۸

(۷) مسمی بال گوبند نے مسمی دھاد یو کی نسبت تھانہ متعلقہ میں اطلاع دی۔ کہ ملزم نے ۳ زیور اُس کے پسر سے اُتار لئے ہیں جن زیورات کی بابت یہ امر ظاہر ہو گیا تھا۔ کہ رپورٹ پولیس میں کرنے کے پہلے بال گوبند کے پسر دو زیورات پہنے ہوئے دیکھے گئے تھے۔ دوسرے روز مسمی چھمن سنگھ سب انسپکٹر معہ دو کنسٹبلان پولیس کے مکان ملزم پر پہونچا۔ اور اُس کی غیبت میں اُس کی لڑکی کی تلاشی کی جس کے اثنائے میں ملزم بھی لایا گیا تھا۔ جس کے دو بید سب انسپکٹر کے حکم سے کنسٹبل نے مارے۔ اور سب انسپکٹر نے اُس کو سخت سُست کہنا شروع کیا۔ ملزم نے کنسٹبل پولیس کے ہاتھ سے لکڑی کھوس کر سب انسپکٹر پولیس کے دو ضربات سر پر ماریں۔ جن ضربات سے سب انسپکٹر مر گیا۔ اور ملزم کو بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند پیش کیا گیا مجسٹریٹ درجہ اول نے مقدمہ سپرد سشن کر دیا۔ اور سشن جج نے ملزم کو زیر دفعہ ۹۷ تعزیرات ہند بری کر دیا اور لکھا۔ کہ سب انسپکٹر خلاف قانون عمل کر رہا تھا۔ اور تلاشی بھی ناجائز تھی۔ اس لئے ملزم کا حق حفاظت خود اختیاری ساقط نہیں ہوا تھا۔ اس مقدمہ کا گورنمنٹ کی طرف سے باضابطہ الہ آباد ہائیکورٹ میں اپیل کیا گیا اور بعد سماعت عذرات فریقین ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ سب انسپکٹر پولیس نے اپنے اختیارات سے بڑھ کر تجاوز کر کے لڑکی ملزم پر حملہ کیا ہے۔ اور نیک نیتی سے فرض منصبی کو انجام نہیں دیا ہے۔ اس لئے شرط دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند متعلق نہیں ہوتی ہے۔ اور ملزم کو حق تھا۔ کہ عورت کے بچاؤ کے لئے اور اپنے بچاؤ کے لئے جب کہ کنسٹبل پولیس اور سب انسپکٹر اس پر حملہ کر رہے تھے۔ حسب دفعہ ۹۷ تعزیرات ہند استحقاق حفاظت خود اختیاری عمل میں لایا تھا۔ اس لئے حکم براءت عدالت ماتحت صحیح ہے اور اپیل نامنظور کیا گیا۔ اور دفعہ ۱۶۵ ضابطہ فوجداری یہ اختیار نہیں دیتی ہے۔ کہ بغیر ضرورت تلاشی لی جاوے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۱ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۹۱ صفحہ ۳۳ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد صفحہ ۱۴۴ - ۲۴ آل لا جرنل صفحہ ۱۰۳۷ - ۶ لا رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۱۷۴ -

شخص کے مال کے بچاؤ کے لئے حاصل ہوتا ہے۔ اپیل منظور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۱۸۴ سنہ ۱۹۲۴ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۷۷ صفحہ ۱۸۱- آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء الہ آباد صفحہ ۶۹۶-۲۲ آل لاجرنل صفحہ ۸۱-۵ لا رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۶۱-

(۱۴) دو مویشی ماہ جون میں مستغیثان مسروقہ ہو گئے تھے۔ ماہ اگست میں مستغیثان نے مویشیوں کو ملزمان کے کھیت میں چرتے دیکھا مستغیثان نے اُن کو پکڑنا چاہا۔ ملزمان نے روک کی تھی اور مستغیثان نے ملزمان کو مارا، اور مویشی چھڑا لئے۔ مقدمہ قائم ہو کر مستغیثان کو سزا ہوئی۔ کہ پولیس کی امداد لینی چاہیے تھی، سشن جج کے حکم کا اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ مستغیثان کو حق حفاظت خود اختیاری مال تھا۔ اس لئے زیر دفعہ ۹۷ تعزیرات ہند جرم نہیں کیا۔ اپیل منظور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۷۵۰ سنہ ۱۹۲۷ء لاہور انڈین کیسز جلد ۱۰۳ صفحہ ۷۹۸- آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۳۵۵-۹ لاہور لاجرنل صفحہ ۲۶۰-۲۸ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۲۹۹-۸ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۱۴-

(۱۵) جب کہ فریقین میں باہم بمخاصمت سابقہ طرفین سے لڑائی ہو کر جرائم دفعات ۱۴۷ و ۳۲۳ و ۳۲۵ تعزیرات ہند کا ارتکاب ہووے۔ تو ایک دوسرا فریق حق حفاظت خود اختیاری کا دعوےٰ نہیں کر سکتا ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۰۱۶ سنہ ۱۹۳۳ء اودھ چیف کورٹ انڈین کیسز جلد ۱۴۵ صفحہ ۶۳۷-

(۱۶) ایک چپراسی میونسپلٹی سے بغرض وصولی محصول سڑک مامور کیا گیا تھا لیکن غلطی سے چپراسی ملزم کا اطمینان نہ کر سکا جس پر محصول ادا نہ کرنے پر تکرار ہوا۔ اور چپراسی کو لکڑی سے مارا تھا جس کا استغاثہ ہو کر ملزم کو ساٹھ روپے جرمانہ کی سزا عدالت سے ہوئی تھی جس کی درخواست منجانب ملزم ہائیکورٹ پٹنہ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ بشرائط قیود دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند استحقاق حفاظت خود اختیاری جسم و مال ہر شخص کو بدفعہ ۹۷ تعزیرات ہند حاصل ہے۔ اور اگرچہ میونسپلٹی کو محصول جمع کرنے کا اس طریق سے اختیار بحدود میونسپلٹی نہ تھا تاہم اس چپراسی کو مضروب کرنے کا ملزم کو حق نہ تھا۔ درخواست ملزم ڈسمس کی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۶۲۶ سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ انڈین کیسز جلد ۱۴۴ صفحہ ۱۷۸

استحقاق حفاظت خود اختیاری عمل کیا ہے۔ اس لئے حکم مجسٹریٹ منسوخ کیا جاتا ہے اور ملزم بری کیا گیا۔ کریمینل لا جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۲۵۲ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۴۴۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۴۷۰۔ ۱۹۔ آل انڈیا کریمینل رپورٹ صفحہ ۱۰۴"

(۱۱) ایک اراضی ایک زمیندار نے دوسرے شخص مالک سے بطور ٹھیکہ یعنی اجارہ پر لی ہوئی تھی۔ جس میں اس نے وہاں کاشت کئے تھے۔ جن دونوں کو ملزمان آکر لے گئے تھے۔ جنہیں مجسٹریٹ مجرم دفعہ ۴۷ و ۳۷۹ تعزیرات عدالت مجسٹریٹ سے سزا دی گئی تھی۔ ملزم کا اپیل پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ باستعمال حق حفاظت خود اختیاری کے یہ امر ضروری نہیں ہے۔ کہ ملزم مستقل قبضہ حقیقی ثابت کرے۔ بلکہ قبضہ ہمیشہ حالات مقدمہ سے اخذ کیا جاویگا۔ اسلئے منظوری اپیل حکم منسوخ کیا جا کر ملزم بری کیا گیا۔ اور قرار دیا گیا۔ کہ حق حفاظت خود اختیاری حاصل تھا۔ کریمینل لا جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۳۰۳۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۰ صفحہ ۳۸۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء پٹنہ صفحہ ۱۸۱۔

(۱۲) ایک شخص کے دو بیل سرقہ ہو گئے۔ یہ سلسلہ تلاش ایک ریوڑ مویشیان میں معلوم ہوتے تھے انہوں نے بجائے اپنے ہر دو مویشیان کے تمام ریوڑ ہانک لیا تھا۔ جس پر مالک ریوڑ آگئے۔ اور انہوں نے اعتراض کیا۔ کہ ان سے ریوڑ کو نہ لے جاویں۔ جس پر باہم لڑائی ہو گئی۔ اور مسروقہ بیل والوں کو ضرب پہنچا تھا۔ جس پر ریوڑ والوں کو مجسٹریٹ نے سزا دی اور عدالت سیشن سے حکم قائم رہا۔ لاہور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ مضروب مستغیثان کو چاہیے تھا۔ کہ پولیس کی امداد حاصل کرتے جو ایسا نہیں کیا ہے اور ملزمان کو حق حفاظت خود اختیاری حاصل تھا۔ اس لئے بمنسوخی حکم سزا ملزم بری کیا گیا۔ کریمینل لا جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۷۵۰ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۲ صفحہ ۷۹۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۲۵۵۔ ۹ لاہور لا جرنل صفحہ ۲۶۰۔ ۲۸ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۲۹۹۔ ۸۔ آل انڈیا کریمینل رپورٹ صفحہ ۲۱۴۔

(۱۳) ایک مقدمہ میں ایک باغ کے میوؤں کے ٹھیکہ کی درخواست مسمی رامیشر نے راجہ کے پیش کی۔ ابھی درخواست منظور نہ ہوئی تھی۔ کہ باغ مسمی ٹھاکر دین کے نام منظور ہو گیا جس سے رامیشر لاعلم رہا۔ رامیشر نے باغ سے پھل بہمراہی دیگر توڑ ڈالے۔ دوسرے روز اوجاگر ایک شخص نے رامیشر کو میوے توڑنے سے روکا۔ جس پر لڑائی ہو گئی۔ اور ہر دو کو ضرر پہونچا۔ مقدمات دائر ہو گئے۔ ملزمان کو مع اوجاگر سزا ہوئی۔ سیشن جج کے حکم کا اپیل ہائیکورٹ الہ آباد میں پیش ہوا۔ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ اصل منظوری ٹھاکر دین کے نام میوؤں باغ کی ہے۔ اوجاگر کو زیر دفعہ ۹۷ استحقاق حفاظت خود اختیاری مال ایسا ہی حاصل تھا۔ جیسا کہ اپنے مال کے حفاظت کا حق تھا۔ اور یہ حق اقدام سرقہ میں بھی دوسرے

روشن کرکے دیکھا۔ کہ ایک کونہ میں ملزم مع ایک چھرا کے اپنے ہاتھ میں لے چھپا بیٹھا ہے۔ مضروداد نے لاٹھی مار کر گرفتار کرنا چاہا۔ ملزم بھاگا۔ تو شمس الحق نے گرفتار کرنا چاہا۔ ملزم نے چھرا مارا۔ اور بھاگ گیا چوکیدار اور شمس الحق نے تعقب کیا۔ اور لاٹھی چلائی۔ مگر ملزم بھاگ گیا۔ سب انسپکٹر پولیس نے موقعہ پر جا کر شمس الحق کا بیان تحریر کیا۔ اور شفاخانہ بھیجدیا۔ اور ملزم کو گرفتار کرکے اس کا بیان بھی تحریر کر لیا تھا۔ اور ملزم کو عدالت سے بجرم دفعہ ۳۰۲ و ۴۵۸ تعزیرات ہند عدالت سشن سے حبس دوام بعبور دریائے شور و بجرم دفعہ ۴۵۸ تعزیرات ہند علیحدہ سزا دی گئی تھی۔ ملزم کا اپیل اور مثل پشاور جوڈیشل کمشنر کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جب توہین بارنج نتیجہ لعید مداخلت بیجا ہو۔ اور ملزم نے ہر ایک امر فوائے عقلیہ سے اپنی حاضری کو بچاتے ہوئے اور یہ جانتے ہوئے۔ کہ وہ جائداد دوسرے کے قبضہ میں ہے۔ تامل کرے۔ تو اس کی نیت قیاس مذکورہ کیا جاویگا۔ اور جب وہ یہ ملزم ایسے مکان میں جس میں عورت ہو زنا بالجبر یا سرقہ یا کسی اور جرم کے ارتکاب کے لئے چھرا لے کر داخل ہو۔ تو وہ اہل مکان یا دیگر شخص اگر ضرورت ہو۔ اسکو ہلاک کر سکتے ہیں۔ وہ حسب دفعہ ۹۷ تعزیرات ہند مستفید ہوں گے۔ اور کسی جرم کے مرتکب نہ کہلائینگے اور ملزم کو کوئی حق قانونی حفاظت خود اختیاری کا نہ ہوگا۔ اور جرم دفعہ ۴۵۸ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ اور حکم سزا حبس دوام بعبور دریائے شور قائم و بحال رکھا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۳۵ سنہ ۱۹۳۸ء پشاور۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۱ صفحہ ۶۴۴۔

مانع العقل وغیرہ کے دفعیہ میں استحقاق حفاظت خود اختیاری

دفعہ ۹۸: جب کہ کوئی فعل مرتکب کی کم عمری یا سمجھ پختہ نہ ہونے یا فتور عقل یا نشہ میں ہونیکے سبب سے یا اُس کی غلط فہمی کی جہت سے جرم نہ ہو۔ ورنہ اور حالت میں جرم ہوتا۔ تو ہر شخص کو اس فعل کے دفعیہ میں وہی استحقاق خود اختیاری حاصل ہے۔ جو اس حال میں ہوتا۔ جبکہ وہ فعل جرم ہوتا۔

(۱۷) حسب منشائے دفعہ ۹۷ تعزیرات ہند ہر ایک شخص کو اپنے اور دوسرے شخص کے جسم کو جرم سے بچانے کے لئے استحقاق حفاظت خود اختیاری دیا گیا ہے۔ اور زیر دفعہ ۱۰۲ تعزیرات ہند یہ استحقاق اُس وقت سے شروع ہو جاتا ہے۔ جب کہ ارتکاب جرم کے اقدام یا دھمکی سے جسم کے لئے خطرہ کا اندیشہ معقول وجہ سے پیدا ہو۔ اور اس وقت تک قائم رہتا ہے۔ جب تک کہ جسم کے لئے خطرہ کا اندیشہ قائم رہے۔ اور جن جرائم کا متذکرہ بدفعہ ۱۰۰ و ۱۰۱ و ۱۰۳ تعزیرات ہند میں کیا گیا ہے۔ اور اس قانون کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ جب ہلاکت یا ضرر شدید کا اندیشہ ہو۔ اس کو استعمال کرنا چاہیئے۔ بلکہ تا حدیکہ اس فعل کے ہر حالت میں استحقاق حفاظت خود اختیاری اپنے اور دوسرے شخص کے بچاؤ کے لئے مستعمل ہو سکتا ہے۔ حکم سزا مقدمہ ہذا منسوخ کیا گیا۔ اور باستعمال استحقاق حفاظت خود اختیاری اپیلانٹ بری کیا گیا۔ اور قرار دیا گیا۔ کہ اپیلانٹ نے استحقاق حفاظت خود اختیاری سے تجاوز نہیں کیا ہے۔ کرمینل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۴۸ سنہ ۱۹۳۳ء رنگون انڈین کیسز جلد ۱۴۶ صفحہ ۲۱۲۔

(۱۸) ایک مقدمہ میں بچوں کی لڑائی پر مسمیان شاہ محمد و عطا محمد برادران حقیقی کی لڑائی ہو گئی تھی۔ اور شاہ محمد نے اپنے بھائی عطا محمد کو زینہ آہنی سے دھمکایا۔ کہ بچوں کی لڑائی میں کیوں لڑائی پر آمادہ ہوتا ہے۔ اس پر عطا محمد نے شاہ محمد کے سر پر لاٹھی ماری جس سے شاہ محمد ضرب لاٹھی سے مر گیا۔ اور عدالت سشن سے مجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند بمنشائے دفعہ ۳۴ ضابطہ فوجداری کا غذات ہائیکورٹ لاہور میں پیش کئے گئے۔ اور ملزم کا اپیل پیش ہوا۔ جس پر لاہور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزم نے حق حفاظت خود اختیاری سے تجاوز نہیں کیا ہے۔ اور ملزم کو واقعی مہلک سے حملہ کا اندیشہ تھا اور بمنظوری اپیل ملزم حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۵۱ سنہ ۱۹۳۵ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۳ صفحہ ۶۲۶۔

(۱۹) رجکیہ ملزم زرشتی بیوہ دختر زرداد جو اپنے مکان میں سو رہی تھی۔ اور زرداد بیٹھک مکان میں سو رہا تھا ملزم بوقت نصف شب داخل ہو گیا۔ اور چوکیدار حلقہ نے بہ سلسلہ گشت ملزم کو مکان میں داخل ہوتا دیکھ کر مسمی زرداد والا مسمات زرشتی کو اطلاع کر دی تھی۔ جس پر زرداد شمس الحق۔ چوکیدار حبیب الحق شہزادہ، فضل میر مکان پر گئے۔ اور کنڈہ زرشتی سے کھلوا کر اندر گئے۔ اور دیا سلائی

صحیح الحواس یا مجاز یا غیر مجاز ہونا یا کسی غلطی سے عمل کرتا ہو"۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں نانو کی دوکان میں دو شرابی داخل ہو گئے تھے۔ جن کو اس نے باہر نکال دیا، باہر آ کر دو کا ندار کو گالیاں دینی شروع کر دیں اور اس کے مزاحم ہوئے اور وہاں رام لال کے بیٹا نے پر شرابیوں کی لڑائی ہو گئی۔ پولیس افسر نے ان کو گرفتار کرنا چاہا، انہوں نے مزاحمت کی تھی۔ مجسٹریٹ نے رام لال وغیرہ کو سزا دیدی جنہوں نے شرابیوں سے لڑائی کی تھی اور ایک سپاہی شرابی کے لب پر ضرب ماری تھی۔ چنانچہ ہائیکورٹ رنگون میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ رام لال وغیرہ کو قانوناً حق حفاظت خود اختیاری تھا۔ شرابی گو قانوناً خاص صورت میں مستثنیٰ ہیں، لیکن ان کے مقابلے میں جب کہ ان سے جسم و مال کو نقصان کا خطرہ ہو تو ہر ایک شخص کو تا حد روک اس حملہ کے استحقاق قانون حفاظت مال و جسم کا حاصل ہے۔ رام لال کا اپیل منظور کر کے بری کیا گیا۔ اور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۴۳۵ سنہ ۱۹۲۴ء رنگون انڈین کیسز جلد ۱۰۱ صفحہ ۷۷ لب ٹ

افعال جن کے دفعیہ میں استحقاق حفاظت خود اختیاری نہیں ہے،

دفعہ ۹۹: جس فعل سے ہلاکت یا ضرر شدید پہونچنے کا اندیشہ معقول وجہ سے نہ ہو، اس فعل کے دفعیہ میں کوئی استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل نہیں ہے، اس حالت میں کہ اس فعل کا ارتکاب یا اقدام کسی سرکاری ملازم کی جانب سے نیک نیتی سے باعتبار اس کے عہدے کے ظہور میں آئے، گو وہ فعل قانون کی رو سے دراصل جائز نہ ہو"۔

شرح

دفعہ ہذا میں بلحاظ مراعات خدمات سرکاری ہر ایسے شخص کے مقابلہ میں جو باعتبار عہدہ ملازمت سرکاری یا بحیثیت سرکاری ملازم نیک نیتی سے عمل کرتا ہو استحقاق حفاظت خود اختیاری اسکے مقابلے میں عطا نہیں کیا گیا ہے۔ عام اس سے کہ وہ فعل سرکاری ملازم نے ہدایت قانونی کے مغائر کیا ہو لیکن جبکہ ضرر شدید یا ہلاکت کا اندیشہ معقول وجوہ سے معمل سرکاری ظاہر ہو تو یہ حق حفاظت سرکاری ملازم برقرار نہیں رکھا گیا ہے۔ لیکن اس فقرہ قانونی مابعد میں یہ شرط مقدم ہے

تمثیلات

(الف) اگر زید جنون کے غلبے میں بکر کی ہلاکت کا اقدام کرے۔ تو زید گو زیر دفعہ ۸۴ تعزیرات ہند کسی جرم کا مجرم نہیں ہے۔ لیکن تاہم بکر کو وہی استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل ہے۔ جو اس حالت میں ہونا چاہیے کہ زید صحیح العقل ہوتا۔

(ب) اگر زید رات کیوقت کسی ایسے گھر میں جائے جس میں جانے کا وہ "قانوناً" مجاز ہے۔ اور بکر گھر والا نیک نیتی سے زید کو نقب زن جان کر زید پر حملہ کرے تو بکر اس غلط تفہیم سے گو کسی جرم کا مجرم نہیں ہے۔ مگر زید کو بکر کے حملہ کے دفعیہ میں وہی استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل ہے، جو اس حالت میں ہوتا۔ جبکہ بکر ایسی غلط فہمی سے عمل نہ کرتا۔

شرح بدفعہ ہذا جبکہ کسی شخص کا فعل زیر دفعہ ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ بوجہ کم عمری یا فتور عقل یا کسی غلط فہمی سے جیسا کہ تحت دفعہ ہذا تمثیلات میں تصریح کی گئی ہے۔ جرم نہ ہو۔ تو اس شخص کو اس فعل کے دفعیہ میں وہی استحقاق عطا کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اس حال میں استحقاق حفاظت خود اختیاری ہوتا ہے جبکہ وہ فعل جرم ہوتا ہے۔ مثلاً اگر مجنون یا کوئی مسلوب الحواس یا پاگل کسی شخص پر حملہ کرے۔ تو اُسکے مقابلہ میں اس شخص کو اور نیز دوسرے شخص کو بمنشاء دفعہ ۹۷ تعزیرات ہند، اُس کی روک کیلئے اس قدر جبر عمل میں لاوے۔ کہ جس سے اس کا انسداد ہو سکتا ہو اور اگر بلا ضرر شدید یا ہلاکت اور طور سے بچاؤ نہ ہو سکتا ہو۔ تو بالضمام دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ہند ضرر شدید یا ہلاکت تک عمل میں لا سکتا ہے۔

اصول بدفعہ ہذا حفاظت جسمانی و آسایش عامہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے خاصہ طبیعت انسانی کا ہر حالت میں لحاظ رکھا گیا ہے۔ اور یہ اصول قانونی قدرت جب ظاہری زیردستی کسی شخص پر وقوع میں آوے۔ تو اسکو جائز ہے۔ کہ وہ اُس انصاف کی تعمیل کرے۔ جس کی ہدایت اُس کو طبیعت سے ہوتی ہو، کیونکہ فطرت انسانی کا اقتضاء یہی ہے۔ کہ ہر ایک قسم کے حملہ کیوقت حفاظت جان و مال خود کرے۔ بلا لحاظ اسکے کہ حملہ آور مجنون یا مخبوط الحواس یا صحیح یا غیر

سشن کے بعد اپیل ملزمان کی جانب سے پٹنہ ہائیکورٹ میں کیا گیا جس پر قرار دیا گیا۔ کہ مستغیث قبضہ اراضی متنازعہ پر ملزمان تسلیم کرتا ہے۔ اور ملزمان حق حفاظت خود اختیاری کے استعمال میں لانے پر استدلال کرتے ہیں۔ اور تھانہ میں اطلاع کا دینا منجانب ملزمان ظاہر ہے۔ اس لئے ملزمان کو حق تھا کہ لوگوں کو جمع کرتے۔ اور مسلح کر کے بخود کاٹنے سے اُن کو روکتے۔ بحالات واقعات مقدمہ ملزمان کو بدفعہ ۹۷ تعزیرات ہند حق حفاظت خود اختیاری حاصل تھا۔ اور حکم عدالت ماتحت قابل تنسیخ ہے۔ اسلئے حکم منسوخ کیا جا کر ملزمان بری کئے گئے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۸۳۴ پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۴۸ صفحہ ۱۶۲ سنہ ۱۹۱۸ء پٹنہ صفحہ ۳۵۹۔ ۳۰ پٹنہ لا جرنل صفحہ ۶۵۳۔

(۳) یہ امر ضروری ہے۔ کہ حملہ آور سرکاری ملازم ہونا جانتا ہو۔ اور بصورت لاعلمی اگر سرکاری ملازم کے مقابلہ میں مزاحمت ہو جاوے۔ تو ذمہ داری دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند عائد نہ ہوگی اور جب سرکاری ملازم نیک نیتی سے اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں کوئی امر خلاف ضابطہ ناجائز اختیار کرے۔ تو اس شخص کو جس کے مقابلہ میں وہ نفاذ اختیارات حق حفاظت خود اختیاری عمل میں لاتا ہو۔ تو وہ کسی جرم کا مجرم نہ ہوگا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۵۰۱ الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۵۴۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء الہ آباد صفحہ ۶۴۵۔ ۲۲ آل لا جرنل صفحہ ۵۰۱۔ ۵ لا رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۷۷۔

(۴) سردار گوبخش سنگھ انکم ٹیکس افسر روئی کے کارخانہ مسمیان رکھی رام و کندن لعل کے مقام کیتھل گیا اور حساب دیکھنے کی خواہش کی۔ فرم والوں نے دفتر خود سے کتب حساب لا کر کہا۔ کہ آج ہمارا افسر آجائیگا۔ اُس وقت مہتمم آپ کو سمجھا دیگا۔ اس پر تکرار ہو گیا۔ ملزمان کے خلاف بدفعہ ۳۵۳ و ۴۷ تعزیرات ہند کا استغاثہ کر دیا۔ اور ملزمان کو مجسٹریٹ نے سزا دیدی تھی جس کی نگرانی ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ حسب دفعہ ۲۲ انکم ٹیکس ایکٹ فرم کا حساب معائنہ کرنے کے لئے بذریعہ نوٹس ضابطہ اطلاع دیگا لیکن اُس کو یہ اختیار نہیں ہے۔ کہ کارخانہ میں داخل ہو کر اُن کو حساب معائنہ کرانے کے لئے مجبور کرے۔ اُس کا ایسا کرنا مداخلت بیجا ہوگا۔ اور ذمہ داری دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند کارخانہ والوں پر عائد نہ ہوگی۔ افسر انکم ٹیکس کا فعل نیک نیتی پر مبنی ہوتا نہ کیا جائیگا۔ اور خلاف قانون دبہ خلاف حیثیت منصبی عمل ہوگا۔ نگرانی منظور کی جا کر حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۷۷۲ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۹۵ صفحہ ۲۰۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۳۳۶۔ ۷ لاہور صفحہ ۱۰۴۔ ۲۷ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۲۹۸۔

(۵) جب سرکاری ملازم بحیثیت منصبی عمل کرتا ہو۔ گو وہ عمل کسی قدر ناجائز ہو۔ لیکن نیک نیتی سے

کہ پابندی دفعہ ۱۰۵ تعزیرات ہند نہایت احتیاط وہوشیاری سے اس اختیار عہدہ کا نفاذ بحدود علاقہ خود استعمال کیا جانا چاہیئے۔ ورنہ اس حیثیت منصبی جس کے لحاظ سے جو رعایت یا عزاز ملازمت دی گئی ہے حاصل نہ رہے گی

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) ایک مقدمہ میں مستغیث معہ ہمراہیان فصل کاٹ رہا تھا۔ کہ مسمی فوجدار راے گھوڑے پر سوار ہو کر معہ ہمراہیان کھیت میں گیا۔ وہاں جا کر حملہ کر دیا جس سے ایک آدمی مستغیثان ہلاک ہوگیا۔ اور ایک آدمی مضروب ہوا تھا۔ مستغیثان کے استغاثہ پر مجسٹریٹ نے مقدمہ بجرم دفعہ ۳۰۲ و ۱۴۸ تعزیرات ہند سپرد سشن کر دیا تھا۔ اور عدالت سشن میں یہ امر ثابت ہوا۔ کہ دراصل وہ مستغیثان نے کاشت نہ کیا تھا۔ بلکہ ملزمان نے اسکو کاشت کیا تھا۔ اور کہا۔ کہ چونکہ فریقین میں لڑائی ہوئی ہے۔ اس لئے کسی فریق کو حق حفاظت خود اختیاری حاصل نہیں ہے اگر کسی فریق کو حفاظت خود اختیاری سمجھا جاوے۔ تاہم اس کے استعمال سے تجاوز کیا گیا ہے۔ اسلئے ملزمان کو سزا دی گئی تھی۔ ملزمان کے اپیل پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ تعزیرات ہند کے ہر ایک جرم میں تا حد انسداد اس جرم کے حق حفاظت خود اختیاری حاصل ہوتا ہے۔ اور جب فریق قابض ملکیت مال خود میں کسی دوسرے شخص کی مداخلت دیکھے۔ اور وہ مداخلت بجرم تعزیرات ہند کی حد تک پہونچتی ہو۔ تو وہ اس کو استحقاق ہے۔ کہ بزور اس کا انسداد کرے۔ اور اسکی روک کے لئے امداد یا ہتھیار مناسب بہم پہونچاوے بشرطیکہ اس وقت اس کو پولیس سے امداد حاصل کرنے کا موقعہ نہ ہو۔ بمنظوری اپیل ملزمان حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۱۸۱۲ پٹنہ ۔ انڈین کیسیز جلد ۳۱ صفحہ ۳۴۳ پٹنہ لاجرنل صفحہ ۹۱۸ ۔ ۳ پٹنہ لاویکلی صفحہ ۱۱۱۔

(۲) مسمیان بیرن سنگھ و گھنشام سنگھ اپنے کھیت میں بوقت صبح نخود کاٹ رہے تھے مسمیان سندر بخش معہ دیگر ہمراہیان ۱۶-۱۷ مسلحہ تلواروں، لاٹھیوں و گنڈاسوں کے کھیت مذکور میں آئے۔ اور وہ رشید کی نخود سے ان کو منع کیا تھا۔ انہوں نے انکار کر دیا جس پر گھنشام بھاگ گیا۔ اور بیرن کے تلوار لگی جس سے وہ گر گیا تھا۔ ڈاکٹری شہادت سے سر کی ضرب شدید تھی باقی ضربات خفیف تھیں۔ چنانچہ عدالت سے پانچ ملزمان کو بجرم دفعہ ۱۴۸ اور ۳۲۶ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ لیکن مثل سے یہ امر ثابت ہوا تھا۔ کہ اول گھنشام سنگھ نے مسمی سندر بخش کے لاٹھی ماری تھی اور لڑائی سے پیشتر حملہ آوران نے پولیس کو بھی اطلاع کر دی تھی۔ جو معاً بر موقعہ نہیں آسکی تھی۔ اور یہ امر ثابت تھا۔ کہ اراضی پر قبضہ ملزمان کا تھا۔ اور فریق دوسرا دعوے رکھتا تھا۔ اور عدالت

رپورٹر سنہ ۱۹۳۰ء لاہور صفحہ ۳۴۸ - ۳۱ پنجاب لاء رپورٹ صفحہ ۲۸۵"

(۸) ایک شخص نے ایک جھونپڑی بسوہ دار دیہہ کی اراضی میں لگائی تھی۔ بسوہ دار مالک اراضی نے دعوے کر کے ڈگری حاصل کر لی تھی۔ اور جھونپڑی اٹھوانے کا حکم ناظر عدالت لیکر گیا۔ وہاں مدیون ڈگری نے مزاحمت کی، جس پر جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند عائد کیا جا کر سزا دیگئی تھی۔ ملزم کی درخواست پر کلکتہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ مدیون ڈگری کو حسب شرط دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند حق حفاظت قانونی نہ تھا۔ صحیح طور پر جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند میں سزایاب ہوا۔ اور درخواست نامنظور کر دی گئی، اور حکم سزا قائم رہا۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۴ صفحہ ۸۱۰ - ۳۷ کلکتہ لاء جرنل صفحہ ۱۴۱ سنہ ۱۹۳۳ء - کریمنل کیسز صفحہ ۶۴۷ - کریمنل لاء جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۸۲۶ - ۶ رپورٹ کیسز صفحہ ۵۴ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ صفحہ ۴۶۹ ۔

(۹) زیر دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند سرکاری ملازم کی حفاظت بشرائط معینہ دفعہ مسطور کی گئی ہے اور ایک خفیف نقص منصبی سے بہ نیک نیتی عمل کرنے سے متعلق ہے۔ لیکن جہاں منصب بھی موجود نہ ہو وہاں تحفظ دفعہ مذکور حاصل نہ ہوگی۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۲ صفحہ ۱۶۰ - کریمنل لاء جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۲۶۹ - انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ صفحہ ۱۲۵ سنہ ۱۹۳۲ء کریمنل کیسز صفحہ ۸۵۳ - ۱۱ پٹنہ صفحہ ۳۴۷ - ۱۳ پٹنہ لاء ٹائمز صفحہ ۵۰۲ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء پٹنہ صفحہ ۳۱۵

(۱۰) ایک سب انسپکٹر پولیس نے خلاف احکام دفعہ ۱۶۵ ضابطہ فوجداری ایک سائیکل مسروقہ کی تلاشی مکان لینی چاہی تھی جس پر صاحب مکان نے سب انسپکٹر پولیس کو تلاشی کرنے سے روکا تھا اور اس کو دھکا دیا۔ جس کو بدفعہ ۳۵۳ تعزیرات ہند عدالت سے سزا دی گئی تھی۔ ملزم کی درخواست پر پٹنہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ بحالات واقعات، مقدمہ ملزم کا انکار تلاشی اور سب انسپکٹر پولیس کو ہاتھ سے علیحدہ کرنا جرم دفعہ ۳۵۳ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ جب کہ حسب منشاء دفعہ ۱۶۵ ضابطہ فوجداری سب انسپکٹر پولیس نے عمل نہیں کیا ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۶ صفحہ ۶۰ - کریمنل لاء جرنل جلد ۳۳ صفحہ ۲۲۳ - انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء پٹنہ صفحہ ۶۰ - ۱۰ پٹنہ صفحہ ۸۲۱ - ۱۳ پٹنہ لاء ٹائمز صفحہ ۴۳ سنہ ۱۹۳۲ء - کریمنل کیسز صفحہ ۹۹ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء پٹنہ صفحہ ۶۶

(۱۱) سب انسپکٹر پولیس جس کے وردی پہنی ہوئی تھی۔ بددیانتی سے اختیارات سرکاری ملازم کا نفاذ کیا تھا، اور یہ نفاذ نہایت خلاف قانون و قابل الزام تھا۔ اس لئے بالمقابل شخص دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند کی شروط کا پابند ہوگا۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۸ صفحہ ۸۷۰ - ۶ رپورٹ اودھ صفحہ ۴۴ کریمنل

اُس کو صحیح سمجھتا ہو، اس کے مقابلے میں کسی شخص کو حق حفاظت اختیاری حاصل نہیں ہے۔ تا وقتیکہ اُس سرکاری ملازم کے فعل سے ہلاکت یا ضرر شدید کا اندیشہ معقول وجوہ سے نہ ہو۔ اور جب سرکاری ملازم ایک وارنٹ قرقی ناجائز کی بہ حیثیت سرکاری منصب تعمیل کرتا ہو۔ تو کوئی شخص مجاز نہیں ہے۔ کہ اس سرکاری ملازم کو زدوضرب کرے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۹۷۲ انڈین کیسز جلد ۱۰۵ صفحہ ۳۶۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۱۸۵۔ ۲۸ پنجاب لاء رپورٹ صفحہ ۲۹۰۔

(۶) مسمی ولی محمد کنسٹبل پولیس ہمراہیان ایک مکان کی تلاشی لے رہا تھا۔ اور گرفتاری طلب اشخاص کو گرفتار کر لیا تھا۔ جن کو متعلقین گرفتاری طلب اشخاص نے حراست سے جبراً چھوڑا لیا تھا اور عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے بجرم دفعات ۳۵۳ و ۲۲۴ و ۲۲۵ تعزیرات ہند ملزمان سزایاب ہوئے تھے۔ اپیل پر عدالت سشن سے یہ امر ثابت ہوا۔ کہ کنسٹبل پولیس باوردی نہ تھا اور نہ اُن اشخاص کو یہ بتلایا گیا تھا۔ کہ ضمانت امر متنازعہ میں لی جا سکتی ہے۔ لیکن تاہم ملزمان کو بدفعہ ۲۲۴ تعزیرات ہند حکم سزا قائم رکھا گیا جس کے خلاف درخواست ملزمان ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزمان چار ماہ سے جیل میں مقید ہیں چھ چھ ماہ سزائے قید کم کی جا کر حکم سزا بحال رکھا گیا۔ اور قرار دیا گیا۔ کہ گو گرفتاری قانوناً ناجائز تھی۔ تاہم ملزمان کو سرکاری ملازم کے مقابلہ میں جب کہ نیک نیتی سے عمل کر رہا تھا۔ ملزمان کو حق حفاظت خود اختیاری حاصل نہ تھا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۹۶ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۶ صفحہ ۱۸۵ ب و آل انڈیا کرمینل رپورٹ صفحہ ۲۸۷۔

(۷) جب کوئی افسر پولیس بہ تعمیل حکم خلاف قانون سپرنٹنڈنٹ پولیس گرفتاری کرے تو شخص گرفتاری طلب کو استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل ہے۔ کہ وہ اس حق حفاظت کو عمل میں لائے۔ جب کہ اُس کو سرکاری ملازم سے ضرر پہونچنے کا خطرہ ہو، اور اس حکم کی تعمیل میں سب انسپکٹر پولیس کو ضرر شدید پہونچے، لو شرائط دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند عاید نہ ہوگی اور ایسے خلاف قانون حکم کی تعمیل میں جرم دفعہ ۳۳۳ تعزیرات ہند نہ ہوگا بمنظوری ڈیل ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزمان کے لاٹھیوں کی ضربات کے نشانات جسم پر موجود ہیں۔ جو افسران پولیس نے اُن کے لگائی ہیں، تو ایسی صورت میں ملزمان کو حق حفاظت خود اختیاری حاصل تھا۔ جس قدر کہ استعمال کیا گیا ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۹۶۴ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۱ صفحہ ۷۳۴۔ آل انڈیا

(۱۵) ایک مقدمہ دیوانی میں مدعی کی درخواست قبضہ بموجب آرڈر ۲۱ ضمن ۳۲ ضابطہ عدالت میں پیش ہوئی۔ جس پر عدالت سے بجائے اس کے کہ مدیون کے پاس بتقرر تاریخ اطلاع دی جاتی کہ وجہ ظاہر کرے۔ کہ کیوں اس کو قید نہ کیا جاوے۔ وارنٹ گرفتاری جاری کر دیا۔ اور اس کے ساتھ ایک اطلاعنامہ بھی بھیجدیا۔ جس اطلاعنامہ کے لینے سے مدیون نے انکار کر دیا۔ اور جب گرفتاری کا عمل چپڑاسی نے کیا تو مدیون نے مع ہمراہیان مزاحمت کی۔ جس پر بجرم دفعہ ۳۵۳ و ۲۲۵ ب تعزیرات ہند ملزمان کے خلاف مقدمات قائم کئے جا کر مجسٹریٹ نے سزا دی۔ چنانچہ حسب قاعدہ ہائیکورٹ پٹنہ میں اپیل ملزمان پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزمان کو کوئی خطرہ قانونی نہیں تھا۔ اپیل نا منظور کئے گئے۔ اور قرار دیا گیا۔ کہ اگر خاص صورت ہائے میں سرکاری ملازم اختیارات ذاتی سے خفیف تجاوز کرے۔ تو بدفعہ ۹۹ تعزیرات ہند سرکاری ملازم کے مقابلہ میں استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل نہیں رہتا ہے لیکن جہاں خلاف قانون عمل ہو جیسا کہ ایک مقدمہ میں وارنٹ پر مہر عدالت نہیں تھی۔ اور وہاں جرم مزاحمت بدفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند ملزمان پر عاید کیا گیا تھا۔ وہاں ملزمان بری کئے گئے تھے۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۱ء پٹنہ صفحہ ۲۴۷ اس عدالت کا فیصلہ ہے۔ اور جب کہ بالکل منصب و اختیار سرکاری ملازم کو نہ ہو۔ اور خلاف قانون عمل ہو۔ وہاں بمثل فیصلہ انڈین کیسز جلد ۹۳ صفحہ ۷۴۶ عمل کیا جاتا ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۴ صفحہ ۹۶۳ سنہ ۱۹۲۳ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۷۲ صفحہ ۱۲۰۔

(۱۶) ایک مقدمہ میں وارنٹ قرقی پر بجائے دستخط کلکٹر بنوز مقدمہ عدالت کے ڈپٹی کلکٹر کے دستخط تھے۔ اور قرق امین نے تعمیل کرانی چاہی۔ تو مدعا علیہ و ہمراہیان نے مزاحمت کی۔ اور جرم دفعہ ۱۴۷ و ۳۲۵ تعزیرات ہند جس کا مقدمہ باقاعدہ دائر ہو کر ملزمان سزایاب ہوئے جس کی نگرانی بحکم سشن جج پر ہائیکورٹ اودھ سے قرار دیا گیا۔ کہ اگر وارنٹ پر دستخط بجائے ڈپٹی کلکٹر کے افسر مجاز کے ہونے تھے تاہم وہ وارنٹ جائز تھا۔ اور کوئی خطرہ ضرر شدید یا ہلاکت کا نہ تھا بشہادت استغاثہ مجرمیت ثابت ہے۔ اپیل ملزمان نا منظور حکم سزا بحال رکھا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۲۲۷ سنہ ۱۹۳۳ء اودھ چیف کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۴ صفحہ ۲۵۶ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۶۰۱ ۔ ۱۹ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۷۶۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء اودھ صفحہ ۲۲۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء اودھ صفحہ ۲۷۶۔

(۱۷) ایک مقدمہ دیوانی میں اظہار حلفیہ کے بعد اور قبل فیصلہ بموجب آرڈر ۳۸ ضمن ۵۰

لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۸۰۴ - آل لاجرنل رپورٹس سنہ ۱۹۳۴ء اودھ صفحہ ۲۲۹ - ۱۱ - اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۳۳۷ سنہ ۱۹۳۴ء کریمنل کیسز صفحہ ۲۴۹ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء اودھ صفحہ ۱۲۴

(۱۲) ایک وارنٹ قرقی خلاف اختیار سب جج اجرائے ہو کر چپراسی عدالت کو تعمیل کے لئے دیا گیا تھا جہاں مدیون ڈگری نے اس کی مزاحمت کی تھی۔ جس کو بدفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ مدراس ہائیکورٹ میں درخواست ملزم پیش ہو کر قرار دیا گیا تھا۔ کہ جب اجرائے وارنٹ خلاف اختیار جاری کیا گیا تھا۔ تو جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند بعدم موجودگی اجزائے قانون ثبوت طلب دفعہ مذکور عائد نہیں ہوتا ہے۔ اور شرط دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند غیر متعلق ہے۔ ملزم کی درخواست منظور کی جا کر حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ ۷ رپورٹ مدراس صفحہ ۲۳۴ - آل لاجرنل سنہ ۱۹۳۴ء مدراس ۸۶۴ سنہ ۱۹۳۴ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۱۲۳۰ - ۴۰ لا ویکلی صفحہ ۵۹۴ سنہ ۱۹۳۴ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۲۸۷ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء مدراس صفحہ ۶۶۴ - ۶۷ مدراس لاجرنل صفحہ ۵۱۰ -

(۱۳) جب کہ ایک پولیس افسر کو وارنٹ قابل ضمانت دیا گیا تھا۔ اور ملزم گرفتاری طلب کو بغیر اسکو علم کرنے وارنٹ قابل ضمانت کے گرفتار کر کے لے گیا تھا۔ اور جب ملزم نے خود ضمانت کے لئے پولیس افسر کو کہا۔ تو اس نے انکار کر دیا۔ تو ایسی صورت میں پولیس افسر کا نیک نیتی سے عمل کرنا نہ کہا جائیگا۔ اور نہ وہ دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند کا استفادہ حاصل کر سکتا ہے۔ اور اس کو اس گرفتاری میں استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۸ صفحہ ۱۰۴۹ - ۸ رپورٹ آل صفحہ ۳۶۵ - ۳۶ - کریمنل لاجرنل صفحہ ۱۵۰۱ سنہ ۱۹۳۵ء آل کریمنل کیسز صفحہ ۱۹۵ سنہ ۱۹۳۵ء آل ویکلی رپورٹ صفحہ ۵ - ۹ سنہ ۱۹۳۵ء آل لاجرنل صفحہ ۹۵۰ سنہ ۱۹۳۵ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۲۲۹ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد صفحہ ۹۱۳ -

(۱۴) جب کہ چپراسی عدالت معہ ہمراہی ڈگریدار کو ٹھہ دانہ مفصل کی قرقی کے لئے بحکم جج گئے تھے تو مدیون ڈگری نے قرقی کرنے میں مزاحمت کی تھی۔ اور حق حفاظت خود اختیاری پر استدلال کیا تھا۔ مگر عدالت سے مدیون ڈگری بدفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند سزایاب ہوا تھا۔ ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ چپراسی نے بحیثیت منصبی نیک نیتی سے عمل کیا ہے۔ اس لئے بموجب حکم شرط دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند محفوظ ہے۔ مدیون ڈگری کو کوئی حق حفاظت خود اختیاری حاصل نہ تھا۔ درخواست ملزم نامنظور کی گئی۔ اور حکم سزا قائم رہا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۱۸۶ لاہور سنہ ۱۹۳۷ء - انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۱۹۰ -

کا ارتکاب یا اقدام کسی ایسے سرکاری ملازم کی ہدایت سے ظہور میں آئے۔ جو نیک نیتی سے اپنے عہدے کے اعتبار سے عمل کرتا ہو۔ مگر وہ ہدایت قانون کی رو سے دراصل جائز نہ ہو۔

شرح

ضمن ۱ و ۲ میں محض الفاظ سرکاری ملازم کی ہدایت سے وہ فعل ظہور میں آئے۔ گو وہ ہدایت قانون کی رو سے جائز نہ ہو۔ معمولی امتیاز ہے۔ اور جب سرکاری ملازم یا بہ ہدایت سرکاری ملازم کوئی فعل خلاف قانون و خلاف اختیار کیا جاوے۔ وہ ہر دو ضمن ہائے ہیں جس سے کسی ضمن سے متعلق نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ ضمن اس صورت میں منطبق ہونگے جب کہ فعل یا ہدایت ایک خفیف خاص صورت متجاوز از اختیار ہو جائے۔ یا غلط فہمی سے یا مناسب امر کو نیک نیتی سے جائز سمجھا گیا ہو۔ مثلاً مال قرقی طلب بجائے زید کے بکر کا مال غلط فہمی سے باعتبار ذلیدار قرق کر لیا جاوے۔ اور بکر اور اس کے ہمراہیان مزاحمت کریں۔ تو باوجود غلط فہمی واقعہ کے استحقاق حفاظت خود اختیاری بکر و ہمراہیان کو حاصل نہیں ہوگا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں وارنٹ قرقی جمعدار رام لال لیکر گیا تھا۔ جس کو مدیون نے مزاحمت کی۔ اور اسکو ضرر پہونچایا جس پر ملزم کو سزا دی گئی تھی سشن جج کے فیصلہ کا اپیل ہائیکورٹ میں ملزمان نے کیا۔ جس پر لاہور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ کسی شخص کو منشائے دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند استحقاق حفاظت خود اختیاری نہیں ہے۔ تاوقتیکہ سرکاری ملازم کے فعل سے ضرر شدید یا ہلاکت کا اندیشہ نہ ہو۔ ملزم کو یہ حق نہیں تھا۔ کہ سرکاری ملازم کہ جب وہ نیک نیتی سے فرائض مفوضہ پر عمل کر رہا تھا۔ گو وارنٹ میں نقص ہو۔ لیکن اس کو ضرر نہیں پہونچایا جا سکتا ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۹۲۲ سنہ ۱۹۲۷ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۵ صفحہ ۳۶۸۔

(۲) جب کہ مہلوک بغیر ہتیار کے ہو جاوے۔ اور اس کو کسی کی امداد نہ ہو۔ تو ملزم اس کو ضرر پہونچا کر استحقاق حفاظت خود اختیاری کو پیش نہیں کر سکتا ہے۔ جب کہ قبل از ضرر پہنچانے کے ملزم اسکو بے ہتیار کر چکا ہو۔ ملزم کو بجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند بجائے سزائے موت کے بلحاظ اسکی عمر اور حالات کے حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم دیا گیا۔ اور حکم سشن جج سزائے موت منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۹۱۴ سنہ ۱۹۳۵ء پشاور جوڈیشل کمشنر کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۶

کے عدالت سے قرقی کے لئے حکم جاری ہوا۔ اور مسمی رام ناتھ وکیل مدعی کو حکمنامہ قرقی تعمیلاً دیا گیا تھا۔ جس کی تعمیل کے وقت عزیز وکیل پر مدیون وہمراہیان نے حملہ کر دیا۔ جس پر مسمیان بیج سنگھ و وزیا و مولچند و دیگر ہمراہیان کو بجرم دفعات ۱۴۷ و ۳۲۵ و ۳۲۳ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے سزا دی گئی تھی۔ جس کی با ضابطہ نگرانی الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جب وکیل فریق مدعی کو حکم قرقی تعمیلاً دیا جاوے۔ اور امین قرقی یا بیلف موجود نہ ہو۔ تو اس وقت وکیل تعمیل کنندہ حکمنامہ قرقی جب کہ وہ نیک نیتی سے اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف ہو۔ اس کی حیثیت حسب معنی دفعہ ۲۱ سرکاری ملازم کی ہے۔ اس لئے مقابلہ میں استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل نہیں ہوتا ہے۔ اور جس کمرہ مدیون میں مال کا ہونا ڈگریدار تعمیل کنندہ حکمنامہ قرقی باور کرتا ہو۔ کہ اس کمرہ میں مال موجود ہے۔ تو یہ امر اطمینان اس مال کے قرق کرنے کے لئے کافی وجہ ہے۔ کسی کمرہ مدیون ڈگری کی خصوصیت نہیں ہے۔ اور بموجب ہندو لا کسی حصہ مکان کی رہائش مدیون اس کے اس حصہ کو مشترکہ نہیں بناتی ہے۔ ملزمان کی درخواست ہائے ڈسمس کی گئیں۔ اور حکم سزا عدالت قائم رہا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۵۰۴ سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۴ صفحہ ۶۳۱۔ ۷ رولنگز الہ آباد صفحہ ۷۷۸۔ سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد ویکلی رپورٹ صفحہ ۲۰۶ سنہ ۱۹۳۵ء کریمنل کیسز صفحہ ۵۸۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد صفحہ ۹۰۴۔

(۱۸) ملزم محمد شفیع نے ایک شخص کی عورت کو کھیت میں زنا بالجبر کیلئے پکڑ کر اس پر حملہ کیا تھا۔ جو شور کرنے پر شوہر اسکا آگیا۔ اور ملزم کو مارا جس سے وہ ہلاک ہو گیا تھا۔ اور گواہان استغاثہ ناقابل اعتبار سمجھے گئے تھے۔ ملزم کا اقبال جرم تھا جس میں کچھ بیان جھوٹا اور کچھ سچا تھا۔ عدالت سشن سے مقدمہ لاہور ہائیکورٹ میں پیش کیا گیا تھا۔ ہائیکورٹ لاہور سے قرار پایا گیا۔ کہ ملزم کے اقبال کا جو جزو جھوٹا ہے۔ اور جو جزو سچا ہے۔ اس کو کلیتاً نظر انداز کر دیا جاوے۔ تاہم اصلی واقعہ کا انکشاف ہوتا ہے۔ اس لئے ملزم کو حسب دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ہند استحقاق حفاظت خود اختیاری تھا۔ اس لئے اس کو بری کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۲۸۱ سنہ ۱۹۳۵ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۳ صفحہ ۱۹۔

ضمن (۲) جس فعل سے ہلاکت یا ضرر شدید پہنچنے کا اندیشہ معقول وجہ سے نہ ہو۔ اس فعل کے دفعیہ میں کوئی استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل نہیں ہے۔ اس حال میں کہ اس فعل

شرح ضمن ہذا میں تا حد روک حملہ جبر استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔ اور نہ اس نقصان سے زیادہ نقصان پہونچانا مناسب ہے۔ جس کا پہونچانا حفاظت کے لئے ضروری ہے۔ وہ محفوظی قانون حاصل نہ ہوگی۔ ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۵۹۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں چار ملزمان مسمی نہا سیر کے مکان کے عقب نقب دے رہے تھے۔ کہ شور چور چور ہر سہ ملزمان بھاگ گئے تھے۔ ایک ہمراہی نقب سے باہر ملا۔ اُن اُنکو پکڑ کر بھاگنے کو تھا۔ کہ مستغیث و لیسر ٹش نے ملزم کے سر پر لاٹھی ماری۔ جس سے ملزم مر گیا۔ عدالت سشن سے ملزم بدفعہ ۳۰۴ سزایاب ہوا۔ اور ہائیکورٹ اودھ میں اپیل ملزمان برقرار دیا گیا۔ کہ حق حفاظت خود اختیاری تا حد روک اس ضرر کے پہونچایا جاسکتا ہے۔ ضرورت سے تجاوز جرم ہوگا۔ ملزم نقب سے باہر آچکا تھا۔ اس وقت وہ محتاج رحم کا تھا۔ چنانچہ بجائے دفعہ ۳۰۴ کے بجرم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند ۲ ماہ قید سخت لیسر ٹش ایک سال قید کا حکم دیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۴۴ سنہ ۱۹۲۰ء اودھ چیف کورٹ۔ انڈین کیسز ۱۲۷ صفحہ ۸۷۵۔

تشریح ۱۔ جس فعل کا ارتکاب یا اقدام کسی سرکاری ملازم کی جانب سے باعتبار اس کے عہدے کے ظہور میں آئے۔ تو اُس فعل کے دفعیہ میں کسی شخص کا استحقاق حفاظت خود اختیاری ساقط نہیں ہوتا ہے بسوائے اس کے کہ وہ شخص جانتا ہو۔ یا باور کرنیکی وجہ رکھتا ہو۔ کہ مرتکب ویسا ہی سرکاری ملازم ہے۔

تشریح ۲۔ جس فعل کا ارتکاب یا اقدام کسی سرکاری ملازم کی ہدایت سے ظہور میں آئے۔ تو اُس فعل کے دفعیہ میں کسی شخص کا استحقاق حفاظت خود اختیاری ساقط نہیں ہوتا بسوائے اس کے کہ وہ شخص جانتا ہو۔ یا باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو۔ کہ مرتکب ایسی ہدایت سے عمل کرتا ہے۔ یا یہ کہ مرتکب اُس حاکم کے عہدے کو بتا دے۔ جس کے حکم سے وہ وہ عمل کرتا ہے۔ یا یہ کہ مرتکب کے پاس حکم تحریری موجود ہو۔ تو مطالبہ کی صورت میں اُس حکم تحریری کو دکھلا دے ؎

صفحہ ۷ رولنگ پشاور صفحہ ۱۳۱ سنہ ۱۹۳۵ء کریمنل کیسز صفحہ ۷۵۷ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء پشاور صفحہ ۵۹ -

ضمن (۳) ایسی حالتوں میں بھی کوئی استحقاق حفاظت خود اختیاری نہیں ہے جبکہ حکام سے استمداد کی مہلت حاصل ہو۔

شرح جب کبھی جسم یا مال کے لئے خطرہ متوقع ہو - اور اس قدر وقت ہو کہ سرکاری امداد لے جا سکتی ہو - تو کسی شخص کو یہ اختیار نہیں ہے - کہ خود بخود حقوق حفاظت خود اختیاری کی آڑ میں فریق حملہ آور کے مقابلہ کی تیاری کرکے عمل کرے -

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں فریقین میں آپس میں اراضی کے سینہ کی بابت معمولی تنازعہ تھا جس میں بلوہ ہو جانے کا احتمال تھا - لیکن فریق مقدمہ کو اس قدر وقت تھا - کہ وہ حکام سے استمداد کر سکتا تھا لیکن اس نے ایسا نہیں کیا - اور باہم لڑائی ہوگئی - اور دفعہ ۱۴۷ و ۳۲۵ تعزیرات ہند میں سزا ہوگئی ہائیکورٹ لاہور میں ملزمان کا اپیل پیش ہو کر یہ بحث کی گئی تھی کہ قبل از بلوہ ملزمان کا دوسرے فریق کو علم تھا چنانچہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا - کہ معاملہ ایسا ضروری تیاری بلوہ کا نہ تھا - اور نہ سخت نقصان پہونچنے کی دھمکی دی گئی تھی - اور بہت کافی وقت تھا - کہ حکام سے امداد حاصل کی جا سکتی تھی - اس لئے ملزمان استحقاق حفاظت خود اختیاری کا استفادہ حاصل نہیں کر سکتے ہیں - کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۷ سنہ ۱۹۲۶ء لاہور - انڈین کیسز جلد ۹۱ صفحہ ۳۹

(۲) بصراحت صدر ایسا ہی ایک مقدمہ سنہ ۱۹۲۷ء میں ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا ہے - کہ جب کافی وقت حکام سے استمداد کا حاصل ہووے - اور امداد حاصل کرنے کی تھانہ پولیس سے استدعا نہ کی جاوے - تو حق حفاظت خود اختیاری حاصل نہ ہوگا - کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۱۰۵۹ سنہ ۱۹۲۷ء لاہور انڈین کیسز جلد ۱۰۲ صفحہ ۷۶۹ -

ضمن (۴) استحقاق حفاظت خود اختیاری کسی حالت میں اس سے زیادہ نقصان پہونچانے پر محیط نہیں ہے - جس کا پہونچانا حفاظت کے لئے ضروری ہے -

اپیل منجانب گورنمنٹ ایڈوکیٹ اور ملزمان کی جانب سے اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ جب حکم گرفتاری سپرنٹنڈنٹ پولیس کا خلاف قانون ہو۔ تو دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند عاید نہیں ہوتی ہے۔ اور ایسی صورت میں سب انسپکٹر پولیس کو ضرب شدید پہونچانا جرم دفعہ ۳۳۲ تعزیرات ہند صادق نہیں آتا ہے۔ اور جب کسی شخص کو خلاف قانون گرفتاری خود معلوم ہو۔ تو اسکو معقول خطرہ نقصان شخص گرفتار کنندہ سے پہونچنے کا ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کو حق حفاظت خود اختیاری حاصل ہے۔ ملزمان کے اپیل منظور اور حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۲۹۴ سنہ ۱۹۳۰ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۱ صفحہ ۲۳۴۔

(۲) ایک مقدمہ میں دو شخص شرابیوں کو رام لال ایک شخص کو دشنام دہی سے ان کو روکتا تھا جس پر ملزمان نے حملہ کر دیا۔ اور رام لال کے ہاتھ سے ایک شرابی کے چوٹ لگ گئی تھی۔ اور رام لال کو عدالت سے سزا ہونے پر ہائیکورٹ رنگون میں اپیل پر قرار دیا گیا۔ کہ جو شخص بطور جائز سرکاری ملازم کی امداد کرتا ہو۔ کہ ملزم کو بھاگنے سے روکا جاوے۔ وہاں اس شخص کو ہر ایک قسم کے وسائل گرفتاری عمل میں لانے کا اختیار ہے۔ اور قانوناً ذمہ دار ہے۔ کہ بجز ہلاکت ہر ایک ذرائع عملی اس کے گرفتار کرنے میں اختیار کرے۔ اور شرابی خواہ قانوناً نشہ شراب میں بصورت خاص مستثنیٰ ہو۔ لیکن بدفعہ ۹۸ تعزیرات ہند ہر ایک شخص کو اپنے جسم و مال کی حفاظت کے لئے حق قانونی حاصل ہے۔ اپیل منظور اور حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۵۴۸ سنہ ۱۹۲۷ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۱ صفحہ ۷۷۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء رنگون صفحہ ۱۲۱۔ ۵ برما لاجرنل صفحہ ۲۲۴

(۳) پولیس افسران کو زیر دفعہ ۵۴ ضابطہ فوجداری اختیارات گرفتار حاصل ہیں لیکن جب بدوران تفتیش کسی شخص کے گرفتاری ماتحت پولیس افسر کی معرفت مطلوب ہو تو اسکو حسب دفعہ ۵۶ ضابطہ فوجداری تحریری حکمنامہ بعنوان جرم دیا جاوے۔ اور وہ بموجب شرائط دفعہ ۵۶ ضابطہ عمل کرے گا اس کے معنے یہ نہیں ہیں۔ کہ وہ کنسٹبل پولیس بھی اختیارات دفعہ ۵۴ رکھتا ہے اور بغیر تحریری حکمنامہ کے اسکو گرفتار کرے۔ بلکہ حکم تحریری تفتیش کنندہ اسکو دیکر گرفتاری کرائیگا۔ اور ایسی صورت گرفتاری میں شخص گرفتاری طلب اگر مزاحمت ملازم پولیس کرے۔ تو اسکو بمنشائے دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل نہیں ہوتا ہے۔ اور وہ مجرم دفعہ ۳۵۳ تعزیرات ہند ہوتا ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۲۶۲ سنہ ۱۹۳۶ء رنگون ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۱ صفحہ ۵۹۴۔

شرح

ہر دو تشریحات میں سرکاری ملازم و زیر ہدایت معاون عامل شخص کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ بروقت ادائے فرائض منصبی یہ امر ظاہر کر دینا چاہیئے کہ وہ عہدہ دار سرکاری ملازم ہے۔ اگر کوئی حکم ہو۔ تو مطالبہ کرنے پر جہاں نفاذ اختیار منصبی مطلوب ہو۔ دکھلا دینا چاہیے۔ اور معہذا معاون جائز کو بھی اپنی ذمہ واری قانونی بتلا دینی چاہیئے اور سرکاری ملازم چپراسی یا ملازم پولیس کے پاس پیٹی و پرتلہ چپراس وغیرہ نشانات سرکاری ہوتے ہیں۔ وہ نشان خود اس کا سرکاری ملازم ہونا باور کرادے گا۔ لیکن جب کوئی نشان سرکاری موجود نہ ہو۔ اور نہ ان اشخاص پر اپنا سرکاری ملازم ہونے کا اطمینان کرایا جاوے۔ تو استحقاق قانونی جو زیر دفعہ ہذا حاصل ہے۔ ساقط ہو جاویگا۔ اور مزاحمت جائز متصور ہوگی۔ اور دفعہ ۹۹ کی ترتیب دفعہ ۱۰۰ سے قبل غور طلب ہے بہ دفعہ اختتام باب کی دفعہ ۱۰۶ تعزیرات ہند کے بعد موزوں معلوم ہوتا ہے۔ اور نیز ضمن ۳ و ۴ دفعہ ہذا بجائے ضمن ۱ و ۲ دفعہ ہذا بلحاظ ترتیب مقدم ہونا مناسب تھا۔ کیونکہ استحقاق کے حصول کی پابندی اور اس کے نفاذ کی حد دفعہ کے ماتحت بلحاظ موقعہ و محل کے لوجیکلی انسب تھی۔ اور دفعہ ہذا سے آئندہ دفعات ۱۰۰ و ۱۰۳ میں استحقاق حفاظت خود اختیاری جسم و مال ہلاکت و ضرر شدید تک وسیع کیا گیا ہے۔ اگرچہ دفعات ۱۰۰ و ۱۰۱ و ۱۰۳ و ۱۰۴ تعزیرات ہند میں دفعہ ۹۹ کی قیود کو شرط مقدم کیا ہوا ہے۔ لیکن تاہم موزونیت ترتیب بلحاظ موقعہ و محل کے بہتر معلوم ہوتی ہے۔

اصول

دفعہ ہذا میں جو مراعات قانونی سرکاری ملازمان و معاونین کو عطا کی گئی ہیں۔ وہ باصول جنرل رول بہ تحفظ سیاست و آزادانہ ادائیگی فرائض منصبی سرکاری کیلئے ملازمان کو جو حکومت کی طرف سے قیام انتظام کے لئے عامل بلکہ جزو حکومت ہوتے ہیں۔ بشرائط قانونی دی گئی ہیں۔ تاکہ کسی انسانی سہو کی معمولی خفیف فروگذاشت یا تجاوز ضابطہ پر سرکاری ملازمان و معاونان کے مقابلہ میں مزاحمت سے ہرج سرکار و تحقیر سیاست نہ ہووے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں حکم گرفتاری سپرنٹنڈنٹ پولیس ناجائز کی تعمیل میں سب انسپکٹر پولیس نے چند اشخاص کی گرفتاری کی جس پر سرکاری ملازم مضروب ہوئے۔ اور بدفعہ ۳۳۳ تعزیرات ہند و جرم دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند مقدمات قائم ہو کر ملزمان سزایاب ہوئے۔ اور منجملہ پانچ کے دو ملزمان عدالت سشن سے بری کئے گئے۔ ان ہر دو کا

جس حال میں استحقاق حفاظت خود اختیاری جسم ہلاک کرنے پر محیط ہے	دفعہ ۱۰۰:۔ ان قیود کی رعایت سے جو دفعہ آخیر مرقومہ بالا میں بیان کی گئی ہیں

استحقاق حفاظت خود اختیاری جسم حملہ کرنے والے کو بالارادہ ہلاک کرنے یا کوئی اور نقصان پہنچانے پر محیط ہے، اگر وہ جرم جو اُس استحقاق کے نفاذ کا باعث ہو. نیچے لکھی ہوئی قسموں سے کسی قسم میں داخل ہو۔ یعنی

پہلی:۔ حملہ ایسا ہو. کہ اُس میں اس بات کا اندیشہ معقول وجہ سے ہو. کہ اگر اس حملہ سے حفاظت نہ کی جاوے۔ تو ہلاکت اُس کا نتیجہ ہوگا"

دوسری۔ حملہ ایسا ہو کہ اُس میں اس بات کا اندیشہ معقول وجہ سے ہو۔ کہ اگر اس حملہ سے حفاظت نہ کی جاوے۔ تو ضرر شدید اُس کا نتیجہ ہوگا"

تیسری:۔ وہ حملہ کہ زنا بالجبر کے ارتکاب کے قصد سے کیا جائے۔

چوتھی:۔ وہ حملہ کہ استحصال حظ خلاف وضع فطری کے قصد سے کیا جائے۔

پانچویں:۔ وہ حملہ کہ انسان کے لے بھاگنے یا بھگا لیجانے کے قصد سے کیا جائے۔

چھٹی:۔ وہ حملہ کہ کسی شخص کو بیجا طور پر حبس کرنے کے قصد سے ایسی حالتوں میں کیا جائے جن سے شخص مذکور کو اس بات کا اندیشہ معقول وجہ سے پیدا ہو۔ کہ اس کو اپنی رہائی کے باب میں حکام سے استمداد کرنا غیر ممکن ہے"

شرح

بدفعہ ہذا انسانی جسم وحیا واخلاق کو خطرات سے محفوظ رکھنے کے لئے جب کہ اندیشہ معقول حملہ ہلاکت یا ضرر شدید یا زنا بالجبر یا حصول حظ خلاف وضع فطری یا لے بھاگنے یا بھگالے جانے یا حبس بیجا کا ہو۔ تو حق حفاظت خود اختیاری بمقابلہ حملہ آور کے ہلاکت تک وسیع کیا گیا ہے۔ اور کسی دوسری صورت

(۵) سماۃ سیداں کو مسمی کشن سنگھ بھگا کر لے گیا تھا۔ اور اُس کو اُس نے بیوی بنا لیا تھا۔ اُس کا خاوند مقام سیتو پور شہید ہو گیا ہوا تھا۔ ایک سال کے بعد اُس کے شوہر کے رشتہ دار مسمی اعظم نے معلوم کر کے اُس کے مکان پر پہنچ گیا۔ اور عورت کو واپس طلب کیا۔ کشن سنگھ نے انکار کر دیا اور سماۃ سیداں نے بھی جانے سے انکار کر دیا تھا۔ جس پر جھگڑا ہو گیا اور اعظم ضربات سے مر گیا۔ کشن سنگھ کو بدفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند عدالت سیشن سے سزا دی گئی۔ جس کا اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کو استحقاق تھا کہ خلاف مرضی سماۃ سیداں کے اس کو بھگا لے جانے سے روکے اور زیر دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ہند اسکو حق تھا۔ کہ حملہ آور کو ہلاک کرے۔ بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۶۶۹ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۷۵۱۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۱۵۵۔

(۶) مسمی کامل داس کی ڈگری برخلاف اللہ دتہ مدیون ہوئی تھی۔ جس کا مکان نیلام کرانے کے لئے چپراسی و ڈگری دار و احمد خاں اُس موضع میں پہونچے۔ جہاں مدیون ڈگری کا مکان نیلام طلب تھا۔ بولی دی گئی۔ مگر کوئی خریدار پیدا نہ ہونے کی وجہ سے وہ بغرض مواضعات متعلقہ میں جا کر اطلاع دینے لگ گئے۔ تو مسمی اللہ دتا مدیون ڈگری و مسمی کوڑا نے ڈگری دار کو پکڑ کر گرا لیا۔ اور اللہ دتا نے اس کا گلو گھونٹ دبا کر اُس کو مارنے لگا تھا۔ اور اُس کے منہ پر گھونسے مارے۔ اور اُس کو ضربیں پہنچاتے رہے۔ اسی اثناء میں چپراسی اور احمد خاں وہاں آ گئے۔ دیکھا کہ ہر دو اُس کو مار رہے ہیں۔ اور اللہ دتا اسکی چھاتی پر بیٹھا مار رہا ہے۔ چنانچہ کامل داس نے چاقو جو اُس کے پاس تھا اللہ دتا کی چھاتی میں دو ضربات اُس کے ماریں جس سے وہ شفاخانہ میں جا کر ۳ یوم بعد مر گیا۔ عدالت سیشن سے بدفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند کامل داس کو سزا دی تھی۔ اپیل پر ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ بلحاظ واقعات و حالات مقدمہ کامل داس کو حسب دفعہ ۱۰۰ استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل تھا۔ اس لئے بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۷ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸۳ صفحہ ۷۹۴(?)۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۱۷۳۔

(۷) جب کوئی شخص بھاری آلہ مہلک لئے ہوئے کسی شخص کو مارنے کے لئے آ رہا ہے۔ تو وہ شخص بحفاظت خود اختیاری اُس کو ہلاک کر سکتا ہے۔ جب کہ حملہ ایسا ہو۔ کہ اُس کے متحمل ہو جانے سے ہلاکت یقینا ہو گی۔ اور اس شخص کی دماغی حالت کا اندازہ سنہری ترازو میں کر کے اس کی رائے قائم کرنا درست نہیں ہے۔ تو وہ شخص اپنے بچاؤ کے لئے عمل کر سکتا ہے۔ بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۶۶۹ الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۴۵۔ آل انڈیا رپورٹر

استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل تھا۔ اس نے اس سے تجاوز نہیں کیا ہے۔ اس لئے بمنظوری اپیل بری کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۲ صفحہ ۱۹۲۱ء صفحہ ۳۳۵۔ انڈین کیسز جلد ۵۵ صفحہ ۷۰۔ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۹۔ ایبٹ آباد، دیکھئے رپورٹ ۱۹۲۰ء۔ انڈین کیسز جلد ۳۳ صفحہ ۵۱۴۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۱۴ء بمبئی صفحہ ۴۴۴۔ ۳۳ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۱۷۱ء

(۲) غلام رسول نے کرم دین کے سر میں لاٹھی ماری جس سے وہ مرگیا۔ اور زیر دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند میں غلام رسول کو سزا دی گئی تھی۔ ہائی کورٹ لاہور میں اپیل پیش ہو کر شہادت استغاثہ سے ثابت ہوا۔ کہ اول کرم دین مقتول نے غلام رسول ملزم کے بھائی کو مارا اور پھر ایک لاٹھی غلام رسول کے سر پر ماری تھی۔ اس کے بعد غلام رسول نے کرم دین کے سر پر لاٹھی ماری۔ جس سے وہ مرگیا۔ حالات واقعات سے ظاہر ہے۔ کہ غلام رسول کو استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل تھا۔ ایسے معقول اندیشہ کے وقت غلام رسول کا لاٹھی ملزمان کی طرف چلانا حسب دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ہند قانونی استحقاق تھا۔ اس لئے بمنظوری اپیل ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۴ صفحہ ۵۰۷۔ انڈین کیسز جلد ۶۲ صفحہ ۴۴۳۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۴۳۱۔ ۴ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۲۲ ۱۹۔ ۴ لاہور لا جرنل صفحہ ۴۲۱۔

(۳) جب کہ کوئی حملہ آور شخص خود اس شخص پر یا اس کے ماسٹر پر لاٹھی سے حملہ کرے۔ اور اس وقت یہ معلوم ہو۔ کہ بجز ہلاکت حملہ آور اور کوئی چارہ کار بچاؤ کا نہ ہو تو ایسی صورت میں حملہ آور کو ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ اور یہی [illegible] [illegible] دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ہند کا ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۳۱۴ ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۶۶ صفحہ ۶۶۵۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۲ء ناگپور صفحہ ۱۴۱۔

(۴) مسمی رگھبیر معہ تین ہمراہیان خود ایک استحقاق پیداوار کے لئے جا رہا تھا۔ مسمی رودھا فریق مخالف نے مسمی اکبر کو کہا۔ کہ کٹ جاؤ۔ وہ ٹھہر گیا۔ تھوڑی دیر بعد مسمی رودھا ایک لاٹھی لئے رگھبیر پر حملہ آور ہوا۔ اور اس کے سر میں لاٹھی ماری۔ مسمی اکبر نے ایک لاٹھی مسمی رودھا کے ماری جس کی ضرب سے رودھا مرگیا اور عدالت سیشن سے زیر دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند اکبر کو سزا دی گئی تھی۔ جس کا اپیل لاہور ہائی کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جب حملہ آور سے معقول خطرہ ضرر شدید یا ہلاکت کا ہو۔ تو اس کو حسب دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ہند استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل ہے۔ کہ وہ حملہ آور کو ہلاک کر دے۔ اس لئے بمنظوری اپیل ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۴ صفحہ ۴۰۸ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۲۷ صفحہ ۵۲۰ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۲۲۷۔

سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۱۳۰۹ - ۲۳ آل لا جرنل صفحہ ۶۸۰ - ۲ لا رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۹۲ -

(۸) مسمی امام الدین نے مسمی داد کی کسی معاملہ میں کبھی حقارت کی تھی اور مسمیٰ داد نے امام الدین کے سر پر لاٹھی ماری۔ بدیں اس پر امام الدین نے مسمی داد کے لاٹھی ماری جس ضرب سے اس کی کھوپڑی ٹوٹ گئی اور مضروب مر گیا تھا۔ عدالت سشن سے زیر دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند امام الدین سزایاب ہوا۔ ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا کہ امام الدین نے حق حفاظت اختیاری سے تجاوز نہیں کیا ہے۔ بلکہ حسب دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ہند عمل کیا ہے۔ اس لئے منظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۲۳۰ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۹۶ صفحہ ۲۱۸ - آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۳۱۵ - ۲۶ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۳۴ -

(۹) مسمیان کشن سنگھ و دیوان سنگھ پسر گورمکھ سنگھ کی مشترک کنویں زیر دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند قتل مسمی بودہ سنگھ میں ہوئی تھی۔ اور کشن سنگھ کو زیر دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند سات سال قید سخت کی سزا کا حکم ہوا تھا۔ اور دیگر ہر دو ملزمان بری کئے گئے تھے۔ اور بودہ سنگھ دیگر سنگھ کا تنازعہ ملزمان مذکور سے آبپاشی کھیت کے متعلق تھا۔ اور اس تنازعہ میں مسمی بودہ سنگھ نے کشن سنگھ کو لاٹھی مارنے کے لئے اٹھایا تھا جس کی روک کے لئے مسمی کشن سنگھ نے بودہ سنگھ کے لاٹھی سر پر ماری تھی جس سے بودہ سنگھ مر گیا تھا۔ لاہور ہائیکورٹ سے اپیل کشن سنگھ پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ ملزم نے حسب دفعہ ۱۰۰ حق حفاظت خود اختیاری سے تجاوز نہیں کیا ہے۔ اس لئے اپیل منظور حکم سزا منسوخ کیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۱ صفحہ ۷۴ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۵۸۱۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۹ء لاہور صفحہ ۳۰۴ - ۳۱ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۹۷۔ ۱۱ لاہور لا جرنل صفحہ ۸۰ سنہ ۱۹۲۹ء کریمنل کیسز صفحہ ۲

(۱۰) جب فریقین پہلے سے تیار ہو کر ایک حق کی بنا پر باہم لڑیں ہر دو فریقین میں سے کسی فریق کو اختیار استعمال حق حفاظت اختیاری حاصل نہ تھا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۳ صفحہ ۵۰۹ پٹنہ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۷ صفحہ ۶۹۳ -

(۱۱) چند اشخاص بلم و برچھی سے تیار ہو کر ایک شخص پر حملہ آور ہوئے۔ اس شخص نے بخوف ہلاکت خود ان کو لاٹھی چلا کر روکا۔ اور ایک شخص حملہ آور کے لاٹھی سر میں ماری جس ضرب سے وہ گر گیا اور تھوڑی دیر بعد مر گیا تھا۔ اسکی عدالت سے زیر دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند تحقیقات ہو کر سپرد سشن کیا گیا اور عدالت سشن سے سزایاب ہوا۔ اپیل چیف کورٹ لاہور سے واقعات مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ہند

صفحہ ۱۳۲ سنہ ۱۹۲۰ء آل لا جرنل صفحہ ۱۵۵ سنہ ۱۹۰۸ء لا رپورٹ الہ آباد کریمنل صفحہ ۱۰ سنہ ۱۹۱۰ء کریمنل کیسز صفحہ ۳۶۸ - انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد صفحہ ۲۳۴ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۰ء الہ آباد صفحہ ۱۸۱ -

(۴۰) ایک مقدمہ میں بوجہ رنجش دو شخص ملزمان نے ایک شخص پر حملہ کیا تھا - جس نے حملہ آور کو لاٹھی سے مارا تھا جس ضرب سے وہ مر گیا تھا - چنانچہ جوڈیشل کمشنر کورٹ سے قرار دیا گیا - کہ حملہ سے اندیشہ ضرر شدید ہو - تو حملہ آور کو باستعمال اختیارات حفاظت خود اختیاری ہلاک کیا جا سکتا ہے اور جب اچانک کسی شخص پر حملہ ہووے - تو وہ سنہری ترازو میں اپنے فعل کا اندازہ کر کے اس حق کو استعمال نہیں کرے گا - کریمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۳۶۰ سنہ ۱۹۳۳ء سندھ جوڈیشل کمشنر - انڈین کیسز جلد ۱۴۴ صفحہ ۴۲۰ - کریمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۳۰۵ سنہ ۱۹۳۵ء لاہور - انڈین کیسز جلد ۱۵۳ صفحہ ۲۰۹ -

(۴۱) ایک مقدمہ میں ملزم پر ہاک نے سخت حملہ کیا تھا جس میں اس کو استحقاق قانونی حاصل تھا مگر اس نے ابتدائی عدالت میں اس پر استدلال نہیں کیا تھا - ہائیکورٹ لاہور میں جب کہ ملزم کو سشن کورٹ سے بجرم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند حکم ہو چکا تھا - اپیل پیش ہوا جس پر قرار دیا گیا - کہ ابتدائی عدالت میں حق حفاظت خود اختیاری پر ملزم کے استدلال نہ کرنے کے یہ معنی ہیں - کہ غلطی قانونی کارروائی کو انصاف عدالت پر چھوڑا جاوے - چنانچہ اپیل ملزم منظور کیا گیا - اور حکم سشن جج منسوخ کیا گیا - کہ ملزم پر حملہ مہلک کیا گیا تھا - جس پر ملزم نے حق حفاظت جسم خود استعمال کیا ہے - کریمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۳۵۵ سنہ ۱۹۳۵ء پشاور -

(۴۲) ایک مقدمہ میں سب انسپکٹر نے موقعہ ارتکاب جرم پر بیجا طور پر ملزم کو طلب کر کے دریافت پڑتال کی ملزم نے کچھ جواب نہ دیا - سب انسپکٹر پولیس نے ملزم کو اپنی بید سے دھمکایا - اور اس کو سالا کہا جس پر ملزم کھڑا ہو گیا - اور جواب ترکی بہ ترکی دیا - تو سب انسپکٹر نے پولیس کنسٹبل کو حکم دیا - کہ ملزم کو گرفتار کر کے پکڑ لاوے - اس پر ملزم برآمدے سے کود کر باہر کھڑا ہو گیا - اور لاٹھی اٹھا کر سب انسپکٹر پولیس کو کہا کہ آؤ میرے سامنے کون آتا ہے - سب انسپکٹر نے کنسٹبل کو حکم دیا - کہ اسکو مارو - اور کنسٹبل پولیس نے بموجب حکم ملزم کے لاٹھی ماری - ملزم نے چاقو سے کنسٹبل پولیس پر حملہ کیا - اور ہر دو پولیس کنسٹبلان کو ضربات چاقو سے مضروب کیا تھا - جس پر ملزم کو بجرم دفعہ ۳۲۶ و دفعہ ۳۳۳ تعزیرات ہند عدالت سشن سے سات سال سزا ہوئی تھی - اور ہائیکورٹ ناگپور میں اپیل ملزم پیش ہو کر قرار دیا گیا - کہ اگرچہ ملزم کا سب انسپکٹر پولیس

علم کے حملہ آور ہوئے۔ اس فریق سے ایک شرابی مر گیا تھا۔ لاہور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ بحالات واقعات مقدمہ ملزم نے استحقاق قانونی سے تجاوز ہو کیا ہے۔ اس لئے منظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ ۷ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۶۵۔

(۱۷) جب کوئی شخص حملہ آور کی لاٹھی کھینچ لے اور اس کو اس کے ہاتھ سے اس شخص کے سر پر مارے۔ اور وہ شخص اس سر کی ضرب سے مر جاوے۔ ایسی صورت میں استحقاق حفاظت خود اختیاری محدود کیا گیا ہے ہم ۱۹۳۵ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۱۱۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۵ء رنگون صفحہ ۱۹۱۔

(۱۸) ایک مقدمہ میں مسمی گوبند سنگھ مقتول و دیگر چار اشخاص کی باہم مخالفت تھی۔ منجملہ چار کے مسمی رام دین و بھگوان دین پر مسمی گوبند سنگھ جو ایک پہلوان جوانمرد تھا۔ حملہ کیا۔ جس کے خوف کی وجہ سے ہر دو ملزمان نے باعانت رام دھر و للتا گوبند سنگھ کے سر پر لاٹھی ماری۔ جس سے وہ مر گیا۔ سیشن کورٹ میں ہر دو ملزمان پر تجاوز استحقاق حفاظت خود اختیاری سے بدفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند سزا دی گئی۔ اور مسمی للتا و رام دھر کو رہا کر دیا۔ ہائیکورٹ اودھ میں اپیل ملزمان پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ وہ اس وقت کی ضربات کا اندازہ یا اثر نہیں کر سکتے تھے۔ جو ان پر لگائی گئی تھیں۔ تو اس کو بالارادہ ہلاکت کرنے کا استحقاق حفاظت خود اختیاری زیر دفعہ ۱۰۰ حاصل تھا۔ اور یہ ناممکن ہے۔ کہ جو شخص لاٹھی کی ضرب باستعمال حفاظت خود دوسرے شخص پر لگائے۔ وہ اس کا وزن اور اثر قبل از وقت سنہری کے اندازہ کر سکے۔ اور صحیح اندازہ طاقت کے نتیجہ کا لگا سکے۔ اپیل ملزمان منظور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۳۰۴ سنہ ۱۹۳۳ء اودھ چیف کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۱ صفحہ ۱۵۷۔

(۱۹) ایک مقدمہ میں دس ملزمان پر جرم دفعہ ۳۰۴ و ۱۴۷ و دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند لگایا تھا مگر اس مقدمہ میں چھ ملزمان کی شمولیت جھوٹی کی گئی تھی۔ چنانچہ دو ملزمان کو سیشن جج نے رہا کر دیا۔ اور محض چار ملزمان کو تین تین سال قید سخت کا حکم دیا۔ اس مقدمہ میں پانی راجباہا کے لئے باہم مارپیٹ ہوئی تھی۔ اس میں مسمی علی احمد کے سر پر لاٹھی لگنے سے موت واقعہ ہوئی یعنی حملہ آور پارٹی مسلح تھی چنانچہ ہائیکورٹ الہ آباد میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ جب کوئی گروہ مسلح امن پسند شہری لوگوں پر حملہ کرے اور اس لڑائی میں حملہ آوروں میں سے ایک شخص مارا جاوے۔ تو حق حفاظت خود اختیاری سے تجاوز ہونا نہ کہا جاویگا۔ بلکہ بحق حفاظت خود اختیاری عمل کرنا متصور ہوگا بحوالہ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۷۶۶ اپیل ملزمان منظور و حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا کریمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۵۶۷ سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۴ صفحہ ۴۳۲۔ ۱۹۳۳ء آل انڈیا رپورٹر

سیشن سپرد ہوا۔ عدالت سیشن میں گواہان استغاثہ سے یہ امر ثابت ہوا۔ کہ اول گی پردواری نے
ملزمان پر لاٹھی سے حملہ کیا تھا۔ اور اپیلانٹ کے آمچھ سے نا مستغیث پر الزام غلط تھا سیشن کورٹ
سے ملزمان کو ۳ سال قید سخت کا حکم دیا گیا تھا جس کا اپیل دو چیف کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا
کہ دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ہند میں استحقاق حفاظت خود اختیاری اسی وقت پیدا نہیں ہوتا ہے
کہ جب فی الواقعہ ضرر شدید پہونچ جاوے۔ بلکہ جب خطرہ ضرر شدید ہو اسی وقت سے بموجب
منشاء دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ہند استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل ہو جاتا ہے۔ اور اگر شخص
خطرہ کا دفعیہ نہ کیا جاتا۔ تو نتیجہ ضرر شدید ہوتا۔ جس مقدمہ میں شہادت استغاثہ سے اول حملہ
کا ملزمان پر حسب کرنا ثابت ہے۔ جس سے استحقاق حفاظت خود اختیاری اپیلانٹ کو حسب
دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ہند پیدا ہو گیا تھا۔ اس لئے منظوری اپیل اپیلانٹ حکم سزا منسوخ کیا گیا
سوبھیل بنام قیصر ہند جلد ۶۴ صفحہ ۴۳ ۱۹۱۴ء اور چیف کورٹ - انڈین کیسز جلد ۱۷ صفحہ

۲۶۴ —

(۲۶۴) ایک شخص نے دوسرے شخص کو نیچے گرا کر اس کے نرخرے پر طاقت سے دبائے رکھا
وہ اپنے قوائے عقلیہ پر اختیار اور اقتدار سے باہر ہو رہا تھا۔ جس وقت اس نیچے دبے ہوئے
نے اپنے چاقو سے دو زخم اس کے لگائے جن ضربات کے نتیجہ سے وہ مر گیا تھا۔ دو لاہور ہائیکورٹ
قرار دیا گیا کہ ضربوں کے بغیر دبانے سے انسان کی موت واقع ہو سکتی ہے۔ اس ملزم کو دفعہ ۱۰۰
تعزیرات ہند استفادہ کا مستحق ہے۔ کیونکہ کا فعل ایسا تھا جس سے ہلاکت یا ضرر شدید پہنچنے
کا احتمال تھا۔ سیاقات مقدمہ ملزم بری اور حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل
جلد ۲۸ صفحہ ۷۶ ۱۹۲۷ء لاہور - انڈین کیسز جلد ۱۰۷ صفحہ ۲۵-

(۲۶۷) مسمی فضل ایک خونخوار اور سخت گیر تند مزاج مرد اور چند اشخاص کے قتل میں مشتبہ ہو چکا شخص تھا
اور اپنی زوجہ ہمشیرہ مسمی کرامت حسین سے سخت گیری سے پیش آتا تھا۔ ایک روز اپنی زوجہ کو مار رہا تھا وہ
بھاگ کر اپنے بھائی کرامت حسین کے گھر میں جا کر چھپ گئی۔ جس کے تعاقب میں فضلا اسکو مارنے گیا
جس پر اس کے بھائی مذکور نے اس کو ہٹایا۔ وہ باز نہیں آیا۔ کرامت حسین نے کلہاڑا اٹھا کر فضلا کے سر
میں مارا جس کی ضرب سے فضلا مر گیا تھا۔ اور کرامت حسین ملزم کو سیشن جج نے حبس دوام بعبور دریائے شور
کا حکم دیا تھا۔ لاہور ہائیکورٹ میں اپیل ملزم و بحالی حکم سزا کے لئے غور ہو کر ثابت ہوا۔ کہ اگر
ملزم فضلا مقتول کو نہ مارتا۔ تو فضلا مقتول ملزم کو جان سے مار دیتا۔ یہ گواہ استغاثہ کی شہادت میں

نقرہ دوم تحت دفعہ [illegible] لہذا بموجب منشاء دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ہند باستعمال استحقاق حفاظت خود اختیاری ملزم کو بری کیا گیا ۔ کریمنل ریفرنس نمبر ۴۷ صفحہ ۵۰ ۔ [illegible] ۱۹۲۶ء انڈین کیسز جلد ۹۸ صفحہ ۷۹۵ [illegible]

جس حالت میں استحقاق مذکور ہلاکت کے سوا کسی اور نقصان کے پیدا کرنے پر محیط ہے

دفعہ ۱۰۱ ۔ اگر جرم ان قسموں میں سے کسی قسم کا فعل نہ ہو جو دفعہ مذکورہ بالا میں بیان کی گئی ہیں ۔ تو استحقاق حفاظت خود اختیاری جسم حملہ آور کے عمداً ہلاک کرنے پر محیط نہیں ہے ۔ مگر ان قیود کی رعایت سے جو دفعہ ۹۹ میں بیان کی گئی ہیں ۔ حملہ آور کے ہلاک کرنے کے سوا جسمی ضرر کوئی اور نقصان پہنچانے پر محیط ہے ۔

شرح اگر صورت ایسی ہو جو دفعہ ۱۰۰ میں نہ ہو ۔ تو بلحاظ دفعہ ۹۹ تا حد انسداد جرم کوئی اور صدمہ بجز ہلاکت تا حد رفع اس خطرہ کے حق حفاظت خود اختیاری عمل میں لایا جا سکتا ہے ۔ لیکن اس حق کے استعمال سے تجاوز نہ کیا جاوے ۔ ورنہ اسقدر زیادتی کا حصول نہ ہوگا اور بلحاظ جرم حسب دفعہ ۱۰۴ تعزیرات ہند بلحاظ وقعات استحقاق حفاظت خود اختیاری سے [illegible] کی گئی ہیں ۔ ضروری ہے ۔ کہ وہ بموجب دفعہ ۴۹ تعزیرات ہند جرم ہوتا ہو ۔

نظائر عدالت میسور جب کہ ایک فریق مقبوضہ اراضی ایک شخص کے قبضہ میں ہو ۔ تو مالک قابض اراضی کو اختیار ہے ۔ باستعمال حق حفاظت خود اختیاری قبضہ قائم رکھنے کے لئے تا حد انسداد اس جرم کے حسب دفعہ ۱۰۱ تعزیرات ہند اس کی روک کرے ۔ چنانچہ اس مقدمہ میں فریق حملہ آور کو فریق قابض اراضی سے نقصان پہنچا تھا ۔ ہائیکورٹ میسور سے قرار دیا گیا ۔ کہ قبضہ بحال رکھنے کے لئے جو ضرر فریق حملہ آور کو پہنچا ہے ۔ وہ حسب دفعہ ۱۰۱ تعزیرات ہند محفوظ ہے ۔ ۲۳ میسور لا جرنل صفحہ ۲۵۶ ۔ ۳۰ میسور

کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۳۸ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۹۰ صفحہ ۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۲۸۔ ۶ لاہور صفحہ ۳۶۴۔ ۲۶ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۹۱۹۔

(۵) چند ملزمان لاٹھیوں سے تیار ہوکر بوقت شب ایک گاؤں میں گئے۔ اور دیہہ میں شور چور چور کی آواز سنکر سمیاں بیجے رام و دشو رام نے للکارا تھا۔ جس پر ڈکیتوں نے بھاگنا شروع کیا۔ مگر دینو رام نے ایک فائر بندوق کا جانب ڈکیتان کیا۔ جس سے ایک ڈکیت منجملہ ان کے زمین پر گرکر مر گیا۔ جس کا مقدمہ برخلاف دینو رام بجرم ۳۰۴ الف قائم ہوکر تحقیقات کی گئی۔ اور بدوران تحقیقات میں دینو رام نے اصل واقعہ کے اظہار سے انکار کیا جس کو عدالت سشن سے بدفعہ مذکور سزا دی گئی تھی۔ جس کا اپیل ہائیکورٹ الہ آباد میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کو زیر دفعہ ۱۰۳ تعزیرات ہند استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل تھا۔ اور وہ ایسا وقت تھا۔ کہ کوئی شخص اس امر کا انتظار نہیں کر سکتا تھا۔ کہ ڈکیت حملہ کرکے ایک شخص کی ہلاکت کے بعد مقابلہ کریں۔ یا وہ آگے بڑھکر دیہہ والوں کو نقصان پہونچا دیں۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۵۰۳ سنہ ۱۹۲۹ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۵ صفحہ ۶۰۹۔

(۶) ایک کھیت مستغیث میں ملزم کے مویشی چر رہے تھے مستغیث ان مویشیوں کو پھاٹک میں لیجانے کے لئے گرفتار کرنے لگا۔ تو مویشیاں بھاگ کر ملزم کے کھیت میں چلے گئے تھے مستغیث بامداد ہمراہ مویشیوں کو پکڑنے لگا۔ تو ملزم نے اس کو لاٹھی سے مارا تھا۔ اور مضروب مر گیا تھا۔ ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا کہ ملزم کو زیر دفعہ ۱۰۳ تعزیرات ہند استحقاق قانونی حاصل نہ تھا۔ کیونکہ مہلوک حسب دفعہ ۱۰ ایکٹ مداخلت بیجا مویشی ان مویشیوں کو پکڑ کر پھاٹک میں پہنچانے کا مجاز تھا۔ مگر ملزم اس امر سے لاعلم تھا۔ اس نے سمجھا تھا۔ کہ مستغیث مہلوک اس کے مویشی بیجا طور پر گرفتار کرنے آیا ہے۔ اس غلط فہمی کے لحاظ جرم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند کے بجائے بدفعہ ۳۲۵ تعزیرات ہند ایک سال قید سخت کا حکم دیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۶۲۷ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۶ صفحہ ۳۲۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء لاہور صفحہ ۶۹۲۔ ۱۳ آل انڈیا کریمنل صفحہ ۳۵۔

جس حالت میں استحقاق مذکور ہلاکت کے سوا کوئی اور نقصان پہونچانے پر محیط ہے

دفعہ ۱۰۴۔ اگر وہ جرم جس کا ارتکاب یا جس کے ارتکاب کا اقدام استحقاق حفاظت خود اختیاری کے نفاذ کا باعث ہو سرقہ یا نقصان رسانی یا مداخلت بیجا مجرمانہ ہو۔ مگر ان قسموں میں سے کسی قسم میں داخل نہ ہو۔ جو

مکان نے ڈاکو سمجھکر مقابلہ کر دیا۔ اور مارپیٹ ہوئی۔ دو پولیس والے زخمی ہوئے۔ ملزمان کے خلاف
زیر دفعہ ۳۰۷ و ۳۳۲ تعزیرات ہند مجسٹریٹ نے چالان پیش کیا۔ سپرد سیشن کر دیا۔ اور سیشن جج نے بھی اتفاق
کیا۔ ہائیکورٹ الہ آباد میں اپیل ملزمان پیش ہو کر بعد بحث مباحثہ قرار دیا۔ کہ دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند
اس وقت عائد ہوتی ہے۔ جبکہ نیک نیتی سے عمل ہو۔ جو اس مقدمہ میں ایسا نہیں ہوا ہے۔ اور
اگرچہ پارٹی سرکاری ملازمان زیادہ زخمی ہوئی ہے۔ لیکن تاہم ملزمان کو حق حفاظت خود اختیاری
حاصل تھا۔ کیونکہ قتل سے معمولی چند روز کا پولیس کی گرفتاری میں آجانا یا آجانا بہتر ظاہر نہیں ہوتا ہے
جس سے ایک آزاد لڑائی ہونا ظاہر ہے۔ اس سے اپیل منظور کر کے فیصلہ منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاء جرنل
جلد ۳۶ صفحہ ۱۱۵ ۱۹۳۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۸ صفحہ ۹۱۴۔

(۲) ایک قطعہ اراضی کی بابت فریقین کا باہم تنازعہ چلا آرہا تھا۔ اور اس جگہ سے تھانہ محض
ایک میل کے فاصلہ پر تھا۔ مگر بجائے امداد پولیس حاصل کرنے ہر دو فریق مسلح ہو کر رہے جس سے ایک ایک آدمی ہر دو
فریق کا لڑائی میں مارا گیا۔ تجویز ہوا۔ کہ ہر دو فریق کا غرض ایک دوسرے کو نقصان پہونچانے کا تھا
اور مہیب اسلحہ کے استعمال سے غالب نتیجہ ہلاکت تھا۔ اس لئے زیر دفعہ ۳۰۲ و ۱۴۸ بالعموم
دفعہ ۱۴۹ کے مستوجب قرار رکھتے ہیں کسی فریق کو حق حفاظت خود اختیاری حاصل نہیں تھا۔ مستحق سزا قرار دئے
گئے۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۳ صفحہ ۲۰۸ و کریمنل لاء جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۳۶۵ ۱۹۳۳ء لاہور و
پٹنہ ہائیکورٹ ۱۹۳۳ء۔

(۳) اور یہ حق حفاظت خود اختیاری محض نقب زنی کرنے کے بعد ہی پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ اقدام
نقب زنی کے وقت سے ہی پیدا ہو جاتا ہے۔ تو اس وقت ہلاکت یا ضرر شدید پہونچایا جا سکتا
ہے۔ اگر نیک نیتی سے کسی شخص متعلقہ کو جو خستہ در یا مکان میں داخل ہونے کا مجاز ہے۔ صاحب
مکان اس کو چور سمجھکر غلط فہمی سے باستعمال استحقاق قانونی ہلاک کردے۔ تو استحقاق حفاظت
خود اختیاری سے متجاوز نہ ہوگا۔ انڈین کیسز جلد ۱۹۸ صفحہ ۳۰۸ و ۳۳ کریمنل لاء جرنل صفحہ
۵۳۳ ۱۹۳۲ء لاہور۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۶ء کلکتہ ۱۰۲۴ و کریمنل لاء جرنل جلد ۳۷ صفحہ ۱۲۸۰۔

(۴) بوقت شب چوری کا ارادہ مجرمانہ دیوار کے پھاند کر قتل غضب ہے۔ جو حسب معنی دفعہ ہذا
عمارت ہے۔ چور نصف شب کو مکان مستغیث میں پایا گیا۔ گھر میں اندھیرا تھا۔ ملزم کے ۳ ضربات
یکے بعد دیگرے سر میں لاٹھی سے مالک نے ماریں جس سے مضروب مرگیا۔ اور اندھیرے میں یہ
قیاس کیا جا سکتا تھا۔ کہ مضروب مسلح ہو۔ پس ہائیکورٹ سے زیر ضمن ۴ دفعہ ہذا ضارب بری

الف مشتبہ الچلن کے مکان میں اس کی موجودگی دیکھنے کے لئے داخل ہوگیا۔ چنانچہ ملزم نے اسکو گالیاں دیں۔ اور لاٹھی سے دھمکایا۔ ملزم مذکور کے خلاف پولیس نے زیر دفعہ ۳۵۳ کارروائی کی۔ عدالت ہائیکورٹ سے تجویز ہوا کہ گو مشتبہ الچلن شخص کی خبرداری رکھی جانی ضروری ہے۔ لیکن پولیس مجاز نہیں ہو جاتی۔ کہ مشتبہ الچلن اشخاص کے تخت کھٹ کھٹا کر مکان میں داخل ہو جاوے۔ اسلئے ملزم راستی پر تھا بری کیا گیا۔ حکم منسوخ کیا گیا۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۲۵ مورخہ سہ ماہی ۳۰ ۱۹۱۲ء

(۵) ایک شخص نے ایک غیر شخص کو بوقت شب اپنے کھیت میں دیکھا۔ اور اسکو چور سمجھکر بہت سی قدر بیرحمی سے مارا۔ کہ وہ ہلاک ہوگیا۔ اور عدالت سے حالات واقعات مقدمہ بحسب جرم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند عدالت سشن سے ملزم سزایاب ہوا تھا۔ اپیل برآمد ہو چیف کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ کھیت والے کو زیر دفعہ ۱۰۴ تعزیرات ہند اس قدر حق نہ تھا۔ کہ وہ اسکو ہلاک کر دیتا۔ اور جس قدر ضرب پہنچائے گئے ہیں۔ اس کا مطلب بجز ہلاکت نہ تھا۔ جس سے اپیل ڈسمس کیا گیا۔ اور حکم سزا بحال رکھا اور مزید قرار دیا گیا۔ کہ تاوقتیکہ مضروب بھوک چرا رہا ہو بدنیتی بیرحمانہ طور سے سخت لگائی گئی تھیں انڈین کیسز جلد ۷ صفحہ ۱۵۱ ۱۹۱۰ء ۔ ۸ رپورٹ اردو صفحہ ۳۳ ۔ کرمنل لا جرنل جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۶ ۱۹۱۲ء کرمنل کیسز صفحہ ۱۱۱ ۱۹۱۴ء اردو ویکلی نوٹ صفحہ ۹۲ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۵ء اردو ۷ صفحہ ۲۲۴

(۶) جبکہ ایک شخص نے ایک مستحق قابض اراضی کو بیدخل کر دیا ہو۔ اور چند گھنٹوں کے بعد اصل مالک شخص قابض نے اس کو بیدخل کرتے ہوئے ہلاکت سے کم ضرب پہنچا کر بیدخل کر دیا ہو تو بسبب مستحقی دفعہ ۱۰۴ تعزیرات ہند اس کو حق حفاظت خود اختیاری حاصل ہے۔ اور سابق شخص کا دخل ایک جرم مداخلت بیجا ہوگا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۸۴۲ لاہور ۱۹۳۳ء ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۳ صفحہ ۲۶۹ ۔

استحقاق حفاظت خود اختیاری مال کا شروع ہونا اور قائم رہنا	دفعہ ۱۰۵۔ استحقاق حفاظت خود اختیاری مال اسی وقت سے

شروع ہوگا۔ جب سے کہ مال کے لئے خطرے کا اندیشہ معقول وجہ سے پیدا ہو"

دفعہ آخیر مذکورہ بالا میں بیان کی گئی ہیں۔ تو وہ استحقاق بالارادہ ہلاک کرنے پر محیط نہیں ہے۔ لیکن ان قیود کی رعایت سے جو دفعہ ۹۹ میں بیان کی گئی ہیں خطا کرنے والے شخص کو ہلاک کئے جانے کے سوا بالارادہ کوئی اور نقصان پہنچانے پر محیط ہے۔

شرح

دفعہ ہذا قریباً مشابہ دفعہ ۱۰۱ ہے۔ اور اس میں وضع کیا گیا ہے۔ کہ اگر صورت واقعہ مبینہ دفعہ ۱۰۳ نہ ہووے۔ اور ارتکاب یا اقدام جرم سرقہ یا نقصان رسانی یا مداخلت بیجا مجرمانہ ہو۔ تو بپابندی رعایت دفعہ ۹۹ کوئی اور نقصان بجز ہلاکت یا ضرر شدید کے پہونچایا جا سکتا ہے۔

رولنگ آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں مدعی نے کامیاب ہو کر حسب قاعدہ قبضہ اراضی کی ڈگری لیکر باقاعدہ عدالت دیوانی سے زمین پر قبضہ لے لیا۔ دوسرے روز فریق مخالف نے بھی اراضی میں آکر مداخلت بیجا مجرمانہ کی جس پر فریق قابض نے فریق مداخلت کنندہ کو بزور مداخلت سے باز رکھتے ہوئے چند اشخاص کو مضروب کیا۔ کیونکہ فریق اول الذکر قبضہ بحال رکھنے کا مستحق تھا۔ اس لئے قرار دیا گیا۔ کہ حسب دفعہ ۱۰۴ استحقاق ہے ۱۳ کریمنل لاء جرنل ۳۸۰ و انڈین کیسز جلد ۲۰ صفحہ ۱۰۲۔

(۲) ایک مقدمہ نالنش عرضی چیف کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ دفعات ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ و ۵۰۳ و ۵۰۴ وغیرہ وغیرہ الفاظ ناشائستہ و دشنام دہی سے حسب معنی دفعات مسطورہ استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل نہیں ہے۔ انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۱۰۷ و کریمنل لاء جرنل جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۱۰: ۲۱۳۔

(۳) ایک مقدمہ میں مسمی الف بہ نیت زنا مسمات ب کے مکان میں بہ سلسلہ آشنائی داخل ہوا۔ مسمی ج شوہر اشخص نے الف کو زدوکوب کیا چنانچہ مسمی ج دفعہ ہذا سے محفوظ رہا۔ ۲۰ ویکلی رپورٹ ۳۶۔

(۴) ایک مقدمہ حسب دفعہ ۳۵۳ تعزیرات ہند میں جب کہ ایک افسر پولیس آدھی رات کو مسمی

رسائی کے ارتکاب میں مصروف رہے"

(۵) استحقاق حفاظت خود اختیاری مال نقب زنی وقت شب کے دفعیہ میں اس وقت تک قائم رہے گا۔ جب تک وہ مداخلت بیجا بیجانہ جس کا آغاز اس نقب زنی سے ہوا ہے۔ قائم رہے"

شرح

ضمن ۳ و ۵ مندرجہ سطور بالا میں حق حفاظت خود اختیاری اس وقت تک رہتا ہے۔ کہ جب تک مداخلت بیجا مجرمانہ یا نقصان رسانی کا ارتکاب ہوتا رہے یا ملزم نقب زنی میں مصروف ہو کر مداخلت بیجانہ قائم رکھے۔ لیکن جب ان جرائم کے ختم ہو جانے کے بعد ملزم بھاگ جائے۔ تو پھر استحقاق باقی نہیں رہتا ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں چند ملزمان گیارہ بیل بوقت شب سرقہ کر کے لے گئے تھے۔ اور مالکان راس جادگاؤں کے متصل کھوج مویشیان مسروقہ کے نشانات پر بسلسلہ تلاش ملزمان کے دیہہ میں پہونچ گئے۔ جہاں مسروقہ مویشیان موجود تھے۔ اور آئندہ کھوج رواں نہیں ہوا تھا۔ اس مقام پر واپسی مسروقہ مویشیان کے لئے مالکان تھانہ متصل متعلقہ میں گئے۔ جہاں سے ان کو امداد فوراً حاصل نہ ہوئی تھی۔ اور ملزمان مستغیثان کی باہم لڑائی میں چند اشخاص مضروب ہوئے تھے۔ فریق ملزمان کا ایک آدمی مارا گیا۔ اور چند زخمی ہو گئے تھے۔ لیکن مستغیثان نے پولیس کی آمد کا انتظار نہیں کیا تھا۔ اور نہ مال مسروقہ مستغیثان کو دستیاب ہوا تھا۔ جس پر مستغیثان مالکان مسروقہ مویشیان بجرم دفعہ ۳۰۲ و ذیل تعزیرات ہند چالان کیا گیا۔ اور وہ سیشن کورٹ سے سزایاب ہوئے۔ جن کے اپیل لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جب مجرمان مال سرقہ کر کے لے جاویں۔ تو اس مال کے دوبارہ سختی سے حاصل کرنے کے لئے کوئی استحقاق حفاظت خود اختیاری نہیں ہوتا ہے۔ کہ ان کے قبضہ سے مال مسروقہ برآمد کرایا جاوے۔ وہ قانوناً اس جبر و سختی کے ذمہ دار ہیں۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۹۳۹ سنہ ۱۹۲۶ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۹۶ صفحہ ۲۸۵۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۳۷۔ جلد ۲۷ صفحہ ۱۲۱ ۲۷ پنجاب لاء رپورٹ صفحہ ۲۸۰۔

(۳) مسمی شہاب الدین مالک اراضی اپنے کھیت میں مویشیان ملزم کے چرنے کی اطلاع پا کر معہ

شرح دفعہ ۱۰۲ میں آغاز و اختتام استحقاق حفاظت خود اختیاری جسم اور دفعہ ہذا میں یہ حق مال کی حفاظت کے لیئے دیا گیا ہے۔ چنانچہ بپابندی دفعہ ۹۹ جس وقت مال کے لیئے خطرے کا معقول اندیشہ ہوا ہو۔ اس وقت سے ہی استحقاق حفاظت خود اختیاری شروع ہو جاتا ہے۔ اور لفظ مال میں جائیداد بھی داخل ہے۔

(۲) استحقاق حفاظت خود اختیاری مال سرقہ کے دفعیہ میں اُس وقت تک قائم رہے گا۔ جب تک مجرم مال لے کر چلا جائے۔ یا حکام سے مدد حاصل ہو جائے۔ یا مال دستیاب ہو جائے "

شرح سرقہ کے دفعیہ میں جب کہ دوران سرقہ ہو یا سرقہ کے بعد ہی مال ملزم کے پاس ہو۔ یا مال مسروقہ لیئے جاتا ہو۔ یا مال چرا کر بھاگتا ہو۔ تو استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل ہے۔ کہ مال مسروقہ ملزم سے بزور حاصل کیا جاوے۔ لیکن ملزم کے مال مسروقہ گرا کر بھاگ جانے پر یہ استحقاق باقی نہیں رہتا ہے۔ پنجاب ریکارڈ فوجداری ۲۵ سنہ ۱۹۰۵ء لاہور ۹۶ انڈین کیسز صفحہ ۳۸ - ۲۷ پنجاب لا رپورٹ ۲۸۰

(۳) استحقاق حفاظت خود اختیاری مال سرقہ بالجبر کے دفعیہ میں اُس وقت تک قائم رہے گا۔ جب تک مجرم کسی شخص کی ہلاکت یا ضرر یا مزاحمت بیجا کرتا رہے۔ یا اُنکا اقدام کرتا رہے۔ یا جب تک کہ فوراً ہلاک ہونے یا فوراً ہونے یا فوراً مزاحمت جسمانی اُٹھانے کا خوف قائم رہے۔

شرح یہ استحقاق حفاظت اُس وقت تک رہتا ہے، کہ جب تک ملزم سرقہ بالجبر کا ارتکاب یا اقدام کرتا رہے۔ یا اُس کے لیئے ہلاکت یا ضرر یا مزاحمت بیجا اُٹھانے کا خوف دیتا رہے "

(۴) استحقاق حفاظت خود اختیاری مال مداخلت بیجا مجرمانہ یا نقصان رسانی کے دفعیہ میں اُس وقت تک قائم رہے گا۔ جب تک مجرم مداخلت بیجا مجرمانہ یا نقصان

حاصل نہیں رہتی ہے۔ اور ملزم مال سرقہ کرکے بھاگتا ہوا چھوڑ جاوے اور مالک مال ملزم کو ضرب شدید پہونچاوے۔ تو مالک جرم دفعہ ۳۲۵ تعزیرات ہند کے مواخذہ کے لائق ہوگا ۱۹۳۳ء کریمینل کیس صفحہ ۱۱۵۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۳ء رنگون صفحہ ۴۰۳۔

(۵) ایک مقدمہ میں ملزم نقب زنی سے مستغیث کا مال سرقہ کرکے لے گیا۔ مگر بیداری پر مستغیث وہمراہیان نے تعاقب کیا۔ ملزم بھاگتا ہوا مال گرا گیا۔ اور ہمراہیان مستغیث نے ملزم کو گرفتار کرنے کے لئے اس کا تعاقب کیا۔ اور ملزم کو سخت مضروب کرکے تھانہ میں لے گئے تھے۔ اور اس دوران گرفتاری میں گردہ زلفا گاؤں سے ملزم کو ضربات شدید آئی تھیں جس پر ذمہ داری قانونی عائد کی گئی۔ مرافعہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ ملزمان قابل سزا ہیں۔ اور زیر دفعہ ۱۰۵ تعزیرات ہند ملزمان کو استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل نہ تھا۔ ۳۵ پنجاب لاء رپورٹ صفحہ ۴۶۲ سنہ ۱۹۳۴ء کریمینل کیس صفحہ ۹۲۳۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۴ء لاہور صفحہ ۵۵۵۔

حملۂ مہلک کے دفعیہ میں استحقاق حفاظت خود اختیاری جبکہ کسی بیگناہ شخص کو نقصان کا خطرہ ہو

دفعہ ۱۰۶: اگر استحقاق حفاظت خود اختیاری کے نافذ کرنے میں جو ایسے حملے کے دفعیہ میں ہو جس سے ہلاکت کا اندیشہ معقول وجہ سے پیدا ہو۔ حفاظت کرنے والا ایسی حالت میں ہو کہ وہ کسی بیگناہ شخص کو خطرہ نقصان پہنچائے بغیر اس استحقاق کو اچھی طرح نافذ نہیں کرسکتا۔ تو اس استحقاق حفاظت خود اختیاری اس شخص کو خطرے میں ڈالنے پر بھی محیط ہے۔

تمثیل

اگر زید پر آدمیوں کا ایک گروہ اسے ہلاک کرنے کی جہد سے حملہ کرے۔ اور زید اس گروہ پر بندوق چلائے بغیر اپنے استحقاق حفاظت

ہمراہیان موقعہ پر پہنچا۔ اور مویشیوں کو کھیت خود میں چرتے ہوئے دیکھکر گرفتار کرنا چاہا۔ جن کو
گرفتار کرنے کے لئے مالک نے معہ ہمراہیان تعاقب کیا۔ لیکن مسمی چینن سنگھ مالک مویشیان
نے پھاٹک میں مویشیوں کو حوالے نہیں دیا۔ ونیز چینن سنگھ نے لاٹھی مار کر مستغیث کو ہلاک
کر دیا۔ جس کو عدالت سشن سے بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سزائے موت کے لئے بمنشا
دفعہ ۳۷۴ ضابطہ فوجداری ہائیکورٹ لاہور میں بھیج دیا گیا۔ اور ملزم کا اپیل ہائیکورٹ لاہور
میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ مستغیث مقتول کو حق تھا۔ کہ مویشیوں کو گرفتار کرکے بمنشا
دفعہ ۱۰ ایکٹ مداخلت بیجا مویشی پھاٹک میں بھیجدے۔ جبکہ مویشیوں نے اس کے کھیت کا نقصان
کیا تھا۔ ملزم کو کوئی حق حفاظت خود اختیاری حاصل نہ تھا۔ اس لئے حکم سزا پھانسی دیا گیا
اور منظوری حکم سشن جج اپیل ملزم نامنظور کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۹۲۷ سنہ ۱۹۲۹ء
لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۹ صفحہ ۳۵۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء لاہور صفحہ ۴۹۲۔ ۱۹۳۰ آل انڈیا
رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء لاہور صفحہ ۴۹۲۔ ۱۹۳۰ آل انڈیا کریمنل صفحہ ۹۳۔

(۳) مسمی رکھا اپنے کھیت میں جھونپڑی کے آگے لیٹا ہوا سو رہا تھا کہ شور ہونے کے باعث (؟) جاگ کر
موقعہ پر گیا۔ اور ایک آدمی کو دیکھا۔ شور و غوغا کر دیا۔ اور ملزم بھاگا۔ مسمی رکھا و دیگر اشخاص
نے تعاقب کیا۔ اور ملزم کو للکارا۔ کہ ٹھہر جاوے جس پر آپس میں لڑائی ہوئی۔ رکھا نے ملزم کے
سر پر لاٹھی ماری۔ اور لڑائی میں چیون ایک شخص تعاقب کنندگان میں سے زخمی ہو گیا۔
اور ضربات سے مر گیا۔ ملزم کے خلاف بدفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند مجسٹریٹ درجہ اول کی تحقیقات چیزی
کے بعد عدالت سشن سے ملزم کو ۷ سال قید سخت کی سزا دی گئی تھی۔ ملزم کا اپیل ہائیکورٹ
لاہور میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ بروئے دفعہ ۱۰۵ تعزیرات ہند کو اگر ملزم مال مسروقہ لے کر چلا
جاوے۔ یا اس مال مسروقہ کو حاصل کر چکے۔ تو مالک مال مسروقہ کا حق ہے ملزم کے
تعاقب کا حق نہیں رکھتا ہے۔ اور قبل اس کے کہ ملزم مقتول کو مضروب کرے۔ مقتول ملزم
کے سر پر لاٹھی مارے اور پھر ملزم مقتول کو مضروب کرے۔ تو اس سے ملزم کو یہ حق پیدا
نہیں ہو جاتا۔ کہ مقتول کے جسم پر سخت ضربات لگا کر اسکو زخمی کیا جاوے۔ اپیل
ملزم کا نامنظور کیا جا کر حکم سزا قائم رہا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۴۹۲ سنہ ۱۹۲۵ء
لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۳ صفحہ ۳۷۔

(۴) جب مال مسروقہ اصل مالک کو مل چکا ہو۔ تو پھر استحقاق حفاظت خود اختیاری

ورنہ بحالات واقعات جرم دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند قابل مواخذہ ہے۔ ۱۴ رپورٹ الہ آباد فوجداری صفحہ ۳۰۳۶ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۰۰۶۔ ۲۰ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۱۱۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد صفحہ ۶۲۷۔

باب پنجم!

اعانت کے بیان میں

لفظ اعانت میں کسی شخص کو کسی خلاف قانون فعل کے کرنے یا ترک کرنیکے لئے ترغیب و اُکسانا و صلاح دینا مُراد ہے۔ عام اِس سے کہ ارتکاب جُرم واقعہ ہو یا نہ ہو، لیکن ارتکاب جُرم کے بعد اعانت نہیں ہوتی ہے۔

کسی امر میں اعانت کرنا **دفعہ ۱۰۷**:۔ ہر وہ شخص کسی امر کے کرنے میں اعانت کرتا ہے۔ جو پہلے۔ کسی شخص کو اُس امر کے کرنے کی ترغیب دے۔ یا

شرح لفظ ترغیب (Abetment) میں کسی شخص کا خلاف قانون فعل کے کرنے یا ترک کرنے کے لئے کسی شخص کو رغبت یا صلاح یا تحریک جُرم کا باعث ہے لیکن یہ امر غیر ضروری ہے۔ کہ شخص معان اُس ترغیب یا صلاح یا تحریک کا جُرم ہونا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔ یا ارتکاب جُرم واقعہ ہو یا نہ ہو۔ بہرکیف معین قابل مواخذہ اُس جُرم میں ہوگا۔ کہ جس کے ارتکاب کے لئے یا ارتکاب میں اعانت کی گئی ہو۔ مثلاً زید نے بکر کو خالد کے قتل کے لئے ترغیب دی اور بکر نے ارتکاب قتل نہیں کیا ہے۔ لیکن زید قتل میں اعانت کرنے کا ملزم ہوگیا ہے۔ عام اس سے بکر نے ارتکاب جُرم نہیں کیا ہے۔

اصول یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ ہر ایک قسم کے خیال کے قیام سے قبل طبعاً وہ خیال ذہنی مُعلق سا ہوتا ہے۔ اور جو شخص ایسے خیال ذہنی کسی شخص کو ارتکاب جُرم کے لئے مُحرک کرتا ہے۔ تو یہ شخص ابتدائی مرحلہ پر محرک ترغیب بنائے جُرم ہوتا ہے۔ جس سے ایک سنگین

خود اختیاری کو اچھی طرح نافذ نہیں کرسکتا۔ اور ان اطفال کو جو اُس گروہ میں مخلوط ہیں۔ خطرہ نقصان پہنچائے۔ بغیر وہ بندوق نہیں چلا سکتا تو اگر زید اس طرح بندوق چلانے سے اُن اطفال میں سے کسی طفل کو نقصان پہنچائے۔ تو وہ کسی جرم کا مُرتکب نہیں ہے۔

شرح

بدفعہ بذا استثنائے دفعہ ۱۰۰ تعزیرات ہند جب کہ خطرہ ہلاکت یا ضرر شدید بغیر کسی بیگناہ کو نقصان پہنچائے۔ حفاظت نہ ہوسکتی ہو۔ جیسا کہ تمثیل مذکور میں درج ہے۔ تو وہاں بصورت ہائے خاص حسب صراحت دفعہ ہذا حق حفاظت خود اختیاری عمل میں لایا جائیگا۔ اور اُس کے یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ اس کو اس قدر توسیع دی جاوے۔ کہ ہر ایک عمومی صورت میں بھی اس کا عمل متواتر کیا جاوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

جو شخص بمقابلہ مجمع ناجائز کے حق حفاظت خود اختیاری استعمال میں لانے کا مجاز ہو۔ تو وہ حسب معنی دفعہ ۱۰۶ تعزیرات ہند بصورت واقعہ موجودہ حق حفاظت خود اختیاری کے نفاذ میں بیگناہ شخص کو معرض خطر میں ڈالنے سے قابل مواخذہ نہ ہوگا۔ اور اگر وہ شخص اس حق کا استعمال ناجائز کرے گا۔ وہ اُس فعل کے نتیجہ کا ذمہ وار ہوگا۔ ۱۶ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۳۳ و ۱۱ - ۱۵ انڈین کیسز صفحہ ۱۸۸ کریمنیل لاجرنل جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۴ - ۳۹ کلکتہ صفحہ ۴۹۶ -

(۲) حسب دفعہ ۹۶ و ۱۰۶ تعزیرات استحقاق حفاظت خود اختیاری استعمال میں لانے کے لئے جس شخص پر ارتکاب جرم ہوتا ہو۔ اور وہ خطرہ ہلاکت یا ضرر شدید میں ہو۔ اور بغیر کسی بیگناہ شخص کے معرض خطر میں کرنے کے وہ حق قانونی کو مستعمل نہیں کرسکتا ہو۔ تو اُسکو حسب معنی دفعہ ۱۰۶ تعزیرات ہند حق حفاظت خود اختیاری استعمال میں لانے کا حق ہوتا ہے۔ ۱۵ آل لاجرنل صفحہ ۵۶۶ کریمنیل لاجرنل جلد ۱۸ صفحہ ۸۰۸ - انڈین کیسز جلد ۴۱ صفحہ ۳۲۳ -

(۳) ایک ملزم نے حسب معنی دفعہ ۱۰۶ تعزیرات ہند یک بندوق کا فائر اشخاص پر کیا تھا۔ اور یہ کہتا تھا۔ کہ اُس نے ہوا میں فائر کیا تھا۔ جس فائر سے ایک شخص کو ضرر پہنچا تھا۔ اور جرم دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند عائد کیا گیا تھا۔ ہائیکورٹ اددھ سے قرار دیا گیا تھا۔ کہ بار ثبوت ہوا میں فائر کرنے کا ملزم پر تھا

صورت جرم پیدا ہوکر باعث نقص امن ہوتا ہے۔ اس لیے یہ اصول حفظ آسائش
عامہ و انسداد جرائم کے انسداد کے لئے ابتدائی مرحلہ پر بھی اس ترغیب کی بیخ کنی کی جاوے
عام اس سے کہ جرم کا ارتکاب ہو یا نہ ہو۔ یا سوال کا حل مستقبل ہو شخص معین محرک جرم بلحاظ
صورت واقعہ قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔

امتیاز باعانت وسازش لفظ اعانت عموماً شخص واحد کی ترغیب و صلاح و مشورہ ذاتی
سے متعلق ہے۔ اور لفظ سازش [illegible] اعانت [illegible]
[illegible] بعض اوقات شخص واحد کے فعل پر بھی متعلق ہو سکتی ہے۔ لیکن فعل سازش
میں دو یا چند اشخاص کا شریک اور متفق ہونا باہمی کسی فعل خلاف قانون کا مد نظر رکھنا ضروری
ہوتا ہے۔ اور وہ امور سازش حسب [illegible] قانون شہادت ثابت کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ
یہ ایک طے شدہ قانونی مسئلہ ہے کہ جب چند شخص مل کر ایک مقصد ناجائز کے لئے کوئی فعل
کرتے ہیں۔ تو اس گروہ کے ایک فرد واحد یعنی ایک شخص کا فعل جو کہ غرض پورا کرنے مقصد عام
کے کیا جاوے۔ وہ کل گروہ کا فعل سمجھا جاوے گا۔ اس لئے ایک مختلف فعل اس گروہ کے
ممبر کا جو بہ تکمیل غرض جرم مد نظر اختیار کیا گیا ہو بمنشائے دفعہ مطبوعہ واقعہ متعلقہ ہوگا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس مقدمہ سازش میں استغاثہ یا تو بجرم اعانت یا
بجرم دفعہ ۱۲۰ ب تعزیرات ہند عمل کیا جا سکتا
ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۷ صفحہ ۳۲۰۔ انڈین کیسز جلد ۵۳ صفحہ ۶۷۰۔ ۱۰ سندھ لارپورٹ
صفحہ ۹۶۔
(۲) کسی شخص کا ارتکاب جرم کے وقت موجود ہونا اس پر ذمہ داری تحت کوئی دفعہ ۱۰۷
تعزیرات ہند عائد نہیں کرتا ہے۔ تاوقتیکہ اس پر قانوناً ذمہ داری رکھنے جرم کی عائد نہ ہوتی
ہو۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۶۳۰۔ انڈین کیسز جلد ۴۳ صفحہ ۹۵

دوسرے۔ اس امر کے کرنے کے لئے مشورے میں ایک یا چند اشخاص
کا شریک ہونا بشرطیکہ اس مشورے کے مطابق عمل کرنے سے اور اس

پٹواری معین اصل جرم ہوگا۔

تشریح ۲:۔ جو کوئی شخص کسی فعل کے ارتکاب کے وقت یا اس سے پہلے کوئی امر اس غرض سے کرے۔ کہ اس فعل کا ارتکاب سہل ہو جاوے۔ اور اس امر سے اُس کا ارتکاب سہل ہو جائے۔ تو کہا جائے گا۔ کہ شخص مذکور نے اُس فعل کے ارتکاب میں مدد کی"

الف مہتمم پولیس سٹیشن کو معلوم ہے۔ کہ اس کے حلقہ میں ایک شاہوکار کے مکان پر سرقہ بالجبر ہونے والا ہے۔ اور بہ تحریص ذاتی تاریخ سرقہ بالجبر کو تسہیل ارتکاب جرم کی غرض سے ٹل جاتا ہے جس سے ملزمان کو شاہوکار کا مال لوٹنے میں سہولیت حاصل ہوتی ہے مہتمم پولیس سٹیشن نے ارتکاب جرم میں اعانت کی ہے۔ اور علٰے ہذا مسمی الف مرض طاعون میں مبتلا ہے۔ وہ ہمراہ مسمی ب بذریعہ ریل ٹکٹ لے کر دوسرے مقام پر جہاں مرض نہیں تھا چلا جاتا ہے۔ چونکہ مسمی ب نے دانستہ مسمی الف مریض طاعون مرض متعدی پھیلانے والے کو امن و آسائش عامہ کے مقام میں لے جا کر خطرہ میں ڈالا ہے۔ اس لئے وہ جرم دفعہ ۲۶۹ میں اعانت کا ملزم ہے۔ انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۷۴۔ اور مجموعہ ہذا میں جو کسی فعل یا ترک فعل پر ذمہ واری قانونی معین پر عائد کی گئی ہے۔ وہ قبل از ارتکاب جرم عائد کی گئی ہے۔ ارتکاب جرم کے بعد اعانت نہیں ہو سکتی ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

لفظ ترغیب (Abetment) مستعملہ دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند میں محض ممنوعہ فعل کے لئے ہی اکسانا نہیں ہے بلکہ اُس فعل کو سرعت کرنے کے واسطے کسی شخص کو تحریک کرنا ہے۔ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۱ و جلد ۲ صفحہ ۲۴۲

ہے۔ جس سے بکر نقب لگا کر سرقہ کرتا ہے۔ اور ایک شخص مسمی خالد کنسٹبل پولیس ماموره
گشت اُس سرقہ کے ارتکاب کے وقت مل کر ترک خلاف قانون کرتا ہے۔ چنانچہ ہر دو صورت میں معیّن
جرم متعلقہ اصل جرم کی اعانت کرنے کے ملزم قرار دیئے جائیں گے"

رولنگز آف ہائیکورٹس جو شخص مال مسروقہ کے علیحدہ کرنے میں دانستہ
امداد کرے وہ زیر دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند صورت تیسری میں معین قرار دیا جاوے گا۔ سنہ ۱۹۳۴ء
مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۴۵ سنہ ۱۹۳۴ء کریمنل کیسز صفحہ ۴۰۰ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء مدراس
صفحہ ۶۷-۷۲۱ مدراس لاجرنل صفحہ ۶۹۳۔

تشریح ا:۔ کسی فعل کے کرنے کی ترغیب دینا اُس شخص کی نسبت
کہا جائے گا۔ جو خلاف بیانی بالعمد سے یا ایسے امر اہم کو عمداً مخفی رکھنے سے
جس کا ظاہر کرنا اُس پر واجب ہے۔ بالارادہ فعل مذکور کرائے۔ یا اُس کے
کرانے کی تدبیر کرے یا کرنے کی تدبیر میں جہد کرے۔ مثلاً الف کے پاس
ب کی گرفتاری کا وارنٹ ہے مسمی ج الف کو دانستہ جھوٹھ باور کرا کر
بجائے ب کے س اپنے مخالف کو گرفتار کرا دیتا۔ چنانچہ مسمی ج خلاف بیانی
بالعمد سے مسمی س کی گرفتاری ناجائز میں اعانت کرتا ہے"

ایک پٹواری کو معلوم ہے۔ کہ الف کے مکان میں سرقہ بالجبر یا ڈکیتی ہوگی۔ اور
مسمی الف شاہوکار کا ایک تاریخ پر دیہہ سے باہر بشمول شادی جانے کی اطلاع ڈکیتوں
کو کرتا ہے جس تاریخ کی معلومات پر ڈکیت اسی تاریخ کو الف شاہوکار کے ڈکیتی کر لیتے
ہیں۔ چنانچہ پٹواری نے امر اہم جس کا ظاہر کرنا اس کا بدفعہ ۴۵ ضابطہ فرض تھا۔ جس کو مخفی
رکھ کر ملزمان کے ارتکاب جرم میں تاریخ بتلا کر تدبیر کی ہے۔ اس لئے زیر تشریح ا:۔

حسب معنی دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند اعانت کرنا نہیں ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۳۶۲ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۴ صفحہ ۳۱۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۴۳۔ ۴۷ الہ آباد صفحہ ۸۶۴-۲۲۔ الہ آباد لا جرنل صفحہ ۱۱۰۲۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۹ صفحہ ۵۹ ناگپور سنہ ۱۹۲۸ء۔ انڈین کیسز ۱۰۹ صفحہ ۷۹۴۔

(۷) کسی شخص کو بدفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند ذمہ دار بنانے کے لئے ترغیب دینا (۲) مشورہ کرنا (۳) ملزم کی امداد فعل یا ترک فعل سے کرنا مطلوب ہوتا ہے۔ دو محض یہ واقعہ کہ جب ملزم مستغیث کو مار رہا تھا۔ اور ایک تیسرا شخص وہاں کھڑا تھا۔ اور اس نے مداخلت نہیں کی ہے۔ اعانت جرم قرار دینے کے لئے کافی نہیں ہے۔ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۹۶۴۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۷۰۴ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۶۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۳۲۱۔ ۲۳ لا رپورٹ الہ آباد فوجداری صفحہ ۱۶۱۔

(۸) کسی شخص کو معین جرم حسب دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند قرار دینے کے لئے ضروری ہے کہ اس شخص نے اس معاملہ ارتکاب جرم میں مخفیہ طریقہ پر کسی خاص طریق سے اس جرم میں حصہ لیا ہو۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۹۰۲ سنہ ۱۹۲۵ء ناگپور جوڈیشل کمشنرز کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۸۸ صفحہ ۳۳۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء ناگپور صفحہ ۳۷۶

(۹) چند ملزمان نے رشوت میں کسی کا ساجھا کر لیا تھا۔ اور بحیثیت ملزمان معین جرم قرار دیکر سزا دئے گئے تھے۔ اپیل پر سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ سے قرار دیا گیا کہ محض کسی واقعہ جرم کا علم ہونا ذمہ داری اعانت کے لئے کافی نہیں ہے۔ ملزمان بری حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۹ صفحہ ۴۲۴ سنہ ۱۹۲۸ء سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۱ صفحہ ۳۰۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء سندھ صفحہ ۹۔ ۲۰ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۵۔

(۱۰) ایک مقدمہ میں ایک موٹر ڈرائیور نے ایک شخص عدم لائسنس یافتہ کو عارضاً موٹر دیدی تھی جس سے غفلتاً ایک شخص کو نقصان پہنچ گیا تھا۔ اور ملزم دعارضی طور پر موٹر دہندہ معین جرم ٹھیرایا جا کر سزایاب ہوا تھا۔ سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں اپیل پر قرار دیا گیا کہ موٹر کو عارضی طور پر غیر لائسنس دار کو دینے والا اصل جرم کا معین قرار نہیں دیا جا سکتا ہے منظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور مجرم بری کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۰۷۷ سنہ ۱۹۲۹ء سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۹ صفحہ ۵۳۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۰ء سندھ صفحہ ۴۲۔

کرمنیل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۹۴ سنہ ۱۹۱۸ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۴۴ صفحہ ۹۸۷ یا ۹۰۹ ۹ مدراس لاء ویکلی صفحہ ۶۷۷ سنہ ۱۹۱۸ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۱۳۱ء۔

(۲) اور ترغیب کے لئے ضروری تحریک مطلوب ہے۔ یا ارتکاب جرم کے لئے اکسانا یا سہارا دینا ہوتا ہے۔ اور اگر صلاح دینا یا سمجھانا ایسا ہو۔ کہ جس سے ارتکاب جلد کے لئے جلد تحریک پیدا ہووے۔ تو یہ ارتکاب جرم کی ترغیب دینا ہوگا۔ اور عام طور پر کسی کام کرنے کی نصیحت کرنے یا صلاح دینے کی عاید حسب منشی دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند ارتکاب جرم کی ترغیب دینا نہیں ہے کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۱۹۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۱۴ صفحہ ۳۰۱ سنہ ۱۹۲۳ء پٹنہ ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۴۵ صفحہ ۶۹۷۔ جلد ۵ پٹنہ لاجرنل صفحہ ۲۹۱۔ پٹنہ لاء ٹائم صفحہ ۶۰ سنہ ۱۹۲۳ء پٹنہ صفحہ ۷۲ ۱۱

(۳) دو ملزمان کو بدفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ اور دو اصل مجرم کے معین قرار دیئے گئے تھے۔ اپیل پر کلکتہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ جب اصل مجرم بوجہ تکمیل جرم بری کئے گئے ہیں۔ تو معین جرم اعانت میں قابل سزا نہیں ہیں۔ منظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۲۳ صفحہ ۴۸ سنہ ۱۹۲۲ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۶۱ صفحہ ۸۰۰۔ ۳۴ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۴۷۴ء

(۴) مسمی منی لال کو جرم دفعہ ۴۰۹ اور دوسرے ملزم کو بجرم دفعہ ۴۰۹ و ۱۰۹ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھیں۔ ہائیکورٹ پٹنہ میں اپیل پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ ارتکاب سے پہلے معین کا امداد دینا یا اکسانا یا ترغیب دینا یا سہارا دینا یا تحریک کرنا مشتمل کرنا اعانت کا ہوتا ہے۔ اور ارتکاب جرم کے بعد مکمل ہوجانے جرم کے اعانت نہیں ہوتی ہے۔ اور بعد ارتکاب جرم معاونت قابل تعزیر نہیں رہتی ہے۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۰۴۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۲۳ صفحہ ۳۵۴ سنہ ۱۹۲۱ء پٹنہ ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۸۔ ۲ پٹنہ لاء ٹائم صفحہ ۴۴۷۔

(۵) جب کہ ایک عام قاعدہ ہے کہ جب اصل ملزم ارتکاب جرم میں سزایاب نہ ہووے تو معین قابل سزا نہ ہوگا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۱ سنہ ۱۹۲۵ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۸۳ صفحہ ۱۹۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء کلکتہ ۱۰۳۱۔ ۵۲ کلکتہ صفحہ ۲۱۱۔ ۴۰ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۳۳۴۔ ۲۸ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۰۴۶۔

(۶) کسی جرم کے ارتکاب میں امداد دینا اگر ارتکاب جرم کے علم سے معین ذمہ وار قانون فوجداری ہوگا۔ لیکن اگر بغیر مجرمانہ علم ارتکاب جرم کسی ایسے شخص کو امداد بغیر علم دینا

معین **دفعہ ۱۰۸** ۔ جو شخص کسی جرم کے ارتکاب میں یا کسی ایسے فعل کے ارتکاب میں اعانت کرے کہ اگر معین کی سی نیت یا علم سے اس کا ارتکاب وہ شخص کرتا جو ارتکاب جرم کے قابل ہے ۔ تو وہ فعل جرم ہوتا ۔ تو شخص مذکور نے اس جرم میں اعانت کی ۔

شرح بموجب الفاظ قانونی دفعہ ہذا جو شخص کسی جرم یا فعل میں جو جرم ہو جاوے اعانت کرے ۔ وہ حسب منشاء دفعہ ہذا قابل مواخذہ قانونی قرار دیا گیا ہے ۔

مثلاً الف و ب کی باہم عداوت مسلمہ ہے ۔ ج وقتاً فوقتاً الف کے جذبات ابھارنے کے لئے مختلف طریق پولیٹکل سے اس کو محرک کرتا رہتا ہے ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ الف مشتعل ہو کر ب کو ضربات ضرر پہنچاتا ہے ۔ یا بدوران ضرر پہنچانے کے اس وقت کسی ذریعہ سے الف کی اعانت کرتا ہے ۔ تو بحالات واقعات مذکورہ ج پر ذمہ داری قانونی حسب دفعہ ہذا بطور معین جرم عائد ہو گی ۔

تشریح ۱ ۔ فعل کے ترک خلاف قانون میں اعانت کرنا جرم ہو سکتا ہے گو خود معین پر اس فعل کا کرنا واجب نہ ہو ۔ مثلاً زید عہدہ دار کے دیہہ میں الف مجرم اشتہاری مقیم ہوا ۔ بکر زید کو ترغیب دیتا ہے ۔ کہ وہ اس مجرم اشتہاری کی اطلاع پولیس یا مجسٹریٹ کو نہ دے ۔ زید متامل ہے ۔ تو بکر ترک خلاف قانون عدم اطلاع دہی میں اعانت کرتا ہے ۔

تشریح ۲ ۔ اعانت کے جرم قرار دیے جانے کے لئے اس فعل کا ارتکاب ضرور نہیں ہے جس میں اعانت کی گئی ہے ۔ اور نہ اس نتیجہ کا ظہور جس پر فعل

(۱۱) جب کہ چار آدمی اپنے عام دشمن پر لاٹھیوں سے حملہ کے لیے مشترک ہوں۔ تو جب تحت دفعہ ۱۰۷ التعزیرات ہند باہم چلن سے ہر ایک دوسرے کا معاون ہوتا ہے۔ اور جب کبھی وہ ارتکاب جرم کے وقت بمعاونت ایک دوسرے کے موجود ہوں۔ تو صحیح طور سے دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند متعلق ہوتی ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۴۸۶ الہ آباد ہائیکورٹ سنہ ۱۹۳۶ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۳ صفحہ ۸۰۴۔

(۱۲) جبکہ سازش مجرمانہ زیر دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند ایک اعانت کی حد تک پہونچتی ہے تو وہاں دفعہ ۱۲۰ (الف) اور ۱۲۰ (ب) عائد کرنی غیر ضروری ہے۔ کیونکہ مجموعہ تعزیرات ہند میں ہمچوں قسم سازش خاص کے لیے صاف طور سے قانون وضع کیا گیا ہے۔ اور جب کوئی صورت سازش اعانت کی حد تک پہونچتی ہو۔ تو وہاں ساتھ کہ جرم دفعہ ۱۲۰ (ب) لگانا نہیں چاہیئے۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۸۹۵۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۸۹۳ سنہ ۱۹۳۶ء پٹنہ ہائیکورٹ انڈین کیسز جلد ۱۶۲ صفحہ ۸۶۔

(۱۳) مسمی دیوار سنگھ بجرم دفعہ ۱۸۲ الشمول دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ سے سزایاب ہوا تھا۔ اور عدالت سشن سے اپیل نامنظور ہوا۔ ہائیکورٹ الہ آباد میں اپیل پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ دفعات ۱۰۷ و ۱۰۹ تعزیرات ہند بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند مستعمل کی جاتی ہے اور ہم کوئی وجہ نہیں دیکھتے ہیں۔ کہ ہمراہ دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کیوں دفعہ ۱۰۷ اور دفعہ ۱۰۹ بجرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند نہ لگائی جاوے۔ اپیل ڈسمس کیا گیا۔ اور حکم سزا قائم رہا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۱۰۲ سنہ ۱۹۳۸ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۲ صفحہ ۲۳۔

(۱۴) محض ارادہ یا تیاری اعانت جرم قابل مواخذہ نہیں ہے۔ اعانت کا جرم قرار دینے کے لیے معین اور خود معان کا وجود اور اعانت جرم ہونا ضروری ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۰ صفحہ ۷۸۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۷۸۔ آل رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ صفحہ ۴۴ سنہ ۱۹۳۲ء کریمنل کیسز صفحہ ۸۰۳۔ ۶۰ کلکتہ صفحہ ۳۲۷۔ آل رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ صفحہ ۴۴۔ ۳۶ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۹۸۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ ۶۰ ۔

(۱۵) دفعہ ۱۰۷ و ۱۰۹ تعزیرات ہند اس شخص پر عائد کی جاوے گی۔ جس نے جھوٹا دعوے یا نالش کرنے کے لئے کسی شخص کو ترغیب دی ہو۔ اس شخص پر جرم دفعہ ۱۸۲ الشمول دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند ذمہ داری قانونی عاید کیجاوے گی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۱۰۲ سنہ ۱۹۳۸ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۲ صفحہ ۲۳ سنہ ۱۹۳۸ء

آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۴۳ء سندھ صفحہ ۷۰ -

تشریح ۳: - ضرور نہیں ہے۔ کہ معاون قانون کی رو سے جرم کے ارتکاب کے قابل ہو۔ یا یہ کہ اس کی نیت یا علم میں وہی فساد ہو۔ جو معین کی نیت یا علم میں ہے یا اس کی نیت یا علم میں کچھ فساد ہو۔

تمثیلات

(الف) زید نیت فاسد سے کسی طفل یا مجنوں وری کے کسی ایسے فعل کے ارتکاب میں اعانت کرے جس کا ارتکاب اگر وہ شخص کرتا جو قانون کی رو سے ارتکاب جرم کے قابل ہے۔ اور جس کی نیت زید کی سی ہے۔ تو وہ فعل جرم ہوتا۔ تو اس صورت میں زید جرم میں اعانت کرنے کا مجرم ہوگا۔ عام اس سے کہ فعل مذکور کا ارتکاب ہو یا نہ ہوا ہو۔

(ب) زید بکر کے مار ڈالنے کی نیت سے خالد ایک طفل کو جس کی عمر سات برس سے کم ہے۔ ایسے فعل کے کرنے کی ترغیب دے جس سے بکر ہلاک ہو جائے۔ اور خالد اس اعانت کے باعث سے زید کی غیبت میں وہ فعل کرے اور اس کے ذریعہ سے بکر کی ہلاکت کا باعث ہو۔ تو اس صورت میں ہر چند کہ خالد قانون کی رو سے ارتکاب جرم کے قابل نہیں ہے۔ تاہم زید اسی طرح سزا کا مستوجب ہے گویا خالد قانون کی رو سے ارتکاب جرم کے قابل ہوتا۔ اور مرتکب قتل عمد کا ہوتا ہے۔ اور اس لئے زید سزائے موت کا مستوجب ہے۔

(ج) زید بکر کو کسی گھر میں جو انسان کی بود و باش کے لئے ہو۔ آگ لگانے کی ترغیب دے۔ اور بکر کی عقل میں فتور ہونے کے سبب سے اس فعل کی ماہیت نہ جان

مذکور جرم قرار دیا جانا منحصر ہے ۔

شرح

چونکہ اعانت کرنا فی نفسہ جرم ہے ۔ اس لئے معاون کے مجرم قرار پانے پر معین کی ملزمیت منحصر نہیں ہے ۔ اور نہ اعانت کے مطابق معاون کا عمل کرنا ضروری ہے ۔ معین کے اعانت کرتے ہی جرم ختم ہو جاتا ہے ۔ عام اس سے کہ معاون نے ارتکاب کیا ہو ۔ یا اعانت کے مطابق جرم نہ کیا ہو ۔

تمثیلات

(الف) ۔ اگر زید بکر کو خالد کے مار ڈالنے کی ترغیب دے ۔ اور بکر اس سے انکار کرے تو زید بکر کے ارتکاب قتل عمد میں اعانت کرنے کا مجرم ہو گا ۔

(ب) اگر زید بکر کو عمرو کے مار ڈالنے کی ترغیب دے ۔ اور بکر اس ترغیب کے مطابق عمرو کے کوئی آلہ چبھو دے ۔ اور عمرو اس زخم سے صحت پائے ۔ تو زید بکر کو ارتکاب قتل عمد کی ترغیب دینے کا مجرم ہو گا ۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

زیر دفعہ ہذا ۔ (۱) ۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ جس شخص جرم کی اعانت کی جاوے ۔ اس کا ارتکاب ضروری ہو ۔ جرم اعانت کے ساتھ ہی معین مرتکب جرم ہو جاتا ہے ۔ کیونکہ اعانت محض ارادہ جرم سے متعلق ہے نہ کہ عمل فعل سے ۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۸۸۷ سنہ ۱۹۳۵ء سندھ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء سندھ ۷۸ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۶ صفحہ ۱۶۹ سندھ صفحہ ۲۲۶ سنہ ۱۹۳۵ء کریمنل کیسز صفحہ ۳۰۲ ۔

(۲) جرم اعانت قرار دینے کے لیے جرم کا ارتکاب ہونا ضروری نہیں ہے ۔ بلکہ جرم اعانت مکمل ہو جاتی ہے ۔ جب کہ اعانت جرم کی گئی ہو ۔ خواہ معاون نے ارتکاب جرم نہ کیا ہو ۔ کیونکہ اعانت کے لیے معین کا ارادہ ارتکاب جرم ۔۔۔ اعانت کرنے کا ہوتا ہے ۔ نہ کہ شخص معاون کی نیت یا اسکے جرم انجام کرنے پر منحصر ہوتا ہے ۔ معین ہر حالت میں ذمہ دار اعانت جرم ہو گا ۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۷۷ سنہ ۱۹۳۵ء کریمنل کیسز صفحہ ۳۰۲ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۶ صفحہ ۱۶۹ ۔ ۔ رپورٹ سندھ صفحہ ۲۲۶

انڈین کیسز جلد ۱۴۳ صفحہ ۱۶۶ - کریمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۶۲۳ - آل انڈیا رپورٹ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۳۵۰ - آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۳۹ - ۱۳ - لا رپورٹ آل کریمنل رپورٹ صفحہ ۳۰۵ - آل انڈیا رپورٹ ۱۹۲۴ء الہ آباد صفحہ ۳۱۵ -

(۳۴) جو شخص سرکاری ملازم کو رشوت دینے کے لئے کہے۔ وہ شخص بدفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند قابل سزا ہوتا ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۲ صفحہ ۹۰ - ۱۹۳۴ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۳۱ - آل انڈیا رپورٹ ۱۹۳۴ء پشاور صفحہ ۱۱۰ء

تشریح ۴ - چونکہ جرم میں اعانت کرنا جرم ہے۔ تو ایسی اعانت میں اعانت کرنا بھی جرم ہے۔

تمثیل

زید بکر کو ترغیب دیتا ہے۔ کہ تو عمر کو خالد کے مار ڈالنے کی ترغیب دے اور بکر زید کی ترغیب سے اس جرم کا ارتکاب کرے۔ تو بکر اس جرم کی پاداش میں اس سزا کا مستوجب ہوگا۔ جو قتل عمد کی پاداش میں مقصود ہے۔ اور چونکہ زید نے بکر کو اس جرم کے ارتکاب کی ترغیب دی ہے۔ اس لئے زید بھی اسی سزا کا مستوجب ہوگا۔

تشریح ۵ - ارتکاب جرم بمشورہ کے لئے یہ ضرور نہیں ہے۔ کہ معین مرتکب کے ساتھ ارتکاب جرم کی تدبیر میں شریک ہو۔ بلکہ یہی کافی ہے۔ کہ وہ اس مشورے میں شریک ہو جس پر عمل کرنے سے اس جرم کا ارتکاب ہوا۔

تمثیل

زید عمر سے زہر دینے کے لئے بکر کے ساتھ شریک تدبیر ہو۔ اور یہ ٹھیرے کہ زید زہر دے۔ اس کے بعد بکر اس مشورے کا حال خالد سے بیان کرے۔ اور کہے کہ ایک تیسرا شخص زہر دیگا۔ مگر زید کا نام نہ بتلائے۔ اور خالد زہر کا مہیا کر دینا قبول کرے

یا یہ نہ جان سکے۔ کہ جو میں کر رہا ہوں وہ بموجب قانون کے خلاف ہے۔ اور زید کی ترغیب کے باعث سے اس گھر میں آگ لگائے۔ تو بکر کسی جرم کا مرتکب نہیں ہے۔ مگر زید گھر میں آگ لگانے کے جرم میں اعانت کرنے کا مجرم ہوگا اور اس سزا کا مستوجب تھا۔ جو اس جرم کی پاداش میں مقرر ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں پشاور جوڈیشل کمشنر کورٹ سے قرار دیا گیا کہ۔ اعانت میں اعانت کرنا زیر دفعہ ۱۰۸ تشریح ۴ جرم قابل سزا ہے۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۸۲۷ سنہ ۱۹۳۵ء پشاور۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۴ صفحہ ۹۰۸۔

(ز) زید اس نیت سے کہ سرقہ کا ارتکاب کرے۔ بکر کو یہ ترغیب دے۔ کہ تو فلاں کا مال خالد کے پاس سے لے آ۔ اور بکر کو یہ باور کرائے۔ کہ وہ مال میرا ہے۔ اور بکر نیک نیتی سے یہ باور کرکے کہ وہ مال زید کا ہے۔ خالد کے قبضہ سے نکال لائے۔ تو چونکہ بکر نے اس غلط فہمی پر عمل کرنے سے بددیانتی سے مال کو نہیں لیا۔ اس لئے وہ سرقہ کا مرتکب نہ ہوگا۔ مگر زید سرقے میں اعانت کرنے کا مجرم اور اس سزا کا مستوجب ہوگا۔ جو زید کو اس حال میں ہوتی۔ جبکہ بکر سرقہ کا مرتکب ہوتا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں ہائیکورٹ الہ آباد سے قرار دیا گیا کہ کسی جج کا رشوت دہندہ کو پھنسانے کے لئے رشوت لینا اعانت کرنا نہیں ہے۔ اور زیر دفعہ ۱۰۸ تشریح ۴ معین جرم قرار دینے کے لئے یہ امر ضروری نہیں ہے۔ کہ رشوت لینے والے کا علم و ارادہ معین جیسا ہووے۔ بلکہ معین زیر دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا۔ گو جج کسی جرم کا مجرم نہیں ہے۔ اور تشریح ۳ دفعہ ہذا محض ترغیب دینے تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ ارادتاً امداد دینے پر حاوی ہے۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۲۲ و کریمنل لاء جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۲۲۳ سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد

(۲) تشریح ۲ میں عموماً اعانت قابل سزا ہے۔ اور محض ترغیب پر ہی جرم اعانت محدود نہیں ہے

ارتکاب میں اعانت کرتا ہے۔ جو برٹش انڈیا سے خارج و اس کے حدود باہر صادر ہو۔ اور جو اگر برٹش انڈیا کے اندر صادر ہوتا۔ تو ایک جرم قرار دیا جاتا وہ حسب منشائے مجموعہ ہذا اس جرم میں اعانت کرتا ہے۔

تمثیل

زید برٹش انڈیا میں غیر ملکی ساکن گوا کو ترغیب دے۔ کہ وہ گوا میں مرتکب قتل کا ہو۔ تو زید قتل میں اعانت کرنے کا مجرم ہوگا۔

شرح

دفعہ ہذا باب ۵ دفعہ ۳ ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۹۸ء کے ذریعہ اضافہ و وضع کی گئی۔ جو شخص برٹش انڈیا میں رہتے ہوئے کسی ایسے فعل کا ارتکاب کرے جو برٹش انڈیا سے خارج مقامات پر وقوع پذیر ہو۔ وہ شخص بموجب قانون کی رو سے مجرم [illegible] اور مجموعہ قسم صورت کے جرم سے [illegible] برٹش انڈیا [illegible] کہلاتا ہے [illegible] مجموعہ قسم صورت کے [illegible] مقدمہ [illegible] ہائیکورٹ سے مجرم [illegible] جاری کیا گیا تھا۔ کہ برٹش انڈیا سے باہر [illegible] اعانت [illegible] انڈیا [illegible] برٹش انڈیا سے باہر اعانت [illegible] متعلق ہوگی۔

دفعہ ۱۰۹۔ جو کوئی شخص کسی جرم میں اعانت کرے۔ اگر اس اعانت کے باعث اس فعل کا ارتکاب ہو جس میں اعانت کی گئی ہے۔ اور اس مجموعہ میں اسی کی سزا کی نسبت کوئی صریح حکم نہ ہو۔ تو اس شخص کو وہی سزا دی جائیگی۔ جو جرم مذکور کے لیے مقرر ہے۔

اعانت کی سزا اگر اس فعل کا ارتکاب جس کی اعانت کی گئی ہے۔ اس اعانت کے سبب سے ہوا ہو اور جہاں اس کی سزا کیلئے کوئی صریح حکم نہ ہو

اور لاکر اس غرض سے بکر کے حوالہ کرے۔ کہ وہ اس طرح جیسا کہ اوپر لکھا ہے۔ کام میں لاوے
پھر زید زہر کھلائے۔ اور عمرو اس کے باعث سے ہلاک ہو جائے۔ اس صورت میں
گو باہم زید اور خالد کے کچھ مشورہ نہیں ہوئے۔ تاہم خالد اس منصوبہ میں شریک
رہا ہے۔ جس پر عمل کرنے سے عمرو ہلاک ہوا۔ اور اسی لیے خالد اس جرم کا مرتکب ہوگا
جس کی تعزیت اس دفعہ میں کی گئی ہے۔ اور اس سزا کا مستوجب ہے۔ جو قتل عمد
(ن) یا ورش میں مقرر ہے۔

روُلنگز آف ہائیکورٹس

دفعہ ۱۰۸ کی تشریح ۴ میں جرم میں اعانت کرنا جرم ہے۔ تو ایسی اعانت میں اعانت کرنا بھی جرم قرار دیا گیا ہے۔ اور الفاظ جرم میں اعانت کرنا جرم کرنے کے یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ جب ایک جرم کی اعانت واقعی واقع ارتکاب کیا گیا ہے۔ بلکہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ جب حسب مجموعہ ہذا کسی جرم کی اعانت کرنا جرم ہے۔ یعنی جب اعانت کسی جرم کی قابل سزا بدفعہ ۱۰۹ یا بدفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند یا کسی اور قانون کی رو سے ہو۔ اس وقت ایسی اعانت میں بھی اعانت کرنا ایک جرم ہوگا۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۹۹ و جلد ۲ صفحہ ۳۴۱۔ جیسا کہ الف۔ ب کو واسطے رشوت دے کہ وہ مجسٹریٹ کو دیوے۔ چنانچہ الف نے ب کو رشوت دی اور ب نے مجسٹریٹ کو دی تھی۔ جب کہ پردہ میں سب انسپکٹر پولیس بیٹھا ہوا تھا۔ اور سب انسپکٹر نے روپیہ کو معہ ان کے گرفتار کر لیا۔ تو قرار دیا گیا۔ کہ جب الف نے ب کو مجسٹریٹ کے لئے روپیہ دینے کی ترغیب دی تھی۔ تو صحیح طور پر جرم دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند میں سزایاب ہوئے۔ گو مجسٹریٹ کو اس وقت نہ دی گئی ہو۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۰۲ و ۵۵۰۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۰ صفحہ ۹۴ سنہ ۱۹۱۹ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۵۴ صفحہ ۸۱۷۔ کلکتہ جلد ۴۶ کلکتہ صفحہ ۷۰۶۔ ۲۴ کلکتہ ویکلی نوٹس صفحہ ۱۰۴۵۔ ۲۸ کلکتہ لا جرنل صفحہ ۳۷۰۔

اعانت برٹش انڈیا میں ان جرائم کی جو اس کے باہر سرزد ہوں

دفعہ ۱۰۸ (الف) جو شخص برٹش انڈیا میں کسی ایسے فعل کے

اس جرم کا مرتکب ہو۔ تو زید جرم مذکور میں اعانت کرنے کا مجرم ہوگا۔ اور اسی سزا کا مستوجب ہوگا۔ جس کا بکر مستوجب ہے "

(ج) زید اور بکر عمرو کے زہر دینے کا مشورہ کریں اور زید اس مشورہ پر عمل کر کے زہر مہیا کرے۔ اور اس غرض سے بکر کے حوالے کرے کہ وہ عمرو کو کھلائے۔ اور بکر اس مشورے پر عمل کر کے زید کی غیبت میں عمرو کو زہر دے۔ اور اس فعل سے عمرو کی ہلاکت کا باعث ہو۔ تو اس صورت میں بکر جرم قتل عمد کا مجرم ہوگا۔ اور زید اس جرم میں اعانت بہ مشورہ کرنیکا مجرم ہوگا۔ اور قتل عمد کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

تشریح:۔ جب کسی فعل یا جرم کا ارتکاب اُس ترغیب کے باعث ہے۔ یا اُس مشورے پر عمل کرنے سے یا اُس مدد سے واقعہ ہو۔ جو اعانت قرار دیا گیا ہے۔ تو کہا جائیگا کہ فعل مذکور یا جرم مذکور کا ارتکاب اعانت کے باعث واقع ہوا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

دانستہ کسی جرم میں اعانت کرنا اعانت کرنا ہے لیکن نا دانستگی میں امداد کرنا اعانت جرم نہیں ہے۔ کریمینل لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۳۱۴ سنہ ۱۹۰۷ء بمبئی انڈین کیسز جلد ۲۷ صفحہ ۵۶۹ صفحہ ۹۸۹ - ۱۹ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۴۵۔

(۲) زیر دفعہ ۱۰۹ و ۱۶۱ تعزیرات ہند یہ امر غیر ضروری ہے۔ کہ آیا رشوت دینے والے نے رشوت جس مطلب کے لئے دی ہے۔ وہ پورا ہوا ہو یا نہیں۔ بلکہ جرم اس وقت مکمل ہو جاتا ہے۔ جب کہ اُس کی نسبت یہ ہو۔ کہ جرم اعانت کا ارتکاب سرکاری ملازم سے ہوگیا ہے۔ اور اگر سرکاری ملازم کو پہنچانے کے لئے رشوت دی گئی ہو۔ تو حکم سزا کے وقت سزا پر غور کیا جائیگا۔ اور زیر دفعہ ۱۰۹ و ۱۶۱ تعزیرات ہند بطور اجرائے جرم کے یہ امر مطلوب نہیں ہے کہ رشوت دینے یا لینے والے کی بھی کوئی خاص مجرمانہ نیت تھی۔ لیکن جب کوئی بڑا افسر اپنے ماتحت کو پہنچانے کے لئے توڑ دیتا ہے۔ وہ قانوناً ارتکاب جرم میں اعانت کرنے کا مرتکب ہوگا۔ کلکتہ جلد ۴۵ صفحہ ۳۰۴ کریمینل لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۲۹ سنہ ۱۹۱۸ء مدراس ہائیکورٹ - انڈین کیسز جلد ۴۲ صفحہ ۷۹۸ یا

ضابطہ ابتدائی ضابطہ قابل یا ناقابل مداخلت پولیس یا قابل اجرائے وارنٹ یا قابل تجویز عدالت وہی ہوگا جو اصل جرم جس میں اعانت کی گئی ہے۔ اس کے لئے ضابطہ مقرر ہوگا۔

شرح اعانت میں مختلف صورتوں کے لئے مختلف دفعات میں معین پر ذمہداری قانون عائد کی جا کر اس کو مستوجب سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ اور جس جرم میں اعانت کی جاوے۔ اس کے قابل دست اندازی یا قابل اجرائے سمن یا وارنٹ وغیرہ ہونے یا نہ ہونے کے متعلق وہی صورت ہوگی جو اصل جرم کے لئے ضمیمہ ضابطہ فوجداری میں درج کی گئی ہے۔ اور دفعہ ہذا اس وقت اصل جرم کے ساتھ لگائی جاتی ہے۔ جبکہ اعانت کے مطابق معاون ارتکاب جرم کا مرتکب ہوا ہے۔ مثلاً زید نے بکر کے قتل عمد میں عمرو کی اعانت کی تو زید پر جرم زدفعہ ۳۰۲/۱۰۹ یا ۳۰۲ و ۱۱۴ لگایا جاویگا۔ چنانچہ مجموعہ تعزیرات سے ہی اس جرم کی تعریف (دفعہ کے) جس دفعہ کے مطابق صورت اعانت کے مطابق ارتکاب جرم کیا ہو ۔ اور دفعہ ۱۱۳ تعزیرات ہند میں قبل از ارتکاب جرم اعانت کے بعد اتفاق سے ارتکاب جرم کے وقت معین موجود ہو۔ اور جب معین ارتکاب جرم کے وقت موجود ہو کر امداد جرم کرے تو وہ اصل جرم کا مرتکب ہوگا۔ اور سازش جرم دفعہ ۱۲۰ ب میں ارتکاب جرم نہیں ہوتا ہے۔ وہ ایک قسم کی اعانت ہوتی ہے۔ جب کہ ایک سے زیادہ اشخاص ہوں۔ اور جملہ سازش کنندگان ارتکاب جرم جو اصل واقعہ ہوا ہو۔ اس میں حصہ لیں وہ اس جرم میں سزایاب ہوں گے۔ اور جو شخص ارتکاب جرم کی تحریک کرے وہ زیر دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند قابل مواخذہ ہوتا ہے۔

تمثیلات

(الف) زید بکر کو جو سرکاری ملازم ہے۔ حق السعی کے طور پر اس لئے رشوت دینا چاہے۔ کہ بکر اپنے لوازم منصبی کے نفاذ میں زید کے ساتھ کچھ رعایت کرے۔ اور بکر اس رشوت کو قبول کرلے۔ تو زید نے اس جرم میں اعانت کی جس کی تعریف دفعہ ۱۶۱ میں کی گئی ہے۔

(ب) زید بکر کو جھوٹی گواہی دینے کی ترغیب دے۔ اور بکر اس ترغیب کے باعث سے

(۷) ایک مقدمہ میں ایک فریق زمیندار نے اجارہ مالک کو نہیں دیا تھا۔ اور مرتہن سابق جیسے اسمٰعیل سے مسمی نواب علی نے پلاٹ ۱۱۹۸ کا قبضہ حاصل کیا تھا۔ لیکن مسمی اسمٰعیل اپنے وہاں مزروعہ کاٹ رہا تھا۔ کہ نواب علی ۳۰ ہمراہی لے کر قبضہ کے لئے گیا۔ اور موقعہ پر جاکر اپنے ہمراہیان کو زبانی حکم دیا۔ کہ اسمٰعیل فریق جو وہاں کاٹ رہا تھا۔ اس کو مارو۔ جس پر فریقین کی لڑائی ہوگئی۔ اور فریق نواب علی سے مسمیان حمید الدین و عبد المجید کو سخت ضربات پہونچیں۔ جن سے ہر دو ہلاک ہوگئے اور نواب علی قتلعمد میں اعانت کرنے کا مجرم قرار دیا گیا۔ چنانچہ ملزمان کے اپیل کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ نواب علی کے حکم سے حملہ ہوا۔ اور ضربات کا نتیجہ ہلاکت ہوئی ہے۔ اور نواب علی صحیح طور پر اعانت قتلعمد کا مجرم ہے۔ اور حسب معنی دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند اعانت کے مطابق جرم ہوا اور بحوالہ رولنگز ہائیکورٹس اپیل ڈسمس کئے گئے۔ اور حکم سزا سشن کورٹ بحال کیا گیا۔ اور انڈین کیسز جلد ۱۰۷ صفحہ ۳۰۵ و کریمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۲۳۹ و آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء پٹنہ صفحہ ۱۰۰ کا حوالہ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۰۲ سنہ ۱۹۲۹ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۶ صفحہ ۳۷۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء کلکتہ صفحہ ۷۵۰۔

(۸) جو شخص اعانت کنندہ بروقت ارتکاب جرم موجود ہو۔ وہ محض اعانت میں سزا نہ پائیگا بلکہ وہ اصل جرم کا مرتکب تصور ہوکر اس میں سزایاب ہوگا۔ اور اس کو مختلف سے دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند اصل مرتکب جرم سمجھا جائیگا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۰۹۶ سنہ ۱۹۲۹ء رنگون ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۸ صفحہ ۶۳۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء رنگون صفحہ ۲۰۳۔ ۷ رنگون صفحہ ۴۲۹ سنہ ۱۹۲۵ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۷۷

(۹) الفاظ ترک خلاف قانون کو حسب تعریف اعانت سے مشتمل کیا جاوے۔ تو حسب معنی دفعہ ۴۳ و ۳۰۳ تعزیرات ہند بالارادہ کسی ارتکاب فعل میں امداد عمل کرنا ہوگا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۹۰۳ سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۳ صفحہ ۵۵۰۔

(۱۰) جو شخص دانستہ مال مسروقہ کے رکھنے میں امداد دیتا ہے۔ وہ زیر دفعہ ۱۰۷ ضمن ۳ اعانت کرتا ہے۔ اور وہ ایک شریک جرم ہوتا ہے۔ اور کسی بلاواسطہ شہادت سے جرم دفعہ ۴۵۷ و ۳۸۰ تعزیرات ہند جس میں عدالت ماتحت نے سزا دی ہے۔ ثابت نہیں ہوتا ہے۔ دراصل جرم ۴۱۱ تعزیرات ہند کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ اور اس سے ملزم کو نقصان پہونچتا ہے۔ اس لئے حکم جرم دفعہ ۴۵۷ و ۳۸۰۔ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ اور مکرر تحقیقات کے بعد مطابق قانون عمل کرنے کا حکم دیا گیا۔ کریمنل لاجرنل

یا ۹۸۹ جلد ۶ مدراس لاء ویکلی صفحہ ۶۷۷ سنہ ۱۹۱۷ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۱۳۱ ۸ -

(۳) مسمی سبل چند، ودا ہیری بنگالی برہمن عمر ۲۳ سالہ معہ ایک شخص معین کے جو لپیتو توں سے مسلح تھے ایک بنگالی کو جو بہل رائے نے پستول سے ہلاک کر دیا تھا۔ چنانچہ ہر دو ملزمان کو بدفعہ ۳۰۲ و ۱۱۴ تعزیرات ہند پولیس مقامی نے چالان کر دیا۔ اور بعد تحقیقات ملزمان سپرد سشن کیے گئے عدالت سشن سے ہر دو کو بدفعہ ۳۰۲ و ۱۱۴ تعزیرات ہند سزا پھانسی کا حکم لکھ کر بمنشائے دفعہ ۳۷۴ ضابطہ فوجداری اودھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں پیش کیا گیا۔ چنانچہ اودھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ سے اصل ملزم و معین جرم کی نسبت قرار دیا گیا۔ کہ ملزمان کا ارادہ مشترک تھا۔ اس لئے ہر دو کو سزائے موت دی گئی۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۲۰ صفحہ ۶۵۴ سنہ ۱۹۱۹ء اودھ - انڈین کیسز جلد ۵۱ صفحہ ۹۳۴ - ۶ اودھ لاء جرنل صفحہ ۲۱۰ -

(۴) ایک ملزم دفعہ ۳۷۹ تعزیرات ہند کو مجسٹریٹ درجہ اول سے فرد جرم لگا کر بجائے جرم ۳۷۹ تعزیرات ہند کے سرقہ کی اعانت دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند میں سزا دی گئی تھی۔ ملزم کی درخواست پر پٹنہ ہائیکورٹ سے بمنسوخی حکم عدالت ماتحت درخواست ملزم منظور کی جا کر ملزم بری کیا گیا۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۱ سنہ ۱۹۲۱ء پٹنہ - انڈین کیسز جلد ۶۰ صفحہ ۱۹۹ -

(۵) ایک موٹر لاری کے ڈرائیور سے ایک خفیف جرم مطابق ایکٹ کے ہوا تھا۔ اور ایک روپیہ پولیس افسر ہیڈ کانسٹیبل کو دیا ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ وہ ڈرائیور کے خلاف مقدمہ نہ کرے۔ چنانچہ برخلاف ڈرائیور مقدمہ پیش ہو کر عدالت سے ڈرائیور رہا کیا گیا تھا۔ اور ہیڈ کانسٹیبل پولیس کے خلاف بجرم دفعہ ۱۶۱ و ۱۰۹ تعزیرات نگرانی پیش ہو کر کلکتہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ایک شخص جرم اعانت میں مستوجب سزا نہیں ہوگا جب کہ وہ اپنے لوازم منصبی میں ملزم کی طرفداری یا اس سے باز رہنے یا اس کو کوئی فائدہ پہنچانے حسب منشائے دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند اختیار نہیں رکھتا تھا۔ تو وہ کسی مابہ الاحتیاط حاصل کرنے کے قابل نہیں ہے۔ اس لئے نگرانی منظور کی گئی۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۱ سنہ ۱۹۲۲ء کلکتہ - انڈین کیسز جلد ۶۳ صفحہ ۳۶۹ - ۳۳۰ کلکتہ لاء جرنل صفحہ ۳۶۹ -

(۶) چونکہ تیاری جرم عام طور پر قابل سزا نہیں ہے بجز چند کے اس لئے ایسی صورت تیاری میں اعانت کرنا مستوجب سزا نہیں ہے۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۱۱۶۲ سنہ ۱۹۲۴ء اودھ - انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۹۸۶ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء اودھ صفحہ ۱۵۸ - ۱۱ اودھ لاء جرنل صفحہ ۶۴ -

خلاف زیر دفعہ ۴ و ۵ ایکٹ مذکور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں کارروائی ضابطہ کی گئی تھی۔ اور در بعد تحقیقات مجسٹریٹ مذکور نے بدفعہ ۲۰۳ ضابطہ فوجداری مقدمہ کو ڈسمس کر دیا تھا۔ کہ جرم حدود برٹش انڈیا سے باہر واقع ہوا ہے۔ اور برٹش انڈیا سے باہر اعانت کرنے کی ذمہ داری کے لیے ایکٹ مذکور میں کوئی دفعہ نہیں ہے جس حکم کی نگرانی سشن کورٹ امروتی میں کی گئی تھی جو بوجوہات حکم ناگپور ہائیکورٹ میں کاغذات پیش کئے گئے تھے۔ چنانچہ ہائیکورٹ میں بدفعات ۳ و ۴ تعزیرات ہند بحث کرتے ہوئے قرار دیا گیا۔ کہ زیر دفعہ ۱۰۸ الف تعزیرات ہند کارروائی ہو سکتی تھی بشرطیکہ حسب منشاء دفعہ ۱۹۷ ضابطہ فوجداری منظوری حاصل کی جاتی اور بحوالہ رولنگز آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۴۳ء مدراس صفحہ ۳۷۲ و آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء بمبئی صفحہ ۲۲۳ و صفحہ ۴۴۷ و کریمنل لاء جرنل جلد ۳۷ صفحہ ۲۱۱ و جلد ۳۶ صفحہ ۱۲۶۳ و جلد ۳۸ صفحہ ۵۸۶ باتفاق فیصلہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ عمل کیا گیا۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۳۹ صفحہ ۱۵۰۲ سنہ ۱۹۳۸ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۵ صفحہ ۵۱۱ سنہ ۱۹۳۸ء

(۱۵) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۰۶ تعزیرات ہند میں ملزم کو بشمول دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ اور کلکتہ ہائی کورٹ سے قرار دیا گیا کہ جو شخص ارتکاب جرم سے پیشتر یا ارتکاب جرم کے وقت امداد یا ترغیب جرم کا مرتکب ہو۔ تو وہ شخص حسب منشی دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند قابل سزا ہو گا۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۳۹ صفحہ ۹۶۴ کلکتہ سنہ ۱۹۳۸ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۷ صفحہ ۹۲۹ سنہ ۱۹۳۸ء

اعانت کی سزا اگر شخص معان اس فعل کو مغائر نیت معین سے کرے۔

دفعہ ۱۱۰:- جو کوئی شخص کسی جرم کے ارتکاب میں اعانت کرے تو اگر شخص معان اس فعل کا ارتکاب کسی نیت یا علم سے کرے۔ جو معین کی نیت یا علم سے مغائر ہو۔ تو معین کو اس جرم کی سزا دی جائے گی جس کا ارتکاب اس حال میں ہوتا۔ کہ فعل مذکور کسی اور نیت یا علم سے نہیں۔ بلکہ معین ہی کی نیت یا علم سے کیا جاتا۔

ضابطہ:- کارروائی ضابطہ قابل یا ناقابل مداخلت پولیس یا اجرائے سمن یا وارنٹ یا

جلد ۳۶ صفحہ ۶۳۳ سنہ ۱۹۳۵ء مدراس ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۵ صفحہ ۴۷ ۔

(۱۱) جب کہ ایک شخص ارتکاب جرم کے وقت موجود ہو ۔ اور دوسرے کے ارتکاب جرم میں اعانت کرے ۔ تو دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند عائد نہ ہوگی ۔ اور جو شخص بحاضری خود ارتکاب جرم میں امداد کرے ۔ بجز مقدمات زنا بالجبر یا مکرر ازدواج جرائم دفعات ۳۷۶ یا ۴۹۴ تعزیرات ہند کے ۔ وہ اصل جرم کا مرتکب ہوگا ۔ نہ کہ محض اعانت کا مرتکب ہوگا ۔ دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند اُس وقت متعلق ہوتی ہے ۔ جب کہ ارتکاب جرم سے پیشتر ارتکاب جرم کی اعانت کی جاوے ۔ اور وہ معین اتفاق سے ارتکاب جرم کے وقت موجود ہو لیکن اُس وقت متعلق نہ ہوگی ۔ جب کہ ارتکاب جرم کے وقت اعانت کی جاوے ۔ اور اُس میں معین امداد کرے ۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۹۰ پٹنہ سنہ ۱۹۳۷ء ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۹ صفحہ ۳۸۹ ۔

(۱۲) جرم سازش ۱۲۰ ب محض ایک قسم کی اعانت ہے ۔ اور اس میں دو یا زیادہ اشخاص کو سازش کرنا ہے ۔ اصل جرم کا واقع ہونا ضروری نہیں ہے ۔ اور اگر سازش کنندگان کسی جرم کا ارتکاب کریں تو وہ جملہ ملزمان جنہوں نے اصل ارتکاب جرم میں شرکت کی ہے ۔ وہ اصل جرم کے مرتکب ہوں گے ۔ اور دفعہ ۱۲۰ الف یا دفعہ ۱۲۰ ب غیر متعلق ہوگی ۔ اور جنہوں نے اصل جرم کے ارتکاب میں حصہ نہ لیا ہو ۔ وہ اصل جرم کے معین بدفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند قابل مواخذہ ہوں گے ۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۲۶۶ مدراس ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۳ صفحہ ۲۶

(۱۳) جب کہ اصلی الفاظ اعانت کے ملزم ثابت نہ ہوں ۔ تو مجسٹریٹ کا خود واقعات سے اخذ کرکے بدفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند ملزم پر ذمہ واری عاید کرنا درست نہیں ہے ۔ اس لئے ملزم کی درخواست اپیل منظور کی جاکر بری کیا گیا ۔ اور حکم سزا منسوخ کیا گیا ۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۹۰ پٹنہ سنہ ۱۹۳۸ء انڈین کیسز جلد ۱۷۵ صفحہ ۹۵۲ ۔

(۱۴) ایک مقدمہ میں ملزم کو بجرم دفعہ ۳۰۲ بشمول دفعہ ۱۲۰ ب تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی ۔ کلکتہ ہائیکورٹ سے ملزم کو بدفعہ ۳۰۲ بشمول ۱۰۹ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی اور حکم دفعہ ۲۰۲ و ۱۱۵ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا ۔ اور ملزمہ کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی گئی ۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۱۳۱ کلکتہ سنہ ۱۹۳۸ء انڈین کیسز جلد ۱۷۱ صفحہ ۹۲۴ ۔

(۱۵) مسمی سید علیہ نے باشتراک دیگر اشخاص ایک لڑکی نابالغ کی شادی برٹش انڈیا سے باہر جاکر مقام حیدرآباد خلاف قواعد ایکٹ انسداد شادی نابالغان سنہ ۱۹۲۹ء کر دی تھی ۔ جن متعلقین کے

دفعہ ۱۱۱ :- جس صورت میں اعانت تو ایک فعل میں معین کا لائق مواخذہ ہونا جب کہ اعانت ایک فعل میں ہو۔ اور کوئی فعل مغائر کیا جاوے

کیجاوے اور ارتکاب کسی اور فعل کا ہو جائے۔ تو معین اُس فعل کی نسبت جس کا ارتکاب ہوا۔ اُسی طرح سے اور اُسی قدر مواخذے کے لائق ہو گا۔ کہ گویا اُس نے بعینہٖ اُسی فعل میں اعانت کی۔ بشرطیکہ وہ فعل جسکا ارتکاب ہوا۔ اُس اعانت کا ایک نتیجہ غالب ہو۔ اور یہ کہ فعل مذکور کا ارتکاب اُس ترغیب کے اثر سے یا اُس مدد سے یا مشورے پر عمل کرنے سے جو اعانت قرار دیا گیا ہے۔ واقع ہو۔

ضابطہ ضابطہ قابل یا ناقابل مداخلت پولیس یا اجرائے سمن یا وارنٹ ناقابل و یا قابل ضمانت یا قابل تجویز وغیرہ وہی ہو گا۔ جو اُس جرم کے لئے مقرر ہے۔

تمثیلات

(الف) زید ایک طفل کو بکر کے کھانے میں زہر ڈالنے کی ترغیب دے۔ اور اس مطالب کے واسطے زہر اس کے حوالے کرے۔ اور ترغیب کے باعث سے وہ طفل خالد کے کھانے میں جو بکر کے کھانے کے پاس رکھا ہو۔ دہوکا کھا کر زہر ڈال دے تو اُس صورت میں اگر طفل مذکور نے زید کی ترغیب سے وہ فعل کیا ہو۔ اور نیز قرائن سے وہ فعل جس کا ارتکاب ہوا۔ اُس اعانت کا ایک نتیجہ غالب ہو۔ تو زید اُسی طرح اور اُسی قدر مواخذے کا لائق ہے۔ کہ گویا اُس نے طفل کو خالد کے کھانے میں زہر ڈالنے کی ترغیب دی

(ب) زید نے بکر کو عمرو کے گھر جلانے کی ترغیب دی۔ بکر نے گھر میں آگ لگا دی اور

قابل تجویز وغیرہ وہی ہوگا جو اصل جرم کے لئے مقرر ہے۔

شرح

بدفعہ ہذا جب معین کی نیت یا علم کے مغائر شخص معان ارتکاب جرم کرے عام اس سے کہ تعزیرات ہند کا جرم ہو یا حسب معنی دفعہ ۴۰ تعزیرات ہند ضمن اول کسی لوکل اینڈ سپیشل لا کی صورت متعلق ہوتی ہو۔ وہ شخص معین اس جرم میں قابل سزا ہوگا جس کے ارتکاب کے لئے اعانت کی گئی ہو۔ گو شخص معان نیت یا علم معین کے خلاف جرم کا مرتکب ہووے۔ اور دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند میں معین کی نیت کے مطابق جرم ہوتا ہے اور دفعہ ہذا میں معین کی نیت یا علم کے مغائر ارتکاب جرم کیا جاتا ہے۔ ہر دو مجوزہ قسم دفعات اعانت کا ضابطہ قابل اجرائے سمن یا وارنٹ یا مداخلت پولیس یا ناقابل مداخلت پولیس یا قابل ضمانت یا ناقابل ضمانت وغیرہ وہی عمل میں آوے گا۔ جو اس جرم کے لئے مقرر ہے جس سے وہ اعانت جرم قابل سزا قرار دی گئی ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) ایک عورت ایک شخص سے گالی گلوچ سے لڑ رہی تھی۔ اس دوران میں اس نے اپنے لڑکے کو باواز پکار کر شامل کر لیا۔ اس کے لڑکے نے دوسرے فریق کے سر میں لاٹھی ماری جس کی ضرب سے مضروب کو سخت ضرب پہونچی تھی۔ لیکن اسکی والدہ نے اس کو ایسی ترغیب نہیں دی تھی۔ لیکن حسب دفعہ ۳۲۳ بشمول دفعہ ۱۱۰ تعزیرات ہند ذمہ داری قانونی عورت پر عائد کی گئی انڈین کیسز جلد ۱۵۷ صفحہ ۲۳ سنہ ۱۹۳۵ء آل ویکلی نوٹ صفحہ ۹۰۹ آل لا رپورٹ سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد صفحہ ۳۳ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء اودھ صفحہ ۴۶۷ کریمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۲۰۱

(۲) جب کوئی شخص کسی فعل مجرمانہ کی اعانت کر کے اس میں شرکت کرے۔ تو وہ شریک مجرم ہوگا۔ اور یہ قیاس کرنا چاہیئے۔ کہ وہ ارادتاً ارتکاب جرم میں مشترک ارادہ میں شریک ہوا ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۵ - انڈین کیسز جلد ۶۴ صفحہ ۸۳۸ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۱ء ناگپور صفحہ ۸۰

(۳) ہر ایک مقدمہ میں معین نے جو اعانت کی ہو وہ الفاظ پورے طور پر ثابت کئے جانے چاہئیں۔ محض عدالت کا اپنی رائے سے الفاظ معین اخذ کر کے نتیجہ پیدا کرنا درست نہیں ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۹۰ پٹنہ سنہ ۱۹۳۷ء - انڈین کیسز جلد ۱۶۷ صفحہ ۹۵۳

(۲) جب کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو ایک لڑکی کے لے بھاگنے کی ترغیب دی تھی۔ اور اس معاون نے لڑکی کو بزور لیجانے میں قتل کر دیا تھا۔ چونکہ اعانت کا غالب نتیجہ قتل نہ تھا۔ اسلئے معاون قتل کا نہ ذمہ وار ہے۔ اور وہ ۳۶۳ ۳۶۵ تعزیرات ہند کی اعانت کا مجرم ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۲۳۵ الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۴۳ صفحہ ۸۲۷

(۳) کسی شخص کا حسب منشی دفعہ ۱۱۱ تعزیرات ہند اعانت کرنا کسی فعل مجرمانہ میں اعانت کرنا مقصود ہے۔ انڈین کیسز جلد ۳۰ صفحہ ۲۶۹ ۱۳۱ ۱۹ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۴۹ آل رپورٹ ۱۹۳۱ء پٹنہ صفحہ ۳ ۱۷۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۲ صفحہ ۸۷۴۔ ۱۷ آل انڈیا۔ کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء پٹنہ صفحہ ۲۷۵

(۴) ایک شخص نے دوسرے شخص کو ترغیب دی۔ کہ وہ لاٹھی سے تیسرے شخص کو دھمکا کر ڈرا دے۔ تاکہ وہ آئندہ تمہارے خائف رہے۔ شخص معاون نے اس کے سر پہ چھرا مارا جس سے وہ مرگیا۔ قرار دیا گیا۔ کہ اعانت غالب نتیجہ مجرمانہ اعانت معین کا نہ تھا۔ اس لئے حسب منشی دفعہ ۱۱۱ شخص معین قتل میں اعانت کرنے کا مجرم نہیں ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۳ صفحہ ۹۹۹۔ ۷ رپورٹ آل صفحہ ۵۵ پشاور ۱۹۳۵ء آل ویکلی رپورٹ صفحہ ۳۴۶ سنہ ۱۹۳۵ء آل کریمنل کیسز صفحہ ۱۹ سنہ ۱۹۳۵ء کریمنل کیسز صفحہ ۳۰۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد صفحہ ۷۱۳۔

دفعہ ۱۱۲۔ اگر وہ فعل جس کی نسبت معین

> معین جبکہ اس فعل کیلئے جس میں اعانت کی گئی ہے اور اُس فعل کے لیے جو کیا گیا ہے الگ الگ سزا کا مستوجب ہے

دفعہ ۱۱۱ کی رو سے مواخذہ کے لائق ہے۔ اُس فعل کے علاوہ کیا جائے۔ جس میں اعانت کی گئی ہے۔ اور وہ فی الواقعہ جدا جرم ہے۔ تو معین اُن جرموں سے ہر ایک جرم کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

تمثیل

زید بکر کو کسی ترقی میں جو کوئی سرکاری ملازم کرے۔ تعرض بالجبر کی ترغیب دے

بر اسی وقت وہاں مال چرالیا۔ تو زید اس سرقے میں اعانت کرنے کا مجرم نہیں ہے۔
رچند کہ وہ گھر کے جلانے میں اعانت کرنے کا مجرم ہے۔ کیونکہ وہ سرقہ ایک جدا فعل
ا۔ اور گھر جلانے کا نتیجہ غالب نہ تھا۔

ن ج) زید نے بکر اور عمرو دونوں کو ترغیب دی۔ کہ کسی آباد گھر میں سرقہ بالجبر کے
نہ آدھی رات کو جبرا گھس جائیں اور اس مطلب کے لئے زید نے ان کو ہتھیار لادئے
سر اور عمرو اس گھر میں جبراً گھس جائیں۔ اور گھر والوں میں سے ایک شخص
لد کو جوان کا مقابلہ کرے مار ڈالیں۔ تو اس صورت میں اگر وہ مار ڈالنا اعانت
نتیجہ غالب تھا۔ تو زید اس سزا کا مستوجب ہے۔ جو قتل عمد کے
لئے مقرر ہے"

شرح

جب ایک فعل اعانت سے دوسرا اور جرم ہو جاوے۔ تو وہاں نوعیت اعانت سے اگر دوسرے جرم کا وقوع غالب نتیجہ اعانت قرین قیاس ہو۔ تو معین اس جرم کا ذمہ دار ہوگا۔ ورنہ نہیں۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

دفعہ ۱۱۱ میں الفاظ اعانت کا غالب نتیجہ ہو۔ جو اثر اعانت سے وہ فعل وقوع میں آیا ہو۔ اور ایک سلیم الطبع شخص اس اعانت و حالات واقعہ سے نتیجہ اخذ کر سکے۔ کہ مختلف مستراد فعل کا وقوع اغلب تھا۔ تو معین اس مختلف جرم کا بھی ذمہ دار ہوگا۔ بنا اس کے دوسرے کے مختلف جرم کے ارتکاب کا مشتبین ذمہ دار نہ ہوگا۔ اس لئے معین کی مہ داری کا محدود کرنا مشکل ہے۔ کریمینل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۳۸ سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز لد ۱۵۳ صفحہ ۹۹۹۔ رولنگ الہ آباد صفحہ ۶۵۵ سنہ ۱۹۳۵ء آل ویکلی نوٹ صفحہ ۶۴ سنہ ۱۹۳۵ء آل یمینل کیسز صفحہ ۱۹ سنہ ۱۹۳۵ء آل لا جرنل صفحہ ۷۔ آل لا رپورٹ سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد صفحہ ۳۳ سنہ ۱۹۳۵ء

معین اعانت کے باعث سے مواخذہ کے لائق ہے۔ کسی نتیجے کو پیدا کرے جو اس نتیجہ سے مغائر ہو۔ جو معین کی نیت میں تھا۔ تو معین اُس نتیجہ کی نسبت جو پیدا ہوا۔ اُسی طرح اور اُسی قدر مواخذے کے لائق ہے۔ کہ گویا اُس نے اُسی نتیجے کے پیدا کرنے کی نیت سے اس فعل کی اعانت کی بشرطیکہ معین کو یہ علم تھا۔ کہ اس فعل سے جس میں اعانت کی گئی ہے۔ اس نتیجے کے پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

تمثیل

زید بکر کو عمرو کے ضرر شدید پہنچانے کی ترغیب دے۔ اور بکر اُس ترغیب کے باعث عمرو کو ضرر شدید پہونچائے۔ اور عمر اُس کے باعث سے مرجائے۔ اگر زید کو یہ علم تھا۔ کہ اس ضرر شدید کے سبب سے جس میں اعانت کی گئی ہے۔ ہلاکت کا احتمال ہے۔ تو زید اس سزا کا مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ قابل یا ناقابل مداخلت یا قابل اجرائے سمن یا وارنٹ یا ناقابل یا قابل ضمانت یا قابل یا ناقابل راضینامہ یا قابل تجویز وغیرہ وغیرہ وہی ہوگا۔ جو جرم وقوعہ کے لئے قانوناً مقرر ہے۔

شرح دفعات ۱۱۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ میں نوعیت اعانت و حالات واقعہ کی اہلیت سے ذمہ داری جرم اعانت معین پر عائد کی گئی ہے۔ جو بعد اعانت کے منتج ہوتی ہے۔ اور دفعہ ہذا میں نیت معین میں خاص نتیجہ پیدا کرنیکا علم ہونا

اور بکر اُس کے باعث سے اُس قرقی میں تعرض کرے اور اُس تعرض کرنے میں اہلکار قرق کو بالارادہ ضرر شدید پہنچائے۔ تو چونکہ بکر دونوں جرموں یعنی قرقی میں تعرض کرنے اور بالارادہ ضرر شدید پہنچانے کا مرتکب ہوا ہے۔ اس لئے اُن دونوں جرموں کی پاداش میں سزا کا مستوجب ہے۔ اور اگر زید کو اس بات کا علم تھا۔ کہ قرقی کے تعرض کرنے میں بکر سے بالارادہ ضرر شدید واقعہ ہونے کا احتمال ہے، تو زید بھی دونوں جرموں کی سزا کا مستوجب ہوگا"

ضابطہ قابل مداخلت یا ناقابل مداخلت یا قابل اجرائے سمن یا وارنٹ یا قابل ضمانت یا ناقابل ضمانت وغیرہ وہی ہوگا۔ جو جرم وقوعہ کیلئے مقرر ہے"

شرح اس دفعہ میں دفعہ ۱۱۱ کی مزید توضیح کی گئی ہے اور بتلایا گیا ہے کہ جب دوسرا جرم غالب نتیجہ اعانت معین کا ہو۔ مثلاً کسی مسلح شخص کو یہ ترغیب دی جاوے کہ سرکاری ملازم کا مقابلہ جبر سے کرکے اُس کو ڈرا دو۔ تو بہ غالب نتیجہ سے جبکہ اُس کو ضرر شدید وقوع میں آوے، تو جرم دفعہ ۳۲۶ و ۳۵۳ تعزیرات ہند ہوگا۔ اور بمنشائے دفعہ ہذا علیحدہ علیحدہ جرائم میں معین کو سزا دی جاویگی۔ دفعہ ۱۱۱ میں معین کو ہر دو جرائم کا ذمہ وار قرار دیا ہے۔ جب کہ دوسرا جرم غالب نتیجہ اعانت کا ہو۔ اور دفعہ ۱۱۳ میں دفعہ ۱۱۱ کا حوالہ کرکے بالفاظ کہ معین ہر ایک جرم کی سزا کا مستوجب ہوگا۔ تبلا دیا ہے۔ کہ معین جدا جدا جرائم میں سزا کا مستوجب ہوگا

معین کا قابل مواخذہ ہونا اس نتیجہ کے لئے جو اس فعل سے پیدا ہو جس میں اعانت کی گئی ہے۔ اور جو نتیجہ مقصودہ معین سے مغائر ہو

دفعہ ۱۱۳: جب کسی فعل میں اعانت کی جاوے۔ اور معین کی یہ نیت ہو۔ کہ اُس سے کوئی خاص نتیجہ پیدا ہو۔ اور وہ فعل جس کی نیت

ہوتا ہے۔ اور معین کی موجودگی موقعہ ارتکاب جرم پر نہیں ہوتی ہے۔ اور دفعہ ۱۱۵ تعزیرات ہند بضمن ہذا محض کسی امر خلاف قانون کے بلوہ کے لئے لوگوں کو مشتعل کرنا ہوتا ہے۔ جس میں ترغیب یا اعانت کی صورت نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ وہ شخص زیر دفعہ ۱۵۳ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوتا ہے۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۹۵۵ سنہ ۱۹۳۳ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۴ صفحہ ۲۷۳۔ ۳۰۵ بمبئی لارپورٹ صفحہ ۳۴۔ ۵۷ بمبئی صفحہ ۲۲۹ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنیل کیسز صفحہ ۲۷۴۔

(۴۲) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۰۲ و ۲۰۱ تعزیرات ہند میں سشن جج جبل پور کے حکم کے خلاف اپیل ملزمان ناگپور جوڈیشل کمشنری میں پیش ہو کر بضمن دیگر احکامات بدفعہ ہذا قرار دیا گیا کہ دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند اصل جرم کی تعزیری دفعہ نہیں ہے۔ بلکہ معین جس نے ارتکاب جرم سے پیشتر اعانت جرم کی ہو۔ اور ارتکاب جرم کے وقت حاضر ہو۔ اس کو مرتکب جرم سمجھا جائے گا۔ گو اس نے عملاً ارتکاب جرم میں حصہ نہ لیا ہووے۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۵۰۵ سنہ ۱۹۲۳ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۳ صفحہ ۱۷۔

(۴۳) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۰۷ و ۱۱۴ تعزیرات ہند میں ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ کسی جرم کو بدفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند لانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ارتکاب جرم سے پیشتر اعانت جرم مکمل ہو چکی ہو۔ اور اس کے بعد معین کی حاضری جائے وقوعہ بروقت ارتکاب جرم زیر دفعہ ۱۱۴ متعلق ہوگی۔ لیکن جب مثل مقدمہ سے یہ امر خلاف معین ثابت نہ ہووے۔ وہ کسی جرم کا ملزم نہ ہوگا۔ اور نیز محض کسی شخص کی حاضری ارتکاب جرم کے وقت اس کو بدفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند لانے کے لئے کافی نہیں ہے۔ تاوقتیکہ اس کے برخلاف مجرمانہ پیش رفت کی نیت مشترک ثابت نہ کی جاوے اور زیر دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند ترک فعل بمنشائے دفعہ ۴۳ تعزیرات ہند مستغیث کو ثابت کرنا چاہیئے اور تنہا یہ ایک خلاف قانون امر ہوگا۔ کہ بحالات مذکور مرتکب فعل کے ساتھ اس کو ذمہ دار قرار دیا جاوے۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۸۰۳ سنہ ۱۹۳۵ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۳ صفحہ ۲۲۲

(۴۴) ایک مقدمہ میں مستورات آپس میں لڑ رہی تھیں۔ کہ مسمات شریفن نے اپنے بیٹوں کو جو قریب ہی کام کر رہے تھے۔ آواز دے کر استمداد کی جس پر وہ لاٹھیاں لے کر آ گئے۔ اور ایک شخص کے لاٹھی سر پر ماری۔ جس سے مضروب مر گیا۔ ہائیکورٹ اودھ میں اپیل ملزمان پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند اس وقت عائد ہوتی ہے۔ جب کہ ارتکاب معین جرم کے وقت حاضر ہو۔ اور بصورت غیر حاضری معین محض اعانت جرم کا مرتکب ہوگا۔ اور جب کہ ملزم نے

ضروری ہے۔ اور اس فعل میں جس میں اعانت کی جاوے۔ اور اُس علم و نیت کے مطابق اُس نوعیت فعل سے نتیجہ بر آمد ہونا محتمل ہو جس فعل کے نتیجہ کا وہ ذمہ وار ہوگا۔ اور نیز دفعہ ہذا ایک توصیفی دفعہ کی ہے۔ دفعہ ۱۱۱ میں اغلب نتیجہ اعانت فعل کا ہوتا ہے۔ اور دفعہ ہذا میں معین کے علم میں احتمال نتیجہ فعل ہوتا ہے۔ مثلاً زید بندوق سے مسلح ہے کیونکہ بکر کہتا ہے۔ کہ افسر پولیس کو مکان کی تلاشی کرنے سے جبراً روک دینا۔ مگر زید مزاحمت میں پولیس افسر کو بندوق سے ہلاک کر دیتا ہے۔ تو بکر بمنشا دفعہ ہذا معین قتل عمد ہے۔

معین ارتکاب جرم کے وقت موجود ہو

دفعہ ۱۱۴:۔ ہرگاہ کوئی شخص جو بغیر حاضری کی حالت میں بحیثیت معین سزا کا مستوجب ہوگا۔ اُس فعل یا جرم کے وقت حاضر ہو۔ جس کی پاداش میں وہ اعانت کرنے کے سبب سے سزا کا مستوجب ہوتا۔ وہ اُس فعل یا جرم کا مرتکب سمجھا جائے گا۔

شرح

دفعہ ہذا میں جب اعانت مکمل ہوتے ہوئے معین ارتکاب جرم کے وقت موجود ہو۔ اور بروقت ارتکاب جرم شرکت اصل ملزم سے نہ کی ہو تو دفعہ ۱۱۴ اصل جرم کے ساتھ جیسا کہ زیر شرح دفعہ ۱۰۹ طریقہ تحریر درج کیا ہے۔ لکھا جاوے گا اور اگر ملزم نے ارتکاب جرم کے وقت اصل ملزم کی عملی امداد کی ہے۔ تو پھر معین محض اصل جرم کا مجرم ہوگا۔ اور دفعہ ۱۱۴ عائد نہ ہوگی۔ اور دفعہ ۱۱۴ کے لئے ضروری ہے۔ کہ اول اعانت معین کو ثابت کرنا چاہیئے تاکہ بعد کی اتفاقی حاضری پر دفعہ ۱۱۴ صادق آجاوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ جرم دفعہ ۱۵۳، ۳۰۲ و ۱۱۴ میں ہائیکورٹ بمبئی سے قرار دیا گیا۔ کہ دفعہ ۱۱۴ میں معین کا اعانت کرنے کے بعد موقعہ ارتکاب جرم پر اتفاقاً موجود ہونا ہوتا ہے۔ لیکن عملاً فعل ارتکاب جرم میں مشترک نہیں ہوتا ہے۔ اور دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند میں معین کی اعانت کے مطابق اصلی جرم واقعہ

(۸) سمی رام لال اپنے کھیت میں گھاس کھود رہا تھا۔ کہ مسمیان فتح اور اُس کا والد لاٹھیاں لے کر بسلسلہ مخاصمت سابقہ کھیت میں گئے۔ اور رام لال کو مضروب کیا۔ جن ضربات سے وہ گر گیا اور مسمی فتح کے باپ نے رام لال کی ٹانگیں اوپر کو اس کی اٹھالیں۔ اور مسمی فتح پسر اُس نے رام لال کے مقعد میں لاٹھی بزور داخل کردی۔ جس سے اُس کے معدے و انتڑیوں میں ضربات مہلک پہنچیں۔ بتیج یوم زیر علاج شفاخانہ رہ کر مر گیا تھا۔ اور مسمی سینا برہمن کو بجرم دفعہ ۳۲۵ و ۱۱۴ تعزیرات ہند عدالت سشن سے پانچ سال قید سخت اور پچاس روپیہ جرمانہ و بعدم ادائے جرمانہ ۶ ماہ قید سخت میں سزا یاب کیا گیا تھا۔ اودھ چیف کورٹ میں اپیل ملزم پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ مسمی سینا برہمن اپیلانٹ نے اپنے پسر کے فعل میں اعانت کی ہے۔ جس سے ارتکاب جرم میں سہولیت ہوئی ہے۔ جو جرم دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند ہے دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند متعلق نہیں ہے۔ اور ہر دو دفعات میں امتیاز ہے۔ جو ہر ایک مقدمہ کے خاص حالات پر منحصر ہے۔ دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند عموماً ارتکاب جرم کی اعانت کے متعلق ہے۔ اور دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند نہ محض بروقت ارتکاب جرم معین کی حاضری پر متعلق ہے۔ بلکہ بتر جیح اُس کے تدارکانہ حاضری کے مکمل ہوتی ہے۔ اور لحاظ الفاظ قانونی کے وہ غیر حاضری کی حالت میں بحیثیت معین مستوجب سزا ہوتا ہے۔ جن سے ظاہر ہے۔ کہ یہ دفعہ ۱۱۴ کی اعانت ایسی ہونی چاہیئے۔ جو قبل ارتکاب جرم ہو۔ اور جو فوراً قبل یا بروقت ارتکاب جرم کی گئی ہو۔ اور صورت واقعہ اس سے متعلق نہیں ہے۔ کیونکہ ملزم جانتا تھا۔ کہ ایسے نازک حصہ میں بصراحت صدر فعل کرنا ضرر شدید کا باعث ہوگا۔ گو اس کا ارادہ ضرر شدید کا نہ ہو۔ اس لئے بہ تبدیل جرم ۳۲۵ و ۱۱۴ تعزیرات ہند بجرم دفعہ ۳۲۵ و ۱۰۹ تعزیرات ہند دو سال قید سخت کم کی جا کر ۲ سال قید کی جاوے۔ اور جرمانہ ۵۰ روپیہ و بعدم ادائے جرمانہ ۶ ماہ قید سخت قائم رہے۔ جزاً اپیل منظور کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۱۱۵۔ انڈین کیسیز جلد ۵۷ صفحہ ۳۷۔ ۸ رولنگ اودھ صفحہ ۱۸ سنہ ۱۹۳۵ء اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۹۰۲ سنہ ۱۹۳۵ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۱۳۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء اودھ صفحہ ۴۹۴۔

دفعہ ۱۱۵:- جو کوئی شخص کسی	اُس جرم میں اعانت کرنا جس کی سزا موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور ہے۔ اگر جرم کا ارتکاب اعانت کے سبب سے نہ ہو

لڑتے ہوئے امداد کی اور اس کے لڑکے لاٹھیاں لے کر آ گئے۔ اور مضروب لاٹھی سے مر گیا ہے تو ملزم زیر دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند معین جرم اصل جرم میں سزا پائیگا۔ نہ کہ بدفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند ذمہ وار ہوگا جو مقدمہ سے متعلق ہو۔ اور نیز قرار دیا گیا۔ کہ مقدمہ بدفعہ ۱۱۱ تعزیرات ہند میں نہیں آتا ہے۔ اور ملزم بدفعہ ۳۲۳ و ۱۱۰ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا۔ اور دفعہ ۱۱۱ تعزیرات ہند اس وقت عائد ہوتی ہے۔ جب کہ اعانت کا اغلب نتیجہ ہو۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۲۰۱ سنہ ۱۹۳۵ء اور چیف کورٹ انڈین کیسز جلد [illegible] وہ دیکلی نوٹ [illegible] کریمنل لا جرنل صفحہ ۱۱۴۷ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء اودھ صفحہ ۴۷۳ -

(۵) دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند کے لئے قبل از ارتکاب جرم معین کا اعانت کرنا۔ اور پھر ارتکاب جرم کے وقت اسکا بغیر کسی امداد کرنے کے موجود ہونا ضروری ہوگا۔ اور ارتکاب اس کی موجودگی میں ہوا ہو۔ ۶۳ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۴۷ - آل لا رپورٹ سنہ ۱۹۳۴ء لا رپورٹ لاہور صفحہ ۸۴۳ سنہ ۱۹۳۴ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۱۲۷ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ ۸۱۳ - ۶۲ کلکتہ صفحہ ۶۲۹ - ۳۹ کیسز ویکلی نوٹ صفحہ ۳۹۶ سنہ ۱۹۳۵ء

(۶) جرم اعانت ۱۱۴ تعزیرات ہند میں۔ قبل از ارتکاب جرم اعانت کی گئی ہو۔ اور معین ارتکاب جرم کے وقت موجود نہ ہو۔ تو دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند عائد نہ ہوگی۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۷ صفحہ ۴۷۰ - ۸ رپورٹ اودھ صفحہ ۱۸ - کریمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۵۱۱ سنہ ۱۹۳۵ء اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۹۰۲ سنہ ۱۹۳۵ء - کریمنل کیسز صفحہ ۱۱۳۰ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء اودھ صفحہ ۴۶۹ کریمنل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۶۲۸ ناگپور سنہ ۱۹۳۷ء "

(۷) جرم مکرر ازدواج دفعہ ۴۹۴ تعزیرات ہند کی اعانت دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند کی تکمیل کے لئے اول سابقہ شادی شدہ ہونا۔ اور مکرر ازدواج کا جرم قرار دیا جانا سوئم معین مرتکب جرم کا شادی مکرر دانستہ کرنا۔ یہ جان کر قبل شادی جائز ہو چکی ہے۔ اور ہنوز باطل نہیں ہوئی ہے۔ اور اگر سابقہ شادی باضابطہ نہ ہوئی ہو۔ اور وہ ناجائز ہو۔ تو مکرر شادی کرنا یا اس میں اعانت کرنا جرم نہ ہوگا۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۰ صفحہ ۹۱۳ - آل لا رپورٹ سنہ ۱۹۳۴ء الہ آباد صفحہ ۷۱۴ سنہ ۱۹۳۴ء آل لا جرنل صفحہ ۳۸۷ - ۶ رولنگ الہ آباد صفحہ ۱۰۳۳ - کریمنل لا جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۱۰۵۳ - ۲ - الہ آباد ویکلی رپورٹ صفحہ ۵۹۸ سنہ ۱۹۳۴ء کریمنل کیسز صفحہ ۷۵۶ - آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۴ء الہ آباد صفحہ ۵۸۹ -

ناقابل ضمانت اور قابل اجرائے وارنٹ و قابل تجویز عدالت سشن ہوگا۔ اور اگر وہ جرم قابل مداخلت پولیس قابل ضمانت ہو تو وہ اسی مجسٹریٹ کا تجویز کے قابل ہوگا۔ جس کو یہ نوعیت جرم اعانت کردہ کے مجسٹریٹ تجویز کرسکتا ہوگا۔ اور اگر جرم ایسا ہو۔ کہ جس میں پولیس بغیر وارنٹ گرفتار کرنے کی مجاز نہ ہو۔ تو وہاں حسب ضابطہ با جرائے وارنٹ یا سمن جیسا کہ صورت ہو عدالت عمل کرے گی۔"

شرح دفعہ ہذا و دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند ان صورت ہائے جرائم خاص معینہ سے متعلق ہیں۔ جب کہ اعانت جرم قابل سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور میں کی جاوے۔ اور جرم واقعہ نہ ہو۔ علیٰ ہذا بدفعہ ۱۱۶ جبکہ اعانت جرم قابل سزا قید میں کی جاوے۔ اور جرم واقعہ نہ ہو۔ تو وہ شخص قابل سزا متصور پایا جاتا ہے اور یہ دفعات اس صورت سے متعلق نہیں ہیں۔ جب کہ اعانت کے مطابق اعانت کردہ جرم واقعہ ہو جاوے۔ اس صورت میں دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند متعلق ہوتی ہے۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول، تم فلاں ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمی فلاں شخص کو ترغیب قتل مسمی فلاں شخص دی ہے۔ اور اس نے تمہاری ترغیب کے مطابق اس کو سنکھیا مٹھائی میں کھلایا تھا جس سے موت واقعہ نہیں ہوئی۔ بلکہ اس کو ضرر پہنچا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۱۵ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت سشن ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت سشن عمل میں آوے گی۔"

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک شخص نے ایک عورت کو ایک زہریلی شئے از قسم سنکھیا اس کے درخواست پر یہ کہکر دیا۔ کہ اس کا شوہر اس کے نابعدار رہیگا چنانچہ عورت

ایسے جرم کے ارتکاب میں اعانت کرے جس کی پاداش میں سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور مقرر ہے۔ تو اگر اس جرم کا ارتکاب اس اعانت کے باعث سے واقع نہ ہو۔ اور ایسی اعانت کی نسبت اِس مجموعہ میں کوئی خاص سزا معین نہ ہو، تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

اگر فعل جس سے نقصان پہونچے اعانت کے سبب سے کیا جائے	اور اگر کسی ایسے فعل کا ارتکاب کیا جائے جس کی نسبت معین اعانت کے سبب سے

مواخذے کے لائق ہے۔ اور اس فعل سے کسی شخص کو ضرر پہونچے۔ تو معین دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کا مستوجب ہوگا جس کی میعاد ۱۴ برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

تمثیل

زید نے بکر کو خالد کے مار ڈالنے کی ترغیب دی۔ مگر جرم وقوع میں نہ آیا۔ لیکن اگر بکر خالد کو مار ڈالتا۔ تو وہ سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور کا مستوجب ہوتا۔ تو اس صورت میں زید کسی میعاد کی قید کا مستوجب ہوگا۔ جو سات برس تک ہو سکتی ہے اور جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔ اور اگر اعانت کے باعث سے خالد کو کچھ ضرر پہنچے تو زید کسی میعاد کی قید کا مستوجب ہوگا۔ جو چودہ برس تک ہو سکتی ہے۔ اور جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا

ابتدائی ضابطہ	جب کہ جرم اعانت کردہ دفعہ ہذا قابل مداخلت پولیس ہو۔ تو وہ

(۴) ایک شخص نے صاحب گورنر بنگال کے قتل میں اعانت کی تھی۔ اور ملزم نے پستول قریباً دس فٹ سے چلایا تھا۔ جو گورنر صاحب کے نہیں لگا۔ بلکہ ایک دوسرا شخص زخمی ہوا تھا۔ ملزم معین کو بجرم دفعہ ۳۰۷ بشمول دفعہ ۱۱۵ تعزیرات ہند سات سال قید سخت کا حکم دیا گیا تھا۔ اپیل ملزم کلکتہ ہائیکورٹ سے نامنظور ہوا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۲۷۵ سنہ ۱۹۳۵ء کلکتہ، انڈین کیسز جلد ۱۵۷ صفحہ ۱۰۷۰ سنہ ۱۹۳۵ء

اس جرم میں اعانت کرنا جس کی سزا قید ہے اگر جرم کا ارتکاب اعانت کے سبب سے نہ ہو

دفعہ ۱۱۶:- جو کوئی شخص کسی جرم میں اعانت کرے جس کی پاداش میں قید کی سزا مقرر ہے۔ تو اگر اس جرم کا ارتکاب اس اعانت کے باعث سے واقع نہ ہو۔ اور ایسی اعانت کی نسبت اس مجموعہ میں کوئی خاص سزا معین نہ ہو۔ تو شخص مذکور کو اس قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جو اس جرم کی پاداش میں مقرر ہے، اور اس کی میعاد اس قید کی بڑی سے بڑی میعاد کی ایک چوتھائی تک ہو سکتی ہے۔ جو اس جرم کے لئے مقرر ہے یا اس جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔ جو جرم مذکور کے لئے مقرر ہے۔ یا قید اور جرمانہ دونوں سزائیں دی جائیں گی"

اگر معین یا معان سرکاری ملازم ہو جس پر اس جرم کا روکنا لازم ہے

اگر معین یا معان سرکاری ملازم ہو جس پر ایسے جرم کے ارتکاب کا روکنا لازم ہے تو معین کو اس قسم کی قید کی سزا دی جائے گی، جو اس جرم کی پاداش میں مقرر ہے۔ اور اس کی میعاد اس قید کی بڑی سے بڑی میعاد کے ایک نصف تک ہو سکتی ہے۔ جو اس جرم کے لئے مقرر ہے۔ یا اس کو جرمانے کی سزا دی جائے گی۔ جو اس جرم کے لئے مقرر ہے یا قید اور جرمانہ دونوں سزائیں دی جائیں گی"

نے اُس زہریلی چیز کو کھانے میں پکا کر رکھ لیا۔ جو یہ کھانا عورت نے خسر اور دیور و شوہر نے کھایا تھا شوہر کو زہر پہونچ کر بچ گیا۔ اور ہر دو خسر و دیور ہلاک ہو گئے جس پر جرم دفعہ ۳۰۲ و ۱۰۹ تعزیرات ہند عاید کیا گیا۔ اور عورت مذکورہ کو گواہ سلطانی بنایا گیا۔ اور مقدمہ عدالت سشن میں سپرد کیا گیا۔ اور عدالت سشن سے ملزم کو سزائے موت کے لئے حسب دفعہ ۳۷۴ ضابطہ فوجداری لکھا گیا۔ اور ملزم کا اپیل ہائیکورٹ کلکتہ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ بحالات واقعات مقدمہ جرم دفعہ ۳۰۲ و ۱۰۹ تعزیرات ہند قابل قیام نہیں ہے۔ بلکہ جرم دفعہ ۳۰۲ و ۱۱۵ تعزیرات ہند ہے۔ اس لئے حکم عدالت سشن منسوخ کیا گیا۔ اور بجرم دفعہ ۳۰۲ و ۱۱۵ تعزیرات ہند ملزم کو ۱۴ سال قید سخت کی سزا دی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۹۷ ۱۹۳۲ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۴ صفحہ ۸۹۶ ۔ ۱۷ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۳۴۷ ۱۹۳۱ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۰۲۱ ۵۸ کلکتہ صفحہ ۱۲۲۸ ۔ ۳۵ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۵۷۳ ۔ انڈیا رپورٹ ۱۹۳۱ء کلکتہ صفحہ ۸۹۶ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۱ء کلکتہ ۵۷۷۔

(۲) ایک شخص ایک کثیر التعداد مجمع اشخاص میں یہ لکچر دے رہا تھا۔ کہ سامعین یورپین اور خاص ملازمان گورنمنٹ کو قتل کر دیں۔ کہ اُن کی حکومت پرامن نہیں ہے۔ گویا یہ شخص جرم دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند کا ارتکاب کر رہا تھا۔ اس ملزم لکچرار کے خلاف زیر دفعہ ۳۰۲ و ۱۱۵ تعزیرات ہند تجویز کی گئی تھی۔ جس کی نگرانی ایزادی سزا و اپیل ملزم لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہو کر بعد بحث مباحثہ قانونی فریقین قرار دیا گیا۔ کہ دفعہ ۱۱۵ تعزیرات ہند اس وقت متعلق ہوتی ہے۔ جب کہ اعانت جو کی گئی ہے۔ کسی دوسرے قانون میں اس کے متعلق کوئی حکم نہ ہو۔ اس لئے دفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند واقعات مقدمہ کے لحاظ سے متعلق ہے۔ اور دفعہ ۱۱۵ تعزیرات ہند اس کے متعلق نہیں ہے۔ نگرانی میں ایزادی سے انکار کیا گیا اور حکم سزا میں ۳ سال کم کئے گئے۔ کہ زیادہ سے زیادہ سزا بدفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند یہی مقرر ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۴۰۷ ۱۹۳۳ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۶ صفحہ ۲۲۲۔

(۳) دفعہ ۱۱۵ تعزیرات ہند کے لئے یہ ضرورت نہیں ہے۔ کہ شخص معان برخلاف شخص کے جرم کا ارتکاب کرے۔ جس کی اعانت کی گئی ہو۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۱ صفحہ ۵۷۸ ۔ ۳۷ کیسز ویکلی نوٹ صفحہ ۹۱ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۶۱ ۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۶۴ ۔ ۶۰ کلکتہ صفحہ ۲۲۷ ۔ ۱۹ آل انڈیا کریمنل لا رپورٹ صفحہ ۳۵۸ ۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۳ء کلکتہ صفحہ ۲۷۴

شرح

دفعات ماسبق میں تعریف اعانت و معین و اعانت کے مطابق جرم کا ہونا یا نہ ہونا۔ یا اعانت کی نوعیت سے کسی دیگر جرم کا وقوع میں آنا مختلف صورت ہائے میں ذمہ واری قانونی عائد کی گئی ہے۔ اور دفعہ ۱۱۵ و ۱۱۶ میں اعانت جرائم کے لئے بہ حیثیت اعانت جرم سزا میں مقرر کی گئی ہیں۔ اور دفعات ۱۰۹ و ۱۱۴ میں معین اصل جرم کا مرتکب سمجھا گیا ہے۔ اور اسی سزا کا مستوجب ہوگا۔ جو اُس جرم کے لئے مقرر کیگئی ہے۔ اور دفعہ ۱۱۵ میں اگر اعانت کسی جرم قابل سزائے موت یا حبس بعبور دریائے شور میں کی جاوے۔ اور اس اعانت کے باعث جرم واقعہ نہ ہو۔ اور تعزیرات ہند میں ایسی صورت کے لئے کوئی خاص سزا مقرر نہ ہو۔ تو اس معین کو ۷ برس تک سزا ہوسکتی ہے۔ اور اگر اس فعل سے ضرر پہونچے۔ تو اس معین کو سزائے قید ۱۴ برس تک ہوسکتی ہے۔ اور جرمانہ بھی ہوسکتا ہے اور دفعہ ۱۱۶ میں ایسے جرم میں اعانت کی جاوے۔ جس کی سزا قید ہو۔ اور جرم اعانت سے واقعہ نہ ہو۔ تو ایک چوتھائی سزا اصل جرم تک ہوسکتی ہے۔ اور اگر معین یا معان سرکاری ملازم ہو تو سزائے قید کی میعاد نصف تک ہوسکتی ہے۔ اور یہ جرمانہ کے بھی مستوجب ہوسکینگے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ سرقہ میں ایک شخص پورن سنگھ و بالا سنگھ نے اسی روپیہ رشوت کے پیش کئے تھے۔ جس کے خلاف ۱۶۱ تعزیرات کا مقدمہ ہوا۔ ملزمان سزایاب ہوئے۔ ہائیکورٹ لاہور میں اپیل پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ جرم مذکور حصہ اول دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند میں آتا ہے۔ حصہ دوم دفعہ مذکور عائد نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ جرم دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند قابل مداخلت پولیس نہیں ہے۔ اور ان معنی کے لحاظ سے ہیڈکنسٹبل پولیس جس کو رشوت پیش کی گئی ہے۔ ایسا سرکاری ملازم نہیں ہے۔ جس کا فرض حسب معنی حصہ دوم دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند ایسے جرائم کا روکنا ہو۔ سزا کم کی گئی ہے۔ کریمنیل لا جرنل جلد ۲۹ صفحہ ۱۰۶۰ سنہ ۱۹۲۸ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۹ صفحہ ۶۸۱ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء لاہور صفحہ ۸۴۸-۱۰ لاہور لا جرنل ۳۶۲-۱۰ آل انڈیا کریمنیل رپورٹ ۳۵۶۔

(۲) ایک مقدمہ میں چند اشخاص نے میٹنگ کی۔ اور اس میں لکچر و ریگولیشن وغیرہ پیش کئے جس میں ترغیب جرم قابل سزائے موت دی گئی تھی۔ چنانچہ مقدمہ قائم ہوکر بسلسلہ اپیل ہائیکورٹ

تمثیلات

(الف) زید بکر کو جو سرکاری ملازم ہے، حق آسعی کے طور پر رشوت دے۔ کہ بکر اپنے لوازم منصبی کے نفاذ میں زید کے ساتھ کچھ رعایت کرے۔ بکر رشوت لینے سے انکار کرے۔ تو زید زیر دفعہ ہذا سزا کا مستوجب ہوگا۔ یعنی ۱۶۱/۱۱۶ ‘‘

(ب) زید بکر کو جھوٹی شہادت دینے کی ترغیب دے۔ اور بکر ایسا کرنے سے انکار کرے زیر دفعہ ہذا کی رو سے مستوجب سزا ہوگا۔

(ج) زید عہدہ دار پولیس جس پر سرقہ بالجبر کا روکنا لازم ہے۔ اور سرقہ بالجبر میں اعانت کرے۔ گو سرقہ بالجبر کا ارتکاب نہ ہوا ہو، تاہم زید اس بڑی سے بڑی میعاد کے ایک نصف کی سزا کا مستوجب ہوگا۔ جو اس جرم کے لئے مقرر ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا

(د) زید عہدہ دار پولیس کا سرقہ بالجبر کو روکنا فرض ہے۔ اور وہ اسکے ارتکاب میں بکر کی اعانت کرے۔ تو زید عہدہ دار پولیس بڑی سے بڑی میعاد قید کے ایک نصف کا مستوجب ہوگا۔ گو سرقہ بالجبر کا ارتکاب نہ ہوا ہو۔

ابتدائی ضابطہ | باب ۵ تعزیرات ہند میں مختلف صورتہائے اعانت کو جرم قرار دیکر وضع کیا گیا ہے۔ اور جس قسم کے جرائم قابل سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا سزائے قید کی اعانت کی جاتی ہے۔ وہ اصولاً قابل تجویز اس عدالت کے ہوں گے جو بہ نوعیت جرم اعانت لائق سماعت عدالت کے ہوں گے۔ اور وہ اسی حیثیت اعانت جرم سے قابل یا ناقابل مداخلت یا قابل اجرار وارنٹ یا سمن یا قابل یا ناقابل ضمانت یا ناقابل و قابل راضینامہ ہوں گے، اور ایسا ہی بصورت ان جرائم کی اعانت کے جو زیر دفعات ۱۱۵ و ۱۱۸ و ۱۱۹ داخل ہوں، اور جرم اخف کردہ قابل سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور ہو۔ تو ملزم مستحق ضمانت متصور نہ ہوگا‘‘

اور زیر دفعہ ہذا ضمن ۲ سرکاری ملازم معین یا معاون ایسا ہونا چاہیئے جس پر ہمچوں قسم جرائم کے ارتکاب کا روکنا لازم ہو۔ مثلاً اگر ڈاکٹر مایہ الاحتفاظ لینے کے جرم میں اعانت کرتا ہے تو وہ زیر ضمن ہذا داخل نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ ایسا سرکاری ملازم نہیں ہے۔ جو دفعہ ہذا میں مقصود ہے‘‘

عموماً اُسی وقت مکمل ہو جاتا ہے۔ جب کہ اعانت کی گئی ہو۔ کیونکہ یہ اعانت کنندہ کی نیت و ارادہ پر موقوف ہوتی ہے۔ نہ کہ معان کی نیت یا ارادہ سے متعلق ہوتی ہے۔ اور قبل از تکمیل جرم دفعہ ۳۷۷ و ۱۱۴ تعزیرات ہند شل سے یہ امر ثابت ہونا چاہیئے۔ کہ ملزم نے ارتکاب جرم کیا۔ اور عین بر وقت ارتکاب جرم حاضر تھا۔ جب کہ مجسٹریٹ اس امر میں متامل ہو۔ کہ اقدام جرم ہوا ہے۔ تو ایسی صورت میں جرم دفعہ ۳۷۷ بشمول دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند عمل کرنا چاہیئے۔ چنانچہ سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ سے حکم ہوا کہ دفعہ ۳۷۷ و جرم دفعہ ۱۱۴ تبدیل کر کے جرم دفعہ ۳۷۷ بشمول دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند عائد کیا گیا۔ اور اپیل ملزم ڈسمس کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۸۷۷ سنہ ۱۹۳۵ء سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۶ صفحہ ۱۸۹

(۷) ایک ڈاکٹر ہسپتال کو ایک مریض جو ہسپتال میں ابھی داخل تھا۔ آئندہ کچھ عرصہ تک شفاخانہ میں رہنے دینے کے لئے کچھ رشوت دینے کو کہا۔ ڈاکٹر نے رشوت لینے سے انکار کر دیا تھا۔ تو زیر تمثیل الف تحت دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند ملزم قرار دیا گیا۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء مدراس صفحہ ۷۵۶ - ۳۲ مدراس لا ویکلی صفحہ ۱۷ - آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۹ء مدراس صفحہ ۶۷۱ -

(۸) ایک شخص نے ہیڈ کنسٹبل پولیس کو رشوت دینے کے لئے ترغیب دی تھی۔ زیر دفعہ ۱۱۶ حصہ اول اُس شخص پر ذمہ داری قانونی عاید کی گئی۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۹ صفحہ ۶۸۱ - ۱۰ لاہور لا جرنل صفحہ ۳۶ - کریمنل لا جرنل جلد ۲۹ صفحہ ۷۵۱ - ۱۰ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۵۶ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء لاہور صفحہ ۸۰ -

(۹) رشوت دینے والا جرم دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند سے سبکدوش نہیں ہو سکتا ہے۔ جب کہ جج رشوت لینے والے نے مجرمانہ نیت سے رشوت حاصل نہ کی ہو۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۳ صفحہ ۶۶۱ - کریمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۳۶۲ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۸۵۳ - ۲۰ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۳۹ - ۱۴ لا رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۱۵۳ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد صفحہ ۵۱۳ -

(۱۰) دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند میں کسی شخص کو رشوت دینے کے لئے ہدایت کرنا قانونی نقطہ نگاہ سے ایک قسم کا لاحاصل اقدام ہوتا ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۳ صفحہ ۹۱۰ - کریمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۶۲۶ - ۷ رپورٹ پشاور صفحہ ۹۱ سنہ ۱۹۳۵ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۷۳ -

کلکتہ سے قرار دیا گیا۔ کہ مقدمہ مذکور کے واقعات جرم دفعہ ۳۰۲ معہ دفعہ ۱۱۵ تعزیرات ہند میں داخل ہیں۔ اور چونکہ عام لیکچر و رگیولیشنز میں عام لوگوں کو ترغیب جرم کی گئی ہے۔ ایسا ہی دفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند متعلق ہوتی ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۴۱۶ سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۲۱ جلد ۱۳ صفحہ ۵۷۸۔

(۳) ایک مقدمہ میں گورنر صاحب بنگال کے قتل کی سازش کی گئی تھی۔ اور پستول سے بہ نیت ہلاکت فائر کیا گیا تھا۔ چنانچہ ہائیکورٹ کلکتہ سے بموجب ترمیم ایکٹ سنہ ۱۹۲۵ء کمشنر حکم سزائے موت صادر کر سکتا ہے۔ اور وہ اشخاص جنہوں نے اس جلسہ میں اعانت جرم کی ہے۔ اور اصل جرم میں خاص حصّہ نہیں لیا ہے۔ وہ بدفعہ ۱۱۵ زیادہ سے زیادہ ۱۴ برس قید کی سزا کے مستوجب ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ ہائیکورٹ کلکتہ سے ملزمان کو بہ تخفیف سزا ۱۲۔۱۴ برس کی سزا بجائے حبس عبور دریائے شور دی گئی ہے۔ اور ۳۰۷ میں سزائے موت کا حکم دیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۲۷۵ سنہ ۱۹۳۵ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۷ صفحہ ۱۰۷۰۔

(۴) یک شخص نے ازدواج ناجائز ایک مسلمان مرد و عورت کی شہرت اس لئے کی۔ تاکہ ازدواج جائز کی شہرت سے وہ عورت جائز زوجہ سمجھی جاوے۔ مگر چونکہ عورت رضامند نہ تھی اس لئے اس شخص شہرت کنندہ کے خلاف بدفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند جرم اعانت قرار دیا گیا تھا۔ اور وہ سزایاب ہوا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۸ صفحہ ۸۷۴۔ ۱۰ سندھ لارپورٹ صفحہ ۱۷۱ انڈین کیسز جلد ۴۹ صفحہ ۳۱۸۔

(۵) ایک شخص نے سرکاری ملازم مینیجر پولیٹیکل افسر کو ایک ٹھیکہ ایک تیسرے شخص کو دلانے کے لئے رشوت دینے کا اطمینان دلایا تھا۔ جس پر قرار دیا گیا۔ کہ تحت دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ رشوت دی گئی ہو۔ یا رشوت پیش کی گئی ہے۔ بلکہ اس کی کوشش کرنا بھی جرم ہے۔ اس لئے ملزم حسب دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند مستوجب سزا قرار دیا جائے گا کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۱۰۰۵ مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۵ صفحہ ۸۷۹۔ ۵۲ مدراس لاجرنل صفحہ ۷۲۳۔ ۳۹ مدراس لا ٹائم صفحہ ۶۱۵۔ ۲۶ مدراس لا ویکلی صفحہ ۵۲۹ سنہ ۱۹۲۷ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۴۷۶۔ ۹ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۱۸۰۔

(۶) جرم اعانت قرار دینے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ جس فعل کی اعانت کیجاوے اس کا ارتکاب بھی ہوا ہو۔ اور یا باوجود اعانت معیّن کے وہ فعل تکمیل نہ پایا ہو۔ جرم اعانت

مقدمہ ہر دو سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں بمقام راولپنڈی سکھوں کے جتھا کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں تجویز کیا گیا کہ ۱۰۰ یا ۲۰۰ سکھ امرت سر سے جتھے کو ہمت کم سر ومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی جائیں۔ اور ہر ایک سکھ پانچ پانچ پیسے چندہ ادا کرے۔ چنانچہ زیر دفعہ ۱۷ ضمن ۲ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۹۰۸ء قانون فوجداری مجسٹریٹ نے ملزمان کو دو دو سال قید کی سزا دی۔ اور سیشن جج نے اپیل نامنظور کئے۔ چنانچہ ہائیکورٹ لاہور میں اپیل ملزمان پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ حسب معنی دفعہ ۱۷ قانون فوجداری ترمیمی مذکور جتھے کا اجتماع خلاف قانون تھا۔ اور حاضرین جتھہ نے چندہ جمع کیا تھا۔ لیکن ملزمان نے چندہ تقسیم نہیں کیا۔ اور نہ کوئی خاص امر کیا ہے جس پر حسب دفعہ ۱۷ ضمن ۱ و ۲ قانون فوجداری مذکور عاید نہیں ہوتا ہے۔ اور ملزمان چھ ماہ سے جیل میں قید بھگت رہے ہیں۔ جو اُن واقعات کے لحاظ سے جرم دفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند تھا۔ جس کے متعلق عدالت نے باضابطہ عمل نہیں کیا ہے اس لئے بدفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند چھ ماہ قید کافی ہے ملزمان کو مخلصی دی گئی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۳۴۷ سنہ ۱۹۲۵ء لاہور ۔ انڈین کیسز جلد ۸۹ صفحہ ۴۶۲ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۱۱۵ ۔ ۲۶ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۴۱۳ ۔

(۲) ایک شخص نے مضمون بغاوت انگیز پرچوں پر لکھ کر بذریعہ ڈاک بعض لوگوں کے پاس بھیجا تھا۔ جس پر جرم دفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند کی تحقیقات میں جیوری کی یہ رائے تھی کہ بدفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند ملزم پر عاید ہوتی ہے۔ اور سیشن جج نے جیوری کی رائے کو بذریعہ ریفرنس کلکتہ ہائیکورٹ میں باضابطہ پیش کیا جس پر قرار دیا گیا۔ کہ حسب معنی دفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند ثبوت نہ ہو کہ بغاوت کا مضمون لکھ کر پبلک کے دیکھنے کے لئے لگایا گیا۔ یا بذریعہ ڈاک بھیجا گیا۔ تاکہ وہ اس کو دیکھیں یا پڑھیں۔ تو ارتکاب جرم دفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند نہ ہوگا۔ اور ملزم کو رہا کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۷۸ سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۱ صفحہ ۷۸ ۔

(۳) جب کوئی شخص دس سے کم اشخاص کی خلاف قانون اتحادی جماعت کو تحریک چندہ کرے یا اس کی شمولیت کے لئے اشخاص کو تحریک کرے یا بتلائے۔ وغیرہ تو وہ شخص زیر دفعہ ۱۷ ضمن ۱ و ۲ ایکٹ ترمیم ضابطہ فوجداری کے مطابق قابل سزا ہوگا۔ اور اگر تعداد اشخاص ۱۰ سے زائد ہو تو انکو پھیلانا یا تحریک یا ترغیب دینا یا دل افزائی کرنا یا اشتہار مشتہر کرنا۔ کہ وہ اس جماعت خلاف قانون

آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۵ء پٹنہ صفحہ ۲۶۔

اس جرم کے ارتکاب میں اعانت کرنا جسکو عامہ خلائق یا دس سے زیادہ شخص کریں

دفعہ ۱۱۷:۔ جو کوئی شخص اکثر عامہ خلائق کو یا اشخاص کے کسی گروہ یا طبقے کو جو دس شخص سے زیادہ ہو کسی جرم کے ارتکاب میں اعانت کرے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد تین برس تک ہوسکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا یا قید اور جرمانہ دونوں سزائیں دی جائیں گی؛

تمثیل

زید آمد و رفت عام کی کسی جگہ میں ایک اشتہار لگائے جس سے کسی فرقے کو جس کی تعداد دس سے زیادہ ہو۔ یہ ترغیب دی جائے کہ کسی خاص وقت اور مقام پر اس غرض سے جمع ہوں کہ فرقہ مخالف کے لوگوں پر جب وہ بہیئت اجتماعی جاتے ہوں۔ حملہ کریں۔ تو زید اس جرم کا مرتکب ہوگا جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے؛

شرح

بدفعہ ہذا کسی شخص کا عامہ خلائق یا اشخاص کے کسی گروہ یا طبقہ کو جو دس اشخاص سے زیادہ ہو۔ کسی جرم کے ارتکاب میں اعانت کرنے کی سزا مقرر کی گئی ہے۔ اور دفعات ۱۵۳ و ۱۵۳ الف تعزیرات ہند بہ تحفظ آسودگی عامہ خلائق وضع کی گئی ہیں۔ اور دفعہ ہذا میں بمقابلہ دفعات ۱۵۳ و ۱۵۳ الف کے زیادہ سزا مقرر کی گئی ہے۔ کیونکہ اصولاً وہ شخص جو بنا جرم پیدا کرتا ہے۔ زیادہ سزا کے قابل ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے شخص معین کے لئے سزائے قید تین برس تک مقرر کی گئی ہے۔ اور بلحاظ خیالات

اس جرم کے ارتکاب کی تدبیر کا چھپانا جس کی سزا موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور ہے۔	**دفعہ ۱۱۸:۔** جو کوئی شخص یہ نیت کرکے کہ کسی

جرم کا ارتکاب جس کی سزا موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور ہے سہل ہو جائے۔ یا یہ جان کے کہ اس کے سہل ہو جانے کا احتمال ہے۔ کسی فعل یا ترک خلاف قانون کے ذریعہ سے اس تدبیر کی موجودیت کو بالارادہ چھپائے۔ جو ویسے جرم کے ارتکاب کے لئے کی گئی ہو۔ یا اس تدبیر کی نسبت کوئی ایسا بیان کرے۔ جس کو وہ جھوٹا جانتا ہو۔ تو اس جرم کے ارتکاب کی صورت میں شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے۔

اگر جرم کا ارتکاب ہوا ہو اگر جرم کا ارتکاب نہ ہوا ہو	اور اگر جرم کا ارتکاب واقع نہ ہوا ہو۔ تو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دی جائیگی۔

جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ اور ہر ایک صورت میں وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

تمثیل

زید یہ جان کر کہ پوران پور میں عنقریب ڈاکہ پڑنے والا ہے۔ صاحب مجسٹریٹ سے جھوٹی مخبری کرے۔ کہ رام پور میں جو دوسری طرف ہے عنقریب ڈاکہ پڑنے والا ہے اور اس ذریعہ سے صاحب مجسٹریٹ کو دھوکا دے۔ اس نیت سے کہ اس جرم کا ارتکاب سہل ہو جاوے۔ اور اس تدبیر پر عمل کرنے سے پوران پور میں ڈاکہ پڑ جائے۔ تو زید

میں شریک ہوں، تو ایسا شخص بدفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا، کریمینل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۳۵۲ الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۹ صفحہ ۳۹۲ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء لاہور صفحہ ۴۲۰ - ۵ لاہور صفحہ ۱۔

(۴) جب کوئی شخص شہیدی جتھا کی شمولیت سے کسی جگہ جو مقرر کی گئی ہو۔ وہاں شامل ہو کر ہمراہ چلے یا مقام مرکز پر جمع ہو جاوے۔ خواہ یہ تحریک زبانی کی گئی ہو۔ یا بذریعہ تحریر کی گئی ہو۔ ایسے شخص زیر دفعہ ۱۷ ضمن ۱ تا ضمن ۲ ایکٹ ترمیم ضابطہ فوجداری کے تحت مستلزم السزا نہ ہوگا۔ بلکہ وہ شخص زیر دفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوگا۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء لاہور صفحہ ۴۴۰۔ انڈین کیسز جلد ۸۹ صفحہ ۴۶۲ - ۲۶ کریمینل لاجرنل صفحہ ۱۳۷۴ - ۲۶ پنجاب لاریورٹ صفحہ ۴۱۳ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۱۱۵

(۵) کسی ناجائز جماعت کی تربیت میں حصہ لینے میں اعانت کرنا۔ جب کہ وہ جماعت دس کی تعداد سے کم ہو۔ تو زیر ایکٹ ترمیم ضابطہ فوجداری سنہ ۱۹۲۳ء بدفعہ ۱۷ ضمن ۱ یا ۲ قابل مواخذہ ہوگا۔ اور بصورت دس یا زیادہ اشخاص کی خلاف قانون جماعت ہو۔ تو حسب دفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوگا۔ انڈین کیسز جلد ۸۹ صفحہ ۳۹۲ - ۵ لاہور صفحہ ۱ - ۲۶ کریمینل لاجرنل صفحہ ۱۳۵۲ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء لاہور صفحہ ۴۴۰۔

(۶) جب کہ اشخاص مجمع اشخاص متعلق سالٹ خلاف قانون جماعت عمل کرے۔ تو وہ حسب دفعہ ۹ قانون ایکٹ سالٹ قابل سزا ہوگا۔ اور زیر دفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند جو حکم سزا صادر کیا گیا ہے۔ وہ ناجائز ہے منسوخ کیا گیا۔ ۷ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۸۹۵ - اور ۱۰ یا زیادہ اشخاص کو بموجب سالٹ ایکٹ اعانت کرنا قابل سزا ایکٹ ہے انڈین کیسز جلد ۱۳۰ صفحہ ۲۵ - ۳۳ بمبئی لاریورٹ صفحہ ۱۳۱۵ سنہ ۱۹۳۱ء کریمینل کیسز صفحہ ۱۸۸ - آل رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء بمبئی صفحہ ۲۳۳ - ۳۲ کریمینل لاجرنل ۱۷۱ - ۵۵ بمبئی صفحہ ۳۰۴ - آل لاریورٹر سنہ ۱۹۳۱ء بمبئی صفحہ ۱۴۰ -

(۷) ایک شخص نے ریلوے لائن پر کام کرنے والوں کو تحریک کی۔ کہ وہ لائن پر بیٹھ جائیں اور سٹرائک کر دیں۔ چنانچہ ملزم بجرم دفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند مستوجب سزا قرار دیا گیا۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۳ صفحہ ۱۰۷ - سنہ ۱۹۳۲ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۱۱۵۴ - ۵ مدراس - کریمینل کیسز صفحہ ۳۶۵ - سنہ ۱۹۳۳ء کریمینل کیسز صفحہ ۴۴۶ - کریمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۵۲ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس صفحہ ۲۶۹ - آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس صفحہ ۲۷۹ -

کا احتمال ہے۔ بطریق ذیل چھپانا (الف) بذریعہ کسی فعل کے (ب) یا بذریعہ ترک خلاف قانون کے۔ (ج) یا بذریعہ اصلیت چھپانے کے یا بذریعہ غلط راہ نمائی کے (د) اس دانستہ عدم اطلاع یا غلط اطلاع دہی سے بسہل ارتکاب جرم کا واقعہ ہو جانا۔

فرد قرارداد جرم | میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول، تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں "

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں باوجود علم قبل از ارتکاب جرم فلاں ڈکیتی اپنی ذمہ داری قانونی دفعہ ۴۴ ضابطہ فوجداری کے دانستہ بغرض تسہیل جرم دفعہ ۳۹۵ تعزیرات ہند سے پولیس مقامی یا مجسٹریٹ متعلقہ کو اطلاع نہیں دی ہے۔ جس سے سہل جرم کا ارتکاب ہوا ہے۔ (یا غلط راہ نمائی سے اطلاع فلاں دی تھی) جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۱۸ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت سیشن ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم دفعہ مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

نوٹ:۔ بعد ترتیب فرد جرم دتحریر تاریخ و مقام و دستخط خود صاحب مجسٹریٹ درجہ اول تحت فرد جرم تصدیق حکم لکھے گا۔ کہ فرد جرم ملزم یا ملزمان کو پڑھ کر سنا دیا اور سمجھا دیا گیا ہے۔ دستخط اور تاریخ اور مقام لکھیگا"

سرکاری ملازم جو کسی جرم کے ارتکاب کی تدبیر چھپائے جس کا روکنا اس پر لازم ہے	**دفعہ ۱۱۹**:۔ کوئی شخص جو سرکاری ملازم ہے:

اس دفعہ کی رو سے سزا کا مستوجب ہوگا۔"

ابتدائی ضابطہ اگر تسہیل ارتکاب جرم کے لئے کسی تدبیر کی موجودیت کو چھپانے سے ارتکاب جرم ہو جاوے۔ تو جرم ناقابل ضمانت ہوگا۔ ورنہ قابل ضمانت ہوگا۔ اور دیگر صورتہائے میں جیسا کہ صورت اعانت جرم ہا عمل ہوگا

شرح بدفعہ ہذا کسی شخص کا ارادتاً یا باحتمال علم کسی جرم قابل سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور کے ارتکاب کو کسی فعل یا ترک خلاف قانون سے بغرض تسہیل ارتکاب اس تدبیر کی موجودیت کو چھپانا تاکہ جرم کا ارتکاب آسانی سے ہو جاوے اور جرم واقعہ ہو۔ تو وہ شخص سات برس تک کی سزا کا مستوجب ہوگا۔ اور اگر جرم واقعہ نہ ہووے۔ تو سزائے میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔

اور دفعہ ہذا دفعات ۱۱۹ و ۱۲۰ تعزیرات ہند با ہام ہتیاری ارتکاب جرم اس کے ارتکاب جرم کی مہدیت کے لئے دو طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اول عدم انکشاف اصلیت سے دوم غلط راہ نمائی کے اظہار سے اس تدبیر ارتکاب جرم کو چھپا کر عمل کیا جاتا ہے۔ اور یہ ہر سہ دفعات مذکورہ جملہ جرائم سزائے موت یا حبس دوام یا سزائے قید سے بصراحت صورتہائے صدر متعلق ہیں ان جرائم سے متعلق نہیں ہیں جن کی پاداش میں محض سزائے جرمانہ دی جاتی ہے۔ اور ترک خلاف قانون ان اشخاص سے متعلق ہے جنکو حسب دفعہ ۴۴ یا ۴۵ ضابطہ فوجداری مندرجہ صورت ہائے دفعات مسطورہ کی اطلاع دہی لازمی قرار دی گئی ہے۔ ان کا دانستہ بغرض سہل ارتکاب جرم اطلاع نہ دینا یا غلط راہ نمائی کے طریق سے راست نما اطلاع بغرض مذکور دینا مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور فقط جرم مشتملہ دفعہ ہذا و دفعات ۱۱۹ و ۱۲۰ تعزیرات ہند سب متعلق دفعہ ۴۴ تعزیرات ہند ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) وجود تدبیر ارتکاب جرم کا ہونا۔ (۲) جرم قابل سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور کا ہونا (۳) ملزم کا تدبیر جرم کی موجودیت کا بالارادہ یا باحتمال علم اس کے کہ اس کے ارتکاب

تمثیل

زید عہدہ دار پولیس پر قانوناً واجب ہے۔ کہ سرقہ بالجبر کے ارتکاب کی تدبیریں جو اُس کو معلوم ہوں۔ ان سب کی اطلاع کرے۔ اور زید یہ جان کر۔ کہ بکر سرقہ بالجبر کے ارتکاب کے لئے تدبیر کر رہا ہے۔ ایسی اطلاع کرنے اس نیت سے ترک کرے۔ کہ اس جرم کا ارتکاب سہل ہو جائے۔ تو اس صورت میں زید نے ترک خلاف قانون کے ذریعہ سے بکر کی تدبیر موجودیت کو چھپایا۔ اور اس دفعہ کے حکم کے مطابق زید سزا کا مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ جرم سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور جس کی تدبیر چھپائی گئی ہو۔ اور اس کا ارتکاب ہوا ہو نا قابل ضمانت ہوگا۔ اور اگر اصل جرم قابل مداخلت پولیس و قابل اجرائے وارنٹ یا سمن یا ناقابل ضمانت یا قابل ضمانت ہو۔ تو حسب مفہوم و معنی دفعہ ہذا اُسی کے مطابق عمل ہوگا۔ اور وہ اُسی عدالت کی تجویز کے قابل ہوگا۔ جس کا اصل جرم ہوگا۔

شرح دفعہ ہذا میں سرکاری ملازم حسب معنی دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند جس کا فرض منصبی انسداد جرائم ہو۔ کسی جرم کے ارتکاب کی تدبیر کی موجودیت کو دانستہ اس غرض سے چھپائے۔ کہ وہ سبیل کامیاب ہو جائے۔ تو بلحاظ سرکاری ملازم کے اس کو سنگین سزا کا مستوجب قرار دیا گیا ہے۔ اور دفعہ ہذا و دفعہ ۱۱۸ تعزیرات ہند باہم بجز الفاظ سرکاری ملازم کے مساوی صورت رکھتی ہیں اور دفعہ ہذا میں لفظ جرم حسب معنی دفعہ ۴۰ تعزیرات ہند ہے۔ مگر ایسا ہی دفعہ ۴۰۰ و ۴۰۲ تعزیرات ہند میں مستعمل ہوا ہے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب (۱) وجود تدبیر ارتکاب جرم (۲) ملزم کا سرکاری ملازم ہونا۔ (۳) ملزم کا بہ حیثیت سرکاری ملازمت فرض منصبی انسداد جرم ہونا۔ (۴) ملزم سرکاری ملازم مذکورہ کا دانستہ

یہ نیت کرکے کہ کسی جرم کا ارتکاب جس کا روکنا اس کے عہدہ کے اعتبار سے اس پر لازم ہے سہل ہو جائے۔ یا یہ جان کر کہ اس کے سہل ہو جانے کا احتمال ہے، کسی فعل یا ترک خلاف قانون کے ذریعہ سے بالارادہ اس تدبیر کی موجودیت کو چھپائے۔ جو جرم مذکور کے ارتکاب کے لئے کی گئی ہو۔ یا اس تدبیر کی نسبت کوئی ایسا بیان کرے۔ جس کو وہ جھوٹا جانتا ہو۔

اگر جرم کا ارتکاب ہوا ہو

پس اگر جرم کا ارتکاب واقع ہو۔ تو شخص مذکور کو اس قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جو اس جرم کی پاداش میں مقرر ہے۔ اور اس کی میعاد اس قید کی بڑی سے بڑی میعاد کے ایک نصف تک ہو سکتی ہے۔ جو اس جرم کے لئے مقرر ہے، یا اس جرمانے کی سزا جو جرم مذکور کیلئے مقرر ہے۔ یا قید اور جرمانہ دونوں سزائیں دی جائیں گی!!

اگر جرم کی سزا موت وغیرہ ہو

اور اگر اس جرم کی پاداش میں سزائے موت یا حبس دوام لعبور دریائے شور مقرر ہے۔ تو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے۔

اگر جرم کا ارتکاب نہ ہوا ہو

اور اگر جرم کا ارتکاب واقع نہ ہو۔ تو شخص مذکور کو اس قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جو جرم مذکور کے لئے مقرر ہے اور اس کی میعاد اس قید کی بڑی سے بڑی میعاد کی ایک چوتھائی تک ہو سکتی ہے۔ جو اس جرم کے لئے مقرر ہے۔ یا اس جرمانے کی سزا جو جرم مذکور کے لئے مقرر ہے۔ یا قید اور جرمانہ دونوں سزائیں دی جائیں گی!!

اگر جرم کا ارتکاب ہوا ہو	تو اگر جرم مذکور کا ارتکاب واقعہ ہو۔ تو شخص مذکور
اگر جرم کا ارتکاب نہ ہوا ہو	کو اس قسم کی قید کی سزا دی جائیگی جو اس جرم

کے لیے مقرر ہے ۔ اور اس کی میعاد اس قید کی بڑی سے بڑی میعاد کی ایک چوتھائی تک ، اور اگر جرم کا ارتکاب واقع نہ ہو۔ تو ایک آٹھویں تک ہو سکتی ہے ۔جو جرم مذکور کے لیئے مقرر ہے۔ یا اس جرمانہ کی سزا جو جرم مذکور کے لیئے مقرر ہے ۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی ؛

ابتدائی ضابطہ	جرم دفعہ ہذا کا ضابطہ قابل مداخلت پولیس یا ناقابل مداخلت

یا قابل اجرائے وارنٹ یا سمن یا ناقابل ضمانت یا قابل ضمانت وغیرہ وغیرہ وہی ہوگا ۔جو اصل جرم جس کی تدابیر کو حسب معنی دفعہ ہذا چھپایا گیا ہو۔

شرح

دفعات ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۰ ، تعزیرات ہند تہیں ارتکاب جرم کے لئے کسی فعل یا ترک خلاف قانون سے تدابیر جرم کو بالارادہ چھپانا قابل سزا قرار دیا گیا ہے ۔ چنانچہ دفعہ ۱۱۸ میں کسی شخص کا جرائم قابل سزا موت یا حبس بعبور دریائے شور میں کسی فعل یا ترک خلاف قانون دفعات ۴۴ یا ۴۵ ضابطہ سے مفہومیت جرم کے لیئے ۔ اس کی تدبیر کی موجودیت کو چھپانا قابل سزائے اور دفعہ ۱۱۵ میں اعانت کرنے کے متعلق سزا مقرر کی گئی ہے ۔جس کی تحت دفعہ ۱۱۵ تعزیرات ہند شرح کی جا چکی ہے اور دفعہ ۱۱۹ میں بمثل دفعہ ۱۱۸ اسرکاری ملازمان کا کسی فعل یا ترک خلاف قانون کے ذریعہ بالارادہ تدبیر جرم کی موجودیت کے چھپانے کی سزا مقرر کی گئی ہے ۔ جیسا کہ حسب دفعہ ۲۳ قانون پولیس ۱۸۶۱ء پولیس کا فرض ہے ۔ کہ جرائم کا انسداد کرنا ہے ۔ اور بجائے انسداد کے حسب معنی دفعہ ہذا ترک خلاف قانون سے بالارادہ تدبیر جرم کو غلط بیانی یا غلط راہ نمائی سے اوا تا تسہیل ارتکاب جرم میں امداد کرے ۔ اور دفعہ ۱۲۰ میں وہ جرائم ہیں جن کی یاداشت میں

یا بعلم احتمال ارتکاب جرم قبل از ارتکاب تدابیر جرم اس کے سہل ہو جانے کے لئے چھپانا (ہ) اور بطریق ذیل ارتکاب جرم کا وقوع میں آیا۔ (الف) بذریعہ کسی فعل کے (ب) یا بذریعہ ترک خلاف قانون کے (ج) با خفائے اصلیت یا بذریعہ غلط راہ نمائی کے

فرد قرارداد جرم — میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں :-

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں عہدہ دار سرکاری ملازم ہوتے ہوئے تمہارا فرض منصبی انسداد جرائم تھا۔ تم نے باوجود معلومات تدابیر جرم قتل عمد مسمی فلاں شخص کو دانستہ بغرض تسہیل ارتکاب جرم اس کی رکاوٹ نہیں کی ہے۔ جس سے جرم قتل عمد قابل سزائے موت واقعہ ہوا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۱۹ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت پیش ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز جرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے :-

اس جرم کے ارتکاب کی تدبیر کا چھپانا جس کی سزا قید ہے

دفعہ ۱۲۰ :- جو کوئی شخص یہہ نیت کر کے کہ کسی جرم کا ارتکاب جس کی یا درش میں قید کی سزا مقرر ہے سہل ہو جائے۔ یا یہ جانکر کہ اس کے ارتکاب کے سہل ہو جانے کا احتمال ہے۔ کسی فعل یا ترک خلاف قانون کے ذریعہ سے بالارادہ اس تدبیر کی موجودیت کو چھپائے جو جرم مذکور کے ارتکاب کے لئے کی گئی ہے۔ یا اس تدبیر کی نسبت کوئی ایسا بیان کرے جس کو وہ جھوٹا جانتا ہو :-

کا شرط یہ ہے۔ کہ ایسی سازشیں سوائے ارتکاب جرم کی سازشوں کے
مجرمانہ نہیں ہوں گی۔ تاوقتیکہ کوئی فعل علاوہ سازش کے سازش کا مقصد
حاصل کرنے کی غرض سے ایک یا زیادہ شرکائے سازش کی جانب سے
عمل میں نہ آوے۔

تشریح:۔ یہ امر غیر ضروری ہے۔ کہ وہ ناجائز فعل سازش کا اصلی مقصود ہو۔ یا مقصود سے محض علاقہ رکھتا ہو۔

شرح

اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے۔ کہ موجودہ تمدنی دنیا میں جس قدر آرام و آسائش سے زندگی بسر کرنے کی عام آزادی ہم کو اپنی محسن گورنمنٹ موجودہ کے زیر سایہ حاصل ہے۔ وہ محتاج تفصیل نہیں ہے لیکن با ایں ہمہ بعض اوقات اندیشہ صالح انسانی سازشی کارروائیوں کو جنم دے کر دیگر بعض قسم اشخاص کو اس قسم خیالات بنا کر ایک خطرناک سازش پیدا کر دیتے ہیں۔ اور کوہ جرجانی کی طرح ایک جماعت کثیر ان سازشی اشخاص کے پیچھے ہو جاتی ہے۔ لیکن بالآخر بجز تضحیک و شہرت و نقصان برداشت کرنے کے کوئی مفید نتیجہ اس کا برآمد نہیں ہوتا ہے۔ اور رحمدلی اور عدم مطالبے پر بجائے انتظامی حکم سرزنش دینے کے بموجب ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۳ء ایسی معیوب ناشائستہ حرکات سازشی کے انسداد کے لئے دفعہ ہذا و دفعہ ۱۲۰ (ب) وضع کر کے ان کو محتاط و مجتنب رہنے کے لئے پابند کر دیا گیا ہے۔ کہ دو یا زیادہ اشخاص کسی ناجائز فعل کے کرنے یا کسی جائز فعل کو خلاف قانون طریقہ سے کرنے پر متفق نہ ہوں۔ چنانچہ حسب ذیل امور اثبات سازش مجرمانہ کے لئے ضروری ہیں۔

اول:۔ دو یا زیادہ اشخاص کا کسی ظاہرہ خلاف قانون فعل کی قرار داد کے لئے متفق ہونا۔

دوم:۔ کسی خلاف قانون فعل کو خلاف قانون ذرائع سے کرنا۔

سوم:۔ کسی جائز فعل کو خلاف قانون وسائل سے کرنا۔

چہارم:۔ کسی ظاہرہ فعل کا بہ پیروی سازش انجام دینا۔

سزا قید مقرر ہے۔ اس میں جرائم قابل سزا قید کے سہل ہو جانے کے اس کی تدبیر جرم کو ارادتاً چھپانا ترک خلاف قانون سے اخذ کرنا ہوتا ہے۔ کہ کسی جرم مذکور کے ارتکاب کو بذریعہ کسی فعل یا ترک خلاف قانون یا غلط راہ نمائی یا عدم انکشاف اصلیت سے یا لارادہ اس تدبیر کی موجودیت کو سہل ہو جانے کی غرض سے چھپانا یا اس علم سے کہ ارتکاب جرم سہل ہو جائے گا۔ اور وہ جرم جس کی تدبیر کو چھپایا گیا ہو۔ مکمل ہو جانے۔ تو وہ شخص قابل سزا ہو گا۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب | اجزائے قانونی ثبوت طلب قریباً وہی ہیں، جو دفعات ماسبق میں درج کئے گئے ہیں۔

فرد قرارداد جرم | ترتیب فرد قرارداد جرم قریباً وہی ہے۔ جو تجویز سرکاری ملازم کے الفاظ وصورت جرم متعلقہ دفعہ ۱۱۸ تعزیرات ہند کے ان دفعات محولہ مسطور میں درج کی گئی ہے۔"

باب پنجم (الف)

سازش مجرمانہ

سازش مجرمانہ کی تعریف | **دفعہ ۱۲۰۔ (الف)** جب افعال ذیل کے کرنے یا کئے جانے پر دو یا دو سے زیادہ آدمی باہم راضی ہوں۔

(۱) کوئی فعل ناجائز۔ یا

(۲) کوئی فعل جو گو کہ ناجائز نہ ہو مگر ناجائز طریقہ سے کیا جائے۔

تو ایسی سازش مجرمانہ سازش کہلائے گی۔"

یا اُس کے طریقے سے واقف ہو۔ لیکن ضروری ہے۔ کہ وجود سازش ایک ہونا چاہیئے۔ اور غرض اس سلسلہ سازش و مجرمانہ افعال کا متفقہ ارادہ سے بغیر علم باہم مشتمل ہووے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۲۸۶ سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۹۶ صفحہ ۲۶۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء سندھ صفحہ ۱۴۷۔ ۲۰ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۱۴۰۔

(۳) ایک مقدمہ میں بعضمن دیگر احکامات ہائیکورٹ رنگون سے قرار دیا گیا۔ کہ ترتیب فرد قرارداد جرم سازش مجرمانہ زیر دفعہ ۱۲۰ الف تعزیرات ہند میں ملزم کے تمام سلسلہ افعال کی تفصیل جو ملزم کے خلاف ثابت ہوئی ہوں، درج کی جانی ضروری نہیں ہے۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۶۰ کریمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۵۵ سنہ ۱۹۲۸ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۹ صفحہ ۱۹۴۔ ۱۰۔ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۴۲۔ ۶ رنگون صفحہ ۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء رنگون صفحہ ۱۱۸

(۴) اثبات سازش مجرمانہ کے لئے ضروری ہے۔ کہ دو یا زیادہ اشخاص کا کسی جرم کے ارتکاب یا حسب معنی دفعہ ۱۲۰ (الف) تعزیرات ہند کسی فعل سازشی کا ارتکاب کریں۔ اور یہ اگرچہ ناممکن نہیں ہے۔ لیکن تاہم بلاواسطہ شہادت سے۔ کہ اس کا اثبات مشکل ہو تا ہے۔ اور اکثر مقدمات میں عموماً اشخاص متعلقین سازش کے افعال سے جو حصول مقصد کے لئے وہ اختیار کرتے ہیں۔ اُن حالات و واقعات سے نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۳۲۲ سنہ ۱۹۳۴ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۷ صفحہ ۲۔

(۵) یہ ایک مفید قاعدہ ہے۔ کہ شریک جرم کی شہادت میں تائید ہونی چاہیئے۔ اور مجوز کو چاہیئے۔ کہ جیوری کو بتلا دے۔ کہ شریک جرم کی شہادت بغیر تائید کے مفید نہیں ہوگی۔ اور جج و کمشنر جو قانون اور دفعات پر انصاف کرنے کے پابند ہیں۔ اور اُن پر لازم ہے۔ اُن کو اپنے دل میں یہ خیال قائم رکھنا چاہیئے۔ کہ شریک جرم کی شہادت بغیر تائید کے غیر مفید ہوگی۔ اور الزام سازش کے اثبات کے لئے یہ امر ظاہر ہونا چاہیئے۔ کہ ملزمان نے خلاف قانون فعل باہم قرارداد متفقہ پر کیا ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۹۹۹ سنہ ۱۹۳۶ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۳ صفحہ ۷۷۹۔

(۶) جب جرم قتل عمد چند اشخاص کی باہم سازش سے وقوع میں آیا ہو۔ تو یہ امر ثابت کرنا ضروری نہیں ہے۔ کہ دو یا زیادہ اشخاص بذرائع مستعملہ اکٹھے آئے تھے۔ اور سب کا متفقہ ارادہ تھا۔ اور اُس کی انہوں نے تکمیل کی تھی۔ اور اس امر کی کوئی شہادت نہ ہو۔ کہ اُن کی حاضری

اور لفظ فعل خلاف قانون کی تعبیر حسب معنی دفعہ ۴۳ تعزیرات ہند بہ سلسلہ سازش کسی امر کا کرنا ہے اور لفظ فعل بمنشائے دفعہ ۴۳ تعزیرات ہند ترک خلاف قانون پر حاوی ہے ۔ دراصل مختصراً یہ ہے کہ سازش مجرمانہ کے لئے اُس تمام متفقہ قرارداد کے مطابق بہ پیروی تکمیل سلسلہ سازش مجرمانہ کسی فعل خلاف قانون کا اختیار کرنا ہوتا ہے ۔ اور اس اصلی جرم کا جس کے لئے سازش کی جاوے ۔ ذمہ واری معین وقوع میں آنا ضروری نہیں ہے ۔ مثلاً جرم دفعہ ۱۲۱ تعزیرات ہند کے لئے باغیانہ طور سے سازش کرنا اور دیگر جرائم سنگین ۳۰۲ و ۴۱۰ و ۴۰۲ وغیرہ وغیرہ تعزیرات ہند میں بذریعہ سازش اعانت کرنا ۔ یا خلاف قانون ارتکاب جرم کے لئے سازش کرنا بہ نوعیت جرم مبینہ زیر دفعہ ۱۲۰ (ب) قابل سزا ہوگا ۔ اور صورت ہائے سازش مجرمانہ بمنشائے دفعہ ۱۰ قانون شہادت ثابت کیجانی چاہئیں ۔ اور جب دو یا زیادہ اشخاص بالاتفاق ذرائع مجرمانہ حسب مفہوم تعریف بذا الغرض تکمیل مقصد متذکرہ استعمال میں لائیں وہ سازش مجرمانہ ہوگی ۔ اور وجود سازش و شرکیہ سازش کے اشتراک کیلئے وہ واقعات جو کسی جرم یا حرکت بیجا قابل نالش کے ارتکاب کے لئے باہم سازش کی ہو ۔ اور جو کچھ کہ کہا یا کیا یا لکھا گیا ہو ۔ حسب دفعہ ۱۰ قانون شہادت ثابت کیا جانا چاہیئے ۔ اور چونکہ سازش ایک جداگانہ بنفسہ جرم قرار دیا گیا ہے ۔ اس لئے اعانت سے یہ صورت علیحدہ ہے ۔

رولنگز آف ہائیکورٹ

(۱) جب مستغیث کی درخواست کسی جرم میں مجسٹریٹ کے روبرو ملزم کی سازش مجرمانہ ثابت ہو جاوے تو کسی دوسرے استغاثہ علیحدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے ۔ درخواست استغاثہ پر ہی کارروائی لفظاً عملاً عمل میں لائی جاویگی ۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۶۶۹ سنہ ۱۹۲۶ء رنگون ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء رنگون صفحہ ۵۳ ۔ ۴ برما لا جرنل صفحہ ۲۱۳ ۔ انڈین کیسز جلد ۹۴ صفحہ ۱۷ء ۔

(۲) ایک مقدمہ میں سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ سے قرار دیا گیا ۔ کہ اجزائے جرم سازش کیلئے سازش کنندگان میں متفق ہونا ۔

(۳) کسی خلاف قانون فعل کا کرنا یا خلاف قانون ذرائع کے استعمال کرنا جو بنفسہ خلاف قانون نہ ہوں ۔ اور سازش اصلی جرم ہے ۔ اور اعانت سے متعلق نہیں رکھتا ہے ۔ اور اگرچہ ایک صریح فعل کا ملزم پر الزام لگایا جاسکتا ہے ۔ لیکن تاہم بجز اس کے کہ انجام سازش سے ارتکاب جرم اصل کا ارتکاب نہ ہو ۔ ضروری نہیں ہے ۔ اور نہ یہ امر ضروری ہے ۔ کہ ہر ایک سازشی دوسرے سازش کنندہ

جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۴۸۶ سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد ویکلی رپورٹ صفحہ ۱ سنہ ۱۹۳۵ء کرمنیل کیسز صفحہ ۲۱۴ سنہ ۱۹۳۵ء آل کرمنیل کیسز صفحہ ۲۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد صفحہ ۱۶۲۔

سازش مجرمانہ کی سزا | **دفعہ ۱۲۰ (ب)**:۔ جو کوئی شخص ایسے جرم کی سازش میں شریک ہوگا جس کی سزا پھانسی یا کالا پانی یا قید سخت ہے جس کی میعاد دو سال یا دو سال سے زیادہ ہو" اس کو اگر اس قانون میں کوئی خاص سزا سازش کے واسطے صاف طور پر مقرر نہیں ہے۔ تو وہی سزا ہوگی جو اس جرم کی اعانت کے واسطے مقرر ہے۔

(۲) جو کوئی شخص سوائے سازش مجولہ ضمن (۱) کے کسی دوسری مجرمانہ سازش میں شریک ہوگا۔ اس کو چھ ماہ کی قید سخت یا قید محض یا جرمانہ یا دونوں سزائیں ہوں گی"

ابتدائی ضابطہ | جس جرم کے لئے سازش مجرمانہ حسب منشاء دفعہ ہذا کی گئی ہو اگر وہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ تو اس جرم کے لحاظ سے مداخلت پولیس یا وارنٹ یا سمن جیسا کہ صورت ہو۔ قابل تجویز محض عدالت سشن یا پریذیڈنس مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہوگا۔ مگر وہ قابل راضی نامہ نہیں ہوگا۔ اور اور ضمن ۲ دفعہ ہذا کے مطابق کوئی اور سازش مجرمانہ میں پولیس بغیر وارنٹ گرفتار نہیں کر سکے گی۔ اور وہ قابل اجرائے سمن اور قابل ضمانت ہوگا۔ اور ناقابل راضی نامہ ہی ہوگا۔ اور قابل تجویز پریذیڈنس مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہوگا

میں انہوں نے متفقہ تجویز پر خلاف قانون فعل کرنے کے لئے قرارداد باہم کی تھی۔ بلکہ یہ جملہ امور ملزمان کے فعل اور چلن سے اخذ کئے جائیں گے۔ اور اگر یہ ثابت ہو جاوے۔ کہ اُن کے افعال مستعملہ تکمیل مدعا کے لئے جداگانہ طور سے اپنے اپنے طور سے اصلی مقصد کو پورا کرنے کے لئے اختیار کئے گئے تھے۔ تو نتیجہ یہ اخذ کیا جائے گا۔ کہ اُن جملہ اشخاص نے بغرض پورا کرنے مقصد کے متفقہ طور سے عمل کیا ہے۔ اور وہ تجویز جس کی بناء پر ہر ایک ملزم نے عمل کیا ہے۔ شہادت سے ثابت کیا جایا چاہیئے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۴۹۳ سنہ ۱۹۳۶ء کلکتہ = انڈین کیسز جلد ۱۶۱ صفحہ ۴۷

(۷) سازش کنندگان کے خلاف علیحدہ علیحدہ مقدمات قائم نہ کئے جائیں گے۔ بلکہ شرکائے جرم سازش کے خلاف ایک مقدمہ قائم کیا جا کر عمل کیا جاویگا۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ ۹۷۷۔

(۸) سازش کی غایت یہ ہے۔ کہ حسب منشاء دفعہ ۱۲۰ الف جماعت اشخاص میں امر خلاف قانون کے لئے قرارداد کی ہووے۔ اور اس سلسلہ قرارداد میں مقام سازش کے عمل کے لحاظ سے اختیار سماعت منحصر نہ ہوگا۔ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۱۳۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء صفحہ ۳۴۳۔

(۹) یہ امر صحیح ہے۔ کہ وجود سازش محض قرارداد متفقہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اور جس قدر عرصہ تک وجود جرم پیدا ہوتا ہے۔ اسی قدر عرصہ تک وجود سازش قائم رہتا ہے اور قائم رہیگا۔ اور جب تک وہ اصلی مقصد کے لئے متفقہ سازش کرتے رہتے ہیں۔ وہ اسی قرارداد متفقہ پر عمل کرتے رہتے ہیں۔ ۶۲ کلکتہ صفحہ ۷۴۹۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۶ صفحہ ۶۷۸۔ ۸ رولنگ کلکتہ صفحہ ۲۱۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۹۸۲ سنہ ۱۹۳۵ء کریمنل کیسز صفحہ ۷۹۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء کلکتہ صفحہ ۳۱۶

(۱۰) الزام جرم سازش مجرمانہ ثابت کرنے کے لئے استغاثہ کو دو یا زیادہ اشخاص میں باہم متفقہ قرارداد کو ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ انہوں نے کسی فعل خلاف قانون یا کوئی ایسا فعل جو خلاف قانون نہ ہو۔ مگر خلاف قانون وسائل سے عمل میں لایا گیا ہو۔ تو مستغاثہ کو مزید یہ امر ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ بعض افعال بغرض مقصد مدنظر علاوہ متفقہ قرارداد کے کئے گئے ہیں۔ جو اس جواز کی تکمیل کا جزو ہے۔ اور یہ سلسلہ تکمیل مقصد عام اس متفقہ قرارداد کے ثابت کرنے سے تکمیل جرم کے لئے کافی ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۵ صفحہ ۳۶۹۔ ۷ رولنگ الہ آباد صفحہ ۴۰۰۔ کریمنل لا

اور دفعہ ہذا میں جو الفاظ کہ اگر اس قانون میں، کوئی خاص سزا اس سازش کے واسطے صاف طور پر مقرر نہیں ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ جہاں خاص طور پر مثل دفعہ ۱۲۱ الف تعزیرات ہند سازش کے لئے کوئی صورت جرم ظاہر کی گئی ہو۔ تو وہاں وہ مرتکب اصل جرم کی اعانت میں مستوجب سزا ہوگا

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا دو یا زیادہ اشخاص سے کوئی فعل کرنے یا کرانے کے لئے قرارداد کرنا۔

(۲) ایسے فعل کا خلاف قانون ہونا یا بائمر فعل کو خلاف قانون وسائل سے کرنا۔

(۳) اگر قرارداد باہم ثابت نہ ہو۔ تو طرز عمل ملزمان سے متفقہ قرارداد ثابت کیا جاوے

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول۔ تم فلاں شخص ملزم پر الزام حسب ذیل قائم کرتا ہوں:

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و بمقام فلاں اشخاص سے فلاں فلاں وسائل خلاف قانون استعمال میں لاکر موجب قرارداد باہمی فلاں شخص کے قتل میں سازش کی ہے جس کا نتیجہ ہلاکت ہوئی ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۳۰۲ و ۱۲۰ ب کے ہوئے ہو۔ جو جرم مذکور قابل تجویز عدالت سشن ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ جس میں ۳۰۲ تعزیرات ہند میں معہ دفعہ ۱۲۰ ب دو شخص ملزم تھے۔ سشن جج نے ایک کو بری کرکے دوسرا کیس بہ دفعہ ۱۰۴ ضابطہ ہائیکورٹ کلکتہ میں پیش کیا۔ ہائیکورٹ نے قرار دیا گیا۔ کہ جہاں دو اشخاص پر باہم سازش کرکے جرم کا الزام لگایا گیا ہو۔ اور ایک ان میں سے بری کیا گیا ہو۔ تو

شرح

بدفعہ ہذا عدالتی کارروائی جرم معینہ سے پیشتر اس وقت شروع ہوگی جب کہ بمنشائے دفعہ ۱۹۶ - الف ضابطہ حسب الحکم یا حسب اجازت نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے لوکل گورنمنٹ یا کسی افسر سے جس کو نواب ممدوح الحشم نے اس بارہ میں اختیارات خاص دئے ہوں، حکم تحریری کی رو سے مقدمہ چلانے کی اجازت حاصل کر لی ہو، اور ان صورتوں میں جب کہ سازش کی غرض کسی جرم غیر قابل دست اندازی پولیس کا ارتکاب ہو یا کسی ایسے جرم قابل دست اندازی پولیس کا ارتکاب ہو جس کی سزا اپھانسی یا کالاپانی یا قید سخت دو برس یا زیادہ کی ہو۔ تاوقتیکہ لوکل گورنمنٹ یا کسی ایسے چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ ضلع نے جس کو لوکل گورنمنٹ نے اس بارہ میں اختیارات خاص دئے ہوں۔ حکم تحریری کی رو سے مقدمہ چلانے کی اجازت نہ دی ہو۔ اور سازشی جرم کا ذکر دفعہ ۱۹۵ ضمن ہ ضابطہ فوجداری میں کیا گیا ہے۔ اس کے لئے اجازت مذکورہ بالا کی ضرورت نہیں ہے گی۔

اول وجود سازش اور دوم دو یا زیادہ اشخاص کا خلاف قانون فعل کے لئے بذریعہ قرارداد باہمی متفق ہونا اور سوم کسی فعل ناجائز کے لئے خلاف قانون وسائل کرنا چہارم کسی ظاہر فعل کا بہ پیروی سازش انجام دینا اثبات جرم سازش کے لئے ضروری ہے۔ اور یہ امور بذریعہ شہادت طریق عمل ملزم و حالات و واقعات متعلقہ مقدمہ سے حسب دفعہ ۱۰ قانون شہادت ثابت کئے جاویں۔ اور رضامندی دیگر شرکاء سازش کی ان کے افعال سے ایک دوسرے کے عمل پر سازش واقعی ہو۔ یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ عامل سازش دیگر جمیع شرکائے سازش سے واقفیت رکھتا ہو۔ یا ایک دوسرے کے افعال کو جانتا ہو۔ بلکہ فعل ہر ایک کا مظہر مقصد و مدعا ہوتا ہے۔ اور سازش بجنسہ خود جرم ہے۔ اور اعانت سے امتیاز طلب ہے۔ اور سازش سے ملزم بطور تعین اعانت سزا نہ پائے گا۔ گو بظاہر سازش ایک صورت اعانت معلوم ہوتی ہے لیکن تاہم سازش کے لئے ضروری ہے۔ کہ دو یا زیادہ اشخاص ہوں۔ مثلاً اگر دو اشخاص پر بمنشائے دفعہ ہذا زیر دفعہ ۳۰۲ بالتعمام دفعہ ۱۲۰ ب تکمیل مقدمہ کی جاوے اور عدالت سے ایک ملزم بری ہو جاوے۔ تو دوسرا بھی بدفعہ ہذا قابل سزا نہ ہوگا۔ کیونکہ صورت واقعہ سازش منقطع ہو گئی ہے۔ اور معین اعانت ہر حالت میں ذمہ دار ہوتا ہے۔ عام اس سے کہ ارتکاب جرم ہو یا نہ ہو۔ تو وہی سزا ہوگی۔ جو اس جرم کی اعانت کے واسطے مقرر ہے۔"

سندھ جوڈیشل کمشنری سے قرار دیا گیا۔ جب فریبانہ ذرائع سے پبلک کو دھوکا دیکر رقم لیے تو فرد جرم میں بغیر اندراج نام دھوکا کھانے والوں کے چارج درست تصور ہوگا۔ اور جب ملزمان نے سازش کرکے پبلک کو دھوکا دے کر جعلسازی کرکے خلاف قانون وسائل سے روپیہ حاصل کیا ہے۔ اور جن افعال سے ملزم نے جرم پر پردہ پوشی کی ہے۔ وہ جز عمل جرم سازش مجرمانہ ہے۔ اور اس سازش کے لئے یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ ایک سازش کنندہ دوسرے شریک سازش کے جملہ افعال سے واقف ہو۔ جو کہ بجرم سازش میں کئے گئے تھے۔ اپیلیں نامنظور کی گئے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۳۳۷، ۱۹۳۴ء سندھ۔

(۸) ایک مقدمہ میں بلامنظوری دفعہ ۱۹۶ الف ضابطہ دفعہ ۱۲۰ ب تعزیرات ہند ملزمان سزایاب ہوئے تھے۔ ہائیکورٹ پٹنہ میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ بلا منظوری دفعہ ۱۹۶ ب ضابطہ کارروائی شروع کرنا۔ اصل منشا وضع قانون کے خلاف ہے۔ گو بغیر منظوری اپیل سزا دینا جب کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے منظوری کرائی ہو۔ ورنہ کارروائی دفعہ ۵۳۷ ضابطہ کرتے ہوئے دفعہ ۱۹۶ الف پر غور کیا ہے حکم سزا منسوخی طلب ہوتا ہے۔ چنانچہ اپیل ملزمان منظور کئے گئے۔ اور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۹۳۵ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۱ صفحہ ۲۸۲

(۹) ملزمان جن کے قبضہ میں پستول اور بغاوت ریوالور تھے گورنمنٹ کو نیست و نابود کرنے کی سازش کرتے تھے۔ بجرائم دفعات ۱۹ و ۱۹ الف و ۲۰ ایکٹ اسلحہ و ۱۲۰ ب تعزیرات ہند زیر دفعہ ۲۲ بنگال ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۹۳۲ء بحکم سپیشل مجسٹریٹ مقررہ لوکل گورنمنٹ سزایاب ہوئے تھے۔ اور ہائیکورٹ کلکتہ میں حسب ضابطہ اپیل ملزمان پیش ہو کر جب کہ ان کا تعلق اصل جرم سے نہیں تھا۔ تو وہ شریک جرم نہیں ہو سکتے ہیں تا وقتیکہ انہوں نے ارتکاب جرم میں حصہ نہ لیا ہو۔ اور ایسے خاص مقدمات میں ان کا حصہ لینا خاص واقعات مقدمہ پر منحصر ہے۔ اور بیانات اقبال اور بیگناہی کا بیان ہمراہ دیگر شہادات کے غور طلب ہوتا ہے۔ اور متعلق بیانات ۳۴۲ پر غور کرنے کی وجہ سے ناقابل ادخال شہادت ہو جاتے ہیں اس لئے حکم سزا چار چار سال کم کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۷ صفحہ ۵۴۰، ۱۹۳۶ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۱ صفحہ ۲۸۹۔

(۱۰) ایک مقدمہ قتل میں چند ملزمان کو بجرم دفعہ ۳۲۶ و ۱۲۰ ب سزا دی گئی تھی۔ لیکن

الزام سازش دوسرے پر قائم نہیں رہ سکتا ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۲۹ سنہ ۱۹۲۲ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۹ صفحہ ۹۲۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۲ء کلکتہ ۴۳۵۔ اور ایضاً آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۲ء کلکتہ صفحہ ۹۰۸ - ۳۹ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۲۶۴

(۲) ایک مقدمہ میں ملزمان مقدمہ سازش میں زیر تحقیقات تھے۔ دو ملزمان بری کیے گئے تھے ہائیکورٹ کلکتہ سے تیسرا ملزم باصول مذکور بری کیا گیا تھا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۴۷ سنہ ۱۹۲۶ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۹۱ صفحہ ۶۹۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء کلکتہ صفحہ ۴۳۵ - ۳۰ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۹۰۳۔

(۳) اور بصراحت دیگر صدر کلکتہ ہائیکورٹ نے پیروی کی ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۹۱۴ سنہ ۱۹۲۷ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۱ صفحہ ۱۸۱۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء کلکتہ صفحہ ۹۴۹ - ۱۰ آل ۲۱ بار کریمنل رپورٹ ۶۴ - ۴۵ کلکتہ لا جرنل صفحہ ۲۰۴۔

(۴) سازش بذاتہ ایک جرم ہے اعانت سے اس کا کچھ تعلق نہیں ہے۔ اگرچہ فرد جرم میں صاف طور سے نہیں سازش لکھا جا سکتا ہے۔ لیکن ضروری نہیں ہے۔ اور چونکہ مجموعہ افعال سازش لاتعداد کئے جاتے ہیں۔ اور یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ ہر ایک سازشی ایک دوسرے سازش کنندہ کے فعل سے واقفیت رکھتا ہو۔ مقصد غرض متعلقہ ایک ہوتی ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۰۶۷ سنہ ۱۹۲۶ء سندھ جوڈیشل کمشنر۔ انڈین کیسز جلد ۹۲ صفحہ ۲۶۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء سندھ صفحہ ۱۷۴ - ۲۰ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۱۰۴۔

(۵) اور جبکہ مکمل سازش ملزم کے خلاف ثابت ہو جاوے۔ تو ضروری نہیں ہے کہ فرد جرم میں تمام تفصیل افعال ملزم کی درج کی جاوے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۵۵۵ سنہ ۱۹۲۸ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۹ صفحہ ۱۹۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء رنگون صفحہ ۱۱۸ - ۶ رنگون صفحہ ۲ - ۱۰ آل انڈیا کریمنل رنگون صفحہ ۹۴۲۔

(۶) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۹۵ و ۱۲۰ ب میں چار ملزمان پہ تکمیل جرم تھی۔ کہ ہر چہار نے سازش ڈکیتی کرکے جرم کیا ہے۔ جن کوشش سے سزا دی گئی تھی۔ چیف کورٹ اودھ میں بحث کے بعد قرار دیا گیا۔ کہ ثبوت جرم ڈکیتی یا سرقہ بالجبر اس امر کے لئے کافی نہیں ہے۔ کہ سازش کے الزام کی تائید تصور کی جاوے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۹۶ سنہ ۱۹۳۴ء اودھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۸ صفحہ ۹۲۹

(۷) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۴۲۰ و ۱۲۰ ب باضافہ جرم دفعہ ۴۷۷ تعزیرات ہند ہائیکورٹ

میں سزا کے لئے سپرد کیا گیا تھا۔ جس کی درخواست مدراس ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ دفعہ ۱۲۰ (ب) تعزیرات ہند بغرض حفاظت پبلک اس لئے وضع کی گئی ہے۔ تاکہ لوگ بیہودہ خفیف صورت ہائے فوجداری کے الزامات اختیار نہ کریں۔ اور شرط مقدم جو دفعہ ۱۹۶ الف ضابطہ فوجداری منظوری لوکل گورنمنٹ مقرر کی گئی ہے۔ اس مقدمہ میں مجسٹریٹ درجہ اول سپرد کنندہ مقدمہ نے منظوری دفعہ ۱۹۶ الف ضابطہ فوجداری حاصل کئے بدون مقدمہ کو سپرد سشن کر دیا تھا۔ جس میں اگر ملزم کو اس سپردگی بغیر منظوری ماقبل دفعہ مسطور نقصان نہیں پہونچا ہے۔ تو سپردگی قائم رکھی جاوے۔ اور دفعہ ۱۲۰ ب تعزیرات ہند غیر متعلق ہوتی ہے۔ اور بحوالہ روحنگر آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء مدراس صفحہ ۹۲۸ و ۲۴ مدراس صفحہ ۵۸۸ و ۳۶ مدراس لا جرنل صفحہ ۱۸۱ و مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۹۶۶ و کریمنل لا جرنل صفحہ ۳۰ و ۳۵۵ و ۶۰ انڈین کیسز صفحہ ۵۵۸ و ۳۶ کلکتہ صفحہ ۶۷۴ و ۴ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۱۱۴ و کریمنل لا جرنل جلد ۱۱ صفحہ ۵۵۴ جب قبل از منظوری دفعہ ۱۹۶ الف کارروائی کی جاوے۔ تو وہ کارروائی کالعدم کی جاتی ہے۔ اور بحالات مقدمہ ہذا ہر دو دفعات ۱۲۰ الف و ۱۲۰ ب تعزیرات ہند متعلق نہیں ہیں۔ اور یہ ذہن نشین رکھنا چاہیئے۔ کہ سازش ایک قسم اعانت حسب تشریح دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند ہے۔ اور جب دو یا زیادہ اشخاص کسی جرم کا ارتکاب کریں۔ تو وہ اصلی مجرم جس کا ارتکاب ہوا قابل مواخذہ ہوں گے۔ اور وہ اشخاص جنہوں نے بسازش اس جرم میں اعانت کی ہو۔ وہ قابل مواخذہ بدفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند ہوں گے۔ اور دفعہ ۱۲۰ ب تعزیرات ہند اس وقت عائد ہوگی جب کہ حسب معنی دفعہ مسطور سازش مجرمانہ کی جاوے۔ مجسٹریٹ نے جو خیال اس مقدمہ میں ظاہر کیا ہے وہ غلط ہے۔ اور مقدمہ ہذا میں مناسب دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند کے مطابق عمل کیا جاوے۔ اور غلط استعمال دفعہ ۱۲۰ ب متروک کیا جاوے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۹ صفحہ ۲۶۶ مدراس سنہ ۱۹۳۸ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۳ صفحہ ۳۶۰۔

(۴۱) جب دفعہ ۱۹۶ الف ضابطہ فوجداری منظوری شرط مقدم ہے۔ اور زیر دفعہ ۱۹۵ ضمن ۳ جرائم مسندکرہ کی سازش اور اعانت و اقدام سے بھی متعلق ہے۔ لیکن جب جرم ناقابل دست اندازی کا ارتکاب کیا گیا ہو۔ اور چند اشخاص پر الزام ارتکاب جرم سازش لگایا گیا ہو۔ اور بعض فریق کارروائی فوجداری کے فریق ہوں جن میں ارتکاب جرم واقعہ ہوا ہو

بجائے اسیسران کے اہل جیوری سے اظہار رائے کیا گیا تھا۔ اور جج نے اہل جیوری کو بلحاظ نوعیت واقعات مقدمہ کا اظہار مناسب طور سے نہیں کیا تھا اسلئے ملزمان کی درخواست ضابطہ کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ شہادت سے سازش، ارتکاب جرم کا ہونا ثابت نہیں کیا گیا ہے۔ اور نہ جج نے جیوری کو مطلع کیا ہے۔ کہ جس شہادت پر مستغیث حصر کرتا ہے وہ محض سرکمسٹینشل شہادت ہے۔ اور اسی بناء پر مجرمیت ملزم کا انحصار ہے۔ اور اگر شہادت واقعات و حالات مقدمہ کے مغائر ہو۔ تو ملزم کی بیگناہی ثابت ہوگی چونکہ کوئی خاص شہادت ایسی نہیں ہے۔ جو خاص سازش مجرمانہ ملزمان اپیلانٹ ثابت کرے۔ اس لئے مجرمیت ملزمان قائم نہیں رہ سکتی ہے۔ اور نیز قرار دیا گیا۔ کہ ملزمان کی تحقیقات میں ایک طول طویل عرصہ گذرا ہے۔ اور جیوری کو قانونی طریق سے مطمئن نہیں کیا گیا ہے۔ اس لئے مکرر تحقیقات کا حکم نہیں دیا جاسکتا ہے حکم سزا منسوخ اور اپیل منظور کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۹۶۶ نومبر ۱۹۳۶ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۰ صفحہ ۱۳۶۔

(۱۱) جرم سازش ثابت کرنے کیلئے دیگر شرکائے سازش کے اکٹھے رہنے یا باہمی ملاپ کا ثابت کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ خفیف سازش کیلئے مجموعہ افعال کی تجویز عام غرض جو ہر ایک کے فعل سے ایک دوسرے کے عمل کی مصدق در معقول امکانات پر مشتمل ہو۔ گو سازش کنندگان کے افعال جداگانہ ہوں، لیکن تاہم ان کا استعمال ایک دوسرے سے منطبق ہونا چاہیئے۔ اور اقبال شرکائے جرم جو بدفعہ ۱۶۴ ضابطہ کیا گیا ہو وہ اہل شہادت ارتکاب جرم کی نہیں ہے۔ وہ محض تائید یا تردید کی غرض سے استعمال ہوسکتی ہے اور ایسے بیانات سے دفعہ ۱۰۔ دفعہ ۲۱، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۳۰ قانون شہادت متعلق ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۱۰۲ ۱۹۳۶ء کلکتہ انڈین کیسز جلد ۱۶۷ صفحہ ۱۰۰۔

(۱۲) جرم دفعہ ۱۲۰ تعزیرات ہند کے لئے بطور سازش یا بطور دیگر پہلے سے ارتکاب جرم کے قتل کی تجویز کی گئی ہو۔ اور مقتول کا بجیات خود کسی اپنے افسر یا اور شخص کو چٹھی یا نالش بغرض خوف مخالف کے دلی ارادہ قتل کی لکھنا حسب دفعہ ۸ قانون شہادت واقعہ متعلقہ ہے۔ اور اثبات جرم سازش کے لئے صریح افعال مشترکہ کے اشتراک کو ثابت کرنا چاہیئے۔ اور مناسب طریق یہ ہے۔ کہ ملزم سازش کنندہ جرم کو بہ ثبوت اس کے افعال و طرز و طریق کے ثابت کیا جانا چاہیئے۔ اور ان کا اشتراک بذریعہ شہادت بلاواسطہ و حالات سے نتیجہ اخذ کرنا چاہیئے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۱۶۱ کلکتہ۔

(۱۳) ایک مقدمہ میں چھ شخصوں کو بجرم دفعہ ۳۸۶ و ۱۲۰ ب تعزیرات ہند عدالت سشن

تعزیرات ہند کا وہ مستوجب ہوگا۔ اور جب جداگانہ نتیجہ جرم سازش کا ہوا ہے۔ تو اس صورت میں علیحدہ علیحدہ ذمہ داری قانونی ملزم پر عائد ہوگی۔ دریں ایسی صورت میں احکام دفعات ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۹ ضابطہ فوجداری ملحوظ رکھکر عمل کیا جاوے گا۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۴۰ صفحہ ۱۱۸ سنہ ۱۹۳۹ء بمبئی۔ انڈین کیسیز جلد ۱۸۰ صفحہ ۷۰۶ سنہ ۱۹۳۹ء

باب ۶

خلاف ورزی یا سرکار کے بیان میں

ملکہ معظمہ کے مقابلہ میں جنگ کرنا یا اس کا اقدام یا اس میں اعانت کرنا

دفعہ ۱۲۱: جو کوئی شخص ملکہ معظمہ کے مقابلہ میں جنگ کرنے یا ایسے جنگ کرنے میں اعانت کرے تو شخص مذکور کو موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

تمثیل

(الف) زید ملکہ معظمہ کے مقابلہ میں کسی سرکشی میں شریک ہو تو زید اس جرم کا مرتکب ہوگا جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے۔

(ب) زید جو ممالک ہند میں ہے۔ سرکشوں کو ہتھیار بھیجنے سے ایک سرکشی میں اعانت کرتا ہے۔ جو گورنمنٹ ملکہ معظمہ واقعہ سیلوں کے مقابلہ میں ہوئی ہو۔ تو زید ملکہ معظمہ کے مقابلہ میں جنگ کرنے میں اعانت کا مجرم ہوگا۔ جو شخص سلطان الوقت کے مقابلہ میں تدابیر جنگ عمل میں لاتا ہے۔ وہ سب سے پیشتر قانون نافذ الوقت سے منحرف ہوتا ہے اور نیز خفیہ سوسائٹیاں بناتا ہے۔ اور طرح طرح کے بغاوت آمیز مشوروں سے پبلک کو ہم خیال بنا کر گورنمنٹ موجودہ کے خلاف سامان جنگ کو مہیا کرتا ہے۔ جس سے پولیٹکل تنظیم ملکی متزلزل ہو جاتی ہے۔ اور رعب سیاست جاتا رہتا ہے۔

تو زیر دفعہ ۱۲۰ ا ب تعزیرات ہند استغاثہ کے لیے منظوری ضروری نہیں ہے۔ لیکن دیگر مقامات جنمیں وہ کارروائی فوجداری کے فریق نہیں ہیں۔ منظوری ضروری ہے، چنانچہ اس مقدمہ میں بہ حکم عدالت سیشن زیر دفعہ ۱۲۰ ا ب جملہ ملزمان کے مقابلہ میں منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۷۶۵ لاہور شمارہ ماہ اکتوبر۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۶ صفحہ ۳۶۵۔

(۱۵) ایک مقدمہ میں سب انسپکٹر پولیس علاقہ کو معلوم ہوا کہ پانچ ملزمان مختلف اسلحہ آلات سے مسلح ایک بُرج کے احاطہ میں نقب زنی کے ارتکاب کے لیے جمع ہیں۔ سب انسپکٹر بجمعیت مناسب موقعہ پر گیا۔ اور بامداد دیہاتی اشخاص احاطہ مذکور کے اردگرد پولیس والوں نے گھیر لیا تھا منجملہ ملزمان ایک ملزم نے سب انسپکٹر پولیس کی طرف بندوق سے فائر کیا۔ جو مس ہو گیا اور سب انسپکٹر نے اپنے پستول کے تین فائر کئے اور ملزم زخمی ہو گئے جس سے دو ملزم ہلاک ہو گیا تھا چنانچہ ایڈیشنل سیشن کورٹ سے ملزمان کو بجرم دفعہ ۳۹۹ / ۳۰۷، ۱۲۰ ا ب تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ اور مدراس ہائیکورٹ میں اپیل ملزمان پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جملہ ملزمان بجرم دفعہ ۳۹۹ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اس لئے بثبوت جرم دفعہ ۳۹۹ تعزیرات ہند تین تین ماہ قید سخت کا حکم دیا گیا۔ اور جرم دفعہ ۱۲۰ ا ب تعزیرات ہند کا حکم قائم رکھ کر اپیل ملزمان نامنظور کئے گئے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۹۰۱ مدراس ۱۹۳۸ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۷ صفحہ ۲۰۵ سنہ ۱۹۳۸ء۔

(۱۶) مسمی عبدالغفور وہمراہی ایک لڑکی شادی شدہ عمر ۱۹ سالہ کو دھوکا اور فریب سے بھگا لے گئے تھے۔ اور جرم دفعہ ۴۹۸ تعزیرات ہند کے علاوہ جرم دفعہ ۱۲۰ ب سازش مجرمانہ ان پر عائد کیا گیا تھا۔ ملزمان کو عدالت سے بجرم مذکور سزا دی گئی تھی، ملزمان کی درخواست قاعدہ کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ تکمیل جرم دفعہ ۱۲۰ ب تعزیرات ہند کے لئے اصل جرم کا ارتکاب جس میں سازش کی گئی ہو۔ ضروری نہیں ہے۔ اس لئے ملزمان کو ڈیڑھ ڈیڑھ سال قید کی سزا کا حکم دیا گیا۔ اور جزاً اپیل منظور ہو کر حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا کریمنل لاجرنل جلد ۴۰ صفحہ ۱۰۱ کلکتہ ۱۹۳۹ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۸۰ صفحہ ۹۳۷۔

(۱۷) ارتکاب جرم سازش دفعہ ۱۲۰ ا ب کی سزا دو امور پر منحصر ہے۔ اول یہ کہ ملزم نے بہ سازش کوئی امر خلاف قانون کیا ہے۔ یا محض سازش ہی کی گئی ہے۔ چنانچہ صورت اول میں ملزم کو بجرم دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند سزا دی جائے گی۔ اور بصورت موخر الذکر حسب منشی دفعہ ۱۱۶

کی اصلی غایت مفقود ہو کر مزید مفاد دینی و دنیاوی سے دائمًا محروم رہ جاتی ہے۔ اسلئے بادشاہ یا حکمران وقت نے استفادہ انسان کیلئے بذاں ایسے قواعد وضع کئے ہیں کہ کوئی شخص ایسی صورت اختیار نہ کرے کہ جس کی ممانعت کی گئی ہے۔ تاکہ انسان اس عالم صغیر و اس عالم کبیر میں اپنی اصلی غرض پیدائش سے محروم نہ رہ جاوے۔ اس لئے یہ دفعہ ہذا ملکہ معظمہ کے مقابلہ میں جنگ کرنا یا اس کا اقدام یا اس میں اعانت کرنا قابل سزا موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور قرار دیا گیا ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

ملزم کا بادشاہ وقت کے مقابلہ میں جنگ کرنا یا اس میں اعانت یا اس کا اقدام کرنا ثابت کیا جانا چاہیئے۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول، تم فلاں ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں ہز مجسٹی بادشاہ ہندوستان کے مقابلہ میں جنگ کیا ہے۔ (یا جنگ کا اقدام یا اعانت جیسا کہ صورت ہو درج کی جاوے) اس لئے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۲۱ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو محض قابل تجویز عدالت سشن ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطورہ عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) ایک شخص کا پبلک کے خیالات کو مشتعل کرنا اور اکسانا کہ جنگ پر آمادہ ہوں ترغیب دینا ہے۔ اور یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ ترغیب کے مطابق جنگ بھی ہو۔ بلکہ محض اس کا ترغیب دینا مدعا ہو۔ کہ وہ کوئی عمل کرے۔ زیر دفعہ ہذا کافی ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۴ صفحہ ۴۲۳ سنہ ۱۹۲۳ء بمبئی ہائیکورٹ بمبئی۔ جلد ۴۸ لا رپورٹ صفحہ ۵۸۵۔ انڈین کیسز جلد ۷۵ صفحہ ۲۹۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء بمبئی صفحہ ۴۸۔

(۲) ایک مقدمہ میں ملزم تاریخ گرفتاری تک بادشاہ کی حکومت کے خلاف بہت بعض

ابتدائی ضابطہ جرم دفعہ ہذا ناقابل مداخلت پولیس و ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور ابتداءً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور محض قابل تجویز عدالت سیشن ہے۔ اور کوئی عدالت ایسی جرم کی نالش سماعت نہ کرے گی۔ تاوقتیکہ بموجب حکم یا ازروئے اختیار مفوضہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل اختیار یافتہ نہ ہو اور اُس نے حسب دفعہ ۱۹۶ ضابطہ منظوری اجرائے نالش نہ دی ہو۔ جس کو بمنشائے دفعہ ۸۷ قانون شہادت ثابت کیا جاتا ہے۔ اور اجرائے کارروائی جرم ہذا کے لئے کوئی میعاد قید مقرر نہیں ہے۔

شرح بدفعہ ہذا کسی شخص رعایا برٹش انڈیا یا بیرونا برٹش انڈیا کا جو برٹش انڈیا میں سکونت رکھتا ہو۔ ملکہ معظمہ کے مقابلے میں جنگ کرے یا جنگ کا اقدام یا اُس میں حسب معنی دفعہ ۷ اجزاء سند اعانت کرے۔ قابل سزائے موت۔ یا حبس عبور دریائے شور کی سزا کا مستوجب ٹھیرایا گیا ہے۔ اور جرمانہ بھی اس کو کیا جائے گا۔ اور اجازت دفعہ ۱۹۶ ضابطہ مطلوب ہے۔ اور یہی وہ سنگین جرم ہے۔ جو قانون فوجداری میں جملہ جرائم سے سنگین ترین قرار دیا گیا ہے۔

اصول بادشاہ وقت اور حکمران نے مخلوق الٰہی کی آسائش و حفاظت کے لئے قوانین بنائے ہیں۔ جس میں اُن کو اپنے جسم و مال کی حفاظت کے لئے انتہائی اختیارات عطا کئے گئے ہیں۔ اور نیز اُن کی حفاظت جان و مال کے لئے ہر ایک قسم کے انتظامات کئے گئے ہیں۔ اور حکمران یا بادشاہ وقت کو مختلف مذاہب میں مختلف ناموں سے موسوم کیا گیا ہے۔ بعض ظل اللہ اور بعض اوتار اور بعض دیوتا کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور ان کی ہستی کو متبرک سمجھتے ہیں۔ اور ہر ایک مذہب و ملت میں حکمران وقت کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا فرض قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ حکمران منجانب رب العالمین مقرر ہوتے ہیں۔ جن کا احترام و ادب کرنا ہر ایک مقدس کتاب جس کو الہامی کتاب کہا جاتا ہے۔ اُس میں تسلیم کیا گیا ہے۔ اس لئے کہ بادشاہ کی اطاعت کرنا رب العالمین کے احکام کی مطابعت کرنا ہے۔ اور عدم اطاعت حکمران کی صورت میں احکم الحاکمین کے احکام کی خلاف ورزی کرنا ہے۔ اور اس خلاف ورزی سے انسان کی ہستی

سازش اُن جرائم کی جو حسب دفعہ ۱۲۱ قابل سزا ہیں

دفعہ ۱۲۱ (الف) جو شخص کہ برٹش انڈیا میں یا اُس سے باہر واسطے ارتکاب کسی جرم کے ان جرائم میں سے جو از روئے دفعہ ۱۲۱ قابل سزا ہیں۔ یا برٹش انڈیا یا اُس کے کسی جزو سے ملکہ معظمہ کو حکومت سے بیدخل کرنے کے لئے سازش کرے یا بذریعہ جبر مجرمانہ یا نمائش جبر مجرمانہ کے گورنمنٹ ہند یا کسی لوکل گورنمنٹ کی تخویف کے لئے سازش کرے۔ وہ سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور کا یا کسی کمتر میعاد کا یا سزائے قید کی دونوں اقسام میں سے کسی قسم کا جس کی مدت دس برس تک ہوسکتی ہے۔ مستوجب ہوگا۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔"

تشریح:۔ بموجب دفعہ ہذا کے سازش قرار دئے جانے کے واسطے یہ ضرور نہیں ہے۔ کہ کوئی فعل یا ترک خلاف قانون اُس کے باعث وقوع میں آوے۔"

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا نا قابل مداخلت پولیس و قابل اجراء وارنٹ ہے۔ اور نا قابل ضمانت و نا قابل راضی نامہ ہے۔ اور محض قابل تجویز عدالت سشن ہے اور قبل از اجرائے استغاثہ حسب دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری منظوری ضروری ہے۔

شرح دفعہ ہذا دفعہ ماسبق کی تکمیل کے لئے حکومت ملکہ معظمہ کو بیدخل کرنے کا جزو ہے۔ اور سازش حسب تعریف دفعہ ۱۲۰ الف ہونی چاہیئے۔ اور بذریعہ جبر مجرمانہ یا نمائش جبر مجرمانہ سے گورنمنٹ یا لوکل گورنمنٹ کی مخالفت کرنے کے واسطے سازش

تجاویز عمل میں لاتے ہوئے ایک خاص تاریخ پر نہایت بیرحمی و سنگدلی سے ایک شخص کے قتل کا موجب ہوا تھا۔ اور ۷۰ گواہان کی شہادت سے استغاثہ کی تائید ہوئی تھی۔ اور بیدخلی حکومت کے لئے سازش کی تھی اور جس کا ارادہ جبر مجرمانہ سے گورنمنٹ کو تخویف سے دبائے جانیکا تھا۔ چنانچہ ملزم کو عدالت سشن سے سزائے پھانسی کے لئے بمنشائے دفعہ ۳۷۴ ضابطہ فوجداری کلکتہ ہائیکورٹ میں رپورٹ کی گئی۔ جس پر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم صحیح طور پر جرم دفعات ۱۲۱ و ۱۲۱ الف تعزیرات ہند قابل سزا ٹھیرایا گیا ہے۔ اور حکم سزائے موت قائم وبحال کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۳۴۳ سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ سنہ ۱۹۳۳ء و کریمنل کیسز صفحہ ۲۱۵ - انڈین کیسز جلد ۱۴۷ صفحہ ۳۲ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ صفحہ ۲۲۱۔

(۳) ایک وکیل پر جرم دفعہ ۱۲۱ تعزیرات ہند ثابت کیا جا کر عدالت سشن سے حکم سزا حبس دوام بعبور دریائے شور دیا گیا تھا۔ اور بمنشائے دفعہ ۳۷۴ ضابطہ فوجداری کاغذات ہائیکورٹ مدراس میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ حسب دفعہ ۱۲ - قانون اشخاص پیشہ وکالت جرم خود پر استدلال بہ صحت نہیں کرسکتا ہے۔ جرم دفعہ ۱۲۱ تعزیرات ہند جو ملزم اپیلانٹ کے خلاف عائد کیا گیا تھا۔ اس میں بہت سے بیگناہ قتل ہوئے تھے۔ گو ملزم کی نسبت ارتکاب جرم ثابت نہیں ہوا تھا۔ لیکن یہ اس قابل نہیں ہے۔ کہ اس کو اجازت وکالت دی جاوے۔ اس لئے پریکٹس بطور وکیل کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے درخواست ڈسمس کی گئی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۷ صفحہ ۱۰۷۵ سنہ ۱۹۳۶ء مدراس - انڈین کیسز جلد ۱۶۳ صفحہ ۴۱۴ -

(۴) ایک شخص مسمی پوئی گی جو ایک سربرآوردہ پریزیڈنٹ کمیٹی اور با اثر تھا۔ اس نے لوگوں کو حکومت بادشاہ کے خلاف کر کے جنگ پر زیادہ آمادہ کیا تھا۔ اور ادائے ٹیکس مقررہ سے انکار کر دیا تھا۔ جسکو جرم دفعہ ۱۲۱ تعزیرات ہند ملکہ معظمہ کے مقابلہ میں اعانت جنگ کرنے میں سزا دی گئی تھی۔ جس کا اپیل ہائیکورٹ رنگون میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ واقعات مقدمہ سے ملزم کے خلاف تکمیل جرم اعانت دفعہ ۱۲۱ تعزیرات ہند کافی ہے۔ اپیل ڈسمس کیا گیا۔ اور حکم سزا حبس دوام بعبور دریائے شور قائم رہا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۷۱۵ سنہ ۱۹۲۷ء رنگون - انڈین کیسز جلد ۱۰۹ صفحہ ۲۱۰ -

بھیجا گیا ہے پوری ہو کر حصول خوشنودی احکم الحاکمین رب العالمین ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جملہ مختلف مذاہب کی کتب مقدس الہامی میں متفقہ طور پر نیک اعمالی کے اختیار کرنے اور بد اعمالی سے احتراز کے احکام مندرج ہیں۔ جنکا اتباع عملاً کرنا ہر ایک شخص پر فرض قرار دیا گیا ہے اور اسی کیمطابق موجودہ قوانین میں کوئی قانون ایسا مدون نہیں ہوا ہے۔ جو احکامات قانون الہانی کے متضاد و مخالف ہو۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ دفعہ ۱۲۱ الف تعزیرات ہند میں بعض دیگر احکامات قرار دیا گیا۔ کہ جب چند چٹھیں بیرون برٹش انڈیا کے ملزم سازش کنندہ دفعہ ہذا کے قبضہ سے برآمد ہوئی ہوں۔ تو اس کا مضمون بمقابلہ دیگران ثابت نہیں ہوگا۔ بلکہ جس کے قبضہ سے چٹھی یا چٹھیاں برآمد ہوئے ہیں۔ اس امر کے لئے شہادت ہوں گی۔ کہ شخص اصل قابض کے پاس پہونچیں۔ اور اس نے ان کو بحفاظت رکھا ہے۔ اور وہ شخص جس نے چٹھی سازشی بیرون علاقہ برٹش انڈیا سے لکھی ہے۔ وہ شخص زندہ ہے۔ اور ملزم سے شریک سازش ہے۔ اور ملزم کی اس سے سازشی خط و کتابت ہے۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۹۸۱۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۹۶۰ سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۵۴ صفحہ ۱۸۴ سنہ ۱۹۳۳ء آل انڈیا رپورٹر صفحہ ۹۰۱ ۱۷۴ الہ آباد رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۲۵۹ - ۲۰ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۱۲۵ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۲۰۲ ۶ ۔ ڈیلی رولنگ الہ آباد صفحہ ۵۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد صفحہ ۹۹ ۔

(۳) جب ملزم نے حکومت بادشاہ کے خلاف سازش کی تجاویز عملاً اختیار کی ہوں۔ اور تاریخ گرفتاری تک ملزم کی بیرحمانہ طریق اور لاپرواہی سے دو بیگناہ انسان کی موت وقوع میں آئی ہو۔ تو وہ ملزم زیر دفعہ ۱۲۱ و ۱۲۱ الف قابل سزا ہے۔ اور ان کی موت کا ذمہ دار ہے اور اس نے اسلحہ خانہ پر بھی لوٹ مار کی ہے۔ اور ملزم نے ارادتاً جبر مجرمانہ کیا تھا۔ اور ہنگامہ کے حملہ سے مسلح تھا۔ اور جن شخصوں نے لوٹ مار اسلحہ و جبر مجرمانہ و ہلاکت میں حصہ لیا ہے۔ وہ مجرم ہیں حکم ملزمان عدالت ماتحت بحال رکھا گیا۔ اپیل نامنظور۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۴۳ سنہ ۱۹۳۴ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۷ صفحہ ۳۲ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۳۱۵ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء کلکتہ صفحہ ۲۲۱

(۴) ایک مقام سے بذریعہ ٹائپ چٹھیں سازش دیگر اشخاص کو لکھی جاتی ہیں اور نقلیں مضامین ان چٹھیوں سازشی کی حسب دفعہ ۶۵ قانون شہادت نقلوں کے طریق پر ثابت کیجا سکتی ہیں

کیجاوے۔ اور یہ امر ضروری نہیں ہے۔ کہ اس سازش سے کوئی فعل یا ترک خلاف قانون واقع ہووے اور دفعہ ہذا کے اثبات کے لئے امور ذیل ثابت کی جاویں "

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) وجود سازش ہو اور ملزمان کا باہم حسب تعریف دفعہ ۱۲۰۔الف سازش کرتا ہوٗ"

(۲) بادشاہ کی سلطنت سے بیدخل کرنے کا مقصد ہو۔ یا جس کیلئے بذریعہ مجرمانہ جبر یا اُس کی نمائش سے گورنمنٹ ہند یا لوکل گورمنٹ کو ڈرایا جاوے "

اور یہ امور بذریعہ شہادت بلاواسطہ بذریعہ اُن افعال کے جو بہ تکمیل جرم بہ سلسلہ سازش ملزمان سے وقوع میں آئے ہوں، اور ہر ایک فعل ملزم اور اُس کا بیان با ظہار تسلیم واقعہ بمقابلہ دیگر سازش کنندہ ثابت کیا جاوے۔ اور دیگر ملزمان کا باشتراک مقصد سازش باہم ہمسر ہونا اور مقصد مذکور کے لئے نیت مجرمانہ مشترکہ ہونا ثابت کرنا چاہیئے۔ جملہ امورات تحت دفعہ ۱۰ قانون شہادت ثابت کئے جاویں، دفعہ ۱۹۶ ضابطہ کی منظوری قبل از کارروائی عدالتی لازمی ہے۔ اور ابتداء نمبر ۲ دفعہ ماسبق کے تحت درج ہو چکا ہے۔

اصول جبکہ رعایا تاج شاہی کے خلاف سازش کرتی ہے۔ تو وہ اول فرض احکام ربّانی، اطاعت بادشاہ وقت سے منحرف ہو جاتی ہے۔ جس سے تنظیم و رعب سلطنت متزلزل ہو جاتا ہے۔ اس لئے بہ تسلسل تحفظ نظم و سیاست سلطنت نہایت ضروری ہوا۔ کہ جب رعایا کے جسم و مال کے لئے قانونی اختیارات حفاظت عطا کئے ہیں۔ تو بادشاہ وقت کی ذات و سلطنت کی حفاظت کے لئے کیوں قانون وضع نہ کیا جاوے۔ چنانچہ باب ۶ کی دفعات میں قوانین تحفظ و سلطنت وضع کئے گئے ہیں، تاکہ رعایا برٹش انڈیا و رعایا بیرون برٹش انڈیا جو برٹش انڈیا میں سکونت رکھتی ہو ایسی قسم جرائم کے ارتکاب سے مجتنب و محتاط رہے۔ اور حکومت کی اطاعت گذار و وفادار رہے اور بہ مطابقت قانونی سلطان الوقت وہ فرض اعلےٰ ہوتا ہے۔ کہ جیسے اتباع سے نسل انسانی کی ہستی کی اصل غرض جیسا کہ یہ اس دار الابتلا میں

اور بجا ویز سازش ثابت کرنے کا الزام ہو۔ تو وہاں یہ امر ضروری نہیں ہے۔ کہ شہادت بلا واسطہ سے اشخاص ملزمان کا سازش کرنے میں اتفاق کر کے عمل کرنا ثابت کیا جاوے۔ یہ وہ جرم ہے۔ جو کہ جو ہیں دو یا زیادہ اشخاص کسی ایسے فعل خلاف قانون جیکے ارتکاب خلاف قانون نہ ہو۔ لیکن خلاف قانون وسائل عمل میں لائیں گے ہوں۔ فوراً مکمل ہو جاتا ہے۔ اور یہ امر غیر ضروری ہو گا۔ کہ خلاف قانون فعل فوری نتیجہ اُس قرارداد کا ہو۔ یا محض اتفاقی امر اُس مدعا کا ہو۔ بلکہ وہ قرار داد عملی ہی تکمیل جرم سازش دفعہ ۱۲۱ الف تعزیرات ہند کے لئے کافی ہے۔ اس کے لئے یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ کوئی فعل یا ترک فعل بہ پیروی سازش وقوع میں آیا ہو۔ جس کے اثبات کے لئے بدفعہ ۱۰ قانون شہادت واقعات متعلقہ بیان کئے گئے ہیں۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۸۱۸ ۱۹۲۷ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۹ صفحہ ۷۷۔

ملکہ معظمہ کے مقابلہ میں جنگ کرنیکی نیت سے ہتھیار وغیرہ فراہم کرنا

دفعہ ۱۲۲:۔ جو کوئی شخص آدمی یا ہتھیار یا گولی یا باروت کی قسم سے کوئی سامان فراہم کرے یا کسی اور طور سے جنگ کی تیاری کرے۔ اس نیت سے کہ ملکہ معظمہ کے مقابلہ میں جنگ کرے۔ یا جنگ کرنے پر تیار رہے۔ تو شخص مذکور کو حبس دوام بعبور دریائے شور یا دونوں قسموں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جاوے گی۔ جس کی میعاد دس برس سے زیادہ نہ ہو۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہو گا۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے اور ابتداءً وارنٹ جاری ہو گا۔ اور ناقابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور محض قابل تجویز عدالت سیشن ہے۔ اور قبل از سماعت مقدمہ بمنشائے دفعہ ۱۹۶ ضابطہ منظوری مطلوب ہے۔

شرح بدفعہ ہذا تیاری جنگ بمقابلہ ملکہ معظمہ قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ ورنہ

گو اصل چٹھیاں دستیاب نہ ہو سکتی ہوں۔ اور وہ مقام جہاں سے ایسی سازشی چٹھیاں گورنمنٹ کے خلاف لکھی جاتی تھیں، وہ بحدود اختیار سماعت سشن جج ہے اور وہ واقعات جن سے ملزمان کے چلن و رویہ پر روشنی پڑتی ہو۔ واقعات متعلقہ غور طلب ہیں، کریمنل لا جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۸۶۷، سنہ ۱۹۳۴ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۸ صفحہ ۸۲۳

(۴) جس ایک مقام خاص سے ملزم چٹھیاں لوگوں کو بسازش بیدخل کرنے حکومت کو لکھتا ہو اور واقعات و حالات مقدمہ اور نیز رسائل چٹھیوں سے وہ مقام سنٹر سازش ثابت ہوتا ہو۔ تو عدالت سشن متعلقہ کو اختیار ہے۔ کہ اس سنٹر علاقہ خود کے لحاظ سے مقدمہ جرم دفعہ ۱۲۱ (الف) تعزیرات ہند کی سماعت کرے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۸۶۷، سنہ ۱۹۳۴ء الہ آباد ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۸ صفحہ ۸۲۳۔

(۵) جو کتب ملزم نے بارتکاب جرم دفعہ ۱۲۱ الف تحریر کی ہوں۔ اور ملزم باقاعدہ سزا یاب ہوا ہو۔ تو وہ کتب ملزم کو واپس نہیں دی جائیں گی۔ ضبط کی جائیں۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۱۳۸۹ سنہ ۱۹۳۴ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۱ صفحہ ۴۳۵ء

(۶) ایک مقدمہ میں ۳۴۰ ملزمان کا چالان علاقہ غیر سے چرس منگوا کر فروخت کرنے کا الزام بسازش مجرمانہ زیر دفعہ ۱۲۰ ب تعزیرات ہند سزا دی گئی ہے۔ اپیل پر بعض ملزمان کے اپیل ڈسمس کئے جا کر باقی ملزمان بری کئے گئے تھے۔ اور ہر شش ملزمان کے اپیل ناگپور ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ سازش مجرمانہ میں جملہ ملزمان کا متعلقہ فعل اور عمل بمطابق دفعہ ۱۰ قانون شہادت ثابت کیا جانا چاہیئے۔ اس مقدمہ میں یہ امر ملحوظ نہیں رکھا گیا ہے۔ بمنظوری اپیل ملزمان بری کئے گئے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۱۰۴ سنہ ۱۹۳۷ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۵ صفحہ ۳۱۹

(۷) زیر دفعہ ۱۲۱ الف تعزیرات ہند سازش بنفسہٖ ایک جرم ہے۔ اور قیام وجود سازش کیلئے فعل ترک خلاف قانون یا ترک فعل بطور ظاہرہ افعال سازش کنندگان کا اثبات ضروری نہیں ہے۔ اور اگر خلاف قانون فعل یا ترک فعل مکمل صاف ہو جاوے۔ تو وجود سازش کا مؤید ہوگا۔ گو جرم سازش اس وقت مکمل ہو جاتا ہے۔ جب کہ دو یا زیادہ اشخاص باہم ملکر قرارداد کریں، خواہ آئندہ اصلی قرارداد سے انہوں نے کوئی صورت مستقل اختیار نہ کی ہو۔ اور دیگر شرکاء مقصد نے باہم متعلق سازش گفتگو نہ کی ہو۔ اور سازش کنندگان کے صریح افعال مجرمانہ سازش کے بلاواسطہ شہادت ہیں، اور جہاں بلاواسطہ شہادت سے وجود سازش

عموماً تیاری قتل یا دیگر جرائم بجز دفعات ۳۹۹ و ۴۰۲ وغیرہ تعزیرات ہند تیاری کو جرم قرار نہیں دیا گیا ہے ۔ اور زیر دفعہ ہذا جنگ ملکہ معظمہ کے لئے آدمی یا ہتھیار یا بارود یا شیشیں گن یا دیگر سامان متعلقہ جنگ کا تیار کرنا جب کہ حالات و واقعات اس مقصد جنگ کے موید ہوں ۔ قابل سزا ہے ۔“

اجزاء قانونی ثبوت طلب | ملزم کا آدمی یا ہتھیار یا سامان متعلقہ جنگ جمع کرنا ۔

(۲) اور یہ فراہمی مسطورہ بادشاہ وقت کے مقابلہ میں جنگ کے لئے کرنا ہو ۔

فرد قرار داد جرم | میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں ۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں فلاں سامان جنگ بادشاہ وقت کے مقابلہ میں جنگ کرنے کے لئے فراہم کیا ہے ۔ جو حسب نشاندہی تمہارے مکان رہائشی سے برآمد ہوا ہے ۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۲۲ تعزیرات ہند ہوئے ہو ۔ جو قابل تجویز عدالت سشن ہے ۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں ۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے ۔“

جنگ کرنے کی تدبیر کو اس کے سہل کرنے کی نیت سے چھپانا | **دفعہ ۱۲۳** :- جو کوئی شخص کسی فعل یا ترک خلاف قانون کے ذریعہ سے کسی تدبیر کی موجودیت کو جو ملکہ معظمہ کے مقابلہ میں جنگ کرنیکے لئے کی گئی ہے ۔ چھپائے ۔ اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ ایسے چھپانے سے جنگ کا کرنا سہل ہو جائے ۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جسکی میعاد دس برس

کسی فعل یا ترک خلاف قانون کے ذریعہ بغرض سہولیت ارتکاب جرم چھپانا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ ۔ مقام فلاں بشمول فلاں فلاں اشخاص بادشاہ یا شہنشاہ وقت کے برخلاف ارتکاب جنگ سے واقفیت رکھتے ہوئے دانستہ اس کی تدابیر کی موجودیت کو بذریعہ ترک خلاف قانون ذمہ داری دفعہ ۴۴ ضابطہ فوجداری بجا اطلاع وہی قریب مجسٹریٹ یا عہدہ دار پولیس کے اس کے سہل ہونے کی غرض سے عمل خلاف قانون کیا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۲۳ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت سشن ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

گورنر جنرل یا گورنر وغیرہ اختیار جائز کے نفاذ پر مجبور کرنے یا اس سے باز رکھنے کی نیت سے حملہ کرنا

دفعہ ۱۲۴:- جو کوئی شخص گورنر جنرل بہادر ہند یا کسی پریزیڈنسی کے گورنر یا لفٹنٹ گورنر یا گورنر جنرل بہادر ہند کی کونسل یا کسی پریزیڈنسی کی کونسل کے ممبر پر حملہ کرے۔ یا مزاحمت بیجا کرے یا مزاحمت بیجا کا اقدام کرے یا مجرمانہ کے ذریعہ یا جبر مجرمانہ کی نمائش سے ڈرائے۔ یا اس طرح ڈرانے کا اقدام کرے۔ اس نیت سے کہ وہ اس گورنر جنرل بہادر یا گورنر یا لفٹنٹ گورنر یا ممبر کونسل کو مائل یا مجبور کرے۔ کہ وہ گورنر جنرل بہادر یا گورنر یا لفٹنٹ گورنر یا ممبر کونسل کسی طرح اپنے اختیارات جائز میں سے کسی اختیار کو نافذ کرے

جو کسی فعل یا ترک خلاف قانون کے ذریعہ اُس کے دانستہ سہل ہونے یا اُسکے سہل ہونے کے احتمال سے کسی تدبیر کی موجودیت کا چھپانا ہے۔ اور ارتکاب جرم ہوجانے پر سزائے قید سات سال تک ورنہ تین سال تک کے لئے ملزم مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے ''

اور بن اشخاص پر قانوناً حسب دفعہ ۴۴ ضابطہ فوجداری اطلاعدہی لازمی ہے کہ ارتکاب جرم یا ارادہ ارتکاب جرائم دفعات ۱۲۱ و ۱۲۱ الف و ۱۲۲ و ۱۲۳ و ۱۲۴ و ۱۲۴ الف و ۱۲۵ و ۱۲۶ و ۱۳۰ تعزیرات ہند قریب ترمجسٹریٹ یا عہدہ دار پولیس کو پہونچائی جاوے۔ اور وہ شخص ارتکاب جرم کے سہل ہونے کی غرض سے دانستہ ترک خلاف قانون کرے۔ تو وہ شخص حسب معنی دفعہ ہذا ایسی تدابیر جنگ کی موجودیت کو چھپانے کا مجرم ہوگا۔ اور جبکہ اتم سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور کی عدم اطلاعدہی بغرض مقصد مذکور ترک خلاف قانون کریگا۔ وہ زیر دفعہ ۱۱۸ تعزیرات ہند اور دیگر جرائم جس کی اطلاع دہی حسب معنی دفعہ ۴۴ ضابطہ فوجداری دفعات ۳۰۲ لغایت ۳۰۴ و ۳۸۲ لغایت ۳۸۶ و ۳۹۲ لغایت ۳۹۹ و ۴۰۲ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۶ و ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰ تعزیرات ہند ارتکاب جرم یا ارادہ ارتکاب جرم کی قریب ترمجسٹریٹ یا عہدہ دار پولیس کو پہونچانی لازمی ہے ترک خلاف قانون کرے تو وہ بدفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوگا۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا وجود واقعہ جنگ۔ خلاف بادشاہ وقت کے علم ہوتا۔ (۲) ملزم کا دانستہ یا امر احتمالی علم اس جرم کی تدبیر کی موجودیت کو

کرے اس افسر کو جبکہ وہ اپنے اختیارات قانونی کا استعمال کرتا ہو۔ اس سے اس کو باز
رکھنے یا انفاذ کرنے کے لئے مجبور کرنا یا تحریک کرنا۔

(۳) ملزم کا امر مذکور خلاف قانون بالارادہ کرنا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم
پر الزام حسب ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بتاریخ ... بمقام فلاں گورنر جنرل بہادر یا [illegible] کو جبر
مجرمانہ کی نمائش سے واسطے [illegible] کے ان کے فرائض منصبی قانونی سے باز رکھنے کا
ارادہ کیا ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۲۴ تعزیرات ہند مندرجہ ہو جو قابل تجویز
عدالت سشن ہے۔ لہذا میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور عدالت سشن میں [illegible]

آئندہ

سلطنت یعنی فساد انگیزی دفعہ ۱۲۴ الف۔ جو کوئی شخص ایسے باتوں
کے ذریعہ سے جو ملفوظ [illegible] ادا کی جائیں یا جو پڑھی جائیں یا اشاروں کے ذریعہ سے
یا نقش مرئی کے ذریعہ سے یا اور طرح سے جناب ملکہ معظمہ کو یا اس حکومت
سرکار کو جو برٹش انڈیا میں قانوناً قائم ہوئی ہے معرض نفرت یا حقارت میں لائے
یا لانے کا اقدام کرے۔ یا جناب ملکہ معظمہ یا حکومت مذکورہ کی نسبت بدخواہی
پیدا کرے یا پیدا کرنے کا اقدام کرے۔ تو شخص مذکور کو حبس دوام بعبور دریائے
شور یا کمتر میعاد حبس بعبور دریائے شور کی سزا دی جائے گی۔ اور علاوہ
اس کے جرمانہ بھی ہو سکتا ہے۔ یا قید کی سزا دی جائے گی جسکی میعاد

میں آئین یا بطور دیگر ملکہ معظمہ یا اس حکومت سرکار کی جو قانوناً برٹش انڈیا میں قائم ہے اسکی نفرت یا حقارت یا عناد و اہانت و بدخواہی و بیوفائی کرنے سے روکا گیا ہے۔ اور اسکو بغاوت کہا گیا ہے۔ اور ایکٹ تحفظ روسا ہند ۲۳ سنہ ۱۹۳۲ء موسومہ انڈین سٹیٹس پروٹیکشن ایکٹ (۱۹۳۴ء) (Indian States Protection Act) میں بھی اسی قسم افعال کی امتناع قانونی کی گئی ہے۔ لیکن زیر تشریح ۲ و ۳ دفعہ ہذا ایسی نکتہ چینی بغیر نفرت یا حقارت یا بدخواہی پیدا کرنے کے یا اس کے اقدام کے بغیر کسی تدبیر سرکار یا انتظام و نسق یا دیگر افعال سرکار پر ناپسندیدگی کا اظہار کر کے اس کے تغیر و تبدل کے لئے تحریک کی جاوے جرم نہیں ہے۔ اور ایسا ہی ایکٹ ۲۳ محولہ مذکور کی دفعہ ۳ تشریح ۵ میں مستثنےٰ کیا گیا ہے۔ اور ثبوت جرم دفعہ ہذا کے لئے شہادت سے امورات ذیل ثابت کئے جانے چاہئیں:

(۱) ملزم کا بذریعہ الفاظ زبانی یا تحریری یا اشارات یا نقوش مذکور یا بطور دیگر ملکہ معظمہ یا حکومت کے خلاف تنفر یا تحقیر یا بدخواہی یا بیوفائی وغیرہ کا استعمال کرنا یا اس کا اقدام کرنا۔

(۲) ملزم کی نیت حالات و واقعات و عمل طریق جس سے ملکہ معظمہ یا حکومت کی حقارت و نفرت و بدخواہی و بیوفائی منتج ہو۔ ثابت کی جاویں۔

(۳) مستغاثہ کی منظوری حسب دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری قبل از وقت حاصل کی جاوے اور اصلاحی معقول نکتہ چینی کے تغیر و تبدل کے لئے اظہار ناپسندیدگی ایسی ہونی چاہئیں کہ جس سے حکومت کے اختیارات جائز کی اطاعت میں رہنے کا طریق اور میلان طبیعت برانگیختہ نہ ہو۔ اور عوام الناس کے خیالات میں جوش تنفر پیدا نہ کرے۔ ورنہ ذمہ واری قانونی ظاہر ہوگی۔

اور جس سپیچ پر کسی تقریر یا سپیچ میں نفرت یا حقارت یا بدخواہی گورنمنٹ ظاہر ہوتی ہو۔ تو وہاں ان لوگوں کے خیالات اور سمجھ جو اس سپیچ کے مخاطب تھے۔ اس مضمون لیکچر کی کل تقریر سے اور حالات و واقعات سے ملزم کی نسبت اخذ کی جاوے۔

اور ملحاظ رعایا ہونے کے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم حکومت کے وفادار اطاعت گذار رہیں۔ اور ہر قسم خلاف قانون بداعمالیوں سے مہجور و مجتنب رہیں۔ اور یہ امر ذہن نشین رکھیں۔ کہ مقابلتاً موجودہ گورنمنٹ بہترین گورنمنٹ ہے۔ اور قدیمے صفحہ تاریخ پر نظر کرنے سے معلوم ہوگا۔ کہ شہزادہ خسرو اور اس کے معاونین کے بغاوت کرنے پر سلطان جہانگیر بادشاہ دہلی نے اپنے پسر

تین برس تک ہوسکتی ہے۔ اور علاوہ اس کے جرمانہ بھی ہوسکتا ہے۔ یا صرف جرمانہ کی سزا دی جائے گی"

تشریح ۱:- لفظ بدخواہی میں بیوفاداری اور جملہ خیالات دشمنی کے داخل ہیں

تشریح ۲:- وہ نکتہ چینیاں جن سے تدابیر سرکار کی ناپسندیدگی کا اظہار بغیر نفرت یا حقارت یا بدخواہی پیدا کرنے یا پیدا کرنے کے اقدام کے اس نظر سے کیا جاوے۔ کہ تدابیر مذکور جائز وسائل کے ذریعہ سے بدل دی جائیں۔ حسب دفعہ ہذا جرم نہیں ہے"

تشریح ۳:- وہ نکتہ چینیاں جن سے فعل سرکار متعلق نظم ونسق یا دیگر فعل سرکار کی ناپسندیدگی کا اظہار یا نفرت یا حقادت یا بدخواہی پیدا کرنے یا پیدا کرنے کے اقدام کے بغیر کیا جائے۔ حسب دفعہ ہذا جرم نہیں ہیں۔

ابتدائی ضابطہ | جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ابتداً وارنٹ جاری ہوگا اور ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سشن چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول جس کو لوکل گورنمنٹ نے خاص طور پر اختیار دیا ہو۔

اور بمنشائے دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری کوئی عدالت اس جرم کی سماعت نہ کرے گی۔ الا بربنائے ایسی نالش کے جو بموجب حکم یا از روئے اختیار مفوضہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل نے اس امر کا اختیار دیا ہو دائر کی گئی ہو

شرح | دفعہ ہذا بذریعہ الفاظ زبانی یا تحریری یا اشاروں یا نقوش جو دیکھنے

عمل میں آوے یا"

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) ایک مقدمہ جس میں دفعہ ۱۲۴ (الف) میں ہائیکورٹ رنگون سے قرار دیا گیا۔ کہ جہاں گورنمنٹ کی تحقیر و تنفر۔ بدخواہی کا سپیچ کیا گیا تھا۔ وہاں منتظمین کے خیالات و حالات و واقعات اور اس مضمون کی کل عبارت کو دیکھکر نتیجہ نکالنا چاہیئے۔ کسی خاص حصہ یا فقرہ کو مدنظر رکھنا نہیں چاہیئے۔ در نہایت آزادانہ خیال سے غور کرنا چاہیئے۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۸۲۲ سنہ ۱۹۲۳ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۷۴ صفحہ ۴۹۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء رنگون صفحہ ۲۱۲-۱ رنگون صفحہ ۱۱۲۔

(۲) بدفعہ ۱۲۴ الف استغاثہ کو لکھنے یا بولنے والیکا ارادہ حکومت کے خلاف نفرت یا حقارت پھیلانے کا اُس مضمون کے اصل مفہوم اور مخاطب اشخاص کی سمجھ اور اُس کی معنی جن میں وہ پڑھا گیا ہو۔ بلحاظ حالات واقعات کرنا چاہیئے۔ اور تنگ نظری و باریک بینی اعتراضات سے واقعی کو نہ دیکھا جاوے۔ بلکہ نہایت وسیع نیاضانہ وآزادانہ خیالات سے ملزم کی طرف۔ خیال رکھنا چاہیئے اور جن لوگوں میں وہ مضمون پڑھا گیا ہے۔ ان کی سمجھ پر خیال آنا چاہیئے۔ کہ وہ مضمون کے معنی کو کیا سمجھتے ہیں۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۳۴۷ سنہ ۱۹۲۷ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۳ صفحہ ۱۷۷ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء کلکتہ صفحہ ۶۹۸۔ ۴۵ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۶۳۸۔

(۳) ایک مقدمہ میں ملزم نے ایک چٹھی میں بسم برٹش گورنمنٹ تحقیر و بدخوہی کا فعل کیا تھا۔ جس کو بدفعہ ۱۲۴ الف سشن کورٹ سے سزا دی گئی۔ [illegible] کلکتہ ہائیکورٹ میں وکیل ملزم نے بحث کی کہ لفظ برٹش گورنمنٹ ہے۔ نہ کہ حسب معنی دفعہ ہذا۔ گورنمنٹ جو برٹش انڈیا میں قائم کی گئی ہے۔ اور ملزم کا ارادہ بدتر ہی پیدا کرنے کا نہ تھا۔ پس ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ چٹھی خلاف قانون دفعہ ۱۲۴-الف تعزیرات ہند ہے۔ اور تمام چٹھی کے مضمون سے حکومت برٹش انڈیا مراد ہے۔ خواہ کسی ایک فقرہ چٹھی کا مطلب کچھ ہی ہو۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۳۱۰ سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۳ صفحہ ۲۹۳۔

(۴) ملزم نے ایک میٹنگ اتحاد ریلوے پر سپیچ کی۔ جس میں ظاہر کیا۔ کہ اس ملک کے لوگ جو ہر ایک قسم کی مصیبت و تکلیف و بدقسمتی برداشت کر رہے ہیں یہ سب کچھ موجودہ گورنمنٹ کی وجہ سے ہے۔ اور لوگوں کی بہبودی کے منافی ہے۔ اس پر ملزم کو بدفعہ ۱۲۴ الف دو سال قید کی سزا دی گئی جس کا اپیل اودھ چیف کورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ سپیچ خلاف قانون تھا اور اس

اعانت کرنا زیر دفعہ ۱۲۱ تعزیرات ہند قابل سزا قرار دیا گیا ہے اور علاوہ ایشیائی حکومتوں کے دیگر انسٹیٹیوشنس دیسی ریاست ہائے ہندوستانی بھی زیر حفاظت قانونی دفعہ ہذا ہیں اور حکومت کے ہمسایہ ریاست ہائے کے والیان کی تحریک پر انٹرنیشنل کمیٹی سے دفعہ ہذا منظور ہوئی تھی۔ کہ دوستانہ راہ و رسم واتحاد لگانہ رکھنے والی ریاست ہائے مطابق انلسٹمنٹ ایکٹ سنہ ۱۸۷۶ء محفوظ کی جاویں۔ اگر ایسے والیان ریاست میں باہم جنگ ہو۔ جن سے گورنمنٹ آف انڈیا کا دوستانہ واتحاد ہو۔ تو گورنمنٹ غیر جانبدار رہے گی ؎

اجزاء قانونی ثبوت طلب | ملزم کا والیہ ایشیائی سے جنگ یا اُس کا اقدام یا اُس میں اعانت کرنا۔

(۲) ایشیائی ملک کا والی گورنمنٹ آف انڈیا سے رابطہ اتحاد دوستانہ رکھتا ہو۔

فردِ قرار دادِ جرم | میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ بمقام فلاں والی ملک ایشیائی (یا والی ریاست فلاں) کے مقابلہ میں جنگ کرنے کا اقدام (یا ارتکاب یا اعانت جیسا کہ صورت ہو) کیا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۲۵ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو محض قابل تجویز عدالت سشن ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت سشن میں آوے ؎

اس والی ملک میں غارتگری کرنا جو ملکہ معظمہ سے صلح رکھتا ہو

دفعہ ۱۲۶۔ جو کوئی شخص کسی ایسے ملک میں غارتگری کا ارتکاب کرے۔ یا غارتگری کے ارتکاب کی تیاری کرے۔ جس کا والی ملکہ معظمہ

انڈین گیسٹر جلد ۸۱ صفحہ ۲۲ سنہ ۱۹۱۴ء

کسی ایشیائی ملک کے والی کے مقابلہ میں جنگ کرنا جو ملکہ معظمہ سے رابطہ اتحاد رکھتا ہو

دفعہ ۱۲۵:۔ جو کوئی شخص ایشیائی ملک کے کسی والی کے مقابلہ میں جو ملکہ معظمہ سے رابطہ اتحاد یا صلح رکھتا ہو۔ جنگ کرے یا ایسے جنگ کرنے کا اقدام یا اُس میں اعانت کرے تو ایسے شخص کو قید دریائے شور کی سزا دی جائے گی اور علاوہ اس کے جرمانہ بھی ہو سکتا ہے۔ یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے۔ اور علاوہ اس کے جرمانہ بھی ہو سکتا ہے۔ یا صرف جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا نا قابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا، اور نا قابل ضمانت و نا قابل راضینامہ ہے۔ اور محض قابل تجویز عدالت سیشن ہے، اور نالش زیر دفعہ ہذا کے لئے بمنشائے دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری بمنظوری بموجب حکم لوکل گورنمنٹ یا ایسے حاکم کے جس کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر کا اجلاس کونسل نے اس منظوری کا اختیار دیا ہو۔ دائر کی جاوے گی۔ اور بغیر منظوری عدالت کو سماعت مقدمہ کا اختیار نہ ہوگا۔ اور کارروائی کالعدم ہوگی۔

شرح بدفعہ ہذا ایشیائی ممالک کے والیان جن کا ملکہ معظمہ سے رابطہ اتحاد مصالحت ہو۔ اُن کے ساتھ جنگ کرنا یا اُس کا اقدام یا اُس میں اعانت کرنا ویسا ہی جرم سمجھا گیا ہے۔ جیسا کہ ملکہ معظمہ کے مقابلہ میں جنگ یا اُس کا اقدام یا اس میں

جمعیت اشخاص بہ تعداد فلاں کسی والی ملک میں لوٹ کھسوٹ کرنا۔

(۲) اس قلمرو و ملک کے والی سے ملکہ معظمہ کا رابطہ اتحاد و دوستانہ کا ہونا۔

فرد قرارداد جرم | میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں ؛

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مقام کے والی سے جس سے ملکہ معظمہ کا رابطہ اتحاد و دوستانہ ہے۔ بہمراہی دیگر جمعیت اشخاص کے غارتگری یا تیاری غارتگری جیسی صورت ہو کا ارتکاب کیا ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۲۶ تعزیرات ہند ہوئے ہو جو قابل تجویز عدالت سیشن ہے اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز جرم مذکورہ بالا عدالت مذکور میں ہو۔

ایسے مال کو اپنی تحویل میں رکھنا جو جنگ یا غارتگری مذکورہ دفعات ۱۲۵ و ۱۲۶ کے وقوعہ سے حاصل کیا گیا ہو

دفعہ ۱۲۷۔ جو کوئی شخص کوئی مال و اسباب یہ جان کر لے کہ وہ ان جرموں میں سے کسی جرم کے ارتکاب میں حاصل کیا گیا ہے۔ جو دفعات ۱۲۵ و ۱۲۶ میں مذکور ہوئے ہیں تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے، اور وہ شخص جرمانہ کا اور اس مال و اسباب کی ضبطی کا بھی مستوجب ہوگا۔ جس کو وہ اس طرح اپنے قبضے میں لایا ہے۔

ابتدائی ضابطہ | جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداءً وارنٹ جاری

سے رابطہ اتحاد یا صلح رکھتا ہو۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے۔ اور جرمانہ کا اور اس مال و اسباب کی ضبطی کا بھی مستوجب ہوگا۔ جو اس غارتگری کے ارتکاب کے کام میں آیا ہو یا جس کا اس کے کام میں آنا مقصود ہو۔ یا جو اس غارتگری کے ذریعہ سے حاصل ہوا ہو۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا نا قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا اور نا قابل ضمانت و نا قابل راضینامہ ہے۔ اور تحقیق قابل تجویز عدالت سیشن ہے۔ اور اجرائے نالش دفعہ ہذا کی سماعت کے لئے منظوری حسب منشائے دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری مطلوب ہے۔

شرح دفعہ ہذا میں کسی ایسے والی ملک کی قلمرو میں جو ملکہ معظمہ سے رابطہ اتحاد یا مصالحت رکھتا ہو۔ غارتگری یا اس کی تیاری کرنا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ دفعہ ماقبل ۱۲۵ تعزیرات ہند میں ایشیا کے والی ملک سے جنگ کرنا یا اس کا اقدام یا اعانت کرنا قابل سزا ہے۔ اور دفعہ ہذا میں ہر شخص ایشیائی والی ملک سے ہر ایک ایسے والی ملک کی قلمرو میں غارتگری یا اس کی تیاری یعنی لوٹ کھسوٹ کرنا جس کا رابطہ اتحاد یا مصالحت ملکہ معظمہ سے ہو مستوجب سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ اور دفعہ ہذا دفعہ ۱۲۵ تعزیرات ہند سے وسیع ہے۔ اور کسی ایک یا دو اشخاص کا کسی ملک میں سرقہ یا سرقہ بالجبر کرنا حسب معنی لفظ (Depredation) غارت گری کرنا نہیں ہے۔ بلکہ کافی تعداد اشخاص کے دستہ کا عام طور پر لوٹ مار کرنا غارت گری میں داخل ہے۔ جس کو بصورت ایک جنگ کہا جا سکتا ہے جو بحالات خاص جنگ سے امتیاز طلب ہے۔ لیکن با ہم اندرونی عام طور پر کسی ملک میں بغیر کسی خطرہ کے لوٹ مار کرنا غارت گری کرنا ہوگا۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب	
(۱) ملزم کا بہمراہی مسمیان فلاں فلاں	

سے جہاں وہ محبوس ہے۔ بالارادہ بھاگ جانے دے۔ تو شخص مذکور کو حبس دوام بعبور دریائے شور یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ | جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے، اور ابتداءً وارنٹ جاری ہوگا اور ناقابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے اور محض قابل تجویز عدالت سشن ہے۔ اور حسب دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری منظوری نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل یا افسر جس کو نواب ممدوح الخطاب یا لوکل گورنمنٹ کے واسطے سے اختیارات منظوری دیئے گئے ہوں۔

شرح

بدفعہ ہذا کسی اسیر سلطانی یا اسیر جنگ کو سرکاری ملازم کا بالارادہ بھاگ جانے دینا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور دفعہ ۲۲۵ تعزیرات ہند کی رو سے کسی شخص کے گرفتار کئے جانے میں کسی شخص ثالث کا قصداً تعرض کرنا یا خلاف قانون مزاحم ہونا، یا کسی شخص محبوس کو چھڑا لے جانا یا اس کا اقدام کرنا قابل سزا ہے۔ اور دفعہ ۲۲۲ میں خود محبوس کو حراست میں رکھنے والے سرکاری ملازم کا قصداً بھاگ جانے دینا ہے اور بدفعہ ۲۲۳ سرکاری ملازم کا کسی مجرم یا ملزم محبوس کو غفلتاً اور بدفعہ ۲۲۵ الف قصداً یا غفلتاً گرفتاری طلب کو بھاگ جانے دینا قابل سزا ہے۔

اور دفعہ ۱۲۹ تعزیرات ہند میں اسیر سلطانی یا اسیر جنگ کو سرکاری ملازم کا غفلتاً بھاگ جانے دینا ہے اور دفعہ ۱۳۰ میں کسی شخص ثالث کا ایسے قیدی کو حراست سے بھاگ جانے میں مدد یا تقویت دینا یا اس کو چھڑا لے جانا یا چھڑا لے جانے کا اقدام کرنا یا بھاگے ہوئے کو پناہ دینا یا چھپانا یا اس کی گرفتاری میں تعرض کرنا یا تعرض کا اقدام کرنا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور اسیر سلطانی سے وہ محبوس قیدی مراد ہے۔ جو حسب ریگولیشن قیدیان اسیر سلطانی بنگال ریگولیشن ۳ سنہ ۱۸۱۸ء و بمبئی ریگولیشن ۲۵ سنہ ۱۸۲۷ء و مدراس ریگولیشن ۲ سنہ ۱۸۱۹ء جو فی الاصل و دوبارہ از سر نو بایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۵۸ء وایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۶ء میں اعادہ ہوا ہے۔

ہوگا۔ اور ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور محض قابل تجویز عدالت سشن ہے۔ اور اجرائے استغاثہ کے لئے کسی منظوری کی ضرورت نہیں ہے۔ بمثل دیگر عام جرائم استغاثہ پر عدالت مقدمہ سماعت کرے گی"

شرح

بدفعہ ہذا جو شخص ایسا مال جو بارتکاب جرم دفعات ۱۲۵ و ۱۲۶ تعزیرات ہند حاصل شدہ ہو۔ دانستہ حاصل کرے۔ وہ شخص قابل سزا ہوگا۔ اور مال مسروقہ کی حیثیت سے جرم دفعہ ۴۱۱ تعزیرات ہند سے اس کا کچھ تعلق نہیں ہے۔ اور ایسے شخص کو اسی طرح سزا دی جاویگی، گویا کہ وہ اصل مجرم ہے۔ اور ایسا شخص حیف مجرم متصور ہوگا۔ لیکن کسی شخص کا لاعلمی میں ایسا مال خرید نا مستوجب سزا نہیں ہے۔ اور علم خریدار مال حالات و واقعات سے ثابت ہوگا"

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول، تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں"

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں فلاں مال و اسباب فلاں والی ملک کا جو غارت گری سے لوٹا گیا تھا۔ اور اس قلمرو والی ملک سے ملکہ معظمہ کا رابطہ اتحاد دوستانہ تھا۔ تم نے جان بوجھکر کہ وہ مال طریق مسطورہ سے حاصل کیا ہے اپنے قبضہ سے برآمد کرایا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۲۷ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت سشن ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

سرکاری ملازم اسیر سلطانی یا اسیر جنگ کو بالارادہ بھاگ جانے دے

دفعہ ۱۲۸:- کوئی شخص جو سرکاری ملازم ہے۔ اور جس کی حراست میں اسیر سلطانی یا اسیر جنگ ہو۔ اس اسیر کو کسی جگہ

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے اور ابتدا ً وارنٹ جاری ہوگا اور قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سشن پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہوگا۔ وہ استغاثہ دفعہ ہذا میں قبل از سماعت عدالت منظوری زیر دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری مطلوب ہے۔

شرح دفعہ ہذا و دفعہ ماسبق ۱۲۸ میں محض غفلتاً بھگا دینا یا بالارادہ بھگا دینے کا ہی فرق ہے۔ اس دفعہ میں کسی اسیر سلطانی یا اسیر جنگ کو سرکاری ملازم کا غفلت کرکے حراست سے بھگا دینا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب اجزاء قانونی ثبوت طلب وہی ہیں جو بدفعہ ۱۲۸ تعزیرات ہند دفعہ ماسبق میں درج کئے گئے ہیں۔ محض لفظ غفلتاً محصور کو بھگا دینا اعلےٰ جز دفعہ ہذا ہے۔ اور دفعہ ۱۲۸ میں بالارادہ اسیر سلطانی یا اسیر جنگ محصور بحراست جائز کو سرکاری ملازم کا بھگا دینا ہے۔

فرد قرارداد جرم فرد قرارداد انہی الفاظ سے ہوگی۔ جو تحت دفعہ ۱۲۸ تعزیرات ہند درج کی گئی ہے۔ محض غفلتاً سرکاری ملازم کا بھگا دینا بدفعہ ہذا ہے جہاں بالارادہ ملزم کا بھگانا درج کیا ہے۔ وہاں لفظ غفلتاً لکھا جائیگا۔

اسیر مذکور کے بھاگ جانے میں مدد کرنا یا اس کو چھوڑا نا یا پناہ دینا

دفعہ ۱۳۰: - جو کوئی جان بوجھکر کسی اسیر سلطانی یا اسیر جنگ کو حراست جائز سے بھاگ جانے میں مدد یا تقویت کرے۔

یا کسی ایسے اسیر کو چھڑا لیجائے یا چھڑا لیجانے کا اقدام کرے یا ایسے اسیر کو جو حراست جائز سے بھاگ گیا ہو۔ پناہ دے یا چھپا رکھے یا کسی ایسے اسیر کے پھر گرفتار کئے جانے میں کسی طرح کا تعرض کرے یا تعرض کرنے کا اقدام کرے تو شخص مذکور کو حبس دوام بعبور دریائے شور یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی معاد دس برس تک ہو سکتی ہے۔ اور جرمانہ

اسیر جنگ سے وہ قیدی مراد ہے جو بدوران جنگ دشمن کی فوج کا فوجی شخص گرفتار ہوا ہو۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا سرکاری ملازم ہونا (۲) قیدی کا بحراست جائز ہونا (۳) قیدی کا اسیر سلطانی یا اسیر جنگ ہونا (۴) ملزم کا بالارادہ قیدی مذکور کو حراست سے بھاگ جانے دینا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص فلاں عہدہ دار سرکاری ملازم ہوتے ہوئے بایام و تاریخ و مقام فلاں جیل سے مسمی فلاں اسیر سلطانی یا اسیر جنگ جیسا کہ صورت ہو) حراست جائز ہے۔ تمنے بالارادہ بھاگ جانے دیا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۲۸ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو محض قابل تجویز عدالت سشن ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور عدالت سشن عمل میں آوے ؛؛

رولنگز آف ہائیکورٹس بدفعہ ہذا اسیر سلطانی یا اسیر جنگ جو سرکاری ملازم کی حراست میں ہو وہ اسکو ارادتاً بھاگ جانے دے۔ اور دفعہ ۲۲۵ الف میں کسی ملزم دیوانی یا مال کے محبوس وغیرہ کو سرکاری ملازم کا بھگا دینا ہے۔ اور اسیر جنگ وہ شخص ہے۔ جو بدوران جنگ مسلح گرفتار ہوکر محبوس کیا گیا ہو۔ جس کے متعلق انتہائی دشمنی کے باوجود مطابق قوانین امین جنگ بطور مہذب قیدی کے سلوک ہوگا۔ اور یہ اسیر جنگ بطور ایک اسیر سلطانی کے ہوگا۔ بمبئی لاء رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۵۹۔

سرکاری ملازم اسیر مذکور کو غفلت سے بھاگ جانیدے

دفعہ ۱۲۹: کوئی شخص جو سرکاری ملازم ہے اور جس کی حراست میں کوئی اسیر سلطانی یا اسیر جنگ ہو، غفلت سے اس اسیر کو حبس سے جہاں وہ محبوس ہے، بھاگ جانے دے تو مذکور کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہوسکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا ؛؛

(۲) اس اسیر سلطانی یا اسیر جنگ کا حراست قانونی میں ہونا یا قانوناً گرفتاری طلب ہونا

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام مسمی فلاں شخص اسیر سلطانی مفرور کو جو حراست جائز سے بھاگ گیا ہوا تھا۔ یا اسیر جنگ۔ اس کو دانستہ اپنے گھر میں چھپائے رکھتا تھا۔ فریبا جو صورت مندرجہ دفعہ مذکور ہو دے۔ درج کی جاوے) جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۳۰ تعزیرات ہند ہوئے ہو جو قابل تجویز عدالت سشن ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت سشن عمل میں آوے۔"

باب ۷

"جرائم متعلقہ افواج بحری و بری کے اور ہوائی بیانمیں"

بغاوت میں اعانت کرنا یا کسی سپاہی یا خلاصی جہازی کو خدمت منصبی سے گریز کا اغوا کا اقدام کرنا

دفعہ ۱۳۱: جو کوئی شخص بغاوت کے ارتکاب میں جو ملکہ معظمہ کی فوج بحری کے کسی افسر یا سپاہی یا خلاصی جہازی یا ہوائی کی جانب سے ہو اعانت کرے یا اس افسر یا سپاہی یا خلاصی کو اطاعت یا خدمت منصبی نہ کرنے کے اغوا کا اقدام کرے۔ تو شخص مذکور کو حبس دوام بعبور دریائے شور یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔"

تشریح: اس دفعہ میں لفظ افسر اور سپاہی، خلاصی، جہازی اور ہوائی میں ہر ایک شخص داخل ہے۔ جو قانون افواج یا ایکٹ افواج ہند بابت سنہ ۱۹۱۱ء یا ایکٹ فوج ہوائی ہند سنہ ۱۹۳۲ء جیسی کہ صورت ہو تابع ہو۔"

یا بھی مستوجب ہوگا۔"

تشریح :- کسی اسیر سلطانی یا اسیر جنگ کی نسبت جس کو اس کے زبانی وعدے پر برٹش انڈیا کی حدود معین کے اندر آمد و رفت کی اجازت ہو۔ اس صورت میں کہا جائے گا کہ وہ حراست جائز سے بھاگ گیا۔ جب کہ ان حدود کے باہر جائے۔ جن کے اندر اس کو آمد و رفت کی اجازت ہے۔

شرح بہ دفعہ ہذا وہ رؤسا بھی داخل ہونگے جنکو بحکم سلطان الوقت کسی خاص مقام برٹش انڈیا میں رہائش رکھنے کیلئے

ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا، اور ناقابل ضمانت اور ناقابل راضینامہ ہے۔ اور جرم قابل تجویز عدالت سیشن ہے۔ اور استغاثہ کے اجرائے کے لیے حسب منشاء دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری منظوری مطلوب ہے۔"

شرح دفعہ ہذا میں کسی شخص کا دانستہ اسیر سلطانی یا اسیر جنگ کو حراست جائز سے بھاگ جانے میں مدد یا تقویت دینا یا اس کو چھوڑ لینا یا چھڑا لینے کا اقدام کرنا یا ایسے اسیر بھاگے ہوئے کو پناہ دینا یا چھپانا یا کسی ایسے اسیر مذکور کی گرفتاری میں تعرض یا تعرض کا اقدام کرنا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔

اور جس اسیر سلطانی یا اسیر جنگ کو اس کے زبانی وعدہ پر حدود برٹش انڈیا کے اندر آمد و رفت کی اجازت دی گئی ہو۔ اور وہ بغیر اجازت کے حدود مذکور سے باہر چلا جاوے تو حسب منشاء تشریح تحت دفعہ ہذا اس کا حراست جائز سے بھاگ جانا کہا جائیگا۔

دفعہ ۱۲۸ و ۱۲۹ تعزیرات ہند سرکاری ملازم کی حراست سے بھاگ جانے کے متعلق ہے۔ دفعہ ہذا ہر ایک شخص سے متعلق ہے۔

بہ دفعہ ہذا مختلف صورتہائے جرائم ۲۱۲ و ۲۱۶ و ۲۲۵ ب وغیرہ تعزیرات ہند داخل کی گئی ہیں۔ جو کسی ایک صورت مندرجہ دفعہ ہذا کے صادق آنے پر ملزم زیر دفعہ ہذا مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا دانستہ اسیر سلطانی یا اسیر جنگ کے بھاگنے میں مدد یا تقویت دینا یا اس کو چھوڑانا یا چھوڑانے کا اقدام کرنا یا بھاگے ہوئے کو پناہ دینا یا چھپانا یا گرفتاری میں تعرض یا تعرض کا اقدام کرنا

"ترمیم ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۹۲۷ء بجائے ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۶۹ء کے ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۹۱۱ء ترمیم کرکے زیر عمل کئے گئے ہیں اور سابقہ متروک کئے گئے ہیں، اس لئے زیر تشریح دفعہ ہذا الفاظ قانونی سابقہ کو متروک کرکے بموجب ترمیم حال درج کئے گئے ہیں۔"

اجزاء قانونی ثبوت طلب ملزم کا ملکہ معظمہ کے کسی افسر یا سپاہی افواج بحری یا بری یا خلاصی جہازی یا ہوا باز کی بغاوت میں اعانت یا اس کو اطاعت یا خدمت منصبی نہ کرنے کے اغوا کا اقدام کرنا۔"

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمیان فلاں فلاں افسران فوج بری کے پلٹن و کمپنی فلاں ملازم فوجی ملکہ معظمہ کسی (یا فلاں افسر یا سپاہی بحری یا خلاصی یا ہوا باز جیسا کہ صورت ہو درج کی جاوے) بغاوت میں اعانت کی ہے (یا اطاعت یا خدمت منصبی سے نہ کرنے کی اغوا کا اقدام جو بصورت واقعہ ہو درج کی جاوے) جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۳۱ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت سشن ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت سشن عمل میں آوے۔

اعانت بغاوت اگر بغاوت کا ارتکاب اس اعانت کے سبب سے کیا جائے **دفعہ ۱۳۲** - جو کوئی شخص بغاوت کے ارتکاب میں جو ملکہ معظمہ کی فوج بحری یا ہوائی کے کسی افسر یا سپاہی یا خلاصی جہازی یا ہوائی کی جانب سے ہو اس اعانت کے باعث سے بغاوت وقوع میں آئے۔ تو شخص مذکور کو سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتدا وارنٹ جاری

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور محض قابل تجویز عدالت سیشن ہے۔ اور بدفعہ ہذا اجرائے کارروائی عدالت کے لئے کسی منظوری کی ضرورت نہیں ہے لیکن جب حسب دفعہ ۱۲۴ الف کارروائی کی جاوے۔ تو حسب منشائے دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری منظوری مطلوب ہوگی۔"

شرح یہ امر صاف ظاہر ہے۔ کہ تحفظ سلطنت کا دارومدار تنظیم افواج بحری و بری و ہوائی پر منحصر ہے۔ اور عموماً اس جماعت انتظامی میں اکثر تعداد اشخاص ناخواندہ جوانان کی ہوتی ہے۔ جن کا بوجہ کم علمی و ناعاقبت اندیشی اغوا سے جلد متاثر ہو جانے کا احتمال ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے شخص کے لئے جو کسی بغاوت کے ارتکاب میں جو ملکہ معظمہ کی فوج بحری یا ہوائی کے کسی افسر یا خلاصی جہازی یا ہوائی کی جانب سے وقوع میں آوے۔ اس میں اعانت کرے۔ یا وہ شخص کسی افسر یا سپاہی یا خلاصی یا ہوائی کو اطاعت یا فرض منصبی سے باز رکھنے کیلئے اغوا کا اقدام کرے۔ بدفعہ ہذا مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور بوجہ انتظامیہ خاص حیثیت ہونے کے ایسے معین یا اغوا کا اقدام کنندہ کو جرائم سنگین ڈکیتی وغیرہ کے مرتکب کے مطابق سزا دی گئی ہے۔ اور اعانت حسب معنی ۱۰۷ تعزیرات ہند ہے۔ اور یہ ہو سکتا ہے کہ اعانت نہ ہو۔ اور اغوا کا اقدام ہو جاوے۔"

اور فوجی ملازمان کے لئے خاص قواعد سنگین ہوتے ہیں۔ اور کورٹ مارشل کے ذریعہ وہ لوگ سزایاب ہوتے ہیں۔ اور دفعہ ہذا میں بعض اعانت و اغوا کے اقدام کی سزا ہے۔ اور اعانت و اغوا کے مطابق اگر جرم ہو جاوے۔ تو بدفعہ ۱۳۲ تعزیرات ہند سزایاب ہوگا۔ اور اگر وہ شخص قواعد فوجی کے ماتحت ہے۔ تو زیر قانون فوج سزایاب ہوگا۔ اور وہ کوئی شخص سیولین یعنی عام شخصوں میں سے ہو اور خارج قانون فوجی نہ ہو۔ اس کو زیر دفعہ ہذا سزا دی جاوے گی۔"

اور الفاظ خلاصی جہازی منزمہ ایکٹ ۳۵ سنہ ۱۹۳۴ء اور الفاظ بموجب تنسیخ و ترمیم ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۹۲۷ء اور سابقہ الفاظ و دیگر زیر تشریح آرٹیکلز آف وار متضمن احسن انتظام فوج ملکہ معظمہ یا فوجی آئین آرٹیکلز آف وار بشمول الفاظ ایکٹ ۲۷ منعقدہ سنہ ۱۸۶۹ء بموجب تنسیخ

اور ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سشن و پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔"

شرح

بدفعہ ہذا جب افسر بحیثیت منصبی خدمات سرکار انجام دے رہا ہو۔ اور اس وقت کوئی جونیئر افسر یا سپاہی یا ملاحی جہازی یا ہوائی اپنے افسر پر حملہ کرتا ہو۔ اس حملہ میں جو کوئی شخص حسب معنی دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند اعانت کرے۔ وہ شخص بدفعہ ہذا مستوجب سزا ہوگا۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم نے کسی سپاہی فوجی یا ملاحی بحری یا ہوائی فوج ہوائی کی حملہ میں اعانت کی جبکہ وہ اپنے افسر کے ادائے فرائض منصبی کے وقت حملہ کرتے۔

فرد قرارداد جرم

"میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں ملزم پر الزام جرم حسب ذیل قائم کرتا ہوں۔"

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں جبکہ مسمی فلاں افسر کے کمان کرتے وقت مسمی فلاں سپاہی فوجی نے فلاں کمپنی فلاں کے حملہ افسر مذکور پر اعانت کی ہے اور یوں تم جرم دفعہ ۱۳۴ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز سشن ہے اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز جرم مذکور عدالت سشن عمل میں آئے۔

دفعہ ۱۳۴

اعانت حملہ مذکور اگر حملے کا ارتکاب ہو

دفعہ ۱۳۴: جو کوئی شخص کسی حملہ میں اعانت کرے۔ جو ملکہ معظمہ کی فوج بحری یا بری یا ہوائی کا کوئی افسر یا سپاہی یا ملاحی جہازی یا ہوائی فوجی کسی افسر بالادست پر کرے۔ درحالیکہ وہ اپنے عہدے کا کام انجام دے رہا ہو۔ تو اگر اس اعانت کے باعث سے وہ حملے کا ارتکاب ہو۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ

"جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداءً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور جرم ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور محض قابل تجویز عدالت سشن ہے۔"

ہوگا۔ اور نا قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور فقط قابل تجویز عدالت سیشن ہے

شرح

دفعہ ہذا میں الفاظ ہوائی فوج کا ادی (Airman) ایکٹ تنسیخ و ترمیم عنہ ۱۹۲۷ء کے مطابق ایزاد کئے گئے ہیں۔ اور نیز الفاظ فوج بحری جہاز یا ہوائی فوج (Navy or air force) کا اضافہ ہوا ہے۔ اور بری محذوف ہوا ہے۔

اور دفعہ ہذا اس وقت عائد ہوتی ہے۔ جب کہ اعانت کے مطابق بمثل دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند بغاوت بحیثیت دفعہ ۱۳۱ کا جرم ہو جاوے۔ تو ملزم بدفعہ ہذا مستوجب سزا ہوگا اور مزید توضیح کے لئے تحت دفعہ ۱۳۱ تعزیرات ہند دفعہ ماسبق تشریح کی گئی ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

اجزائے قانونی مطابق دفعہ ۱۳۱ تعزیرات ہند میں محض یہ اضافہ ہوگا۔ کہ اعانت کا نتیجہ ارتکاب جرم بغاوت ہوا۔

فرد قرار داد جرم

فرد قرار داد جرم مطابق فرد جرم دفعہ ۱۳۱ تعزیرات ہند ہوگی۔ اور اس قدر اضافہ ہوگا۔ کہ تمہاری ترغیب سے یا اعانت بغاوت کا ارتکاب جرم دفعہ ۱۳۱ تعزیرات ہند وقوع میں آیا ہے۔

اعانت اس حملہ کی جو کوئی سپاہی یا خلاصی جہازی یا ہوائی اپنے افسر بالا دست پر جبکہ وہ اپنے عہدے کا کام انجام دیتا ہو کرے

دفعہ ۱۳۲ :- جو کوئی شخص کسی حملہ میں اعانت کرے جو ملکہ معظمہ کی فوج بحری یا بری یا ہوائی کا کوئی افسر یا سپاہی یا خلاصی جہازی یا ہوائی کسی افسر بالا دست پر کرے اس حال میں کہ وہ اپنے عہدے کا کام انجام دے رہا ہو۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداءً وارنٹ جاری ہوگا

بھی وضع کئے گئے ہیں۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب ملزم کا کسی سپاہی یا خلاصی جہازی یا ہوائی کو دانستہ بھاگ جانے میں اعانت کرنا۔

فرد قرارداد جرم "میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں"

"تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمی فلاں شخص ہوائی فوج کے سپاہی ملکہ معظمہ کے بھاگ جانے میں اعانت کی ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۳۵ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے سماعت کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے"

رولنگز آف ہائیکورٹس لفظ سپاہی مستعملہ دفعہ ۱۳۵ تعزیرات ہند کی تشریح حسب دفعہ ۱۳۱ تعزیرات ہند جیسا کہ تحت دفعہ مذکور کی گئی ہے۔ کی جانی چاہیئے۔ اور اس کی تعریف زیر انڈین آرٹیکل آف وار درجہ مشروطاً موربہ کی گئی ہے۔ کرمینل لا جرنل جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۵ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۲۶ صفحہ ۶۷۱۔

فراری نوکر کو پناہ دینا **دفعہ ۱۳۶**:۔ سوائے اس حالت کے جو نیچے مستثنےٰ کی گئی ہے۔ جو کوئی شخص بہ جان کر یا باور کرنے کی وجہ رکھکر کہ ملکہ معظمہ کی فوج بحری یا ہوائی کا کوئی افسر یا سپاہی یا خلاصی جہازی یا ہوائی نوکری پر سے بھاگ آیا ہے۔ اس افسر یا سپاہی یا خلاصی جہازی ہوائی فوجی کو پناہ دے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائینگی۔

مستثنےٰ یہ حکم اس حالت پر محیط نہیں ہے۔ جب کہ زوجہ اپنے شوہر کو پناہ دے

ابتدائی ضابطہ جرم دفعہ ہذا قابل دست اندازی پولیس ہے۔ اور ابتداءً وارنٹ جاری ہوگا اور قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ

شرح

دفعہ ہذا جیسا کہ دفعہ ۱۳۱ تعزیرات ہند میں بغاوت میں اعانت کرتا ہے۔ اور اگر اعانت کے باعث بغاوت کا ارتکاب ہو جاوے۔ تو شخص بدفعہ ۱۳۲ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوتا ہے۔ معہذا بدفعہ ۱۳۳ حملہ میں اعانت کرنا جرم ہے۔ اور اگر اعانت سے حملہ بجانب کسی افسر یا سپاہی یا خلاصی جہازی یا ہوائی کے افسر بالادست پر جبکہ وہ اپنے عہدے کے فرائض منصبی کو انجام دے رہا ہو ہو جاوے۔ تو وہ شخص بدفعہ ۱۳۴ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوگا۔ گویا جو تعلق دفعہ ۱۳۱ سے دفعہ ۱۳۲ تعزیرات ہند کو ہے۔ تو ویسا ہی تعلق دفعہ ہذا کا دفعہ ۱۳۳ تعزیرات ہند سے ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

اجزائے قانونی ثبوت طلب وہی ہیں۔ جو بدفعہ ماقبل مطلوب ہیں محض اس دفعہ میں اعانت کی وجہ سے حملہ کا ارتکاب ہو جانا ضروری ہے۔ اور باقی اجزائے قانونی مطلوبہ وہی ہیں۔ جو بدفعہ ۱۳۳ تعزیرات ہند میں ہیں

فرد قرار داد جرم

ترتیب فرد قرارداد جرم مطابق دفعہ ماسبق ۱۳۳ تعزیرات ہند ہوگی۔ محض یہ اضافہ ہوگا۔ کہ حملہ نتیجہ اعانت ہوگا۔ کہ اعانت کے بموجب حملہ کا ارتکاب کیا ہے"

کسی سپاہی یا خلاصی جہازی یا ہوا باز کے نوکری پر سے بھاگ جانے میں اعانت کرنا

دفعہ ۱۳۵:۔ جو کوئی شخص ملکہ معظمہ کی فوج بحری یا ہوائی کے کسی افسر یا سپاہی یا خلاصی جہازی یا ہوائی کے نوکری پر سے بھاگ جانے میں اعانت کرے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائینگی

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت اور ناقابل راضینامہ ہے اور قابل تجویز بذریعہ کسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم ہے"

شرح

بدفعہ ہذا کسی افسر یا سپاہی یا خلاصی جہازی یا ہوائی کے نوکری پر سے بھاگ جانے میں اعانت کرنا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور بغرض تقسیم احکام دفعات ۱۵۴- آرمی ایکٹ ۱۹۱۱ء واقعات ۱۹۱۱ء ابواب ۵۰ دفعہ ۲۶ ایکٹ ۳۲ سنہ ۱۹۳۴ء میں

اس کے امکان میں تھا۔ اگر وہ اپنی خدمت منصبی میں بحیثیت ناخدا یا مہتمم کے غفلت نہ کرتا یا مرکب تری کے انتظام میں کچھ نقص نہ ہوتا۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ورابتداً سمن جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت اور ناقابل راضینامہ ہے اور قابل تجویز پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوئم ہے اور بطور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔

شرح

بدفعہ ہذا کسی سوداگری مرکب تری کے ناخدا یا مہتمم کی غفلت سے کسی ملکہ معظمہ کے فوج بحری یا ہوائی فوجی مفرور کا نوکری سے بھاگے ہوئے کا چھپا ہوا ہونا مستوجب قرار دیا گیا ہے۔ اور اگر اس مفرور بصرعہ دفعہ ماسبق کو دانستہ پناہ دی گئی ہو تو بتحت دفعہ ۱۳۶ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم یا مہتمم یا ناخدا سوداگری مرکب تری کا ہو (۲) ملکہ معظمہ کی فوج بحری یا ہوائی کا ملازمت سے مفرور ہونا (۳) ملزم مذکور کا غفلتاً یا تنظیم نقص مرکب تری سے مفرور کا چھپا ہوا ہونا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول۔ تم فلاں ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں:

تم فلاں شخص ملزم نے بایام وتاریخ و مقام فلاں مہتمم سوداگری فلاں مرکب تری ہوتے ہوئے مسمی فلاں ملازم فوج بحری ملازمت سے بھاگے ہوئے کو غفلتاً چھپنے کا موقعہ دیا ہے (یا تنظیم نقص مرکب تری کی وجہ سے) جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۳۷ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

عدول حکمی میں کسی سپاہی یا خلاصی جہازی یا ہوائی کی اعانت کرنا

دفعہ ۱۳۸:۔ جو کوئی شخص کسی فعل میں اعانت کرے۔ جسکو وہ ملکہ معظمہ کی فوج بحری یا ہوائی کے کسی افسر یا سپاہی یا خلاصی جہازی یا ہوائی کی جانب سے

درجہ اول یا دوم ہے"

شرح

بدفعہ ہذا بجز زوجہ کے شوہر خود کو پناہ دینے کے کسی شخص کا کسی ملکہ معظمہ کے فوج بحری یا خشکی جہازی یا ہوائی افسر یا سپاہی نوکری پر سے بھاگے ہوئے کو حسب معنی دفعہ ۲۱۶ ب تعزیرات ہند کوئی جائے پناہ یا کھانے یا پینے کی چیزیں یا زر نقد کپڑے یا ہتھیار یا گولی بارود یا سواری کا بہم پہنچانا یا گرفتاری سے بچنے میں کسی نوع سے مدد دینا قابل سزا ہوگا - اور دفعات ۱۳۰ و ۱۵۷ و ۲۱۲ و ۲۱۶ و ۲۱۶ الف تعزیرات ہند میں بھی مجرمان مندرجہ جرائم دفعات پناہ دینا قابل سزا قرار دیا گیا ہے - اور دفعہ ہذا دفعات ۵۲ انڈین آرمی ایکٹ ۱۹۱۱ء و دفعہ ۳۵ ایکٹ ۳۴ سنہ ۱۹۳۳ء میں بھی متعلق ہے - اور پناہ دینا بدفعہ ہذا دانستہ یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ ملازم مندرجہ دفعہ ہذا مفرور ہے ثابت ہونا چاہیے -

اجزاء قانونی ثبوت طلب

مفرور کا ملازم فوجی مندرجہ دفعہ ۱۳۶ تعزیرات ہند ہونا (۲) ملزم کا جاننا یا باور کرنے کی وجہ رکھنا - کہ فوجی مذکور ملازمت سے بھاگا ہوا ہے (۳) ملزم کا مفرور مذکور کو حسب معنی دفعہ ۲۱۶ ب تعزیرات ہند پناہ دینا (۴) پناہ دہندہ کا مفرور کی زوجہ نہ ہونا"

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول - تم فلاں شخص ملزم پر الزام حسب ذیل قائم کرتا ہوں -

تم فلاں شخص ملزم نے بایام فلاں تاریخ بمقام فلاں قسمی فلاں افسر فوجی مفرور ملازمت ملکہ معظمہ کو دانستہ اپنے گھر میں چھپایا ہوا تھا - جس میں تم مرتکب جرم دفعہ ۱۳۶ تعزیرات ہند ہوئے ہو جو قابل تجویز عدالت مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کے ہے - اس لئے میں حکم دیتا ہوں - کہ تمہارا تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے"

دفعہ ۱۳۷: - فراری نوکر کسی سوداگری مرکب تری میں ناخدا کی غفلت سے چھپا ہونا

اس سوداگری مرکب تری کا ناخدا یا مہتمم جس میں کوئی ایسا شخص چھپا ہو، جو ملکہ معظمہ کی فوج بحری یا ہوائی کی نوکری سے بھاگ گیا ہے جرمانہ کی سزا کا مستوجب ہوگا، جو پانسو روپیہ سے زیادہ نہ ہو - گو اس چھپے ہونے کا اس کو علم نہ ہو، مگر شرط یہ ہے کہ اس چھپے ہونے کا معلوم کر لینا

اشخاص جو جنگی آئین کے تابع ہیں

دفعہ ۱۳۹ :- کوئی شخص جو جنگی آئین انڈین آرمی ایکٹ سنہ ۱۹۱۱ء یا انڈین بحری قواعد ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء یا ایکٹ ہوائی فوج ۴۵ سنہ ۱۹۳۳ء کے تابع ہو۔ تو وہ شخص ان جرموں میں سے کسی جرم کے پاداش میں جن کی تعریف اس باب میں کی گئی ہے مستوجب سزا نہ ہوگا۔

شرح

دفعہ ہذا بجائے سابقہ دفعہ ۱۳۹ تعزیرات ہند کے جدید وضع ہوئی ہے جس میں قرار دیا گیا ہے۔ کہ جو اشخاص جن کی آئین فوجی ایکٹ سنہ ۱۹۱۱ء یا انڈین بحری قواعد ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۹۳۴ء ایکٹ ہوائی فوج ۴۵ سنہ ۱۹۳۳ء کے تابع ہوں۔ تو کوئی شخص کسی جرم باب ہذا کے ماتحت قابل سزا نہ ہوگا۔ بلکہ وہ زیر ایکٹ ہائے مذکور کورٹ مارشل یا بطور دیگر تحت ایکٹ ہائے مذکور قابل سزا ہوگا۔

سپاہیانہ لباس پہننا یا سپاہیانہ نشان لئے پھرانا

دفعہ ۱۴۰ :- جو کوئی شخص کہ ملکہ معظمہ کی افواج بحری یا ہوائی کا سپاہی نہ ہو۔ کوئی ایسا لباس پہنے یا ایسا نشان لئے پھرے۔ جو اس لباس یا نشان کے مشابہ ہو۔ جو ویسے سپاہی خلاصی جہازی یا ہوائی مستعمل کرتے ہوں، اس نیت سے کہ وہ ایسا سپاہی سمجھا جاوے۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دی جائے گی، جس کی میعاد تین مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار پانسو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتدا سمن جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت اور ناقابل راضینامہ ہے اور قابل تجویز ہر ایک مجسٹریٹ ہے۔ اور سرسری طور پر تجویز کیا جا سکتا ہے۔

شرح

بدفعہ ہذا سپاہیان فوجی و خلاصی جہازی یا ہوابازکا لباس یا کوئی نشان

عدول حکمی جانتا ہے۔ تو اگر اس فعل عدول حکمی کا ارتکاب اس اعانت کے باعث سے وقوع میں آئے، تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم قید کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا اور قابل ضمانت اور ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم ہے۔

شرح بہ دفعہ ہذا عدول حکمی کسی سپاہی یا خلاصی یا ہوائی میں اعانت کرنا اور اعانت کے مطابق عدول حکمی وقوع میں آئے قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور دفعہ ۱۰۰ آرمی ایکٹ ۱۹۱۱ء میں دانستہ تنظیم ترتیب فوجی میں نقص یا کسی حکم قانونی کی مطابقت نہ کرنا ہوتا ہے۔ اور نیز ضمیر دانستہ وگستاخانہ طریق سے افسر کے حکم جائز میں تعرض ماتحتی استعمال کرنا یا قانونی دفعہ ۱۰ انقاحی ایکٹ ۱۸۵۸ء کے خلاف عمل کرنا بموجب کورٹ مارشل قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) کسی افسر سپاہی یا خلاصی جہازی یا ہوائی کو حسب معنی دفعہ ۱۳۸ تعزیرات ہند عدول حکمی کرنا (۲) ملزم کی اعانت سے عدول حکمی مذکور کا واقعہ ہونا (۳) ملزم کا اپنے فعل اعانت کے نتیجہ عدول حکمی کو جاننا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں جب کہ فلاں افسر جہازی ملکہ معظمہ نے فلاں خلاصی جہازی کو فلاں حکم قانونی دیا تھا۔ تم نے اس خلاصی کو ترغیب عدول حکمی سے تعمیل حکم قانونی میں انکار کرا کر یا باز رکھا ہے۔ باوجودیکہ تم نتیجہ عدول حکمی کو جانتے تھے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۳۸ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور مجسٹریٹ درجہ اول عمل میں آوے۔"

ملازمت بحری ہند سے دفعات مرقومہ بالا کا تعلق **دفعہ ۱۳۸ (الف)** دفعہ ہذا بموجب ایکٹ ۳۵ ۱۹۳۴ء منسوخ کی گئی ہے۔"

شرح

دفعہ ہذا میں تحفظ عافیت و آسائش عامہ کو ملحوظ رکھنے کے لئے مجمع خلاف قانون کو تعریف منتشیات عامہ کا پابند کیا ہے جس سے نہایت ضروری ہے کہ ہمیشہ ہر مقدمہ کے واقعات اور خاص حالات پر لحاظ کیا جاوے۔ کہ آیا وہ حق حفاظت خود اختیاری جسم اور مال مناسب طریقہ قانونی کے حدود میں استعمال کیا گیا ہے۔ یا کہ کسی حق یا حق خیالی کی مطلب برآری کو پیش نظر رکھکر حق حفاظت خود اختیاری کو وسیلہ بنایا گیا ہے۔ اور محض جمع ہونا پانچ یا زیادہ اشخاص کا بمشورت تجاویز آئندہ یا حصول استفادہ استحقاق جائز بلا اختلال امن مجمع ناجائز نہیں ہوتا ہے۔ مگر جہاں مجمع جمع ہونے کے وقت جائز ہو۔ اور بعدہ غرض مشترک ناجائز ہو جاوے۔ تو وہ مجمع بھی ناجائز مجمع ہوگا۔ اور مجمع ناجائز کے لئے بشہادت امور ذیل کا اثبات ضروری ہے۔ اول پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص کا اجتماع ہو۔ دوم جملہ شہر کی غرض مشترک ہو۔ اور منجملہ اغراض مبینہ دفعہ ۱۴۱ کوئی ایک یا کئی اغراض مد نظر ہوں سوئم اور ہر ایک شریک مجمع کا اس غرض ناجائز سے علم رکھتا ہو۔ اور اس کا اشتمال قصداً ہو۔

اور جہاں باجتماع کثیر التعداد اشخاص مجمع خلاف قانون ہو جس سے امن خلائق میں خلل کا اندیشہ ہو تو حسب دفعہ ۱۲۷ ضابطہ فوجداری ہر ایک مجسٹریٹ یا عہدہ دار مہتمم پولیس سٹیشن مجاز ہے۔ کہ اس مجمع کی ویسی جماعت کو منتشر ہو جانے کا حکم دے۔ اور ان کو لازم ہے۔ کہ منتشر ہو جائیں۔ اور جہاں کہیں کوئی مجسٹریٹ ویسے مجمع کو بمدد قوت فوجی منتشر کرنا مناسب سمجھے۔ تو زیر دفعہ ۱۳۰ ضابطہ فوجداری اس کو اختیار ہے۔ کہ کسی افسر کمیشن یافتہ یا غیر کمیشن یافتہ جو ملکہ معظمہ کی افواج کے کچھ سپاہیوں کا کمانیر ہو یا اشخاص والنٹیر کا کمان افسر ہو۔ ان کو حکم دے کہ وہ مجمع کو منتشر کردیں اور منجملہ اس مجمع کے جن اشخاص کی گرفتاری کے لئے مجسٹریٹ حکم دے۔ ان کو گرفتار کیا جاوے گا۔ اور گرفتاری میں کم تشدد عمل میں لایا جاویگا۔ کہ جس سے ان کی ذات یا مال کو کم نقصان پہونچے۔

اور مختلف اشخاص مذہبی عقائد کے لحاظ سے جلوس نکال لیتے ہیں۔ جن کے گذرنے کے لئے حسب دفعہ ۳۰ قانون پولیس گذرگاہیں و اوقات مقرر کی جاکر بذریعہ نوٹس ان کے علم میں لایا جاتا ہے۔ اگر وہ اس نوٹیفکیشن کے خلاف عمل کریں۔ تو ان کا عمل بہ تعمیل قانون تعرض کرتا ہوتا ہے۔ اور وہ قابل مواخذہ قانونی قرار دئے جاتے ہیں ؎

پہلی:۔ ہند کی لیجسلیٹو یا اگزکٹو گورنمنٹ یا کسی پریزیڈنسی کی گورنمنٹ یا کسی لفٹنٹ گورنر یا کسی سرکاری ملازم کے اختیار جائز کے استعمال میں جبر مجبرانہ یا جبر مجبرانہ کی نمائش سے

یا وہ نشان یا لباس جوان کی ملازمت کے مشابہ ہو۔ جس کو دیگر اشخاص کے پہننے یا لئے پھرنے
کی ممانعت قانونی کی گئی ہے۔ تاکہ غیر ملازم اشخاص فریبانہ دہوکا دہی نہ کر سکیں اور پبلک غلط فہمی سے
محفوظ رہے۔ اس باب کی دفعات ابتدائے ۱۳۱ لغایت ۱۴۰ میں الفاظ ہوا یا ز ہوائی فوج
و تشریح تحت دفعہ ۱۳۱ بموجب ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۹۲۷ء ایکٹ ۲۵ و ۳۵ سنہ ۱۹۳۴ء تنسیخ و ترمیم کرکے
الفاظ قانون کی ایزادی کی گئی ہے۔ اور دفعہ ۱۳۸ ۔ الف منسوخ کی جا کر دفعہ ۱۳۹ تعزیرات ہند
میں ۔ حوالہ ایکٹ ہائے کیا گیا ہے جس کے مطابق باب ہذا میں عمل درآمد کیا گیا ہے۔ اور جو
وردی یا لباس نیلام میں خرید کر محض برفع سردی و آسائش جسمانی استعمال کی جاوے۔ یا للہو
تماشہ تھی ایٹر میں مستعمل ہو جرم نہ ہوگا اور لفظ لباس سے وردی مراد ہے۔ اور نشان سے مراد تمغہ یا دہاری
عہدہ یا بٹن خاص یا تمغہ جات داخل ہیں گا۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم حقیقتاً وہ عہدہ دار یا سپاہی نہ ہو (۲) ملزم نے ایسا لباس وردی یا نشان عہدہ یا سپاہی یا
خلاصی یا ہوائی ملازم ملکہ معظمہ کا استعمال کیا۔ کہ وہ ایسا سپاہی یا عہدہ دار سمجھا جاوے۔
(۳) وہ لباس یا نشان مشابہ ملازمان ملکہ معظمہ مستعمل تھا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ دوم تم فلاں ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں ہوائی فوج کے فلاں ملازم ملکہ معظمہ
کی وردی اس نیت سے استعمال کی۔ کہ تم ایسے ملازم سمجھے جاؤ۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ
۱۴۰ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ دوم کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔
اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز جرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

(ان جرموں کے بیان میں جو آسودگی عامہ خلائق کے مخالف ہیں)

مجمع خلاف قانون — **دفعہ ۱۴۱** :۔ پانچ یا زیادہ شخصوں کا ہر ایک مجمع
مجمع خلاف قانون کہلائیگا۔ جبکہ ان شخصوں کی جن سے وہ مجمع مرکب ہے۔ غرض مشترک یہ ہو۔ کہ

مجمع خلاف قانون ہے۔ چنانچہ قانون کی عدم مطابعت کرنا یا طریقہ مقررہ قانون میں تعرض کرنا ہر دو الفاظ
امتیاز طلب ہیں، چنانچہ قانون کی تعمیل میں تعرض کرنے کے یہ معنے ہیں۔ کہ قانونی احکام کی مطابعت
نہ کرنا ہوتا ہے۔ مثلاً جائز گرفتاری خود باضافہ تلاشی مقابلہ میں تعرض کرنا مجمعوں یا جلوسوں کو بموجب
نوٹس سپرنٹنڈنٹ پولیس مقررہ راستوں اور اوقات کے مطابق عمل نہ کرنے سے قانون کے تعمیل
میں تعرض کرنا ہوگا۔ اور طریقہ مقررہ قانون کی تعمیل میں تعرض کرنے کے یہ معنی ہیں۔ کہ جو طریق عمل
قانون نے مقرر کیا ہو۔ اسکی تعمیل میں تعرض کیا جانا طریقہ معینہ قانون کی تعمیل میں تعرض کرنا ہوگا۔
مثلاً جب کہ بوجہ پلیگ پڑنے ایک قیام کے سٹیشن ریلوے یا شہر میں داخل ہونے والے اشخاص
کے لئے بموجب ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۹۷ء کوارنٹین میں قیام کرکے داخلے سرٹیفکیٹ کا شروط کیا گیا
ہو اور وہ لوگ قیام کوارنٹین کے لئے حسب معنی دفعہ ہذا متعرض ہوں یا واقف الحال مقدمہ افسر پولیس
تفتیش کے روبرو حاضر ہوکر تحریر بیان میں متعرض ہوں وغیرہ وغیرہ طریق اختیار کردہ طریق عمل
اشخاص طریقہ معینہ قانون کی تعمیل میں متعرض ہوتا ہوگا۔ اور وہ مشترکہ عمل اشخاص حسب معنی دفعہ
۱۴۱ تعزیرات ہند مجمع خلاف قانون ہوگا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

جب کہ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے حسب دفعہ ۳۰ قانون پولیس ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ء بذریعہ نوٹس جلوسوں کو آگاہ
کردیا ہو۔ کہ وہ گذرگاہوں اور سڑکوں مقررہ سے باوقات مقررہ گذریں اور وہ جلوس اور مجمع بغیر
اجازت کے خلاف مقررہ راستوں اور اوقات کے لے جاویں۔ تو انہوں نے قانون کی تعمیل میں حسب
معنی دفعہ ۱۴۱ تعرض کیا ہے۔ اور کسی مجمع منتشر ہوجانے کے حکم کی تعمیل میں انکار کرنا مطلوب نہیں
ہے۔ کیونکہ تعرض تعمیل قانون اور امر ہے۔ اور منتشر ہوجانے کے حکم سے انکار کرنا اور بات ہے
اور باوجود حصول نوٹس پولیس بغیر صریح اجازت کے ان کا عمل قانون کی تعمیل میں تعرض کرنا
ہے۔ اس لئے ملزمان صحیح طور پر حسب دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اور حکم سزا دفعہ
۱۴۵ و ۳۲ قانون پولیس ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ء منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۲ صفحہ ۸۰۶
سنہ ۱۹۳۱ء مدراس ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۱ صفحہ ۴۴۸ سنہ ۱۹۳۱ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ
۹۰۴ - ۳۳ مدراس لاویکلی صفحہ ۶۷۴ - انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء مدراس صفحہ ۶۰۴ - ۴ - مدراس
کریمنل کیسز صفحہ ۵۴ سنہ ۱۹۳۱ء کریمنل کیسز صفحہ ۵۴۸ - ۴ - ۵ مدراس صفحہ ۱۲۳۵ - ۱۷ - آل انڈیا
کریمنل رپورٹ صفحہ ۳۶۱ - ۶۱ - مدراس لا جرنل صفحہ ۲۴۸ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء مدراس صفحہ ۴۵۴

ڈرائیں - یا

شرح بہ ضمن ہذا جب مندرجۂ ذیل سطور میں سے پانچ یا زیادہ اشخاص حصول مقصد خلاف قانون کے لئے کسی ایک گورنمنٹ یا سرکاری ملازم کے اختیار جائز کے استعمال میں اس کو جبر مجرمانہ یا اس کی نمائش سے ڈرا کر باز رکھا جاوے - یا اس نمائش سے ایسا امر کرایا جاوے جس کو وہ کرنا نہ چاہتا ہو - چنانچہ اس طریق عمل خلاف قانون کو زیر دفعہ ۳۴۳ تعزیرات ہند قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے - تاکہ اعلیٰ افسران مبینہ ضمن ہائے دو سرکاری ملازمان کے اختیارات قانونی کی حفاظت رہے "

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک گروہ بہ تعداد ایک ہزار اشخاص نے پولیس سٹیشن میں جا کر ان کو جبر مجرمانہ کی نمائش سے ڈرا کر سرکاری اختیار جائز استعمال سے روک دیا - اور بازار میں شراب و لحم و مچھلی کی فروخت بہ نمائش مذکور بند کر دی اور پولیس کے روکنے پر باز نہیں آئے - بلکہ پولیس پر پتھر پھینکے گئے - ملزمان کے خلاف منجملہ دیگر جرائم کے جرم مجمع ناجائز زیر دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند قائم کیا جا کر سزا دی گئی اور الہ آباد ہائیکورٹ سے اپیل ملزمان نامنظور کیا گیا - کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۹۳ سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد - انڈین کیسز جلد ۹۲ صفحہ ۵۴۱ رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد صفحہ ۲۲۳ - ۲۷ رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۵۴۱

(۲) کسی نوٹیفکیشن پولیس کے خلاف عمل کرنا اور اس نوٹس کا اتباع نہ کرنا مجمع میں تعرض کرنا ہوگا - انڈین کیسز جلد ۱۳۴ صفحہ ۱۲۲۶ - کریمنل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۶۴ - ۵۵ بمبئی صفحہ ۲۵ - ۳۳ بمبئی لاء رپورٹ ۱۹۹ سنہ ۱۹۳۱ء کریمنل کیسز صفحہ ۵۰۲ - آل رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء بمبئی صفحہ ۱۰ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۰ء بمبئی صفحہ ۵۲۰ -

(۳) کسی حکمنامہ پولیس مجریہ قانون پولیس کی تعمیل میں اتباع نہ کرنا - اور پولیس کی ممانعت پر پرواہ نہ کرنا زیر دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند مجمع ناجائز ہوگا - انڈین کیسز جلد ۱۳۲ صفحہ ۱۴ - ۳۵ کیسز ویکلی نوٹ صفحہ ۷۱۶ سنہ ۱۹۳۱ء کریمنل کیسز صفحہ ۵۰۶ - کریمنل لاجرنل جلد ۳۲ - صفحہ ۳۰۸ - انڈین رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ صفحہ ۵۵۸ - ۵۸ کلکتہ صفحہ ۱۳۰۴ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ صفحہ ۱۰۴ -

دوسری: کسی قانون یا طریقہ معینہ قانون کی تعمیل میں تعرض کریں "

شرح ضمن ہذا میں یا پانچ یا زیادہ اشخاص کا قانون یا طریقہ معینہ قانون میں تعرض کرنا

شرح

جب پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص بغرض مشترک کسی ایسے حق کو جس پر کسی وقت قبل از دست اندازی قبضہ ہو۔ اب خلاف ضابطہ عمل کریں یا کسی ایسے حق خیالی کو جس پر بوقت دست اندازی تصرف حاصل نہ ہو اس کی بحالی اور قیام کے لئے باختلال امن و عامہ جبر مجرمانہ یا اس کی نمائش کے ذریعہ سے حاصل کریں یا کسی راستہ کی آمد و رفت یا پانی کے کام میں لانے کے استحقاق یا کسی ہوا خواہی یا روشنی سے فائدہ اوٹھانے سے کسی شخص کو کسی حق سے محروم کریں۔ تو جملہ اشخاص مجمع خلاف قانون کے مجرم ہوں گے"

کیونکہ اصولاً کسی خیالی یا ذہنی حقوق کو پیش نظر رکھکر ممنوعہ وسائل سے عافیت عامہ میں خلل اندازی پیدا کرنا حق حفاظت خود اختیاری عطا نہیں کرتا ہے اور ضمن ہذا میں بھی ممانعت کی گئی ہے۔ کہ خیالی حقوق کے اظہار کو حصول غرض ناجائز کا ذریعہ نہ بنالیا جاوے۔ اور نہ ان قیاسی تخیلات کے حقوق کو جبر مجرمانہ یا اس کی نمائش کے ذریعہ حاصل کیا جاوے اور اگرچہ قانونی نقطہ نگاہ سے ہر ایک شخص اپنے جسم و مال کو خطرہ سے محفوظ رکھنے کا قانونی استحقاق رکھتا ہے۔ لیکن صحیح طریق حصول استحقاق قانونی جس کا چارہ کار ضابطہ دیوانی میں مقرر ہے۔ اس کو نظر انداز کرکے بحمایت خود بجبر استعمال نہیں کر سکتا ہے۔ کہ پانچ یا زیادہ آدمیوں کے ساتھ خلاف قانون اس استحقاق کو حاصل کیا جاوے۔ خواہ ان کا خیال نیک نیتی پر مبنی ہو۔ بہر کیف بمجوں قسم ناجائز رویہ ملزمان اختلال امن پیدا کرتا ہے۔ اس لیے حصول منشائے مذکور کا خلاف ضابطہ اختیار کرنا زیر ضمن ہذا مجمع ناجائز ہوتا ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ جرم مجمع ناجائز میں ہائیکورٹ پٹنہ سے قرار دیا گیا۔ کہ مجمع ناجائز کے خلاف قانونی مقصد منشاء کو ملزمان کے دلی خیالات سے اخذ کرنا ناممکن ہے۔ بلکہ وہ حالات و واقعات مقدمہ سے اخذ کئے جائیں گے۔ اگر چند اشخاص کسی غرض ناجائز کے حصول کے لیے مسلح ہو کر جادیں اس سے ظاہر ہوگا۔ کہ ملزمان کی غرض مشترک مقصد کے حاصل کرنے کی تھی اس مقدمہ میں ہندو مسلم میں بکرا عید پر اعتراض تھا کہ گاؤ کشی نہ کی جاوے۔ چنانچہ مسلمانوں نے عام طور پر چھپے ذبح نہ کرنے کو تسلیم کرلیا تھا۔ اور ہندوؤں نے گائے کے ذبح کرنے کی ممانعت کی۔ اور مہلک اسلحہ سے مسلح ہو کر ہندوؤں نے مسلمانوں پر حملہ کردیا جس میں چند مسلمان ہلاک ہو گئے۔

تیسری: کسی نقصان رسانی یا مداخلت بیجا مجرمانہ یا کسی اور جرم کا ارتکاب کریں۔ یا

شرح

حسب ضمن ہذا جب پانچ یا زیادہ اشخاص حسب معنی دفعہ ۴۲۵ نقصان رسانی یا حسب دفعہ ۴۴۱ تعزیرات ہند یا کسی اور جرم حسب تعریف دفعہ ۴۰ تعزیرات ہند بغرض مشترک ارتکاب کریں۔ وہ جملہ اشخاص مجمع خلاف قانون کے مرتکب کہلائینگے اور زیر دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوں گے۔ اور اگر بارتکاب نقصان رسانی یا مداخلت بیجا مجرمانہ کے ارتکاب میں کوئی اور جرم علاوہ جرم دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند کے واقعہ ہوجاوے تو ملزمان اس جرم کے بھی مرتکب ہوں گے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں ڈگریدار کو مدیون ڈگری کی اراضی پر بذریعہ دخل قبضہ اراضی اس وقت کردیا گیا تھا۔ جب کہ مدیون ڈگری اپنی فصل مزروعہ درد کرچکا تھا۔ چنانچہ ڈگریدار معہ اس کے دو لپسران اراضی مقبوضہ میں ہل چلا رہے تھے۔ کہ مدیون ڈگری معہ پانچ ہمراہی معاونین اراضی میں داخل ہوکر ڈگریداران کو ہل چلانے سے روکنے کے لئے مداخلت بیجا مجرمانہ سے بزور عمل کیا جس پر باہم لڑائی میں ڈگریدار قابض کا ایک پسر ہلاک ہوگیا تھا۔ اور ملزمان کو بجرم دفعہ ۳۰۲ و ۱۴۹ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ ہائیکورٹ لاہور میں اپیل ملزمان پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ تکمیل جرم مجمع خلاف قانون کے لئے عام مدعا مشترکہ کا جرم بالمشورہ ثابت کرنا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ الب متفقہ ارادہ بحالات واقعات مقدمہ اخذ کیا جاویگا۔ اور مشترکہ حملہ پانچ یا زیادہ شخصوں کا کرنا ایک معقول اور واجب نتیجہ اس امر کا ہے۔ کہ ان جملہ اشخاص کی غرض اور مدعا مشترک تھا۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۵۔ اور اپیل ملزمان نامنظور اور حکم سزا بحال کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۷۶۴ سنہ ۱۹۲۷ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۰ صفحہ ۲۳۲ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۱۹۳۔ لاہور لا جرنل صفحہ ۲۰۹ - ۲۲۸ - لا رپورٹ صفحہ ۲۷۳

چوتھی: کسی شخص پر جبر مجرمانہ یا جبر مجرمانہ کی نمائش کرنے کے ذریعہ سے کوئی مال لے لیں یا اس پر قبضہ کرلیں یا کسی شخص کو کسی راستہ کی آمد و رفت یا کسی پانی کے کام میں لانے کے استحقاق یا کسی غیر مادی استحقاق کے تمتع سے جو شخص مذکور کے قبضہ میں ہو۔ یا جس سے اس کو تمتع ہو۔ محروم کریں یا کسی استحقاق یا استحقاق خیالی کو کام میں لا دیا

نگرانی ہائیکورٹ پٹنہ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا ہے۔ کہ جب عدالت ماتحت سے ملزم بالنصاف بری ہوا ہے۔ تو ہائیکورٹ نگرانی میں مداخلت نہیں کرے گی۔ نگرانی نامنظور کی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۰۹۰ سنہ ۱۹۳۵ء پٹنہ۔ انڈین کمیشنر جلد ۱۵۷ صفحہ ۴۷۔

(۵) کوئی قانونی قاعدہ نہیں ہے۔ کہ جس سے جو تخیلات انسانی کسی امر خلاف قانون سے مجروح ہو گئے ہوں۔ ان خیالات کے اسباب کو روکنے کے لیے جبر اور سختی کے استعمال کا حق کسی شخص یا اشخاص کو دیا گیا ہو۔ اور نہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگر یہ افواہ ہو کہ اہل اسلام قانون سے باہر ایک مقام پر ایک گائے ذبح کریں گے۔ اور گرد و نواح کے اہل ہنود کو یہ حق حاصل ہو کہ وہاں لاٹھیوں کے ساتھ جمع ہو کر قانون کو اپنے ہاتھوں میں لے کر عمل کریں۔ اور ایسے فعل کسی گروہ اشخاص کو قانون نے تسلیم نہیں کیا ہے اور کسی جماعت کے ممبران مجاز نہیں ہیں۔ قربانی گائے کو بالمقابل اشخاص سے جن کا یہ ارادہ مذکور نہیں ہے۔ اُن کو لاٹھیوں کے ساتھ بجبر و سختی رد کیا جاوے۔ حالانکہ اُس متقابلی اشخاص کا یہ منشا نہیں تھا۔ کہ کسی مقبرہ یا اور مقدس جگہ ان کے خیال کے مطابق گائے کو ذبح کیا جاوے۔ ایسے حملہ آور مجمع کا ہر ایک فعل خلاف قانون ہوگا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۲۹ سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد۔ انڈین کمیشنر جلد ۱۰۹ صفحہ ۲۶۔

پانچویں:۔ جبر مجبر مانہ یا جبر مجبرمانہ کی نمائش کرنے کے ذریعہ سے کسی شخص کو اس فعل کے کرنے پر جس کا کرنا قانوناً واجب نہ ہو۔ یا ایسے فعل کے ترک کرنے پر جس کے کرنے کا وہ قانوناً مستحق ہو۔ مجبور کریں''

شرح بہ ضمن ہذا جبر مجبرمانہ یا اُس کی نمائش سے حسب معنی ۳۳ تعزیرات ہند کوئی فعل کرانا جس کا کرنا واجب نہ ہو۔ یا کوئی فعل ترک کرانا جس کے کرنے کا وہ مجاز ہو۔ اُس کو مجبور کیا جائے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس مستغیث بمعہ اپنے سیری زراعت کے کھیت خود میں ہل چلا رہا تھا۔ اور دوسری طرف اپنے کھیت کو کھال سے باری کا پانی دے رہا تھا۔ کہ بکر معہ جہہ کس ہمراہیان خود کے زید کو جبر مجبرمانہ کے نمائش

اور سیشن کورٹ سے ملزمان سزایاب ہوئے، اپیل پر ہائیکورٹ سے مزید قرار دیا گیا۔
کہ مجمع ناجائز کا مقصد زیر دفعہ ۱۴۱ ضمن ۴ ہے۔ اور جملہ ملزمان پر مجمع ناجائز مذکور کی
قانونی تعریف صادق آتی ہے۔ کہ انہوں نے جبر بجبر مانہ کی نمائش سے اپنے خیال خود کو خلاف
قانون استعمال کیا ہے۔ ملزمان کے اپیل نامنظور کئے گئے۔ اور سزا مختلف جرائم بدفعہ ۱۴۳ و
۱۴۴ وغیرہ بحال رکھی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۵۹۶ سنہ ۱۹۲۸ء پٹنہ - انڈین کیسیز جلد ۱۰۹
صفحہ ۵۰۴ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ صفحہ ۵۶۲ - ۱۰ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۴۰

(۲) ایک مقدمہ میں فریقین کے خلاف بالمقابل جرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند تھا جن کو سیشن کورٹ
سے بری کیا گیا۔ گورنمنٹ پلیڈر کے اپیل پر اودھ چیف کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ جب ایک فریق
اشخاص اپنے حقوق کی حفاظت جس پر وہ قابض تھا، اور اس پر امن قبضہ کو قائم رکھتا تھا خواہ
قبضہ کسی دستاویز کے ذریعہ سے ہو۔ یا بلا دستاویز ہو۔ اس کی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا ہے
کہ وہ زیر دفعہ ۱۴۱ ضمن ۴ کہ وہ کسی حق یا خیالی حق کو خلاف قانون استعمال میں لا رہا ہے۔ اور جب
کسی مال پر کسی شخص کا قانونی قبضہ ہو۔ اور وہ اس کے قائم رکھنے کے لئے طاقت خود کا استعمال
کرے۔ تو وہ کسی حق خیال کو استعمال نہیں کر رہا ہے۔ بلکہ وہ ناجائز مداخلت کو روکتا ہے۔ ملزمان کو
شبہ کا فائدہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ درخواست اپیل گورنمنٹ پلیڈر نامنظور کی گئی۔ کریمنل لاجرنل
جلد ۳۴ صفحہ ۸۴۸ سنہ ۱۹۳۳ء اودھ - انڈین کیسیز جلد ۱۴۴ صفحہ ۲۶۲ سنہ ۱۹۳۳ء - کریمنل
کیسیز صفحہ ۴۰ - ۱۰ - اودھ ویکلی نوٹ نمبر ۸۰۸ - انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء اودھ صفحہ ۲۵۱
آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء اودھ صفحہ ۲۷۹

(۳) ایک مقدمہ میں ملزمان کی غرض فریق مقابل کو زدوکوب کرنے کی تھی۔ جس میں ایک
مستغیث کو مضروب کیا۔ چونکہ تعداد ملزمان پانچ سے زائد تھی۔ اس لئے بدفعہ ۱۴۸ و ۳۲۴
تعزیرات ہند سزا دی گئی اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے درخواست ملزمان نامنظور کرنے پر ہائیکورٹ
پٹنہ میں درخواست پر قرار دیا گیا۔ کہ جب حسب منشاء دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند مدعا ضرر پہنچانا تھا
جو پہنچایا گیا۔ اس لئے حکم سزا بدفعہ ۱۴۸ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ اور حکم دفعہ ۳۲۴
تعزیرات ہند قائم رکھا جا کر حکم دیا گیا۔ کہ جب دو مختلف حکم خلاف واقعات دئے جاویں وہ خلاف
قانون ہیں۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۲۴۳ - پٹنہ - انڈین کیسیز جلد ۱۱۶ صفحہ ۲۴۳۔ ۵

(۴) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند میں ملزم عدالت سے بری کیا گیا تھا جن کی

سے پانی کے کھال کو بند کر دیتے ہیں۔ اور ہل چلانے سے باز رکھتے ہیں۔ تو بکر و ہمراہیان جن کی غرض مشترک تھی۔ حسب معنی دفعہ ہذا مجمع ناجائز کے مجرم ہوئے۔ تو قانوناً زید بمعہ اپنے ہمراہیان تا حد انسداد جبر مجرمانہ ملزمان پر بمنشاء دفعہ ۱۰۵ الشرائط دفعہ ۹۹ ضمن اختیارات قانونی عمل میں لا کر اس کا دفعیہ کر سکتا تھا۔ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۳۱۵۔

(۲) اور ایک جلسہ میں چند ممبران جو پانچ سے زائد تھے۔ دیگر حاضرین جلسہ کو ایک رزولیوشن کے پاس کرنے کے حلف اٹھانے کی طرف متوجہ کیا۔ اور مخاطب حاضرین نے حلف اٹھانے سے انکار کیا۔ جس پر ملزمان نے بنا راضگی ان کو دھمکایا۔ اس پر انہوں نے حلف اٹھا لیا۔ مگر چونکہ یہ امر واقعہ عدالت سے ثبوت جرم دفعہ ۳۴۳ تعزیرات ہند ثابت شدہ تصور کیا گیا ہے۔ ملزمان کو بضمن ہذا سزا دی گئی۔ اور ملزمان کا اپیل سشن کورٹ میں پیش ہوا لیکن سشن جج نے بہ ضمن ۵ دفعہ ۱۴۱ اپر حصر کر کے اپیل نامنظور کیا۔ چنانچہ ہائیکورٹ رنگون سے جرم دفعہ ۱۴۱ ضمن ۵ تعزیرات ہند ثابت شدہ تصور نہیں کیا گیا۔ اس لئے ملزمان بری کئے گئے۔ اور صورت واقعہ کو زیر دفعہ ۱۴۱ ضمن ۵ متعلق قرار نہیں دیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ سنہ ۱۹۲۵ء رنگون صفحہ ۱۱۸۶ و انڈین کیس جلد ۸۸ صفحہ ۷۰۶ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء رنگون صفحہ ۲۴۳-۲ برما لا جرنل صفحہ ۸۰۔

تشریح:۔ ممکن ہے۔ کہ کوئی مجمع جو جمع ہونے کے وقت خلاف قانون نہ تھا بعد ازاں مجمع خلاف قانون ہو جائے۔

شرح

پانچ یا زیادہ اشخاص جو جمع ہونے کے وقت مجمع جائز تھا۔ بعد میں خاص غرض ناجائز کی تکمیل کے لئے عام ارادہ مشترک ہو جاوے تو وہ مجمع ناجائز ہو جائیگا۔"

رولنگز آف ہائیکورٹس

محض اجتماع کثیر التعداد اشخاص کو قانون مجمع ناجائز نہیں بناتا ہے۔ تا وقتیکہ ان کا مدعا یہ تکمیل غرض مشترک خلاف قانون طریق سے حسب معنی دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند اختیار کیا جا کر عمل نہ کیا جاوے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۹۸۷ سنہ ۱۹۲۵ء ناگپور جوڈیشل کمشنر کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۱۳۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء ناگپور صفحہ ۲۶۰۔

دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ
مہینے تک ہوسکتی ہے ۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی ۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے ۔ اور ابتدا سمن جاری ہوگا ۔ اور
قابل ضمانت اور ناقابل راضینامہ ہے ۔ اور قابل تجویز ہر ایک
مجسٹریٹ سے اور بموجب ضابطہ سرسری بھی تجویز کیا جاسکتا ہے ۔

شرح

زیر دفعہ ہذا کوئی مجمع ناجائز نہیں ہوتا ہے ۔ تاوقتیکہ مجمع ناجائز
یا اس کا شریک حصول غرض مشترک کسی فعل ناجائز جیسا دفعہ ۱۴۱
ضمن ہائے متعلقہ میں سے کسی کے تحت داخل نہ ہو ۔ اور اس نے بغرض مذکور شرکت نہ کی ہو ۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص کا مجمع ناجائز
ہونا (۲) اور شرکائے مجمع کا مدعا منجملہ پانچ اغراض
تحت دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند میں سے کسی ایک کے تحت ہونا (۳) ملزم کا دانستہ حصول مدعا
مشترک شریک ہونا (۴) جملہ شرکائے مجمع ناجائز کا غرض مشترک سے لاعلم نہ ہونا ۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں آپ فلاں شخص ملزم پر الزام
جرم ذیل قائم کرتا ہوں ۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں ہمراہ دیگر دس کس شرکائے مجمع ناجائز کے
مسمی فلاں شخص مستغیث کے کھیت میں ، جانا سے پانی آنا جبر مجرمانہ سے روک دیا ہے
جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند ہوئے ہو ۔ جو قابل تجویز مجھ مجسٹریٹ درجہ
اول کے ہے ۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں ۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں مالک اراضی خود سے بیدخل
ہوگیا تھا جس نے کچھ عرصہ کے بعد بہمراہی دیگر
معاونین جنکی تعداد پانچ سے زائد تھی ۔ زمین پر قبضہ کرنے کے لئے گیا ۔ اور جبر مجرمانہ بمقابلہ غاصب
اراضی عمل میں لایا ۔ جس پر مقدمہ ۱۴۳ تعزیرات ہند قائم ہوکر سزا ہوئی تھی ۔ چنانچہ ہائیکورٹ
سے قرار دیا گیا ۔ کہ اصل مالک جب اراضی سے بیدخل ہوچکا ہو ۔ اور دیگر شخص قابض ہوچکا ہو ۔
وہ جبر مجرمانہ سے بامداد دیگر مداخلت نہیں کرسکتا ہے ۔ کریمنل لا جرنل جلد ۵ صفحہ ۱۹ ۔

کوئی تجویز کرنا حسب معنی دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند صحیح نا جائز نہیں ہوتا ہے۔ درخواست ڈسمس کی گئی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۲۳۴ سنہ ۱۹۲۶ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۹۲ صفحہ ۹۱۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء رنگون صفحہ ۲۶۳۔ ۴ برما لا جرنل صفحہ ۱۵۹۔

(۶) ایک مقدمہ میں پانچ ملزمان بدفعہ ۱۴۹ و ۱۴۳ تعزیرات ہند عدالت میں زیر تحقیقات تھے منجملہ پانچ کے ایک ملزم کو بری کر کے باقی ملزمان کو بدفعہ ۱۴۹ و ۱۴۳ تعزیرات ہند عدالت سے جداگانہ طور سے سزا دی گئی تھی۔ چنانچہ لاہور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ چار شخصوں کا اجتماع خلاف قانون مجمع ناجائز نہیں ہوتا ہے۔ ورنہ دو حکم جداگانہ بجرم دفعہ ۱۴۳ و ۱۴۹ و دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند حکم دیا جا سکتا ہے۔ اس لئے حکم سزا جرم دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ اور حکم ۱۴۳ تعزیرات ہند قائم رہا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۲ صفحہ ۹۲۳۔ سنہ ۱۹۳۱ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۱ صفحہ ۱۲۱۔

(۷) ایک ملزم کو عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے واقعات کے مطابق بری کیا تھا۔ جس کی نگرانی ہائیکورٹ پٹنہ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ اختیارات خاص ہائیکورٹ تنسیخ حکم برات نگرانی کی صورت میں بحالات واقعات مقدمہ جب کہ برات قانوناً جائز ہے۔ استعمال نہ کئے جائیں گے۔ نگرانی برات نامنظور کی گئی۔ اور حکم عدالت قائم رہا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۰۶۔ سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۷ صفحہ ۳۰۷۔

(۸) جب چند اشخاص نے لاٹھیوں سے حملہ کر نے پر ایک شخص بالمقابل لاٹھی کی ضرب سے ہلاک ہو جاوے۔ تو ثابت ہے کہ دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند علاوہ اصلی مجرم کے جملہ اشخاص بدفعہ ۳۰۲ و ۳۰۴ تعزیرات ہند جیسا کہ صورت ہو ملزم ہوں گے۔ اور یہ امر ضروری نہ ہوگا کہ مقتول کس کی ضرب سے ہلاک ہوا ہے۔ اور ۱۹ کریمنل لا جرنل صفحہ ۱۵۰ صفحہ ۹۵۴۔ الہ آباد۔ و آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد صفحہ ۲۰۴ و کریمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۳۲۳ سنہ ۱۹۳۳ء و آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد صفحہ ۵۳۹ و انڈین کیسز جلد ۱۴۹ صفحہ ۴۶۴ کا حوالہ دیا گیا۔ اور اپیل ملزم نامنظور کیا جا کر حکم سزا قائم رہا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۷ صفحہ ۸۵ سنہ ۱۹۳۶ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۹ صفحہ ۲۰۹۔

(۹) ایک مقدمہ میں پانچ ملزمان نقب زنی کے لئے ایک احاطہ میں جمع تھے اور متعلقہ آلات نقب زنی وا سلحہ سے تیار تھے۔ اور قبل از ارتکاب جرم گرفتار کئے گئے تھے۔ اور عدالت سشن

تو مسلح ممبر بدفعہ ۱۴۴ تعزیرات ہند اور غیر مسلح بدفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند مستوجب سزا قرار دئے گئے ہیں۔ کریمنل لا جرنل جلد ۱۶ صفحہ ۵۹۴ سنہ ۱۹۱۵ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۳۱ صفحہ ۴۴۵ ۱۷ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۹۰۶۔

(۳) چند شخص کا مجمع خلاف قانون جن میں سے بعض اسلحہ مہلک سے مسلح تھے ایک بندہ دریا کاٹ کر اس کا پانی بہایا تھا جس پر مجسٹریٹ درجہ اول نے ملزمان مسلحہ کو بدفعہ ۱۴۴ تعزیرات ہند اور غیر مسلحہ کو بدفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند سزا دی تھی جس کی نگرانی پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ یہ ایک خطرناک اصول ہوگا۔ کہ اجزا جرم کے عدم اثبات پر کسی شخص کو اس جرم کا مجرم قرار دیا جاوے۔ جب کہ ملزم کو بجرم نقصان رسانی زیر دفعہ ۴۳۰ تعزیرات ہند سزایاب کیا جاوے۔ تو وہ خلاف واقعات زیر دفعہ ۱۴۴ و ۱۴۳ تعزیرات ہند سزایاب نہیں ہوگا۔ اس لئے حکم سزا جرائم دفعات ۱۴۳ و ۱۴۴ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ اور ملزمان بری کئے گئے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۱۶ صفحہ ۹۰۲ سنہ ۱۹۱۵ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۳۱ صفحہ ۷۶۶

کسی مجمع خلاف قانون میں یہ جانکر کہ اس کو متفرق ہو جانے کا حکم ہو چکا ہے داخل ہونا یا رہنا

دفعہ ۱۴۵ ۔ جو کوئی شخص کسی مجمع خلاف قانون میں داخل ہو جائے یا داخل رہے۔ یہ جان کر کہ اس مجمع خلاف قانون کو طریقہ مقررہ قانون کے مطابق متفرق ہونے کا حکم ہو چکا ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائینگی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے اور ابتداءً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت و نا قابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز ہر ایک مجسٹریٹ ہے۔

شرح بدفعہ ہذا کسی شخص کا مجمع خلاف قانون میں یہ جان کر کہ اس کو بمنشائے دفعہ ۱۲۷ ضابطہ کسی مجسٹریٹ یا مہتمم پولیس سٹیشن نے

جو بطور حربہ مستعمل ہو۔ اور اس سے احتمال ہلاکت ہو۔ تو وہ شخص شریک جرم قابل سزا ہوگا۔ اور وہ فو ہذا دفعہ ماسبق جرم دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند سے سنگین ہے۔ اور کلہاڑا۔ چھوی۔ پیش قبض وغیرہ ایسی اشیاء ہیں۔ کہ ان سے ہلاکت کا احتمال ہے۔ اور کسی ممبر مجمع خلاف قانون کا اسلحہ مہلک سے مسلحہ ہوکر شامل ہونا اس امر کے باور کرنے کی وجہ رکھتا ہے۔ کہ ہر ایک شریک مجمع خلاف قانون کا ممبر اس کے استعمال کے نتیجہ سے لاعلم متصور نہ ہوگا۔ جس کے نتیجہ کی ستنراد ذمہ واری قانونی دیگر شرکائے غیر مسلحہ پر بھی حسب دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند عاید ہوگی۔"

اور لاٹھی اگرچہ باعث ہلاکت ہوسکتی ہے۔ لیکن وہ حسب مفہوم دفعہ ہذا ایسی شے نہیں ہے جس پر اصل معنی دفعہ ہذا آلہ حرب کا لفظ صادق آوے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) پانچ یا زیادہ اشخاص کا مجمع خلاف قانون ہونا (۲) ملزمان کا منجملہ ممبران مذکور دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند کسی ایک غرض کا پورا کرتا۔ (۳) ملزم کا دانستہ مسلح بحصول غرض مشترک شریک ہونا (۴) ہر ایک شریک مجمع خلاف قانون کا اس مبینہ غرض مشترک سے لاعلم نہ ہونا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر بہ الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں بشمول مجمع خلاف قانون بندوق آلہ ضرب سے مسلح ہوکر مسمیان فلاں فلاں اشخاص کو درخت ہائے اسماء و اراضی مستغیثان مذکور درد کرنے سے روک دیا ہے۔ جس سے تم جرم دفعہ ۱۴۴ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

جب کہ بندوق بغرض مشترک استعمال ہو اسے کے لئے شریک مجمع خلاف قانون کے پاس باوقت ارتکاب جرم موجود ہو۔ تو ملزم زیر دفعہ ۱۴۴ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوگا۔ انڈین کیسز جلد ۷۱ صفحہ ۴۶۵ سنہ ۱۹۲۳ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۳۷۷

(۲) ایک مقدمہ میں منجملہ بیس اشخاص حسب شرکائے مجمع خلاف قانون کے چند اشخاص مسلح تھے

مجمع ناجائز یا کسی شریک کا حصول مدعا مشترک کے لئے بزور عمل کرنا ہے ۔ ورنہ ضروری نہیں ہے کہ بدوران تکمیل مقصد مجمع ناجائز کے کسی شخص کو نقصان پہونچایا جاوے ۔ بلکہ جبر یا سختی کیسی ہی خفیف ہو ، جو بغرض مشترک عام مجمع ناجائز اختیار کی جاوے ۔ جرم بلوہ مکمل ہو جاوے گا ۔ لیکن جہاں بلا سابقہ ارادہ یا غرض مشترک کے دو مخالف فریقین کی لڑائی اتفاقاً ہو جاوے ۔ تو محض تعداد فریقین کے لحاظ سے خواہ ایک ایک فریق کے پچاس پچاس یا زیادہ آدمی ہوں جرم بلوہ نہ ہوگا ۔ تاوقتیکہ وہ اجزائے قانونی مندرجہ دفعہ ۱۴۶ ، تعزیرات ہند بشمول جبر یا سختی عمل میں نہ آویں

رولنگ آف ہائیکورٹس

دفعہ ۱۴۶ کے لئے یہ امر ضروری نہیں ہے ۔ کہ جبر یا سختی کسی خاص شخص یا مدعا علیہ پر براہ راست اختیار کی جاوے ۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۸۲۹ بلکہ شرکائے مجمع ناجائز یا کسی شریک کی جانب سے یہ سختی بالسو کی لکڑی کا ہلانا یا درخت کی شاخ کا کاٹنا حسب منشی دفعہ ۱۴۶ جبر ہوگا ۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۸۳۰ - کرمنیل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۸۲۸ سنہ ۱۹۱۸ء اور دیو دیوانی قوشین کمشنر ۔ انڈین کیسز جلد ۴۶ صفحہ ۸۴۴ - ۱۳۱ اور ویکلی رپورٹ صفحہ ۲ ۳۱ ۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۸۲۹ ۔

(۲) جب شرکائے مجمع ناجائز بغرض مذکور ضرور ضرر شدید پہونچ جاوے ۔ تو بلحاظ حالات واقعات مقدمہ بشمول دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند جملہ شرکائے مجمع ناجائز جبر ، دفعہ ۳۲۳ یا ۳۲۵ تعزیرات ہند کے مجرم ہوں گے ۔ اور جداگانہ احکام سزا بدفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند صادر نہ ہوں گے ۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۹۴۴ سنہ ۱۹۲۱ء کلکتہ ہائیکورٹ انڈین کیسز جلد ۶۱ صفحہ ۳۳ ۸ - کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۹۴۹ و کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۰ ۴۵ - ۳۶ ویکلی رپورٹ کرمنیل صفحہ ۶ - ۱۷ - ۱ انڈین کیسز

(۳) لفظ سختی استعمال دفعہ ۱۴۶ تعزیرات ہند بمعنی جبری نہیں ہے بلکہ یہ سختی جبر ذی روح شے پر بھی محتوی ہے ۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۶ ۳۵ سنہ ۱۹۲۳ء مدراس ۔ انڈین کیسز جلد ۷۲ صفحہ ۶ ۳۵ - ۴۴ مدراس لاجرنل صفحہ ۷ ۵ - ویکلی نوٹ صفحہ ۲۴۵ ۳۲ مدراس لاٹائم صفحہ ۱۹۰ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء مدراس صفحہ ۶۷۳ ۔

(۴) چند مسلمانوں نے معابد گاہ اہل ہنود میں داخل ہو کر نقصان پہونچایا تھا ۔ جس کی ناراضگی سے بموقعہ محرم اہل ہنود نے تعزیوں پر پتھر مارے ۔ جن کے انسداد کے لئے پولیس فائر کرنے پر مجبور ہوئی تھی ۔ اور ۴۳ ملزمان کا چالان بجرم دفعہ ۲۹۶ و ۱۴۷ تعزیرات ہند بعدالت جوائنٹ مجسٹریٹ کیا گیا جن میں سے ۲۳ ملزمان سزایاب ہوئے تھے ۔ اور اپیل پر سشن کورٹ سے ۱۶ ملزمان سزایاب رہے ۔

کرمنیل لاجرنل ... صفحہ ۸۲۱ - ۱۳۰ - ۵۷۵ صفحہ ۳۷۶

مجاز کے حکم پر اس مجمع ناجائز کا منتشر ہونا حسب منشی دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند ضمن دوم تعرض کرنا ہوگا۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۱ صفحہ ۴۴۸ سنہ ۱۹۳۱ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۴۸۹ - ۳۳ مدراس لاء ویکلی صفحہ ۱۶۷۱ - انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء مدراس صفحہ ۱۰۰ - ۴ مدراس کریمنل کیسز صفحہ ۱۴۵ سنہ ۱۹۳۱ء - کریمنل کیسز صفحہ ۵۴۸ - کریمنل لاء جرنل جلد ۳۲ صفحہ ۸۰۶ - ۵۴ مدراس صفحہ ۱۰۲۵ - ۱۲۰ - آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۳۸۱ - ۶۱ مدراس لا جرنل صفحہ ۴۴۸ - آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء مدراس صفحہ ۴۴۸۔

(۴) کسی حکم ضابطہ مشتہرہ زیر دفعہ ۴۲ بمبئی ڈسٹرکٹ پولیس ایکٹ کہ جلوس خاص گزرگاہوں وراستوں سے گزرے اور خلاف ورزی جلوس پر منتشر ہونا۔ زیر دفعہ ۱۴۵ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا انڈین کیسز جلد ۱۳۴ صفحہ ۱۲۲۶ - ۳۳ کریمنل لاء جرنل صفحہ ۴۶ - ۵۵ بمبئی صفحہ ۷۲۵ - ۳۴ بمبئی لاء رپورٹ صفحہ ۱۱۶۹ سنہ ۱۹۳۱ء کریمنل کیسز صفحہ ۹۵۲ - انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء بمبئی صفحہ ۱۰ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء بمبئی صفحہ ۵۲۰۔

(۵) ایک جلوس کانگریس نے مقررہ راستوں کے گذرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اور جب افسر مجاز نے اس جلوس کانگریس کو منتشر ہوجانے کا حکم دیا۔ اور منتشر ہوجانے سے جلوس کانگریس نے انکار کر دیا تھا۔ جو زیر دفعہ ۱۴۵ تعزیرات ہند سزایاب ہوکر بمبئی ہائیکورٹ سے اپیل ملزمان نامنظور ہوکر حکم سزا دفعہ ۱۴۵ تعزیرات ہند قائم رہا تھا۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۳ صفحہ ۶۹۱ سنہ ۱۹۳۳ء - کریمنل کیسز صفحہ ۲۹۷ - ۳۴ کریمنل لاء جرنل صفحہ ۱۴۸۱ - ۶ رپورٹ کلکتہ صفحہ ۰ - آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ صفحہ ۳۶۱ -

بلوہ | دفعہ ۱۴۶: - جب کسی مجمع خلاف قانون یا اس کے کسی شریک کی جانب سے مجمع مذکور کی غرض مشترک کے حاصل کرنے میں جبر یا سختی عمل میں آئے۔ تو اس مجمع کا ہر ایک شخص بلوہ کرنے کے جرم کا مجرم ہوگا۔

شرح بدفعہ ہذا جب کہ شرکائے مجمع ناجائز بہ تکمیل مقصد مشترک جبر یا سختی عمل میں لاویں۔ تو جملہ شرکائے مجمع ناجائز بلوہ کے مرتکب ہوں گے چنانچہ جبر معنی ۳۴۹ تعزیرات ہند ہوگا۔ اور سختی (Violence) کی کوئی تعریف تعزیرات ہند میں نہیں کی گئی ہے۔ اور بلحاظ نوعیت واستعمال سختی سے ہر دو بردو عمارت یا دیگر مال پر شرکائے

اراضی کی کاشت کر رہا تھا ۔ کہ مسمی ہندو داس فریق ثانی نے پچاس آدمی اپنے ہمراہ لے کر موقعہ پر پہونچا اور فریق اول کو کاشت کرنے سے روکا ۔ جس پر باہم لڑائی ہوئی تھی ۔ جس پر ہندو داس وہمراہیان ہندو داس پر جرائم دفعات ۱۴۸ معہ ۱۴۹ و ۳۲۶ تعزیرات ہند میں عدالت مجسٹریٹ سے سزا دی گئی تھی اور عدالت سشن نے ہندو داس وہمراہیان کو محض بدفعہ ۳۲۶ بالضمام دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند قائم کیا گیا تھا ۔ اور دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند کو غیر متعلق قرار دیا تھا ۔ جس کی نگرانی پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا ۔ کہ ملزمان اپیلانٹ کو مجسٹریٹ نے بدفعہ ۳۲۶ و ۱۴۹ تعزیرات ہند معہ دیگر جرائم کے سزا دی ہے ۔ اور سشن جج نے مجمع ناجائز کی غرض مشترک دفعہ ۱۴۹ کے بجائے دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند ملزمان کا ارادہ ضرر شدید پہونچانے کی پیش رفت مجرمانہ فعل پر استدلال کیا ہے ۔ اور دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند میں عام ارادہ اور دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند میں مشترک مدعا سر دو الفاظ مترادف نہیں ہیں ۔ کیونکہ مدعا مجمع خلاف قانون مجموعتہً الیٰ نہیں ہوتا ہے ۔ جیسے کہ چند اشخاص کا عام ارادہ بہ تکمیل پیروی فعل مجرمانہ ہوتا ہے اور مجمع ناجائز کا مدعا بھی قانوناً ناجائز تصور کیا جاتا ہے ۔ جو عام ارادہ چند اشخاص میں فعل مجرمانہ بنفسہ مجرمانہ فعل ہوتا ہے ۔ اس لئے حکم سزا جو دیا گیا ہے ۔ ناقص نہیں ہے ۔ اور واقعات کے لحاظ سے دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند متعلق ہوتی ہے اس لئے حکم سزا حسب رائے سشن جج قائم رکھا گیا کریمنیل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۲۰۵ سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۳ صفحہ ۶۷۶ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ صفحہ ۱۱۷ ۔ پٹنہ صفحہ ۸۵۸ ۔

(۷) جبر یا سختی مشتملہ دفعہ ۱۴۶ تعزیرات ہند سے بزور یا سختی کسی غیر ذی روح شے پر استعمال کرنا بھی حسب معنی دفعہ ۳۴۹ تعزیرات ہند جبر یا سختی عمل میں لانا کہا جائے گا ۔ اور پھوڑا یا بیلچہ کیسا تھ کسی پل کا توڑنا کو بیلچہ وغیرہ یہ اشیائے مہلک ہیں ۔ لیکن حسب معنی دفعہ ۱۴۸ تعزیرات ہند جبکہ پل توڑنے کے لئے سبل یا کسی بیلچہ وغیرہ استعمال کئے جاویں ۔ اس وقت یہ دیسے آلہ تصور نہ ہوں گے ۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۹۳۳ سنہ ۱۹۳۵ء پشاور جوڈیشل کمشنرز کورٹ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۶ صفحہ ۲۳۹ ۔ ۷ رولنگ پشاور صفحہ ۱۲۰ سنہ ۱۹۳۵ء کریمنل کیسز صفحہ ۲۴۹ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء پشاور صفحہ ۶۵ "

بلوہ کرنے کی سزا	دفعہ ۱۴۷ ۔ جو کوئی شخص بلوہ کرنے کا مجرم ہوگا اُسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی ؛

جنہوں نے اودھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں نگرانی پیش کی۔ جس پر قرار دیا گیا۔ کہ اگرچہ مختلف طریق سے ملزمان ممبران خلاف قانون نے بغرض مشترک عمل کیا ہے۔ اور جداگانہ ہر ایک فعل پر جرم کنندگان بلوہ کی تعداد جرائم بڑھائی نہیں جا سکتی ہے۔ بلکہ وہ ایک ہی جرم بلوہ ہوگا۔ اور جہاں مجمع خلاف قانون کے ممبران نے بغرض مشترک مخزیوں پر حملہ کیا۔ اور تحقیر کر کے بہ تکمیل مقصد عام عمل کیا ہے۔ وہ محض ایک جرم بلوہ ہوگا۔ نہ کہ جداگانہ جرائم دفعہ ۲۹۶ و ۱۴۷ تعزیرات ہند میں ملزمان قابل سزا ہوں گے۔ اور عموماً جوڈیشل کمشنرز کورٹ نگرانی میں اس امر پر کہ عدالت ماتحت نے صحیح اندازہ شہادت کا نہیں کیا ہے۔ مداخلت نہیں کرے گی۔ اور کاشی رام وکیسراؤ ملزمان بری کئے گئے۔ اور دیگر ملزمان اپیلانٹ کے حکم سزا قائم رکھے گئے اور بجائے جداگانہ سزائے قید بھگتنے کے ہر دو جرائم کی سزائے قید ایک ساتھ (Concurrently) بھگتانے کا حکم دیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۱۱۷۹ سنہ ۱۹۲۴ء اودھ۔ انڈین کیسز جلد ۸۲ صفحہ ۳۴۳ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء اودھ صفحہ ۵۹۵۔ اودھ لاجرنل صفحہ ۱۱: ۶۹۔

(۵) ایک مقدمہ میں باہم مخالفت فریقین تھی۔ ایک فریق نے دوسرے فریق پر حملہ کیا جس میں لڑائی ہونے پر ہر دو فریق کا ایک ایک آدمی ہلاک ہو گیا تھا۔ اور فریق اول کو معلوم ہوا۔ کہ اس کا مخالف فریق بہ تعداد کثیر اشخاص اول پر حملہ کرنے کو آ رہا ہے۔ جس پر فریق اول نے بحفاظت خود اپنے ہمراہیان کو جمع کر لیا تھا اور فریق دوئم کے اشخاص نے اول حملہ کیا۔ اور ایک پستول کا فائر کیا جس پر فریق ثانی نے ان کو لاٹھیوں سے روکا اور ہر دو فریق کی لڑائی ہو گئی تھی۔ اور ملزمان کو بجرم دفعہ ۱۴۷ اور ۳۰۲ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ الہ آباد ہائیکورٹ میں اپیل ملزمان پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ فریق اول مخالف پارٹی کے حملہ کا انتظار کرتے اگر رہتا تو فرداً فرداً مضروب ہو جاتا۔ اور موقعہ وقت کے لحاظ سے اس نے اپنی حفاظت کے لئے لوگ جمع کر لئے تھے۔ اور حملہ کی روک کے لئے اس کو قانوناً استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل تھا۔ لیکن لوئر کورٹ میں یہ سوال اٹھایا نہیں گیا ہے۔ چنانچہ ہر دو فریق میں سے چند ملزمان کے اپیل منظور کئے گئے۔ اور چند ملزمان کے حکم سزا بحال کئے گئے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۹۹۷ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۷ صفحہ ۵۹۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۳۶۶۔ ۶ لا رپورٹ الہ آباد صفحہ ۸۱۔

(۶) ایک اراضی کے متعلق فریقین میں منازعہ تھا۔ تاریخ وقوعہ کو مستغیث معہ اپنے ہمراہیان کے

دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند خلاف قانون نہ ہوگا۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۹۴۹ لاہور۔ انڈین کیسنر جلد ۷۷ صفحہ ۸۹۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۶۹۲ - ۵ لاہور۔ لاجرنل صفحہ ۵۷۴ اور ایسا ہی سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں غرض مشترک عام مجمع ناجائز بلوہ میں ثابت کیجاوے انڈین کیسنر جلد ۱۵۲ صفحہ ۱۰۶۱۔ سنہ ۱۹۳۴ء کریمنیل کیسنر صفحہ ۱۲۶۶ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء سندھ صفحہ ۱۶۳۔

(۲) ایک مقدمہ میں منجملہ ۱۳ ملزمان کے ۴ ملزمان بدفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند سزایاب ہوئے تھے۔ بہ سلسلہ اپیل ہائیکورٹ الہ آباد سے قرار دیا گیا۔ کہ جب ایک بڑی تعداد ملزمان مجمع ناجائز میں شامل ہو۔ اور بوجہ عدم شناخت ملزمان ۱۳ میں سے ۴ ملزمان کا بجرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند سزایاب ہونا خلاف قانون نہیں ہے۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء الہ آباد صفحہ ۲۳۰ - ۲۱ آل لاجرنل صفحہ ۸۳۹ - ۴ لارپورٹ آل کریمنیل صفحہ ۲۴۰ - کریمنیل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۹۶۵ - انڈین کیسنر جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۱۳ - اور ایسا ہی آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء اودھ صفحہ ۸۵ - ۲۸ کریمنیل لاجرنل صفحہ ۱۰۷ - انڈین کیسنر جلد ۹۹ صفحہ ۲۳۵ -

(۳) بجرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند و ۳۲۳ تعزیرات ہند میں ملزمان کو علیحدہ علیحدہ سزا دی گئی تھی۔ مدراس ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ جداگانہ احکام سزا بدفعہ ۱۴۷ و ۳۲۳ تعزیرات ہند مطابق قانون کے جائز ہیں۔ انڈین کیسنر جلد ۱۴۲ صفحہ ۳۱ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس کریمنیل کیسنر جلد ۱۶ - ۳۷ مدراس لاویکلی صفحہ ۵۰۲ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۲۵۴ - ۶۴ مدراس لاجرنل صفحہ ۴۲ - ۳۴ کریمنیل لاجرنل صفحہ ۳۷۳ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنیل کیسنر صفحہ ۱۴۴ - ۵۶ مدراس صفحہ ۱۴۸ - انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس صفحہ ۱۸۰ - آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس صفحہ ۳۳۸

(۴) چند اشخاص پر جرائم دفعہ ۱۴۷ و ۳۰۷ بشمول دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند لگائے گئے تھے مجسٹریٹ نے جملہ ملزمان کو بری کر کے محض ایک ملزم کو بجرم دفعہ ۳۲۶ تعزیرات ہند سزا دی تھی۔ اودھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ جب الزام بجرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند لگایا گیا ہو۔ تو اصلی جرم میں سزا دی جاسکتی ہے۔ اور حکم سزا دفعہ ۳۲۶ تعزیرات ہند برا نہیں ہے۔ ۲۸ سندھ لارپورٹ صفحہ ۳۰۴

(۵) جب ملزمان پر جرم دفعہ ۱۴۷ و ۵۰۶ تعزیرات ہند عاید کیا جاوے۔ تو لفظ خوف

جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائینگی

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز ہر ایک مجسٹریٹ ہے۔ مگر سرسری کارروائی کے مطابق عمل نہ ہوگا۔

شرح

بدفعہ ہذا جرم بلوہ کی سزا ہے۔ اور مجمع ناجائز کی بدفعہ ۱۴۳ سزا ہے۔ اور دفعہ ۱۴۴ آلہ مہلک سے مسلح ہو کر مجمع خلاف قانون میں شامل ہونا اور بدفعہ ۱۴۵ جبکہ مجمع خلاف قانون کو حسب ضابطہ منتشر ہونے کا حکم ہوگیا ہو شامل رہنا مستوجب سزا ہے۔ اور جب بلوہ کے دوران میں ضرر یا ضرر شدید پہونچے۔ تو جرم دفعہ ۳۲۵ تعزیرات ہند بمشمولہ دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند جب کہ واقعات و حالات سے تائید ہو۔ تو جملہ ملزمان بدفعہ ۱۴۷ ۳۲۵ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوں گے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب

(۱) پانچ یا زیادہ اشخاص کا مجمع ہونا (۲) جملہ شرکاء کا مجمع خلاف قانون کی غرض مشترک حسب معنی دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند ہونا۔ (۳) ملزم کا ممبر مجمع خلاف قانون ہونا۔ (۴) مجمع خلاف قانون کے کسی ممبر یا مجمع مذکور کا بغرض تکمیل غرض مشترک جبر یا سختی عمل میں لانا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول یا دوئم جیسا کہ صورت ہو۔ تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں باشتراک مسمیان فلاں فلاں چھ کس بغرض مشترک مسمیان فلاں فلاں کو راجباہا کا پانی لینے سے روکا ہے۔ اور بہ حیثیت ممبر مجمع خلاف قانون تم نے بہ غرض تکمیل مقصد مذکور بہ جبر و سختی عمل کر کے قانونی استحقاق سے اس کو باز رکھا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے اختیار سماعت کے قابل ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت ہذا عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

اثبات جرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند کے لئے غرض مشترک ملزمان ثابت کی جانی چاہیئے۔ اور جب منجملہ پانچ ملزمان کے دو ملزمان بری ہو جاویں۔ تو دوسرے ۳ ملزمان کا حکم سزا جرم

دلانا Overawe) لفظ دھمکانا (Intimidate) کے مساوی ہے جو دفعہ ۱۲۱ الف تعزیرات ہند و ۵۰۶ تعزیرات ہند میں مشتمل ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۵ صفحہ ۱۴۵ - ۷ رپورٹ آل صفحہ ۹۳۷ - ۳۶ کرمینل لاجرنل صفحہ ۳۶۲ سنہ ۱۹۳۵ء آل لاجرنل صفحہ ۷۶۳ سنہ ۱۹۳۵ء آل لاجرنل صفحہ ۳۲۴ سنہ ۱۹۳۵ء آل ویکلی رپورٹ صفحہ ۳۳ سنہ ۱۹۳۵ء کرمینل کیسز صفحہ ۵۰ - ۶۵ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد صفحہ ۴۷۶ -

(۶) جب کہ عدالت کو یہ ثابت ہو۔ کہ پانچ یا پانچ سے زائد اشخاص مرتکب جرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند ہوئے ہیں۔ اور تحقیقات میں تعداد زائد کا تعلق معلوم ہو کر آخیر تجویز کے وقت بعض ملزمان بری ہو کر تعداد مذکورہ پانچ سے کم ہو۔ تو اس کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ ارتکاب جرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند نہیں رہا ہے۔ کہ بعض ملزمان بری کئے گئے ہیں۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۲ صفحہ ۱۰۸ - ۷ رپورٹ آل صفحہ ۲۵۶ - ۱۵ لا رپورٹ کرمینل صفحہ ۱۰۳ - آل ویکلی رپورٹ صفحہ ۷۸۳ - کرمینل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۹۴۱ سنہ ۱۹۳۴ء آل لاجرنل صفحہ ۴۶ سنہ ۱۹۳۴ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۱۱۳ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء الہ آباد صفحہ ۸۸۱ -

(۷) جب فرد قرارداد جرم میں بغیر ظاہر کرنے مقصد بلوہ کنندگان دمجمع خلاف قانون بالارادہ ضرر پہونچانے کے محض الفاظ بلوہ و ضرر تجویز کئے گئے ہوں۔ اور ملزم کو اس فرو گذاشت سے نقصان نہ پہونچا ہو۔ تو حسب دفعہ ۵۳۵ یا دفعہ ۵۳۷ ضابطہ فوجداری اس بے ترتیبی کی اصلاح متصور ہوتی ہے۔ اور نیز جب صاف طور پر ملزم کا خلاف قانون مجمع ناجائز ظاہر نہ ہو۔ اور فیصلہ سے بغیر کسی شک و شبہ الزام جرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند ظاہر کیا گیا ہو۔ اور ملزم کو نقصان نہ پہنچا ہو۔ تو حکم سزا جرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند قابل تنسیخ نہ ہوگا۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۷ صفحہ ۹۱۵ - ۸ رپورٹ آل صفحہ ۲۳۶ - کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۲۶۰ سنہ ۱۹۳۵ء آل لاجرنل صفحہ ۶۶۶ سنہ ۱۹۳۵ء آل کرمینل کیسز صفحہ ۱۲۷ سنہ ۱۹۳۵ء آل ویکلی رپورٹ صفحہ ۶۸۵ سنہ ۱۹۳۵ء کرمینل کیسز صفحہ ۱۴۶ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد -

(۸) ایک مقدمہ میں ایک شخص کرتارا ایک عورت کو بھگا کرلے گیا تھا۔ پنچایت دیہہ سے کرتارا پر جرمانہ کیا گیا۔ جو وہ ادا نہیں کر سکا۔ اور عدم ادائے جرمانہ میں یہ حکم تھا۔ کہ کرتارا کا کالا منہ کرکے اُس کو گدھے پر سوار کرا کے تمام گاؤں میں پھرایا جاوے۔ کرتارا گاؤں سے بھاگ گیا تھا۔ اور پھر گرفتار کرکے اُس کو کوٹھے میں بند کر دیا تھا۔ مجسٹریٹ مجاز نے مقدمہ کی سماعت کرکے ملزم کو

(۱۳) ایک مقدمہ میں ملزم مستغیث و دیگر اشخاص گفت و شنید کر رہے تھے کہ ملزم نے مستغیث کے چاقو مارا۔ مجسٹریٹ نے بدفعہ ۱۴۸ و ۳۲۴ تعزیرات ہند سزا دی۔ سیشن جج نے دفعہ ۳۲۴ میں سزا بحال رکھکر جرم ۱۴۸ کی سزا منسوخ کردی۔ ہائیکورٹ لاہور میں نگرانی پر قرار دیا گیا۔ کہ جب جرم واقعات سے ۳۲۴ ہے۔ تو دفعہ ۱۴۸ تعزیرات ہند کے اجزا ثابت نہیں ہیں۔ حکم دفعہ ۱۴۸ منسوخ کیا۔ اور سزا دفعہ ۳۲۴ بحال رہی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۴۹۲ سنہ ۱۹۳۵ء لاہور انڈین کیسز جلد ۱۵۶ صفحہ ۱۹۸ لاہور

(۱۴) دو فریق باہم رشتہ دار ان میں رنجش چلی آرہی تھی۔ ایک روز ایک فریق کی لاٹھیوں سے تیار ہوکر مویشیوں کو نکالنے پر لڑائی ہوگئی۔ دوسرے فریق کے شور کرنے پر اس کے معاون بھی آگئے۔ اور باہم خوب زد و ضرب کی لڑائی ہوئی تھی۔ عدالت مجسٹریٹ سے بجرم دفعہ ۱۴۷ و ۳۲۳ تعزیرات ہند آٹھ ملزمان کو سزا دی گئی تھی۔ جس کے اپیل میں بضابطہ پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ فریق کا لاٹھیوں سے تیار ہوکر آنا اور دوسرے فریق ملزم کے شور پر اس کے معاونین کا آکر شامل لڑائی ہوجانا بصورت حالات مشکل سے بلوہ کا جرم کہا جاسکتا ہے۔ اور قرار دیا گیا۔ کہ سزائیں برائے نام رکھی گئیں اور ہر ایک فریق کا حکم سزا کم کردیا گیا کریمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۱۷۲ سنہ ۱۹۳۷ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۶۲۶۔

(۱۵) جبکہ ملزمان بجرم دفعہ ۱۴۷ و ۳۲۳ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوں اور آئندہ نقص امن کا احتمال ہو۔ تو زیر دفعہ ۱۰۶ ضابطہ فوجداری ضمانت کا حکم دیا جاسکتا ہے۔ اور بتغیر باب ۸ تعزیرات ہند دفعات ۱۴۱ لغایت ۱۷۱ تعزیرات ہند میں احتمال نقص امن آئندہ حکم دفعہ ۱۰۶ ضابطہ فوجداری جو تین سال سے زائد نہ ہو مچلکہ یا بلا ضمانت صادر کیا جائے گا۔ واقعی میں کلام نہیں ہے۔ کہ دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند متعلقہ دفعات سے متعلق ہوگی۔ اور یہ امر خلاف قانون نہ ہوگا۔ کہ بجرم دفعہ ۱۴۷ و ۳۲۳ و ۳۲۵ تعزیرات ہند صادر کیا گیا ہے۔ اپیل ملزم ڈسمس کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۱۴۳ سنہ ۱۹۳۸ء اودھ چیف کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۳ صفحہ ۳۸۶ سنہ ۱۹۳۸ء

(۱۶) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند سات ملزمان کے منجملہ ۴ ملزمان بیگناہ قرار دیے جاکر باقی ملزمان کی نسبت بدفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند حکم دیا گیا۔ مدراس ہائیکورٹ میں نگرانی پر قرار دیا گیا۔ کہ جب جرم دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند مقصود نہ ہو کر ملزمان بری کئے گئے ہیں۔ تو باقی تین ملزمان بجرم مذکور سزایاب نہیں کئے جاسکتے ہیں۔ اس لئے ہرسہ ملزمان بری کئے گئے

شرح

۱- دفعہ ہذا دو حصص پر منقسم ہے۔ اول حصہ اُس صورت سے متعلق ہے۔ جب کہ مجمع خلاف قانون کے شرکا نے بہ تکمیل غرض مشترک علاوہ جرم ۱۴۳ یا ۱۴۷ کے کوئی اور جرم مثلاً دفعہ ۳۲۳ یا ۳۲۰ ، ۳۰۲ یا ۴۳۴ تعزیرات ہند کا ارتکاب کیا۔ اور موخر الذکر حصہ دفعہ ہذا میں الفاظ "شرکا مجمع جانتے ہیں۔ کہ اس غرض کے حاصل کرنے میں اس کے ارتکاب کا احتمال ہے۔" اُس کے یہ معنے ہیں کہ جب بحالات واقعات شرکا مجمع متوقع ہوسکتے ہیں۔ کہ اس خاص قسم کے جرم کا احتمال ہے جس کے ارتکاب کا وہ علم رکھتے ہیں۔ تو اس کے جرم کی ذمہ داری دیگر شرکا پر بھی عائد ہوگی۔ گو اس خاص جرم کا ارتکاب صحیح معنے حصہ دفعہ ہذا میں نہ کیا گیا ہو یعنی جو ممبر ترکیب مجمع یا ارادہ تکمیل غرض مشترک عمل کر رہا ہے۔ جس کو دیگر شرکا جانتے ہیں کہ اس کا ہونا قرین قیاس اغلب ہے۔ تو حصہ اخیر مسطور منطبق ہو کر جملہ دیگر شرکا پر اس کے فعل کی ذمہ داری عائد ہوگی، وہ یہ عذر نہیں کر سکیں گے کہ انہوں نے اپنے ہاتھ سے اس جرم میں حصہ نہیں لیا ہے۔ البتہ دیگر شرکا مجمع اس صورت میں اپنے ممبر مجمع دوسرے جرم سے سبکدوش متصور ہوسکتے ہیں جب کہ اس ممبر مجمع کے اس فعل سے لاعلم ہوں۔ اور نہ نظر بحالات واقعہ اس جرم کے وقوع کا احتمال ہو مثلاً بدوران جرم دفعہ ۱۴۳ یا ۱۴۷ کوئی ممبر مجمع کوئی شے بالمقابل شخص کی سرقہ کرے یا کسی شخص کو ہلاک کر دے۔ جو غرض مقصود کی نہایت سے مغائر ہو۔ تو یہ ممبر تنہا اپنے فعل کے نتیجہ کا ذمہ دار ہوگا۔ مقید زیر دفعہ ۱۴۹ و دفعہ ۳۴ تعزیرات ہندیہ ہے۔ کہ دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند پنج یا پانچ سے زیادہ اشخاص مجمع خلاف قانون سے مشترک مدعا مجرمانہ سے بصراحت صدر دو حصوں مختلفہ مسطورہ سے متعلق ہے۔ اور دفعہ ۳۴ بہت وسیع ہے یعنی جب کسی ایک فرد مجمع ناجائز یا بلوہ کا فعل مجرمانہ بلا واسطہ اشتراک ہمراہیان یا بہ نیت خاص اس کے مرتکب کے وقوع میں آوے۔ تو دیگر ہمراہیان پر ذمہ داری قانونی اور عدم اشتراک و عدم مدنظر مدعا عائد نہ ہوگی بجز اس کے کہ بحالات واقعات ہمراہیان جانتے ہوں یا باور کرنے کی وجہ رکھتے ہوں۔ کہ اس فعل کے ارتکاب کا احتمال ہے۔ اور جہاں واقعات کے لحاظ سے دوسرے جرم کے ارتکاب کا احتمال ہو۔ تو حسب معنی دفعہ ۱۴۹ جملہ شرکا پر ذمہ داری اس جرم کی عائد ہوگی، اور دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند میں خاص تعداد اشخاص یا مجمع خلاف قانون کا دوران میں ہونا ہے۔ اور بغیر تعداد ملزمان کا متفقہ مجرمانہ ارادہ خاص جرم کے ارتکاب کا ہوتا ہے۔ اور غرض مشترک ملزمان کے ارادہ متفقہ کے مطیع ہوتی ہے۔ اس میں فعل کی نوعیت، اور حالات واقعہ سے اغلب نتیجہ اس

ء۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۸۳۷ ۱۹۲۵ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۹۰ صفحہ ۴۷۵ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء کلکتہ صفحہ ۹۱۳ -

(۳) جب کہ مجمع خلاف قانون کے جملہ ممبران اسلحہ مہلک سے مسلح ہوں اور حصول مدعا مشترکہ کے سلسلہ میں آلہ ضرب مہلک کے کسی ممبر سے ہلاکت وقوع میں آجاوے۔ تو موجودگی آلہ ضرب کی دیگر ممبران کو باور کرنے کی وجہ رکھتی ہے۔ اور وہ جانتے ہیں کہ بغرض مشترک اس کا استعمال نتیجہ پیدا کرے گا۔ اس لئے جملہ ملزمان جرم قتل کے ذمہ وار ہوں گے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۲۳ ۱۹۲۵ء لاہور - انڈین کیسز جلد ۸۰ صفحہ ۷۴۳ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۱۳۷ - لاہور لاجرنل صفحہ ۵۱ -

(۴) دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند کی قانون فوجداری نے بہت تشریح کی ہے۔ کہ دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند میں لفظ جرم جرائم تعزیرات ہند متعلقہ ایکٹ سپیشل یا لوکل شرائط مذکور متعلق ہے۔ اور بصورت قانونی دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند جرائم متعلقہ سے متعلق ہے۔ لیکن جرم دفعہ ۱۴۹ ریلوے یا دفعہ کے ضمن ج طلا یا مارشل لا ریگولیشن حسب منشی صورت دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند پر محتوی نہیں ہے اور معمولاً ہائیکورٹ نگرانی کو جبکہ اپیل معقول ہو باوجود اختیارات وسیع کے داخلت نہ کرے گی جبکہ موقعہ اپیل کا حاصل ہووے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۷۴۳ مدراس ۱۹۲۵ء - انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۲۸۳ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء مدراس صفحہ ۶۳۹ - ۴۸ مدراس لاجرنل صفحہ ۵۱۴ -

(۵) مسمی رمان مسمات رسولاں زوجہ مسمات گاماں گمندلی کو بھگا کر اپنے گاؤں لے گیا تھا۔ مسمات کے شوہر نے دو سال تک کوئی چارہ کار قانونی اختیار نہیں کیا تھا۔ ایک روز شخص مسمی محمد حسن جرار نامی نے آشنا مسمات رسولاں کو کہا۔ کہ رسولاں اب تیرے پاس نہیں رہے گی۔ اور دوسرے مسمی گاماں شوہر رسولاں کو ترغیب دی۔ کہ وہ اُن کے گاؤں آجاوے۔ اس کی امداد کرے اس کی زوجہ اس کے ساتھ آزادی جاوے گی۔ چنانچہ شوہر اس اس گاؤں میں آگیا۔ آٹھ سات آدمی اس کی امداد کے لئے مکان آشنا مسمات پر گئے۔ اور اس کو جبراً لے جانا چاہا۔ اس نے شور کر دیا۔ دیہہ والوں میں آشنا کا آگیا۔ اور اس کے معاون آ گئے جس پر لڑائی ہو گئی۔ اور شوہر کی جانب کا ایک آدمی ہلاک ہو گیا۔ اور دوسروں کو ضرب شدید پہنچا۔ کیونکہ یہ لوگ کلہاڑا وغیرہ سے مسلح تھے۔ ملزمان کو بجرم دفعہ ۱۴۸ ضمن ۳ و ۳۲۵ و ۳۲۶ تعزیرات ہند ملزمان کو مختلف سزائیں دی گئی تھیں۔ جس کی اپیل لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ اگر ملزمان عورت کو بچانے کے مجاز تھے تو وہ آشنا کے

دوسرے جرم کا احتمال جیساکہ حصہ دوم دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند میں کسی جرم کو وضع کیا گیا ہے۔ موجود نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ جب چند اشخاص اپنے متفقہ ارادہ کی پیشرفت میں کسی جرم کا ارتکاب کریں۔ اور بعض اُن میں سے عملاً اس جرم کی تکمیل اپنے ہاتھ سے نہ کریں اور بطور امداد ارتکاب جرم کے وقت موجود ہوں۔ تو حسب معنی دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند جملہ ملزمان ذمہ دار اس جرم کے ہوں گے

رولنگ آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں چند اشخاص نے اپنے متفقہ ارادہ کی پیش رفت میں ایک جرم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند کا ارتکاب کیا تھا۔ اور بعض اشخاص ارتکاب جرم کے وقت موجود تھے۔ اور دیگر شرکائے جرم کی امداد کرتے تھے۔ لیکن اپنے ہاتھ سے جرم کے ارتکاب میں حصہ نہیں لیا تھا۔ لیکن عدالت سے جملہ اشخاص کو بجرم دفعہ ۳۰۴ بشمول دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ ملزمان کے اپیل پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ کسی شخص کو حسب معنی دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند سزا دینے کیلئے ضروری نہیں ہے کہ اس شخص نے ارتکاب جرم میں اپنے ہاتھ سے حصہ نہ لیا ہو۔ اور اگر چند اشخاص نے اپنے متفقہ ارادہ کی پیش رفت میں عام نے شامل ہوکر دیگر شرکائے جرم کی امداد یا اعانت فعل مجرمانہ میں کریں اور بعض نے بجا طور خود تکمیل ارتکاب جرم میں اپنے ہاتھ سے اس میں حصہ نہ لیا ہووے۔ تو حسب معنی دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند جملہ اشخاص بجرم دفعہ ۳۰۲ بشمول دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند سزایاب ہونگے اپیل ملزمان ڈسمس کیے گئے۔ اور حکم سزا جملہ ملزمان قائم رہا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۰ صفحہ ۸ ۱۴۹۔ سنہ ۱۹۲۵ء پٹنہ ۔ انڈین کیسز جلد ۹۰ صفحہ ۴۱۵۔

(۲) ایک مقدمہ بلوہ میں ایک شخص فریق متقابل قتل ہوگیا تھا۔ اور عدالت سے بجرم دفعہ ۱۴۷ و ۳۰۴ بشمول ۱۴۹ تعزیرات ہند حکم دیا گیا تھا۔ اور عدالت سشن سے ملزمان کو بجرم دفعہ ۳۰۴ بشمول دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند حکم سزا صادر کیا گیا تھا۔ چنانچہ حسب قاعدہ کلکتہ ہائیکورٹ میں جملہ ملزمان کے اپیل پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند ان مقدمات سے متعلق ہوتی ہے جس میں چند اشخاص متفقہ ارادہ سے فعل کا ارتکاب کریں۔ اور یہ ان مقدمات سے متعلق نہیں ہوتی ہے۔ کہ جب چند اشخاص بالارادہ ایک فعل کے ارتکاب کی نیت سے عمل کریں۔ اور انہیں سے بعض اشخاص ایک مختلف مستزاد جرم کا ارتکاب کریں۔ ایسی صورت میں دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند متعلق ہوگی۔ دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند سے متعلق نہ ہوگی۔ اور نیز دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند کی بناء عام متفقہ ارادہ سے فعل مجرمانہ پیشرفت پر منحصر ہے۔ جو حصہ دوم دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند سے اس کا متعلق ہونا ممکن نہیں ہے۔ جو ارادہ مذکور کو خارج کرنا

(۹) ایک مقدمہ میں ایک اراضی پر دس ملزمان مسلح ہو کر قبضہ کرنے کی غرض سے قابضان اراضی پر حملہ آور ہوئے۔ قابضان اراضی کے معاونان سے فریق حملہ آور کا ایک آدمی مر گیا، اور بعض کو ضرر شدید پہنچا تھا جس پر عدالت سے ملزمان کو جرائم دفعات ۳۰۲، ۳۲۶، ۱۴۷ و ۳۲۶ بشمول دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند عدالت سے سزائیں دی گئی تھیں۔ ملزمان کے اپیل پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزمان نے باستعمال استحقاق حفاظت خود اختیاری عمل کیا ہے۔ اسلئے بمنظوری اپیل حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا جاتا ہے۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۱۰۷۸ پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۹۷ صفحہ ۳۵۰ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۷ء پٹنہ صفحہ ۷۴۔

(۱۰) ایک کھیت مزروعہ دہان کے قبضہ پر دو فریقوں کی لڑائی ہوئی، جسمیں فریقین زخمی ہوئے۔ اور ہر دو کے پاس لاٹھیاں تھیں، اس زد و ضرب میں ایک فریق کا آدمی لاٹھیوں کی ضربات سے مارا گیا تجویز ہوا۔ کہ جب کسی ایک یا چند ممبران کی ضرب یا ضربات کا نتیجہ ہلاکت ہوا ہے۔ اور جملہ ممبران زد و ضرب میں حصہ لیتے تھے، اسلئے قیاس کرنا چاہئے۔ کہ ملزمان جانتے تھے کہ ایسی مار پیٹ کم از کم ایسے ضرر جسمانی کا باعث ہوگی جس سے ہلاکت واقعہ ہونے کا احتمال ہے۔ اور کہ فل بنچ الہ آباد ہائیکورٹ نے بمقدمہ سرکار والا نام بنام ملزم صفحہ ۳۵۶ جلد ۳۴ سنہ ۱۹۱۲ء کرمنیل لاجرنل ۹۵۳ میں قرار دیا تھا۔ کہ اگر پانچ یا زیادہ ملزمان میں سے کسی ایک کی ضرب سے ہلاکت واقع ہو، اور یہ مشخص نہ ہو۔ کہ کس کی ضرب کا نتیجہ ہلاکت ہے۔ تو جملہ ملزمان بانضمام دفعہ ۱۴۹ ہلاکت کے ذمہ وار ٹھہرائے گئے تھے۔ اسلئے اپیل ملزمان زیر دفعہ ۳۰۴ بھی ڈسمس کیا گیا۔ اور حکم سزا بحال رکھا بیان کیا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۲۷ سنہ ۱۹۲۶ء صفحہ ۴۳۸ اودھ چیف کورٹ و انڈین کیسز جلد ۹۵ صفحہ ۷۶۶ اودھ چیف کورٹ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء اودھ صفحہ ۱۰۲۔ لکھنؤ صفحہ ۱۸۰۔ ۱۳ اودھ لاجرنل صفحہ ۴۲۰۔ ۶۔ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۴۱۱۔

(۱۱) اور جب کہ بلوہ میں شرکا مجمع خلاف قانون کی غرض مشترک کی تکمیل میں ایک شخص مارا گیا تھا۔ اور مارنے والے مشخص ہو گئے تھے۔ اور دوسرے ملزمان بحکم ہائیکورٹ لاہور میں قتل کے ذمہ وار قرار نہیں دئے گئے تھے۔ لیکن فرد جرم انکے خلاف بدفعہ ۳۲۵ تبدیل کی گئی تھی۔ کہ انہوں نے مقتول کی ہلاکت میں کوئی حصہ نہ لیا تھا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۲۶ سنہ ۱۹۲۵ء صفحہ ۸۲۰ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸۹ صفحہ ۸۲۴ لاہور۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء صفحہ ۱۸۶ لاہور۔

(۱۲) اور ایک مقدمہ میں آٹھ ملزمان کے منجملہ ان کے پاس برچھے اور چند کے پاس لاٹھیاں تھیں۔ اور بحصول غرض مشترک مسماۃ بی بو و دیا رام کے دو ضربات شدید برچھے آئیں جس سے مسماۃ سابقہ دل کی ضرب سے مر گئی تجویز ہوا۔ کہ بموجودگی اسلحہ مہلک کے ملزمان سمجھتے تھے۔ کہ بحصول غرض مشترک عمل میں لائی جاسکے جس سے کم از کم اغلباً ہلاکت کا باعث ہوگا۔ اور حسب حصہ دوم

معاونین کے حملہ پر حملہ آور ان کو ضرر شدید پہونچائیں۔ لیکن انہوں نے مجمع خلاف قانون بغرض مشترک حصول مدعا کیا تھا۔ اور ضرر شدید پہونچایا گیا۔ اس لئے سزا ملزمان کم کی جاکر بجرم دفعہ ۳۰۴ ضمن ۲ تین سال قید سخت اور بدفعہ ۳۲۵ ایک سال قید سخت و بدفعہ ۳۴۲ تین ماہ قید سخت کا حکم ایک ساتھ بھگتنے کا دیا گیا۔ اس طریق سے جزاً اپیل ملزمان منظور کی گئی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۲۲۱ سنہ ۱۹۲۵ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۸۴۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء لاہور صفحہ ۳۴۲

(۶) جب کہ مجمع خلاف قانون کے دوران میں فعل وقوع میں نہ آوے۔ تو دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند متعلق نہ ہوگی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۳۰۵ سنہ ۱۹۲۵ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۱۰۱۳ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۲۳۲۔ ۶ لاہور لا جرنل صفحہ ۴۳۴۔

(۷) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۲۵ بشمول دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند ملزمان کو حکم سزا کے علاوہ بدفعہ ۱۰۶ ضابطہ پابند ضمانت کیا گیا تھا۔ ہائیکورٹ پٹنہ سے قرار دیا گیا۔ کہ کوئی حکم زیر دفعہ ۱۰۶ تعزیرات ہند ضابطہ فوجداری نہیں دیا جا سکتا ہے۔ جب کہ ملزمان بدفعہ ۳۲۵ بشمول دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند سزا دئے گئے ہوں، کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۳۴۲ سنہ ۱۹۲۵ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۴۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء پٹنہ صفحہ ۱۱۷۔ ۳ پٹنہ صفحہ ۹۷۰۔

(۸) دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند دو حصوں پر منقسم ہے۔ حصہ اول میں جبکہ فعل بہ سلسلہ خود غرض مشترک مجمع ناجائز کے شریکہ کی جانب سے کسی اور جرم کا ارتکاب ہو۔ تو وہ شخص واحد اس متزاد جرم کا ذمہ دار ہوگا۔ اور جب کوئی فعل مجرمانہ پیش رفت سے بعلم جمیع مجمع خلاف قانون کیا جاوے۔ تو وہ تمام ذمہ دار ہوں گے۔ اور دوسری ذیل کے افعال وہ ہیں۔ جس کو جملہ ملزمان جانتے یا باور کرنے کی وجہ رکھتے ہوں۔ کہ اس عام غرض کے پورا کرنے میں ان کے واقعہ ہونے کا احتمال ہے۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۶۔

اور مجموعہ جب کہ مجمع خلاف قانون کے بعض ہمراہیان کے پاس اسلحہ ضرب ہوں، اور بغرض مشترک فعل مجرمانہ کے ارتکاب میں مصروف ہوں۔ تو قرار دیا جائیگا۔ کہ وہ مہلک واقعہ ہونے کی صورت میں لاعلم نہیں سمجھے جائیں گے۔ بلکہ اس کا غلبتاً وقوع میں آنا سمجھا جائیگا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۴۱۵ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۳ صفحہ ۴۱۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء الہ آباد صفحہ ۶۷۰۔ ۵ لا رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۱۱۴

(۱۶) دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند میں فقرہ مجمع کی غرض مشترک کے حصول کیلئے یہ معنی ہیں۔ کہ بہ تکمیل عام مقصد مجمع خلاف قانون ممبر مجرم نے فوراً اس جرم کا ارتکاب کیا ہو۔ اور جب مجمع خلاف قانون کا مقصد محض مخالف پارٹی کو زد و ضرب کرنے کا ہو۔ منجملہ مشترکا مجرم ایک ممبر نے ایک شخص کے معدہ پر لات ماری۔ جس سے اس پارٹی کا وہ آدمی مرگیا۔ تو یہ نہیں کہا جائیگا۔ کہ مقصد عام مشترکا کے مشترک ارادہ سے ہلاکت کا فعل کیا گیا۔ اس لئے دیگر ممبر مجرم دفعہ ۳۰۲ قتل کے ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ جب اس ہلاکت کی اغلبیت کا ان کو علم نہیں تھا یا غرض مشترک کے لئے اس ہلاکت کا احتمال تھا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۶۸ سنہ ۱۹۳۵ء اودھ چیف کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۳ صفحہ ۹۶۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۵ء اودھ صفحہ ۸۵۔ ۷ اودھ صفحہ ۲۹۶۔ ۱۱ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۵۶۴ سنہ ۱۹۳۵ء کریمنل کیسز صفحہ ۹۷ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء اودھ صفحہ ۵۲۔

(۱۷) جب ملزمان نے لاٹھیوں سے تیار ہوکر ایک شخص پر حملہ کیا جس حملہ زد و ضرب میں منجملہ ملزمان کسی ایک ممبر کی لاٹھی سے ہلاکت ہوگئی۔ تو جملہ اشخاص قتل کے ذمہ دار ہوں گے خواہ یہ امر ثابت نہ ہو۔ کہ حملہ کنندگان میں سے کس کی ضرب سے ہلاکت واقعہ ہوئی ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۹۳ سنہ ۱۹۳۶ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۹ صفحہ ۹۰۴۔

(۱۸) دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند جملہ ممبران پر عائد کرنے کے لئے یہ امر ضروری ہے۔ کہ کسی ایک ممبر کی جانب سے ارتکاب جرم قتل واقعہ ہونے کی صورت میں ذمہ داری جملہ مشترکا پر عائد کرنے کے لئے دیگر جرم کے ارتکاب کی اغلبیت بلحاظ نوعیت فعل کے ممبران جس جرم کے نتیجہ سے لاعلم نہیں ہوں گے۔ عائد کی جانی چاہیئے۔ اور اصول دفعات ۳۵ و ۳۸ و تعزیرات ہند مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اور یہ ذمہ داری نسبت دعلم مجرمانہ پر منحصر ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۶۲۰ سنہ ۱۹۲۶ء پٹنہ۔

(۱۹) جرم بلوہ آسائش عامہ کے خلاف ایک جرم ہے۔ جس میں جبر بالعموم انسان کے جسم پر موثر ہوتا ہے۔ اور اس غرض مشترک کی تکمیل میں مشترکا متفقہ طور پر عمل کرتے ہیں۔ جو عمل ملزمان سے مواخذ کی جاتی ہے۔ اور دفعہ ۱۴۹ و دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند جس میں متفقہ طرز عمل ضروری ہوتا ہے کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۲۹۴ ناگپور ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۶ صفحہ ۷۴۸۔

(۲۰) دفعہ ۳۴ و ۱۴۹ تعزیرات ہند امتیاز طلب ہیں۔ لیکن یہ امر صحیح ہے۔ کہ بلحاظ غائیت

دفعہ ۱۴۹ جملہ ملزمان جانتے تھے۔ کہ ہلاکت کا احتمال ہوگا۔ اس لئے جملہ شرکا مجمع زیر دفعہ ۳۲۶ بشمول دفعہ ۱۴۹ سات سات سال قید سخت اور بسمی نانوزیر دفعہ ۳۰۲ مجرم قرار دیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ سنہ ۱۹۲۵ء صفحہ ۱۵۴۴ الہ آباد و انڈین کیس جلد ۸۸ صفحہ ۱۷۴ الہ آباد۔ آل انڈیا رپورٹ الہ آباد سنہ ۱۹۲۴ء صفحہ ۶۷۰۔ ۵ لارپورٹ آل کریمنل صفحہ ۱۱۳۳۔

(۱۳) حسب دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند غرض مشترک مجمع خلاف قانون حصول مدعا عام کے لئے سختی سے اس ارتکاب جرم کی نوعیت کو ثابت کرنا چاہیئے۔ اور یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ جملہ ممبران مجمع خلاف قانون جرم کے بڑے پیش رو کے مطابق مجرم قرار دئے جاویں۔ بلکہ یہ امر پسندیدہ ہے۔ کہ دیگر ممبران اس سنگین جرم کے بجائے خفیف جرم میں سزایاب کئے جاویں۔ اور اگر ممبران مجمع خلاف قانون میں سے ایک ممبر قتل کا مجرم ہو۔ تو دو دوسرے ضرر شدید کے مجرم قرار دئے جاویں۔ تو یہ امر خلاف قانون نہیں ہے۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۶۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۱۱۶۱ سنہ ۱۹۲۷ء سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۹۳۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء سندھ صفحہ ۱۰۔ ۲۱ سندھ لارپورٹ صفحہ ۱۵۹۔ ۷ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۴۵۔

(۱۴) جب ایک گروہ ڈکیتان ڈکیتی کے مشترک ارادہ سے ڈکیتی کرنا۔ اور ایک ڈکیت نے گرفتاری سے بچنے کے لئے بھاگتے ہوئے فائر کیا۔ جس سے ایک شخص مارا گیا تھا۔ بحالات واقعہ ڈکیت ڈکیتی سے پیشتر مسلح تھے۔ کہ گاؤں کے لوگوں کو ڈرایا جاوے۔ دوسرے ڈکیتی کے شریک اس ہلاکت کے ذمہ وار نہیں ہوں گے۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۳۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۰۱۱ سنہ ۱۹۳۳ء اودھ چیف کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۴ صفحہ ۹۴۲ - ۸۔ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۹۷۷ سنہ ۱۹۳۳ء۔ کریمنل کیسز صفحہ ۹۴۳ - ۱۹۔ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۱۶۸۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء اودھ صفحہ ۲۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء اودھ صفحہ ۳۲۔

(۱۵) جب حسب دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند ملزم مجمع ناجائز میں شریک اس وقت رہا ہے۔ کہ جرم مکمل ہوا۔ اور عملی طور پر ملزم کا جرم میں حصہ لینا ظاہر ہے۔ اور بلوہ میں کسی ممبر کے بےگناہ ہونے کا بار ثبوت ملزم پر ہے۔ اور صورت جرم مجمع ناجائز نے باستعمال جبر و سختی صورت جرم بلوہ اختیار کی ہے۔ اور استغاثہ ثابت کر چکا ہے۔ کہ ہر ایک ممبر بلوہ کے ارتکاب جرم کے وقت موجود تھا استغاثہ کو اس سے زائد ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے زیر دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند جملہ شرکا جرم کے مرتکب ہیں۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۶۰۳ سنہ ۱۹۳۴ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۷ صفحہ ۱۵۔

داخل یا شریک ہو۔ تو شخص اول اس مجمع خلاف قانون کے شریک کی حیثیت سے سزا کا مستوجب ہے۔ اور کسی جرم کی پاداش میں جس کا ارتکاب اس اجرت پر رکھنے یا قرارداد لینے یا کام لینے کے باعث سے وہ دوسرا شخص اس مجمع خلاف قانون کے شریک کے طور پر کرے۔ تو شخص اول اسی طرح سزا کا مستوجب ہوگا۔ کہ گویا وہ اس مجمع خلاف قانون کا ایک شریک تھا۔ یا اس نے خود اس جرم کا ارتکاب کیا۔

ضابطہ قابل دست اندازی پولیس ہے۔ قابل راضی نامہ نہیں ہے۔ قابل ضمانت و قابل تجویز مجسٹریٹ ہے۔ بشرطیکہ شرکت جرم میں کوئی جرم ناقابل ضمانت و ناقابل تجویز مجسٹریٹ نہ کر لیا ہو۔

شرح بموجب دفعہ ہذا مجمع ناجائز میں دفعہ ۱۴۱ کے لئے جو شخص کسی شخص کو اجرت پر رکھتا یا وعدہ لے یا ایسی شرکت کے لئے اس اجرت پر رکھنے یا وعدہ دینے والے شخص کی مدد یا سازش کرے خواہ مجمع خلاف قانون میں وعدہ دہندہ یا اجرت پر رکھنے والے شخص نے کوئی حصہ نہ لیا ہو۔ تاہم یہ شخص جس نے کسی شخص کو اجرت پر رکھا یا وعدہ لیا یا مدد یا سازش کی بحیثیت ایک ممبر مجمع خلاف قانون قابل سزا ہوگا۔ گو وجود واقعہ مجمع ناجائز ضروری ہے۔ اور اگر وہ شخص اجرت پر رہنے والا مجمع خلاف قانون کی شرکت میں کسی اور جرم کا بھی شریک ہو۔ تو اجرت رکھنے والا دفعہ ہذا کے فقرہ اجرت کی رو سے ویسا ہی اس جرم و دیگر جرم کا بھی مستوجب سزا ہوگا۔ گویا اس نے خود ارتکاب جرم کیا ہے۔ اور ایسے اشخاص جو حسب منشاء دفعہ ہذا اجرت وغیرہ پر رکھے گئے ہوں۔ ان کو کسی گھر یا احاطہ میں مجمع خلاف قانون کے لئے جمع رکھنے والا بموجب دفعہ ۱۵۷ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا۔ اور وہ اشخاص جنہوں نے مجمع خلاف قانون میں شامل ہونے کی قرارداد مندرجہ دفعہ ہذا کی ہو۔ یا اس کا اقدام کیا ہو۔ وہ اشخاص بموجب دفعہ ۱۵۸ تعزیرات ہند حصہ اول اور اگر وہ مسلح ہو کر پھرنے کی قرارداد کریں۔ تو وہ اشخاص حصہ دوم دفعہ ۱۵۸ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوں گے۔

اجراء قانونی و نظائر ملحقہ (۱) ملزم کا مجمع خلاف قانون میں شمولیت کیلئے اشخاص کو اجرت رکھنے یا قرارداد لینے میں مدد یا عملی رضامندی کرنا

قانونی مساوی الشکل ہیں۔ لیکن تاہم امتیاز ہے۔ کہ دفعہ ۱۴۹ میں قبل از ارتکاب جرم غرض مشترک ملزمان کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ جو اس کی غرض مشترک فعل کی نوعیت و نتیجہ سے اخذ کی جاوے گی۔ اور دفعہ ۳۴ تعزیرات ہند میں قبل از ارتکاب جرم ملزمان کی غرض مشترک ثابت کی جاتی ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۷۸ لاہور سنہ ۱۹۳۸ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۶ صفحہ ۶۷۸۔

(۲۱) چند ملزمان جنھوں نے کسی چندریکا پر حملہ کر کے اس کو ضرر شدید بھی پہونچایا تھا۔ اور عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے ملزمان کو بجرم دفعات ۱۴۷ و ۳۲۵ تعزیرات ہند جداگانہ سزا دی گئی تھی۔ اودھ چیف کورٹ میں درخواست ضابطہ الزمان پر قرار دیا گیا۔ کہ ملزمان کو بجرم دفعہ ۱۴۷ و ۳۲۵ تعزیرات ہند بالضمام دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند علیحدہ علیحدہ جرم میں سزا دینا خلاف قانون نہیں ہے۔ اور آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس صفحہ ۳۸۸ و سنہ ۱۹۲۴ء کلکتہ صفحہ ۱۱۷، و نیز آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۱۳ء اودھ صفحہ ۲۰۵ و ۲۷ کرمینل لاجرنل صفحہ ۱۱۲۷ کا حوالہ دیتے ہوئے اپیل ملزمان ڈسمس کئے گئے، کرمینل لاجرنل جلد ۴ صفحہ ۲۰۷ سنہ ۱۹۳۹ء اودھ چیف کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۹ صفحہ ۱۶۴۔

(۲۲) چند ملزمان جن میں سے بعض آلہ مہلک سے مسلح تھے۔ بارادہ سرقہ بالجبر گئے۔ کہ اگر اس میں مزاحمت ہو۔ تو ہلاکت وقوع میں لائی جاوے۔ چنانچہ سرقہ بالجبر کے دوران میں منجملہ ملزمان کے ایک کے ہاتھ سے قتل ہوگیا۔ تو تجویز ہوا کہ جملہ ملزمان حسب دفعہ ۳۴ قتل کے مجرم ہیں۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۷ سنہ ۱۹۲۶ء صفحہ ۱۳۰۶ لاہور و ۱۴۰۷ لاہور و انڈین کیسز جلد ۸۹ صفحہ ۸۱۷ لاہور و ۱۹۷ کلکتہ و آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۶۳۳ و ۱۴۰۔ ان حولہ فیصلہ جات مسطور میں ارادہ مجرمانہ پیش رفت پر دفعہ ۳۴ و ۱۴۹ میں بصراحت مسبوق الذکر امتیاز کیا گیا ہے۔

کسی مجمع خلاف قانون میں داخل ہونے کیلئے اشخاص کو اجرت پر رکھنا یا انکے اجرت پر رکھے جانے میں مساعدت کرنا۔

دفعہ ۱۵۰:۔ جو کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اجرت پر رکھے یا اس سے قرار داد لے یا اس سے کام لے یا اس کو اجرت پر رکھنے یا قرار داد لینے یا کام لینے میں مدد یا مساعدت کرے۔ اس غرض سے کہ وہ دوسرا شخص کسی مجمع خلاف قانون میں

(۲) ملزم کا امداد یا مساعدت کرنے کی صورت میں ان اشخاص کے مجمع خلاف قانون شامل ہونے کی واقفیت رکھنا (۳) ملزم کا قانوناً مجبور ہونا بہ اجرت پر رکھنا یا قرار داد وغیرہ لینے کی روک کا پابند ہونا (۴) ملزم کا باوجود روکنے کی طاقت رکھنے کے اس کا امداد دینا۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام بجرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بدوران ایام و تاریخ و مقام فلاں سمیان فلاں فلاں اشخاص کو مجمع خلاف قانون کے ارتکاب کے لئے اجرت پر قرار داد پر یا اجرت پر رکھنے وغیرہ میں مدد یا مساعدت کی ہے۔ جیسا کہ صورت ہو۔ (جو کی جاوے) پر رکھا ہے حالانکہ تمہارا فرض ان کی امداد کا تھا۔ اور اس مجمع خلاف قانون کی شرکت کا نتیجہ مسمی فلاں شخص کو ضرر شدید پہنچے جس کے نتیجے سے تم واقف تھے اور سبب منشا دفعہ ۱۵۰ تعزیرات ہند تم مرتکب جرم دفعہ ۳۲۵ و ۳۴۱ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کے ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور عدالت مذکور میں عمل میں آوے۔

رولنگ آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں ملزم حسب منشا دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند زیر دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند قابل مواخذہ ٹھہرایا گیا تھا۔ اور جیوری نے قرار دیا کہ اجرت پر یا قرار داد لینے والے شخص سے جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند کا ارتکاب نہیں ہوا ہے۔ اس لئے بمنشائے دفعہ ۱۵۰ تعزیرات ہند ملزم کلکتہ ہائیکورٹ سے مستوجب سزا قرار نہیں دیا گیا۔ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۹۶ اور مجمع خلاف قانون میں محض شامل کرنا۔ ایک جرم دفعہ ۱۴۳ تعزیرات ہند کا ہے۔ جو علیحدہ جرم ہے۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۳۱۵ سنہ ۱۹۲۵ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۸۸ صفحہ ۱۸۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء کلکتہ صفحہ ۱۰۳۔

پانچ یا زیادہ شخصوں کے مجمع میں بعد اس کے کہ اسکو متفرق ہونے کا حکم ہو چکا ہو جان بوجھکر داخل ہونا یا رہنا

دفعہ ۱۵۱۔ جو کوئی شخص جان بوجھکر پانچ یا زیادہ شخصوں کے کسی ایسے مجمع میں جس سے امن خلائق میں خلل پڑنے کا احتمال ہو بعد اس کے کہ مجمع مذکور کو قانون کی رو سے متفرق ہونے کا حکم ہو چکا ہو۔ داخل ہو

سپرنٹنڈنٹ پولیس مجموں اور جلوسوں کے گذرنے کے لئے راستے مقرر کر دے۔ اور جن راستوں یا گذرگاہوں سے انتظاماً گذرنا مناسب خیال نہ کیا جاوے۔ امتناع کر دے اور بعد غفلت یا حکم مذکور کی تعمیل سے انکار کرنا وہ حسب دفعہ ۳۴ الف مجمع خلاف قانون سمجھا جاویگا اور زیر دفعہ ۳۲ قانون مذکور مجسٹریٹ مجاز سے دوسو روپیہ تک جرمانہ کا مستوجب ہوگا۔

اور بدفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند سرکاری ملازم مشتہر کردہ حکم کے خلاف کسی خاص فعل امتناعی کے مطابق عمل نہ کرنا یا کسی مال کا اہتمام مطابق حکم نہ کرنا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص کے مجمع کا ہونا (۲) مجمع مذکور سے اختلال امن کا اندیشہ ہونا (۳) مجمع مذکور کی منتشر ہونے کا حکم قانوناً افسر مجاز کا باضابطہ دینا (۴) ملزم کا باوجود علم اس حکم کو اطاعت کرنے کے مجمع مذکور میں شرکت خود کو جاری رکھنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ دوئم تم فلاں شخص ملزم پر لزوم حسب ذیل قائم کرتا ہوں:۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں پانچ شخص سے ... کے مجمع میں ... امن و امان میں اختلال پیدا ہونا اغلب تھا۔ اور تم جانتے تھے کہ اس مجمع کی منتشر ... افسر مجاز کی جانب سے قانوناً دیا گیا ہے۔ باوجود حکم دینے افسر مذکور کے تم نے ... اس مجمع میں سلسل جاری رکھی تھی۔ اور تم دانستہ منتشر نہیں ہوئے جو جس سے تم بہ جرم ... تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ دوئم کی عدالت سے لائق سماعت ہے اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگ آف ہائیکورٹس

زیر دفعہ ۱۵۱ تعزیرات ہند ملزم کی مجرمیت کے لئے محض یہ امر کہ مجسٹریٹ کی رائے میں جس نے منتشر ہونے کا حکم دیا تھا۔ اس کی رائے میں اختلال امن کا اندیشہ ہونا کافی نہیں ہے بلکہ شہادت ... عدالت کا اطمینان ہونا چاہیئے۔ کہ فی الواقع مجمع سے اختلال امن کا احتمال تھا۔ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ... کریمنل جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۵ سنہ ۱۹۲۲ء لاہور۔ انڈین لیسر جلد ۴ صفحہ ۳۴۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۲ء لاہور صفحہ ۱۳۵۔ ۲۱ پنجاب لارپورٹ سنہ ۱۹۲۲ء

(۲) ایک سب انسپکٹر پولیس نے یہ اطلاع پاکر کہ ایک جلوس اپنی منہو بد باجہ کے مسجد کے آگے

بلوہ کرنے کی نیت سے بدی اشتعال دینا

دفعہ ۱۵۳ :- جو کوئی شخص براہ خباثت یا بدی کوئی امر خلاف قانون کرنیسے کسی شخص کی طبع کو اشتعال دیوے اور اس کی یہ نیت ہو۔ یا اس امر کا احتمال اس کے علم میں ہو کہ اس اشتعال کے باعث سے بلوہ کرنے کے جرم کا ارتکاب وقوع میں آئے۔

اگر بلوے کا ارتکاب ہو

تو اگر اسی اشتعال کے باعث سے بلوہ کرنے کے جرم کا ارتکاب وقوع میں آئے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائینگی۔

اگر بلوے کا ارتکاب نہ ہو

اور اگر بلوے کرنے کے جرم کا ارتکاب وقوع میں نہ آئے تو دونوں قسموں میں سے کسی قسم قید کی سزا جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائینگی۔

ابتدائی ضابطہ

اس دفعہ کا ملزم پولیس بلا وارنٹ گرفتار کر سکتا ہے۔ قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ اور قابل تجویز ہر مجسٹریٹ ہے اور اگر جرم بلوہ کا ارتکاب ہو تو وارنٹ ورنہ سمن جاری ہوگا۔ اور جرم بلوہ کا اگر وقوع میں نہ آوے تو اس صورت میں سمن آخر کی کارروائی سرسری ہو سکے گی۔

شرح

اس دفعہ میں اس امر کی روک کی گئی ہے۔ کہ کوئی شخص براہ مخاصمت یا ناحق کسی امر خلاف قانون کے کرنے سے کسی شخص کو بلوہ کرنے کے لیے مشتعل کرے اور بہ نیت دشمنی یا لاپرواہی سے یہ جان کہ ہجوم مقدم کسی امر ناجائز ناحق یا شرارت سے اغلباً اشتعال طبع کا باعث ہوگا۔ کسی امر خلاف قانون کا مرتکب نہ ہووے۔ اور لفظ خباثت (malignantly) اور لفظ بدی (wantonly) دو لفظ مستعمل ہوئے ہیں۔ لفظ خباثت کے معنی کسی

ملازم کا بہ حیثیت منصبی اس کے فرو یا منتشر کرنے میں ساعی ہونا (۲) ملازم کا سرکاری ملازم کی حیثیت منصبی سے واقف ہونا (۳) ملازم کا سرزوری ملازم پر حملہ کرنا یا دھمکی دینا یا اس کا مزاحم یا مزاحم ہونے کا اقدام کرنا یا اس پر جبر مجرمانہ یا اس کی دھمکی یا اس کا اقدام مجرمانہ طور سے کرنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام وتاریخ ومقام فلاں بہمی فلاں بمقام پولیس سٹیشن تھانہ فلاں کو جانتے ہوئے مجمع خلاف قانون یا بلوہ یا ہنگامہ کا ایک فریق ہو کر بجائے تعمیل حکم منتشر کرنے کے تمنے بشمول دیگر فلاں فلاں ملزمان اس پر حملہ مجرمانہ یا جبر مجرمانہ یا اس کی دھمکی یا اقدام یا مزاحمت وغیرہ جیسا کہ صورت واقعہ ہو۔ درج کی جاوے) کا ارتکاب کیا ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۵۲ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور کی جاوے اور

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں دو ملزمان کو بجرم دفعہ ۱۵۲ تعزیرات [illegible] چالان کیا گیا تھا۔ کہ انہوں نے ایک کنسٹیبل پولیس وسب انسپکٹر پر مجمع خلاف قانون کے فرو کرنے کے وقت جبر مجرمانہ سے کنسٹیبل کو مکا مارا [illegible] سے ملزمان کو جرم دفعہ ۱۵۲ تعزیرات ہند سے ڈسچارج کر کے بجرم دفعہ ۱۶۰ تعزیرات ہند سزا دی گئی جس کی نگرانی منجانب ملزمان سندھ جوڈیشل کمشنر کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ [illegible] محدود کا جرم دفعہ ۱۵۲ تعزیرات ہند سے ملزمان کو ڈسچارج کر کے بجرم دفعہ ۱۶۰ تعزیرات سزا دینا قانوناً جائز تھا۔ بحالات مقدمہ کوئی نقص قانونی نہیں ہے۔ نیز دیکھو رولنگز ۲۹ - انڈین کیسز صفحہ ۶۶۸ و ۳۳ مدراس صفحہ ۵۰۳ و کریمنل لا جرنل جلد ۱۰ صفحہ ۴۵ ۱۹۱۵ کریمنل [illegible] صفحہ ۶۱۳ و انڈین کیسز جلد ۵۳ صفحہ ۵۶۷ نگرانی ملزمان جس کی گئی اور حکم سزا بحال رکھا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۴۴ [illegible] انڈین کیسز جلد ۱۵۵ صفحہ ۶۲۳

کورٹ میں ملزم کیجانب سے پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ الزام جرم دفعہ ۱۵۳ تعزیرات ہند اسوقت تک قائم نہیں رہ سکتا ہے۔ تاوقتیکہ فعل خلاف قانون بہ خباثت یا بدی سے کیا جانا ثابت نہ ہو۔ اِس مقدمہ میں ایسی کوئی شہادت موجود نہیں ہے۔ جس سے ہردو اجزا قانونی میں سے کوئی جزو قانون ثابت ہوا ہو۔ اِس لیے بہ تنسیخ حکم سزا نگرانی منظور اور ملزم بری کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۲۱۶ ۱۹۱۹ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۹۴ صفحہ ۷۷۶۔ اور ایسا ہی ارادہ ملزم ثابت نہ کرنے پر کلکتہ ہائی کورٹ سے ملزم بری ہوا تھا۔ ۳۴ کلکتہ صفحہ ۵۹۱۔ ۲۰ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۹۹۔ ۲۳ کلکتہ لاجرنل ۱۰۵۔ کرمینل لاجرنل جلد ۱۷ صفحہ ۲۵۴۔ انڈین کیسز جلد ۴۳ صفحہ ۹۷۴۔

(۲) ایک شخص نے چند رسالہ جات طبع کراکر لوگوں میں تقسیم کر دئے تھے۔ اور مضمون رسالہ کے پڑھنے والوں کو اشتعال پیدا ہوکر نقض امن کا اغلب احتمال تھا۔ مجسٹریٹ مجاز نے ملزم کو بدفعہ ۲۹۲ و ۱۵۳ تعزیرات ہند سزا دی تھی۔ جو عدالت سشن میں حکم سزا قائم رہنے پر ملزم نے بمبئی ہائیکورٹ میں اپیل کیا۔ چنانچہ قرار دیا گیا کہ مضمون پمفلٹ سے پڑھنے والوں کو اشتعال پیدا ہوگا۔ جس سے ملزم کا ارادہ کہ پڑھنے والے بلوہ کے مرتکب ہوں ظاہر ہوتا ہے۔ اور اس رسالہ کا تقسیم کرنا ملزم کی نیت کا مستزاد مظہر ہے۔ کہ ملزم نے خباثتاً عمل کیا ہے۔ اسلیئے حکم سزا قائم رکھا۔ اور حکم دفعہ ۱۰۶ ضابطہ فوجداری منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۱۴۳ بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۶۲ صفحہ ۱۰۴۷۔ ۲۲ بمبئی لارپورٹ صفحہ ۱۶۶۔

(۳) جرم دفعہ ۱۵۳ تعزیرات ہند میں ایسے مشتعل کرنے والے الفاظ یا افعال ہوتے ہیں۔ جو ترغیب یا اعانت سے خارج ہوتے ہیں۔ بلکہ وہ ایسے فعل یا اشتعال سے متعلق ہے۔ جس سے ازدد فعل خلاف قانون اُن اشخاص کے خیالات میں غضب پیدا کرکے ان کو فوراً بلوہ کے ارتکاب کی طرف رجوع کر دے۔ اور صورت جرم دفعہ ۱۰۹ و ۱۱۴ تعزیرات ہند دفعہ ۱۵۳ تعزیرات ہند سے متعلق نہیں ہیں۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۵۵۹ ۱۹۳۳ء بمبئی ہائی کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۳ صفحہ ۲۷۲۔ ۳۵ بمبئی ۳۳۹۔ آل انڈیا رپورٹ ۱۹۳۳ء بمبئی صفحہ ۱۶۲۔

(۴) ایک مقدمہ میں ایک بارات معہ نوشاہ ایک گاؤں میں شادی کرکے ایک پالکی میں زوجہ و شوہر ہر دو کو بٹھلا کر معہ جلوس و

شخص کو براہ مخاصمت یہ ترغیب تحریک جذبات انسانی مشتعل کرنا ہوتا ہے۔ تاکہ اُس کے خون میں جوش پیدا ہوکر اُس کی طبیعت جرم بلوہ کے ارتکاب کی طرف مائل ہو جاوے۔

اور وہ لفظ بدی (Wantonly) کے معنی کسی فعل کی نوعیت اور اُس کے بُرے نتائج پر لحاظ نہ کرکے ناحق لاپرواہی سے کسی شخص کو مشتعل کرنا ہوتا ہے۔ دراصل دفعہ ہذا دو حصص پر منقسم ہے۔ اول اشتعال مذکور سے جرم بلوہ واقعہ ہو جاوے۔ دوسرے میں جبکہ ترغیب مسطور سے جرم واقعہ نہ ہووے۔ جس کی جداگانہ سزائیں مقرر کیگئی ہیں۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب ملزم کا کوئی فعل خلاف قانون براہ خباثت یا کینہ ناحق کرنا۔ (۲) اس فعل سے ملزم کا اشتعال طبع کی ترغیب دینا۔ (۳) ملزم کا جاننا کہ اشتعال طبع کے احتمال سے بلوہ ہوگا۔ (۴) اور اُس اشتعال سے بلوہ واقعہ ہونا۔

فرد قرارداد جرم میں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں عمداً (یا از راہ بدی ناحق) فلاں فعل خلاف قانون کا ارتکاب یہ جانکر کہ اُس سے احتمال بلوہ ہے۔ کیا ہے۔ جس سے ارتکاب جرم بلوہ وقوع میں آیا ہے۔ جس سے تم جرم دفعہ ۱۵۳ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ فلاں کی عدالت کے تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں مسلمان نے ایک گائے سورج نکلنے سے پیشتر ذبح کر دی تھی جس کی اطلاع معرفت چوکیدار دو مسلمانوں نے مقامی پولیس میں کر دی تھی۔ جس پر عدالت میں چالان پیش ہوکر ملزم کو بدفعہ ۱۵۳ تعزیرات ہند عدالت سے سزا دی گئی تھی۔ چنانچہ الہ آباد ہائی

باجہ وغیرہ ایک دوسرے گاؤں میں سے گذر رہے تھے۔ سبھا رہیہ میں ایسی کبھی رسم زوجہ و شوہر شادی کرکے ایک پالکی میں بیٹھکر جانے کی ادا نہیں ہوئی تھی۔ پولیس مقامی نے اُس جلوس کو حسب اختیار دفعہ ۳۱ قانون پولیس ۵ سنہ ۱۸۶۱ء روکا۔ اور چند ملزمان کا چالان بدفعہ ۱۵۳ تعزیرات ہند عدالت میں کردیا۔ عدالت سے ملزمان سزایاب ہوئے۔ ہائیکورٹ الہ آباد میں حسب قاعدہ درخواست نگرانی پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ دفعہ ۱۵۳ تعزیرات ہند اُس وقت تک عاید نہیں ہوسکتی جب تک کہ فعل خلاف قانون نہ کیا گیا ہو۔ اور صورت مندرجہ دفعہ ۱۵۳ تعزیرات متعلق نہ ہو۔ اور رسم کہ دلہن و دولہا ایک پالکی میں سوار ہوکر معہ جلوس کسی گاؤں میں سے گذرنے کی رسم کو قانونی دفعات حاصل نہیں ہیں۔ اس لئے دلہن و دولہا کا ایک پالکی میں سوار ہوکر معہ جلوس کے گذرنا امر خلاف قانون حسب معنی دفعہ ۱۵۳ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ اور بدفعہ ۳۱ قانون پولیس ۵ سنہ ۱۸۶۱ء پولیس کو حسب معنی دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹی اختیارات عطا نہیں کرتی ہے۔ اس لئے بمنظوری درخواست ملزمان حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۷ صفحہ ۸۶۶ سنہ ۱۹۳۶ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۳ صفحہ ۸۶۶۔

(۵) ایک جلوس اہل ہنود مذہبی رسم کے مطابق بموجب حکم اعلےٰ افسران ان ہی راستوں سے جارہا تھا جن کی ان کو اجازت دی گئی تھی۔ ان کے بالمقابل اسی تاریخ کو اہل اسلام نے جلوس نکالا۔ اور اہل ہنود کے جلوس کے بالمقابل ہونے کو جارہا تھا۔ جب کہ ممتاز افسران پولیس نے بخیال احتمال بلوہ ان کو دوسرے راستے سے جانیکا حکم دیا۔ مگر اہل اسلام نے تعمیل حکم سے انکار کردیا۔ اور باہم ہردو جلوس میں بلوہ ہوگیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت سے ملزمان اہل اسلام بدفعہ ۱۵۳ تعزیرات ہند سزایاب ہوئے۔ اور بمبئی ہائیکورٹ سے اپیل ملزمان نامنظور کئے گئے۔ اور قرار دیا گیا کہ پولیس کا حکم بمبئی ڈسٹرکٹ پولیس ایکٹ کی دفعہ ۴۸ ضمن ۱ و ب بحالات واقعہ جائز تھا۔ اور تعمیل حکم نہ کرنے والے ملزمان زیر دفعہ ۱۵۳ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہیں۔ اور ... ضروری تحفظ ٹریفک

اصول

دفعہ ہذا کے الفاظ تنفر یا دشمنی وغیرہ کے خیالات بڑھانے کے۔ P.۴۰ (۱۹۱۸ A.I.R) استعمال کرنے سے یہ امر صاف ظاہر ہے۔ کہ بلحاظ مختلف فرقہ جات مذاہب وجود خیالات تنفر یا دشمنی کا اشخاص میں موجود ہونا پہلے سے مسلمہ صحیح تصور کیا گیا ہے۔ اسی واسطے لفظ بڑھانے مستعمل کئے گئے ہیں۔ لیکن تاہم ہماری محسن گورنمنٹ نے دفعات ۲۹۵ لغایت ۲۹۸ و دفعہ ۵۰۰ و دفعہ ہذا کے وضع کرنے سے اپنا اصل عندیہ گورنمنٹ کا انکشاف کر دیا ہے۔ کہ جملہ مختلف اشخاص کے مذاہب و معابد گاہوں و مقدس مقامات و مقدس اشیا کی کوئی شخص کسی عمل ناجائز سے کسی قسم کی دل آزاری کا باعث نہ ہووے اور ہر مختلف طبقات کے انسانوں میں باہم تعاون و خلوص محبت پیدا ہووے اور ان خیالات تنفر و دشمنی وغیرہ سے عامۃ خلائق بدرجہ مجتنب و محتاط رہیں۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا الفاظ کہنا یا بولنا۔ یا نقوش تحریر یا اشارات بطور دیگر استعمال کرنا۔ (۲) مختلف طبقات رعایا ملکہ معظمہ میں خیالات دشمنی یا نفرت بڑھانے یا اس کا اقدام کرے۔ (۳) وہ اظہار خیال بدا ندیشی یا بدنیتی سے کیا گیا ہو۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں جلسہ عام میں زبانی تقریر دیتے ہوئے فلاں فلاں الفاظ بمخاطبہ مجمع استعمال کئے ہیں۔ جن سے ملکہ معظمہ کی رعایا اہل ہنود قوم میں دشمنی و تنفر کے خیالات مذہب اہل اسلام کے خلاف بڑھائے گئے ہیں۔ جس میں تم مرتکب جرم دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کے ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز جرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) میر مقصود احمد خاں شیروانی بار ایٹ لا ایڈوکیٹ ہائیکورٹ نے مجمع

خیالات مذکور پیدا ہونے کا احتمال ہو یا، واقعہ بتا دینا بغیر نیت فاسد کے اور اس ایمانداری کی نظر سے کہ وہ دور ہو جائیں حسب منشاء دفعہ ہذا بمنزلہ جرم نہیں ہے۔

ابتدائی ضابطہ

دفعہ ہذا ناقابل مداخلت پولیس اور ناقابل ضمانت اور ناقابل راضینامہ ہے۔ وہ قابل اجرائے وارنٹ ہے۔ اور مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول تجویز کر سکتا ہے۔ اور حسب دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری منظوری مطلوب ہے۔

شرح

یہ امر بیّن الثبوت ہے۔ کہ ہماری محسن گورنمنٹ کی حکومت میں ہر ایک مذہب و ملت کے مبلغان کو اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں ظاہر کرنے کے لیئے پوری پوری آزادی دی گئی ہے۔ اور اس سلسلہ آزادی سے استفادہ اٹھاتے ہوئے جب واعظین و لیکچرار وں نے تہذیب و شائستگی کے پہلو سے گزر کر کے مختلف طبقات کے اشخاص کے درمیان دشمنی و تنفر کے خیالات بڑھائے تو اصول قانون، تحفظ امن و آسائش عامہ کو ملحوظ رکھنے کے لیئے دفعہ ہذا وضع کر کے جملہ واعظین، ولیکچرار و اخبار نویسوں کو پابند کر دیا گیا ہے۔ کہ کوئی شخص تقریراً یا تحریراً یا کسی اور طرح سے بھی مختلف رعایا جناب ملکہ معظمہ کے درمیان دشمنی یا نفرت کے خیالات نہ بڑھائے۔ اور نہ بڑھانے کا اقدام کرے۔ اور یہی وجہ ہے کہ زیر دفعہ ہذا الف وضمن ب بلا تحقیق اثبات نیت ایسے مضامین لکھنے والے اشخاص جن کے مضامین سے کسی فرقہ یا جماعت میں دشمنی یا نفرت کے خیالات پیدا ہونے کا احتمال ہو ضمانت نیک چلنی معیادی ایک سال لیجاتی ہے۔ مگر ایڈیٹر یا مالک یا چھاپنے والے یا شائع کرنے والے کے خلاف قبل از تحقیقات حسب دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری منظوری جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل یا لوکل گورنمنٹ یا کسی عہدہ دار کی جس کو جناب ممدوح الحشم نے اس بارہ میں اختیار دیا ہو حاصل کیجانی ضروری ہے۔

اور زیر تشریح دفعہ ہذا ایسے خیالات نفرت یا خیالات دشمنی کا بہ نظر ایمانداری بغیر نیت بداندیشی کے ایسی نظر سے ظاہر کرنا کہ وہ خیالات جاتے رہیں جرم نہیں ہے کیونکہ نیک نیتی مشمول ایمانداری بغیر بدخواہی کے کسی مختلف فرقہ جماعت کی نسبت اظہار اصلاح کلی کرنا پسندیدہ ہوتا ہے۔

(۳) دفعہ ۱۵۳ الف میں یہ ضروری ہے کہ مسبب معنی دفعہ ہذا طبقات رعایا ملکہ معظمہ میں تنفر یا دشمنی کے خیالات بڑھانے کا مقصد مد نظر ہو۔ اور نے اس غرض سے بذریعہ الفاظ زبانی یا تحریری یا باشارات یا بذریعہ نقوش مرئیہ عمل کیا ہو۔ اور ملزم کا ارادہ نوعیت معنی شہادت الفاظ و دیگر شہادت سے جب کہ صاف طور پر ظاہر ہوتا ہو۔ قابل وقعت ہوگا۔ اور ارادہ ملزم اقتباس کیا جاوے گا۔ اور ان واقعات سے مذہبیت و بیگناہی پر عدالت فوجداری نتیجہ پیدا کرے گی۔ اور مناسب حکم دے گی۔ کریمنل لا جرنل جلد صفحہ ۱۱۵۴ کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۷ صفحہ ۳۸۷۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۶ء کلکتہ صفحہ ۱۱۳۳۔ ۵۴ کلکتہ صفحہ ۵۶۔ ۴۴ کلکتہ لا جرنل صفحہ ۱۷۲۔ ۳۰ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۹۵۱۔

(۴) دفعہ ۱۵۳ الف کے لئے ارادہ کا بدنیتی یا خباثت سے ہونا ضروری نہیں ہے۔ اور جب ارادہ میں بدنیتی ثابت نہ ہو تو نیک نیتی اخذ کی جاوے گی۔ ایڈیٹر اخبار کا فرض ہے کہ عامہ کی دلچسپی کے لئے مضامین باخبار تحریر کرے۔ اگر وہ مضامین نیک نیتی سے درج کئے گئے ہیں۔ اور ممکن ہے کہ بعض کم فہم طبقہ بیوقوفی سے خیالات کو غیر معقولیت سے متاثر کرے تو وہ زیر دفعہ ۱۵۳ الف نہ آئیگا۔ اور مجسٹریٹ کا حکم بدفعہ ۵۲۲ ضابطہ فوجداری باطل قرار دیا جاویگا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۵۰۲ کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۴۱۴۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۷ء کلکتہ صفحہ ۲۱۵۔ ۳۱ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۶۹۔ ۴۵ کلکتہ لا جرنل ۲۳۴۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۶ و ۴۴ کلکتہ لا جرنل صفحہ ۲۱۷ و ۲ کریمنل لا جرنل صفحہ ۱۱۵۴۔

(۵) کسی بانئے مذہب کے حالات زندگی پر خیالات تحریر کرنا کسی طبقۂ خلائق کے مذہب پر حملہ کرنا نہیں ہے۔ اور نہ اس سے پیروکاران مذہب میں دشمنی یا نفرت کے خیالات پیدا کرنا یا بڑھانا دفعہ ۱۵۳ الف جرم ہے۔ اور وہ شائع کرنا کسی شخص کے اس مذہب کے بانی اور نہ اس طبقہ مذہب پر عاید ہوگی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۲۱۷ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۳ صفحہ ۶۹۷ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۵۹۰۔ ۲۸ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۴۵۱۔ ۹ لاہور لا جرنل صفحہ

عام میں لیکچر دیا جس سے دشمنی و نفرت کے خیالات ایک اور دوسری قسم کے مختلف
طبقات رعایا ملکہ معظمہ میں پیدا ہوئے تھے۔ انہیں نوٹس بذریعہ ایک اطلاع دیگئی
تھی کہ وہ کیوں نہ معطل کیا جاکر زیر دفعہ ۱۵۳ الف سزا دیا جاوے۔ جس
پر تحقیقات عدالتی مجسٹریٹ مجاز نے حکم سزا قید صادر کیا تھا۔ اور صفائی میں
ایک تحریری بیان مجسٹریٹ کے پیش کیا تھا۔ لیکن شہادت استغاثہ اور مضمون لیکچر
کے متعلق عدالت میں بحث نہیں کی تھی۔ جواب ہائیکورٹ میں بسبب بحث پیش
کیا جاتا ہے۔ جس کو وہ اب ہائی کورٹ میں بسبب بحث [illegible] نہیں کر سکتا ہے
کہ ایک مقدمہ راجندر ناتھ مکرجی بنام پریوی کونسل سے بمبئی لاء رپورٹ صفحہ ۷۰۸
۴۳۔ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۰۳۶ میں قرار دیا تھا کہ اب اس عدالت میں بحالات
واقعات مقدمہ بحث کیجاوے۔ حکم نامناسب ہے۔ اور اخلاقی بدطینتی بعینہ
ملزم کے فعل سے نتیجہ کیجاتی ہے۔ چنانچہ الہ آباد ہائیکورٹ سے ملزم کا نام رجسٹر
ایڈووکیٹی سے خارج کر دیا گیا۔ اور یہ کہا گیا کہ جب وہ پھر کبھی مکرر عذر کے لئے
بحالات اختیار کردہ طرز عمل ہائیکورٹ میں درخواست کرے گا تو اس پر
مناسب غور کیا جاوے گا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۳ صفحہ ۸۴۱۔ انڈین کیسنز جلد
۶۵ صفحہ ۵۶۰ سنہ ۱۹۲۲ء الہ آباد۔ ۴۴ الہ آباد صفحہ ۳۵۲ - ۲۰ آل لاجرنل صفحہ
۲۰۰ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۲ء الہ آباد صفحہ ۲۸۹۔

(۲) ملزم نے ایک اخبار الواحد میں ایک مضمون طبع کرکے شائع کرایا تھا۔
جس پر سٹی مجسٹریٹ کراچی سے زیر دفعہ ۱۲۴ الف و ۱۵۳ الف تعزیرات
ہند دو دو سال قید سخت کی سزا دی گئی تھی۔ سندھ جوڈیشل کمشنر کورٹ
میں بحث کی گئی کہ فقرہ ضمن ۳ دفعہ ۱۲۴ الف عاید نہیں ہوتی ہے۔ لیکن [illegible]
بندوق کے ایک فیر چلانے سے (قتل [illegible] و غصہ [illegible]) اور دو جرائم میں سزا
دینا مناسب حال نہیں ہے۔ چنانچہ سندھ جوڈیشل کمشنر کورٹ سے جرم دفعہ ۱۵۳
الف منسوخ کیا جاکر حکم سزا دفعہ ۱۲۴ تعزیرات ہند قائم رکھا گیا۔ کرمنل لاجرنل
جلد ۲۵ صفحہ ۶۱۴ - انڈین کیسز جلد ۸۲ صفحہ ۱۰۲ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء
سندھ صفحہ ۵۹ - ۱۷ سندھ لاء رپورٹ صفحہ ۲۱۳۔

آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۱۹۵۔ ۲۷ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۷۰۲۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۷۵۵۔ اور ۱ پنجاب رپورٹ سنہ ۱۹۰۷ء فوجداری ۴۹ پنجاب ویکلی رپورٹ سنہ ۱۹۱۰ء فوجداری ۵ کریمنل لا جرنل صفحہ ۹۳۴ مدراس لا ٹائمز صفحہ ۲۲

(۱۰) مسمی کالی چرن شرما نے ایک کتاب موسومہ وچتر جیون ہندی میں تصنیف کی تھی جس میں حضرت محمد صاحب پیغمبر خاتم النبیین کی پاک شان میں فحش عیوب جناب کی زندگی ظاہر کی گئی تھی۔ ملزم کے خلاف زیر دفعہ ۱۵۳ الف مقدمہ کی تحقیقات بعدالت صاحب مجسٹریٹ ہو رہی تھی کہ دوران مقدمہ میں بسبب دفعہ ۹۹ الف کتاب ضبط کی گئی۔ جس پر ملزم نے تنسیخ حکم ضبطی کے لئے حسب دفعہ ۹۹ ب ہائیکورٹ میں درخواست کی۔ جو نامنظور ہوئی اور اس دوران میں کارروائی دفعہ ۲۵۱ ضابطہ عدالت سے بند کی گئی تھی۔ ملزم بجرم دفعہ ۱۵۳ الف عدالت صاحب مجسٹریٹ سے سزایاب ہوا۔ اور اپیل بھی عدالت سیشن آگرہ سے ملزم کا نامنظور ہوا۔ عدالت ہائیکورٹ الہ آباد میں ملزم کا اپیل پیش ہو کر یہ بحث کی گئی کہ کسی ایک شخص پر جو مرچکا ہے ان کی عیب جوئی کرنا حسب معنی دفعہ ۱۵۳ الف طبقات رعایا میں دشمنی اور نفرت کے جذبات بڑھانا نہیں ہے۔ اور نقل فیصلہ مقدمہ مسمی راج پال آریہ ملزم دفعہ ۱۵۳ الف مصنف کتاب رنگیلا رسول بہ ہائیکورٹ لاہور پیش کر کے استدلال کیا گیا۔ تجویز ہوئی کہ کسی پاک نبی کی شان میں فحش الفاظ سے عیب جوئی کرنا جرم دفعہ ۱۵۳ الف ایک طبقہ رعایا کے درمیان دشمنی و نفرت کے خیال بڑھانا ہے۔ اور محولہ مقدمہ رنگیلا رسول فیصلہ ہائیکورٹ سے ہم اتفاق نہیں کرتے ہیں۔ اور ملزم کی سزائے جرمانہ ایک ہزار روپیہ قائم رکھتے ہیں۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۸ سنہ ۱۹۲۷ء صفحہ ۸۵۷ الہ آباد و انڈین کیسز جلد ۱۰۴ صفحہ ۲۲۵۷۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۷ء الہ آباد صفحہ ۴۶۵۴۔ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۰۴۔ ۸ لا رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۱۲۴ آل لا جرنل صفحہ ۸۴۶۔

(۱۱) ۱۵۳ الف تعزیرات ہند کا ایک جزو وارادہ بداندیشی ملزم ہونا ضروری ہے۔ اور جہاں بدخواہ نیت ملزم ثابت نہ ہو وہاں ذمہ داری فوجداری عاید نہ ہوگی۔ اور ایڈیٹر اخبار کا فرض ہے کہ پبلک انٹرسٹ کے لئے معاملات کو شائع کرے اور بلا ثبوت بدنیتی ملزم محض کسی مضمون سے یہ خیال کرنا کہ دشمنی و نفرت کے خیالات طبقہ رعایا کے بڑھنے ممکن ہیں۔ اثبات بدنیت کے لئے کافی نہیں ہیں

۷۶-۳۳-۸ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۰۳ ۔

(۶) زیر دفعہ ۱۵۳ الف ملزم کا ارادہ بدنیتی سے اُس آرٹیکل کے مضمون سے اقتباس کیا جاوے گا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۸۹۶ کلکتہ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۵ صفحہ ۲۲۵ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۴۷-۴۶ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۱۸۴-۹ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۳۴ ۔

(۷) جرم دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند میں دشمنی یا نفرت کے خیالات کا حسب معنی دفعہ مطلب دفعہ ہذا ارادۃً پیدا کرنا اُن الفاظ سے اخذ کیا جاوے گا جو لکھے گئے یا بولے گئے ہوں آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۹ء کلکتہ صفحہ ۳۰۹ - ۵۶ کلکتہ صفحہ ۱۰۶۰ ۔

(۸) بار ثبوت اُس ارادہ کا کہ وہ الفاظ بارادہ دشمنی یا تنفر استعمال میں نہیں لائے گئے ہیں ۔ ملزم پر ہے کہ وہ یہ ثابت کرے کہ وہ فعل اُس نے نیک نیتی سے کیا ہے ۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۰ء بمبئی صفحہ ۱۷۷ - ۳۲ بمبئی لارپورٹ صفحہ ۸۵۸ ۔

(۹) مقدمہ راج پال مصنف کتاب رنگیلا رسول مخیانب سرکار صاحب مجسٹریٹ کے حکم کی نظر ثانی لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہوکر تجویز ہوئی کہ صاحب مجسٹریٹ نے جو فیصلہ میں ملزم کے ارادہ اور وہ حالات جو پمفلٹ میں لکھے گئے واقعات کی بنا قرار دے کر واقعہ متعلقہ تحریر کیا ہے ۔ اور ہم ہر دو امور سے بتائید فیصلہ ڈویژن بینچ سرکار والابنام جسونت سنگھ ملزم صاحب مجسٹریٹ کی رائے سے اتفاق کرتے ہیں جس میں ملزم کی بدنیتی کا اثبات واقعات شہادات و مضامین مندرجہ سے تعلق ظاہر کیا گیا ہے ۔ اور ملزم کی کھانی کو کمزور افواہ پر مبنی ٹھہرایا ہے ۔ اور علاوہ اس کے جو حالات ملزم نے درج کیے ہیں اُن کو اُس نے اپنے خیال میں سچا سمجھا یا سچا باور کیا ہے ۔ ملزم کی بیگناہی کے لئے ناکافی ہے ۔ اُن سے ایک فرقہ جماعت میں دشمنی و نفرت حسب معنی دفعہ ۱۵۳ الف بڑھتی ہے ۔ اور بالاتفاق فیصلہ صاحب مجسٹریٹ نظر ثانی ڈسمس کی گئی ۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ ۱۹۲۶ء صفحہ ۵۵۶ لاہور ۔ انڈین کیسز جلد ۹۳ صفحہ ۱۰۵۲ ۔

الفاظ متعلقہ دستاویز سے اخذ کیا جاوے گا۔ اور شہادت تائیدی سے میلان مضمون ہونیسے مزید وضاحت ہوگی۔ اور کسی ملک میں مذہبی آزادی حاصل ہونے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ فحش و غلیظ الفاظ سے دشمنی یا نفرت کسی فرقہ جماعت میں بڑھایا جاوے اور نہ یہ ضروری ہے کہ کسی مضمون آرٹیکل یا کتابت سے یا اور طرح سے طرفین کی جماعت یا فرقہ میں دشمنی بڑھے۔ بلکہ کسی ایک فرقہ کے خیالات میں دشمنی کا بڑھنا کافی ہے۔ اور کسی بانی مذہب پر فحش یا گندے الفاظ سے حملہ کرنا جس سے اس مذہب کے پیروکاران میں دشمنی یا نفرت کے خیالات بڑھیں۔ دفعہ ۱۵۳ الف کی منشا میں داخل ہے۔ اس لئے دیوی سرن شرما ایڈیٹر رسالہ ورتمان کو زیر دفعہ ۱۵۳ الف ایک سال قید سخت اور پانچ صد روپیہ جرمانہ اور بعدم ادائے جرمانہ چھ ماہ قید سخت کیا جاوے۔ اور جیون چند پاٹھک پرنٹر و پبلشر رسالہ ورتمان چھ ماہ قید سخت اور ڈھائی صد روپیہ جرمانہ اور بعدم ادائے جرمانہ ۳ ماہ قید سخت کیا جاوے۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۴ صفحہ ۲۴۳۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ سنہ ۱۹۲۷ء صفحہ ۴۹۷ لاہور۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۴۵۷۔ ۲۸ پنجاب لارپورٹ صفحہ ۷۹۴۔ کلکتہ جلد ۱ و ۲ صفحہ ۷۹۸ و جلد ۱ صفحہ ۷۹۹ و ۸۰ و جلد ۲ صفحہ ۸۰۱۔

(۵) جب کسی کتاب میں مضمون سے مختلف رعایا ملکہ معظمہ کے درمیان نفرت یا دشمنی کے خیالات بڑھانا پایا جاوے۔ تو اصل مطلب لکھنے والے کا اور بروقت طبع ہونے مضمون کے خیالات مختلف رعایا کے اور لکھنے والے کا ارادہ بغور دیکھنا چاہیئے۔ جو مضامین اور دیگر حالات و واقعات مقدمہ سے اخذ کیا جاوے گا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۳۷۴ سنہ ۱۹۳۳ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۲ صفحہ ۷۹۲ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۱۹ ر ۳ ۱ لاہور نمبر ۲ ۱۳۔ ۳۴ پنجاب لارپورٹ صفحہ ۱۳۴۔ انڈین رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء صفحہ ۲۹۷۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء لاہور صفحہ ۹۹۔

(۱۶) ایک شخص منشی سنگھ نے چارباغ لکھنؤ جلسہ عام میں ایک لیکچر دیا جس میں حکومت ملکہ معظمہ کے متعلق بدخواہی و تنفر و تحقیر کا اظہار کرتے ہوئے بغاوت کے لئے سامعین کو متحرک کیا تھا۔ اور نیز مضامین متعلقہ میں مختلف طبقات رعایا ملکہ معظمہ میں نفرت و دشمنی کے خیالات بڑھانے کی تحریک کی گئی تھی:

کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ ۱۹۲۷ء صفحہ ۲۰۵ و انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۹۲۱ آل انڈیا رپورٹ ۱۹۲۷ء کلکتہ صفحہ ۲۱۵
(۲) اور بدخواہ ارادہ ملزم کل مضمون چٹھی اخبار سے اخذ کرنا چاہیئے نہ کہ محض چٹھی کے کسی خاص حصہ
مضمون سے وہ بدنیت متذکرہ دفعہ ۱۵۳ الف اخذ کیجاوے۔ گو وہ بدخواہ نیت اس کل مضمون
کے کسی ایک فقرے سے ظاہر ہوتی ہو۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ ۱۹۲۷ء صفحہ ۸۹۷ کلکتہ۔ و انڈین
کیسز جلد ۱۰۵ صفحہ ۲۲۵ - و آل انڈیا رپورٹ ۱۹۲۷ء کلکتہ صفحہ ۴۷۲ - ۹ آل انڈیا کریمنل
رپورٹ صفحہ ۴۴ -

(۱۳) امر لفظ طبقات مستعملہ دفعہ ہذا میں ایک قسم کے مذہب کے لوگوں کی جماعت پر
ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ یہ لفظ کسی مذہب کے فرقہ یا جماعت پر بھی حاوی ہے۔ کلکتہ جلد ۵۴
صفحہ ۸۰۱ و کلکتہ آل انڈیا کریمنل رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۴۴ -

(۱۴) بمقام امرتسر ایک ماہواری رسالہ ورتمان مورخہ ۱۵ و ۱۶ مئی ۱۹۲۷ء میں حضرت محمد صاحب پاک
کی شان مبارک میں بذریعہ ایک آرٹیکل دلیپ سنگھ شرما نے ان کو معہ ان کی بیویوں
کے برا بیان کیے [illegible] چنانچہ [illegible] اڈیٹر اور جیون [illegible]
پبلشر اور طبع کرنے والے پر مقدمہ زیر دفعہ ۱۵۳ الف عدالت صاحب
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر میں قائم ہوکر حسب درخواست استغاثہ عدالت ہائیکورٹ
لاہور میں منتقل ہوا۔ اور بعد سماعت [illegible] صاحب منجانب ملزمان اور مسٹر محمد شفیع
صاحب منجانب استغاثہ عدالت ہائیکورٹ کے حجان مسٹر جسٹس براڈوے [illegible]
جسٹس سکیمپ [illegible] بحوالہ فیصلہ جات عدالت ہائے ہائیکورٹس تجویز ہوئی کہ یہ مسلمہ
قانون ہے۔ کہ ایسا مضمون کہ جس کے محض میلان سے طبقات رعایا کے درمیان
دشمنی یا نفرت کے خیالات بڑھانا پایا جاوے۔ جرم دفعہ ۱۵۳ الف صادق آنے کے لیے
کافی ہے۔ اور الفاظ دشمنی یا نفرت کے خیالات بڑھانے یا بڑھانے کے اقدام
مستعملہ دفعہ ہذا کی تعبیر اس طرح سے کی جاوے کہ اس میں دشمنی کے خیالات بڑھانے
کا کامیاب یا ناکامیاب اقدام حاصل ہو جاوے۔ اور نیز اس مضمون سے ملزم
کا اصل مطلب دشمنی یا نفرت بڑھانا یا اس کا کوئی حصہ پورا ہوتا ہو اور مختصر
حالات (Circumstances) کے میلان نفرت دشمنی کا پایا جانا کافی نہیں
ہیں۔ اور اصل جزو دفعہ ہذا کا بدنیت عداوتی ارادہ ہے جو اندرونی شہادت

صفحہ ۹۹ و انڈین کیسز جلد ۱۶۲ صفحہ ۵۰۷۔

اس زمین کا مالک یا دخیل جس پر کوئی مجمع خلاف قانون اکٹھا ہو۔

دفعہ ۱۵۴۔ جب کبھی کوئی مجمع خلاف قانون جمع ہو یا بلوہ وقوع میں آلے تو اس زمین کا مالک یا دخیل جہاں وہ مجمع خلاف قانون جمع ہوا ہے۔ یا اس بلوے کا ارتکاب ہوا ہے۔ اور وہ شخص بھی جو زمین مذکور میں استحقاق رکھتا ہو۔ یا زمین مذکور میں استحقاق کا دعوےٰ رکھتا ہو۔ جرمانے کا مستوجب ہوگا جس کی مقدار ایک ہزار روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ شخص مذکور یا اس کا ایجنٹ یا ملازم یہ جان کر جرم مذکور کا ارتکاب ہو رہا ہو یا ہو چکا ہو یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ جرم مذکور کے ارتکاب کا احتمال ہے۔ اس افسر اعلےٰ کو جو قریب تر مقام پولیس میں مامور رہا ہو۔ اس امر کی اطلاع حتی الامکان جلد نہ کرے۔ اور جب وہ یہ باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو یا رکھتے ہوں کہ عنقریب جرم مذکور کا ارتکاب ہوگا۔ وہ تمام جائز وسیلے جو اس کے یا ان کے امکان میں ہوں جرم مذکور کی روک کے لئے کام میں نہ لائے یا نہ لائیں اور جرم مذکور

جس پر عدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے ملزم کو دو دو سال قید سخت ہر دو جرم میں دی گئی۔ اور حکم سزا ساتھ ساتھ بھگتانے کا دیا گیا تھا۔ اگرچہ اپیل ملزم پر اودھ چیف کورٹ سے قرار دیا گیا کہ بحیثیت مقدمات میں نتیجہ کا مضمون دیکھا جاتا ہے کہ آیا ملزم کا ارادہ لوگوں کو سختی عمل میں لانے کے لئے اکسایا گیا ہے۔ اور مقدمہ ہذا کے حکم سزا میں مداخلت کرنا ناپسندیدہ ہے۔ اس لئے حکم سزا قائم رہا اور اپیل ملزم نامنظور کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۴۱۵ سنہ ۱۹۳۴ء اودھ چیف کورٹ انڈین کیسز جلد ۱۵۴ صفحہ ۶۷۱۔

(۱۷) ایک مقدمہ میں ایک شخص نے ایک کتاب موسومہ "جٹ جیٹی کی کمل حالت" یعنے جٹ درماں۔ جس میں جٹ سوسائیٹی کے طبقہ میں دشمنی ونفرت کے خیالات یعنی حسب دفعہ ۱۵۳ الف بڑھائے گئے تھے۔ جس پر بمنشائے دفعہ ۹۹ الف و ۹۹ ب ضابطہ فوجداری ضبطی کا حکم دیا گیا تھا۔ جس پر ملزم نے الہ آباد ہائی کورٹ میں درخواست تنسیخ حکم ضبطی پیش کی تھی۔ جس پر قرار دیا گیا کہ ہائی کورٹ کو مجاز ہے کہ حکم مذکور لوکل گورنمنٹ ضبطی کتاب منسوخ کردے۔ لیکن مقدمہ موجودہ میں کوئی وجہ تنسیخ حکم موجود نہیں ہے۔ اس لئے درخواست ملزم نامنظور کی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۵۹۹ سنہ ۱۹۳۶ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۲ صفحہ ۵۰۷۔ اور نیز اس مقدمہ میں عدالت العالیہ الہ آباد ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ تعزیرات ہند میں بہت سے جرائم ایسے ہیں کہ جس میں بار ثبوت ارادہ ملزم استغاثہ پر نہیں ہوتا ہے۔ اور دفعہ ۱۵۳ الف میں ارادہ ملزم ان الفاظ تحریری یا زبانی سے جو استعمال کئے گئے ہیں ثابت کیا جاتا ہے۔ کہ ان الفاظ سے دشمنی وتنفر کے خیالات پیدا کرنے یا بڑھانے کا مقصد منتج ہوتا ہے۔ جو یہ ثبوت قطعی ہوگا۔ اور استغاثہ پر یہ امر ضروری نہ ہوگا کہ بحیثیت مقسم الفاظ ماقبل یا مابعد سے ارادہ ملزم ثابت کرے اور جبکہ ایک مضمون سے دیگر پڑھنے والوں کی نظر میں ایک قوم کے افراد کی تحقیر و سبکی ہوتی ہو۔ اور اس سے دشمنی ونفرت کے خیالات پیدا ہوتے ہیں یا بڑھتے ہیں۔ اور ان کو کمینہ درجہ میں ظاہر کیا جاتا ہو۔ تو جرم دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند صادق آجاتا ہے۔ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۰۲ و ۶۰۲۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۷

ایساہی جبکہ جائز اجتماع اشخاص باتفاق دفعتہً ناجائز یا بلوا کی صورت اختیار کرلیوے تو دفعہ ہذا کی ذمہ داری نہ ہوگی۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) کوئی مجمع خلاف قانون یا بلوہ وقوع میں آیا ہے۔ (۲) ملزم مالک یا دخیل اراضی ہے۔ یا اراضی میں استحقاق کا دعوے رکھتا ہے۔ (۳) اور ملزم یا اسکا کارندہ یا منیجر جانتا ہو کہ جرم ہو رہا تھا یا ہوچکا تھا۔ یا اس امر کے باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو کہ اغلباً اسکا ارتکاب ہوگا۔ (۴) اور اس علم سے کہ جرم ہو رہا تھا یا ہوچکا تھا۔ یا اس امر کے باور کرنے کی وجہ رکھتا تھا۔ کہ اغلباً اس کا ارتکاب ہوگا۔ ملزم نے اس کی اطلاع قریب تر پولیس سٹیشن میں نہیں دی ہے۔ (۵) اور ملزم اس امر کے باور کرنے کی وجہ رکھتا تھا کہ جرم بلوہ یا مجمع خلاف قانون کا ارتکاب ہونے کو تھا۔ اور اس نے تمام قانونی ذرائع جو اس کے اختیار میں تھے۔ جرم کے روکنے میں استعمال نہیں کئے ہیں۔ اور اس پر چونکہ بعض حکومتوں میں باب بست و دوم ہے مطابق عمل نہیں ہے۔ اس لئے نمونہ فرد قرار داد جرم تحت دفعہ ہذا و تحت دیگر دفعات درج کیا ہے۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص بسبب دار ضلع نے بایام و تاریخ مقام فلاں اشخاص زمینداران بیٹی و فریق فلاں کی باہم مخاصمت دیرینہ سے واقفیت رکھتے ہوئے۔ اور باہم سلسلہ فساد فریقین کو جانتے ہوئے۔ قبل از وقوع بلوہ ہتمم پولیس اسٹیشن متعلقہ کو نہ اطلاع کی ہے۔ اور نہ وسائل بازر رکھنے بلوہ استعمال کئے ہیں۔ جس کی وجہ سے جرم بلوہ کا ارتکاب ہوا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۵۴ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ فلاں کی عدالت کے تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

نوٹ۔ بعد ترتیب فرد جرم ملزم کو پڑھکر سنا و سمجھا دیا جاوے۔ اور بعد دستخط و تاریخ تصدیق لکھا جاوے کہ فرد جرم ملزم یا ملزمان کو پڑھکر سنا دیا اور سمجھا دیا گیا ہے

اور بعد دستخط و تاریخ و مقام متعلقہ عمل لکھا جاوے

کے واقع ہو جانے کی حالت میں اس مجمع خلاف قانون کے منتشر
کرنے یا اُس بلوے کو فرو کرنے میں سب جائز وسیلے جو اُس کے
یا اُن کے امکان میں ہوں عمل میں نہ لائیں۔

ابتدائی ضابطہ دفعہ ہذا ناقابل مداخلت پولیس و ناقابل راضی نامہ اور قابل اجرائے سمن و قابل ضمانت ہے۔ اور قابل
تجویز مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوئم ہے اور بطور
سرسری تجویز ہو سکے گی۔

شرح اصول قانون انسداد جرائم و تحفظ آسائش عامہ کو ملحوظ رکھنے
کے لئے مختلف دفعات ۴۲، ۴۴، ۴۵، ۵۹، ۸۰ وغیرہ ضابطہ
فوجداری و دیگر دفعات لوکل اینڈ سپیشل لا میں عام لوگوں پر ذمہ داری و
اختیارات مقرر کئے گئے ہیں۔ تاکہ انسداد جرم بسہولیت ہوتا رہے۔ اور ہر
شخص خواب غفلت سے بیدار رہے۔ چنانچہ دفعہ ہذا میں زمین داروں مالک
قابضان اراضی اور اُن کے کارندہ و مختاراں دیہی پر ذمہ داری قانونی عاید
کی گئی ہے۔ کہ ان کی اراضی میں مجمع خلاف قانون یا بلوہ کے وقوع سے قبل
یا بروقت ہر ممکن وسائل اُس کے انسداد و فرو کرنے کے عمل میں لادیں اور
قریب ترین عہدہ دار پولیس کو اُس کی اطلاع دیں اور جو مالکان اراضی اپنے دیہہ
سے باہر رہتے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ منتظم اراضی ایسے مقرر کریں جو ذمہ داری
قانونی سے پوری واقفیت رکھتے ہوں اور مالک و قابض اراضی یہ سمجھیں کہ وہ
اپنے فعل کا ہی ذمہ وار نہیں ہے۔ بلکہ اپنے منتظم و کارندہ کے فعل یا ترک
فعل کا بھی ویسا ہی ذمہ دار ہے۔ اور یہ امر ناممکن ہے کہ دیہہ میں رہنے والے
منتظم یا گاہ بگاہ دیہہ میں جانے والے مالکان اراضی ساکنان دیہہ کے حالات
دھڑے بندی و مخاصمت زمینداروں سے واقفیت نہ رکھتے ہوں۔ البتہ
یک بیک بلوہ ہو جانے پر جب کہ حالات سابقہ بھی مؤید نہ ہوں مالک ذمہ وار

(۳) ایک کھیت کی مالکہ بیوہ ملزمہ تھی۔ مگر انتظام کاروبار ملزم انجام دیتا تھا۔ جہاں جرم بلوہ وقوع میں آیا تھا۔ جرم دفعہ ۱۵۴ تعزیرات ہند کی ذمہ داری ملزم پر عاید کی جاکر عدالت مجسٹریٹ مجاز سے حکم سزا دیا گیا تھا۔ چنانچہ پٹنہ ہائی کورٹ سے حکم سزا قائم رہا اور اپیل ملزم نامنظور کیا گیا۔ ۲ پٹنہ لاجرنل صفحہ ۸۳ - ۸ کریمنل لاجرنل صفحہ ۷۴۴ -

(۴) عدالت مجسٹریٹ میں مستغیث نے ایک بلوہ کے واقعہ ہونے کی درخواست زیر دفعہ ۱۵۴ و ۱۵۵ تعزیرات ہند چند اشخاص پر عاید کرنے کے لئے پیش کی تھی۔ جو تاریخ پیشی مقررہ پر مستغیث کے فوت ہو جانے کی وجہ سے اس کا پسر حاضر عدالت ہوا تھا۔ اور اس نے پیروی مقدمہ کی اجازت کی درخواست مجسٹریٹ کے پیش کی تھی۔ مجسٹریٹ نے حسب دفعہ ۲۴۷ ضابطہ فوجداری بعدم حاضری اصل مستغیث ملزم کو بری کر دیا تھا۔ پٹنہ ہائی کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ دفعہ ۲۴۷ ضابطہ فوجداری ایسی صورت سے متعلق ہے جبکہ مستغیث زندہ ہو اور تاریخ مقررہ پر غیر حاضر نہ ہووے۔ مجسٹریٹ کو حسب درخواست پسر متوفی دائر مقدمہ جاری رکھنا چاہیئے تھا گو برارت کی صورت میں ہائی کورٹ کا عمل درآمد ہے۔ کہ نگرانی میں بجز خاص صورت کے مداخلت نہیں کرتی ہے۔ لیکن مقدمہ حال میں چونکہ عامہ کے امن و آسائش کا تحفظ مقصود ہے۔ اور مجسٹریٹ کو اختیارات تمیزی عمل میں لانے چاہیئیں تھے۔ اور نامنظوری درخواست کے وجوہات لکھنے چاہیئیں تھے۔ جو تحریر نہیں کئے گئے ہیں۔ اس لئے حکم برارت منسوخ کیا جاکر مقدمہ میں کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے۔ ۲۔ پٹنہ لاویکلی صفحہ ۴۰۹ - ۲۔ کیسیز ویکلی نوٹ صفحہ ۸۶۲ - ۱ پٹنہ لاجرنل صفحہ ۴۲۶ - کریمنل لاجرنل جلد ۱۸ صفحہ ۱۵۱ - انڈین کیسیز جلد ۳۷ صفحہ ۵۱۹ -

اس شخص کا مستوجب سزا ہونا جسکے نفع کیلئے بلوہ کا ارتکاب ہوا ہو

دفعہ ۱۵۵۔ جب کبھی کسی بلوہ کا ارتکاب کسی ایسے شخص کے نفع

رولنگز آف ہائی کورٹس

(۱) زیر دفعہ ہذا کسی شخص کے خلاف کارروائی ضابطہ اختیار کرنے سے پیشتر بغور نہایت احتیاط و ہوشیاری مطلوب ہے۔ اور عدالت ہائی کورٹ کا فرض ہے۔ کہ جب اس کے علم میں آوے کہ ایسی کسی عدالت ماتحت کی کسی مثل متدائرہ میں کوئی شخص خلاف قانون اذیت دیا جارہا ہے۔ یا سزاوار ٹھہرایا گیا ہے۔ یا سزاوار ٹھہرایا جانے کو ہے۔ اس مقدمہ میں ضرور مداخلت کرے۔ اور نیز ہائی کورٹ قانوناً مجاز ہے کہ کسی مقدمہ کو قبل از سماعت کسی شہادت کے ابتدائی مرحلے پر ہی اس کارروائی کو منسوخ کر دے۔ لیکن یہ اختیار خاص صورت ہائے استثنائی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۲۵۸ ۱۹۲۴ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۸۲ صفحہ ۲۶۶۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۲۶۳ و جلد ۲ صفحہ ۱۲۶۲۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۴ء کلکتہ صفحہ ۱۰۱۸۔ آل کریمنل لاجرنل صفحہ ۲۳۶۔

(۲) ایک شخص ملازم نائب ریاست نے بعض آدمیوں کو بے دخل کرنے کے لئے بلوہ کرا دیا تھا۔ اور تین مستورات جن کو اس امر سے دلچسپی تھی۔ انہوں نے کوئی فعل بلوہ کا نہیں کیا تھا۔ اور متذکرہ شخص اور مستانان پر ذمہ واری قانونی دفعہ ۱۵۴ تعزیرات ہند عاید کی گئی تھی۔ کہ نائب مذکور کو انہوں نے ملازم رکھا تھا۔ ہائی کورٹ سے قرار دیا گیا کہ یہ امر ناممکن ہے۔ کہ ہر ایک شخص پر ذمہ واری جرم دفعہ ۱۵۴ تعزیرات ہند عاید کی جاوے۔ بلکہ ذمہ واری قانونی اس شخص پر عاید کی جاتی ہے۔ جو اراضی کا مینیجر یا رعیت یا تعلق رکھنے والا ہو۔ اس متبنے پر ذمہ واری دفعہ ۱۵۴ تعزیرات ہند عاید نہیں ہو سکتی ہے۔ اور مستانان پر بلحاظ ذمہ واری تعلق ریاست جداگانہ طور سے مواخذ کیا جانا چاہئے۔ اور حکم سزا کے اصدار کے وقت ذمہ داری کا کام ریاست و دفعہ ۱۵۴ مدنظر رکھی جاوے۔ اور بمقابلہ تعداد ان اشخاص کے جو ذمہ وار ریاست ہیں۔ ۱۶ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۸۶۷۔ ۱۴۔ انڈین کیسز صفحہ ۷۳۱۔ ۱۳۔ کریمنل لاجرنل صفحہ ۲۲۱۔ ۳۹ کلکتہ صفحہ ۸۳۴۔

ہے۔ اس لیے حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور مجسٹریٹ کو لکھا گیا۔ کہ اصل جرم دفعہ ۱۴۷ کی تجویز حسب ضابطہ کرے۔ ۷ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۲۴۷۔ کریمنل لا جرنل جلد ۱۵ صفحہ ۱۹۱۔ انڈین کیسز جلد ۲۲ صفحہ ۷۶۷۔

اس مالک و دخیل کے ایجنٹ کا مستوجب سزا ہونا جس کے نفع کے لیے ارتکاب ہوا ہو

دفعہ ۱۵۶۔ جب کسی بلوے کا ارتکاب کسی ایسے شخص کے نفع یا خاطر کے لیے کیا جائے جو کسی ایسی زمین کا مالک یا دخیل ہو جس کی بابت وہ بلوہ ہو۔ یا جو شخص اس زمین میں یا کسی امر ما بہ النزاع میں جو بلوے کی بنا ہے۔ کسی استحقاق کا دعوےٰ رکھتا ہو۔ یا جس نے اس زمین یا امر سے کچھ نفع قبول کیا یا حاصل کیا ہو۔ تو اس شخص مذکور کا ایجنٹ یا منصرم جرمانہ کا مستوجب ہوگا۔ بشرطیکہ وہ ایجنٹ یا منصرم یہ باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ اس بلوے کے ارتکاب کا احتمال تھا۔ یا اس مجمع خلاف قانون کے جمع ہونے کا تھا جس سے اس بلوے کا ارتکاب ہوا۔ وہ تمام تدابیر جائز جو اس کے امکان میں ہوں اس بلوے کے وقوع کے روکنے اور اس کو فرو کرنے کے لئے۔ یا اس مجمع کے احتمال کے روکنے اور اس کے متفرق کرنے کے لئے کام میں نہ لائے۔

ابتدائی ضابطہ جرم دفعہ ہذا ناقابل مداخلت پولیس و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور ابتداءً سمن جاری ہوگا۔ قابل تجویز مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوئم ہے۔ اور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔

شرح دفعہ ۱۵۴ میں ایک جنرل ذمہ واری مالکان یا دخیل یا ایجنٹ یا منصرم وغیرہ اراضی پر جس میں مجمع ناجائز یا بلوہ وقوع میں آئے۔ بصورت ہائے قانونی عاید کی گئی ہے جس کی توضیح تحت دفعہ مذکور کی جا سکتی ہے۔ لیکن دفعہ

یا خاطر کے لئے کیا جاوے جو کسی ایسی زمین کا مالک یا دخیل ہو۔ جس کی بابت وہ بلوہ ہوا ہو۔ یا جو شخص اس زمین میں یا کسی امر مابہ النزاع میں جو بلوے کی بنا ہے۔ استحقاق کا دعوے رکھتا ہو۔ یا جس نے اس زمین یا اس امر سے کچھ نفع قبول کیا یا حاصل کیا ہو۔ تو شخص مذکور جرمانے کا مستوجب ہوگا۔ بشرطیکہ وہ یا اسکا ایجنٹ یا منصرم یہ باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ اس بلوے کے ارتکاب کا احتمال تھا یا یہ کہ اس مجمع خلاف قانون کے جمع ہونے کا احتمال تھا جس سے اس بلوے کا ارتکاب ہوا وہ تمام تدابیر جائز جو اس کے یا ان کے امکان میں ہوں۔ اس مجمع کے اجتماع کے روکنے اور اس کے متفرق کرنے کے لئے یا اس بلوے کے وقوع کے روکنے کے لئے اور اس کو فرو کرنے کے لئے کام میں نہ لائے یا نہ لائیں۔

ابتدائی ضابطہ دفعہ ہذا نا قابل مداخلت پولیس اور قابل اجرائے سمن اور قابل ضمانت اور نا قابل راضی نامہ ہے۔

اور صاحب مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم تجویز کر سکتا ہے۔ اور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔

شرح دفعہ ہذا کے متعلق تحت دفعہ ۱۵۶ درج کیا گیا ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک شخص کے پاس اراضی یا کوئی مال دیہہ میں نہ تھا۔ اس کی زوجہ و والدہ کا تعلق اراضی دیہہ سے تھا۔ اس دیہہ میں بلوہ ہونے پر ملزم کو بجرم دفعہ ۱۵۵ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ سے سزا دی گئی تھی۔ اور لکھا گیا تھا۔ کہ ملزم بطور اجارہ دار اراضی لیتا تھا۔ اور قبولیت نامہ لکھتا تھا۔ مگر شہادت مثل سے یہ امر ثابت نہیں کیا گیا تھا۔ کلکتہ ہائی کورٹ سے قرار دیا گیا کہ ملزم کا اراضی متعلقہ سے تعلق حسب معنی دفعہ ۱۵۵ تعزیرات ہند مثل سے ثابت نہیں کیا گیا

بہت وسیع ہیں۔ اور بظاہر بلحاظ مفہوم ذہنی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زیر دفعہ ۱۵۵ تعزیرات ہند مالک یا دخیل اراضی پر حسب معنی امتیار ذہنی وارثی ذمہ عاید کی گئی ہے۔ اور بد دفعہ ۱۵۶ تعزیرات ہند مالک یا دخیل کے ایجنٹ یا کارپرداز کو قابل مواخذہ قانونی ٹھہرایا جانا معلوم ہوتا ہے۔ جو محتاج غور معلوم ہوتی ہے۔

اُن لوگوں کو جو کسی مجمع خلاف قانون کیلئے اُجرت پر رکھے گئے ہوں چھپا رکھنا

دفعہ ۱۵۷۔ جو کوئی شخص لوگوں کو کسی گھر یا احاطے میں جو اُس کے دخل یا تحویل یا اختیار میں ہو۔ چھپا رکھے۔ یا آنے دے یا جمع کرے یہ جان کر کہ وہ لوگ کسی مجمع خلاف قانون میں داخل یا شریک ہونے کے لئے اُجرت پر رکھے گئے ہیں۔ یا اُن سے قرار داد یا کام لیا گیا ہے۔ یا عنقریب وہ اُجرت پر رکھے جائیں گے۔ یا اُن سے قرار داد یا کام لیا جائے گا۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم دفعہ ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداءً سمن جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت و ناقابل راضنامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ و مجسٹریٹ درجہ اوّل و دوم ہے۔ اور بطور سرسری تجویز کیا جا سکے گا۔

شرح بدفعہ ۱۵۰ تعزیرات ہند مجمع خلاف قانون کے لئے لوگوں کو اُجرت پر رکھنا یا قرار داد لینا یا اس میں مدد یا مسامحت کرنا وغیرہ ہے۔ اور حسب معنی دفعہ ۱۵۷ تعزیرات ہند ایسے اشخاص کو

۱۵۵ ، ۱۵۶ ا تعزیرات ہند کے الفاظ در ضمن قانون کی نظر لیجسلیٹو کے غور طلب ہیں۔ اور ہر دو کے الفاظ بجز جزوی الفاظ ایجنٹ یا منصرم کے مساوی ہیں۔ بلکہ دفعہ ۱۵۶ ا کے الفاظ دفعہ ۱۵۵ ا کے مدعا کو پورا کر دیتے ہیں۔ چنانچہ دفعہ ۱۵۵ ا میں مالک یا دخیل اراضی جس کے نفع کے لئے بلوے کا ارتکاب ہوا ہو۔ یا وہ شخص جو اس اراضی کا مرتہن یا مستحق اراضی ہو۔ اس زمین یا امر سے نفع قبول یا حاصل کرنے والا ہو۔ وہ جرمانہ کا مستوجب قرار دیا گیا ہے۔ بشرطیکہ وہ یا اس کا ایجنٹ یا منصرم یہ باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ اس بلوے کے ارتکاب کا احتمال تھا۔ یا مجمع ناجائز کے جمع ہونے کا احتمال تھا جس میں بلوا ہوا۔ تمام تدابیر ممکن الوقوع اس کے روکنے یا فرو کرنے میں عمل میں نہ لایا ہو۔ اس پر ذمہ داری عاید کی گئی ہے۔ اور دفعہ ۱۵۶ ا کے حصہ اول کے الفاظ وہی ہیں۔ جو حصہ اول دفعہ ۱۵۵ ا کے ہیں۔ اور حصہ آخیر میں شخص نفع حاصل کنندہ کے لفظ "وہ" مستعملہ دفعہ ۱۵۵ ا کو متروک کر کے لفظ ایجنٹ یا منصرم کی ذمہ واری با لفاظ مستعملہ دفعہ ۱۵۵ ا مشروط عاید کی گئی ہے۔ جن کا ممکن الوقوع تدابیر کا عمل میں لانا قابل مواخذہ ہو سکتا ہے۔ اور وہ ضرورت جو دفعہ ۱۵۵ ا میں مرکوز خاطر رکھی گئی ہے۔ دفعہ ۱۵۵ ا سے پوری ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جب وہ شخص نفع قبول کر کے اپنے علم و ارادہ سے بلوہ کراتا ہے۔ تو دیگر امور بلوہ کے روکنے یا فرو کرنے کے وسائل کے اختیار کے خیال پیدا ہونے کا قیاس اس امر واقعہ کی نوعیت سے بعید از فہم و ادراک ہو جاتا ہے۔ اور طبعاً جو شخص بصحت نفس و ثبات عقل و نہایت آزادانہ طریق سے ذاتی استفادہ سے دانستہ فعل کرتا ہے۔ اس کی نسبت یہ کہنا کہ وہ اس فعل سے باز رہ سکتا تھا۔ یا اس نفع کو دیگر جائز وسائل سے حاصل کر سکتا تھا۔ عبث و بے سود و بے معنی ہو جاتا ہے۔ اس کی نسبت یہ کہنا کہ وہ وسائل اس سے باز رہنے یا اس کے انسداد کے رکھتا تھا۔ مشروط ذمہ داری کرنا۔ یا اس کا ضبط تحریر میں لانا۔ علمی اصول و ربط و ضبط کے لحاظ سے مکرر غور طلب معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ دفعہ ۱۵۶ ا کے الفاظ

تجویز جرم مذکور بعدالت مذبور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائی کورٹس

(۱) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۱۵۷ تعزیرات ہند میں ملزم نے چند اشخاص کو بہ لئے تیاری کوکین و نمک ایک خالی ہوٹل میں چھپا کر رکھا ہوا تھا۔ عدالت سشن سے ملزم کو ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی۔ مدراس ہائی کورٹ میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ دفعہ ۱۵۷ تعزیرات ہند میں اجرت پر رکھنے یا قرارداد یا کام لینے کے لئے چھپا کر رکھنا مستوجب سزا ہے۔ اور ایسے والنٹیرز کو نمک بنانے کے لئے ان کے لیڈر کا رکھنا متعلق نہیں ہے۔ بمنظوری اپیل ملزم بری کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۶۶۴ سنہ ۱۹۳۱ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۱ صفحہ ۱۵۹ سنہ ۱۹۳۱ء کریمنل کیسز صفحہ ۴۸۸۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء مدراس صفحہ ۴۹۵ ۴ مدراس کریمنل کیسز صفحہ ۱۸۲۔ ۳۳ مدراس لا ویکلی صفحہ ۱۵۷۔ سنہ ۱۹۳۱ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۳۲۶۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء مدراس صفحہ ۴۴۰۔

(۲) ایک مقدمہ میں مجمع خلاف قانون کے شرکا کو ملزم نے اپنے مکان میں اکثر کھانا کھلایا تھا۔ مجسٹریٹ نے ملزم کو بدفعہ ۱۵۷ تعزیرات ہند سزا دی تھی۔ نگرانی منجانب ملزم ہائیکورٹ کلکتہ میں حسب قاعدہ پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ جرم دفعہ ۱۵۷ تعزیرات ہند میں آئندہ مجمع خلاف قانون کے لئے اجرت وغیرہ پر رکھ کر چھپانا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ مجمع خلاف قانون ہو جانے کے بعد رکھنا یا کھانا کھلانا مستوجب سزا نہیں ہے۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۶۲ سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۴ صفحہ ۱۲۷۸-۳۵ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۲۷۔ ۵۸ کلکتہ صفحہ ۱۴۰۱ سنہ ۱۹۳۱ء کریمنل کیسز صفحہ ۹۶۲ ۱۷ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۳۳۷۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ صفحہ ۶۲۳ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ صفحہ ۱۲۷۔

کسی مجمع خلاف قانون یا بلوے میں طرفداری کیلئے اجرت پر رکھا جانا

دفعہ ۱۵۸ جو کوئی شخص ان افعال میں سے جن کی تشریح دفعہ ۱۴۱ میں ہوئی ہے کسی

جو اُجرت پر رکھے گئے ہوں۔ یا رکھے جانے کو ہوں۔ یا اُن سے قرارداد یا کام لیا گیا ہو۔ اُن کو کسی گھر یا احاطے میں چھپا رکھنا۔ یا آنے دینا یا جمع کرنا مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔ گویا دفعہ ۱۵۰ میں اُن کو اُجرت پر رکھنا۔ اور بہ دفعہ ہذا ایسے اشخاص کو پناہ دینا وغیرہ قابل سزا ہے۔

اور یہ امر مسلمہ ہے کہ بعض دیہات میں ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ جن کی صورت معاش یہ ہوتی ہے کہ کسی ایک فریق کے جانب دار ہو کر۔ مجمع خلاف قانون یا بلوا کے ارتکاب کے لئے بااجرت تیار ہو جاتے ہیں۔ جن بہ ہمچو قسم اشخاص کے افعال کے انسداد کے لئے بہ دفعہ ۱۵۸ تعزیرات ہند قانون وضع کیا گیا ہے کہ جو شخص کسی مجمع خلاف قانون یا بلوے کے لئے اجرت پر رکھا جانا ہے۔ معنی دفعہ مسطور قبول کرے۔ اس کو مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور ایسے اشخاص کو بعض مقامات پر لٹھ وال کہتے ہیں۔ چنانچہ باصول انسداد جرائم مجمع خلاف قانون کے لئے اُجرت پر رکھنا یا اُن کو پناہ دینا یا اُن کا خود اُجرت پر رہنا بہ دفعات ۱۵۰، ۱۵۷، ۱۵۸ تعزیرات ہند قابل سزا قرار دیا گیا ہے تاکہ اصول تحفظ آسائش عامہ قائم رہے۔ اور ہمچو قسم بدکردار و بداعمال اشخاص اپنے معیوب طرز عمل خلاف قانون سے مجتنب رہیں۔

اجزا قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزمان کا مجمع خلاف قانون کا شریک ہونے کے لئے اُجرت پر رہنا۔ یا قرارداد یا کام دینا قبول کرنا (۲) ملزم کا دانستہ بامر مذکورہ ایسے اشخاص مسطورہ کو اپنے گھر یا احاطہ اختیار خود میں چھپا کر رکھنا۔ یا آنے دینا یا جمع کرنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمیان فلاں فلاں اشخاص کو مجمع خلاف قانون کے لئے اپنے مکان ملکیتی میں چھپا کر رکھا تھا۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۵۷ تعزیرات ہند ہوئے ہو جو مجھ مجسٹریٹ درجہ فلاں کی عدالت کے تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری

کرنے کو قبول کرے یا اُس میں امداد کرنے کو کہے۔ یا اُس کا اقدام کرے اور حصہ دوم دفعہ ہذا میں اسلحہ مہلک سے یا کسی ایسی شے سے جو حربہ کے طور پر مستعمل ہو۔ اور اس سے ہلاکت محتمل ہو۔ مسلح ہو کر پھرنے کو یا اُس کے لئے قرار داد کرے۔ یا پھرے۔ وہ بضمن دوم تعین سزا کا مستوجب ہوگا اور دفعات ماسبق بلوہ یا مجمع خلاف قانون کے لئے کسی شخص کو اُجرت پر رکھنا یا ایسے اشخاص کو چھپا رکھنا۔ حسب منشی دفعات ۱۵۰ و ۱۵۷ التعزیرات ہند قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور بدفعہ ہذا وہ اشخاص قابل سزا قرار دیئے گئے ہیں جو حسب الفاظ دفعہ ہذا کسی امر مندرجہ صورت دفعہ ۱۴۸ التعزیرات ہند کے ارتکاب کے لئے قرار داد کریں یا اُس میں امداد یا اعانت کریں قابل سزا ٹھہرائے گئے ہیں۔ عام اس سے کہ ارتکاب بلوہ ہو یا مجمع خلاف قانون ہو۔ ذمہ داری قانونی عاید ہوگی۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا اُجرت پر رکھا جانے کو قبول کرنا یا کہنا یا اُس کا اقدام کرنا

(۲) ملزم کا مدعا صورت ہائے مندرجہ دفعہ ۱۴۱ التعزیرات ہند میں سے کسی ایک کا اختیار کرنا۔ یا اُس کے لئے مسلح ہو کر اُس میں امداد یا اعانت یا ارتکاب کرنا قبول کرنا۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اوّل تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مجمع خلاف قانون (یا بلوہ) میں شریک ہونے کے لئے (مسلح یا غیر مسلح جیسا کہ صورت ہو) باجرت بمقدار رقم مذکور مسمی فلاں شخص سے قرار داد کی ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۵۸ التعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ فلاں کی عدالت کے تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

ہنگامہ

دفعہ ۱۵۹۔ جب دو یا زیادہ شخص

فعل کے ارتکاب کے لیئے یا اُس کے ارتکاب میں مدد کرنے کے لیئے قرار داد کرنا۔ یا اجرت پر رکھا جانا قبول کرے۔ یا قرارداد کرنے یا اُجرت پر رکھے جانے کو کہے یا اُس کا اقدام کرے۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائینگی۔

یا مسلح ہوکر پھرنا

اور جو کوئی شخص کہ اُس سے بطور مذکور قرار داد لیا گیا ہو۔ یا وہ بطور مذکور اُجرت پر رکھا گیا ہو۔ کسی سلاح مہلک یا کسی ایسی شئے کو جس کو اگر حربہ کے طور پر کام میں لائیں تو اُس سے ہلاکت واقع ہونے کا احتمال ہے۔ مسلح ہوکر پھرے یا مسلح ہوکر پھرنے کو کہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم حصہ اوّل و دوم قابل مداخلت پولیس ہے۔ اور بحصہ اوّل ابتداً اسمن و حصہ دوم وارنٹ جاری ہوگا۔ اور ہر دو صورت میں جرم ہذا قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ۔ مجسٹریٹ درجہ اوّل و دوم ہے اور بطور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔

شرح

دفعہ ہذا کے دو ضمن ہیں۔ حصہ اوّل میں وہ اشخاص مستوجب سزا قرار دیئے گئے ہیں۔ کہ جو شخص بارتکاب صورت ہائے مبینہ دفعہ ۱۴۱ التعزیرات ہند اختیار کرنے کے لیئے اجرت پہ رکھے جانے یا قرار داد

(۳) اور بغیر نیت سابقہ دفعتاً و فوراً میں آنا (۴) تکرار مذکورہ شارع عام پر ہونا (۵) اور اس سے امن خلائق میں اختلال واقعہ ہونا۔

رولنگز آف ہائی کورٹس

۱۔ جب ایک آدمی دوسرے شخص پر شارع عام کی جگہ حملہ کرے اور دوسرا اس حملہ کے دفیعہ میں بہ تعرض بچاؤ کی صورت اختیار کرے۔ تو غایت ہنگامہ پوری ہو جاتی ہے۔ کہ اس سے امن عامہ خلائق کی آمد و رفت میں خلل پڑتا ہے۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۱ء الہ آباد صفحہ ۸۔ سنہ ۱۹۳۱ء کرمنل کیسز صفحہ ۸۔ ۱۵ آل انڈیا کرمنل رپورٹ صفحہ ۹۸۔ ۱۲ الہ رپورٹ آل کرمنل صفحہ ۹

(۲) ہنگامہ دفعہ ۱۵۹ تعزیرات ہند میں یہ فرض کیا گیا ہے۔ کہ جب دو یا زیادہ اشخاص کسی پبلک راستہ پر لڑتے ہیں۔ تو وہ آسائش امن عامہ خلائق کا نقص کرتے ہیں۔ جس سے جرم دفعہ ۱۶۰ تعزیرات ہند مکمل ہو جاتا ہے۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء لاہور صفحہ ۸۱۳۔ ۱۲ آل انڈیا کرمنل رپورٹ صفحہ ۶۴۴۔ ۳۰ کرمنل لاجرنل صفحہ ۵۷۱۔

(۳) مسمیان گوردت سنگھ و سنت سنگھ بازار گوجر خاں میں دریام سنگھ و امر سنگھ سے لڑ رہے تھے۔ اور گالی گلوچ ہو رہے تھے۔ مجسٹریٹ درجہ اوّل سے بجرم دفعہ ۱۶۰ تعزیرات ہند ہر دو فریقین پر ۲۵-۲۵ روپیہ جرمانہ کیا گیا تھا۔ اور حکم میں لکھا تھا۔ کہ ملزمان کا چلن شریفانہ نہیں ہے۔ اس لئے حسب دفعہ ۲۴۲ ضابطہ فوجداری ملزمان سے یہ امر دریافت نہیں کیا گیا تھا۔ کہ کیا وجہ ہے۔ کہ ان کو بجرم دفعہ ۱۶۰ تعزیرات ہند سزا نہ دیجاوے اور عدالت سشن سے لاہور ہائی کورٹ میں یہ رپورٹ کی گئی کہ حسب دفعہ ۲۴۲ ضابطہ ملزمان سے دریافت نہیں کیا گیا ہے۔ دوئم مجسٹریٹ نے اپنے ذاتی علم سے ملزمان کے شریفانہ چلن نہ ہونے کا اظہار کیا ہے۔ سوم ہنگامہ سنگین جرم نہیں ہے۔ حکم سزا سخت ہے۔ لاہور ہائی کورٹ سے وجوہات ۲، ۳ کے استدلال مجسٹریٹ کو بیقاعدگی قانون تصور فرما کر ملزمان کی درخواست اور رپورٹ سشن جج کو منظور کیا جاکر بری کئے گئے۔ اور حکم

آمد و رفت عام کی کسی جگہ میں لڑنے سے امن عامہ خلائق میں خلل ڈالیں تو کہا جائے گا کہ وہ ہنگامہ کے مرتکب ہوئے۔"

شرح

بدفعہ ہذا کم از کم دو اشخاص کا بالاتفاق ناگہانی آمد و رفت عام کی جگہ میں باہم لڑنے یا جھگڑنے سے عام لوگوں کے چلنے پھرنے میں باعث رکاوٹ ہونے کو ہنگامہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ جس کی سزا قید بدفعہ ۱۶۰ تعزیرات ہند میعاد ایک ماہ تک یا بالجرمانہ بقدر ایک سو روپیہ تک یا ہر دو سزائیں مقرر کی گئی ہیں۔ اور جب دو یا زیادہ اشخاص کے عمل ناجائز لڑنے جھگڑنے کے باعث سے اختلال امن عامہ خلائق ہو ہنگامہ ہوگا اور جس مقام پر لوکل گورنمنٹ نے بااصول امن و آسائش دفعہ ۳۴ قانون پولیس ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۶۱ء متعلق کی گئی ہو وہاں بصورت وقوع میں آنے ہنگامہ کے بااختیار خود مداخلت کرکے حسب ضابطہ اسکا انسداد کرے گی۔

مقام عام

مقام عام یعنی پبلک پلیس سے ہر ایک ایسی جگہ مراد ہے۔ جو کسی خاص شخص کی ملکیت مقبوضہ نہ ہو۔ اور عام لوگوں کو اس جگہ آمد و رفت کا استحقاق حاصل ہو۔ اور وہ بغرض مذکور مستعمل ہوتی ہو۔ اس میں چبوترہ یا کھیت کسی زمیندار یا مال گاڑی یا حصہ مکان ملکیت کسی شخص کا مقام عام نہیں ہے۔ لیکن مسجد یا شوالا یا گرجا یا مسافر گاڑی یا پلیٹ فارم وغیرہ پبلک پلیس میں داخل ہیں۔

بلوہ و ہنگامہ میں امتیاز

بلوہ میں پانچ یا زیادہ اشخاص بغرض مشترک حسب معنی دفعہ ۱۴۱ و ۱۴۶ تعزیرات ہند عمل ناجائز کرتے ہیں۔ اور ہنگامہ میں محض بغیر غرض مشترک دو یا چار لوگوں کے اتفاقاً لڑنے یا جھگڑنے پبلک پلیس یعنی مقام عام پر بغیر نیت و غرض مشترک امن عامہ خلائق میں خلل واقعہ ہوتا ہے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب

(۱) دو یا چار اشخاص کا باہم تکرار کرنا۔
(۲) لڑائی یا جھگڑا اتفاقاً واقعہ ہونا۔

(۶) ہنگامہ کے لیئے دو یا زیادہ آدمیوں کا ہونا ضروری ہے۔ اور آمدورفت عامہ میں خلل پڑتا ہو۔ ۶۵ مدراس لاجرنل صفحہ ۲۲۳۔ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۸۱۷۔ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس ویکلی سنہ ۱۹۳۳ء مدراس لاجرنل صفحہ ۲۲۳۔ کرمنیل کیسز صفحہ ۳۸۔ ۳۸ مدراس ویکلی صفحہ ۳۴۸۔

(۷) حملہ و ہنگامہ میں امتیاز ہے۔ ہنگامہ میں دو یا زیادہ اشخاص کا آمدورفت عامہ میں باہم لڑنے سے آسائش عامہ میں مخل ہونا۔ اور لڑنے اور جھگڑنے سے بغیر زدوضرب کے آیندو روندگان کے آزادانہ چلنے پھرنے میں باعث رکاوٹ ہونا۔ اور حملہ میں محض نمائشی صورت سے دوسرے شخص کو خائف کیا جاتا ہے کہ وہ لڑے گا۔ اور زیر دفعہ ۳۵۱ و ۳۵۲ تعزیرات ہند عمل کیا جاتا ہے۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۱۶۹ اودھ چیف کورٹ سنہ ۱۹۳۷ء۔

(۸) ایک شخص نے با انتقال شخص کو مارا تھا جس سے وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ اور عدالت مجسٹریٹ سے ملزم کو زیر تعریف دفعہ ۱۵۹ تعزیرات ہند سزائے جرمانہ دی گئی تھی۔ جو اپیل پر عدالت سشن سے حکم سزا بحال رہا تھا۔ مدراس ہائی کورٹ میں درخواست قاعدہ پر ملزم کو جرم دفعہ مسطور سے سبکدوش کیا گیا۔ اور کہا کہ واقعات مقدمہ سے جرم دفعہ ۱۶۰ تعزیرات ہند ہنگامہ میں ہوتا ہے جس کے لیئے لڑائی باہم فریقین شارع عام پر ہونی ضروری ہے۔ اور محض سختی یا دھمکی بغیر لڑائی کے جرم ہنگامہ نہیں ہوتا ہے۔ اور جب ایک طرف حملہ آور ضرب پہنچا دے تو جرم ۳۲۳ تعزیرات ہند ہو گا۔ اور اگر فریقین میں لڑائی نہ ہو تو محض حملہ کی صورت ہو گی۔ اور ایسی صورت میں جب کہ ایک طرف حملہ آور ہو اور دوسری طرف متحمل شخص ہو تو ہنگامہ نہ ہو گا۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا کہ ملزم بری کیا گیا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۴۰ صفحہ ۸۶ مدراس سنہ ۱۹۳۹ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۸ صفحہ ۵۲۳ سنہ ۱۹۳۹ء۔

سزائے ارتکاب ہنگامہ

دفعہ ۱۶۰ - جو کوئی شخص ہنگامہ کا مرتکب ہو۔ اُس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا

سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۹۹۶ - انڈین کیسز جلد ۹۱ صفحہ ۸۸۸ لاہور۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۲۱۴ - ۸ لاہور لا جرنل صفحہ ۸۲ - پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۷۶۔

(۴) ایک مقدمہ میں ایک فریق کے پانچ اشخاص اور دوسرے فریق کے چار اشخاص میں باہم لڑائی بر راستہ ہوئی تھی۔ اور ایک دوسرے کو ضربات پہنچی تھیں مجسٹریٹ درجہ اول نے فریقین کو بجرم دفعہ ۱۴۷ التعزیرات ہند سزا دی تھی۔ اپیل پر عدالت سشن سے فریق پانچ اشخاص کی غرض سے مشترک عام نہ ہونے کی وجہ سے جرم دفعہ ۱۴۷ التعزیرات ہند سے بری کر دیا۔ اور بدفعہ ۳۲۳ تعزیرات ہند ملزمان کو سزا دی تھی۔ جس پر فریقین نے الہ آباد ہائی کورٹ میں اپیل پیش کر دئے تھے جس پر ہائی کورٹ سے قرار دیا گیا کہ فریقین میں سے یہ امر ثابت نہیں ہوا ہے۔ کہ کس کس شخص نے کس کو ضربات پہنچائی ہیں۔ اس لئے بحالات واقعات شارع عام میں فریقین کے لڑنے سے جرم دفعہ ۱۶۰ التعزیرات ہند متعلق ہوتا ہے۔ اس لئے حکم سزا میں تخفیف کیا کر ایک ماہ قید بھگت چکے ہیں۔ کافی ہے۔ اور آئندہ زیر دفعہ ۱۰۶ ضابطہ فوجداری جو ضمانت لی گئی ہے قائم رہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۲ صفحہ ۶۲۱ الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۶۳ صفحہ ۱۵۷ - ۱۹ آل لا جرنل صفحہ ۸۴ ۳ اپر پروونسیس لا رپورٹ الہ آباد صفحہ ۱۰۱۔

(۵) جب کہ شارع عام پر ایک شخص دوسرے شخص پر حملہ کر کے لڑتا ہے۔ اور وہ اپنے بچاؤ کے لئے عمل کرتا ہے۔ جس سے شارع عام میں آمد و رفت میں خلل واقع ہوتا ہے۔ تو ایسی صورت میں واقعہ کو ہنگامہ کہا جاتا ہے۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء الہ آباد صفحہ ۸ - لا رپورٹ فوجداری صفحہ ۹ الہ آباد۔ ۱۳۴ انڈین کیسز صفحہ ۴۳۸ - سنہ ۱۹۳۱ء کریمنل کیسز صفحہ ۸ - ۱۵ آل انڈیا کریمنل صفحہ ۹۸ - آل رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء الہ آباد صفحہ ۸۵۰ - ۱۲ لا رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۹ سنہ ۱۹۳۱ء آل لا جرنل صفحہ ۱۲۶۹ - ۵۳ الہ آباد صفحہ ۲۲۹ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۱ء الہ آباد صفحہ ۸ -

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں فلاں شارع عام پر لڑنے سے امن خلائق میں خلل ڈالا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۶۰ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو بحد مجسٹریٹ درجہ دوم کی عدالت کے سماعت کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائی کورٹس

(۱) ایک مقدمہ میں ایک شخص کے دو بیٹے سے شارع عام پر لڑ پڑنے سے جبکہ دوسرا شخص بالمقابل لڑائی سے اپنا بچاؤ کر رہا تھا۔ عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے ملزم کو بدفعہ ۱۶۰ تعزیرات ہند پچیس روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی تھی۔ جس کے بابت اپیل پر سشن جج کماؤں نے الہ آباد ہائی کورٹ میں بغرض تنسیخ حکم عدالت ماتحت رپورٹ پیش کر دی۔ کہ بحالات واقعات مقدمہ جرم دفعہ ۱۶۰ تعزیرات ہند متعلق نہیں ہوتا ہے۔ چنانچہ اس ریفرنس پر ہائی کورٹ الہ آباد سے منسوخی رپورٹ سشن جج قرار دیا کہ جب دو اشخاص کے باہم اتفاقاً تکرار یا جھگڑنے سے امن خلائق میں خلل واقع ہوا ہے۔ تو حسب معنی دفعہ ۱۵۹ تعزیرات ہند جرم ہنگامہ مکمل ہو گیا ہے۔ اور غایت وضع دفعہ یہ ہے۔ کہ کسی اتفاقی تکرار یا جھگڑے باہم سے شارع عام پر امن خلائق میں خلل واقع نہ ہووے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۱۲۶۹ ۱۹۳۱ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۴ صفحہ ۴۸۳۔

(۲) ایک مقدمہ میں جبکہ کنسٹبل پولیس ہنگامے باصورت مجمع ناجائز کو فرو کر رہا تھا۔ اس کی مزاحمت کی تھی۔ اور رسٹ انسپکٹر کی آمد پر ملزمان کو حملہ کرنے سے دیگر اشخاص نے روک دیا تھا۔ عدالت میں پولیس کنسٹبل نے اپنے بیان سے انحراف کر کے تحریر کرایا کہ ہنگامہ کے وقت ملزم نے باز رہنے پر عمل نہیں کیا تھا۔ عدالت مجسٹریٹ سے بجائے جرم دفعہ ۱۵۱ تعزیرات ہند کے ملزم کو بدفعہ ۱۶۰ تعزیرات ہند سزا دی تھی۔ ملزم کا اپیل سندھ جوڈیشل کمشنر کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ جب مجسٹریٹ ملزم کو جرم دفعہ ۱۵۲ تعزیرات ہند سے سبکدوش کر دے تو مجاز ہے کہ بجرم دفعہ ۱۶۰

دی جائے گی جس کی میعاد ایک مہینہ تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار ایک سو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ بشرطیکہ صورت واقعہ حسب معنی دفعہ ۳۴ قانون پولیس ۵ سنہ ۱۸۶۱ء نہ ہو۔ ورنہ قابل مداخلت پولیس ہوگا۔ اور ابتداً سمن جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز ہر ایک مجسٹریٹ ہے۔ اور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔

شرح

ہنگامہ کی تعریف قانونی بدفعہ ۱۵۹ تعزیرات ہند کی گئی ہے۔ اور زیر دفعہ ہذا ہنگامہ کی سزا مقرر ہے جب صورت واقعہ زیر دفعہ ۳۴ قانون پولیس ۵ سنہ ۱۸۶۱ء متعلق ہونی ہو۔ تو عہدہ دار پولیس بمداخلت خود گرفتاری کر کے حسب قاعدہ عمل کریگا۔

ہنگامہ و بلوا و مجمع خلاف قانون میں امتیاز

چنانچہ ہنگامہ میں دو یا زیادہ اشخاص کا بغیر کسی نیت سابقہ کے دفعتاً لڑنے یا جھگڑنے سے شارع عام پر امن خلائق میں خلل پڑتا ہے۔ اور مجمع خلاف قانون میں پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص ایک فریق کے بغرض مشترک نیت حسب معنی دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند صورت اختیار کرتے ہیں۔ اور جب شرکا مجمع خلاف قانون بہ تکمیل غرض مشترک جبر یا سختی عمل میں لاتے ہیں۔ تو جملہ شرکائے حسب معنی دفعہ ۱۴۶ تعزیرات ہند بلوے کے مرتکب کہلاتے ہیں۔

اجزا قانونی ثبوت طلب

(۱) دو یا زیادہ اشخاص کا باہم اتفاقاً لڑنا (۲) شارع عام پر لڑنا یا جھگڑنا (۳) ایسے لڑنے یا تکرار سے امن خلائق میں اختلال واقعہ ہونا۔

کسی سرکاری ملازم کے روبرو کسی شخص کے ساتھ بھلائی یا برائی کرنے کے لیئے یا اس کا اقدام کرنے کے لیئے اجر جائز کے سوا کسی شخص سے کسی طرح کا کوئی مابہ الاحتظاظ وجہ تحریک یا حق السعی کے طور پر اپنے واسطے خواہ کسی اور شخص کے واسطے قبول کرے یا حاصل کرے یا قبول کرنے پر راضی ہو۔ یا حاصل کرنے کا اقدام کرے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

تشریحات۔ "سرکاری ملازمت کا امید وار ہونا" اگر کوئی شخص جس کو سرکاری ملازمت کی امید نہ ہو دھوکا دیکر اوروں کو یہ باور کرلے کہ میں سرکاری ملازم ہونے والا ہوں۔ اور تب تمہارے کام آوں گا۔ اور اس دفعہ سے کوئی مابہ الاحتظاظ حاصل کرے۔ تو اس صورت میں شخص مذکور دغا بازی کا مجرم ہو سکتا ہے لیکن اس جرم کا مرتکب نہ ہوگا جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے۔

"مابہ الاحتظاظ" مابہ الاحتظاظ کے لفظ سے نہ صرف وہ شے باعث احتظاظ مراد ہے۔ جو زر سے متعلق ہو۔ یا جس کی قدر کا تخمینہ زر میں ہو سکے۔

"اجر جائز" اجر جائز کے لفظ سے نہ صرف وہ اجر مراد ہے جس کا کوئی سرکاری ملازم جوازاً مطالبہ کر سکے۔ بلکہ یہ لفظ ہر ایک اجر پر محیط ہے۔ جس کے قبول کرنے کی اس کو گورنمنٹ کی جانب سے اجازت ہے جس کا وہ ملازم ہے۔

تعزیراتِ ہند الزام قائم کرکے سزا دیدے ۔ اپیل نامنظور حکم عدالت ماتحت بجرم دفعہ ۱۶۰ تعزیراتِ ہند قائم رکھا ۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۴۴۰ سنہ ۱۹۳۳ء سندھ انڈین کیسز جلد ۱۴۵ صفحہ ۶۲۴ ۔

(۳) مُقام شارع کے لئے کسی راستہ سے گزرنے کا حق اگرچہ عامہ کے اُس جگہ آمدورفت رکھنے پر منحصر ہے ۔ لیکن جب عادتاً کسی راستہ کمیت سے آمدرفت رکھنا ظاہر ہو وے ۔ تو وہ مقام بھی شارع عام جگہ تصور ہوگا ۔ اور ایسے راستہ میں صورت واقعہ دفعہ ۱۵۹ تعزیراتِ ہند عمل میں آوے ۔ تو وہ جرم ہنگامہ تحت دفعہ ۱۶۰ تعزیراتِ ہند قابلِ سزا ہوگا ۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۵۰۸ سنہ ۱۹۳۷ء مدراس ہائی کورٹ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۸ صفحہ ۲۹ ۔

باب نہم

اُن جرموں کے بیان میں جو سرکاری مُلازموں سے سرزد ہوں یا اُنسے متعلق ہوں

سرکاری مُلازم جو کسی عملِ منصبی کی بابت اُجرتِ جائز کے سوا اور مابہ الاحتظاظ لے

دفعہ ۱۶۱ ۔ جو کوئی شخص کہ سرکاری مُلازم ہے ۔ یا سرکاری مُلازمت کا اُمیدوار ہے ۔ کوئی منصبی کرنے یا اُس سے باز رہنے کے لئے یا اپنے لوازم منصبی کے لحاظ میں کسی شخص کی طرفداری یا اُس شخص کے خلاف ہونے یا اُس سے باز رہنے کے لئے یا بندگی لیجسلیٹو یا ایگزیکیٹو گورنمنٹ یا کسی پریزیڈنسی کی گورنمنٹ یا کسی لفٹیننٹ گورنر یا سرکاری مُلازمی کی حیثیت سے

فوجداری منظوری مطلوب ہوگی۔

شرح دفعہ ہذا کسی شخص کا کسی سرکاری ملازم حسب معنی دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند کو اپنے فرض منصبی کے نفاذ سے باز رہنے یا اس کے خلاف عمل کرنے یا کسی شخص کی طرفداری یا کسی کی بھلائی یا برائی کرنے کے لئے کسی قسم کا مابہ الاحتفاظ وجہ تحریک یا حق الخدمت کے طور پر اپنے یا کسی دوسرے شخص کے واسطے قبول کرے یا حاصل کرے۔ یا قبول کرنے پر راضی ہو۔ یا حاصل کرنے کا اقدام کرے۔ اور مابہ الاحتفاظ میں رشوت زر نقد ہی مراد نہیں ہے۔ بلکہ ہر ایک قسم کا فائدہ یا خوشی اس میں داخل ہے۔ جس سے بہت کم ملازم ایسے ہوتے ہیں۔ جو کسی نہ کسی صورت میں اس کے مرتکب نہ ہوتے ہوں۔ اور وہ ملازمان اس کے لئے مختلف طریق عمل میں لاتے ہیں۔ اور یہ ایسا مذموم عمل ہے کہ اس کو مخزن جمیع عیوب کہنا بجا ہے۔ اور مجموعاً ہر ایک گورنمنٹ میں اس کو قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور بعض مقامات میں اس کی بہت کثرت ہے۔ اور عموماً چھوٹے درجہ کے اہلکاران پولیس کو بوجہ وسیع اختیارات ذاتی قانونی ہونے کے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور ان میں بعض ایسے دلیر کہے جاتے ہیں۔ کہ بلا کسی تحریک اہل غرض کے خود بخود مطلوبہ اشخاص کو جھوٹی تجاویز سے پھنسا کر ان کو بجبر و خوف متاثر کر کے رشوت دینے کے لئے تیار کر لیتے ہیں اس طرح سے وہ یا اس کا کوئی رشتہ دار زیورات یا جائداد یا مویشی وغیرہ رہن یا بیع یا کسی سے قرضہ لیکر مجبوراً ان کے حوالے کرتا ہے۔ اور وہ اہلکار حصول رشوت کے بعد اس کو بر عب اختیار علاقہ داری یہ خوف دیتے ہیں کہ اس رشوت دہی کے راز کو اگر انکشاف کریگا۔ تو سابقہ تکلیف سے زیادہ سخت بدسلوکی اس کے ساتھ کی جاوے گی۔ اور وہ شخص اس خوف کے زیر اثر زندہ درگور کے مصداق ہوتا ہے۔ اور اگر کسی دوسرے سلسلہ شکایت میں اس کے رشوت دینے کا انکشاف ہو جاتا ہے۔ یا کسی صورت سے اس کو اس راز مذکور کا انکشاف کرنا پڑتا ہے۔ تو اس مصیبت زدہ کو معین جرم قرار دیا جا کر مستوجب سزا قرار دیا جاتا ہے۔ اور عذر حیا مجبوری و جبر و تشدد ناقابل سماعت ہوتا ہے لیکن قانونی نقطہ نظر سے دیگر ہیچ نفسم و اقعات پر غور کیا جاوے۔ تو ایسا شخص انصافاً استعانت قانونی کا مستحق ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کو بجبر و تشدد محبوس کر کے رضامند کیا گیا ہے۔ جو زیر دفعہ ۹۰ تعزیرات ہند

وجہ تحریک یا حق السعی کوئی کام کرنے کیلیے جو کوئی شخص کوئی کام کرنیکے واسطے جس کا کرنا اس کی نیت میں نہو وجہ تحریک کے طور پہ یا کوئی کام کرنے کے واسطے جو اس نے نہ کیا ہو حق السعی کے طور پہ مابہ الاحتظاظ قبول کرے وہ شخص اس عبارت کے مصداق میں داخل ہے۔

تمثیلات

(الف) زید جو منصف ہے۔ کوئی مقدمہ بکر شاہوکار کے حق میں فیصلہ کرنے کے حق السعی کے طور پر شاہوکار مذکور کی کوٹھی میں کوئی عہدہ اپنے بھائی کے لیئے حاصل کرے تو زید اس جرم کا مرتکب ہوگا۔ جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے۔

(ب) زید نے جو کسی والی مطیع گورنمنٹ کے دربار میں ریزیڈنٹ کا عہدہ رکھتا ہے۔ اس والی کے دیوان سے ایک لاکھ روپیہ قبول کیا۔ یہ تو ظاہر نہیں ہوتا کہ زید نے یہ روپیہ وجہ تحریک یا حق السعی کے طور پر کسی خاص منصبی کام کرنے یا اس سے باز رہنے یا برٹش گورنمنٹ کے حضور میں اس والی کی خاص مطلب بر آری کرنے یا کسی خاص مطلب کی سعی میں جد و جہد کرنے کیلیئے قبول کیا۔ مگر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زید نے یہ روپیہ وجہ تحریک یا حق السعی کے طور پر اپنے لوازم منصبی کے نفاذ میں اس والی کی مطلق طرفداری کرنے کے لیئے قبول کیا۔ تو زید اس جرم کا مرتکب ہوگا جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے۔

(ج) زید جو سرکاری ملازم ہے بکر کو مغالطہ دیکر باور کرائے کہ اس رسوخ کے سبب جو مجھ کو گورنمنٹ میں ہے۔ تجھ کو ایک خطاب حاصل ہوا ہے۔ اور زید اس طرح بکر کو تحریک کرے کہ وہ اس خدمت کے حق السعی کے طور پر زید کو روپیہ دے تو زید اس جرم کا مرتکب ہوگا جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً سمن جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت اور ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سشن پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔ اور جب کوئی جج یا مجسٹریٹ ایسا سرکاری ملازم جو لوکل گورنمنٹ یا کسی اعلےٰ ترکلاں عہدہ دار کے حکم بغیر برخاست نہ ہو سکتا ہو۔ بہ حیثیت منصبی مرتکب جرم ہوا ہو۔ تو قبل از سماعت جرم مذکور دفعہ ۱۹۷ ضابطہ

یا ضابطہ فوجداری یا کسی قانون اکٹ عبارت عامہ میں بطور خاص نہیں کی گئی ہے۔ اور جس سے نہ محض وہ شے ہی باعث احتفاظ مراد ہے۔ جو زر سے متعلق ہو۔ یا جس کی مقدار کا تخمینہ زر میں ہو سکے بلکہ اس میں وہ امر یا شے بھی داخل ہے۔ جس سے انسانی طبیعت کو حظ یا لطف یا خوشنودی حاصل ہو وے۔ اور وہ اس منصبی عمل کے خلاف سرکاری ملازم حق السعی یا وجہ تحریک کے طور پر قبول کرے۔ یا حاصل کرے۔ یا اس پر راضی ہو وے۔ چنانچہ بعض سرکاری ملازمان حصول حظ نفس کے لئے ایک مستحق شخص ترقی کو محروم کر کے اپنے آدمی کو ترقیاب کر کے خوشنودی حاصل کرتے ہیں۔ اور کسی اہل غرض کا مکان بغیر ادائے کرایہ لیکر رہائش اختیار کرتے ہیں۔ اور بعض اوقات ایک کمپنی تماشہ میں جا کر بغیر ادائے قیمت ٹکٹ بازو منصب تماشہ دیکھکر لطف حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح سے مابہ الاحتفاظ حاصل کر کے حسب معنی دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند مرتکب جرم ہوتے ہیں۔ اور یہ عمل اکثر ہوتا رہتا ہے۔ لیکن باصول اِف اوبراتم یہ امر تجربہ میں نہیں آیا ہے۔ کہ کسی مجسٹریٹ نے تحت اختیارات دفعہ ۱۹۰ ضابطہ فوجداری کوئی مقدمہ دائر کر کے عمل کیا ہو۔ یا ایسے مقام کی کسی ہائیکورٹ کے کسی رولنگ میں اس کا وجود پایا گیا ہو۔
اور جو ملازم بصراحت صدر ترقی سے محروم ہو جاتا ہے۔ یا کوئی بے گناہ وفادار ملازم مخالف پارٹی کے پروپیگنڈا سے بغیر حصول موقعہ سماعت عذرات بے گناہی ناجائز طور سے علیحدہ کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے بجز اس امر کے کہ وہ احکم الحاکمین کے حضور میں درخواست انصاف رسانی پیش کرے کوئی چارہ کار باقی نہیں رہتا ہے۔ اور گو ایسے چارہ کار سے ظالم اشخاص بعذابات سنگین نہایت ذلت و رسوائی سے معذب ہو کر اس عارضی قیام دنیا سے بے نام و نشان ہو کر کے معدوم کئے جاتے ہیں۔ لیکن تاہم اس ترقی سے محروم شدہ ملازم علیحدہ شدہ مظلوم و وفادار خدمت گزار کو ترقی یا بحالی کا موقعہ حاصل نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسے زمانہ کی خود غرضانہ رفتار ابن الوقتی میں بعض مقامات پر نیک منصفانہ نتیجہ پیدا ہونے کا خیال مشکل بلکہ محال ہو جاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ بعض مقامات کی بے انصافانہ طرز عمل میں آنکھ یہاں اس سے متعلق کوئی تغیر پائی نہیں جاتی ہے۔ جہاں بازدو پارٹی کے وجود پر ہی تنظیم و

ایسی رضامندی کو رضامندی تصور نہیں کیا گیا ہے۔ اور بطریق مسطورہ رشوت لینیوالا جرم دفعہ ۳۴۲ یا ۳۴۷ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہے۔ جو قابل دست اندازی پولیس بھی ہے۔ اور اگر پولیس افسر ہی کوئی ہیچو نقشم معیوب عمل اختیار کرے۔ تو اس کا افسر اُسکے عیوب کیوجہ سے چشم پوشی پر آمادہ ہوگا تو گویا ایسا ترک اس پر ذمہ واری قانون تحت دفعہ ۲۳ قانون پولس ایکٹ نمبر ۵ ۱۸۶۱ء ایک مواخذہ قانونی بنشا دفعہ ۲۹ تعزیرات ہند عاید کرکے اُس کو بھی مستوجب سزا قرار دیتا ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ تعجب ہوتا ہے۔ کہ آجتک کسی جگہ ایسا دیکھنے میں نہیں آیا ہے۔ کہ باصول انسداد جرائم باختیارات تحت دفعہ ۱۹۰ ضمن ج ضابطہ فوجداری بدائری روبکار کسی مجسٹریٹ نے بصورت مذکورہ ایسے شخص جابر پر کوئی مقدمہ قائم کرکے اُس کو جواب دہی میں مصروف کیا ہو۔ جس نے بصراحت صدر خلاف قانون ارتکاب جرم کیا ہو۔ یا بناوٹی مصنوعی کارسازیوں سے بطمع نفسانی خود یا از راہ مخاصمت بغیر اختیارات جائز خلاف منشائے دفعہ ۱۹۷ یا دفعہ ۱۵۵ ضابطہ فوجداری عمل کرکے بجبر و تشدد جھوٹے گواہان کے بیان بدفعہ ۱۶۴ ضابطہ فوجداری تصدیق کراکر رشوت کی تکمیل کی ہو۔ جس کی اصل وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ زمانہ کی رفتار کا تتبع کیا جاتا ہے۔ اور رفتار زمانہ جس کو موجودہ وقت میں زمانہ کے نام سے پکارا جاتا ہے کہ اب وہ زمانہ نہیں ہے۔ دراصل محولہ زمانہ ہم زمانیان کے کثرت عمل یا ترک عمل کا نام ہے۔ اور اگر انسان اپنے نیک و بد اعمال کی نتائج کی بازپرس رب العالمین سے آیندہ دائمی زندگی عالم کبیر یا بقول دیگر آنیوالی عارضی زندگی عالم صغیر کے لئے وابستہ کرے اور وہ انصاف کے مقابلہ میں اس منافقیت کی پالیسی کو دور کرکے بآزادی اپنے فرائض کی ادائیگی انجام دیوے جیسا کہ بہت سے ملازمان انجام دیتے ہیں۔ تو ایسے بے رو و رعایت عمل سے اس کی ہستی کی اصلی غایت پوری ہونے کے علاوہ ایسے جرائم شنیعہ صدر کا بھی انسداد ہو جائیگا۔ اور بے گناہ اشخاص ناقابل برداشت تکالیف سے نجات پاجائیں گے۔ یہاں قانونی نقطہ نگاہ سے ایک یہ امر بھی قابل غور ہے کہ دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند میں لفظ انگریزی (gratification) کا ترجمہ مابہ الاحتظاظ کیا گیا ہے۔ جس لفظ کی کوئی تعریف تعزیرات ہند

دینے کے وقت موجود ہو بمنشائے دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند اصل جرم دفعہ ۱۶۱ یا ۱۶۲ میں مرتکب ہوگا۔ اور بحالت عدم موجودگی زیر دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند یا بمنشائے دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند۔ اور رشوت حاصل کرنے والا بدفعات ۱۶۱ یا ۱۶۲ = اور بذریعہ اثر ذاتی رسوخ رشوت حاصل کرے یا قبول کرے وہ بدفعہ ۱۶۳ = جب کہ سرکاری ملازم نے بدفعہ ۱۶۲ یا ۱۶۳ اعانت کی ہو۔ وہ زیر دفعہ ۱۶۴ = کسی قیمتی شئے کا بلا بدل سرکاری ملازم کا لینا بدفعہ ۱۶۵ = سرکاری ملازم کا بوجود کسی ہدایت قانونی سے دانستہ انحراف کرکے کسی کو نقصان پہنچانا بدفعہ ۱۶۶ = سرکاری ملازم کا بہ نیت نقصان رسانی غلط دستاویز مرتب کرنا بدفعہ ۱۶۷ = امتناع قانونی کے تجارت سے سروکار رکھنا زیر دفعہ ۱۶۸ = یا انحراف ہدایات قانونی سرکاری ملازم کا مال نیلامی کا خریدنا۔ یا اس کی بولی دینا بدفعہ ۱۶۹ = سرکاری ملازم بننا دفعہ ۱۷۰ = سرکاری ملازم کے کسی درجہ میں سمجھے جانے کے لئے کوئی نشانی پہننا یا لباس پہننا بدفعہ ۱۷۱ تعزیرات ہند قابل سزا ہیں۔

اور جو امیدوار حسب ضابطہ ملازمت سرکاری کا امیدوار ہو۔ اور اس نے سرکاری ملازم کی ذمہ داری کی خدمات سرکاری سرانجام دی ہو وہ حسب دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند سرکاری ملازم ہے۔ اگر سرکاری ملازم ایسا کام جس کے کرنے کا اس کا ارادہ نہ ہو کسی شخص کے محرک کرنے پر سرکار کو با فراد ما بہ الاحتفاظ بوجہ تحریک مسعود عمل کرے۔ یا کسی ایسے کام کے واسطے جو سرکاری ملازم نے نہ کیا ہو۔ اور اس کام کے کرنے کے لئے بطور انعام کسی قسم کا ما بہ الاحتفاظ قبول کرے وہ شخص امیدوار زیر دفعہ ہذا مستوجب سزا ہوگا۔ اور اگر کسی معاملہ میں کوئی خاص رقم بااقساط دی گئی ہو۔ تو ایک ہی جرم ہوگا۔ اور دیگر صورت ہائے میں ایک سال کے اندر تین جرائم کی تجویز ایک وقت میں بمنشائے دفعہ ۲۳۴ ضابطہ فوجداری عمل میں آوے گی۔

اجزا قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا سرکاری ملازم ہونا یا سرکاری ملازمت کا امیدوار ہونا (۲) ما بہ الاحتفاظ کا قبول کرنا یا راضی ہونا۔ یا حاصل کرنے کا اقرار کرنا (۳) ما بہ الاحتفاظ کسی جائز حق الخدمت کا بدل نہ ہو (۴) اس رشوت کا قبول کرنا بطور وجہ تحریک

ترتیب خوش اسلوبی نظم کا انحصار ہو وے۔ اگر بہ تحفظ اصول معدلت عامہ ملحوظ رکھکر بعض صاحب اختیار انسان جو انصاف کے خلاف عمل کرتے ہیں۔ اپنی ذمہ داری کو پورے طور سے انجام دیویں۔ تو حسب قدر مختلف واقعات باعث حیرانی و پریشانی نقصان رساں وقوع میں آتے ہیں۔ معدوم ہو جائیں گے۔ جس سے ابتاع ذلون کی نمایت جو دیباچہ شرح ہذا میں لکھی گئی ہے۔ پوری ہو جاوے گی۔

ور اقدام ان افعال کو کہتے ہیں۔ جو تیاری کے بعد بالتوسط ارتکاب جرم کی طرف رجوع کئے جاتے ہیں۔ اگر کوئی روک حائل نہ ہو تو نتیجہ جرم ہوتا ہے۔ چنانچہ کسی شخص کا سرکاری ملازم کو بطور رشوت کسی امر کے عمل میں لانے کے لئے روپیہ پیش کرنا اور اسکا انکار کرنا اقدام ہے۔ اور اقدام و اعانت بمقتضائے دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند ہر دو اصل جرم دفعہ ہذا کے مرتکب ہوں گے۔ رشوت لینے والا اقدام کرنے والا یا معین مستغیثہ صدر مشمولہ بی طور پر مجرم ہوں گے۔ اور اگر صورت معین بمقتضائے دفعہ ۱۱۶ نہ ہو۔ اور معین نے اعانت بغرض ہذا کی ہو۔ اور جرم اعانت کے باعث واقع نہ ہو۔ تو معین بموجب دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند اصل جرم کی ایک چوتھائی حصہ سزا کا مستوجب ہوگا۔ با قید یا جرمانہ یا دونو سزائیں دیجائینگی سرکاری ملازمان کی حفاظت کے لئے کہ ان کے خلاف کسی مصنوعی شکایت کے استغاثہ ہو جاویں۔ اسلئے تا وقتیکہ حسب دفعہ ۱۹۷ ضابطہ اس اعلیٰ افسر کی منظوری حاصل نہیں کو اس سرکاری ملازم کے برخاست کرنے یا بحال کرنے کا اختیار حاصل ہو منظوری حاصل نہ کیجاوے کوئی عدالت کسی ایسے جرم کی نالش جو بغرض منصبی اس کی نسبت عمل میں آنا ظاہر کیا جاوے۔ سماعت نہ کرے گی۔ بلا منظوری ماقبل تحت دفعہ ۱۹۷ ضابطہ جو کارروائی سرکاری ملازم کے خلاف اختیار کی جاوے گی۔ وہ تمام کارروائی لعدم متصور ہوگی۔ اور زیر دفعات باب ۹ دفعہ ۱۶۱ الغایت ۱۷۰ تعزیرات ہند کارروائی کرتے وقت دفعات ۲۱۳، ۲۱۴ تعزیرات ہند مابہ الامتیاز لینے کے متعلق کو ملحوظ رکھا جاوے کہ ہر دو دفعات میں امتیازی طور پر کسی جرم کے چھپانے یا کسی جرم کی سزا سے جائز سے بچانے یا کسی سزا سے جائز سے باز رہنے کے عوض کچھ بالاستحقاق لینا یا پہنچانا وغیرہ وغیرہ بالفاظ قانونی درج ہے۔ چنانچہ رشوت دہندہ جب کہ

یا حق السعی کے طور پر حاصل کرنا [illegible] (۴)
اور جو طرفداری یا ترک فرض منصبی کا فعل شخص مذکور یا گورنمنٹ یا ایگزیکٹو گورنمنٹ
یا پریزیڈنسی کی گورنمنٹ یا لفٹیننٹ گورنر یا کسی سرکاری ملازم کے ساتھ متعلق ہوتا ہو ۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص پر جرم حسب ذیل قائم کرتا ہوں ۔

تم فلاں شخص فلاں سرکاری ملازم [illegible] فلاں محکمہ میں ہوتے ہوئے بحیثیت منصبی مقام فلاں [illegible] فلاں شخص سے مبلغ [illegible] روپیہ [illegible] فلاں (یا جیسا کہ صورت ہو) [illegible] (یا فلاں امر خلاف قانون) کے لیے اجرت خلاف قانون [illegible] جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند ہوئے ہو ۔ جو قابل [illegible] مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے ہے ۔ [illegible] حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بذریعہ عدالت مذکور عمل میں آوے ۔

رولنگز آف ہائی کورٹس

(۱) کسی چپراسی کا رجسٹری کلرک کے لیے [illegible] روپیہ وصول کرنا [illegible] دفعہ ۱۶۱ تعزیرات [illegible] ہوگا ۔ اور چپراسی و کلرک شریک جرم ہوں گے ۔ [illegible]
کریمنل ریپورٹ صفحہ ۷ ، ۱۹۱ ۔ انڈین کیسز جلد ۹ صفحہ ۱۰۹ ۔

(۲) اثبات جرم دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند کے لیے ملزم کا کوئی صرف روپیہ حاصل کرنا کافی نہیں ہے ۔ بلکہ وجہ تحریک یا حق السعی کے طور پر حسب معنی دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند ثابت کرنا چاہیے ۔ اور وہ مطلب جس کے لیے [illegible] دیا یا قبول کیا گیا ہو ۔ ثابت کیا جاوے ۔ کریمنل لا جرنل جلد ۱۸ صفحہ ۵۶۵ ۔ انڈین کیسز جلد ۳۹ صفحہ ۸۰۵ ۔ ۲۱ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۵۶۲ ۔

(۳) ایک بغیر تنخواہ (اپرنٹس) کارآموز حسب معنی دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند سرکاری ملازم نہیں ہے ۔ کریمنل لا جرنل جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۲ ۔ انڈین کیسز جلد ۹ صفحہ ۸۹۸ ۔ ۱۵ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۳۱۹ ۔

(۴) ایک شخص نے اپنی مطلب برآری کے لیے جج کو رشوت دی تھی ۔ جو جج نے

(۱۲) جو شخص رشوت کی رقم دینے والا یا پہنچانے یا ہمراہ جانے والا ہو۔ وہ جملہ اشخاص مرتکب جرم ہوں گے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۱۳۱۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۴ صفحہ ۷۵۲۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۹ء ناگپور صفحہ ۲۰۹۔ ۱۹۲۹ء کریمنل کیسز صفحہ ..

(۱۳) مقدمہ جرم دفعہ ۱۶۷ تعزیرات ہند میں استغاثہ کے لئے ثابت کرنا غیر ضروری ہے۔ کہ کسی طرح سے خلاف قانون مابہ الاحتفاظ طلب یا حاصل کیا گیا تھا۔ تاوقتیکہ اس کا حاصل کرنا ثابت نہ ہووے۔ اور اس مقدمہ میں بحیثیت گواہ رشوت دینے والا ہوتا ہے۔ جو اس جرم کا شریک معین ہوتا ہے۔ اور جرم دفعہ ۳۸۴ تعزیرات ہند میں عدالت کے لئے یہ ایک امر ہوگا کہ مستغیث نے نالش کی ہے۔ جو اس کو ملزم نے تخویف نقصان دی تھی۔ مستغیث نے ملزم کو روپیہ ادا کیا تھا۔ ۱۵ آل لا جرنل صفحہ ۱۲۷ انڈین کیسز جلد ۳۸ صفحہ ۲۹۴۔ کریمنل لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۱۳۷۔

(۱۴) محض یہ واقعات کہ ایک شخص نے چند کاغذات کی نقول حاصل کرنے کے معاوضہ میں سرکاری ملازم کو تین ہزار روپیہ دینے کے لئے کہا۔ سب انسپکٹر پولیس نے منکر اس کو جواب دیا کہ یہ امر اس کے امکان سے باہر ہے۔ چنانچہ بحالات واقعات پٹنہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ محض خلاف قانون مابہ الاحتفاظ سرکاری ملازم کو حسب منشاء دفعہ ہذا پیش کرنا اقدام جرم دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۳ صفحہ ۱۱۹ سنہ ۱۹۳۲ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۸ صفحہ ۶۷۴۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۲ء پٹنہ صفحہ ۴۰۸۔ ۱۳ پٹنہ صفحہ ۶۴۷۔ ۱۳ پٹنہ لا رپورٹ کریمنل صفحہ ۶۔

(۱۵) جرم دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند عاید کرنے کے لئے یہ امر ثابت کیا جانا چاہئے۔ کہ ملزم نے بطور وجہ تحریک منصبی عمل کرنے کے لئے رشوت حاصل کی ہے۔ اور کسی فعل پر عمدہ اعتبار نتیجہ کہ آیا جرم فوجداری ہوا ہے۔ یا محکمانہ ہوا ہے۔ چنانچہ جب سرکاری ملازم پر جملہ امور قانونی منشیہ دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند کا اطلاق ہو جاوے۔ تو وہ سرکاری ملازم مستوجب سزا قرار دیا جاوے گا۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۶۷۔ جب اس مقدمہ میں گاؤں کے کرنام نے ایک زمیندار سے مبلغ عہ روپیہ بطور رشوت حاصل کئے۔ کہ وہ اس کو سرکار سے زمین دلا دیگا۔ چنانچہ کرنام نے درخواست لے لی۔ جن واقعات پر مجسٹریٹ نے کرنام کو چھ ماہ قید و یک صد روپیہ جرمانہ کی سزا دیدی۔ اپیل عدالت سشن

سنہ ۱۹۲۲ء مدراس صفحہ ۶۲ - ۴۲ مدراس لا جرنل صفحہ ۱۳۹ - ۱۵ الاویکلی صفحہ ۱۹۹ - سنہ ۱۹۲۲ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۱۲۲ - ۳۰ مدراس لا ٹائمز صفحہ ۱۵۳ -

(۸) ایک وارڈر ماتحت جیل نے ایک قیدی سے ایک چٹھی لیکر جیل سے باہر کسی شخص کو دینے کے معاوضہ میں کچھ رشوت حاصل کی تھی - جس کو زیر دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ مجاز سے سزا دی گئی تھی - بمبئی ہائی کورٹ میں اپیل ملزم پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ وارڈر حسب معنی دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند سرکاری ملازم ہے - اور وارڈر زیر دفعہ ۴۲ ایکٹ قیدیان جیل لنشمول دفعہ ۴۸۵ بمبئی جیل مینول سنہ ۱۹۱۱ء مجرم ہے - اور وارڈر کا رشوت قیدی سے لیکر چٹھی دوسرے کو باہر جیل کے پہنچانا اور رشوت حاصل کرنا جرم دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند ہے - اپیل نامنظور ہو کر حکم سزا قائم رہا - کریمنل لا جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۸۰۳ - بمبئی انڈین کیسز جلد ۸۳ صفحہ ۳۳۴ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء بمبئی صفحہ ۲۰۵ - ۲۶ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۲۶۷ -

(۹) زیر دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند رشوت کا دینا بھی جرم ہے - اور سرکاری ملازم کا منصبی حیثیت سے کوئی عمل کرنا ضروری ہے - کریمنل لا جرنل جلد ۲۴ صفحہ ۶۹۶ بمبئی - انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۲۷ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء بمبئی صفحہ ۲۶۱ - ۲۷ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۱۲۰ - انڈین کیسز جلد ۱۵۲ صفحہ ۹۰۸ - سنہ ۱۹۳۴ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۳۱۵ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء ناگپور - پشاور صفحہ ۱۱۰ -

(۱۰) اہل مقدمہ میں بلحاظ واقعات کے گو الفاظ منصبی عمل کا نفاذ کیا جاتا ہم رشوت کا حاصل کرنا حسب معنی دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا - کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۴۶۷ - انڈین کیسز جلد ۸۹ صفحہ ۱۰۳۵ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء ناگپور صفحہ ۳۱۳ - ۸ ناگپور لا جرنل صفحہ ۱۳۸ -

(۱۱) کسی مقدمہ رشوت ستانی میں ایک شخص کو علم واقعات رشوت دینے اور لینے کا ہونا ذمہ داری قانونی جرم ۱۶۱ تعزیرات ہند عاید نہیں کرتا ہے - کریمنل لا جرنل جلد ۳۱ صفحہ ۶۵ - انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۳۴ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء بمبئی صفحہ ۲۹۶ - ۵۳ بمبئی صفحہ ۹۷۴ - ۳۱ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۵۴۵ - سنہ ۱۹۲۹ء بمبئی صفحہ ۱۱۴ -

کے بعد کاغذات مدراس ہائی کورٹ میں حسب ضابطہ پیش ہو کر فیصلہ دیا گیا ہے کہ ملزم کا
درخواست بسفارش افسر اعلیٰ کو بھیجنا اس کے مرتبہ و منصب میں داخل نہیں ہے۔
اور نہ تحصیلدار یا کسی اعلیٰ افسر کو درخواست بھیجنا ثابت ہوتا ہے۔ صورت موجودہ
جرم دغا ہو سکتا تھا۔ بحالات صورت واقعات حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ اور
ملزم کو سبکدوش کیا گیا۔ جرمانہ واپس کیا گیا ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۳۰۶
سنہ ۱۹۲۵ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۸۴ صفحہ ۹۴۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء مدراس
صفحہ ۸۵۱۔ ۴۷ مدراس لاجرنل صفحہ ۶۶۲۔ ۲۰ مدراس لاویکلی صفحہ ۹۰۱۔ سنہ ۱۹۲۴ء مدراس
ویکلی نوٹ صفحہ ۶۱۸ سنہ ۱۹۲۴ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۴۹۶۔

(۱۶) ایک سب آرڈینیٹ جج اپنی عدالت کے ایک منصف کے ہمراہ ایک پارچہ فروش
بزاز کی دوکان پر گیا اور منصف نے بزاز کو قیمت ادا کر دی اور سب جج نے وہ
تحفہ اس کو قبول کر لیا تھا۔ منصف نے اپنے مقدمہ میں فائدہ حاصل کرنے کی غرض سے
قیمت کپڑہ خریدکردہ سب جج دی تھی۔ بمبئی ہائی کورٹ سے قرار دیا گیا کہ جرم دفعہ ۱۶۱
تعزیرات ہند برخلاف ملزم ثابت ہے۔ اور یہ امر ضروری نہیں ہے کہ منصف یہ
ثابت کرے کہ اس کو اس کے مقدمہ میں کیا فائدہ حاصل ہوا ہے۔ جب ملزم نے کپڑہ
پسند کر کے قیمت اہل مقدمہ منصف نے دیدی ہے۔ تو وہ سمجھتا تھا کہ اگر قیمت کپڑہ
نہ دی جاتی مقدمہ میں منصف کے خلاف حکم ہوگا۔ کسی مقدمہ میں [illegible]
مقدمہ میں شہادت شریک جرم کے بیان پر اعتبار کرنے کی عدالت پابند نہیں ہے
تاوقتیکہ معتبر شہادت سے اس کی تائید نہ ہووے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۶۹۱
سنہ ۱۹۲۵ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۷۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء بمبئی ۱۷۱
۲۷ بمبئی لارپورٹ صفحہ ۱۲۰۔

(۱۷) جرم دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند میں قانون رشوت لینے اور رشوت دینے والے کو
سزا دیتا ہے۔ بمنشائے دفعہ ۲۳۹ ضابطہ ایک ہی معاملہ کے ہوتے ہوئے ایک ہی
تجویز میں محکم دیا جا سکتا ہے۔ گو ہر دو مختلف فریق ہیں۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴۸
محض رشوت دینے کا کسی شخص کو علم ہونا اس کو شریک جرم نہیں بناتا ہے۔ کریمنل لا جرنل
جلد ۳۱ صفحہ ۵ سنہ ۱۹۳۰ء بمبئی ہائی کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۴۴۔ آل انڈیا

کی مہلت یا دادے جرمانہ منظور کیجاتی ہے - کریمنل لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۲۰ سنہ ۱۹۰۶ء سندھ - انڈین کیسز جلد ۸ صفحہ ۹۹۲ -

فاسد یا ناجائز وسیلوں سے سرکاری ملازم پر دباؤ ڈالنے کے لئے مابہ الاحتظاظ کا لینا

دفعہ ۱۶۲ - جو کوئی شخص کسی سرکاری ملازم کو فاسد یا ناجائز وسیلوں کے ذریعہ سے اس بات کی تحریک کرنے کے لئے کہ وہ سرکاری ملازم کوئی منصبی عمل کرے - یا اس سے باز رہے - یا سرکاری ملازم کی حیثیت سے اپنے لوازم منصبی کے نفاذ میں کسی شخص کی طرف داری کرے یا اس کے خلاف ہو یا ہند کی لیجسلیٹو یا ایجزیکٹو گورنمنٹ یا کسی پریزیڈنسی کی گورنمنٹ یا کسی لفٹنٹ گورنر (یا الہ آباد یا یونیورسٹی کے سینٹ کے کسی ممبر) یا سرکاری ملازمی کی حیثیت سے کسی سرکاری ملازم کے روبرو کسی شخص کے ساتھ بھلائی یا برائی کرے یا اس کا ارتکاب کرے کسی شخص سے کسی طرح کا کوئی مابہ الاحتظاظ وجہ تحریک یا حق السعی کے طور پر اپنے واسطے خواہ کسی اور شخص کیواسطے قبول کرے یا حاصل کرے یا قبول کرنے پر راضی ہو یا حاصل کرنے میں جہد کرے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے - یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی -

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا نا قابل مداخلت پولیس ہے - ابتداءً سمن جاری ہوگا - اور قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے - اور قابل تجویز عدالت سشن اور پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے -

شرح بدفعہ ہذا کسی شخص کا فاسد یا خلاف قانون ذریعہ سے کسی سرکاری ملازم پر دباؤ ڈالنے سے اس سے کوئی منصبی عمل کرانے یا ترک کرانے

حاصل کی ہو۔ تو جو اعتراض شہادت شریک جرم پر پیدا ہوتا ہے۔ وہ اعتراض حقیقتاً
پیدا نہیں ہونا چاہئے۔ جب کہ رشوت دینے والا رشوت دینے کے لئے بطور خود
رضامند نہیں ہو۔ بلکہ دراصل وہ اُس جرم کا مظلوم ہے۔ اور بعض مقدمات
میں جب کہ رشوت بالارادہ نہیں دی گئی ہے تو نہایت خفیف تائید شہادت
شریک جرم کی برخلاف اصل ملزم رشوت حاصل کرنے والے کے قابل ادخال شہادت
ہوگی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۹۶۸ سنہ ۱۹۲۹ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۵ صفحہ ۷۶۵

(۲۱) ایک مقدمہ میں ایک سرکاری ملازم نے بعہدۂ محکمانہ انکوائری افسر جنگلات
کو مبلغ یکصد روپیہ دیکر اُس کے حق میں عمدہ نتیجہ برآمد کرنے کی تحریک کی تھی۔ جس کے
متعلق موتی رام ہیڈ کلرک محکمہ نے ڈویژنل فارسٹ افسر کے رپورٹ پیش کر دی
تھی۔ جو کاغذات کارروائی جرم دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند کے لئے مسٹی مجسٹریٹ درجہ
اول حیدرآباد کے پیش کئے گئے تھے۔ مجسٹریٹ نے ملزم کو یہ لکھ کر کہ استغاثہ یہ امر
ثابت کرنے سے معذور رہا ہے۔ کہ ملزم نے یکصد روپیہ بطور حصول مابہ الاحتظاظ
پیش کیا تھا۔ جس کا بار ثبوت استغاثہ پر تھا۔ ملزم کو بری کر دیا تھا۔ جس کا اپیل
حسب دفعہ ۴۱۷ ضابطہ فوجداری بجانب گورنمنٹ ایڈووکیٹ سندھ جوڈیشل کمشنر
کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ حصہ اجزا دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند میں کوئی مابہ الاحتظاظ
اجر جائز کے سوا وجہ تحریک یا حق السعی کے طور پر اپنے یا کسی اور شخص کے واسطے
قبول کرنا یا حاصل کرنا۔ یا اس پر راضی ہونا۔ یا اقدام کرنا جرم ہے۔ اور ڈویژنل
فارسٹ افسر بہ حسب فرض منصبی محکمانہ انکوائری کر رہا تھا۔ جس میں افسر جنگلات
جس کو یکصد روپیہ ملزم مذکور نے بطور رشوت پیش کیا تھا۔ وہ افسر بطور گواہ
مطلوب تھا۔ تاکہ وہ اُس کے حق میں ادائے شہادت کرے۔ اور اُس مابہ الاحتظاظ
کی حصول کی تحریک سے ملزم ملازمت قائم رہے۔ اور ڈویژنل فارسٹ افسر
مطابق بیان گواہ کے ملزم کے حق میں فیصلہ کرے۔ قرار دیا گیا کہ ملزم الہ دین کی براءت
غلطی کی گئی ہے۔ اور بلحاظ واقعات مقدمہ ملزم زیر دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند قابل سزا ہے۔
اس لئے ملزم کورٹ تا ختم قید رہے۔ اور پانصد روپیہ جرمانہ کیا جاوے۔ اور بعدم
ادائے جرمانہ تین ماہ قید سخت رہے۔ اور حسب درخواست وکیل ملزم نیز وہ یوم

کے لئے وجہ تحریک یا حق السعی کے طور پر اپنے یا کسی اور شخص کے واسطے کوئی مابہ الاحتفاظ قبول کرے۔ یا حاصل کرے۔ یا قبول کرنے پر راضی ہو۔ یا حاصل کرنے کی کوشش کرے مستوجب سزا ٹھہرایا گیا ہے۔

امتیاز بہ تفریق دفعہ ۱۶۱ و دفعہ ۱۶۲ تعزیرات ہند

قانونی الفاظ سے دفعہ ماسبق و دفعہ ہذا میں امتیاز کیا گیا ہے۔ گو سزائیں مساوی ہیں۔ لیکن دفعہ ۱۶۱ میں تمام طور پر سرکاری ملازم بہ تحریک و بلا تحریک خود حق السعی کے طور پر بیٹشائے دفعہ مسطور بہ حیثیت منصبی کوئی فعل کرتا ہے۔ یا ترک کرتا ہے جس سے دوسرے شخص کو کوئی فائدہ یا نقصان ہوتا ہے۔ اور اس طرح سے کوئی مابہ الاحتفاظ اپنے یا کسی اور شخص کے واسطے قبول کرتا ہے۔ یا قبولیت پر راضی ہوتا ہے۔ یا حاصل کرتا ہے۔ یا حاصل کرنے کا اقدام کرتا ہے۔ اور بہ دفعہ ہذا سرکاری ملازم کا خود مابہ الاحتفاظ وصول کرنا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ وہ شخص جو فاسد یا خلاف قانون ذریعہ سے سرکاری ملازم کو حسب منشی دفعہ ہذا دباؤ ڈالنے سے کسی طرح کا کوئی مابہ الاحتفاظ وجہ تحریک یا حق السعی کے طور پر اپنے یا کسی اور شخص کے واسطے حاصل کرتا۔ یا اس کے حصول کی کوشش کرتا ہے۔ وہ شخص زیر دفعہ ہذا قابل سزا ہوتا ہے۔ اور دفعہ ہذا تکمیل جرم دفعہ ماسبق ہے۔

اصول

باب ہذا میں سرکاری ملازمان کے اختیارات قانونی جن پر تنظیم سلطنت و عامہ خلائق کے امن و آسائش کا انحصار ہے۔ قانوناً حفاظت کی گئی ہے جس کی اصلی غایت یہ ہے کہ کوئی شخص یا کوئی امیدوار ملازمت یا سرکاری ملازم کسی تحریک یا تحریص ناجائز سے انصاف رسانی کو نظر انداز نہ کرے کیونکہ ہیچ بعقیم بد اعمالیوں سے نہ محض پبلک ہی حکومت سے متنفر ہو جاتی ہے بلکہ نظم حکومت متزلزل ہو کر مقصد وضع آئین و قوانین ضائع ہو جاتا ہے۔ اور ایسی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں کہ جن کی اصلاح مشکل بلکہ محال ہو جاتی ہے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب

(۱) فاسد یا خلاف قانون ذرائع سے کسی سرکاری ملازم کو بہ حیثیت منصبی

کرتا ہے۔ وہ شریک جرم ہے۔ اور نہایت احتیاط سے اس کی شہادت لیجاوے۔
کہ شہادت شریک جرم سکھائے ہوئے تعلیم دادہ ہوتے ہیں۔ اور اس پر اعتبار کرنا نہیں
چاہئے تاوقتیکہ اس کی شہادت کی تائید کسی دوسرے شریک جرم سے نہ کرالیجاوے۔ اور
بالخصوص یہ استغاثہ کا فرض ہے کہ گواہ شریک جرم کے چلن کی اطلاع عدالت میں دیکر
اس کو بطور گواہ طلب کراوے۔ تاکہ مثل میں اس کی شہادت کا وجود ہووے۔ اور
جیوری اور جج کا فرض ہے کہ شریک جرم کی شہادت کی وقعت کی تحقیقات باحتیاط
کرکے جیوری کو جج بتلادے کہ شریک جرم کی شہادت پر ملزم کو سزا دینا خطرناک ہے۔
جبکہ اصلی شہادت بلا واسطہ تائیدی موجود نہ ہووے۔ اور عدالت نگرانی واپیل کو
یہ امر دیکھنا چاہئے کہ مجسٹریٹ مجوز یا جج جس نے اس کو سماعت کیا ہے۔ اس نے شریک
جرم کے چلن اور ضروری تائید کو کامل علم اور ہوشیاری سے عمل کیا ہے۔ کریمنل لا جرنل
جلد ۳۰ صفحہ ۱۱۳۱ سنہ ۱۹۲۹ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۴ صفحہ ۷۵۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء
ناگپور صفحہ ۲۱۵۔ سنہ ۱۹۲۹ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۱۰۔

(۷) ایک مقدمہ میں رحیم اللہ ملزم نے انسپکٹر پولیس کو مبلغ اسی ۸۰ روپیہ رشوت محمد عمر ملزم
دفعہ ۳۰۸ تعزیرات ہند کو رہا کر دینے کی بابت پیش کئے جس پر مقدمہ جرم دفعہ ۱۶۱ بشمول
دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند قائم کیا جا کر سٹی مجسٹریٹ پشاور نے ایک سال قید سخت و ایک
ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ اپیل پر سشن جج نے زیر دفعہ ۱۱۶ ضمن ۲ تین ماہ کی سزا و جرمانہ
تین صد روپیہ کم کرکے مابقی سزا بحال رکھی۔ پشاور جوڈیشل کمشنر کورٹ میں ملزم کے
کاغذات پیش ہو کر بحوالہ رولنگ کلکتہ ہائی کورٹ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۱ء صفحہ ۴۳۴ و
سنہ ۱۹۲۲ء مدراس ۶۵۷ و کریمنل لا جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۱ و جلد ۳۰ صفحہ ۱۰۵۵ کہ کوئی شخص
اعانت جرم دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند میں سزایاب نہیں ہوگا۔ جبکہ بروقت رشوت پیش کرنے
کے وہ سرکاری ملازم وجہ تحریک یا حق السعی کے طور پر اپنے فرض منصبی سرکاری ملازم کے
کے اختیار سے اس کو کسی قسم کے فائدہ پہنچانے کا اختیار نہ رکھتا ہو۔ چنانچہ قرار دیا
گیا کہ زیر دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند رشوت پیش کرنے والے کی نسبت ادھورا اقدام ہے
اور زیر دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند جب کہ وہ سرکاری ملازم جس کو رشوت پیش کیجاوے
اپنے منصبی حیثیت سے اختیار نہ رکھتا ہو۔ ملزم قابل سزا نہ ہوگا۔ ملزم کی درخواست

عدالتی لوکل گورنمنٹ کی منظوری مطلوب نہیں ہے۔ کلکتہ جلد ا صفحہ ۴۸۴۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۵۴۳ ۱۹۲۶ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۸۰۷۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۶ء الہ آباد صفحہ ۲۳۰۔ ۲۷ رپورٹ آل کرمنل صفحہ ۱۴۱۔

(۴) دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند ان مقدمات میں جن میں بہ حیثیت منصب سرکاری ملازم نے کوئی فعل مابہ الاحتظاظ حاصل کر کے کیا ہو۔ محدود نہیں ہے۔ اور ارتکاب جرم دفعہ ہذا کے لئے یہ امر ضروری نہیں ہے کہ فی الواقع مابہ الاحتظاظ پیش کیا گیا تھا۔ یا مابہ الاحتظاظ ادائے فرائض منصبی کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔ جب کہ ملزم نے مینیجر دفتر میونسپل کو بطور حق کسی مبلغ دو صد روپیہ چیئرمین اور میونسپل کمیٹی پر دباؤ ڈالنے کے لئے ایک شخص کے نام ٹھیکہ کا کام جو ان کے اختیار میں ہے ٹھیکہ منظور ہو جانے پر ان کو دیا جاوے۔ چنانچہ مدراس ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزم بہ دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند مجرم ہے۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۰۳۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۱۰۰۵ ۱۹۲۷ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۳ صفحہ ۹۳۸۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۷ء مدراس صفحہ ۱۰۱۱۔ ۵۱ مدراس صفحہ ۸۶۔ ۹ آل انڈیا کرمنل رپورٹ صفحہ ۱۸۰۔ ۵۳ مدراس لاجرنل صفحہ ۲۳۳۔ ۲۷۔ ۳۹ مدراس لاٹائمز صفحہ ۶۱۵۔ ۲۶ مدراس لاویکلی صفحہ ۵۲۹۔ ۱۹۲۷ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۳۴۷۔

(۵) ایک ہیڈ کانسٹبل پولیس کو اس لئے رشوت دینا کہ وہ مقدمہ جو ایک شخص پر کیا گیا ہے۔ اس کو واپس لیلے۔ جو جرم دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند حصہ اول میں آتا ہے۔ نہ کہ حصہ دوم دفعہ ۱۱۶ تعزیرات ہند ہو۔ اور جرم دفعہ ۱۶۱ ناقابل دست اندازی ہیڈ کنسٹیبل پولیس ہے۔ اس لئے یہ ایسا سرکاری ملازم نہیں سمجھا جاتا ہے۔ جس کا یہ فرض ہو کہ ایسے جرم کے ارتکاب کی روک کرے جیساکہ دوسرے حصہ دفعہ ۱۱۶ میں ہے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۷۰۱ ۱۹۲۸ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۹ صفحہ ۶۸۱۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۸ء لاہور صفحہ ۸۴۰۔ ۱۰ لاہور لاجرنل صفحہ ۳۳۶۔ ۱۰ آل انڈیا کرمنل رپورٹ صفحہ ۳۵۶۔

(۶) ایک شخص جو سرکاری ملازم کو رشوت پیش کرتا ہے یا رشوت کی ادائیگی میں تعاون یا اس کے لین دین میں مدد کرتا ہے۔ اور بعلم ادائیگی روپیہ رشوت پیشقدمی

تمثیل

کوئی وکیل جو کسی جج کے حضور میں کسی مقدمہ کی نسبت سوال و جواب کرنے کے لئے محنتانہ لے کوئی شخص جو کسی ایسی عرضی کے مسودہ کرنے اور اصلاح دینے کی اجرت لے جو گورنمنٹ کے حضور میں گذرانی جائے اور جس میں سائل کی کارگذاری اور استحقاق کا اظہار ہو۔ کوئی مجرم جس کی نسبت سزا کا حکم صادر ہوا ہو۔ اس کا کوئی ایجنٹ جو محنتانہ لیکر کام کرتا ہے۔ اور جو گورنمنٹ کے حضور میں ایسے حالات بیان کرے جن سے یہ پایا جائے کہ سزا کے حکم میں بے انصافی ہوئی یہ سب لوگ اس دفعہ میں داخل نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ نہ اپنے ذاتی رسوخ کو عمل میں لاتے ہیں۔ اور نہ اس کے عمل میں لانے کو کہتے ہیں۔

ابتدائی ضابطہ جرم دفعہ ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً سمن جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سشن اور پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح دفعہ ہذا و دفعہ سابق میں بجز جزوی الفاظ کے تغیر تبدل کے صورت جرم جداگانہ وضع کی گئی ہے۔ کہ جب کوئی شخص اپنے ذاتی رسوخ کے اظہار سے حسب منشی دفعہ ہذا کسی سرکاری ملازم کے روبرو بھلائی یا برائی کرے۔ یا اس کا اقدام کرے۔ اور اس کے لئے کسی شخص سے کسی طرح کا مابہ الاحتظاظ وجہ تحریک یا حق السعی کے طور پر اپنے یا کسی اور شخص کے واسطے قبول کرے یا حاصل کرے۔ یا قبول کرنے پر راضی ہو یا حاصل کرنے کی کوشش کرے قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور دفعہ ہذا میں الفاظ "انڈر لائن" یا الہ آباد یونیورسٹی کے سینٹ کے کسی ممبر کے "بموجب ایکٹ ۱۸۶۰ء بدفعہ ۱۸ - زیر روکی گئی ہیں۔ اور ذاتی رسوخ سے سرکاری ملازم پر اثر ڈالنا اور یا اظہار اس اثر ذاتی کے کسی شخص سے اس کے مقدمہ کی بابت اس سرکاری ملازم کا اختیار نافذ یا ترک کرانا کہہ کہ مابہ الاحتظاظ حاصل کر لینا جرم دفعہ ہذا قرار دیا ہے۔ ورنہ عموماً ہر ایک وکیل یا ایڈوکیٹ اپنے مقدمہ کی بحث میں جج کو مؤثر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن ججان بغیر اثر کے روئیداد مثل پر غور کرکے۔ انصاف کو ملحوظ

منظور کیا کہ حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۶۲ بابت ۱۹۳۵ء پشاور۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۴ صفحہ ۹۱۰۔ ۷ رولنگ پشاور صفحہ ۹۱۔ ۱۹۳۵ء اعکریمنل کیسز صفحہ ۱۷۳۔ آل انڈیا رپورٹ ۱۹۳۵ء پشاور صفحہ ۲۶۔

(۸) ایک سب انسپکٹر پولیس اکسپرٹ فنگر پرنٹ بیورو کو ایک شخص نے مخالف پارٹی کے خلاف شہادت دینے کی ترغیب دی تھی۔ جس کو بدفعہ ۱۶۲ و ۱۶۱ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ اکسپرٹ سرکاری ملازم تھا۔ اس لئے بدفعہ ۱۶۱ و ۱۶۱ تعزیرات ہند حکم سزا دیا جانا چاہئے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۱۷۔ انڈین کیسز جلد ۶۹ صفحہ ۴۵۴

سرکاری ملازم کے ساتھ رسوخ ذاتی عمل میں لانے کے لئے مابہ الاحتظاظ لینا

دفعہ ۱۶۳۔ جو کوئی شخص اپنے ذاتی رسوخ کے عمل میں لانے سے کسی سرکاری ملازم کو اس بات کی تحریک کرنے کے لئے کہ وہ سرکاری ملازم کوئی منصبی عمل کرے یا اس سے باز رہے۔ یا سرکاری ملازمی کی حیثیت سے اپنے لوازم منصبی کے نفاذ میں کسی شخص کی طرفداری کرے یا اس کے خلاف رہے۔ یا ہند کی لیجسلیٹو یا اگزیکٹو گورنمنٹ یا کسی پریزیڈنسی کی گورنمنٹ یا کسی لفٹیننٹ گورنر۔ (یا الہ آباد یونیورسٹی کے سینٹ کے کسی ممبر) یا سرکاری ملازم کی حیثیت سے کسی سرکاری ملازم کے روبرو کسی شخص کے ساتھ بھلائی یا برائی کرے۔ یا اس کا اقدام کرے کسی شخص سے کسی طرح کا مابہ الاحتظاظ وجہ تحریک یا حق السعی کے طور پر اپنے واسطے خواہ کسی اور شخص کے واسطے قبول کرے۔ یا حاصل کرے۔ یا قبول کرنے پر راضی ہو۔ یا حاصل کرنے میں جہد کرے تو شخص مذکور کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

نے سزا دی۔ مگر عدالت سشن نے بدیں وجہ کہ ملزم کو محکمہ نہ سزا صیغہ پولیس سے مل چکی ہے۔ بری کر دیا۔ جس کا اپیل بدفعہ ۴۱۷ ضابطہ ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ پولیس کنسٹبل باوجودیکہ زیر دفعہ ۷ قانون پولیس ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۶۱ء سے اس کے ساتھ محکمانہ عمل ہو لیا ہے۔ مگر تاہم بدفعہ ۱۶۳ تعزیرات ہند جنرایاب ہو سکتا ہے۔ کیونکہ دفعہ ۳۶ قانون پولیس ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ء سے جرائم سے برتاؤ کرتی ہے۔ جو یا تو زیر ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ء یا کسی دیگر ایکٹ سے جیسا کہ مجموعہ تعزیرات ہند سے مستوجب سزا ہوں۔ مثلاً جو شخص زیر دفعہ ۳۴ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ء تیزی سے گھوڑ دوڑا کا مجرم ہو۔ وہ اسی جرم کی بابت زیر دفعہ ۲۷۹ تعزیرات ہند مزید سزا سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ منظوری اپیل فیصلہ سشن جج منسوخ کیا گیا۔ اور مکرر سماعت کا حکم دیا گیا کہ روئیداد کے مطابق فیصلہ کیا جاوے۔ پنجاب ریکارڈ ۲۶ سنہ ۱۹۱۵ء لاہور

اُس اعانت کی سزا جو سرکاری ملازم اُن جرائم میں کرے جن کی تعریف دفعہ ۱۶۲ یا دفعہ ۱۶۳ میں کی گئی ہے	**دفعہ ۱۶۴۔** کوئی شخص جو سرکاری ملازم ہے۔ اور اُن جرموں میں سے جنکی تعریف ملحق الذکر

دو اخیر دفعوں میں کیگئی ہے۔ کسی جرم کے ارتکاب کی بنا ہے اور وہ اُس جرم میں اعانت کرے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی

تمثیل

زید سرکاری ملازم ہے۔ اور ہندہ جو زید کی زوجہ ہے۔ زید سے کسی خاص شخص کو کوئی عہدہ دینے کے لئے وجہ تحریک کے طور پر کوئی تحفہ لے اور زید ایسا کرنے میں ہندہ کی اعانت کرے۔ تو ہندہ سزائے قید کی مستوجب ہے۔ جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کا یا دونوں کا۔

ابتدائی ضابطہ	جرم ہذا ناقابلِ مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً سمن جاری

رکھ کر فیصلہ کرتے ہیں۔ اور اس کے معنی ذاتی رسوخ عمل میں لا کر محنتانہ لینے کا معاملہ موکل و وکیل میں نہیں ہوتا ہے۔ اصلی منشا دفعہ ہذا یہ ہے کہ کوئی شخص باظہار ذاتی رسوخ کسی شخص سے مابہ الاحتفاظ حاصل نہ کرے اور یہ اصول قانون معاہدہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء کی دفعہ ۱۶ (الف) میں بھی بمقدمات دیوانی ملحوظ رکھا گیا ہے۔ کہ جب ذاتی اثر کے ماتحت رضامندی فریق ثانی حاصل کی گئی ہو۔ تو اس فریق کی مرضی پر جس رضا و رغبت ذاتی اثر ناجائز سے حاصل کی گئی ہو۔ وہ قابل فسخ ہوگا۔ چنانچہ ذاتی اثر ناجائز جب فریقین سے ایک فریق دوسرے کی مرضی پر غلبہ پانے کے لیے واقعی یا ظاہری اختیار رکھتا ہو۔ جس کی تعریف زیر دفعہ ۱۶ قانون معاہدہ کی گئی ہے۔ اس کو داب ناجائز کہا گیا ہے۔ لیکن دفعہ ہذا میں باظہار ذاتی رسوخ ملزم جرم کرتا ہے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا باظہار ذاتی رسوخ سرکاری ملازم اپنے یا کسی شخص کے واسطے کچھ اجرہ مطابق قانون کے سوائے کوئی مابہ الاحتفاظ حاصل کرنا یا قبولیت پر راضی ہونا۔ (۲) ملزم کا بامر مذکور مابہ الاحتفاظ وجہ تحریک یا حق السعی کے طور پر جیسا کہ صورت ہو۔ حسب معنی دفعہ ہذا۔ قبول کرنا یا حاصل کرنا یا اس پر راضی ہونا۔ یا حاصل کرنے میں جہد کرنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمی فلاں عہدہ دار سرکاری ملازم سے باظہار ذاتی تعلق فلاں مسمی فلاں شخص کا مقدمہ دیوانی متنازعہ عدالت فلاں اس کے حق میں فیصلہ کرانے کے لیے بطور حق السعی دس بیگھے اراضی اس سے حاصل کی ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۶۳ تعزیرات ہند کے ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے تجویز کے لائق ہے۔ اس لیے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) ایک پولیس کنسٹبل نے باظہار ذاتی رسوخ جرم دفعہ ۱۶۳ تعزیرات ہند کا ارتکاب کیا تھا مجسٹریٹ

رکھتا ہے جس کا وہ تابع ہے۔ یا کسی ایسے شخص سے جس کو وہ سرکاری ملازم جانتا ہے۔ کہ وہ اُس شخص سے جس کو تعلق مذکور ہے کچھ واسطہ یا رشتہ رکھتا ہو۔

کوئی قیمتی شے بغیر دیئے بدل کے یا ایسے بدل پر جس کو وہ سرکاری ملازم غیر مکتفی جانتا ہو اپنے واسطے یا کسی دوسرے شخص کے واسطے قبول کرے یا حاصل کرے یا قبول کرنے پر راضی ہو یا حاصل کرنے کی جہد کرے۔

تو شخص مذکور کو قید محض کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

تمثیلات

(الف)۔ زید جو کلکٹر ہے۔ بکر کا ایک گھر کرایہ پر لے۔ جس کا کوئی مقدمہ بندوبست زید کے یہاں دائر ہے۔ اور شرط یہ ٹھہرے کہ زید پچاس روپیہ ماہواری دیا کرے گا۔ حالانکہ وہ گھر اس حیثیت کا ہے کہ اگر نیک نیتی سے معاملہ کیا جاتا تو زید کو دو سو روپیہ ماہواری دینے پڑتے۔ تو زید نے بلا دیئے پورے بدل کے بکر سے ایک قیمتی شے حاصل کی۔

ب۔ زید جو جج ہے ایک شخص مثلاً بکر سے جس کا مقدمہ زید کے محکمہ میں دائر ہے گورنمنٹ کے پرامیسری نوٹ بٹے پر خریدے جبکہ بازار میں ان نوٹوں پر کچھ پڑتا ملتا ہو۔ تو زید نے بکر سے بلا دیئے پورے بدل کے ایک قیمتی شے حاصل کی۔

ج۔ بکر کا بھائی گرفتار ہو کر زید کے روبرو جو مجسٹریٹ ہے۔ دروغ حلفی کی علت میں لایا جائے۔ اور زید بکر کے ہاتھ بنک کے حصے کچھ پڑتے پر بیچے جب کہ بازار میں ان حصوں پر بٹا لگتا ہو۔ اور بکر اس حساب سے ان حصوں کی قیمت زید کو دیدے تو روپیہ جو زید نے اس طرح حاصل کیا۔ ایک قیمتی شے ہے جو زید نے بلا دیئے پورے بدل کے حاصل کی۔

ابتدائی ضابطہ	جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداءً سمن جاری

ہوگا۔ اور قابلِ ضمانت و ناقابلِ راضی نامہ ہے۔ اور قابلِ تجویز عدالت سشن یا پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح دفعہ ہذا میں بدفعات جرم ۱۶۲ و ۱۶۳ تعزیرات ہند میں اعانت کرنا جیسا کہ تمثیل بطور جزو قانون میں اس کی توضیح کی گئی ہے متعین و متعان قابلِ سزا ٹھہرائے گئے ہیں۔ اور باب ہذا کی کئی دفعات میں عام اعانت کرنے کی سزا بدفعہ ۱۰۹ سے دفعہ ہذا میں مستزاد سزا وضع کی گئی ہے۔ اور دفعہ ۱۰۷ و باب ۵ تعزیرات ہند اس میں مشتمل ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا سرکاری ملازم ہونا (۲) اور ملزم کا جرم دفعہ ۱۶۲ یا ۱۶۳ تعزیرات ہند میں اعانت کرنا۔ (۳) ارتکاب جرم باعانت کا وقوع میں آنا۔

فردِ قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام ارتکاب جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں بحیثیت سرکاری ملازم عہدہ دار فلاں دفتر گورنمنٹ بجرم دفعہ ۱۶۲ (یا بجرم دفعہ ۱۶۳ تعزیرات ہند) اعانت کی ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۶۴ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

سرکاری ملازم کسی شخص سے جو کسی مقدمہ یا معاملہ سے تعلق رکھتا ہو جس کو اس سرکاری ملازم نے انجام دیا کوئی قیمتی شے بلا بدل حاصل کرے۔

دفعہ ۱۶۵۔ کوئی شخص جو سرکاری ملازم ہے کسی ایسے شخص سے جس کو اس کے علم میں کسی ایسے مقدمہ یا معاملہ سے تعلق تھا یا تعلق ہے۔ یا تعلق رکھنے کا احتمال ہے۔ جس کو اس سرکاری ملازم نے انجام دیا۔ یا جس کو وہ انجام دینے والا ہے۔ یا جو اس سرکاری ملازم یا کسی اور سرکاری ملازم کے لوازم منصبی سے علاقہ

روپیہ بمقام فلاں مدعا علیہ تمہاری عدالت میں دائر ہے۔ جس کی ست ۱۰ حسب معنی الفاظ دفعہ مذکورہ جیسا کہ صورت ہو درج کیجئے اجس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۶۵ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ فلاں کی عدالت سماعت کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسعود عمل میں آئے

سرکاری ملازم جو کسی شخص کو نقصان پہنچانے کی نیت سے ہدایت قانون سے انحراف کرے

دفعہ ۱۶۶۔ کوئی شخص جو سرکاری ملازم ہے۔ قانون کی کسی ہدایت سے جو اس طریقہ سے متعلق ہو جس میں اس کو سرکاری ملازمی کی حیثیت سے چلنا چاہئیے۔ جان بوجھ کر انحراف کرے اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ اس انحراف سے کسی شخص کو نقصان پہنچائے۔ تو اس کو قید محض کی سزا دیجائے گی۔ جس کی میعاد ایک برس تک ہوسکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

تمثیل

زید کہ ایک عہدہ دار ہے جس کو قانوناً کسی ڈگری کا روپیہ وصول کرنے کے لئے جو کسی کورٹ آف جسٹس نے بکر کے حق میں کی ہے۔ جائیداد قرق کرنے کی ہدایت ہے۔ قانون کی اس ہدایت سے جان بوجھ کر انحراف کرے۔ اس امر کے احتمال کے علم سے کہ وہ اس انحراف سے بکر کو نقصان پہنچائیگا۔ تو زید اس جرم کا مرتکب ہوگا جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے

ابتدائی ضابطہ دفعہ ہذا ناقابل مداخلت پولیس و ناقابل راضی نامہ و قابل ضمانت و قابل اجرائے سمن ہے۔ اور قابل تجویز مجسٹریٹ پریزیڈنسی و مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوئم ہے۔ اور منظوری دفعہ ۱۹۷ ضابطہ فوجداری قبل از اجرائے کارروائی عدالت ضروری ہے۔

شرح دفعہ ہذا میں جو سرکاری ملازم اس ہدایت قانونی سے جو اس کے

ہوگا۔ اور جرم ہذا قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح

بدفعہ ہذا سرکاری ملازمان کو ممانعت کی گئی ہے۔ کہ کسی اہل مقدمہ سے جس کا ان کی حیثیت منصبی سے اس معاملہ سے تعلق ہو۔ یا ہونا محتمل ہو۔ ان سے بکار رسانی یعنی بالواسطہ بتشکل تحفہ یا بطور دیگر کوئی قیمتی شے بلا بدل جائز اپنے یا کسی اور شخص کے واسطے قبول یا حاصل نہ کریں۔ نہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ چنانچہ جو سرکاری ملازم خلاف ورزی کریگا۔ وہ زیر دفعہ ہذا قابل سزا ہوگا اور سن جلوس ۲۳ مارچ سوم باب ۵۲ دفعہ ۶۲ کے مطابق گورنر جنرل و ہر ممبر کونسل واقعہ فورٹ ولیم و ہر جج سپریم کورٹ کلکتہ و ہر شخص کو جو عہدہ سرکاری رکھتا ہو۔ بطور تحفہ یا بطور رکتابیتاً بلا بدل جائز کوئی قیمتی شے کے لینے کی ممانعت کی گئی ہے جس کی خلاف ورزی قابل سزا ہے۔ اور قبل از اجرائے کارروائی عدالت ملزم سرکاری ملازم کے خلاف عمل ضابطہ کرنے کے لئے زیر دفعہ ۱۹۷ ضابطہ منظوری مشرط ہے۔ جیسا کہ دفعہ ۱۶۱ و ۱۶۲ تعزیرات ہند ہیں۔ و نیز دیگر دفعات متعلقہ سرکاری ملازمان جو منصبی حیثیت میں انہوں نے کوئی جرم متعلقہ (یا اگر ۱۶۳ وغیرہ کا ارتکاب کیا ہو) ہو۔ بمنشائے دفعہ ۱۹۷ ضابطہ منظوری لیجانی لازمی ہے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا بروقت ارتکاب جرم سرکاری ملازم ہونا۔ (۲) ملزم کا بلا بدل جائز کسی قیمتی شے کا لینا۔ یا لینے پر راضی ہونا یا اس کے لئے کوشش کرنا۔ (۳) جس سے بلا بدل قیمتی شے لی گئی ہو۔ وہ شخص مبینہ مندرجہ دفعہ ۲۱ میں سے ہو۔ (۴) ملزم کا بغیر کسی کامل غور کے ناکافی عمل کرنا۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر بدیں جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں سرکاری ملازم عہدہ دار دفتر فلاں کا ہوتے ہوئے اپنے لئے فلاں شے قیمتی بقدر قیمت فلاں جو کہ اصل قیمت کے بجائے ایک چوتھائی قیمت ناکافی پر مسمی فلاں شخص سے جسکا مقدمہ دیوانی دعوے دلاپانے مبلغ پانچ ہزار

سرکاری ملازم جو نقصان پہنچانیکی غرض سے غلط دستاویز مرتب کرے

دفعہ ۱۶۷۔ کوئی شخص جو سرکاری ملازم ہے۔ اور جس کو اُس سرکاری ملازمی کی حیثیت سے کوئی دستاویز تیار کرنے یا ترجمہ کرنے کو سپرد ہوئی ہے۔ ایسے طور سے اُس دستاویز کو مرتب کرے۔ یا اُس کا ترجمہ کرے جس کو وُہ غلط جانتا یا باور کرتا ہو۔ اِس نیت سے یا اِس امر کے احتمال کے علم سے کہ وُہ اِس عمل سے کسی شخص کو نقصان پہنچائے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ دفعہ ہذا ناقابل مداخلت پولیس اور ناقابل ضمانت ہے۔ اور قابل راضی نامہ ہے اور قابل اجرائے سمن ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سشن یا مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔ اور اجرائے کارروائی برخلاف سرکاری ملازم منظوری دفعہ ۱۹۷ ضابطہ ضروری ہے۔

شرح جب سرکاری ملازم بہ حیثیت منصبی کسی دستاویز کو غلط مرتب کرے یا اُس کا غلط ترجمہ کرے۔ اِس نیت سے کہ کسی شخص کو نقصان پہنچے تو وہ شخص زیر دفعہ ہذا۔ قابل سزا ہوگا۔ اور نیت یا علم ضرر رسانی کا اثبات ضروری ہے۔ اور جب کسی دستاویز کا۔ یا اُس کا ترجمہ کرنا غلط ثابت ہو جاوے اور اِس سے ضرر نیت یا علم منتج ہو تو پھر علحدہ اثبات نیت یا علم ضروری نہیں ہے۔ اور دفعہ ہذا دفعہ ۲۱۸ سے مشابہ ہے۔ جس میں سرکاری ملازم غلط دستاویز اِس نیت یا اِس امر کے احتمال کے علم سے مرتب کرتا ہے کہ کسی شخص کو سزائے قانونی سے یا ضبطی مال یا اُس کے خرچ سے بچاتا ہے۔ یا عامہ خلائق یا کسی شخص کو زیان یا نقصان پہنچاتا ہے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا سرکاری ملازم ہونا (۲) ملزم سے دستاویز تیار یا ترجمہ کرنا سپرد تھا (۳)

فرائض منصبی سے وابستہ ہے۔ دانستہ بہ نیتِ نقصان پہنچانے کسی شخص کے اُس سے انحراف کرے یا اِس امر کے احتمال کے علم سے کہ اُس سے نقصان پہنچیگا کوئی فعل کرے تو وُہ سرکاری ملازم زیر دفعہ ہذا مستوجب سزا ہوگا۔ اور منظوری دفعہ ۱۹۷ ضابطہ ضروری ہوگی۔ اور دفعہ ہذا دفعہ ۲۱۷ سے ممیّز ہے جس میں سرکاری ملازم کسی شخص کو سزائے قانونی سے بچانے یا کم سزا دلانے یا ضبطی مال یا کسی خرچ سے بچانے کے لئے ہدایت قانونی سے منحرف ہوتا ہے۔ اور یہ ہدایتِ قانونی جس کا دفعہ ہذا و دفعہ ۲۱۷ حوالہ کیا گیا ہے۔ اُس ہدایت سے ہدایت محکمانہ یا تحت رنگولیشن مراد نہیں ہے کیونکہ ان کی منزلت قانونی نہیں ہوتی ہے۔ اور دفعات مذکور میں ہدایات قانونی و قواعد آئینی و قوانین مراد ہیں۔ مثلاً پولیس افسر بلا منظوری رخصت غیر حاضر ہوجاتا ہے اور اُس کی گذر میں سرقہ ہوجاتا ہے۔ تو بلحاظ واقعہ وُہ ایک ہدایت محکمانہ کی خلاف ورزی کرتا ہے جس سے نقصان پہنچتا ہے۔ اِس سے دفعہ ہذا متعلق نہیں ہے۔ بلکہ وُہ قانون پولیس اول کے مطابق بشمول دفعہ ۲۹ قانون پولیس قابل سزا ہوگا۔

اجزا قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا سرکاری ملازم ہونا (۲) ملزم کا دانستہ ہدایتِ قانونی جس پر اُس کو بہ حیثیت منصبی عمل کرنا لازمی ہو اُس کی خلاف ورزی کرنا۔ (۳) ملزم کا بارادہ نقصان یا باحتمال پہنچنے نقصان کسی شخص کے عمل مذکور کرنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں بہ حیثیت سرکاری ملازم فلاں عہدہ دار محکمہ فلاں مسمی فلاں شخص مدعی کی درخواست قاعدہ قرقی مال مدعا علیہ پر حکم قرقی ہوجانے کے باوجود تم نے دانستہ حکم عدالت کی تعمیل نہ کی جس سے مدعا علیہ نے مال قرقی طلب علحدہ کر دیا ہے۔ اور مدعی کو نقصان پہنچا ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۶۶ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لیئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

واجب ہے۔ تجارت سے سروکار رکھے تو شخص مذکور کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتدائً سمن جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اوّل ہے۔

شرح

یہ امر ظاہر ہے۔ کہ قانوناً عام طور پر سرکاری ملازمان کو تجارت سے روکا نہیں گیا ہے۔ لیکن وہ ملازمان جنکو قانوناً تجارت سے امتناع قانونی کی گئی ہے۔ وہ زیر دفعہ ہذا قابل سزا ٹھہرائے گئے ہیں۔ اور محکمات کے ملازمان کو محکمانہ طور پر تجارتی کاروبار سے منع کیا گیا ہے۔ وہ محکمانہ احکامات کے ماتحت سزایاب ہوتے ہیں۔ گو ملازمان سرکاری کو تجارت سے روکا گیا ہے۔ لیکن وہ بہ نیت تجارت میں لین دین روپیہ سود پر یا جائداد کا رہن کر لینا۔ یا کسی کمپنی تجارتی میں حصہ کر لینا۔ جس میں ذاتی طور پر کام کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے حصول استفادہ کے لئے بمش سٹیہ مسطور وغیرہ وغیرہ جو یہ بھی ایک قسم کی تجارت ہے۔ ملازم سرکار ایسی تجارت کر سکتا ہے۔ اور منظوری دفعہ ۱۹۷ ضابطہ جبکہ حیثیت منصبی خلاف قانون سرکاری ملازم نے جرم کیا ہو۔ تو مناسب منظوری اعلیٰ افسر جو اس کو بحال یا برخاست کر سکتا ہو۔ لیجانی ضروری ہو گی۔ جب کہ بموجب ریگولیشن ۲ ۱۸۰۳ء ریونیو افسر و ریگولیشن ۲، ۳ ۱۸۰۳ء مدراس و بمبئی ایکٹ ۵ ۱۸۷۹ء و ایکٹ ۱۸ ۱۸۸۱ء و مدراس سٹی میونسپل ایکٹ ۱۸۸۴ء و ایکٹ ۴ ۱۹۰۴ء و بمبئی ایکٹ ۳ ۱۸۸۸ء و ۳ ۱۹۰۱ء و پنجاب میونسپلٹی ایکٹ ۳ ۱۹۱۱ء و برما میونسپلٹی ایکٹ ۳ ۱۸۹۸ء و اجمیر میونسپلٹی ریگولیشن ۵ ۱۸۸۶ء و مدراس سٹی میونسپل ایکٹ ۳ ۱۸۸۴ء و ایکٹ نمبر ۱۵ ۱۸۴۸ء پولیس افسران و حسب دفعہ ۱۰ قانون پولیس ۵ ۱۸۶۱ء۔ و برما ایکٹ ۴ ۱۹۲۱ء کی دفعہ ۲۷ و فراڈ ایکٹ ۵ ۱۸۵۹ء و دیگر ہمچو قسم ایکٹ و ریگولیشنز کے بموجب ملازمان سرکاری کو سزا قانونی امتناع کی گئی ہے۔

ملزم کو دستاویز تیار کرنے یا ترجمہ کرنے کا علم تھا (۴) ملزم کا دانستہ بعلم و باور کرنے کی وجہ رکھ کر ایسا کرنا جس سے شخص متعلقہ کو نقصان پہنچیگا ثابت کیا جاوے۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں بہ حیثیت سرکاری ملازم فلاں عہدہ دار محکمہ فلاں ہوتے ہوئے فلاں دستاویز دانستہ غلط مرتب کی ہے۔ جس سے فلاں شخص کو نقصان پہنچا ہے۔ جس امر سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۶۷ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائی کورٹس

(۱) ایک سرکاری ملازم ایک جھوٹی دستاویز مرتب کر کے اس کی جھوٹی نقل کا اجرا کرتا ہے۔ گو اس کی نیت کچھ ہی ہو۔ مگر تاہم وہ جھوٹی دستاویز زیر دفعہ ۱۶۷ مرتب کرنے میں سخت سزا کا مستوجب ہے۔ تاکہ دوسروں کو عبرت حاصل ہو۔ انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۶۳۳ و کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۳۱۳ ۱۹۲۶ء الہ آباد۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۶ء الہ آباد صفحہ ۱۹۷ و ۷ لا رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۱۶۲۔

(۲) اور جب سرکاری ملازم ایک غلط دستاویز بہ نیت نقصان رسانی مرتب کرے تو وہ زیر دفعہ ۱۶۷، ۴۶۷، ۴۷۱ تعزیرات ہند سزایاب نہ ہوگا۔ بلکہ جرم دفعہ ۱۶۷ جعلی دستاویز مرتب کرنے کے جرم دفعہ ۴۶۷ و ۴۷۱ میں شامل ہے۔ انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۱۲۲ و کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۹۰ ۱۹۲۷ء اودھ چیف کورٹ۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۶ء اودھ صفحہ ۶۱۵ ۳ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۶۷۰۔ ۷ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۵۱ ۱۳ اودھ لاجرنل صفحہ ۸۱۷۔

سرکاری ملازم جو ناجائز طور پر تجارت سے سروکار رکھے

دفعہ ۱۶۸۔ کوئی شخص جو سرکاری ملازم ہے۔ اور جس پر اس سرکاری ملازمی کی حیثیت سے تجارت سے سروکار نہ رکھنا قانوناً

سنہ ۱۸۶۱ء بلا منظوری لوکل گورنمنٹ تجارتی کاروبار شروع کیا تھا۔ جس کو زیر دفعہ ۱۶۸ تعزیرات ہند مجسٹریٹ نے سزا دی تھی۔ نگرانی پر ہائی کورٹ کلکتہ سے قرار دیا گیا کہ ملزم پولیس کے روپیہ سے تجارت دوکان باوجود ممانعت زیر دفعہ ۱۰ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ء کرنا ثابت ہے۔ وہ زیر دفعہ ۱۶۸ تعزیرات ہند لائق سزا ہے۔ اور بدفعہ الفاظ "اپنی کسی خدمت منصبی کی بجا آوری میں" پولیس افسر کے تجارت میں مصروف ہونے پر کافی طور پر مقدمہ ہذا پر حاوی ہے۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۵ اکرمنل لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۲ سنہ ۱۹۱۸ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۴۳ صفحہ ۴۴

(۲) جب استغاثہ برخلاف ایک ممبر میونسپل کمیٹی زیر دفعہ ۱۶۸ تعزیرات ہند عدالت میں دائر کیا جاوے۔ تو مجسٹریٹ بغیر منظوری دفعہ ۱۹۷ ضابطہ اس کی سماعت کریگا۔ ایک ممبر جو اپنی پرائیویٹ حیثیت میں میونسپل کمیٹی سے ٹھیکہ لیتا ہے یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس نے اپنے سرکاری منصب میں جبکہ وہ اس کی ادائیگی کر رہا ہے۔ عمل کیا ہے۔ کاغذات ہائی کورٹ سے واپس مجسٹریٹ کے پاس بھیجے گئے کہ وہ تحقیقات ضابطہ کرے کسی منظوری لوکل گورنمنٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ کرمنل جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۷۰ سنہ ۱۹۳۳ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۰ صفحہ ۱۰۷۔ سنہ ۱۹۳۲ء کرمنل کیسز صفحہ ۶۶۹۔ ۲۸ ناگپور لا رپورٹ صفحہ ۱۵۶۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء ناگپور صفحہ ۱۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء ناگپور صفحہ ۱۳۳۔

(۳) ایک کلرک سرکل بورڈ برمانے بغیر اجازت تحریری کمشنر منشائے دفعہ ۷۷ برما ایکٹ ایک اپنا مکان بورڈ مذکور کو بغرض سرکاری استعمال کرنے کے لئے کرایہ پر دیا تھا جس کے خلاف بموجب ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۲۱ء و ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء حسب دفعہ ۱۶۸ تعزیرات ہند کارروائی کیجاکر مجسٹریٹ درجہ اول نے حکم سزائے قید تا اختتام کورٹ و دس روپیہ جرمانہ و عدم ادائے جرمانہ ایک ہفتہ قید دیا تھا۔ جس کو اپیل پر عدالت سشن سے بری کیا گیا تھا۔ منجانب گورنمنٹ اپیلانٹ اپیل برائے ہائی کورٹ رنگون میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ منشائے دفعہ ۱۶۸ بانضمام دفعہ ۷۷ ایکٹ برما منظوری اپیل حکم سزا سپیشل مجسٹریٹ قائم رکھا گیا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۴۱ صفحہ ۸۴۲ سنہ ۱۹۳۹ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۹ صفحہ ۱۶۷ سنہ ۱۹۳۹ء۔

اصول

اصلی غایت امتناع تجارت سرکاری ملازمان یہ ہے کہ تجارت کرنے میں سرکاری ملازمان کو بہر صورت خود کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور بہ حیثیت سرکاری خدمات وقت سہولیت وہ ملنا محال ہے کہ مقررہ کورٹ ٹائم میں سرکاری ملازم تجارتی کاروبار میں مصروف ہو سکے۔ لیکن تحریص دنیاوی کیوجہ سے سرکاری ملازم کو طبعاً ضرور خبر گیری کاروبار سلسلہ تجارت کی تحریک ہوگی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ سرکاری کام خراب ہوگا۔ اور اس کے معنی غفلت یا بے پرواہی ہو کر سرکاری ملازم خدمات سرکاری سے انفٹ ثابت ہو کر زیر مواخذہ آئیگا اور خدمات سرکاری کی عدم ادائیگی سے پبلک کو نقصان پہنچیگا۔ اور رفتہ رفتہ بہت ونظم گورنمنٹ ابتر ہو جائے گی۔ اس لئے عموماً سرکاری ملازمان کو تجارت سے روکا گیا ہے۔ اور بموجب ریگولیشنز و ایکٹ ہائے تجارت سے سروکار نہ رکھنا واجب قرار دیا گیا ہے تاکہ سرکاری خدمات کی ادائیگی میں نقص یا غفلت سے کار سرکاری خراب نہ ہووے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا سرکاری ملازم ہونا (۲) ملزم کا قانوناً تجارت سے سروکار نہ رکھنا واجب ہونا (۳) ملزم کا تجارت سے سروکار رکھنا۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں بہ حیثیت سرکاری ملازم فلاں عہدہ محکمہ فلاں ہوتے ہوئے جب کہ تمہیں تجارت سے سروکار نہ رکھنا قانوناً واجب تھا۔ تم نے خلاف قانون فلاں تجارت سے سروکار رکھا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۶۸ التعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بذریعہ عدالت مذبور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائی کورٹس

(۱) ایک مقدمہ میں ایک کنسٹبل پولیس نے خلاف منشائے دفعہ ۱۰ قانون پولیس ایکٹ نمبر ۵

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں بحیثیت سرکاری ملازم فلاں عہدہ دار محکمہ فلاں ہوتے ہوئے تم نے ایک بھینس پھاٹک مویشی میں آنے سے اس کو بسلسلہ نیلام مسمی فلاں شخص کے نام سے بولی دلا کر خرید لیا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۶۹ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے قابل ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائی کورٹس

(۱) مسمی شیو بچ نرائن ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ نے ایک بیل جو آوارہ ہو کر پھاٹک متعلقہ میں آگیا تھا خرید کیا تھا جس کو زیر دفعہ ۱۶۹ تعزیرات ہند عدالت سے سزا دی گئی تھی۔ اپیل پر الہ آباد ہائی کورٹ سے قرار دیا گیا کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کیلئے دفعہ ۳۲ میں تجارت سے سروکار نہ رکھنے کے لئے حکم ہے۔ اور ایسے شخص کو بدفعہ ۱۶۸ تعزیرات ہند ذمہ وار بنایا گیا ہے واقعات مقدمہ سے دفعہ ۳۴ ڈسٹرکٹ بورڈ متعلق نہیں ہے۔ اس لئے بمنظوری اپیل ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمینل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۹۲۵ ۱۹۳۸ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۷ صفحہ ۶۲۴ دسمبر ۱۹۳۸ء۔

سرکاری ملازم بننا

دفعہ ۱۷۰۔ جو کوئی شخص سرکاری ملازم کے طور پر کسی خاص عہدے پر منصوب ہونے کا ادعا کرے یہ جانکر کہ وہ اس عہدے پر منصوب نہیں ہے۔ یا جھوٹ موٹھ کوئی ایسا شخص بنے جو اس عہدے پر منصوب ہے۔ اور اس وضع ادعائی کی حالت میں عہدہ مذکور کے اعتبار سے کوئی فعل کرے یا کسی فعل کا اقدام کرے تو شخص مذکور کو دونو قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

سرکاری ملازم جو ناجائز طور پر کوئی مال خریدے یا اُس کے لئے بولی بولے۔

دفعہ ۱۶۹- کوئی شخص جو سرکاری ملازم ہے۔ اور جس پر اس سرکاری ملازمی کی حیثیت سے کسی خاص مال کو خرید نہ کرنا یا اس کے لئے بولی نہ بولنا قانوناً واجب ہے اُس مال کو اپنے نام سے یا کسی دوسرے شخص کے نام سے بالاشتراک خواہ اوروں کے ساتھ بہ تخصیص حصص خریدے یا اُس کیلئے بولی بولے تو شخص مذکور کو قید محض کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی اور مال مذکور اگر خرید کیا ہو تو ضبط کیا جائے گا۔

ابتدائی ضابطہ

جرائم دفعات ۱۶۸، ۱۶۹ ناقابل مداخلت پولیس و ناقابل سمجھوتہ و قابل ضمانت ہیں۔ اور قابل تجویز مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہیں۔ اور ابتداً قابل اجرائے سمن ہیں۔ اور زیر دفعہ ۱۹۷ (ضابطہ فوجداری) منظوری مطلوب ہے۔

شرح

جیسا کہ زیر دفعہ ۱۶۸ سرکاری ملازمان کو تجارت سے سروکار نہ رکھنے کے لئے ہدایت قانونی کی گئی ہے۔ ویسا ہی زیر دفعہ ۱۶۹ اُن سرکاری ملازمان کو جنکا تعلق بہ حیثیت منصبی کسی مال کے نیلام سے ہوتا ہے ممانعت قانونی کی گئی ہے کہ بطور خود یا بطور دیگر مشترکاً یا بینامی طریق سے نہ خریدیں اور نہ بولی دیں۔ اور ضمناً مختلف ایکٹ ہائے متعلقہ میں ایسے قواعد امتناعی وضع کئے گئے ہیں جن میں اہلکاران پولیس یا ملازمان ایکٹ مداخلت بیجا مویشی کسی نیلام تحت ایکٹ ہذا میں علانیہ یا درپردہ کوئی مویشی نہ خریدیں۔ اور نہ اُس کے لئے کوئی بولی دے۔ ورنہ وہ شخص زیر دفعہ ہذا قابل سزا ہوگا۔ مثلاً زید سارجنٹ پولیس یا سب انسپکٹر متعلقہ تھانہ کسی مویشی قابل نیلام پھاٹک کو خریدے۔ یا کسی کی معرفت بولی دیکر خرید کرائے تو بدفعہ ہذا مستوجب سزا ہوگا۔

اجزا قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا سرکاری ملازم ہونا (۲) ملزم کا قانوناً اُس مال کو صراحتاً یا حیلتاً خریدنا۔ یا بولی دینا۔

(۳) قانوناً منع کیا گیا ہونا کہ صریحاً یا حیلتاً نہ خریدے نہ بولی دیوے۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں جھوٹ موٹھ پولیس کنسٹبل (یا پٹواری یا قانون گو وغیرہ) ظاہر کر کے فلاں عمل کیا ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۷۰ التعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ فلاں کی عدالت کے تجویز کے قابل ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائی کورٹس

(۱) ایک شخص ریلوے پلیٹ فارم کے اندر بغیر خرید نے ٹکٹ ٹکٹ کلکٹر ریلوے کو سی۔ آئی۔ ڈی پولس کا افسر کہکر اندر داخل ہوگیا تھا۔ اور تحقیقات سے سرکاری ملازم ہننا ظاہر ہوکر عدالت مجسٹریٹ سے اس کو بدفعہ ۱۷۰ التعزیرات ہند سزا دیگئی تھی۔ چنانچہ حسب ضابطہ درخواست ملزم پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا کہ بحالات واقعات سی آئی۔ ڈی۔ افسر پولس کو بغیر ٹکٹ پلیٹ فارم داخل کئے پلیٹ فارم ریلوے پر جانیکا رسمی عملدرآمد ہے۔ لیکن کوئی خاص اختیارات ملازم سی۔ آئی ڈی پولس کو قانوناً حاصل نہیں ہیں۔ کہ وہ بغیر خرید ٹکٹ پلیٹ فارم کے اندر چلا جاوے۔ مقدمہ حال میں ملزم کی جانب سے اختیار وضع ادعائی سے کوئی فعل وقوع میں نہیں آیا ہے اس لئے منظوری اپیل حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو لکھا گیا کہ جن مقدمات میں قانونی سوال زیر تصفیہ ہو یا واقعات مقدمہ غور طلب ہوں۔ انکو بغیر طلبی اصل مثل کے ایسے اپیلوں کو بطور سرسری ڈسمس نہ کیا جایا کرے۔ اور نہ یہ صحیح طریق ہے کہ مثل ابتدائی مطلوبہ کی طلبی سے انکار کیا جاوے۔ کرمنل لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۹ پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۴۳ صفحہ ۷۸۵ - ۲ پٹنہ لا ویکلی صفحہ ۹۳۹ - ۳ پٹنہ لا جرنل صفحہ ۳۸۹ - ۱۹۱۸ء پٹنہ صفحہ ۴۸۶

(۲) مسمی نور خاں اپنے دو بیل منڈی امین آباد فروخت کر کے معہ ایک پاس مادگاؤ ہمراہ خود اپنے گاؤں واپس آرہا تھا۔ کہ راستہ میں مسمی فیروز جسکے پاس چار بیل موجود تھے ملگیا۔ اور ہر دو متصل کھوئی چک مشین کے پاس بیٹھکر حقہ نوشی کرنے لگ گئے تھے۔ اور دوران حقہ نوشی میں مسمی روشن نے آکر فیروز سے کہا کہ میں سی آئی ڈی میں ہیڈ کنسٹبل پولس تھا میں نے تمکو موضع مدینہ میں دیکھا تھا۔ اور پھر نور خاں کو پرچہ راہداری دکھلانے کیلئے کہا جسکو نور خاں نے اپنی ہیٹی سے نکالکر اسکو پرچہ

ابتدائی ضابطہ

جرم دفعہ ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت و نا قابل راضی نامہ ہے۔ اور ہر ایک مجسٹریٹ تجویز کرسکتا ہے۔

شرح

دفعہ ہذا میں وجود عہدہ و وجود شخص عہدہ دار جس کی وضع بناوٹی اختیار کی گئی ہے۔ ہونا ضروری ہے۔ گو وہ شخص فوت ہو چکا ہو۔ اور اس فریبانہ وضع ادعائی خاص عہدہ کے اظہار میں اس کا کسی فعل کا مرتکب ہونا۔ اس کو زیر دفعہ ہذا مستوجب سزا قرار دیتا ہے۔ اور یہ امر ضروری نہیں ہے کہ وہ شخص سرکاری ملازم ہو۔ بلکہ ہر وہ شخص بھی ذمہ دار مواخذہ قانونی ہوگا۔ جو جھوٹ موٹ سرکاری ملازمت کے کسی خاص عہدے پر منصوب ہونے کا ادعا کرکے کسی فعل کا ارتکاب کرے۔ اور اگر وہ شخص کوئی لباس یا نشان کسی طبقہ ملازمان اس لئے استعمال کرے کہ وہ اس خاص طبقہ ملازمان کی جماعت میں سمجھا جاوے۔ یا سمجھا جانا محتمل ہو۔ تو ایسی صورت میں وہ شخص بدفعہ ۱۷۱ التعزیرات ہند قابل سزا ہوگا۔ جبکہ بدفعہ ۱۴۰ التعزیرات ہند کسی شخص کا ملکہ معظمہ کی افواج بحری یا بری یا جہازی یا ہوائی کا سپاہی باور کرانے کے لئے کوئی لباس یا نشان مستعمل کرے۔ کہ وہ ویسا سپاہی سمجھا جاوے۔ قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ مثلاً کسی شخص کا پٹواری یا قانونگو یا کوئی اور عہدہ دار ملازم بنکر کوئی فعل کرنا بدفعہ ۱۷۰ التعزیرات ہند اور کسی کنسٹبل پولیس کا سب انسپکٹر پولیس کی وردی پہنکر اپنے آپ کو سب انسپکٹر ظاہر کرنا بدفعہ ۱۷۱۔ اور کسی شخص کا فوج بحری یا بری یا جہازی یا ہوائی کا کوئی لباس یا نشان مستعمل کرکے ویسا باور کرانا بدفعہ ۱۴۰ التعزیرات ہند مستوجب سزا ہوگا۔ اور اگر اس مصنوعی اختیار کردہ ملازمت یا خاص طبقہ کی حیثیت سے کسی مستزاد جرم کا مرتکب ہو۔ تو وہ ملزم ہر دو جرائم کیا مستوجب سزا ہوگا۔

اجزا قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا جھوٹ موٹھ وضع ادعائی سے سرکاری ملازم بننا (۲) ملزم کا دانستہ سرکاری ملازم بننا۔ (۳) ملزم کا اختیار کردہ سرکاری منصب ملازمت میں اس حیثیت سے کسی فعل کا ارتکاب یا اقدام کرنا۔

راہداری دکھلایا۔ اور پرچہ میں دس روپیہ کا نوٹ و ساڑھے روپیہ نقد دیکھکر روشن نے اُس سے دو روپے لے لیئے۔ اور کہا کہ تمہارے پرچہ راہداری پر چوکیدار دیہہ کی مہر نہیں ہے۔ تم معہ گاڑے کے تھانہ میں جاکر مہر لگواؤ۔ اور خود تانگہ میں بیٹھ کر لالہ موسے چلا گیا۔ اور نور خاں نے بھی ایک تانگہ کرایہ پر لیکر ملزم کے عقب لالہ موسے روانہ ہو گیا۔ اور لالہ موسے پہنچکر تانگہ جسمیں روشن ملزم سوار ہو کر گیا تھا۔ اُس سے ملزم کا پتہ معلوم کیا۔ مگر تانگہ والے نے اُس کو کچھ نہ بتلایا۔ کہ ملزم کو اس نے کہاں چھوڑا تھا۔ بالآخر نور خاں نے تمام حال ایک کنسٹبل پولیس کو سُنا کر استمداد کی تھی۔ اور تھانہ متعلقہ لالہ موسے میں جاکر رپورٹ تحریر کرا کر تفتیش میں مسمی روشن ملزم ایک طوائف کے گھر معلوم ہو کر گرفتار کیا گیا۔ اور مقامی پولیس سے بعد تکمیل تفتیش زیر دفعات ۱۷۰ و ۳۷۹ بشمول دفعہ ۷۵ تعزیرات ہند چالان کیا گیا۔ اور مسمی فیروز خاں کو بطور گواہ استغاثہ درج چالان کیا گیا۔ اور چونکہ فیروز خاں کی رہائش کا صحیح پتہ معلوم نہ ہوا۔ اِس لیئے اسکو متروک کر دیا گیا تھا۔ اور محض شہادت نور خاں تھی۔ جس کو نہایت ہوشیاری و احتیاط سے قلمبند کیا گیا تھا اور کوئی وجہ مخاصمت یا دیگر وجہ عدم تسلیم موجود نہ تھی۔ اور ملزم اُس پر کوئی جرح نہیں کر سکا تھا۔ چنانچہ عدالت سشن سے ملزم کو بدفعہ ۱۷۰ تعزیرات ہند دو سال قید سخت و زیر دفعہ ۳۷۹ بشمول دفعہ ۷۵ تعزیرات ہند پانچ سال قید سخت کا حکم دیا گیا تھا۔ اور حکم سزا (Concurrently) بھگتانے کا دیا گیا تھا۔ اور زیر دفعہ ۵۰۰ ضابطہ فوجداری بعد بھگتنے قید حکم سزا دیا گیا تھا۔ چنانچہ بحالات واقعات مقدمہ لاہور ہائی کورٹ سے بحوالہ رولنگز ۲۷ الہ آباد صفحہ ۲۹۲ و الہ آباد لا جرنل صفحہ ۶۰۴ ۔ و الہ آباد ویکلی نوٹ سنہ ۱۹۰۴ء صفحہ ۲۳۲ ۔ و انڈین کیسز جلد ۱۵۹ ۔ صفحہ ۲۴۷ قرار دیا گیا۔ کہ اسمیں شک نہیں ہے۔ کہ ملزم کی گرفتاری پر اُس کے قبضہ سے نوٹ و روپیہ مستغیث کا برآمد ہوا ہے۔ اور بغرض انصاف رسانی بجرم دفعہ ۱۷۱ تعزیرات ہند بہ تخفیف حکم سزا ایک سال قید سخت اور بجرم دفعہ ۳۷۹ بشمول دفعہ ۷۵ تعزیرات ہند بہ تخفیف قید تین سال دو سال قید سخت رہے گا۔ اور حکم سزا ساتھ ساتھ (Concurrently) بھگتے گا۔ اور بمنشائے دفعہ ۵۶۵ ضابطہ فوجداری حکم عدالت ماتحت قائم رہیگا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۴۰ صفحہ ۱۸ لاہور سنہ ۱۹۳۶ء ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۹ صفحہ ۳۵۳ سنہ ۱۹۳۶ء۔

اور گو نا قابل مداخلت پولیس ہیں۔ مگر مصلحت آسائش عامہ کے لحاظ سے پولیس افسران کیلئے واقفیت ضروری ہے۔

اُمیدوار اور حق انتخاب کی تعریف **دفعہ ۱۷۱ (الف)** اس باب کی اغراض کے لئے (الف) اُمیدوار سے وہ شخص مراد ہے جو کسی انتخاب کے موقعہ پر بہ حیثیت ایک اُمیدوار کے نامزد کیا گیا ہو۔ اور اس میں وہ شخص بھی داخل ہے جو اس وقت جب کہ کسی انتخاب کے منعقد کرنے کا ارادہ کیا جا رہا ہو۔ اپنے آپ کو بہ حیثیت اُمیدوار آئندہ نسبت انتخاب مذکور کے پیش کرے۔ بشرطیکہ وہ بعد کو انتخاب مذکور کے وقت بحیثیت ایک اُمیدوار کے نامزد کیا جائے۔

(ب) "حق انتخاب" سے وہ حق مراد ہے۔ جو کسی شخص کو کسی انتخاب کے وقت بحیثیت ایک اُمیدوار کے کھڑے ہونے یا نہ کھڑے ہونے کا یا اُمیدواری سے دست بردار ہونے کا یا ووٹ دینے کا یا ووٹ دینے سے احتراز کرنے کا حاصل ہے۔

شرح بدفعہ ہذا الفاظ اُمیدوار اور حق انتخاب کی تعریف قانونی کی گئی ہے۔ اور یہ تعریف بہ منشائے دفعہ ۷۷۔ ایکٹ ۱۹۳۵ء کی گئی ہے۔ بشرطیکہ سیاق عبارت سے متضاد نہ ہو۔ اور اس سے وہ شخص مراد ہے۔ جو کسی مستند جماعت کے ممبران کے انتخاب کے موقعہ پر بہ حیثیت ایک اُمیدوار جماعت مذکور کے نامزد کیا گیا ہو۔ یا اُس نے اپنے آپ کو اس میں منتخب ہونے کے لئے نامزد کر کے پیش کیا ہو۔

اور الفاظ حق انتخاب سے وہ حق مراد ہے جس کو بحیثیت ایک اُمیدوار اس انتخاب میں پیش ہونے یا نہ ہونے یا اُمیدواری سے دست بردار ہونے یا ووٹ دینے یا اس سے احتراز کرنے کا حق حاصل ہووے۔

ملازمین کی ذیل کا ملازم سمجھا جاوے ۔ باوجودیکہ وہ ملازم ذیل مذکور میں نہ ہو۔ یا وہ ملازم ہی نہ ہو۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں شخص مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں ۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں بہ حیثیت کنسٹبل پولیس ہوتے ہوئے سب انسپکٹری وردی پہنکر فلاں مقام پر جاکر مقدمہ سرقہ کی تفتیش کی ہے۔ اور جملہ اشخاص دیہات متعلقین کو سب انسپکٹر ہونا باور کرایا ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۷۱ تعزیرات ہند ہوئے ہو جو قابل تجویز مجھ مجسٹریٹ درجہ دوئم کے ہے اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت سطور عمل میں آوے۔

رولنگ آف ہائیکورٹس

ایک شخص نے بجائے ایک آنہ کا ٹکٹ پلیڈر فارم خریدنے کے انہوں نے اپنے آپ کو خفیہ پولیس افسر ظاہر کیا تھا۔ جس پر مجسٹریٹ درجہ اول نے زیر دفعہ ۱۷۰ تعزیرات ہند تین ماہ قید سخت اور پچاس روپے جرمانہ کی سزا دی تھی۔ پٹنہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ بحیثیت منصب ادعائی کے کوئی فعل حسب منشی دفعہ ۱۷۰ تعزیرات ہند نہیں کیا گیا ہے۔ اسلئے بمنسوخی حکم ملزم بری کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۹ پٹنہ ۔ انڈین کیسز جلد ۴۳ صفحہ ۸۰۵ ۔ ۳ پٹنہ لاجرنل صفحہ ۳۸۹ ۔

(۲) ایک شخص نے پولیس کا کنسٹیبل ہونا ظاہر کرکے پرچہ راہداری دیہاتی لوگوں پر ظاہر کرکے استدادِ عمل کیا تھا جس کو ہائیکورٹ لاہور سے بجرم دفعہ ۱۷۰ تعزیرات ہند مجرم قرار دیا گیا تھا۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۹ صفحہ ۳۵۲ سنہ ۱۹۳۵ء کرمینل کیسز صفحہ ۸۷ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء لاہور صفحہ ۹۲ ۔

باب ۹ نہم (الف)

ان جرموں کے بیان میں جو انتخاب سے متعلق ہیں

ابتدائی ضابطہ قابل مداخلت پولیس، و قابل ضمانت و قابل اجرائے سمن ہے اور ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح بدفعہ ہذا جو کوئی شخص اپنے یا کسی اور شخص کے حق انتخاب کے لئے کسی شخص از حق السعی کے طور پر کوئی کسی قسم کا مابہ الاحتظاظ بوجہ تحریک دے یا دینے پر راضی ہو۔ یا پیشکش یا اس کا اقدام کرے۔ اور یا وہ شخص مخاطب اس مابہ الاحتظاظ کو قبول کرے یا لینے پر راضی ہو جاوے۔ یا حاصل کرنے کا اقدام کرے۔ تو وہ شخص مبین دعوان رشوت ستانی کے مرتکب کہلائینگے۔ اور بدفعہ ہذا مستوجب سزا ہوں گے۔ اور یہ قرارداد دیت لیت حصول یا انتخاب سے قبل ہونی ضروری ہے۔ ورنہ بعد از حصول مدعا کسی شخص کو بطور اظہار منت علیحدہ یا کسی کی امداد وغیرہ کرنا جرم ہذا نہ ہوگا۔ اور جرم ہذا کیلئے محض زر نقد کی داد و ستد تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ حسب معنی دفعہ ہذا کسی فعل یا ترک فعل کا کرنا جو حصول مابہ الاحتظاظ کی حد تک پہنچے۔ جرم ہوگا۔ جس کی سزا بدفعہ ۱۷۱ (ہ) تعزیرات ہند مقرر کی گئی ہے۔ زیر دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند حسب معنی الفاظ مندرجہ سرکاری ملازمان باعتبار دفعہ ہذا جرم قرار دیا گیا ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس کسی جائز فعل کا دانستہ ترک کرنا محض بالارادہ ایسا ترک فعل جرم ہوگا۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۴ صفحہ ۳۴۱-
سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۴۷۔ ۳۴ پنجاب لاء رپورٹ صفحہ ۱۲۱۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ ۶۰۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ ۵۱۵۔

دفعہ ۱۷۱ (ج) انتخابات کے وقت ناجائز دباؤ ڈالنا

کوئی شخص جو بالارادہ کسی حق انتخاب کے آزادانہ استعمال میں مزاحم ہو۔ یا مزاحمت کرنیکا اقدام کرے۔ وہ شخص انتخاب کے وقت ناجائز دباؤ ڈالنے کے جرم کا مرتکب ہوگا

(۲) بغیر کمی عمومیت احکام ضمن (۱) کے کوئی شخص جو

(الف) کسی امیدوار یا ووٹ دینے والے کو یا کسی ایسے شخص کو جس سے کسی امیدوار یا ووٹ دینے والے کا تعلق ہو۔ کسی قسم کا ضرر پہنچانیکی دھمکی دے یا

رشوت ستانی — **دفعہ ۱۷۱ (ب)** جو کوئی شخص (۱) کسی شخص کو کچھ مابہ الاحتظاظ اس بات کی تحریک کرنے کی غرض سے دے۔ کہ شخص مذکور یا کوئی اور شخص کوئی حق انتخاب عمل میں لائے یا اس غرض سے دے کہ کسی شخص کو کوئی ایسا حق عمل میں لا چکنے کی وجہ سے حق السعی دیا جائے۔ یا

(۲) اپنے واسطے خواہ کسی اور شخص کے واسطے کوئی مابہ الاحتظاظ بطور حق السعی کے کسی ایسے حق کو عمل میں لانے کے لئے یا کسی اور شخص کو اس بات کی تحریک دینے کے لئے یا تحریک کرنے کا اقدام کرنے کے لئے کہ وہ شخص کسی ایسے حق کو عمل میں لائے قبول کرے وہ جرم رشوت ستانی کا مرتکب ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے۔ کہ پبلک پالیسی کا اعلان یا پبلک کارروائی کا وعدہ دفعہ ہذا کی رو سے کوئی جرم نہیں ہوگا۔

(۳) کوئی شخص مابہ الاحتظاظ دینے کو کہے یا دینے پر راضی ہو۔ یا اس کے بہم پہنچانے کو کہے یا اس کا اقدام کرے۔ اس کی نسبت سمجھا جائے گا۔ کہ اس نے کچھ مابہ الاحتظاظ دیا۔

(۴) کوئی شخص جو کوئی مابہ الاحتظاظ حاصل کرنے یا قبول کرنے پر راضی ہو۔ یا حاصل کرنے کا اقدام کرے۔ اس کی نسبت سمجھا جائیگا۔ کہ اس نے مابہ الاحتظاظ قبول کیا اور کوئی شخص بطور وجہ تحریک کے اس کام کے کرنے کے لئے جس کو وہ کرنا نہیں چاہتا ہے۔ یا بطور حق السعی کے اس کام کے کرنے کے لئے جس کو اس نے کیا ہے۔ کوئی مابہ الاحتظاظ قبول کرے۔ اس کی نسبت سمجھا جائے گا۔ کہ اس نے مابہ الاحتظاظ مذکور بطور حق السعی کے قبول کیا ہے۔

انتخابات کے وقت تلبیس دفعہ ۱۷۱ (د) کوئی شخص جو کسی انتخاب کے وقت کسی اور شخص کے نام سے جو خواہ زندہ ہو یا مردہ۔ یا کسی فرضی نام سے ووٹ کے کاغذ کے لئے درخواست دے یا ووٹ دے۔ یا وہ شخص جو انتخاب مذکور کے وقت ایک مرتبہ ووٹ دینے کے بعد انتخاب کے وقت خود اپنے نام سے ووٹ کے کاغذ کے لئے درخواست دے۔ اور کوئی شخص جو ایسے شخص کی کسی ایسے طریقہ سے ووٹ دینے میں اعانت کرے۔ یا اُس کا ووٹ بہم پہنچائے۔ یا اُس کے بہم پہونچانے کا اقدام کرے۔ وہ شخص انتخاب کے وقت تلبیس کے جرم کا مرتکب ہوگا۔

شرح دفعہ ہذا انتخابات کے وقت تلبیس کرنے کی تعریف کی گئی ہے۔ کہ جو شخص انتخاب کے وقت کسی اور شخص زندہ یا مردہ یا فرضی نام سے ووٹ دے۔ یا حسب معنی دفعہ ہذا مذکورہ درخواست دے۔ یا ایک مرتبہ ووٹ دینے کے بعد بروقت انتخاب خود اپنے نام سے ووٹ کے کاغذ کے لئے مکرر درخواست کرے یا اُس میں کوئی دوسرا شخص اعانت کرے یا ووٹ بہم پہنچائے۔ یا اُس کا اقدام کرے۔ تو وہ ہر ایک شخص با لفاظ قانونی دفعہ ہذا انتخاب کے وقت تلبیس کے جرم کا مرتکب کہلائیگا۔ اور زیر دفعہ ۱۷۱ (ز) تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوگا"

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک شخص نے اظہار رائے کے لئے رجسٹر رائے دینے والوں میں اپنی سکونت دو اضلاع کی تحریر کرادی تھی۔ اور اس کا غلطی سے ہر دو ضلع کی حیثیت سے اظہار رائے کیا جانے پر جرم دفعہ ۱۷۱ ضمن د عاید کیا جاکر حکم سزا دیا گیا تھا۔ مدراس ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ بیوقوفانہ غلطی سے دو اضلاع میں نام تحریر کرایا جانا ثابت ہوا ہے۔ اس لئے دوسرا شخص بنکر ارادتاً عمل کیا جانا مثل سے ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے حکم سزا منسوخ کیا جاکر حکم دیا گیا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ خود یا کسی دیگر مجسٹریٹ کے معرفت مکرر تحقیقات کی جاوے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۴۲۹ مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۶۸ صفحہ ۷۶۳۔

(ب) کسی اُمیدوار یا ووٹ دینے والے کو اس بات کے یقین کرنے کی تحریک کرے یا تحریک کرنے کا اقدام کرے۔ کہ وہ یا کوئی ایسا شخص جس سے اس کا تعلق ہے۔ خدا تعالےٰ کی ناخوشنودی کا یا روحانی ملامت کا مورد ہو جائیگا یا بنا دیا جائیگا۔ اس کی نسبت سمجھا جائیگا۔ کہ اس نے ضمن (۱) کے منشاء کے مطابق ایسے اُمیدوار یا ووٹ دینے والے کے حق انتخاب کے آزادانہ استعمال میں مزاحمت کی ہے"

(۳) پبلک پالیسی کا اعلان یا پبلک کارروائی کا وعدہ یا قانونی حق کا محض استعمال بغیر اس نیت کے حق کے کہ کسی حق انتخاب کے آزادانہ استعمال میں مزاحمت کرے۔ دفعہ ہذا کی منشاء کے مطابق مزاحمت نہیں سمجھا جائیگا۔

شرح بدفعہ ہذا بوقت انتخاب ناجائز دباؤ ڈالنے کی تعریف کی گئی ہے۔ کہ کسی شخص کا آزادانہ حق انتخاب کے آزادانہ استعمال میں مزاحم ہونا یا مزاحمت کا اقدام کرنا یا کسی اُمیدوار یا ووٹ دینے والے یا اُس کے تعلق دار کو ضرر پہنچانے کی دھمکی دینا یا اس امر کے یقین کرنے کی تحریک یا اُس کا اقدام کرنا۔ کہ وہ رب العالمین کی ناخوشی یا روحانی ملامت کا مورد ہو جائے گا یا بنا دیا جائیگا۔ تو وہ شخص حسب معنی تعریف ہذا حق انتخاب میں مزاحمت کرنے کا مرتکب متصور ہوگا لیکن بغیر نیت حق انتخاب میں مزاحمت کرنے کے پبلک پالیسی کا اعلان یا پبلک کارروائی کا وعدہ محض قانونی حق کا استعمال حسب معنی دفعہ ہذا مزاحمت کرنا نہ سمجھا جائیگا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس کسی شخص کا لوگوں میں یہ نصیحت کرنا کہ وہ جھوٹی ووٹ انتخاب کے وقت نہ دیں اور اس میں ساعی ہونا کوئی جرم باب ہذا نہیں ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۴۵۹۔ انڈین کیسز جلد ۸۴ صفحہ ۱۱۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۲۲۶۔ ۲۲ ۔ آل لا جرنل صفحہ ۱۱۰۲۔ الہ آباد رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۲۰۔

(۲) کسی شخص کا بحصول ووٹ کسی کے گھر آ کر رہائش کرنا کہ وہ اُس کے حق میں ووٹ دیوے۔ کوئی جرم نہیں ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۷۸۴۔ انڈین کیسز جلد ۹۳ صفحہ ۶۹۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۲۹۷۔ ۷ لاہور صفحہ ۲۱۸۔ ۲۷ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۹۰۔

عمل میں لانے پر محض جرمانہ کی سزا مقرر کی گئی ہے۔ گویا بمقابلہ حصّہ اوّل کے بحصّہ دوئم نصف سزا قرار دی گئی ہے۔ اور یہ خاطر مدارات بغرض ووٹ دینے کے بروقت انتخاب ادا کی گئی ہوں جو واقعات و حالات سے متاخذ ہوگا۔ اور حسب معنی تعریف دفعہ ۱۷۱ (ب) رشوت دینے اور لینے والا ہر دو بدفعہ ہذا مستوجب سزا ہوں گے۔"

اجزاء قانونی ثبوت طلب رشوت دہندہ

ملزم کا مابہ الاحتظاظ دینا یا پیش کرنا یا دینے یا پیش کرنے پر راضی ہونا یا اس کا اقدام کرنا (۲) ملزم کا اپنے یا کسی شخص حق انتخاب کے لئے وجہ تحریک یا حق السعی کے طور پر ووٹ دینے یا اس سے باز رہنے کی غرض سے عامل ہونا۔

اجزاء قانونی ثبوت رشوت گیرندہ

(۱) ملزم کا مابہ الاحتظاظ حاصل کرنا یا قبولیت پر راضی ہونا یا حصول اقدام کرنا (۲) ملزم کا بطور حق السعی اس کام کے کرنے کے لئے جس کو وہ کرنا نہیں چاہتا کرنے کے لئے اظہار قبولیت کر کے ووٹ دینے یا اس سے یا دوسرے شخص کو باز رکھنے یا اس کی تحریک یا اقدام حسب معنی دفعہ ۱۷۱ (ب) کرنے کے لئے مابہ الاحتظاظ حاصل کرنا۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اوّل تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمی فلاں شخص سے مبلغ یکصد روپیہ حق انتخاب میں ووٹ دینے اور مسمیان فلاں فلاں سے ووٹ بحق فلاں شخص دلانے کے لئے بطور حق السعی مابہ الاحتظاظ حاصل کیا (یا فلاں شخص کو دیا ہے۔ یا لینے یا دینے پر راضی ہوئے ہو۔ یا اس کا اقدام کیا ہے جیساکہ صورت حسب معنی دفعہ ۱۷۱ (ب) ہو درج کی جاوے۔) جس سے تم جرم دفعہ ۱۷۱ (ہ) تعزیرات ہند ضمن (۱) یا ضمن ۲۔ کی صورت واقعہ کا درجرم میں اظہار کر کے اندراج کیا جاکر جواب لیا جاوے۔) کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اوّل کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

انتخاب کیوقت ناجائز دباؤ ڈالنے یا تلبیس کیلئے سزا

دفعہ ۱۷۱ (و):۔ کوئی شخص جو کسی انتخاب کو وقت ناجائز دباؤ ڈالنے یا

۲۱ جلالاں پور جٹاں میونسپل کمیٹی کا انتخاب ۵ اگست ۱۹۲۶ء کو مقرر تھا - ور محمد دین پسر فقیر محمد کو رائے دینے کے لئے مقرر کیا گیا تھا - ایک شخص مسمی محمد دین نامی جس کے باپ کا نام عبد اللہ تھا - اس نے خفیہ رائے کے اظہار کا کاغذ افسر متعلقہ سے طلب کیا - اور اپنے باپ کا نام فقیر محمد ظاہر کیا - جس پر معلوم ہوا - کہ یہ جھوٹ کہتا ہے جس پر جرم دفعہ ۱۷۱ - د عاید کیا گیا کر مجسٹریٹ کے روبرو مقدمہ قائم کیا گیا جس کی نگرانی لاہور ہائیکورٹ میں منجانب ملزم پیش ہو کر نامنظور کی گئی اور کارروائی فوجداری حسب ضابطہ جاری رکھی گئی - کرمنیل لا جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۲۵۴ لاہور - انڈین کیسز جلد ۱۰۷ صفحہ ۸۸۳ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۵۲ ۲ ۱

رشوت ستانی کیلئے سزا **دفعہ ۱۷۱ (ہ)**:- کوئی شخص جو رشوت ستانی کے جرم کا ارتکاب کرے - تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے - یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیںگی - مگر شرط یہ ہے - کہ جو رشوت ستانی جو بذریعہ خاطر مدارات کے عمل میں آئے گی - اس کے لئے صرف جرمانہ کی سزا دی جائے گی -

تشریح - خاطر مدارات سے اس قسم کی رشوت ستانی مراد ہے جس میں مابہ الاحتظاظ کھانے یا پینے کی چیزوں یا دعوت یا اشیائے خوردنی پر مشتمل ہو -

ابتدائی ضابطہ جرم دفعہ ہذا ناقابل مداخلت پولیس و ناقابل ضمانت و قابل راضی نامہ نہیں ہے اور قابل تجویز مجسٹریٹ پریذیڈنسی و مجسٹریٹ درجہ اول، اور بغیر ماقبل منظوری گورنمنٹ مبینہ دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری عدالت سماعت جرم ہذا نہ کرے گی -

شرح بدفعہ ہذا رشوت ستانی جس کی تعریف زیر دفعہ ۱۷۱ (ب) کی گئی ہے سزا مقرر کی گئی ہے - اور اس جرم کی سزا دو حصص پر منقسم کی گئی ہے، اول حصہ صورت جرم رشوت ستانی قابل مواخذہ خاص ہے - اور دوسری صورت میں مابہ الاحتظاظ خاطر مدارات اشیا خوردنی بطور دعوت وغیرہ خلاف قانونی طریق سے

کی دھمکی دی ہے۔ یا فلاں فرضی نام سے تم نے مکرر ووٹ دینے کے درخواست دی ہے (یا جو صورت واقعہ بموجب دفعہ ۱۷۱ (و) ثابت ہو درج کی جاوے۔) جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۷۱ (و) تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ انتخاب میونسپل کے وقت ایک شخص مسمی مول چند پرمانند نے ووٹ کے کاغذ کے لئے درخواست دی تھی جس کا نام فرسٹ ووٹنگ میں درج نہ تھا۔ بلکہ اس لسٹ میں اور دوسرے شخص مول چند پرمانند کا نام تھا جس کو حسب تعریف دفعہ ۱۷۱ (د) زیر دفعہ ۱۷۱ (و) تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ جس کی درخواست قاعدہ سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں پیش ہوکر بدوران بحث مباحثہ یہ امر ثابت ہوا۔ کہ اس ملزم نے سنہ ۱۹۲۵ء میں ووٹ دیکر یہ سمجھ لیا تھا کہ سنہ ۱۹۲۷ء میں بھی یہ ووٹ دینے کا مستحق تھا۔ اور افسر میونسپلٹی کے روبرو نہایت سچائی سے مول چند پرمانند نے بمعقولیت سوالات مستفسرہ کے جوابات دئے ہیں۔ ان سے وہ اس نتیجہ پر پہونچا ہے۔ کہ یہ وہ مول چند پرمانند نہیں ہے۔ کہ جس کا نام فہرست ووٹنگ میں ہونا کہا گیا ہے۔ اور استغاثہ اس امر کے ثابت کرنے سے قاصر رہا ہے۔ کہ ملزم کو یہ علم تھا کہ ووٹ دینے کا یہ مستحق نہ تھا۔ اور کہ دوسرے شخص نامی مول چند پرمانند کا نام لسٹ ووٹنگ میں درج تھا۔ اس لئے ملزم برأت کے لائق ہے۔ چنانچہ بحوالہ رولنگز کریمنل لا جرنل جلد ۱۳ صفحہ ۳۲۹ و انڈین کیسز جلد ۱۲۱ صفحہ ۷۶۳ حکم سزا منسوخ کیا جاکر ملزم کو بری کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۷۰۳ سنہ ۱۹۳۷ء سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۷۰۳۔

دروغ بیانی بہ تعلق کسی انتخاب کے

دفعہ ۱۷۱ (ز) کوئی شخص جو اس نیت سے کہ کسی انتخاب کے نتیجہ پر کوئی اثر پڑے۔ بہ تعلق ذاتی چال چلن یا بطور طریقہ کسی امیدوار کے کوئی ایسا بیان بمراد بیان واقعہ ہونے اس کے بیان کرے یا شائع کرے۔ جو جھوٹا ہو۔ اور جس کو وہ جانتا ہو۔ یا یقین کرتا ہو۔ کہ جھوٹا ہے

تلبیس کے جرم کا ارتکاب کرے۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائے گی ؛؛

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتدائً سمن جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔ اور قبل از سماعت عدالت حسب دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری منظوری ضروری ہے۔

شرح بذفعہ ہذا انتخاب کے وقت ناجائز دباؤ ڈالنے یا انتخاب کے وقت تلبیس کرنے کی سزا مقرر کی گئی ہے۔ ان ہر دو صورتہائے انتخاب کے وقت ناجائز دباؤ ڈالنے کی تعریف قانونی بذفعہ ۱۷۱ (ج) اور انتخاب کے وقت تلبیس کرنے کی تعریف زیر دفعہ ۱۷۱ (د) تعزیرات ہند کی گئی ہے۔ چنانچہ جو شخص حسب معنی الفاظ تعریفات عمل کرے گا۔ وہ بذفعہ ہذا مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب متعلق ناجائز دباؤ ڈالنے کے

(۱) ملزم کا آزادانہ حق انتخاب میں حسب معنی دفعہ ۱۷۱ (ج) مزاحم ہونا یا مزاحمت کا اقدام کرنا (۲) ملزم کا فعل بمزاحمت دفعہ ۱۷۱ (ج) بالارادہ کرنا ؛؛

اجزاء قانونی ثبوت طلب متعلق انتخاب کیوقت تلبیس کرنا

(۱) پبلک کے لئے وجود انتخاب حسب معنی تشریح ۳ دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند کا ہونا (۲) ملزم کا ووٹ کے کاغذ کے لئے خود یا فرضی نام سے یا جب کہ وہ پہلے درخواست دے چکا ہو۔ مکرر درخواست یا ووٹ دینا یا اُس کا اقدام یا کسی طریق سے اُس میں اعانت کرنا ؛؛

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں پبلک آزادانہ حق انتخاب میں فلاں شخص ووٹ دینے والے کو (یا جو صورت حسب معنی الفاظ دفعہ ۱۷۱ (ج) ہو درج کی جاوے) ضرر پہنچانے

آدے ۱۱۵ نوٹ: فردجرم کے نیچے تصدیق کریگا۔ کہ یہ دو جرم ملزم / ملزمان کو پڑھکر سُنا اور سمجھا دیا گیا ہے۔ بدستخط مجسٹریٹ

رولنگز آف ہائیکورٹس

تلک بورڈ کے انتخاب پر ملزم نے ایک امیدوار انتخاب کی اور اُس کے باپ کی نسبت چند معیوب الزامات کی بابت بذریعہ دستاویز تشہیر کی تھی۔ جب کہ عدالت سے بدفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ ملزم کی درخواست مدراس ہائیکورٹ میں پیش ہوکر دفعہ ۱۷۱ (ز) پر استدلال کرتے ہوئے کمی سزا کے متعلق بحث کی تھی۔ جس پر قرار دیا گیا کہ اگر دستاویز میں بیانات مسطورہ بیانات واقعات درج کئے گئے تھے۔ لیکن عام طور پر حسب معنی دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند وہ اتہامات تھے۔ ان کو بیانات مطلوبہ تحت دفعہ ۱۷۱ (ز) تعزیرات ہند نہیں کہا جا سکتا ہے۔ اس لئے منظوری تحت دفعہ ۱۹۶ ضابطہ مطلوب نہیں ہے چنانچہ حکم سزا دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند قائم رکھا گیا۔ اور درخواست ملزم نامنظور کی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۵۶۶ سنہ ۱۹۳۲ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۸ صفحہ ۶۰۴۔ ۵ مدراس کریمنل کیسز صفحہ ۲۱۷۔ ۶۳ مدراس لاجرنل صفحہ ۵۶۶ سنہ ۱۹۳۲ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۱۰۹۶۔ ۵۵ مدراس صفحہ ۱۹۷ سنہ ۱۹۳۲ء کریمنل کیسز صفحہ ۵۱۵۔ ۳۵ مدراس ویکلی صفحہ ۷۵۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء مدراس صفحہ ۵۱۱۔

(۲) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۱۷۱ (ز) تعزیرات ہند میں ملزم کو عدالت سے سزا دی گئی تھی۔ نگرانی پر مدراس ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ جرم دفعہ ۱۷۱ (ز) تعزیرات ہند کی سماعت سے پیشتر حسب دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری منظوری گورنمنٹ ضروری ہے۔ اور جرم دفعہ مذکور کے لئے بروقت انتخاب کسی اُمیدوار کے چلن یا خصائل کے متعلق جھوٹا بیان کرنا یا شائع کرنا جرم قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ لیکن یہ بیان ازالہ حیثیت عرفی کسی ایسے شخص کے متعلق کرنا جو انتخاب کے وقت اُمیدوار نہ ہو۔ اس پر حاوی نہیں ہے۔ اور بیان متعلق بدچلنی کسی شخص کے حسب معنی دفعہ ۱۷۱ (ز) تعزیرات ہند بیان متعلق واقعات مطلوبہ نہیں ہے۔ اور جب کہ بیانات ضروری متعلق فریب زر نقد محکمہ فنڈ کے ہوں۔ اور فہرست ووٹ دینے والوں میں ایسے اشخاص کے نام درج کئے ہوں جنہوں نے تین سال ماقبل میں کبھی ووٹ نہیں دئے ہوں۔ تو صورت بیان ماقبل میں حسب معنی دفعہ ۱۷۱ (ز) تعزیرات ہند بیان متعلق واقعات مطلوبہ ہوگا۔ اور بیان حصہ آخیر ایک عام اتہام بدچلنی کے متعلق ہے۔ اس لئے حسب معنی دفعہ ۱۷۱ (ز) تعزیرات ہند داخل نہیں ہے۔

یا جس کے سچ ہونے کا اس کو یقین نہ ہو۔ تو اس شخص کو جرمانہ کی سزا دی جاویگی ''

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا نا قابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتدائً سمن جاری ہوگا اور قابل ضمانت۔ اور نا قابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔ اور بغیر یا قبل منظوری گورنمنٹ زیر دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری کوئی عدالت جرم ہذا کی سماعت نہ کرے گی ''

شرح بدفعہ ہذا جو کوئی شخص نتیجہ انتخاب پر اثر ڈالنے اور اپنے خواہش کے مطابق مفید بر آمد کرانے کے لئے کسی اُمیدوار کے ذاتی چال چلن یا خصائل کے متعلق کوئی ایسا بیان کرے یا شائع کرے۔ جس کو وہ جھوٹا جانتا یا جھوٹا یقین کرتا یا اس کو سچا یقین نہ کرتا ہو۔ تو وہ شخص بمنشائے دفعہ ہذا مستوجب سزا ہوگا۔

اصول اور غایت وضع دفعہ ہذا یہ ہے۔ کہ جھوٹے واقعات کسی اُمیدوار کے خصائل یا چلن کے متعلق بیان نہ کئے جاویں۔ اور نہ مشتہر کئے جاویں۔ اور اس سے محض اظہار رائے ہی نہیں ہے۔ بلکہ جھوٹے واقعات کے اظہار سے جن سے نتیجہ انتخاب پر اثر پڑے وسعت دی گئی ہے۔ اور بطور دیگر کسی شخص کو متہم کرنا یا اس کے خصائل یا چلن پر حملہ کرنا زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) وجود انتخاب (۲) ملزم کا غلط واقعات کی بنا پر کوئی بیان کرنا یا اس کا مشتہر کرنا (۳) ملزم کا بیان مشتہر کرنا متعلق خصائل یا چلن کسی اُمیدوار انتخاب کے ہونا۔ (۴) اور وہ جھوٹا بیان بارادہ اختلال آزادانہ انتخاب کے طریق کے کیا گیا ہونا۔

فرد قرار داد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں انتخاب پبلک پر بذریعہ اشتہار مسمی فلاں شخص اُمیدوار کے چلن کے متعلق بالفاظ فلاں جھوٹے واقعات کے اظہار سے انتخاب کے نتیجہ کو متاثر کرنے کے لئے خلاف قانون بالارادہ جھوٹھ یقین کرتے ہوئے عمل کیا ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۷۱ (ز) تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں

کے لئے ۹ رائیں دی گئی تھیں۔ چندن سنگھ نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے درخواست کی۔ کہ چودہری بدن سنگھ نے ایک فرضی شخص کے نام سے رائے دلائی ہے۔ جو مرتکب جرم ہے۔ اس لئے اس کا انتخاب باطل قرار دیا جاکر مجھکو انتخاب کیا جاوے۔ چنانچہ بعد تحقیقات چودہری بدن سنگھ کو بہ ثبوت جرم دفعہ ۱۷۱ضمن ز تعزیرات ہند پانصد روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی تھی۔ اور عدالت سشن سے اپیل نامنظور ہوکر ہائیکورٹ الہ آباد میں اپیل وانزادی سزا کے لئے منجانب گورنمنٹ درخواست پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ چودہری بدن سنگھ لیجسلیٹو کونسل کا ممبر تھا۔ اس لئے قانونی غلطی دانستہ کی ہے۔ اور سزا کا سوال مقدمات فوجداری میں ہمیشہ دو امور پر منحصر ہوتا ہے۔ اول پبلک پر ارتکاب جرم کا کیا اثر ہوا۔ اور سزا جو دی گئی ہے۔ خاص مجرم اس کا کیا اثر لیگا۔ دویم مرتکب جرم کی خاص حالت موجودہ پر غور ہوگا۔ اور ملزم ایک تعلیم یافتہ اور لیجسلیٹو کونسل کا ممبر ہے اور جھوٹا شخص رائے دہندہ بنانے میں اعانت کی گئی ہے۔ اس لئے درخواست لوکل گورنمنٹ انزادی سزا قابل منظور ہے۔ اور تین ماہ قید محض کی سزا ایزاد کی جاتی ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۹۲۳ الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۸ صفحہ ۵۷۷؎

بہ تعلق کسی انتخاب کے خلاف قانون ادائیاں

دفعہ ۱۷۱(ح) کوئی شخص جو بغیر عام یا خاص تحریری اجازت کسی اُمیدوار کے کسی پبلک جلسہ کے انعقاد کے متعلق یا کسی اعلان یا سرکلر یا اشتہار کے متعلق یا کسی اور طریقہ سے خواہ کچھ ہی ہو۔ اُمیدوار مذکور کے انتخاب کی تائید یا تکمیل کے لئے اخراجات عمل میں لائے۔ یا ایسے اخراجات کی اجازت کسی کو دیدے۔ تو اُس شخص کو جرمانہ کی سزا دی جائیگی جس کی مقدار پانسو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ اگر کوئی شخص بغیر اجازت کے اس طرح کے کچھ اخراجات جن کی مقدار دس روپیہ ہے۔ زیادہ نہ ہو۔ عمل میں لانے کے بعد اندر دس دن کے اس تاریخ سے جس تاریخ کو اخراجات مذکور عمل میں لائے گئے ہوں۔ اُمیدوار کی تحریری منظوری حاصل کرلے۔ تو اُس کے متعلق سمجھا

مقدمہ ڈسمس کیا گیا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۶۲۹ سنہ ۱۹۳۶ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۲ صفحہ ۴۹۴۔

(۳) اگر صورت واقعہ ہر دو مختلف جرائم ایک عام اور دوسرا خاص جرم معلوم ہووے۔ تو جو خاص جرم قرار دیا گیا ہو۔ اس پر عمل ہوگا۔ مثلاً ایک واقعہ زیر دفعہ ۱۷۱ ضمن ز جرم ہو اور وہی واقعہ بدفعہ ۴۶۴ تعزیرات ہند جرم جعلسازی بدفعہ ۴۶۵ تعزیرات ہند جرم ہو۔ تو کارروائی زیر دفعہ ۱۷۱ ضمن ز عمل میں لائی جاوے گی۔ اور اگر ایسا جرم ہو۔ کہ وہ منظوری ضابطہ فوجداری دفعہ ۱۹۷ یا ۱۹۶ کا محتاج نہ ہو۔ تو اجرائے کارروائی قانونی کے لئے منظوری مطلوب نہ ہوگی کرمنیل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۳۶۲ الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۴ صفحہ ۴۱۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۲۳۰۔ ۴۷ الہ آباد صفحہ ۲۶۸۔ ۲۲۔ آل لاجرنل صفحہ ۱۱۰۶۔

(۴) ایک شخص میونسپلٹی کے انتخاب کا امیدوار تھا۔ اور مسمی ہری شنکر ووٹ دینے والا تھا۔ بعض شخص جو ابھی نامزد نہ کئے گئے تھے۔ انتخاب کے وقت بولے۔ اور اپنے آپ کو ہری شنکر ظاہر کیا اور کاغذ ووٹنگ سلپ پر اپنے انگوٹھے لگا دئے۔ اور اس سلپ کو مسمی رام ناتھ امیدوار نے بطور تصدیق خود اس میں اندراج کر دیا تھا۔ کمشنر نے یہ جعلسازی معلوم کرکے زیر دفعہ ۴۱۹ و ۴۶۵ تعزیرات ہند اجرائے کارروائی قانونی کے لئے تحریک کی جس پر مجسٹریٹ درجہ اول نے ملزم کو زیر دفعہ ۴۱۹ و ۴۶۵ بشمول دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند ملزم کو دو سال قید سخت کا سزایاب کیا۔ عدالت سشن سے ملزم کو جرم ۴۱۹ تعزیرات ہند سے بری کیا۔ اور زیر دفعہ ۴۶۵ بشمول دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند حکم سزا قائم رکھا۔ الہ آباد ہائیکورٹ سے ملزم کی نسبت جرم دفعہ ۱۷۱ ضمن ز بدیں وجہ قائم نہ رکھا کہ منظوری ضابطہ موجود نہ تھی۔ اور بحالات واقعات جرم دفعہ ۱۷۱ ضمن ہ متعلق ہوتا ہے۔ اور ملزم نے جو کچھ کیا۔ وہ ناواقفیت کی وجہ سے جائز سمجھکر عمل کیا ہے۔ اور یہ عمل ملزم کا میونسپل قواعد کے خلاف تھا۔ جس کا انتخاب نامنظور کیا جا سکتا ہے۔ بحالات واقعات مقدمہ جرم دفعہ ۴۱۹ بشمول دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند عائد نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے بمنظوری درخواست ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۷۰۵ الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۹۴ صفحہ ۸۹۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد صفحہ ۲۳۱۔ ۲۴ آل لاجرنل صفحہ ۱۸۰۔ ۷ لاء رپورٹ آل کرمنیل صفحہ ۱۸۔

(۵) ایک انتخاب کے وقت چودھری بدن سنگھ و چندن سنگھ ڈسٹرکٹ بورڈ کیلئے امیدوار تھے۔ چودھری بدن سنگھ کے متعلق اہل رائیں انتخاب کے لئے تھیں۔ اور چندن سنگھ کے انتخاب کے

قانون صرف کئے ہیں جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۷۱ (ح) تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

انتخاب کا حساب کتاب رکھنے سے قاصر رہنا

دفعہ ۱۷۱ (ط):- کوئی شخص جس کو کسی قانون نافذالوقت کی رو سے یا کسی ایسے قاعدہ کی رو سے ہو۔ جو قانون کا اثر رکھتا ہو۔ ان اخراجات کے حساب رکھنے کا حکم دیا گیا ہو۔ جو بوقت یا بہ تعلق کسی انتخاب کے عمل میں لائے گئے ہوں۔ لیکن وہ شخص حساب کتاب مذکور رکھنے سے قاصر رہے۔ تو اس کو جرمانہ کی سزا دی جائیگی جس کی تعداد پانسو روپیہ تک ہو سکتی ہے"۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً سمن جاری ہوگا اور قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز بربزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔ اور قبل از سماعت عدالت حصول منظوری گورنمنٹ حسب دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری ضروری ہے۔

شرح بدفعہ ہذا جس شخص پر بذمہ داری قانونی حساب انتخاب کے باقاعدہ رکھنے کے لئے حکم دیا گیا ہو۔ اس کا حساب انتخاب رکھنے میں قاصر رہنا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب ملزم کا قانون نافذالوقت یا بہ ہدایت قانونی انتخاب کا حساب کتاب رکھنا قانوناً لازم ہو (۲) ملزم کا مصارف جائز انتخاب کا باقاعدہ نہ رکھنا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول۔ تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے باوجود قانونی ذمہ داری حسب منشاء دفعہ فلاں انتخاب کے حسابات کا

جائیگا۔ کہ اُس نے اخراجات مذکور اُمیدوار کی اجازت سے عمل میں لائے ہیں"۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً سمن جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔ اور قبل از سماعت جرم حصول منظوری گورنمنٹ حسب دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری ضروری ہے۔

شرح بدفعہ ہذا جو شخص کسی اُمیدوار کے انتخاب کی تائید یا تکمیل میں بغیر اجازت اس کے بذریعہ کھلانے۔ یا شراب نوشی یا میوہ جات یا بطور دیگر خوش کن طریقہ اخراف سے اس کی کامیابی کے لئے کسی پبلک جلسہ کے انعقاد یا کسی اعلان یا سرکلر۔ یا اشتہار یا بطریق دیگر عمل میں لاوے۔ وہ شخص زیر دفعہ مذکور مستوجب سزا ہوگا۔ بشرطیکہ تاریخ اخراجات سے بہ تعداد مبلغ دس روپے تاریخ اخراجات سے دس یوم میں اصل اُمیدوار سے تحریری منظوری اخراجات مذکور حاصل نہ کی ہو۔ لیکن اگر دس روپیہ سے زیادہ بغیر منظوری ماقبل اُمیدوار اخراجات بطریق مندرجہ صدر کئے گئے ہوں۔ تو شرط مذکور متعلق نہ ہوگی۔ اور اخراجات کنندہ کو استفادہ قانونی حاصل نہ ہوگا۔

اصول مقصد وضع دفعہ ہذا یہ ہے۔ کہ انتخابات کے سلسلہ میں بحصول انتخاب اُمیدوار صحیح جائز اخراجات ہوا کریں، اور بداعمالی و بدکرداری سے بصورت مابہ الاحتفاظ خلاف قانون طریق سے اختیار نہ کیا جاوے۔ تاکہ وہ ترتیب بہترین انتخاب جس میں پبلک کی آسائش مرکوز خاطر ہے۔ زائل ہوکر نقص انصاف کی صورت پیدا نہ ہووے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) وجود انتخاب یا انعقاد پبلک جلسہ یا اعلان یا سرکلر یا اشتہار کا ہونا۔ (۲) ملزم کا بغیر رضامندی اُمیدوار انتخاب دس روپے سے زیادہ رقم بغرض تائید تکمیل انتخاب اُمیدوار شراب یا دیگر اشیاء خوردنی کا مصارف کرنا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں اُمیدوار کے انتخاب کی تکمیل کے لئے مسمیان فلاں فلاں اشخاص کے کھلانے و شراب پلانے میں پچاس روپے بغیر رضامندی اُمیدوار کے خلاف

شرح

بموجب دفعہ ہذا جو شخص سرکاری ملازم مجاز کے اجراء کردہ سمن یا اطلاع نامہ یا حکم باضابطہ کی تعمیل سے اس لئے دانستہ روپوش ہو جائے کہ وہ سمن یا اطلاع نامہ یا حکم اس تک پہنچایا نہ جائے تو ایسا شخص حسب دفعہ ہذا حصہ اول مستوجب سزا ہوگا۔

اور اگر وہ سمن یا اطلاع نامہ یا حکم اس مضمون کا جاری ہوا ہے کہ وہ شخص کسی کورٹ آف جسٹس میں خود یا معرفت ایجنٹ خود حاضر ہو۔ یا کوئی دستاویز پیش کرنی مطلوب ہو تو ایسی صورت میں بصورت روپوشی یا ملزم مذکور کا فعل حسب تعریف دفعہ ہذا اختیار کرنا زیر حصہ آخر دفعہ ہذا قابل سزا ہوگا۔ اور وارنٹ کی عدم تعمیل سے دفعہ ہذا متعلق نہیں ہے۔ بلکہ حسب دفعہ ۸۷ و ۸۸ ضابطہ فوجداری کارروائی اشتہارات قرقی وغیرہ پر عمل کیا جاتا ہے کیونکہ خاص شخص کے نام تعمیل طلب حکم ہوتا ہے جس کے متعلق احکام بدفعات ۷۷ لغایت ۸۲ ضابطہ فوجداری مندرج ہیں۔

اور عموماً تعمیل سمن کے احکام بدفعات ۶۸ لغایت ۷۴ ضابطہ فوجداری تعمیل طلب ہوتے ہیں۔ اور گواہان ملزمان کی طلبی کے متعلق سمن یا اطلاع نامہ یا حکم کا اجراء ہوتا ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) سمن یا اطلاع نامہ یا حکم کا اجرائے ضابطہ سرکاری ملازم مجاز نے کیا ہو۔ (۲) ملزم کا دانستہ یا بارادہ کرنے کی وجہ سے بغرض تعمیل اجراء کی تعمیل سے گریز کرنے کے لئے روپوش ہونا (۳) وبصورت تحت حصہ آخر دفعہ ہذا ملزم کا خود یا بذریعہ ایجنٹ کورٹ آف جسٹس میں حاضری سے روپوش ہونا۔ یا بصراحت مذکور دستاویز مطلوبہ پیش نہ کرنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں سرکاری ملازم عہدہ دار محکمہ فلاں کے جاری کردہ سمن قاعدہ (یا اطلاع نامہ یا حکم جیسا کہ صورت ہو۔) بتاریخ فلاں بمقام فلاں جس کا تم کو بخوبی علم تھا۔ دانستہ تعمیل حاضری سے گریز کر کے روپوشی اختیار کی ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۷۲ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت سے تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز جرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگ آف ہائیکورٹس

اجرائے وارنٹ گرفتاری پر ملزم کا روپوش ہونا زیر دفعہ ۱۷۲

رکھنا تمہارا فرض تھا۔ جس کے متعلق تم کو فلاں صاحب نے اخراجات انتخاب کے رکھنے کا حکم باضابطہ دیا تھا۔ لیکن باوجود حکم اور قانونی ذمہ واری کے تم نے مصارف انتخاب کے یکصد روپیہ کا حساب باضابطہ نہیں رکھا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۷۱ (ط) تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

سمن یا اطلاعنامے کا اپنے پاس تک پہنچنا ٹال دینے کے لئے روپوش ہو جانا

دفعہ ۱۷۲:۔ جو کوئی شخص اس لئے روپوش ہو جائے۔ کہ کسی ایسے سرکاری ملازم کے جاری کئے ہوئے سمن یا اطلاعنامے یا حکم کا اس تک پہنچنا ٹل جائے۔ جو اس سرکاری ملازمی کی حیثیت سے اس سمن یا اطلاعنامے یا حکم کے جاری کرنے کا قانوناً مجاز ہے۔ تو اس شخص کو قید محض کی سزا دی جائیگی۔ جس کی میعاد ایک مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا جسکی مقدار پانسو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائینگی۔

یا اگر وہ سمن یا اطلاعنامہ یا حکم اس مضمون سے صادر ہوا ہو۔ کہ کوئی شخص کسی کورٹ آف جسٹس میں خود حاضر ہو یا اپنے ایجنٹ کو حاضر کرے یا وہاں کوئی دستاویز پیش کرے۔ تو اس شخص کو قید محض کی سزا دی جائیگی جسکی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائینگی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً معمولاً سمن جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور ہر ایک مجسٹریٹ کی سماعت کے لائق ہے۔ اور بطور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔ اور استغاثہ کے لئے متعلقہ ملازم سرکاری کی منظوری مطلوب ہے۔

اس لئے بصراحت صدر حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ حسب منشی دفعہ ۱۷۲ تعزیرات ہند ذمہ واری قانونی عاید نہیں کرتا ہے۔ درخواست ملزم منظور اور حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ منسوخ کیا گیا کریمنل لاجرنل جلد ۳۷ دفعہ ۳۹۱ سنہ ۱۹۳۶ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۲ صفحہ ۵۵۰۔

دفعہ ۱۷۳:۔ سمن یا اور اطلاعنامے کے اپنے یا اور کے پاس تک پہنچنے کو یا اس کے مشتہر کئے جانے کو روکنا

جو کوئی شخص کسی ایسے سرکاری ملازم کے جاری کئے ہوئے سمن یا اطلاع نامے یا حکم کے اپنے یا اور کے پاس پہنچنے کو کسی طرح قصداً روکے۔ جو اس سرکاری ملازمی کی حیثیت سے اس سمن یا اطلاعنامے یا حکم کے جاری کرنے کا قانوناً مجاز ہے۔

یا قصداً اس سمن یا اطلاعنامے یا حکم کے کسی جگہ جوازاً چسپاں کئے جانے کو روکے یا کسی ایسے سمن یا اطلاعنامے یا حکم کو کسی جگہ سے جہاں وہ جوازاً چسپاں کیا گیا ہو۔ یا کسی ایسے اشتہار کے اجراء نے جائز کو قصداً روکے جو کسی ایسے سرکاری ملازم کے حکم کے مطابق ہو۔ جو اس سرکاری ملازمی کی حیثیت سے اس اشتہار کے جاری کرانے کا قانوناً مجاز ہے۔ تو اس شخص کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک مہینے تک ہوسکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار پانسو روپیہ تک ہوسکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی ؛

یا اگر وہ سمن یا اطلاعنامہ یا حکم یا اشتہار اس مضمون سے صادر ہوا ہو۔ کہ کوئی شخص کسی کورٹ آف جسٹس میں خود حاضر ہو یا اپنے ایجنٹ کو حاضر کرے یا وہاں کوئی دستاویز پیش کرے۔ تو شخص مذکور کو قید محض کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد چھ مہینے تک ہوسکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار

تعزیرات ہند قابل سزا نہیں ہے۔ کریمنیل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۲۰۳ سنہ ۱۹۲۹ء الہ آباد
انڈین کیسز جلد ۱۳۱ صفحہ ۳۴۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء الہ آباد صفحہ ۲۳۲ جلد ۵۰ الہ آباد
صفحہ ۶۶۶ - ۲۶ - آل لا جرنل صفحہ ۳۴۲ - ۹ آل انڈیا کریمنیل رپورٹ صفحہ ۳۴۴ - ۹۰
لا رپورٹ آل کریمنیل صفحہ ۶۸ -

(۲) ایک مقدمہ میں ننکا دیوی نے تھانہ فتح پور ضلع الہ آباد میں اطلاع کی کہ چند اشخاص
مسلمان بھگا کر لے گئے ہیں۔ پولیس نے بدوران تفتیش مساۃ مغویہ و مسمی جلیل خاں کو طلب
کیا۔ عورت نے برضامندی خود مسلمان ہو جانا اور جلیل خاں کے ساتھ ہونا تحریر کرایا تھا۔
اور پولیس نے جلیل خاں کو معہ عورت کے اجازت دے دی۔ اور ہدایت کی تھی۔ کہ
مجسٹریٹ متعلقہ کے اس کو پیش کیا جاویگا۔ حسب الطلب ان کو حاضر تھانہ ہو جانا ہوگا۔
مسمی ننھن لال شوہر مسمات نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے نالش کر دی۔ کہ اس کی زوجہ کو مسمی
جلیل خاں نے حبس بیجا میں روک رکھا ہے۔ اسکو حسب منشاء دفعہ ۵۵۲ ضابطہ فوجداری
آزاد کر کے حسب ضابطہ تحقیقات کی جاوے۔ اس پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بہ تقرر تاریخ
پیشی پولیس کو حکم لکھا۔ کہ مسمی جلیل خاں و عورت کو پیش کیا جاوے۔ پولیس نے عدم موجودگی
ہر دو رپورٹ پیش کر دی تھی۔ جس پر مکرر حکم ہر دو کے پیش کرنے کا لکھا جا کر پولیس کو تحریر کیا
گیا۔ چنانچہ مسمی جلیل خاں کی حاضری عدالت پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جلیل خاں کی نسبت
زیر دفعہ ۱۷۲ تعزیرات ہند حکم دیا۔ جس کی نگرانی ہائی کورٹ الہ آباد میں پیش ہو کر قرار
دیا گیا۔ کہ دفعہ ۱۷۲ تعزیرات ہند محض اس وقت متعلق ہوتی ہے۔ جب کہ کسی سرکاری
ملازم مجاز کے سمن یا اطلاع نامے یا حکم جائز کی تعمیل سے بچنے کے لئے ملزم دانستہ روپوش
ہو جاوے۔ اور جو حکم حسب دفعہ ۵۵۲ ضابطہ فوجداری ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صادر کر سکتا ہے
وہ یہ ہے۔ کہ حلفاً نالش کے پیش ہونے پر ملزم کسی عورت یا لڑکی اور کم عمر ۱۶ برس کو
بغرض ناجائز بھگا لیا گیا ہے۔ یا اس نے بطور ناجائز روک رکھا ہے۔ ایسی عورت کے فوراً آزاد
کرنے یا حوالہ کرنے ویسی لڑکی کے اس کے شوہر یا والدین یا ولی یا محافظ جائز کے بذریعہ حکم
بقدر ضرورت جبراً تعمیل کرائے۔ لیکن ایک حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا اس کو واسطے روبرو پیش
کرنے کا پولیس کو دینا زیر دفعہ ۵۵۲ ضابطہ فوجداری قطعاً ایسا حکم نہیں ہے۔ مجسٹریٹ کا حکم
براہ راست اس شخص کے نام ہونا چاہیے۔ جس کی حراست میں وہ عورت یا لڑکی موجود ہووے

یا جو قانوناً مکان یا منظر عام پر چسپاں کیا گیا ہو۔ اُس کو دانستہ اُتار ڈالنا۔ یا چسپاں کرنے سے اُس اشتہار کو روکنا (۳) ملزم کا سمن یا اطلاعنامہ یا حکم یا اشتہار کی تعمیل میں خود یا معرفت ایجنٹ کورٹ آف جسٹس میں حاضر نہ ہونا۔ یا دستاویز مطلوبہ کو پیش ہونے سے روکنا۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں اشتہار حاضری فلاں شخص جو اُس کے مکان سکونتی پر بحکم فلاں مجسٹریٹ مسمی فلاں جو اسی عدالت لگاتا تھا۔ اُس کو اشتہار چسپاں کرنے سے روکا ہے۔ (یا سمن یا اطلاعنامہ یا حکم کی تعمیل سے روکنا جیسا کہ صورت ہو۔ درج کی جاوے) جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۷۳ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ فلاں کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگ آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں ملزم نے حکمنامہ دفعہ ۱۶۰ ضابطہ فوجداری لینے سے انکار کیا تھا۔ جس پر صاحب مجسٹریٹ درجہ اول نے حسب دفعہ ۲۶۰ ضابطہ فوجداری بطور سرسری تجویز کرکے حکم سزا بدفعہ ۱۷۳ تعزیرات ہند صادر کیا تھا جس کی نگرانی قاعدہ بعدالت ڈسٹرکٹ و سشن جج لکھنؤ۔ اور وہ جوڈیشل کمشنر کورٹ میں پیش ہو قرار دیا گیا۔ کہ شہادت میں ملزم کی جانب سے کوئی فعل حسب منشی دفعہ ۱۷۳ تعزیرات ہند اختیار کرنا ثابت نہیں ہے۔ اور محض انکار ملزم سے ذمہ داری قانونی دفعہ ۱۷۳ تعزیرات ہند عائد نہیں ہوتی ہے۔ اس لئے اپیل سشن جج منظور کیا گیا۔ اور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۱۰۸ سنہ ۱۹۱۸ع اودھ۔ انڈین کیسز جلد ۴۴ صفحہ ۸۱۶ کریمنل لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۳۰۶ سنہ ۱۹۱۸ع الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۴۴ صفحہ ۳۲۲۔ ۱۶ آل لا جرنل صفحہ ۳۵۴۔ ۱۲۰۔ اودھ کیسز صفحہ ۱۵۰۔ ۴۰ الہ آباد صفحہ ۷۷۔

(۲) ایک مقدمہ میں بدوران تفتیش پولیس نے حکمنامہ بمدت رام خیام سنگھ کنسٹبل ملزم کی طلبی کے لئے بھیجا مسمی رام خیام سنگھ کنسٹبل اپنے ملزم کے مکان پر گیا۔ ملزم نے سفینہ لینے سے انکار کیا جس پر بدفعہ ۱۷۳ تعزیرات ہند ملزم کی سرسری تجویز کی جاکر حکم سزا پچاس روپیہ جرمانہ کیا گیا۔ ملزم کی باقاعدہ درخواست پر سشن جج غازی آباد نے تاریخ حکم عدالت ماتحت کے

ایک ہزار روپیہ تک ہوسکتی ہے ۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی ؛؛

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے ۔ اور ابتداءً سمن جاری ہوگا ۔ اور قابل ضمانت اور ناقابل راضینامہ ہے ۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ ۔ مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے ۔ اور بطور سرسری تجویز کیا جاسکتا ہے ۔ اور اجرائے نالش کے لئے استغاثہ کو منظوری عدالت یا سرکاری ملازم جس کی مطلوبہ تعمیل سمن یا اطلاعنامہ یا حکم حسب معنی دفعہ ۱۷۳ تعزیرات ہند روکا گیا ہو ۔ مطلوب ہے ۔ لیکن جہاں باب بست و دوم دفعات ۲۶۰ تا ۲۶۵ ضابطہ فوجداری پر عمل درآمد نہیں ہے ۔ وہاں فرد جرم قاعدہ مرتب کرکے عمل کیا جاتا ہے ۔

شرح

دفعہ ہذا چار حصص میں منقسم کی گئی ہے ۔ حصہ اول دفعہ ہذا میں کسی سمن یا اطلاعنامہ یا حکم جائز کو جو سرکاری ملازم مجاز نے جاری کیا ہوا اپنے یا کسی شخص کے پاس پہنچنے سے قصداً روکنا ۔ یا

کسی سمن یا اطلاعنامہ یا حکم کو جس کا حسب دفعہ ۷۰ ضابطہ فوجداری مکان سکونتی یا منظر عام پر جوازاً چسپاں کئے جانے کو دانستہ روکنا یا کسی اشتہار کو جو بہ حیثیت منصبی سرکاری ملازم نے جوازاً اجرا کیا ہو ۔ اس کو روکنا ۔ یا

کسی سمن یا اطلاعنامہ یا حکم یا اشتہار کی تعمیل میں خود یا معرفت ایجنٹ کسی کورٹ آف جسٹس میں حاضر ہونا یا کوئی دستاویز پیش کرنا ہو ۔ اس کو روکنا مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے ۔ اور ہر سہ ضمن ہائے اول کیلئے سزا ایک ماہ قید محض یا پانسو روپیہ جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی ؛؛

اور ضمن آخر کی سزا چھ ماہ قید یا جرمانہ بقدر ایک ہزار روپیہ تک یا ہر دو سزائیں دی جاسکتی ہیں لیکن جو سمن یا اطلاعنامہ یا حکم بموجب ضابطہ فوجداری یا دیوانی تعمیل کے لئے شخص مطلوبہ کے پاس بھیجا گیا ہو ۔ اس کا اس کے لینے سے انکار کرنا یا لے کر زمین پر گرا دینا بمنشائے دفعہ ہذا جرم نہیں ہے ۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

سمن یا اطلاعنامہ یا حکم کا سرکاری ملازم مجاز کی طرف سے کسی شخص پر تعمیل کے لئے بھیجا جانا (۲) ملزم کا اس سے واقف ہونا (۳) ملزم کا اس کی تعمیل کو قصداً روکنا

سے اُس سمن یا اطلاعنامے یا حکم یا اشتہار کی تعمیل میں جو اس سرکاری ملازم کی حیثیت ہے۔ اس سمن یا اطلاعنامے یا حکم یا اشتہار کے جاری کرنے کا قانوناً مجاز ہے۔ کسی خاص مقام و خاص وقت پر خود حاضر ہونا یا اپنے ایجنٹ کو حاضر کرنا قانوناً واجب ہو۔ اور وہ شخص اُس موقعہ یا وقت پر حاضر ہونا قصداً ترک کرے یا اُس مقام سے جہاں اُس کو حاضر رہنا واجب ہے۔ اس وقت سے پہلے چلا جائے جب کہ اُس کا وہاں سے چلا جانا جائز ہے۔ تو اُس شخص کو قید محض کی سزا دی جائیگی۔ جس کی میعاد ایک مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار پانسو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔

یا اگر وہ سمن یا اطلاعنامہ یا حکم یا اشتہار اس مضمون سے صادر ہوا ہو کہ کوئی شخص کسی کورٹ آف جسٹس میں خود حاضر ہو۔ یا اپنے ایجنٹ کو حاضر کرے۔ تو قید محض کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپے تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائینگی۔"

تمثیلات

(الف) زید جس کو کلکتہ کی سپریم کورٹ میں کسی سفینے کی تعمیل میں جو اسی عدالت سے جاری ہوا ہے۔ حاضر ہونا قانوناً واجب ہے۔ وہاں حاضر ہونا قصداً ترک کرے تو زید جرم دفعہ ہذا کا مرتکب ہوگا۔

مثلاً مہتمم پولیس اسٹیشن جبکہ زیر باب چہاردہم ضابطہ فوجداری تفتیش کر رہا تھا مسمی زید کو حسب دفعہ ۱۶۰ ضابطہ باجرائے حکمنامہ بطور گواہ ادائے شہادت کیلئے طلب کیا جس نے قصداً حاضر ہونا ترک کیا۔ تو زید مستوجب چلائے جانے مقدمہ زیر دفعہ ہذا ہے۔ مہتمم پولیس اسٹیشن برخلاف زید اجرائے کارروائی قانونی کے لئے بعدالت صاحب مجسٹریٹ با تعلق بغرض سزادہی بدفعہ ۱۷۴ باقاعدہ رپورٹ پیش کریگا۔ اور عدالت حسب اختیار دفعہ ۹۰ ضابطہ فوجداری باقاعدہ بذریعہ سمن ملزم کو طلب کرکے بعد تحقیقات حکم دے گی۔"

الہ آباد ہائیکورٹ میں رپورٹ کی جس پر قرار دیا گیا۔ کہ حکمنامہ یا سمن کے لینے سے محض انکار کرنا جرم دفعہ ۱۷۳ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ اس لئے منظوری ریفرنس ہوتی جج حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۲۰۲ سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۹۱ صفحہ ۱۲۴۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۳۲۲۔ ۲۶ کریمنل لاجرنل صفحہ ۹۰۹۔ انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۹۷۳۔ ۲۲۔ آل لاجرنل صفحہ ۲۱۶۔ ۷۔ لارپورٹ آل کریمنل صفحہ ۲۴۔ ۲۳۔ آل لاجرنل صفحہ ۱۴۸۱۔

(۳) جو حکمنامہ حسب دفعہ ۱۶۰ ضابطہ فوجداری پولیس نے جاری کیا ہو۔ کہ وہ بدوران تفتیش حالات مقدمہ کے واقعات معلومہ کا اظہار کرے۔ اس کا انکار ذمہ داری قانونی دفعہ ۱۷۳ تعزیرات ہند عائد نہیں کرتا ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۴۲۸ سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۹۲ صفحہ ۶۰۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد صفحہ ۴۲۔ ۲۴۔ آل لاجرنل صفحہ ۲۱۵۔ ۷۔ لارپورٹ آل کریمنل صفحہ ۷۳۔

(۴) ایک مقدمہ تعمیل سمن سے گریز کرنے کے لیے شخص حاضری طلب ایک مکان میں چھپ گیا تھا۔ جس کو عدالت سے بدفعہ ۱۷۳ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ الہ آباد ہائیکورٹ میں درخواست قاعدہ ملزم پیش ہو کر نامنظور کی گئی۔ اور حکم سزا قائم رہا کہ ملزم نے دانستہ تعمیل سمن سے بچنے کے لیے اپنے آپ کو مکان میں چھپایا تھا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۳۶۳ سنہ ۱۹۲۸ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۷ صفحہ ۳۵۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء الہ آباد صفحہ ۱۱۸۔ ۲۶۔ آل لاجرنل صفحہ ۱۰۷۔ ۹۔ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۵۲۔

باب دہم (۱۰)

سرکاری ملازموں کے اختیارات جائز کی تحقیر کے بیان میں

سرکاری ملازم کے حکم کی تعمیل میں حاضر ہونا ترک کرنا

دفعہ ۱۷۴:۔ کوئی شخص جس کو کسی ایسے سرکاری ملازم کے جاری کئے ہوئے سمن یا اطلاعنامے یا حکم یا اشتہار کی تعمیل میں جو اس سرکاری ملازم کی حیثیت

سمجھنا ہے دفعہ ۶۹ ضابطہ فوجداری شخص مطلوبہ حاضر ہوتا ۔ [illegible] اسکے نام کا ہوگا۔ لہٰذا پھر اسی کے نام حکم نامہ اطلاعیابی ہوگا۔ اور یہ احکام وارنٹ سے متعلق نہیں ہیں۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

[illegible] سرکاری ملازم کی جانب سے سمن یا اطلاع نامہ یا حکم یا اشتہار قانوناً جاری کیا ہو۔ (۲) ملزم کا خود یا بذریعہ ایجنٹ حاضر ہونا۔ یا دستاویز کا کورٹ میں [illegible] پیش [illegible] مرتکب ہونا۔

(۳) ملزم کا باوجود تعمیل اطلاعیابی کے والمطلوبہ سرکاری ملازم کے حکم [illegible] حاضر نہ ہونا۔ یا حاضر نہ رہنا۔ اور جن رؤسا کی حکومتوں میں باب ۲۲ دفعات ۲۶۰ لغایت ۲۶۵ ضابطہ فوجداری عمل درآمد مقدمات بجویز سرسری [illegible] ہے۔ وہاں مرتب فرد قرارداد جرم نہیں کیا جاتا ہے۔

فرد قرارداد جرم

میں مجسٹریٹ درجہ فلاں نام فلاں ملزم پر حسب ذیل الزام جرم قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں سمن مجریہ عدالت فلاں کی فلاں تاریخ پیشی کی اطلاعیابی حاضری عدالت فلاں کرنے کے باوجود وقت حاضری [illegible] ذات سے انحراف کرکے حاضر نہیں ہوئے ہو۔ یا بذریعہ ایجنٹ یا دستاویز پیش کرنے یا اطلاع نامہ یا حکم یا اشتہار جیسا کہ صورت واقعہ ہو۔ درج کیا جاوے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۷۴ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

پولیس افسر کے حکم نامے کی تعمیل میں اطلاعیابندہ کا حاضر نہ ہونا جرم دفعہ ۱۷۴ تعزیرات ہند ہے چنانچہ ایک ایلچی کا اطلاع پاکر حاضر نہ ہونے پر مستوجب سزا قرار دیا گیا تھا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۲۳۳۔ مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۴ صفحہ ۲۰۰۔

(۲) لیکن کسی سمن کا غلط جاری ہونا اس کی عدم تعمیل قابل مواخذہ نہیں ہے۔ ۱۷ کریمنل لا جرنل صفحہ ۱۷۴۔ انڈین کیسز جلد ۳۶ صفحہ ۱۵۱۔ آل لا جرنل صفحہ ۱۰۶۹۔ ۲۲ کریمنل لا جرنل صفحہ ۶۹۔ انڈین کیسز جلد ۹۵ صفحہ ۳۳۵۔ لا ریورٹ ۲ کریمنل صفحہ ۳۔

(۳) کسی باضابطہ سمن کے اجرائے کی تعمیل میں حاضر نہ ہونا زیر دفعہ ۱۷۴ تعزیرات ہند قابل سزا ہے

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا ناقابل دست اندازی پولیس ہے۔ ابتداً سمن جاری ہوگا قابل ضمانت ہے۔ اور ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز ہر مجسٹریٹ ہے اور سرسری طور پر تجویز کیا جا سکتا ہے۔ اور منظوری سرکاری ملازم متعلقہ حسب منشاء دفعہ ۱۹۵ ضابطہ مطلوب ہے۔

شرح

دفعہ ہذا میں یہ امر ضروری ہے۔ کہ سمن یا اطلاعنامہ یا حکم عدالت مجاز یا ملازم سرکار کے اختیار جائز سے جاری کیا گیا ہو۔ اور سمن میں نام عدالت اور مقام اور دن اور وقت جب کہ طلبیدہ شخص کی حاضری درکار ہو۔ واضح اور صریح ہونی چاہیئے۔ اور اس میں یہ بھی درج ہونا چاہیئے۔ کہ ایسے شخص کو بغیر اجازت عدالت سے واپس نہیں جانا چاہیئے اور سمن میں طلبیدہ شخص کا نام و ولدیت و قومیت و سکونت درج ہونا چاہیئے۔ اور بڑے شہروں میں کوچہ یا محلہ کا پتہ بھی درج کیا جاوے۔ اور سمن پر مہر عدالت لازمی ہے گو بجائے پورے دستخط صاحب مجسٹریٹ کے مختصر دستخط ہونا سمن کو ناجائز نہیں کرتا ہے لیکن عدم موجودگی مہر عدالت یا وقت حاضری تحریر نہ کرنے سے سمن یا حکم نامہ بھی قانوناً جائز نہیں رہتا ہے۔ جس کے عدم تعمیل جرم نہیں ہے۔ اور جس جگہ کہ رزیڈنسی لاء یعنی کسی شخص طلبیدہ کی عدم حاضری کی سزا مقرر ہے۔ اور اس جرم پر دفعہ ہذا تعزیرات ہند صادق نہ آتی ہو۔ تو اس ایکٹ مختصر الامر یا مقام میں سزا دی جائے گی۔ اور عدم حاضری وارنٹ پر دفعہ ہذا قابل سزا نہیں ہے۔ اور نہ زبانی حکم کی عدم تعمیل پر ذمہ داری عاید ہوگی اس لیے ذات خاص پر بہ تحریر قاعدہ تعمیل کی جاوے گی۔ اور دفعہ ہذا دو حصص پر منقسم ہے حصہ اول دفعہ ہذا میں بلا تخصیص طلبی کورٹ آف جسٹس حسب منشی دفعہ ۲۰ تعزیرات ہند پر ایک ملازم سرکاری مجاز مدخلہ دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند کے جاری کئے ہوئے سمن یا اطلاعنامہ یا حکم یا اشتہار کی تعمیل میں شخص متعلقہ کا مبینہ خاص مقام یا خاص وقت پر خود یا طلبیدہ ایجنٹ کا حاضر نہ ہونا۔ یا حاضر ہو کر قبل از وقت چلے جانا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور اگر طلبی بہ تعمیل احکام کورٹ آف جسٹس نہ کی جاوے۔ تو زیر حصہ دوم وہ شخص قابل سزا ہوگا۔ اس لئے سزا میں امتیاز رکھا گیا ہے۔ اور کوئی کارروائی فوجداری بدفعہ ۱۷۴ تعزیرات ہند کسی شخص متہم مذکور کے خلاف اس وقت تک نہیں کی جاوے گی۔ جبتک کہ متعلقہ سرکاری ملازم سے منظوری ماقبل بدفعہ ۱۹۵ ضمن اول ضابطہ فوجداری حاصل نہ کر لی جاوے۔ اور

تھا۔ مگر وہ اطلاع پاکر حاضر نہیں ہوا تھا۔ تیسرے روز رقم بقایا تحصیل سیتاپور میں ادا کردی تھی۔ اور تحصیلدار نے اُس کو بپاداش عدم حاضری اطلاعنامہ زیر دفعہ ۱۷۴ تعزیرات ہند سزا دی تھی۔ سیشن جج نے بہ تنسیخ حکم چیف کورٹ اودھ میں تحریک کی۔ کہ بموجب دفعہ ۱۴۷ ایکٹ مال ۱۹۱۱ء شخص باقی دار کو طلب کیا گیا تھا۔ اور وہ حاضر نہیں ہوا۔ مگر اُس نے بقایا مطلوبہ تاریخ مذکور کو تحصیل میں ادا کردی تھی۔ جس پر قرار دیا گیا۔ کہ حکمنامہ تحت دفعہ ۱۴۷ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۱۱ء ملزم تاریخ و وقت پر حاضری کا تھا۔ اُس کو حاضر ہونا چاہیئے تھا۔ مگر بحالات واقعات حکم سزا تخفیف کیا گیا اور محض ایک روپیہ جرمانہ قائم رکھا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۹ صفحہ ۹۴۳ اودھ چیف کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۶ صفحہ ۶۸۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء اودھ صفحہ ۱۲۳-۴۔ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۲۱۱۔ ۹۔ آل انڈیا رپورٹ کریمنل صفحہ ۳۳۶۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۷ء الہ آباد صفحہ ۱۲۲۔

(۷) ایک مقدمہ ادائیگی بقایا رقم مال میں حسب دفعہ ۱۴۷ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۱۱ء مال تاریخ مقررہ پر طلبیدہ ملزم حاضر نہ ہوا تھا۔ اور ایک یوم قبل تاریخ پیشی ۵ بجے شام کو اطلاع ہونا ظاہر کیا تھا چنانچہ ہائیکورٹ الہ آباد سے اپیل ملزم ڈسمس کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۹ صفحہ ۹۱۰۔ الہ آباد انڈین کیسز جلد ۱۱۱ صفحہ ۷۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء الہ آباد صفحہ ۶۸۰۔ ۹ لا رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۱۳۰۔ ۲۶۔ آل لا جرنل صفحہ ۱۲۰۱۔ ۱۰۔ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۳۹۰۔

(۸) ایک مقدمہ بقایا رقم مندرجہ ۷ میں حکمنامہ زیر دفعہ ۱۴۷ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۱۱ء ایک اطلاعنامہ بحیثیت سمن قرار دیا جا کر اپیل ملزم نامنظور کیا گیا ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۱ صفحہ ۵۴۶ الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۳ صفحہ ۶۷۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۰ء الہ آباد صفحہ ۲۶۵ سنہ ۱۹۳۰ء آل لا جرنل ۳۴۵۔

(۹) مجسٹریٹ بہ عدم تعمیل حکم نامہ زیر دفعہ ۱۷۴ تعزیرات ہند تجویز نہیں کرسکتا ہے۔ جس کے متعلق بدفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری ممانعت قانون کی گئی ہے۔ اور رضامندی ملزم غیر ضروری ہے۔ ۳۵۔ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۳۵۴۔ آل لا رپورٹ سنہ ۱۹۳۴ء لاہور صفحہ ۸۴۳ بحث ۱۹۳۴ء کریمنل کیسز صفحہ ۸۶۵ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء لاہور صفحہ ۴۵۵۔

(۱۰) ایک مقدمہ مجسٹریٹ چھاؤنی نے ایک شخص ٹھیکہ دار بنگلہ کو زبانی حکم حاضری عدالت کا دیا جس پر وہ تاریخ پر حاضر نہیں ہوا۔ مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۱۷۴ تعزیرات ہند سزا دی۔ ہائیکورٹ

کریمینل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۳۳۴ ۔ انڈین کیسز جلد ۷۰ صفحہ ۵۹۳ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۱۶۳ ۔

(۴) ایک بیرسٹر ایڈوکیٹ رنگون ہائیکورٹ کو مجسٹریٹ سب ڈویژن نے ایک مقدمہ موٹر کار میں بطور گواہ نذریعہ سمن طلب کیا تھا۔ تاریخ مقررہ سے ایک یوم پیشتر بوقت شام سمن کی اطلاعیابی کر کے ایڈوکیٹ نے ہائیکورٹ کے مقدمہ کی تیاری کی جو اسی تاریخ کو ہائیکورٹ میں بحث طلب تھا ایڈوکیٹ نے مجسٹریٹ کی عدالت میں ایک ایڈوکیٹ کو بھیجکر التوا تاریخ کی درخواست کی تھی۔ مگر مجسٹریٹ نے منظوری التوا تاریخ کے بعد زیر دفعہ ۱۷۴ تعزیرات ہند بعدم تعمیل حکم پانچ روپیہ جرمانہ و بعدم ادائے جرمانہ دو یوم قید کا حکم لکھ دیا۔ جس کی نگرانی ہائیکورٹ رنگون میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ گو ہائیکورٹ بمجوزہ تقسیم احکام میں مداخلت نہیں کرتی ہے۔ بجز اس کے کہ انصافاً مطلوب ہو۔ لا ایڈوکیٹ کا فرض ہے۔ کہ وہ ہائیکورٹ کے مقدمات میں پورے طور پر تیار ہو کر حاضر ہوئے۔ مجسٹریٹ نے حسب دفعہ ۱۹۵ یا بدفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری منظوری ضابطہ حاصل کی ہوگی اور بصورت ایسی اصلاح طلب امر کے دفعہ ۵۳۷ ضابطہ مصلح ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں جبکہ ایک ہی تاریخ میں دو جگہ حاضری ایڈوکیٹ مطلوب ہو۔ تو اس کو معقول انتظام کر کے ہائیکورٹ میں حاضر ہونا چاہیئے۔ اس مقدمہ میں تاریخ کا التوا مجسٹریٹ کی عدالت سے کیا گیا تھا۔ بحالات واقعات مقدمہ حکم سزا قابل تنسیخ ہے۔ اس لئے بمنظوری نگرانی حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمینل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۶۲۹ رنگون ۔ انڈین کیسز جلد ۷۰ صفحہ ۶۹۳ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء رنگون صفحہ ۳۵ ۔ جلد ۱ رنگون صفحہ ۶۱۴ ۔ ۵ ۔ ۲ برما لاجرنل صفحہ ۱۴۶ ۔

(۵) اسمی بنواری لال کے ذمہ ایک رقم معاملہ زمین واجب الادا تھی۔ جس کے پاس اطلاعنامہ حاضری عدالت مال بھیجا گیا تھا۔ وہ اطلاع پا کر نہ حاضر ہوا۔ اور نہ معاملہ زمین داخل کیا۔ جس کو زیر دفعہ ۱۷۴ تعزیرات ہند مجسٹریٹ نے سزا دی تھی۔ ہائیکورٹ الہ آباد سے قرار دیا گیا۔ کہ زیر دفعہ ۳۷ یو۔پی ایکٹ مال ملزم کو حاضری کے لئے ذمہ دار نہیں بناتا ہے۔ اس لئے بعدم حاضری زیر دفعہ ۱۷۴ تعزیرات ہند قابل سزا نہیں ہے۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمینل لاجرنل ۲۸ صفحہ ۱۵۳ الہ آباد ۔ انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۶۱۴ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء الہ آباد صفحہ ۶۱۴ ۔ ۲۵ آل لاجرنل صفحہ ۳۰ ۔ ۸ لا رپورٹ آل کریمینل صفحہ ۱۷۷ ۔ ۴۹ الہ آباد صفحہ ۲۱۵

(۶) اسمی چندر یکا سنگھ زمیندار کے ذمہ ایک رقم معاملہ سرکاری واجب الادا تھی۔ جس کو تاریخ پر طلب کیا گیا

مذکور کا پیش کرنا یا حوالہ کردینا قصداً ترک کردے۔ توشخص مذکور کو قید محض کی سزا دی جاوے گی۔ جس کی میعاد ایک مہینے تک ہوسکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار پانسو روپیہ تک ہوسکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائینگی۔
یا اگر وہ دستاویز کسی کورٹ آف جسٹس میں پیش کئے جانے یا حوالہ کئے جانے کو ہو۔ تو قید محض کی سزا دی جائے گی۔ جسکی میعاد چھ مہینے تک ہوسکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپے تک ہوسکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائینگی۔"

تمثیل

زید جسکو کسی ضلع کورٹ کے حضور میں کسی دستاویز کا پیش کرنا قانوناً واجب ہے۔ دستاویز مذکور کا پیش کرنا ترک کرے۔ تو زید جرم دفعہ ہذا کا مرتکب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً سمن جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوئم ہے۔ اور بطور سرسری تجویز کیا جاسکتا ہے۔ اور بغیر منظوری قاعدہ حسب دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری کوئی استغاثہ دفعہ ۱۷۵ تعزیرات ہند رجوع نہ ہوگا۔ لیکن جب کہ کسی عدالت میں جرم ہذا کا ارتکاب ہووے۔ تو حسب منشائے باب ۳۵ ضابطہ فوجداری دفعات ۴۷۶ و ۴۸۰ و ۴۸۵ وغیرہ ضابطہ عمل کیا جاوے گا۔

شرح بدفعہ ہذا جب کسی سرکاری ملازم مجاز کے روبرو بحیثیت اُس کے منصب کے کسی شخص کا دستاویز مطلوبہ پیش یا حوالہ کرنا قانوناً واجب ہو قصداً دستاویز مذکور کو پیش یا حوالہ نہ کیا جاوے۔ تو وہ شخص حصہ اول تحت دفعہ ہذا مستوجب سزا ہوگا۔
اور اگر مطلوبہ دستاویز کا حسب الطلب کورٹ آف جسٹس میں قصداً پیش یا حوالہ نہ کیا جاوے۔ تو وہ شخص حصہ آخیر دفعہ ہذا کے مطابق قابل سزا ہوگا۔"

سے قرار دیا گیا۔ کہ مثل سے ثابت نہیں ہے۔ کہ مجسٹریٹ بحیثیت منصب کوئی حکم حاضری کیلئے دیا ہو جسکی تعمیل قانوناً ملزم پر واجب ہو۔ اس لئے ملزم کی سزا منسوخ کی گئی۔ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۴ انڈین لا جرنل جلد ۲۳ ۔ ۱۴۳ سنہ ۱۹۲۲ء لاہور ۔ انڈین کیسز جلد ۶۶ صفحہ ۰۰۔

(۱۱) جب سمن کی تعمیل میں تاریخ مقررہ پر طلبیدہ شخص حاضر نہ ہو۔ اور وجہ عدم حاضری بیماری ہو اور اُس نے کوئی آدمی بھی تاریخ پیشی پر اطلاع عدالت کے لئے نہ بھیجا ہو۔ اس کی عدم حاضری بہ تعمیل سمن دانستہ نہیں سمجھی جاوے گی۔ اور وہ جرم دفعہ ۱۷۴ تعزیرات ہند کا مرتکب نہ سمجھا جاویگا کریمنل لا جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۲۰۰ سنہ ۱۹۲۲ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۶۵ صفحہ ۴۷۶۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۲ء الہ آباد صفحہ ۴۸ ۔ ۲۰ آل لا جرنل صفحہ ۱۹۲۔

(۱۲) حکمنامہ سب انسپکٹر پولیس میں تاریخ و مقام درج نہیں تھا۔ طلبیدہ شخص کے عدم حاضری پر دفعہ ۱۷۴ میں سزا دی گئی۔ ہائیکورٹ الہ آباد سے قرار دیا گیا۔ کہ حکم حاضری سفینہ میں خواہ حاضری تھانہ میں یا انسپکٹر پولیس کے روبرو پیش ہو لکھا جانا۔ اور جگہ اور تاریخ کا درج نہ ہونا۔ حکمنامہ قانونی نہیں کہلائیگا۔ ایسے حکمنامہ کی عدم حاضری زیر دفعہ ۱۷۴ تعزیرات ہند قابل سزا نہ ہوگا۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۷۹۴ سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۹۴ صفحہ ۸۸۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد صفحہ ۴۰ ۔ ۲۴ آل لا جرنل صفحہ ۲۰۶ ۔ لا رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۱۳۳۔

(۱۳) جرم دفعہ ۱۷۴ تعزیرات ہند دفعہ ۱۹۵ ضابطہ سے مخفوظ کیا گیا ہے۔ اور استثنا دفعات ۴۸۰ و ۴۸۵ ضابطہ فوجداری اس پر عائد نہیں ہوتا ہے۔ اور یہ ممانعت قطعی ہے۔ اور یہ رضامندی ملزم غیر ضروری ہے۔ اور مجسٹریٹ جن کی عدالت میں ملزم بہ تعمیل حکم یا سمن حاضر نہیں ہوا ہے وہ اس کی تجویز نہیں کرسکتا ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۷۴ سنہ ۱۹۳۵ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۳ صفحہ ۴۱۵۔

وہ شخص سرکاری ملازم کے حضور میں دستاویز کا پیش کرنا ترک کرے جسپر اُس کا پیش کرنا قانوناً واجب ہے

دفعہ ۱۷۵:- کوئی شخص جسکو کسی سرکاری ملازم کے روبرو اسکی سرکاری ملازمی کی حیثیت سے کسی دستاویز کا پیش کرنا یا اُس کا اس ملازم کو حوالہ کردینا قانوناً واجب ہے۔ دستاویز

صادر کیا گیا۔ اور اپیل ضابطہ پر ہائیکورٹ پٹنہ سے قرار دیا گیا۔ کہ جب یہ امر تحقیق نہیں ہوا۔ کہ دستاویز مطلوبہ کس کے قبضہ میں ہے۔ تو پابندی قانونی کا کون شخص ذمہ دار ہوگا۔ اسلئے حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور درخواست منظور کی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۲۱۷ سنہ ۱۹۱۷ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۴۴ صفحہ ۹۳۷۔ ۴ پٹنہ لا ویکلی صفحہ ۶۵۔

وہ شخص سرکاری ملازم کو اطلاع یا خبر دینی ترک کرے جسپر اطلاع یا خبر دینی قانوناً واجب ہے

دفعہ ۱۷۶:۔ کوئی شخص جس پر کسی سرکاری ملازم کو اس کی سرکاری ملازمی کی حیثیت سے کسی امر کی نسبت کوئی اطلاع دینی یا خبر کرنی قانوناً واجب ہے۔ اُس وقت اور اس طور پر جو قانون کی رُو سے معیّن ہے وہ اطلاع دینی یا خبر کرنی قصداً ترک کرے۔ تو اُس شخص کو قید محض کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد ایک مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا جس کی تعداد پانسو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔ یا اگر وہ اطلاع یا خبر جس کے دینے کا حکم ہے۔ کسی جرم کے ارتکاب سے متعلق ہو۔ یا کسی جرم کے ارتکاب کی روک کے لئے یا کسی جرم کے گرفتار کرنے کے لئے ضرور ہو تو اُس شخص کو قید محض کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی"

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداءً سمن جاری ہوگا جرم قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز مجسٹریٹ درجہ اوّل یا درجہ دوئم ہے۔ اور منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ ضروری ہے۔ اور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے

شرح زیر دفعہ ہذا بغرض تحفظ امن و آسائش عامہ واضعان قانون نے عام و خاص اشخاص کو بدفعات ۴۴ و ۴۵ ضابطہ فوجداری میں ایسی اطلاعیں جو مبنی بر

اور دفعہ ہذا گواہان متعلقہ مقدمہ، دیگر اشخاص جن سے دستاویز مطلوبہ پیش کرنے کا حکم ضابطہ دیا گیا ہو مساوی طور سے متعلق ہے۔ لیکن طلبی دستاویزات کے متعلق احکامات دفعات ۱۳۰ و ۱۳۱ قانون شہادت قابل لحاظ ہوں گے۔

اور جب کبھی کسی دستاویز یا شئے کا واسطے اغراض کسی تفتیش یا تحقیقات کے مطلوب ہو۔ تو حسب دفعہ ۹۴ ضابطہ فوجداری عدالت سمن اور مہتمم پولیس سٹیشن حکمنامہ تحریری بنام اس شخص کے جاری کرے جس کے قبضہ یا اختیار میں ایسی دستاویز یا شئے مطلوبہ کا ہونا باور کیا جاوے۔ لیکن جب کسی عدالت کو اس امر کے باور کرنے کی وجہ ہو کہ جس کے نام سمن یا حکم محکومہ دفعہ ۹۴ یا حکم مندرجہ ضمن ا دفعہ ۹۵ بھیجا گیا ہو۔ یا بھیجا جائے۔ دستاویز یا شئے مطلوبہ کو حاضر نہ کرے گا۔ تو عدالت حسب دفعہ ۹۶ و ۹۷ ضابطہ فوجداری بذریعہ وارنٹ تلاشی دستاویز یا شئے مطلوبہ پیش کرائے گی۔ اور جب مہتمم پولیس سٹیشن یا عہدہ دار تفتیش کو اس امر کے باور کرنے کے وجوہات ہوں۔ کہ دستاویز یا شئے مطلوبہ اغراض تفتیش کیلئے ضروری ہے۔ اور شئے مطلوبہ ناجائز درنگ کے بغیر اور طریق سے حاصل نہیں کی جا سکتی ہو۔ تو عہدہ دار مذکور مجاز ہوگا اور بہ تحریر وجوہات حسب منشی دفعہ ۱۶۵ ضابطہ فوجداری تلاشی اس مقام کو حسب ضابطہ لے یا لوائے۔

اور جب صورت واقعہ جرم دفعہ ہذا منظوری طلب ہو۔ اور استغاثہ بدفعہ ہذا کارروائی کرانا چاہتا ہو۔ تو بمنشائے دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری ضمن ا منظوری مطلوب ہوگی۔ اور جب بدوران کارروائی عدالت اس کو اس جرم کا ارتکاب کسی شخص سے ہونا معلوم ہو۔ تو زیر دفعہ ۴۷۶ و ۴۸۰ و ۴۸۵ و ۴۸۶ وغیرہ ضابطہ فوجداری جیسا کہ صورت ہو۔ عدالت متعلقہ عمل پیرا ہوگی

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا سرکاری ملازم کو یا کورٹ آف جسٹس میں کسی دستاویز کے پیش کرنے یا حوالہ کرنے کا قانوناً پابند ہونا (۲) اور ملزم کا دانستہ دستاویز مطلوبہ کے پیش یا حوالہ نہ کرنا ہو۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ دیوانی میں بعدالت ایک دستاویز پیش کرانی مطلوب تھی۔ اور دستاویز مطلوب باپ و بیٹے ہر دو میں سے ایک کے پاس ہونا ظاہر کیا گیا تھا۔ لیکن یہ تحقیق نہ ہوا۔ کہ ہر دو میں سے کس کے پاس ہے۔ چنانچہ عدالت سے بعدم تعمیل حکم دفعہ ۹۴ ضابطہ فوجداری حکم سزا حسب ضابطہ

ایکٹ کی عدم اطلاعدہی اُس ایکٹ متعلقہ میں قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ تو ایسے شخص کو بھی اُس صورت میں بدفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند سزا دی جاسکتی ہے۔ جبکہ حسب دفعہ ۴۰ تعزیرات ہند ضمن ۳ متعلق ہوتا ہو۔ تو بجائے اُس ایکٹ میں سزا دینے کے اُس شخص کو بدفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند سزا دی جائیگی۔ ورنہ اُس ایکٹ متعلقہ میں مستوجب سزا ہوگا۔

اور جبکہ بدوران کارروائی عدالت کسی شخص متعلقہ مقدمہ پر ذمہ واری دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند عائد ہوتی ہو۔ تو عدالت مذکور حسب دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری عمل بدائری روبکار سرسری کارروائی دریافت کرکے مجسٹریٹ متعلقہ کے سپرد

امتیازیہ تفریق بدفعہ ۱۷۶ و دفعہ ۲۰۲ تعزیرات ہند

دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند کلیتاً صورتہائے مندرجہ دفعات ۴۴ و ۴۵ و ۵۶۵ ضابطہ فوجداری کی عدم اطلاعدہی سے متعلق ہے اور نیز جن امور کی اطلاع کسی قانون مختصر الامر یا مختصر المقام میں سرکاری ملازم کو دینی قانوناً واجب ٹھہرائی گئی ہو۔ اور اس عدم اطلاع دہی کی سزا اُس قانون مذکور میں حسب دفعہ ۴۰ ضمن ۳ قید میعادی چھ ماہ یا زائد مدت یا بلا جرمانہ ہو۔ تو اُس ملزم کو حسب معنی دفعہ ۴۰ تعزیرات ہند بجائے اس ایکٹ کے بدفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند سزا دی جائے گی۔

اور بجز ارتکاب جرم کے جملہ صورت ہائے مندرجہ دفعات ۴۴ و ۴۵ ضابطہ فوجداری کی عدم اطلاعدہی زیر دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند قابل سزا ہے۔ اور دفعہ ۲۰۲ تعزیرات ہند میں محض ارتکاب جرائم خلاف معدلت عامہ جن کا ارتکاب زیر دفعہ ۴۴ ضابطہ فوجداری ہوتا درج کیا گیا ہے۔ اور اُن کی عدم اطلاعدہی کے لیے کوئی وجہ معذرت مثل دفعہ ۴۴ ضابطہ نہیں رکھی گئی ہے۔ ان میں سے کسی جرم کے ارتکاب بحدود برٹش انڈیا یا خارج از برٹش انڈیا ہونے کی اطلاع جس کا دینا اُس پر قانوناً واجب ہو۔ ترک کرنا مستوجب سزا ہے۔ اور اسی قدر حصہ دفعہ ۱۷۶ ضمن ۲ و ۲۰۲ تعزیرات ہند کے ارتکاب کی سزا مساوی ہے۔ لیکن دفعہ ۱۷۶ بمقابلہ دفعہ ۲۰۲ تعزیرات ہند کے بہت وسیع ہے۔

امتیاز بدفعہ ۱۷۷ و دفعہ ۲۰۳ تعزیرات ہند

دفعہ ۱۷۶ و ۱۷۷ کے الفاظ بجز جزوی الفاظ "جھوٹی اطلاع کو جھوٹی جان کر یا باور کرنے کی وجہ رکھکر اطلاع کرنے کے قریباً مساوی ہیں اور دفعہ ۱۷۶ میں اطلاع جس کا دینا قانوناً واجب ہے۔ ترک کرنا ہے۔ اور بدفعہ ۱۷۷ تعزیرات ہند میں اصلی اطلاع کے بجائے

آسائش خلائق ہوں۔ یا جو کسی جرم کے ارتکاب یا ارادہ ارتکاب جرم کے متعلق ہوں ذمہ دار قانونی قرار دیا ہے۔ کہ مبینہ صورتہائے دفعات مسطورہ کی اطلاع فوراً قریب تر مہتمم پولیس سٹیشن یا مجسٹریٹ کو کی جاوے۔ اور بصورت عدم اطلاعدہی زیر دفعہ ہذا قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ چنانچہ حصہ اوّل دفعہ ہذا میں ایسی اطلاع یا خبر دینی مقصود ہے جو ارتکاب جرم سے متعلق نہ ہو۔ بلکہ اس سے انسداد ارتکاب جرم و اصلاح تمدنی مدنظر ہو۔ جیسا کہ دفعہ ۴۴ ضابطہ ضمن الف و ب و د میں درج کیا گیا ہے۔ اور حصہ آخیر دفعہ ہذا میں ارتکاب جرائم مبینہ دفعات ۴۴ و ۴۵ ضابطہ یا کسی جرم کے ارتکاب کی روک کے لئے مجرم اشتہاری یا فراری کی گرفتاری کے لئے اطلاع کا دینا ضروری ہو۔ اور قصداً ترک کی جاوے۔ تو وہ شخص زیر حصہ آخیر دفعہ ہذا مستوجب سزا ہوگا۔

اور بموجب تشریح تحت دفعہ ۷۷ اتعزیرات ہند لفظ جرم مستعملہ دفعہ ہذا میں ہر ایک ایسا فعل بھی داخل ہے۔ جس کا ارتکاب کسی مقام خارج از برٹش انڈیا میں ہوا ہو۔ اور جو اگر برٹش انڈیا کے اندر صادر ہوتا۔ تو دفعات ۳۰۲ و ۳۰۴ و ۳۸۲ ۳۹۲ و ۳۹۲ لغایت ۳۹۵ و ۴۰۲ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۷ لغایت ۴۶۰ میں سے کسی دفعہ کی رو سے لائق سزا ہوتا۔ اور معہذا لفظ مجرم میں ہر وہ شخص ہے۔ جو کسی ایسے جرم کا مجرم ظاہر کیا جاوے۔ مثلاً حسب معنی دفعہ ۱۵ التعزیرات ہند برٹش انڈیا سے باہر کسی جرم مبینہ مسطورہ میں سے ملحقہ علاقہ کی حدود خارج از برٹش انڈیا میں ارتکاب ہو۔ اور مندرجہ اشخاص دفعات ۴۴ و ۴۵ ضابطہ فوجداری کو ارتکاب جرم کا علم ہو اور وہ دانستہ اسکی اطلاع قریب تر مجسٹریٹ یا مہتمم پولیس سٹیشن کو نہ کرے۔ تو وہ شخص زیر دفعہ ۱۷۶ اتعزیرات ہند اسی طرح قابل مواخذہ ہوگا جیسا کہ حدود برٹش انڈیا میں ارتکاب کی عدم اطلاعدہی پر قابل سزا ہوتا۔

اور یہ ذمہ واری اطلاعدہی انہی اشخاص پر ہے۔ جن پر قانوناً کسی اطلاع یا خبر یا ارتکاب جرم وغیرہ کی اطلاع دینا واجب قرار دی گئی ہے۔ اگر کوئی ایسا شخص غلط اطلاع دے۔ اور اس پر ذمہ داری قانونی عائد نہ ہو۔ تو وہ شخص زیر دفعہ ۱۸۲ التعزیرات ہند قابل مواخذہ ہوگا۔ اگرچہ دفعات ۴۴ و ۴۵ و ۵۶۵ ضابطہ فوجداری میں ذمہ داری قانونی اطلاع واجب قرار دی جا کر بعدم اطلاعدہی زیر دفعہ ۱۷۶ اتعزیرات ہند قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ لیکن بعض ایکٹ ہائے مختلف الامر و مقام میں بھی خاص صورت ہائے متعلقہ

(۳) ایک مقدمہ جس میں جرم دفعہ ۳۱۲ و ۳۱۸ تعزیرات ہند میں ضمنا ناگپور جوڈیشل کمشنر کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ جب ذمہ داری قانونی اطلاع دہی ارتکاب جرم دفعہ ۳۱۲ تعزیرات ہند کو پورا نہیں کیا گیا ہے۔ اور قریب تر مجسٹریٹ یا پولیس افسر تھانہ کو اطلاع نہیں دی گئی ہے۔ تو وہ شخص جو گواہ مقدمہ استغاثہ ہے قانونی سزا دفعہ ۲۰۲ تعزیرات ہند کے قابل ہے۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴۸۸۔ کریمینل لا جرنل جلد ۲۱ صفحہ ۴۸۶ سنہ ۱۹۲۰ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۵۶ صفحہ ۵۸۲۔

(۴) ایک ملزم سابقہ سرقہ و نقب زنی کا سزا یافتہ سہ کرر جرم دفعہ ۴۵۷ تعزیرات ہند کا مرتکب ہوا۔ جس کو عدالت سے دو سال قید سخت و جرمانہ کا حکم دیا گیا۔ اور مشتزاد لکھا گیا۔ کہ بعد اختتام قید زیر دفعہ ۵۶۵ ضابطہ فوجداری دو سال تک اپنی حرکات و سکنات کی اطلاع پولیس مقامی کو دینے کا ذمہ دار ہوگا۔ ملزم بدوران عرصہ دو سال بغیر اطلاع دینے کے امرتسر پھرتا ہوا گرفتار ہوا۔ اور زیر دفعہ ۱۰۹ ضابطہ فوجداری گرفتار ہوا۔ اور بعدم ادخال ضمانت نیک چلنی ایک سال قید کا حکم دیا گیا اور دوسری طرف بعدم اطلاع دہی روانگی امرتسر بجرم دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند مجسٹریٹ نے ایکماہ قید محض کا حکم دیا تھا۔ اور لکھا۔ کہ اول سزا ئے قید بعدم ادخال ضمانت بھگتائی جاوے چنانچہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی رپورٹ پر پنجاب چیف کورٹ سے حکم ہوا۔ کہ حکم سزا قید عدم ادخال ضمانت کے اول بھگتانے کا منسوخ کیا جاتا ہے۔ اور حکم سزائے قید جرم دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند بموجب رول ۴۹۴ ضمن ۲ پنجاب جیل مینول فوراً بھگتایا جاوے اس کے بعد حکم سزائے قید بعدم ادخال ضمانت ملزم بھگتے گا۔ کریمینل لا جرنل جلد ۲۰ صفحہ ۷۶۱ سنہ ۱۹۱۹ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۵۰ صفحہ ۲۹۴۔ ۹۷ پنجاب لا رپورٹ سنہ ۱۹۱۹ء

(۵) ایک ملزم مفرور کے ایک گاؤں میں پوشیدہ رہنے کا علم پٹیل کو ہوتے ہوئے اس کی عدم اطلاع دہی پر اس کو بجرم دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند سزایاب کیا گیا تھا۔ اور سشن کورٹ سے اپیل نامنظور ہونے پر ناگپور جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں اپیل ملزم پیش ہوا مثل مقدمہ سے ثابت ہوا۔ کہ ملزم کے گاؤں میں پوشیدہ رہنے سے علاوہ ملزم کے اور لوگ بسوہ دار دیہہ و پولیس مقامی بھی لاعلم نہ تھی۔ اس لئے قرار دیا گیا۔ کہ حسب معنی دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند حکم سزا قائم نہیں رہ سکتا ہے۔ اس لئے حکم سزا منسوخ اور اپیل ملزم منظور

جھوٹی اطلاع کرنا مستوجب سزا سنگین قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس میں انسانی ضمیر کے لگاؤ کے تعلق کی نوعیت میں اخفائے اصلیت جرم اور دلبرانہ مصنوعی کارسازی کا اشتراک بنیجہ خانہ ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ حصہ دوم دفعہ ۱۷۷ جرم دفعہ ۲۰۳ تعزیرات ہند کی سزا مساوی رکھی گئی۔ اور حصہ دوئم دفعہ ۱۷۷ تعزیرات ہند کے الفاظ میں سے مخصوص الفاظ کسی جرم کے ارتکاب کی جھوٹی اطلاع دینا۔ الفاظ دفعہ ۲۰۳ تعزیرات ہند کے مطابق ہیں عام اس سے کہ ارتکاب جرم مبینہ تحت دفعات تشریح دفعہ ۱۷۷ یا دفعہ ۲۰۳ تعزیرات ہند برٹش انڈیا یا خارج از برٹش انڈیا میں وقوع میں آیا ہو۔ اس کی جھوٹی اطلاع دینا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ باقی اور دیگر صورت ہائے مندرجہ دفعات ۴۴ و ۴۵ و ۱۷۶ ضابطہ فوجداری بجز ارتکاب جرم محولہ مذکور کے زیر دفعہ ۱۷۷ تعزیرات ہند ذمہ واری قانونی عائد ہوگی۔ اور دفعہ ۲۰۳ تعزیرات ہند اس سے متعلق نہ ہوگی۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا سرکاری ملازم مجاز کو اطلاع یا خبر کرنا قانوناً فرض ہونا (۲) ملزم کا دانستہ ترک اطلاع کرنا۔ (۳) جب کہ اطلاع یا خبر ارتکاب جرم یا اوس کی روک یا کسی مجرم کے گرفتار کرنے کے لئے ہو۔ تو جو صورت ہو ثابت کی جاوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) جب کہ ایک مقدم جس کی ذمہ واری سنٹرل پراونس ریونیو ایکٹ میں اطلاع دہی جرائم ناقابل ضمانت قرار دی گئی ہے۔ ایک جرم ناقابل ضمانت دیہہ متعلقہ میں واقعہ ہونا اور گماشتہ دیہہ کا اطلاع نہ دینا جس کی عدم اطلاع دہی مقدم کو معلوم ہو۔ تو مقدم عدم اطلاع دہی کا ذمہ وار ہے۔ اور زیر دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند قابل سزا ہے۔ ۷ ناگپور لا رپورٹ صفحہ ۱۰۱ - انڈین کیسز جلد ۱۱ صفحہ ۷۸۵ - کریمنیل لا جرنل جلد ۱۲ صفحہ ۴۴۱۔

(۲) جب کہ ایک شخص اپنے آقا کے پاس بطور ملازم کام کرتا ہے۔ اور اس گھر میں ایک موت مشتبہ کے واقع ہونے کی اطلاع نہ دینے پر زیر دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ مجاز سے سزایاب ہوا تھا۔ لاہور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ حسب منشی دفعہ ۴۵ ضابطہ فوجداری ملزم پر ذمہ واری قانونی اطلاع دہی واقعہ مذکور عاید نہیں ہوتی ہے۔ اس لئے ملزم بری کیا گیا ۷ پنجاب ویکلی رپورٹس صفحہ ۱۹۱۱ - انڈین کیسز جلد ۱۱ صفحہ ۶۰۹ - کریمنیل لا جرنل جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۶۴۔

ہوسکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی؛

یا اگر وہ خبر جس کا دینا اُس شخص پر قانوناً واجب ہے۔ کسی جرم کے ارتکاب سے متعلق ہو۔ یا کسی جرم کے ارتکاب کی روک کے لئے یا کسی مجرم کی گرفتاری کرنے کے لئے ضروری ہو۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی؛

تمثیلات

(الف) زید زمیندار اپنے علاقہ کی حدود کے اندر قتل عمد کے ارتکاب سے واقف ہوکر ضلع کے مجسٹریٹ کو عمداً یہ غلط خبر دے کہ وہ موت اتفاقی سانپ کے کاٹنے کے سبب سے واقع ہوئی۔ تو زید اس جرم کا مجرم ہوگا جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے

(ب) زید کسی گاؤں کا چوکیدار یہ جان کر کہ اجنبی لوگوں کا ایک بڑا گروہ اُس کے گاؤں میں سے گذر کر ایک دولت مند سوداگر کی قریب مقام کے رہنے والے کے مکان پر ڈاکہ ڈالنے گیا ہے۔ اور زید پر حسب دفعہ ۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری قریب ترین پولیس سٹیشن کے عہدہ دار کو جلد اور عین وقت پر اُس امر کی خبر دینی واجب ہے۔ تو پھر اگر زید اس عہدہ دار پولیس کو عمداً یہ غلط خبر دے۔ کہ مشتبہ الوضع لوگوں کا ایک گروہ میرے گاؤں میں سے گذر کر کسی اور سمت میں کسی خاص مقام کو جو فاصلے پر ہے ڈاکہ ڈالنے گیا ہے۔ تو اس صورت میں زید اس جرم کا مجرم ہوگا۔ جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے۔

تشریح دفعہ ۱۷۶ اور اس دفعہ میں لفظ "جرم" میں ہر ایک فعل داخل ہے۔ جس کا ارتکاب کسی مقام خارج از برٹش انڈیا میں ہوا ہو۔ اور جو اگر برٹش انڈیا کے اندر صادر ہوتا۔ تو دفعات مرقوم الذیل یعنی دفعات ۳۰۲ و ۳۰۴ و ۳۸۲ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۲ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰ میں سے

کیا جاکر بری کیا گیا۔ کریمنیل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۴۸۹ سنہ ۱۹۲۵ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۹۰ صفحہ ۱۴۵ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء ناگپور صفحہ ۲۱۷۔

(۶) پربھا کار ادائل میل پر بھک سے اُڑ جانے والے پوڈر کے استعمال میں مسمیان رام چندر و شیخ ناظر ملازمان کو ضرر پہنچا تھا۔ جس کی خود اطلاع پاکر مقامی سب انسپکٹر پولیس نے رام چندر مضروب کے ۵ یوم بعد مرجانے پر زیر دفعہ ۸ ایکٹ بھک سے اُڑ جانے والے مادے میں تفتیش کی اور منیجر مل کے خلاف بدفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند عدم اطلاع دہی پر پروسیکیوشن انسپکٹر پولیس کی منظوری پر مقدمہ چلایا جاکر بدفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند ملزم کو سزا دی گئی۔ ناگپور جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں درخواست ضابطہ ملزم پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ تاوقتیکہ متعلقہ سرکاری ملازم یا اُس کے افسر سے منظوری ضابطہ حسب منشاء دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری حاصل نہ کی جاوے۔ عدالت زیر دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری استغاثہ کی درخواست مداخلت نہیں کر سکتی ہے۔ اور ایسا افسر دفعہ ۱۹۵ ضابطہ میں مقصود نہیں ہے۔ جو کسی افسر محکمہ سے درجہ میں بڑا ہو۔ اور وہ ماتحت کو حکم جاری کر سکتا ہو۔ اور پولیس مینول میں اُس کا کچھ وجود نہیں ہے۔ کہ پروسیکیوشن انسپکٹر پولیس سب انسپکٹر متعلقہ تفتیش کو منظوری دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند دے سکے۔ اور گورنمنٹ ایڈوکیٹ نے بحوالہ ۵۱ ضابطہ فوجداری استدلال کیا ہے۔ کہ ہر ایک عہدہ دار اعلیٰ مہتمم پولیس سٹیشن کے اختیارات اُس رقبہ مقامی میں استعمال کر سکتا ہے۔ لیکن یہ امر نہایت صاف ہے۔ کہ اُس میں ہر ایک افسر اعلیٰ المحکمہ متعلقہ کا مقصود نہیں ہے اور دوسرے روز۔ ایک ملازم کی اطلاع دہی منیجر کی جانب سے اطلاع دہی ثابت نہیں۔ مگر ٹیلیگرام کا دیا جانا ظاہر ہے۔ اس لئے حکم سزا منسوخ کیا جاتا ہے۔ آئندہ کارروائی غیر ضروری ہے کریمنیل لا جرنل جلد ۳۷ صفحہ ۱۸۰ سنہ ۱۹۳۶ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۹ صفحہ ۹۴۳۔

جھوٹی خبر دینا **دفعہ ۱۷۷**۔ کوئی شخص جس پر کسی سرکاری ملازم کو اُس کی سرکاری ملازمی کی حیثیت سے کسی امر کی نسبت خبر دینے قانوناً واجب ہو۔ اس امر کی نسبت ایسی راست نما خبر دے۔ جس کو وہ جھوٹی جانتا ہو یا جس کے جھوٹی باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو۔ تو شخص مذکور کو قید محض کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپیہ تک

اس کے مواجہہ میں ارتکاب جرم ہو گرفتاری کا مجاز قرار دیا گیا ہے۔ اور احکام دفعات ۶۶ و ۶۷ ضابطہ فوجداری کسی شخص کے حراست سے فرار ہونے یا چھوڑ لینے پر اس کی گرفتاری کا تعقب ہر مقام برٹش انڈیا میں گرفتار کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

دفعہ ہذا کا حصہ اول و دوئم محض عام اشخاص کی راست نما خبر دینے یا ارتکاب جرم کی روک یا ارتکاب جرم یا گرفتاری مجرم کی جھوٹی اطلاع پر محدود نہیں ہے۔ بلکہ سرکاری ملازم کا اپنے افسر کو جھوٹی راست نما اطلاعدہی سے بھی متعلق ہے۔ اور اس جرم دجرم دفعات ۲۰۲ و ۲۰۳ تعزیرات ہند کے لئے کسی نیت کا ہونا ضروری نہیں ہے لیکن اطلاع دہی قانوناً لازمی ہو۔ اور زیر دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند عدم اطلاعدہی قابل سزا ہے۔ اور بدفعہ ہذا راست نما اطلاع جس کو جھوٹی جانتا یا باور کرتا ہو۔ دینا مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ تمثیلات تحت دفعہ ہذا میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اور تشریح ہذا کی ابتدا ہی سے لفظ جرم ارتکاب جرائم مبینہ دفعات مندرجہ خارج از برٹش انڈیا کو حسب معنی دفعات ۱۷۶ و ۱۷۷ تعزیرات ہند الف متصور کیا گیا ہے جیسا کہ بحالت ارتکاب جرم برٹش انڈیا میں واقعہ ہونے کی صورت میں ذمہ واری قانونی عائد ہوتی ہے۔ لیکن جب کسی شخص کی معرفت راست نما اطلاع پہونچائی جاوے۔ تو وہ شخص معین شریک جرم متصور ہوگا۔

امتیاز مشابہ دفعات

اور امتیاز بدفعہ ۱۷۶ و دفعہ ۲۰۲ و دفعہ ۱۷۷ و ۲۰۳ تعزیرات ہند تحت شرح دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند کیا جا چکا ہے۔ مکرر لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور دفعہ ہذا ۱۸۲ و ۱۷۷ تعزیرات ہند میں یا بدفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند میں بین فرق نیت نقصان پہنچانے یا اختیار جائز سرکاری ملازم کے نفاذ کی ہوتی ہے۔ اور یہ دفعہ ۱۸۲ میں اطلاعدہی لازمی قرار نہیں دی گئی ہے۔ اور بدفعات ۴۴ و ۴۵ ضابطہ فوجداری اطلاع دہی لازمی ہیں جسکا ترک کرنا یا راست نما دینا بدفعہ ۱۷۶ و ۱۷۷ تعزیرات ہند قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا قانوناً اطلاع دینا فرض ہونا۔
(۲) ملزم کا دانستہ یا باور کرنے کی وجہ رکھکر راست نما اطلاع دینا (۳) اور یہ اطلاع سرکاری ملازم کو بہم پہنچانا ہو (۴) اطلاع کا جھوٹا ہونا ضروری ہے۔

کسی دفعہ کی رُو سے لائق سزا ہوتا۔ اور لفظ "مجرم" میں ہر شخص داخل ہے۔ جو کسی ایسے فعل کا مجرم ظاہر کیا جاوے۔

ابتدائی ضابطہ جرم دفعہ ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً سمن جاری ہوگا۔ اور جرم قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز مجسٹریٹ درجہ اوّل یا درجہ دوئم ہے۔ اور ضمن اول دفعہ ہذا میں تجویز سرسری کی جاسکتی ہے اور زیر دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری اجازت مطلوب ہوگی۔

شرح تشریح تحت دفعہ ہذا حسب دفعہ ۵ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۹۴ء کی رُو سے ملحق کی گئی ہے۔ اور الفاظ حسب دفعہ ۷ ضمن ۵ ریگیولیشن ۳ سنہ ۱۸۲۱ء مجموعہ بنگال تمثیل ب۔ تحت دفعہ ہذا بموجب ریگیولیشن ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۸۶۲ء منسوخ کئے جا کر دفعہ ۴۵ ضابطہ فوجداری میں ذمہ داری عائد کی گئی ہے۔ اور ذمہ داری قانونی مندرجہ اطلاعدہی سرکاری ملازم اس صورت میں قابل مواخذہ ہوگی۔ جب کہ قانوناً اس سرکاری ملازم پر کسی امر کی نسبت یا کسی ارتکاب جرم کی اطلاعدہی لازمی قرار دی گئی ہو۔ بصورت عدم ذمہ داری اطلاعدہی قابل مواخذہ فوجداری نہ ہوگی"۔

دفعہ ہذا تمثیل دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند دو حصص پر منقسم ہے۔ حصہ اول دفعہ ہذا میں ابتداً سمن جاری ہوگا۔ اور تجویز سرسری کیا جاسکتا ہے۔ اور حصہ دوئم حسب جنی دفعہ ۴ ضمن ث قابل اجرائے وارنٹ ہے"۔

واضعان قانون نے بہ تحفظ آسائش عامہ و اصول انسداد جرائم ہر شخص پر ذمہ داری قانونی اطلاعدہی ادادہ ارتکاب جرم یا ارتکاب جرم با ٹھگ یا سازقان یا مجبر یا مفرور یا مشتہرہ قیدیان کی آمد یا گذرنے یا دیگر امور انسداد طلب کی بابت حسب دفعہ ۴۴ و ۴۵ ضابطہ فوجداری عام و خاص لوگوں پر عائد کی گئی ہے۔ کہ قریب تر عہدہ دار پولیس یا مجسٹریٹ کو اطلاع دیں۔ اور ترک اطلاعدہی زیر دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور اسی اصول پر زیر دفعہ ۴۲ ضابطہ فوجداری عدم امداد دہی زیر دفعہ ۱۸۷ تعزیرات ہند ذمہ داری قانونی عائد کی گئی ہے۔ اور بہذا بدفعہ ۵۶۵ ضابطہ فوجداری ضمن ۴ انکار یا غفلت مطابعت قواعد پر بدفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند قابل سزا ٹھیرایا گیا ہے۔ اور اسی لحاظ سے بدفعہ ۵۹ ضابطہ ہر شخص کو جرائم ناقابل ضمانت و قابل مداخلت پولیس یا مجرم اشتہاری کے جب کہ

ملزم نے دیا ہے۔ وہ جگہ اندر اختیار سماعت عدالت ہے۔ اور دوسرا مقام جہاں افسران کے پاس درخواست بھیجی گئی تھی۔ وہ مقام اختیار سماعت نہیں رکھتا ہے۔ ورنہ حسب دفعہ ۱۷۹ ضابطہ فوجداری یہ نتیجہ فیصل کیا جا سکتا ہے۔ درخواست ملزم منظور کی جا کر بعدالت مجاز اختیار سماعت کاغذات بھیجے گئے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۶۰۹ مدراس انڈین کیس جلد ۷۸ صفحہ ۴۳۸ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۳ء مدراس صفحہ ۵۰۔ ۴۵ مدراس صفحہ ۹۳۹ ۸۔ ۱۶ مدراس لا ویکلی صفحہ ۳۲۵۔ ۴۳ مدراس لا جرنل صفحہ ۵۷۴۔ ۳۱ مدراس لا ٹائمز صفحہ ۲۹۳ ۱۹۲۳ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۵۰۔ ۵۹۔

(۳) مسمی گنگا ساگر شاہ بہادر نے انکم ٹیکس افسر کے پاس غلط راست نا آمدنی کے حسابات دکھلائے تھے جس کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بدفعہ ۱۷۷ تعزیرات ہند بشمول دفعہ ۵۲ انکم ٹیکس ایکٹ ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی تھی۔ جس کا اپیل سیشن جج نے نامنظور کر کے حکم سزا قائم رکھا تھا۔ ملزم کی جانب سے الہ آباد ہائیکورٹ میں اپیل اور گورنمنٹ ایڈوکیٹ کی طرف سے نگرانی ایزادی سزا کی درخواست پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جب و قعات پر حکم سزا جرمانہ کیا جاوے۔ تو ضروری نہیں ہے۔ کہ سزائے جرمانہ انتہائی دی جاوے۔ اور یہ صورت ایسی نہیں ہے۔ کہ اس کی نوعیت کو سنگین تصور کیا جاوے۔ اور ہمیشہ ایسا حکم صادر کرتے وقت عدالت کو غور کر کے حکم دینا چاہیئے۔ اپیل و نگرانی نامنظور کی گئیں۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۱ صفحہ ۹۸۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۳۳۵ سنہ ۱۹۳۰ء آل انڈیا جرنل صفحہ ۲۶ سنہ ۱۹۲۹ء کریمنل کیسز صفحہ ۲۴۴ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء الہ آباد صفحہ ۹۱۹۔

(۴) ایک شخص جو سرکاری ملازم کو جھوٹی اطلاع دیتا ہے۔ وہ زیر دفعہ ۱۷۷ تعزیرات ہند قابل سزا نہ ہوگا۔ کیونکہ اس کو اطلاع دینا فرض نہیں ہے۔ اور جب شخص کو بذریعہ نوٹس حسب دفعہ ۲۲ ضمن ۲ انکم ٹیکس ایکٹ نہیں دیا گیا ہے۔ کہ اس نے جھوٹی راست نا اطلاع دی ہے۔ اس پر ذمہ داری دفعہ ۱۷۷ تعزیرات ہند عاید نہ ہوگی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۷۶ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۲ صفحہ ۶۸۲۔ ۷ رپورٹ لاہور صفحہ ۳۱۹۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۴ء لاہور صفحہ ۵۴۔ ۳۵ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۵۴۴ سنہ ۱۹۳۴ء کریمنل کیسز صفحہ ۹۲۴ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء لاہور صفحہ ۶۲۶۔

(۵) زیر دفعہ ۱۷۷ تعزیرات ہند شخص جھوٹی اطلاع بذریعہ پولیس افسر کو کسی قانون کے مطابق

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص ملزم پر جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں شخص کے قتل عمد کی اطلاع راست نما جھوٹی جانتے ہوئے (یا باور کرتے ہوئے) فلاں تھانہ کے مہتمم پولیس سٹیشن (یا مجسٹریٹ متعلقہ کو دی ہے کہ مسمی مذکور برض ہیضہ فوت ہوا ہے۔ جس اطلاع کا ثبوت دینا قانوناً تمہارا فرض تھا۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۷۷ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔"

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) ایک شخص نے اپنے زندہ باپ کے فوت ہو جانے کی اطلاع افسر مال کو دی۔ کہ اس کے نام اراضی دفصل دہان کا انتقال کر دیا جاوے۔ بدوران دریافت ثابت ہوا۔ کہ اطلاع جھوٹی دی گئی ہے۔ جس کو بمنشائے دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند عدالت مجاز سے سزا دی گئی تھی۔ ملزم کا حسب قاعدہ اپیل پیش ہو کر ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزم حسب منشائے دفعہ ۱۹۹ یا ۱۷۷ یا ۱۹۳ تعزیرات ہند قابل سزا نہیں ہے۔ بلکہ یہ جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند ہے لیکن نگرانی میں جرم دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند بغیر منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری عمل کے جانے سے تبدیل نہیں کیا جا سکتا ہے۔ جس کی ابتداً منظوری ضروری تھی۔ ملزم بری کیا گیا۔ انڈین کیسز جلد ۲۵ صفحہ ۵۱۵۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۵ صفحہ ۶۰۳۔ ۲۷۸ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۹۱۴ ۸۔ برما لا ٹائمز صفحہ ۸۲۔

(۲) ایک مقدمہ میں ایک شخص نے انکم ٹیکس کے متعلق راست نما جھوٹا بیان کیا تھا۔ اور اس کے خلاف بجرم دفعہ ۱۷۷ تعزیرات ہند عملی کارروائی کرنے کے لئے اسسٹنٹ تحصیلدار نے رپورٹ کی تھی۔ اور بمنشائے دفعہ ۴۰ ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۹۱۸ء انکم ٹیکس زیر دفعہ ۱۷۷ تعزیرات ہند عمل کیا گیا تھا۔ اور ایک درخواست ملزم نے افسر مال کے روبرو زیر دفعہ ۲۱۔ انکم ٹیکس نہیں کی تھی۔ اور یہ درخواست کوٹا پٹنام ضلع سنجود میں دی گئی تھی۔ چنانچہ ملزم کی درخواست مدراس ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جس مقام پر اول جھوٹا راست نما بیان

ہیں۔ کیونکہ باب بست و دوم دفعات ۲۰۰ لغایت ۲۶۵ ضابطہ فوجداری کا عمل درآمد نہیں ہے۔ اور سرکاری ملازم متعلقہ سے منظوری قبل از اجرائے کارروائی مطلوب ہے۔ اور اگر کوئی ملازم سرکاری جس کے روبرو انکار حلف یا اقرار صالح سے کیا گیا ہو۔ اس کے خلاف کارروائی کرنا چاہے۔ تو زیر باب ۳ دفعات ۴۷۶ لغایت ۴۸۷ ضابطہ جیسا کہ موقعہ ہو عمل کرے گا۔

شرح

بدفعہ ہذا حلف یا اقرار صالح کرنے سے انکار کرنا قابل سزا ہے۔ اور سرکاری ملازم میں وہ جملہ اشخاص داخل ہوں گے۔ جن کو قانوناً حلف یا اقرار صالح کرانے کا زیر دفعہ ۴ قانون حلف اختیار حاصل ہے۔ اور جب کسی مجسٹریٹ یا جج کے روبرو حلف اٹھانے سے جب کہ تحت دفعہ ۶ قانون حلف وہ مستثنیٰ نہ ہو انکار کرے تو یہ انکار تحقیر عدالت جرم متصور ہو کر دفعہ ۲۲۸ تعزیرات ہند قبل از برخاست عدالت سرسری کارروائی کے بعد منشائے دفعہ ۴۸۰ ضابطہ دو صد روپیہ تک جرمانہ و بعدم ادائے جرمانہ قید محض ایک ماہ تک کا حکم دیا جا سکتا ہے۔ اس کے متعلقہ احکام قانونی دفعہ ۴۸۰ لغایت ۴۸۷ ضابطہ فوجداری میں درج ہیں۔ اسلئے جیسی کہ صورت ہو عمل کرنا چاہیئے۔

اور چونکہ حسب دفعہ ۶ قانون حلف عنا سنہ ۱۸۷۳ء گواہان و ترجمان و اہل جیوری عام اس سے کہ وہ ہندو ہو۔ یا مسلمان ہو۔ جب کہ ان کو حلف اٹھانے سے بلحاظ عقائد خود اعتراض ہو۔ تو وہ بجائے حلف کے اقرار محض کریں گے۔ اور عدالت اس کو حلف یا اقرار صالحہ کیلئے قانوناً مجبور نہیں کرسکتی ہے۔ لیکن اگر وہ اقرار محض کرنے سے انکار کرے۔ تو وہ بمنشائے دفعہ ۵۱ تعزیرات ہند و نیز حسب معنی دفعہ ۱۵ قانون حلف مذکور بدفعہ ۱۷۸ و ۱۸۱ تعزیرات ہند لفظ حلف کے بعد لفظ یا اقرار کا بھی اس میں شامل تصور ہو کر ذمہ داری قانونی اس شخص پر عائد کی جاوے گی۔ اور نابالغ جو حلف کی نوعیت کو نہیں سمجھتا ہے اس کا اقرار محض کافی سمجھا گیا ہے۔ اور قانوناً کسی گواہ کو اس کے بیٹے کا بازو پکڑ کر یا شوالہ یا مسجد میں لے جا کر یا مقدس کتاب اٹھا کر بیان کرنے کے لئے مجبور نہیں کیا جائیگا۔

امتیاز بلفظ حلف و اقرار صوالح و اقرار محض

لفظ حلف کا مفہوم یہ ہوتا ہے۔ کہ گواہ اپنے بیان کے صدق و کذب کو اس برتر ہستی ذو الانتقام سمیع البصیر کے انصاف پر چھوڑتا ہے۔ جو صادق کو معزز اور کاذب کو معذب کر دیتا ہے۔ اور اقرار صوالح میں گواہ خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہے۔ کہ جو کچھ

پابند نہیں ہے۔ کہ وہ اطلاع پولیس کو سچی دیوے۔ اس لئے جو شخص جھوٹی یا راستی نما اطلاع پولیس کو دیتا ہے۔ وہ زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند قابل مواخذہ ہوتا ہے۔ اور کسی مقدمہ کو زیر دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند لانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ قانوناً اس کا فرض اطلاع دینا قرار دیا گیا ہو۔ چنانچہ ایک مقدمہ میں مکھیا گاؤں کا ایک لڑکی کو نکال کر لے گیا تھا اور اور اس کے بعد اس نے پولیس تھانہ کو یہ اطلاع کی کہ وہ لڑکی جو نکالی گئی تھی۔ مر چکی ہے۔ جس پر جرم دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند عائد کیا جا کر سزا دی گئی تھی۔ مگر الہ آباد ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ حسب دفعہ ۴۵ ضابطہ فوجداری ضمن دکھیا پر ذمہ داری اطلاع دہی لازمی نہیں ہے۔ اس لئے ہد فعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند حکم سزا قابل تنسیخ ہے۔ اور حکم سزا منسوخ۔ اور ملزم بری کیا گیا۔ کرمینیل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۵۷ الہ آباد سنہ ۱۹۳۷ء۔ انڈین کیس جلد ۱۶۵ صفحہ ۹۶ سنہ ۱۹۳۷ء الہ آباد۔

حلف اٹھانے یا اقرار صالح کرنے سے انکار کرنا جب کہ کوئی سرکاری ملازم اس کا باضابطہ حکم دے

دفعہ ۱۷۸:۔ جو کوئی شخص سچ سچ بیان کرنے کے لئے حلف اٹھانے یا اقرار صالح کرنے سے اس حال میں انکار کرے۔ جب کہ کوئی ایسا سرکاری ملازم اس کو حلف اٹھانے یا اقرار صالح کرنے کا حکم دے۔ جو حلف اوٹھانے یا اقرار صالح کرنے کیلئے حکم دینے کا قانوناً مجاز ہے۔ تو اس شخص کو قید محض کی سزا دی جائیگی۔ جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً سمن جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوئم ہے۔ اور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے لیکن عموماً حکومت رو سا ریں فرد جرم لگا کر عمل کرتے

مذکور اعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک شخص سلمان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شاہ پور کی عدالت میں گواہ تھا۔ اُس کو کلمہ اسلامی پڑھکر شہادت ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ اُس نے کچھ کلمہ پڑھکر شہادت ادا کی۔ مگر ضروری امور کو چھوڑ گیا تھا عدالت نے مکرر سہ کرر پورا کلمہ پڑھ کر شہادت دینے کو کہا۔ جس نے انکار کر دیا جس کو زیر دفعہ ۴۸۰ ضابطہ پچیس ۲۵ روپیہ جرمانہ کیا گیا۔ ملزم کی درخواست پر ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا کہ زیر دفعہ ۶ قانون حلف گواہان اس جیوری وغیرہ جہاں جو ہندو یا مسلمان ہوں حلف اٹھانے سے مستثنیٰ کئے گئے ہیں اور چونکہ کلمہ پڑھنا مطابق نمونہ دفعہ ۷ قانون حلف نہیں ہے۔ اس نے مسلمان گواہ کا اثبات جرم بدفعہ ۱۷۸ جائز نہیں ہے۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور انڈین لاء رپورٹ جلد ۱۰۔ الہ آباد صفحہ ۲۰۶ کا حوالہ دیا گیا پنجاب ریکارڈ عنہ ۲۱ سنہ ۱۹۰۳ء

سرکاری ملازم کو جو سوال کرنے کا اختیار رکھتا ہے جواب دینے سے انکار کرنا

دفعہ ۱۷۹:۔ کوئی شخص جب کہ کسی امر کی نسبت کسی سرکاری ملازم سے سچ سچ بیان کرنا قانوناً واجب ہو کسی ایسے سوال کے جواب دینے سے انکار کرے جو وہ سرکاری ملازم اس سرکاری ملازمی کے اختیارات جائز کے نفاذ میں اُس امر کی نسبت اُس سے پوچھے تو اس شخص کو قید محض کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتدا ًسمن جاری ہوگا اور قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور بمنشائے دفعہ ۴۸۰ ضابطہ جس ملازم جج کے روبرو ارتکاب جرم ہوا ہو تجویز سزا بہ تحقیر عدالت دفعہ ۲۲۸ تعزیرات ہند ۲۰۰ صد روپیہ جرمانہ تک یا بعدم ادائے جرمانہ قید محض ایک ماہ تک کا حکم

وہ جانتا ہے۔ وہ بالکل سچ کہیگا۔ اور سوائے سچ کے اور کچھ نہ کہیگا۔ اس کا مفہوم وحقیقت بھی قریباً حلف جیسا ہوتا ہے۔

اقرار محض میں خدا اور اعتقاد ہستی باری تعالےٰ کو درمیان میں نہیں لایا جاتا ہے۔ بلکہ اس بیان کی سچائی کو گواہ کے اختیار پر چھوڑا جاتا ہے۔ گو نتیجہ اس کا وہی ہوگا جسکی صراحت بسطور مذکور کی گئی ہے۔ لیکن بظاہر عدالت میں ان الفاظ کے استعمال کے لئے وہ قانوناً مجبور نہیں کیا گیا ہے۔ کیونکہ مذہبی عقائد کے لحاظ سے بہت سے لوگ خدا کی ہستی کو نہیں مانتے ہیں۔ ان کو دہریہ یا ناستک کہا جاتا ہے۔ لیکن حسب دفعہ ۱۷۸ تعزیرات ہند بمنشائے دفعہ ۱۵ قانون حلف نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ء بصورت انکار گواہ ذمہ داری قانونی سے سبکدوش نہیں ہوسکتا ہے۔

اور ملزم پر حلف یا اقرار صوالیح وغیرہ کی ذمہ داری قانونی بمثل دیگر شخص عائد نہیں ہوتی ہے۔ اور نہ تحت دفعہ ۱۳۲ قانون شہادت وہ کسی سوال کے جواب کے لئے مجبور کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ وہ گواہ نہیں ہوتا ہے۔ تاوقتیکہ بمنشائے دفعہ ۳۳۷ ضابطہ فوجداری بوعدہ معافی اس کو گواہ سلطانی نہ قرار دیا جاوے۔ اس وقت تک وہ بمنشائے دفعہ ۱۳۲ قانون شہادت گواہ ہونے کا مجاز ہوتا ہے۔ اور کوئی حکم اثبات جرم شہادت شریک جرم پر ناجائز نہ ہوگا اور جن حکومتوں میں دفعات ۲۰۰ لغایت ۲۶۵ ضابطہ فوجداری پر عمل نہیں ہے۔ وہاں تجویز فرد قرار داد جرم حسب قاعدہ عمل کیا جاتا ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) سرکاری ملازم کا حلف یا اقرار صوالیح کرانے کا قانوناً مجاز ہو۔ (۲) سرکاری مجاز نے ملزم کو حلف اُٹھانے یا اقرار صوالیح یا اقرار محض کرنے کے لئے حکم دیا ہو۔ (۳) ملزم کا حلف یا اقرار صوالح مطلوبہ اُٹھانے سے انکار کرنا۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص نے بایام وتاریخ ومقام فلاں بعدالت مجاز فلاں بمقدمہ فلاں عدالت کا حکم دینے پر اقرار صوالح کرنے سے انکار کیا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۷۸ تعزیرات ہند ہو ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ فلاں کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم

فوجداری یا کسی تاوان یا سزائے ضبطی عاید ہونے کا احتمال ہو۔ باقی جملہ سوالات کا جواب راست دیوے "

اور زیر دفعہ ۱۳۲ المحولہ صدر قانون شہادت ان صورتوں میں۔ کہ جن میں کوئی گواہ برضی خود کسی سوال کا جواب دے۔ اور جن میں وہ جواب دینے پر مجبور کیا جاوے امتیاز ہے۔ چنانچہ نام بُردہ کو حفاظت قانونی موخر الذکر صورت میں ان سزا آمیز جوابات میں عطا کی جاتی ہے کہ جنکی نسبت گواہ متعذر ہو۔ یا جن کی نسبت اُس نے استدعا معافی کی ہو۔ اور لبعد ازاں وہ عدالت سے جوابات کے دینے پر مجبور کیا گیا ہو۔ اور بغیر عذر و استدعا معافی برضی خود سوال کا جواب اس کو محفوظی عطا نہیں کرتا ہے۔ اور بصورت مجبوری بھی اگر وہ گواہ جھوٹا جواب دے۔ تو وہ جُرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند سے سبکدوش نہ ہوگا۔

اور نہ اس کے معافی دوران تفتیش پر کوئی ذمہ داری جُرم دفعہ ۱۸۲ یا ۲۱۱ یا ۲۰۳ یا ۵۰۰ تعزیرات ہند عائد ہوتی ہے۔ اور یہ بیانات مطابق پولیس رُول افسر تفتیش کنندہ کی اپنی معلومات کا اظہار ضمن پولیس میں کیا جاتا ہے۔ اور جہاں کوئی بیان بھی لکھ لیا ہو۔ تاہم وہ صحیح بیان کرنے کے لئے مجبور نہیں ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) سرکاری ملازم بہ حیثیت منصب قانوناً بیان لکھنے و سوال کرنے کا مجاز ہو (۲) ملزم صحیح صحیح بیان کرنے کا پابند ہو۔ (۳) ملزم نے سوال کا جواب دینے سے انکار کیا ہو (۴) سوال سرکاری ملازم نے قانونی اختیار کے اندر کیا ہو۔

فرد قرارداد جُرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص ملزم پر الزام جُرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص مُلزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مجسٹریٹ (عدالت دیوانی جیسا کہ صورت ہو درج کی جاوے۔) کے روبرو بمقدمہ فلاں سوال کا جواب دینے سے انکار کیا ہے۔ جس سے تم مُرتکب جُرم دفعہ ۱۷۹ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز جُرم مذکور بعدالت مذبور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک ملزم نے مدراس پنچایت کے روبرو حاضر ہو کر مقدمہ کی تحقیقات میں جبکہ ملزم پر جُرم کا الزام لگایا گیا تھا۔

دیا جا سکتا ہے۔ اور اُس کے متعلق احکامات بدفعات ۴۸۰ لغایت ۴۸۷ ضابطہ ہیں اور دوسری صورت میں قابل تجویز مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوئم ہے۔ اور بموجب دفعہ ۱۹۵ ضابطہ سرکاری ملازم متعلقہ سے منظوری مطلوب ہوگی۔ اور سرسری طریق سے تجویز کی جا سکتی ہے۔ لیکن اکثر حکومت رُوسا میں بابت ببست ودوئم تجویز سرسری دفعات ۲۶۰ لغایت ۲۶۵ ضابطہ فوجداری پر عمل درآمد نہیں ہے۔ اس لئے فرد قرار داد جرم لگا کر عمل ضابطہ کیا جاتا ہے۔ اور دیگر صورت میں قابل تجویز پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوئم ہے۔

شرح

بدفعہ ہذا جب گواہ یا دیگر شخص کو سرکاری ملازم کے روبرو صحیح بیان کرنا قانوناً واجب ہو۔ اور کسی سوال ضابطہ کے جواب دینے سے اُس کا انکار قابل سزا قرار دیا ہے۔ لیکن احکامات دفعہ ماقبل و دفعہ ہذا میں اغماض راست بیانی با دائے شہادت یا بہ سلسلہ سوال سچا جواب دینے سے انکار کرنے کا انسداد کیا گیا ہے۔ تا ہر دو صورت سے اصلیت واقعہ مخفی نہ رہے اور نقص انصاف نہ ہووے۔ چنانچہ اسی اصول عدالت و تنظیم حکومت و تمدن دنیا کو ملحوظ رکھتے ہوئے بدفعات ۱۲۱ لغایت ۱۲۷ و ۱۲۹ قانون شہادت ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء میں بعض امورات کے اظہار کو قانوناً مستثنے قرار دیا گیا ہے۔ لیکن دیگر صورتہائے میں زیر دفعہ ۱۳۲ بالضمام دفعہ ۱۴۷ قانون شہادت جب کہ سوال کسی امر تنقیحی یا امر متعلقہ مقدمہ کی کسی کارروائی عدالت فوجداری یا دیوانی میں دریافت طلب ضروری ہو۔ تو گواہ سوال مستفسرہ کے جواب دینے پر محض اس وجہ سے معذور نہ ہوگا۔ کہ اس سوال کا جواب اسکو مجرم بنا دیگا یا کسی قسم کی سزا یا تاوان صراحتاً یا من وجہ اسکو مستوجب قرار دیگا۔ اور جب امر مذکور زیر گواہوں کے جواب کے سزا آمیز نتائج سے استدعا معافی کرے۔ تو جو ذمہ واری قانی جرم اُس پر عائد ہوتی ہو۔ اُس سے وہ محفوظ رہے گا۔ بشرطیکہ اُس نے راست گوئی سے کام لیا ہو۔ ورنہ وہ جھوٹی گواہی دینے کی علت میں زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا۔

اور جب کوئی اطلاع خودکشی یا کسی مرگ اتفاقی یا جانور یا کل یا کسی حادثہ یا کسی شخص کے ہاتھ سے ہلاک ہونے یا بحالت مشتبہ کے تھانہ میں پہونچتی ہے۔ تو مہتمم پولیس سٹیشن بموجب دفعہ ۱۷۵ ضابطہ فوجداری دو یا زیادہ اشخاص واقف حالات مقدمہ کو بدوران تفتیش طلب کرتا ہے اور طلبیدہ شخص کو لازم ہے۔ کہ حاضر ہو کر بجز ایسے سوالات کے جواب کے جن سے اس پر ذمہ داری

صفحہ ۲۵۲ سنہ ۱۹۲۶ء لاہور - انڈین کیسز جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۱ ۴ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۴۰۳ -

(۴) بدوران پیشی باب ۱۴ ضابطہ فوجداری کسی گواہ کا بدریافت پولیس افسر سوال کے جواب دینے سے انکار۔ زیر دفعہ ۱۷۹ تعزیرات ہند قابل مواخذہ نہیں ہے۔ ۲۳۰ مدراس صفحہ ۴۵۔ ۲۷ پنجاب رپورٹ صفحہ ۱۹۰۸ - کلکتہ صفحہ ۱۲۱ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء رنگون صفحہ ۲۶ - ۸ رنگون صفحہ ۵۱۱ سنہ ۱۹۳۱ء کریمینل کیس صفحہ ۱۶ - انڈین کیسز جلد ۱۲۹ صفحہ ۳۳۸ - کریمینل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۲۰۱ - ۱۵ آل انڈیا کریمینل رپورٹ صفحہ ۳۰۴ - آل رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء رنگون صفحہ ۹۴ -

(۵) مسمی نرائن گواہ بعدالت سشن ادائے شہادت کر رہا تھا۔ عدالت نے گواہ سے اس شخص مرتکب جرم کی بات پوچھا۔ جیسا کہ دیگر گواہان نے ظاہر کیا تھا۔ گواہ نے بلا عذر انکار کیا۔ اور عدالت کے مکرر دریافت کرنے پر اُس نے آمنیدہ کچھ جواب نہ دیا تھا۔ اور عدالت سشن نے زیر دفعہ ۲۲۸ تعزیرات ہند کمنت الے دفعہ ۴۸۰ ضابطہ فوجداری تحقیر عدالت میں گواہ پر دو صد روپیہ جرمانہ کیا۔ اور بعدم ادائے جرمانہ ایک ماہ قید محض کا حکم تھا۔ جس کا اپیل بعدالت العالیہ الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ بحالات واقعات مقدمہ جرم دفعہ ۱۷۹ تعزیرات ہند کا ارتکاب ہوا ہے۔

جو حکم سزا جرم دفعہ ۲۲۸ تعزیرات ہند بجرم دفعہ ۱۷۹ تعزیرات ہند تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ مگر چونکہ عدالت نے اُس پر توجہ نہیں کی ہے۔ اس لئے حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا جا کر اپیل ملزم منظور کیا گیا۔ کریمینل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۳۴۵ - الہ آباد - انڈین کیسز جلد ۸۴ صفحہ ۷۰۶ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۴۲۹ - ۲۳ آل لاجرنل صفحہ ۱۰۰ - ۴ لاہور آل کریمینل صفحہ ۱۰۴ -

(۶) ایک گواہ سے عدالت نے پوچھا۔ کہ مقدمہ کا کیا نتیجہ ہوا۔ گواہ نے کہا۔ میں نہیں جانتا۔ تو جج عدالت نے بدفعہ ۱۷۹ تعزیرات ہند گواہ کو سزا دی تھی۔ اُس گواہ پر جرح بھی کیا گیا تھا۔ اور اُس نے کہا تھا۔ کہ مقدمہ ڈسمس ہوا تھا۔ الہ آباد ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزم گواہ مقدمہ کے خاص نتیجہ سے واقف نہ تھا۔ جس نے دانستہ سوال کے جواب دینے سے انکار نہیں کیا ہے۔ اور جو سوال عدالت نے کیا تھا۔ اُس نے اس کا مناسب جواب دیا تھا۔ اس لئے حکم عدالت منسوخ

تو اُس نے پنچایت سے کہا کہ اب وہ کچھ جواب نہ دیگا۔ یہ کہکر خاموش ہو گیا پنچایت نے ملزم کے خلاف جرم دفعہ ۱۷۹ تعزیرات ہند کی منظوری کر دی۔ اور ملزم کو سزا ہو جانے پر مدراس ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ پنچایت کو چاہئے تھا۔ کہ ملزم کے خلاف مقدمہ جاری رکھکر تکمیل کریں۔ اور آخر میں حسب قاعدہ فیصلہ کر دیتے۔ اور پنچایت مدراس بموجب ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۹۲۰ء دفعہ ۸۷ بمنشاء حکم نمبری ۲۷۰ سنہ ۱۹۲۲ء رقمزدہ ۲ مارچ سنہ ۱۹۲۲ء مطبوعہ فورٹ سینٹ جارج گزٹ رول ۴۳۷ مقرر ہوئی ہے۔ اس میں گواہان استغاثہ و گواہان ملزم کے لئے وہی ضابطہ ہے۔ جو دیگر عدالت ہائے مدراس کے لئے ضابطہ فوجداری مقرر ہے۔ پنچایت اس مقدمہ کا جس میں ملزم نے جواب دہی الزام کے لئے خاموشی اختیار کی تھی۔ بعد تکمیل فیصلہ کر سکتی تھی۔ محض ملزم کا الزام جرم کی جوابدہی کے لئے خاموشی اختیار کرنا جرم دفعہ ۱۷۹ تعزیرات ہند نہیں ہوتا ہے۔ اور ملزم پابند نہیں ہے۔ کہ جو سوال اُس سے پوچھا جاوے۔ اس کا جواب دیوے۔ اگر وہ جوابدہی کرنا پسند کرے۔ وہ کر سکتا ہے۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۷۴۳ سنہ ۱۹۲۴ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۷۷ صفحہ ۴۲۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء مدراس ۴۰۵۔ ۴۷ مدراس صفحہ ۳۹۶ ۴۶ مدراس لاجرنل صفحہ ۴۰۱۵۔ مدراس ویکلی صفحہ ۲۹۲۔ ۳۴ مدراس لاٹائمز صفحہ ۳۳۱ سنہ ۱۹۲۳ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۱۸۱۔

(۲) ایک مقدمہ میں گواہ نے بدوران جرح ایک سوال مستفسرہ کا جواب نہ دیا جس پر سشن جج نے زیر دفعہ ۱۷۹ تعزیرات ہند کارروائی کے لئے مقدمہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس بھیجدیا۔ جس پر ملزم نے اودھ چیف کورٹ میں نگرانی پیش کر دی جس پر قرار دیا گیا۔ کہ سشن جج کو چاہیے تھا۔ کہ زیر دفعہ ۴۸۳ ضابطہ اس وقت عمل کرنا جب کہ بدفعہ ۴۸۰ ضابطہ کے بموجب عمل نہ کرتا۔ اور سوال جو کیا گیا تھا۔ وہ واقعات مقدمہ مثل کے خلاف غیر معقول تھا۔ اس لئے بمنظوری نگرانی ملزم حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۱۱۲۷ سنہ ۱۹۲۴ء اودھ۔ انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۱۰۵۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء اودھ صفحہ ۲۰۴۔ ۱۱۔ اودھ لاجرنل صفحہ ۳۵۸۔

(۳) جب گواہ سے اُس کے دادا کا نام مجسٹریٹ درجہ اول نے پوچھا۔ تو اُس نے جواب دیا۔ کہ اُس کو یاد نہیں ہے۔ یہ انکار نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اور گواہ بدفعہ ۱۷۹ سزایاب نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ حکم زیر دفعہ ۴۸۰ ضابطہ ہو سکتا ہے۔ اور اگر جواب جھوٹا ہو تو بدفعہ ۱۹۳ عمل کیا جا سکتا ہے۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۵۳۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۷

سرکاری ملازم جو اس شخص کو اس بیان پر دستخط کرنے کے لئے حکم دینے کا قانوناً مجاز ہے۔ اس کو اس بیان پر دستخط کرنے کا حکم دے۔ تو شخص مذکور کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار پانسو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً سمن جاری ہو گا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور اگر زیر دفعہ ۴۸۰ ضابطہ باب ۳۵ کے مطابق عدالت جس میں جرم واقعہ ہوا ہے۔ عمل نہ کرے۔ تو حسب دفعہ ۱۹۵ منظوری قاعدہ کے بعد قابل تجویز مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوئم ہے۔ سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے لیکن جن حکومتیں ایسا ہیں باب بست و دوئم دفعات ۲۶۰ تا ۲۶۵ ضابطہ فوجداری کا عمل درآمد نہیں ہے۔ وہاں فرد جرم مرتب کر کے کارروائی ضابطہ اختیار کی جاتی ہے۔

شرح بدفعہ ہذا کسی شخص کا اپنے بیان قلمبند شدہ پر ایسے سرکاری ملازم کے روبرو جو قانوناً مجاز دستخط کرنے کے حکم دینے کا ہے۔ دستخط کرنے سے انکار کرے وہ شخص قابل سزا ہے۔ چنانچہ عموماً گواہوں کے بیانات اور ملزم کا اقبال زیر دفعہ ۱۶۴ و ۳۶۴ و ۳۰۳ ضابطہ قلمبند ہوتے ہیں۔ اور زیر دفعہ ۱۵۴ ضابطہ جو رپورٹ قابل مداخلت پولیس پر مہتمم پولیس سٹیشن اطلاع دہندہ کے دستخط کراتا ہے۔ چنانچہ جو گواہ یا ملزم اپنے بیان قلمبند شدہ کو سنکر دستخط کرنے سے انکار کرے۔ وہ زیر دفعہ ہذا قابل سزا ہو گا۔ اور پولیس افسر کے روبرو ابتدائی اطلاع پر رپٹ دہندہ کے دستخط نہ کرنے کی صورت میں اسکی رپورٹ با قاعدہ مجسٹریٹ مجاز کے کرنی ہو گی۔ جو زیر دفعہ ۱۹۰ ضابطہ فوجداری عمل کرے گا۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب ملزم نے بیان قلمبند کرایا ہو۔ (۲) سرکاری ملازم مجاز نے ملزم کو دستخط کرنے کے لئے حکم دیا ہو۔ (۳) سرکاری ملازم کے قانوناً حکم دینے پر ملزم نے اپنے بیان پر دستخط کرنے سے انکار کیا ہو ثابت کی جاوے

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں "

ہے منسوخ کیا جاتا ہے۔ اور ملزم بری کیا گیا۔ سنہ ۱۹۳۴ء آل لاجرنل صفحہ ۷۲۴۔ آل لارپورٹ سنہ ۱۹۳۴ء الہ آباد صفحہ ۶۵۴۔ ۶ رپورٹ آل صفحہ ۱۰۱۵۔ ۳۵ کرمنیل لاجرنل صفحہ ۱۰۳۶۔ ۴ آل ویکلی رپورٹ صفحہ ۴۳۵ سنہ ۱۹۳۴ء کرمنیل کیسز صفحہ ۱۹۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء الہ آباد صفحہ ۱۳۶

(۷) ایک گواہ جب کہ مقدمہ میں بجرح بیان قلمبند کرا رہا تھا۔ اس سے پوچھا گیا۔ کہ مقدمہ کا کیا نتیجہ ہوگا۔ گواہ نے بجائے جواب مناسب دینے کے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں ہے۔ اس پر مجسٹریٹ نے بمنشائے دفعہ ۴۸۰ ضابطہ گواہ پر جرمانہ کر دیا۔ جس کی نگرانی پر الہ آباد ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ گواہ کو مقدمہ کا حال معلوم ہو سکتا تھا۔ اس کا یہ کہنا کہ مجھے معلوم نہیں ہے سوال کے جواب نہ دینے کے معنی لے کر جرم دفعہ ۱۷۹ تعزیرات ہند خیال نہیں کیا جا سکتا ہے بمنظوری درخواست ملزم حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۱۰۳۶ سنہ ۱۹۳۴ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۹ صفحہ ۱۰۶۱ سنہ ۱۹۳۴ء سنہ ۱۹۳۴ء آل لاجرنل صفحہ ۷۲۴۔ آل لارپورٹ سنہ ۱۹۳۴ء الہ آباد صفحہ ۶۵۴۔ ۶ رپورٹ آل صفحہ ۱۰۱۵۔ ۴ آل ویکلی رپورٹ صفحہ ۴۳۵ سنہ ۱۹۳۴ء کرمنیل کیسز صفحہ ۱۹۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء الہ آباد صفحہ ۱۳۶۔

(۸) ایک مقدمہ میں مجسٹریٹ نے موتی لال سے کچھ سوال کئے۔ جب کہ اس کا بیان قلمبند ہوتا تھا۔ موتی لال مستغیث نے جواب دیا۔ کہ اس کے معدے میں تکلیف ہے۔ وہ جواب نہیں دے سکتا ہے جس پر ڈاکٹر کو طلب کر کے موتی لال کو دکھلایا گیا۔ ڈاکٹر نے لکھ دیا۔ کہ اس کو کوئی تکلیف نہیں ہے۔ مجسٹریٹ نے بدفعہ ۴۸۰ ضابطہ زیر دفعہ ۱۷۹ تعزیرات ہند پچاس روپیہ جرمانہ کر دیا۔ ہائیکورٹ الہ آباد میں ملزم کی درخواست پیش ہو کر وکیل ملزم نے بحوالہ فیصلہ ۱۳ بمبئی صفحہ ۶۰۰ ملزم بدفعہ ۱۷۹ تعزیرات ہند استدلال کیا۔ کہ ملزم سزایاب نہیں ہو سکتا ہے۔ قرار دیا کہ حکم سزا درست ہے۔ درخواست نامنظور کی گئی۔ کرمنیل لاجرنل حصہ ۳۶ صفحہ ۶۴۴ سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۳ صفحہ ۹۰۷ سنہ ۱۹۳۵ء آل ویکلی رپورٹ صفحہ ۱۲۳۔ آل لارپورٹ سنہ ۱۹۳۵ء آل صفحہ ۲۹۵ سنہ ۱۹۳۵ء آل لاجرنل صفحہ ۲۹۹ سنہ ۱۹۳۵ء۔ کرمنیل کیسز صفحہ ۲۶۷ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد صفحہ ۲۶۷

بیان پر دستخط کرنے سے انکار کرنا

دفعہ ۱۸۰ جو کوئی شخص اپنے کسی بیان پر جو قلمبند ہوا ہو۔ اس حال میں دستخط کرنے سے انکار کرے۔ جب کہ کوئی

لینے کا اختیاری کسی امر میں صحیح صحیح بیان کرنا قانوناً واجب ہو۔ اُس سرکاری ملازم یا اُس دوسرے شخص سے جس کا اُوپر ذکر ہوا ہے۔ اُس امر کی نسبت کچھ بیان کرے جو جھوٹا ہو۔ اور جس کو وہ جھوٹا جانتا یا باور کرتا ہو۔ یا جس کو وہ سچا باور نہ کرتا ہو۔ تو اُس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جسکی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ جُرم ناقابل مداخلت پُولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا اور قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سشن یا مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔ اور منظوری زیر دفعہ ۱۹۵ ضابطہ عدالت یا سرکاری ملازم متعلقہ ضروری ہے۔

شرح بدفعہ ہذا جو شخص قانوناً کسی سرکاری ملازم کے رُوبرو صحیح صحیح بیان کرنے کا پابند ہو۔ بحلف یا باقرار صالح اس سرکاری ملازم کے روبرو جھوٹھ بیان کرے یا اُس بیان کو جس کو وہ جھوٹھ جانتا یا باور کرتا ہو۔ باجبکہ وہ اسکو سچا باور نہ کرتا ہو۔ اس شخص سے بیان کرے۔ تو وہ شخص بدفعہ ہذا قابل سزا ہوگا۔ اور دفعہ ہذا میں الفاظ حلف یا اقرار صوالح میں لفظ ہر اقرار ملحقہ ئے دفعہ ۵۱ تعزیرات ہند و بمخصوص دفعہ ہذا و دفعہ ۱۷۸ تعزیرات ہند میں حسب معنی دفعہ ۵ قانون حلف ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ء لفظ حلف کے بعد لفظ یا اقرار کا بھی ان میں داخل تصور کیا گیا ہے۔ اس لئے کسی شخص کا بذریعہ حلف یا باقرار صوالح یا باقرار محض بجائے صحیح صحیح بیان کرنے کے دانستہ جھوٹھ بیان کرنا اس پر ذمہ داری قانونی تحت دفعہ ہذا عائد کرتا ہے۔

امتیاز بدفعہ ہذا و دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند و دفعہ ۱۸۷ تعزیرات ہند

دفعہ ہذا میں بحلف یا باقر ار صوالح سرکاری ملازم مجاز کے روبرو جھوٹھ بیان یا اطلاع کرنا ہے۔ اس میں عدالتی کارروائی میں تحریری جھوٹھا بیان داخل کرنا یا غلط اندراج سے حساب پیش کرنا۔ یا کوئی جھوٹی دستاویز بطور شہادت پیش کرنا وغیرہ داخل نہیں ہے۔

اور دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند میں حسب تعریف دفعہ ۱۹۱ تعزیرات ہند جھوٹھی گواہی دینا یا بدفعہ ۱۹۲ تعزیرات ہند

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں عدالت مجسٹریٹ درجہ فلاں میں اپنے بیان پر دستخط کرنے سے انکار کیا ہے ۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۸۰ تعزیرات ہند ہوئے ہو ۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے ۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہارا کیا تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے ۔"

رولنگز آف ہائیکورٹس

جب کہ زیر دفعہ ۳۶۴ ضابطہ بیان پر دستخط کرنے کے لئے حکم دیا گیا ہو ۔ اور ملزم نے دستخط کرنے سے انکار کیا ہو ۔ تو ملزم زیر دفعہ ۱۸۰ تعزیرات ہند قابل سزا ہے ۔ جلد ۱۵ ۔ الہ آباد لاجرنل صفحہ ۲۹۱ ۔ انڈین کیسز جلد ۹۳ صفحہ ۷۰۳ ۔ ۳۶ الہ آباد صفحہ ۴۹۹ ۔ کرمینل لاجرنل جلد ۱۸ صفحہ ۵۵۹ ۔ ۱۵ آل لاجرنل صفحہ ۲۹۱ ۔ انڈین کیسز جلد ۹۳ صفحہ ۷۰۳ ۔

(۲) جب کہ مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۳۴۲ یا ۳۶۴ ضابطہ ملزم کے بیان کے لئے سوالات لکھے ۔ اور ان کے آگے جواب کا نہ ہونا ۔ اور اس پر عدالت کا ایک نوٹ درج ہوگا ۔ کہ ملزم نے سوالات کا جواب نہیں دیا ہے ۔ اور اس پر بھی ملزم نے دستخط کرنے سے انکار کیا ہو ۔ اگر اس طریق سے مثل عدالت نے تکمیل کی ہو ۔ تو قانون چاہتا ہے ۔ کہ ملزم کو اس پر دستخط کرنے چاہئیں ۔ اس لئے تاکہ یہ امر ظاہر ہو وے ۔ کہ جو کچھ وہ بیان کرتا ہے ۔ مساوی طور سے صحیح ہے ۔ اور اگر ملزم دستخط کرنے سے انکار کرتا ہے ۔ تو اسوقت اس میں کوئی شک نہیں ہوگا ۔ کہ وہ تعمیل حکم عدالت میں مزاحمت کرتا ہے تب وہ بدفعہ ۱۸۰ تعزیرات ہند قابل سزا ہے ۔ اور یہ کہ ملزم نے سوالات کا جواب دینے سے انکار کیا یا اس نے آئندہ بیان دینے سے انکار کیا ہے ۔ اس وجہ پر کوئی استثنا نہیں ہے ۔ اپیل ملزم نامنظور ہوا ۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۰۹۸ سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۷ صفحہ ۱۴۶ سنہ ۱۹۳۵ء کرمینل کیسز صفحہ ۶۵۲ ۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۵ء الہ آباد صفحہ ۶۵۲

اس سرکاری ملازم یا شخص سے جو حلف یا اقرار صالح لینے کا اختیار رکھتا ہے ۔ بحلف یا باقرار صالح جھوٹ بیان کرنا

دفعہ ۱۸۱ ۔ کوئی شخص جس کو حلف (یا اقرار صالح) کی رو سے کسی ایسے سرکاری ملازم یا کسی ایسے دوسرے شخص کے روبرو جس کو قانوناً ایسے حلف (یا اقرار صالح)

کی اصلاح کا موقعہ مل چکا ہو، اور اس نے اپنے بیان میں سچے واقعات کی اصلاح نہ کی ہو۔ تو عدالت حسب قاعدہ مواخذہ کرے گی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۵۱۹ سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷ صفحہ ۱۰۱۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء سندھ صفحہ ۲۱۴۔

(۲) جب عدالت کے روبرو بدوران تحقیقات کسی شخص کا جھوٹا ہونا معلوم ہو۔ اور بدفعہ ۴۷۶ ضابطہ مجسٹریٹ مجاز کے حلف دروغی میں کارروائی برخلاف گواہ بھیجے تو اگر فی الواقع اس میں نام گواہان جھوٹ بولنے والوں کے بالتصریح درج نہ ہووے۔ تو نالش بدیں وجہ قابل ڈسمس ہوگی۔ کہ استغاثہ کے اثبات کے لئے کوئی گواہ نہیں ہے۔ اور ملزم کے جھوٹی گواہی دینے کے خلاف یہ امر ٹھیک مثل سے ظاہر ہونا چاہیئے کہ جھوٹی شہادت ملزم نے دی ہے کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۰۸ سنہ ۱۹۲۵ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۹۱۴۔

(۳) پولیس نے ایک ہیڈمین جس کو مجسٹریٹ نے مقرر کیا تھا۔ مجسٹریٹ کے شکایات کی اور گواہ مسمی دیارام پیش کیا۔ دیارام گواہ نے تحریر کرایا۔ کہ مسمی نیالعل ہیڈمین پر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند کی نالش کی تھی۔ جس پر اس کو جرمانہ عدالت سے ہوا تھا۔ یہ بیان گواہ مجسٹریٹ کو جھوٹا ثابت ہوا۔ مجسٹریٹ نے حلف دروغی میں سزا دی۔ ہائیکورٹ الہ آباد سے قرار دیا گیا۔ کہ انتظامی کام کے وقت یہ حکم مجسٹریٹ اگزیکٹو تھا۔ اس لئے مجرم حلف دروغی سزایاب نہیں ہو سکتا ہے۔ ملزم بری کیا گیا۔ اور حکم مجسٹریٹ منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۲۶۴ سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۳ صفحہ ۱۲۳۔

(۴) جب ایک ہی معاملہ کے دو ملزمان نے جھوٹے بیانات کئے گئے ہوں۔ اور ان کی ایک تجویز مشترک کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ جب کسی ایک معاملہ میں دو شخصوں نے بمد نظر مدعا متفقہ بطور مشترک جھوٹے بیانات کئے ہوں۔ تو حسب دفعہ ۲۳۹ ضابطہ فوجداری وہ ایک ہی معاملہ کے جزو ہوں گے۔ اور جب عدالت دیوانی زیر دفعہ ۱۸۱ تعزیرات ہند با ضابطہ عمل کرے۔ تو حسب دفعہ ۴۲۳ ضابطہ فوجداری عدالت اپیل مجاز ہے۔ کہ جرم دفعہ ۱۸۱ تعزیرات ہند کو بجرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند واقعات مقدمہ پر تبدیل کر دے کریمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۵۵۴ ناگپور ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۷ صفحہ ۸۴۵۔

جھوٹی گواہی بنانا داخل ہے۔ اور اس میں بکارروائی عدالت تحریری جھوٹا بیان داخل کرنا یا غلط اندراج حساب یا کتاب یا کوئی جھوٹی دستاویز بغرض استعمال بطور شہادت مرتب کر کے پیش کرنا جرم زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند ہوگا۔ اور اسی واسطے دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند حصہ اول میں سات سال قید تک کی سزا مقرر کی گئی ہے۔ اور بصورت دیگر جھوٹی گواہی دینا یا بنانا زیر دفعہ ۱۹۳ حصہ دوئم قابل سزا ہوگا۔ مثلاً کسی سمن پر جھوٹی اطلاعیابی شخص طلبیدہ کرنا یا صفائی میں بحق ملزم جھوٹی گواہی دینا یا کسی شخص کے نام سے سٹیمپ خرید کر تحریر بنانا وغیرہ زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوگا۔ اور دفعہ ۱۸۱ تعزیرات ہند کا اطلاق نہ ہوگا اور بدفعہ ۱۷۸ تعزیرات ہند محض حلف یا اقرار صوالح کرنے سے انکار کرنا قابل سزا ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) سرکاری ملازم یا کسی اور شخص کا بحلف یا با قرار صوالح بیان تحریر کرنے کا قانوناً مجاز ہونا (۲) ملزم کا بحلف یا با قرار صوالح صحیح بیان کرنے کا پابند ہونا (۳) ملزم کا جھوٹا بیان کرنا جس کو جھوٹا جانتا یا باور کرتا یا اس کو سچا نہ جانتا ہو "

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں شخص سرکاری ملازم کے روبرو باوجود قانوناً بحلف صحیح بیان کرنے کے تم نے دانستہ فلاں جھوٹا بیان تحریر کر دیا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۸۱ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی سماعت کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز جرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک گواہ بدوران کارروائی عدالت نیک نیتی سے غیر صحیح واقعات عدالت میں تحریر کرا دے۔ تو اس سے وہ جھوٹی گواہی دینے کا مجرم نہ ہوگا۔ تاوقتیکہ وہ جھوٹ ارادتاً دھوکا دینے کی نیت سے نہ کہا گیا ہو۔ اور گواہ کے کسی خاص فقرہ پر حصر نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ مجموعتاً کل بیان پر غور کر کے نتیجہ اخذ کرنا چاہیئے۔ اور جب گواہ بدوران تحریر بیان کسی غلط بیان

(ب) زید کسی سرکاری ملازم کو یہ جھوٹی خبر دے کہ بکر کے پاس ایک مخفی جگہ میں نمک ناجائز موجود ہے۔ یہ جان کر کہ خبر جھوٹی ہے۔ اور یہ جان کر کہ اس خبر کے سبب سے بکر کی خانہ تلاشی ہونے کا احتمال ہے جس سے بکر کو رنج پہونچیگا۔ تو زید اُس جرم کا مرتکب ہوگا جس کی تعریف اس دفعہ میں کی گئی ہے۔

(ج) زید کسی اہل پولیس کو یہ جھوٹی خبر دے کہ فلاں گاؤں کے قرب وجوار میں مجھ پر حملہ ہوا۔ اور میں لٹ گیا۔ مگر زید اپنے حملہ کرنے والوں میں سے کسی ایک کا نام بھی نہیں بتاتا ہے۔ مگر یہ جانتا ہے۔ کہ اس کا احتمال ہے کہ اس خبر کے سبب سے پولیس اُس گاؤں میں تحقیقات کرے گا۔ اور تلاشی لیگا جس سے گاؤں والوں کو یا اُن میں سے بعض کو رنج پہونچیگا۔ تو زید اس دفعہ کی رُو سے مرتکب جرم ہوا۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا قابل دست اندازی پولیس نہیں ہے۔ ابتداً سمن جاری ہوگا قابل ضمانت و ناقابل راضنامہ ہے۔ اور قابل تجویز مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے۔ اور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے اور حسب دفعہ ۱۹۵ ضابطہ متعلقہ افسر سے منظوری جہت کارروائی دفعہ ہذا مطلوب ہے۔

اور عموماً دیہی حکمرانوں میں بہ نسبت دیگر دفعات ۲۶۰ لغایت ۲۶۵ ضابطہ فوجداری پر عمل نہیں ہے۔ اس لئے فرد قرارداد جرم مرتب ہو کر ضابطہ کیا جاتا ہے۔

شرح

دفعہ ہذا میں جو شخص سرکاری ملازم کو جھوٹی خبر دے اس کا قانونی اختیار نافذ یا ترک کرا دے یا کسی شخص کو نقصان یا رنج پہونچانے میں استعمال کرا دے۔ زیر دفعہ ہذا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور اطلاع جھوٹی سے کسی شخص کو نقصان یا رنج پہونچ جانا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ محض جھوٹی اطلاع کا سرکاری ملازم کو بہ نسبت مذکور مندرجہ دفعہ ہذا دینا الزام جرم دفعہ ہذا کے لئے کافی ہے۔ دفعہ ہذا ہر سرکاری ملازم کو اطلاع دہی سے متعلق ہے۔ جس کو اختیار کسی شخص کو نقصان یا رنج پہونچانے کا ہو محض پولیس کو یا مجسٹریٹ کو ہی جھوٹی اطلاع کا دینا نہیں ہے۔ اور پولیس کو جب تفتیش سے معلوم ہو جائے کہ اطلاع دہندہ نے جھوٹی خبر دی ہے۔ تو وہ اطلاع دہندہ کے عذرات سماعت کرے گی۔ اور اس کا اندراج مسل میں امر کے کہ اسکو اطلاع کی سچائی کے ثابت کرنے کا موقعہ دیا گیا ہے ضمنی پولیس میں جملہ امورات و عذرات لکھکر بعد اطمینان جو مقدمہ

سرکاری ملازم سے اُس کا اختیار جائز کسی اور شخص کو نقصان پہنچانے کے لیے نافذ کرانے کی نیت سے جھوٹی خبر دینا

دفعہ ۱۸۲:۔ جو کوئی شخص کسی سرکاری ملازم کو کوئی ایسی خبر دے جسکو وہ جھوٹی جانتا یا جھوٹی باور کرتا ہو۔ اور اُس کی نیت ہو۔ یا اِس امر کا احتمال اُس کے علم میں ہو کہ اُس کے ذریعہ سے اُس سرکاری ملازم سے

(الف) کوئی ایسا امر کرائے یا ترک کرائے جس کا کرنا یا ترک کرنا اُس سرکاری ملازم کو نہ چاہیے تھا۔ اگر ان واقعات کا سچا حال جن کی نسبت وہ خبر دی گئی ہے۔ اس کو معلوم ہوتا۔ یا

(ب) اُس کی سرکاری ملازمی کا اختیار جائز کسی شخص کو نقصان یا رنج پہنچانے کے لئے نافذ کرائے۔

تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ایکہزار روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

تمثیلات

(الف) زید کسی مجسٹریٹ کو یہ خبر دے۔ کہ بکر جو ایک عہدہ دار پولیس ہے۔ اور اس مجسٹریٹ کا ماتحت ہے۔ اپنے کام میں غفلت یا بد چلنی کا مجرم ہوا ہے۔ یہ جان کر کہ وہ خبر جھوٹی ہے۔ اور یہ جان کر کہ اُس خبر کے سبب سے احتمال ہے کہ وہ مجسٹریٹ بکر کو موقوف کر دے گا۔ تو زید اُس جرم کا مرتکب ہوگا۔ جس کی تعریف دفعہ ہذا میں کی گئی ہے۔"

باہم جھگڑا تھا۔ جس کے متعلق ضلعدار نے مسٹر بہٹو مسمی منیجر کورٹ آف وارڈس شکایت پیش کردی۔ اور مسمی دیوی چپراسی نے افسر بالا منیجر کورٹ آف وارڈس کے درخواست پیش کی۔ کہ وہ مسمی سورج بلی کے بھائی ضلعدار کے ہمراہ کام نہیں کرے گا۔ ورنہ اسکا استعفا منظور کیا جاوے۔ جس کی تحقیقات کے بعد مسمی دیوی چپراسی کو دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند سزا دیگئی تھی۔ اور عدالت سشن سے حکم سزا بحال رہنے پر الہ آباد ہائیکورٹ میں درخواست ضابطہ پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ درخواست ملزم نالش کی حد تک نہیں پہونچتی ہے۔ کہ ملزم کی نیت فریق مقدمہ کو نقصان پہونچانے کے لئے غلط اطلاع سے اس کے اختیارات کے نفاذ کی نہ تھی۔ اور نہ وجہ اس امر کے باور کرنیکی وجہ اس کے سامنے موجود تھی۔ کہ اس سے نقصان پہونچنے کا احتمال ہے۔ اس لئے ملزم حسب دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کا مرتکب نہیں ہوا ہے۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور دیوی ملزم بری کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۲۵۷ سنہ ۱۹۱۸ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۴۴ صفحہ ۱۳۱۔ ۱۶ آل لاجرنل صفحہ ۱۰۵ء

(۲) ایک شخص کا حقہ چوری ہوگیا تھا۔ اور اس نے دو شخصوں پر شبہ ظاہر کیا تھا۔ اور حقہ کی عدم برآمدگی یا برآمدگی کے سوال کے علاوہ جن پر دو اشخاص پر شبہ ظاہر کیا تھا بجرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند اس کو سزا دی گئی تھی جس کی درخواست قاعدہ کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کا پولیس کو سرقہ حقہ کی رپورٹ کرنا۔ اور دو شخص جن پر شبہ ظاہر کرنے سے حسب معنی دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند جھوٹی اطلاع دینا نہیں ہے۔ جب کہ حقہ کا سرقہ ہونا مسلمہ ہے۔ حکم منسوخ کیا جاکر کارروائی کالعدم قرار دی گئی۔ اور تنقیح رول مقرر کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۶۳۳ سنہ ۱۹۱۸ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۴۴ صفحہ ۳۵۲۔ ۲۲ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۴۷۸۔ ۲۷ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۲۳۰۔

(۳) مسمیان کشن مراری و چیتن لال برادران ایک مکان کے دو حصوں میں جداگانہ طور سے رہائش کرتے تھے۔ بیرونی دروازہ ہر دو کوارٹرز کا ایک تھا۔ بیرونی قفل بعدم موجودگی ہر دو برادران شکستہ تھا۔ مسمی چیتن لعل نے اپنے برادر کشن مراری کے خلاف پولیس مقامی میں سرقہ کی اطلاع دی۔ اور ایک درخواست مجسٹریٹ بالمتعلق کے برخلاف برادر خود پیش کردی جس کے دوران میں راضینامہ پر کاغذات داخل دفتر ہوگئے تھے۔ نہ پولیس مقامی نے زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند برخلاف چیتن لعل نے بواسطت سپرنٹنڈنٹ پولیس مجسٹریٹ ماتعلق کے رپورٹ

اس اطلاع پر زیر تفتیش کیا گیا تھا۔ فارم مطبوعہ ضابطہ پر باقاعدہ اخراج وقوعہ کی رپورٹ بہ توسط سپرنٹنڈنٹ پولیس مجسٹریٹ مجاز متعلقہ کو پہونچیگی۔ اور ایک رپورٹ مقدمہ بعد ازاں شہادات جھوٹی اطلاع بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند اطلاع دہندہ کے خلاف عمل میں لانے کے لئے پیش کرے گی۔ مجسٹریٹ حسب اختیار دفعہ ۵۰۱ ضابطہ فوجداری اطلاع دہندہ کو طلب کرکے اس اطلاع کی صداقت کے عذرات سماعت کرے گا۔ اور بعد اطمینان اس کے خلاف حسب ضابطہ بجرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند عمل کرے گا۔ جہاں باب نسبت دوم دفعات ۲۶۰ لغایت ۲۶۵ ضابطہ کے مطابق عمل نہیں ہے۔ وہاں باب نسبت دفعات ۲۴۲ لغایت ۲۴۹ ضابطہ عدالت عمل کرے گی۔

اور دفعہ ۱۸۲ و دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند تفریق طلب ہیں۔ جن پر ہائیکورٹوں کے فیصلے بھی مختلف ہیں۔ چنانچہ ہر دو دفعات میں جو بالفاظ قانونی امتیاز ہے۔ تحت ۲۱۱ تعزیرات ہند لکھا جا چکا ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا کوئی اطلاع سرکاری ملازم کو دینا (۲) اطلاع جھوٹی ہونا (۳) ملزم کا اطلاع جھوٹی جانتا یا باور کرتا تھا۔ کہ اطلاع سے غالباً سرکاری ملازم کوئی فعل کرے یا ترک کریگا یا کسی شخص کو نقصان پہونچیگا۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ ومقام فلاں مہتمم پولیس سٹیشن پٹیالہ فلاں کو سرقہ جرم دفعہ ۳۸۰ تعزیرات ہند کی جھوٹی اطلاع جانتے ہوئے فلاں شخص کے مرتکب جرم ہونے کی تحریر کرا کر مہتمم پولیس سٹیشن کے اختیارات جائز کا نفاذ شخص مذکور کو نقصان پہونچانے کی نیت سے بطور ناجائز نافذ کرایا ہے۔ جو بصورت سچے واقعات کی معلومات کے نافذ نہ کرتا جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی سماعت کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت ہذا عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

مسمی دیوی چیڑاسی کورٹ آف وارڈ کی مسمی نتھا و دیگر افراد مشورہ بی ضلعدار ملازم کورٹ آف وارڈس سے

ملزم علیہ کے خلاف کسی شہادت کے نہ ہونے کی وجہ سے اُس کو رہا کر دیا تھا۔ اور پولیس نے بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند مُولا کے خلاف تحریک کی جس کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مجسٹریٹ درجہ دویم کے پاس کاغذات کارروائی دفعہ ۱۸۲ کے لئے بھیجدئے تھے۔ مجسٹریٹ درجہ دوئم نے یہ لکھکر کہ جُرم موجودہ دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ہے جس کی سماعت سے وہ معذور ہے اور بلحاظ واقعات جُرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ اس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بوالیسی حکم لکھا کہ بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند عمل کیا جاوے۔ جرم دفعہ ۲۱۱ نہیں ہے جس حکم کی نگرانی الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ بحالات واقعات مقدمہ کارروائی عدالت کا بند ہو جانا۔ اس امر کا مانع نہیں ہے۔ کہ پولیس کو زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند سے باز رکھا جاوے۔ چنانچہ کارروائی دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند پر عمل کیا جاوے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۳۱ سنہ ۱۹۱۹ء الہ آباد۔ انڈین کیسیز جلد ۹ صفحہ ۹۸۔ ۱۷۔ آل لا جرنل صفحہ ۳۲

(۶) ایک شخص نے مجسٹریٹ کو درخواست کی۔ کہ اُن کو چند اشخاص سے خطرہ ضرر ہے پولیس کی معرفت تفتیش کا حکم فرمایا جاوے۔ مجسٹریٹ کی تحقیقات سے معاملہ جھوٹا بیان ہوکر زیر دفعہ ۲۰۷ ضابطہ مجسٹریٹ نے عمل کیا۔ جس کی نگرانی سشن و ہائیکورٹ پٹنہ سے بدیں حکم نامنظور کی گئی۔ کہ مجسٹریٹ کا عمل قانوناً درست ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۲ سنہ ۱۹۱۹ء پٹنہ۔ انڈین کیسیز جلد ۵۳ صفحہ ۱۸۲۔

(۷) ایک شخص کو بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند اس بنا پر سزا دی گئی تھی۔ کہ اس نے جھوٹی اطلاع ایک ناقابل دست اندازی جرم کی پولیس مقامی کو دی تھی جس کی نگرانی الہ آباد ہائیکورٹ میں باضابطہ پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ جُرم ناقابل دست اندازی کی رپورٹ پولیس کو کرنا جس پر وہ کوئی ایکشن نہیں لے سکتی ہے۔ الزام دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کے لئے ناکافی ہے۔ جب کہ پولیس کی جانب سے کوئی عمل نہیں کیا گیا ہے۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور ملزم کو مخلصی دی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۱ صفحہ ۵۷۶ سنہ ۱۹۲۰ء الہ آباد۔ انڈین کیسیز جلد ۵۷ صفحہ ۹۶۔ لا رپورٹ جلد ۱۔ آل کرمینل صفحہ ۱۲۹۔ ۱۸۔ آل لاجرنل صفحہ ۶۳۶۔ ۲۔ اپر پروونس لا رپورٹ صفحہ ۲۹۶۔

(۸) پنیا لعل میونسپل کمشنر ساڈھورہ ضلع انبالہ نے ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس کو سب انسپکٹر پولیس

پیش کر دی تھی۔ جس پر بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند ملزم کو سزا ہوئی تھی۔ نگرانی حسب دفعہ ۴۳۵ ضابطہ پر الہ آباد ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ موجودہ مقدمہ میں ہم سوال قانونی جرم دفعہ ۱۸۲ یا ۲۱۱ تعزیرات ہند کا فیصلہ کرنا ضروری نہیں سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ہماری رائے میں موجودہ صورت میں جب کہ ہر دو برادران کے جھگڑے ہیں۔ کوئی فائدہ ملزم نے کارروائی سے حاصل نہیں کیا ہے۔ خواہ کشن مراری پر الزام سرقہ کا لگایا نہیں گیا ہے۔ ہم کارروائی فوجداری جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کو منسوخ کرتے ہیں۔ کریمنل لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۳۲۰ سنہ ۱۹۱۸ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۴۶ صفحہ ۱۰۴۱۔ ۱۶ آل لا جرنل صفحہ ۳۴۷۔

(۴) مسمی منوہر لال نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے درخواست کی۔ کہ اس کے مکان کا کرایہ دار قفل لگا کر فرار ہو گیا ہے۔ مکان بغیر مرمت بایام بارش گر جائے گا۔ قفل کھلوانے کا حکم فرمایا جاوے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کارروائی ضابطہ کے لئے اصل درخواست سب انسپکٹر پولیس متعلقہ بھیجدی تھی۔ پولیس مقامی نے درخواست کو جھوٹی کہکر کارروائی بجرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کے لئے تحریک ضابطہ پیش کر دی تھی جس پر وہ شخص بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند سزایاب ہوا تھا۔ الہ آباد ہائیکورٹ میں حسب ضابطہ مقدمہ پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کی درخواست ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ قفل کشائی کے لئے پیش ہوئی تھی۔ جس پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو بحالات صحیح واقعات درخواست پولیس مقامی کو بھیجنے کا نہ تھا۔ اس لئے حسب دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند ضمن ۲ اس نے ان اختیارات کا نفاذ نہیں کرایا ہے۔ جو بصورت دیگر وہ نافذ نہ کرتا۔ اس لئے موجودہ حالات و واقعات پر یہ مقدمہ جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ حکم سزا منسوخ اور ملزم بری کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۵۹۸ سنہ ۱۹۱۸ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۴۷ صفحہ ۹۱۔ ۱۶ آل لا جرنل صفحہ ۲۱۶۔

(۵) مسمی مولا نے پولیس مقامی کو رپورٹ کی۔ کہ کوئی شخص اس کا مال سرقہ کر کے لے گیا ہے۔ اور ایک درخواست مولا نے مجسٹریٹ کے اسی قسم کی پیش کی۔ جو رپورٹ کیلئے پولیس مقامی کو بھیجدی گئی تھی جس پر پولیس نے اطلاع کے جھوٹی ہونے کی رپورٹ کر کے بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کے لئے برخلاف مولا استدعا کی جس پر مسمی مولا نے عدالت میں گواہان تائید واقعہ پیش کرنے کا موقعہ حاصل کیا۔ چنانچہ گواہان کی شہادت قلمبند کر کے بذریعہ سمن ملزم کو بہ تقرر تاریخ طلب کیا گیا۔ اور اس مقررہ تاریخ پر مسمی مولا معہ گواہان حاضر نہ ہوا۔ اور مجسٹریٹ نے

نوعیت جھوٹی اطلاع سے یہ نتیجہ اخذ کرنا چاہیئے۔ کہ ملزم کو اس کے جھوٹے ہونے کا علم تھا۔ یا باور کرنے کی وجہ رکھتا تھا۔ کہ اطلاع جھوٹی ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۳ صفحہ ۱۴۶ سنہ ۱۹۲۲ء اودھ۔ انڈین کیسز جلد ۶۹ صفحہ ۸۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء اودھ صفحہ ۴۔ جلد ۹۔ اودھ لاجرنل صفحہ ۳۲۳

(۱۱) مسمی آتمارام نے اپنے گھوڑے کے آوارہ ہو کر گم ہو جانے کی اطلاع پولیس مقامی میں کی۔ جو دوران تفتیش میں اسپ مسمی چھدامی لعل چچا خود کے پاس آتمارام کا فروخت کرنا ثابت ہوا۔ اور آئندہ چھدامی لعل کا منڈی مویشیان پر ایک شخص خریدار مویشیان کو فروخت کرنا ثابت ہوا تھا جس پر مسمی آتمارام کو مجسٹریٹ نے بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند سزا دی تھی جس کی درخواست باضابطہ الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر بحوالہ ۲۱ کریمنل لاجرنل صفحہ ۵۷۶ و ۵۷۷۔ انڈین کیسز صفحہ ۹۶ خود ملزم نے بحث کی۔ کہ اطلاع آوارگی اسپ پولیس کو ناقابل دست اندازی جرم کی دی گئی تھی جس پر پولیس کوئی اختیارات منصبی خود عمل میں نہیں لا سکتی تھی اس لئے حکم سزا قابل منسوخی ہے۔ ہائیکورٹ الہ آباد سے قرار دیا گیا کہ پولیس کو اطلاع جھوٹی کا دیا جانا صاف طور سے ظاہر ہے۔ اور ملزم جانتا تھا۔ کہ گھوڑا اصل مالک خریدار کے قبضہ سے حاصل کرنے کے لئے پولیس اپنے اختیار کا نفاذ کرے گی۔ اس سے مداخلت کرنا پسندیدہ نہیں ہے مثل واپس کی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۹۸ سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۷۱ صفحہ ۲۱۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۲ء الہ آباد صفحہ ۲۷۲۔ ۴۴ الہ آباد صفحہ ۴۷۶

(۱۲) ایک شخص نے پولیس میں مسمی کمبرن کے خلاف جھوٹی اطلاع خیانت مجرمانہ کی دی تھی بدوران تفتیش اس نے مجسٹریٹ کے استغاثہ کر دیا۔ جو تحقیقات سے جھوٹا ثابت ہوتا تھا۔ اور مجسٹریٹ نے مقدمہ خارج کر کے مبلغ ۵۰ روپیہ مسمی کمبران کو بطور حسب دفعہ ۲۵۰ ضابطہ فوجداری دلا دیا تھا۔ جس کا اپیل حسب ضابطہ لوئر برما چیف کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ اگرچہ حسب دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری منظوری اجرائے کارروائی جرم ضروری ہے لیکن جب کہ نقص انصاف نہ ہوا ہو۔ تو محض ایک بے ترتیبی ہے۔ جس کی اصلاح دفعہ ۵۳۷ ضابطہ فوجداری سے ہو جاتی ہے۔ اسلئے درخواست ملزم نامنظور کی گئی۔ اور حکم عدالت ماتحت قائم رکھا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۵۵۵ سنہ ۱۹۲۳ء لوئر برما۔ انڈین کیسز جلد ۷۴ صفحہ ۲۵۹۔ جلد لوئر برما لاجرنل صفحہ ۲۵۸۔

ساڈھورہ کے خلاف رپورٹ کی۔ کورٹ انسپکٹر نے نوٹ تحریر کی ہے۔ میں اُس کی رشوت کو ثابت کرنے کو تیار ہوں۔ جو درخواست کارروائی ضابطہ کے لئے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو بھیجی گئی تھی۔ اور خان صاحب احمد خاں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ تفتیش کے لئے مامور ہیں جو درخواست کا جھوٹا ہونا ثابت ہو کر زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند پنا لعل مجسٹریٹ مجاز سے سزایاب ہوا تھا۔ چیف کورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ جو بیان ملزم نے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے پاس برخلاف سب انسپکٹر پولیس ساڈھورہ کیا تھا۔ وہ جھوٹا ثابت ہوا ہے۔ اس لئے حکم سزا دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند قانوناً درست ہے۔ درخواست ملزم نامنظور کی گئی۔ کرمینل لا جرنل جلد ۱۲ صفحہ ۸۱۸ سنہ ۱۹۱۱ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸ صفحہ ۸۱۸۔ لاہور صفحہ ۱۴۰۔

(۹) ایک ڈاک کے چپراسی نے اپنے افسران ڈاکخانہ کے پاس برخلاف لچھنداس پٹواری رپورٹ کی۔ اس نے اُس کے فرائض منصبی کی ادائیگی میں اُس کی مزاحمت کی ہے۔ یہ رپورٹ چپراسی پولیس مقامی میں بھیجدی گئی تھی۔ جس کی تفتیش کے دوران میں چپراسی نے رپورٹ دست برداری پیش کر دی۔ کہ رپورٹ جھوٹی تھی۔ جس پر چپراسی کو بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند مجسٹریٹ مجاز کی عدالت سے سزا دی گئی تھی۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حکم سزا بحال رکھا تھا۔ جس کی نگرانی ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر مثل متعلقہ میں کوئی شہادت نہیں ملیگا۔ تم دست برداری دیدو۔ چنانچہ اُس نے پیش کر دی تھی۔ چنانچہ بحالات واقعات مقدمہ لاہور ہائیکورٹ سے باختیارات دفعہ ۴۳۵ و ۴۳۹ ضابطہ فوجداری قرار دیا۔ کہ بعدم موجودگی شہادت اس امر کے کہ ملزم نے دانستہ جھوٹی رپورٹ کی تھی جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند عاید نہیں ہوتی ہے۔ اور ملزم اس امر کا پابند نہیں۔ کہ وہ یہ ثابت کرے۔ کہ رپورٹ جو اس نے دی تھی سچی تھی۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور ملزم بری کیا گیا۔ کرمینل لا جرنل جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۳ سنہ ۱۹۲۱ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۶۲ صفحہ ۳۲۷۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۲ء لاہور صفحہ ۳۱۳۔ پنجاب لا رپورٹ سنہ ۱۹۲۲ء۔ ۲۲ کرمینل لا جرنل صفحہ ۵۳۷ کلکتہ ۷۰۔ لاہور۔ لا جرنل ۳۵۷۔ انڈین کیسز جلد ۱۶ صفحہ ۱۷۱۔ انڈین کیسز جلد ۳۵ صفحہ ۶۹۵۔

(۱۰) جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کے ثبات کے لئے استغاثہ کو چاہیئے۔ کہ بحالات واقعات

معظمہ نے برٹش انڈیا سے خارج ارتکاب جرم کیا ہے۔ جو بحدود برٹش انڈیا بھی جرم ہے
اس لئے زیر دفعہ ۱۸۲ و ۱۹۳ تعزیرات ہند برٹش انڈیا میں ملزمان کو سزا دی جاوے
مجسٹریٹ نے بمنشائے دفعہ ۲۰۱ ضابطہ فوجداری یہ لکھ کر کہ حدود ریاست بڑودہ میں
ارتکاب جرم ہوا ہے۔ درخواست واپس کر دی تھی مستغیث نے بعدالت سشن نگرانی حکم
سیشن مجسٹریٹ پیش کی۔ اور ہمراہ نگرانی سارٹیفکٹ زیر دفعہ ۱۸۸ ضابطہ فوجداری
کیا تھا۔ جو سشن کورٹ سے نامنظور کی گئی۔ چنانچہ درخواست مستغیث بمبئی ہائیکورٹ میں
پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ دفعہ ۴ تعزیرات ہند میں خاص صورت بابت نوعیت جرم بر
ملکہ معظمہ کی دیسی ہندی رعیت کی بابت ہے برٹش انڈیا سے خارج مجموعہ تعزیرات ہند کے
ارتکاب جرم پر برٹش انڈیا میں عمل کیا جاتا ہے۔ لیکن تعزیرات ہند میں کوئی ایسا قانون
نہیں ہے۔ کہ جھوٹی اطلاع و جھوٹی شہادت برٹش حدود سے باہر دینے کی صورت میں
برٹش انڈیا کی عدالت میں مقدمہ سماعت کیا جاوے۔ اور اگر کوئی قانون حلف عدالت
بیرون حدود برٹش انڈیا میں نافذ ہو۔ تو ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ء کی دفعہ ۱۴ و دفعہ ۴ تعزیرات ہند
میں اس کے متعلق صراحت درج نہیں ہے۔ اس لئے جھوٹی شہادت جرم دفعہ ۱۹۳
یا جھوٹی نالش بدفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند عدالت خارج از برٹش انڈیا حدود برٹش انڈیا کی
عدالت میں قابل سماعت نہیں ہے۔ درخواست نامنظور کی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۵۔
صفحہ ۴۳۳ سنہ ۱۹۲۴ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۷۷ صفحہ ۱۸۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء
بمبئی صفحہ ۵۱۔ ۴۸ بمبئی صفحہ ۹۰۷۔ جلد ۲۵ بمبئی لارپورٹ صفحہ ۷۷۲۔

(۱۵) جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کے لئے سرکاری ملازم کو محض جھوٹی اطلاع کا دینا
ہی تکمیل جرم کے لئے کافی نہیں ہے۔ بلکہ اطلاع دہندہ کے علم میں اس اطلاع کا جھوٹا
ہونا لازمی ہے۔ اور یہ امر ضروری نہیں ہے۔ کہ اطلاع دہندہ اس کو باور کرتا ہو۔ لیکن زیر دفعہ
۲۱۱ تعزیرات ہند بغیر کسی وجہ معقول اور بے بنیاد بلا مناسب معقول احتیاط یا ہوشیاری کے
دعوے یا نالش کرنا تکمیل جرم کے لئے کافی ہے۔ اور بحالات مقدمہ مشتبہ کا فائدہ ملزم
کو دیا جانا چاہیئے۔ اس لئے حکم سزا جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ اور
ملزم بری کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۱۳۵۸ سنہ ۱۹۲۴ء سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ
انڈین کیسز جلد ۸۲ صفحہ ۷۱۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء سندھ صفحہ ۱۸۴ جلد ۱۹ سندھ

(۱۳۳) مسمی دیوان چند نے گورنمنٹ مجسٹریٹ لیاور کے درخواست کی کہ دو دکانات اُس کے باپ گوردت سنگھ کی کرایہ پر دی ہوئی تھیں۔ اُس میں میرا سامان ہے کرایہ دار چھوڑ کر مفرور ہو گیا ہے۔ دو دکانات کھلوانے کا حکم دیا جاوے۔ مجسٹریٹ نے پولیس مقامی کو دو کانات کھلوا کر مال متعلقہ کی فہرست تیار کی۔ اور وہ ایک چند ایک شخص کے پاس سامان متعلقہ رکھوا دیا۔ چونکہ یہ اطلاع جھوٹی تھی۔ کیونکہ سنت رام اور گوردت سنگھ کا باہم مقدمہ انہی دو کانات کے متعلق عدالت میں دائر تھا۔ جو بحق سنت رام منفصلہ ہونے پر درخواست سنت رام گوردت سنگھ و دیوان چند کے خلاف بدفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند پیش ہو کر منظور کی گئی تھی۔ لیکن عدالت سشن میں درخواست گوردت سنگھ و دیوان چند پیش ہو کر ظاہر ہوا۔ کہ درخواست سنت رام میں دیوان چند کا نام اجازت کے لئے درج نہ تھا۔ اور گوردت سنگھ کا ابتدائی درخواست دیوان چند میں شامل ہونا ثابت نہ ہوا۔ اس لئے درخواست منظور ہو کر منظوری گورنمنٹ مجسٹریٹ تحت دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری منسوخ کی گئی۔ چنانچہ سنت رام کی درخواست لیا ور جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جب درخواست جھوٹی کسی سرکاری ملازم کے روبرو بغرض نفاذ اختیارات منصبی پیش کی گئی ہو۔ اور خود حکم دینے کا مجاز نہ ہو۔ تو زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند عمل نہ ہوگا۔ اور درخواست ابتدائی میں دیوان چند کی زبانی مجسٹریٹ کو منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری کے لئے کہنے پر استدلال کرنا خلاف واقعہ ہے۔ درخواست نامنظور کی گئی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۴ صفحہ ۴۱۲ سنہ ۱۹۲۳ء لیا ور۔ انڈین کیسز جلد ۷۵ صفحہ ۲۸۹۔

(۱۴۰) ایک مقدمہ میں فریقین دو شخص سنگھ رعیت ملکہ معظمہ مقام دیارا علاقہ ریاست برودامیں گئے ہوئے تھے۔ وہاں ایک فریق نے مسمی نگینہ داس ہمراہی پر جرم دفعہ ۴۵۶ تعزیرات ہند کی نالش عدالت برودہ میں کر کے گواہان ہمراہیان میں سے تائیداً شہادت قلمبند کرائی تھی۔ مجسٹریٹ برودہ نے ملزم کو بری کر دیا۔ اور حسب درخواست فریق کارروائی جرم دفعہ ۱۸۲ و ۲۱۱ و ۱۹۳ تعزیرات ہند کے اجرائے کی منظوری حسب دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری نافذ العمل ریاست دیدی تھی۔ وا پسی مقام صورت علاقہ بمبئی پر مستغیث نے سٹی مجسٹریٹ صورت کے بحوالہ دفعہ تعزیرات ہند رپورٹ پیش کی۔ کہ ملزمان متعلقہ دیسی ہندی رعیت ملکہ

نہ ہو۔ کہ ملزم جانتا یا باور کرنے کی وجہ رکھتا تھا۔ کہ شناخت جھوٹی ہے۔ کرمینیل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۲۵ سنہ ۱۹۲۷ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۷۵۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء کلکتہ صفحہ ۸۷۔ ۴۳۔ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۳۳۰۔ ۷۔ آل انڈیا کرمینیل رپورٹ صفحہ ۷۷۔

(۲۰) الفاظ اطلاع دینا مستعملہ دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کے معنی بالارادہ اطلاع دینا ہی ضروری نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک اطلاع ہو۔ جو کسی معاملہ میں زیر تحقیقات نہ ہووے۔ کرمینیل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۲۷۸ سنہ ۱۹۲۷ء پٹنہ ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۴ صفحہ ۲۱۷ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء پٹنہ صفحہ ۲۵۔ ۹۔ آل انڈیا کرمینیل رپورٹ صفحہ ۴۲۵۔ پٹنہ لاٹائم صفحہ ۴۴۳۔

(۲۱) ایک شخص متعلقہ مقدمہ نے عدالت کو طلبی مثل کے لئے جھوٹی تحریک کی تھی جس کے خلاف زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ سب ڈویژن میں کارروائی فوجداری شروع کی گئی تھی۔ جس کی نگرانی پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم جس نے اپنے درخواست عدالت اپیل میں جھوٹی تحریک کر کے طلبی مثل کرائی گئی ہے۔ اس سے یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ ملزم نے جھوٹی درخواست کے ذریعہ وہ کام کرایا ہے دجو بصورت صحیح معلومات کے عمل میں نہ لایا جاتا۔ کارروائی اجرائے دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند سب ڈویژنل مجسٹریٹ منسوخ کی گئی۔ کرمینیل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۳۱ سنہ ۱۹۲۸ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۹ صفحہ ۸۰۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء صفحہ ۴۷۵۔ ۱۰ آل انڈیا کرمینیل رپورٹ صفحہ ۳۲۰۔

(۲۲) مسمیان شاہ محمد وکرتار سنگھ نے ایک درخواست برخلاف احسان الحق ضلعدار کی رشوت ستانی کے متعلق اگزیکٹیو انجنیر کراناڈویژن لوئر جہلم کنال کے پاس بھیجی۔ کہ تو مقدمات رشوت ستانی ضلعدار مذکور کے خلاف ثابت کئے جائینگے۔ اس کو ضلع معینہ سے تبدیل کر دیا جاوے۔ جس کی محکمانہ تحقیقات کرنیسے درخواست جھوٹی معلوم ہو کر ملزمان کے خلاف بجرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند لگایا گیا تھا۔ اور مجسٹریٹ درجہ اول نے ملزمان کو زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ جن کے اپیل عدالت سشن میں پیش ہو کر بری کئے گئے تھے اور پنجاب اسسٹنٹ لیگل ریممبرنسن ہائیکورٹ لاہور میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ اثبات جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کے لئے محض یہی ضروری نہیں ہے۔ کہ اطلاع فی الواقع جھوٹی

لاء رپورٹ صفحہ ۹۱ -

(۱۶) ایک وکیل قانونی نے تائید منتقلی مقدمہ از عدالت مجسٹریٹ درجہ اول کے دو اشخاص کے بیانات جھوٹے (Affidavit) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پیش کئے تھے۔ جن ہر دو بیانات کنندہ کو بجرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند عدالت سے سزا دی گئی تھی۔ اپیل پر عدالت سشن سے ملزم رہا کئے گئے تھے۔ ہائیکورٹ مدراس میں نگرانی پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جھوٹے بیانات ایفیڈیوٹ جو منتقل مقدمہ کی تائید میں وکیل قانونی نے موکل کی طرف سے پیش کئے تھے۔ وہ حسب معنی جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند داخل نہیں ہوتے ہیں۔ اس لئے برات عدالت سشن درست ہے۔ درخواست نامنظور کی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۱۳۸۲ سنہ ۱۹۲۴ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۸۳ صفحہ ۳۳۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء مدراس صفحہ ۱۲۳ - جلد ۲۰ مدراس لاء ویکلی صفحہ ۶۲۲ -

(۱۷) مقدمات فوجداری میں بدوران تفتیش پولیس کسی گواہ کا باطلاع حسب معنی دفعہ ۱۵۴ ضابطہ فوجداری بمنشائے دفعہ ۱۶۱ ضابطہ غلط بیانی کرنا زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند قابل سزا نہیں ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۵۳۲ سنہ ۱۹۲۵ء - انڈین کیسز جلد ۹۰ صفحہ ۳۱۶ رنگون - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء رنگون صفحہ ۳۴۶ - جلد ۳ رنگوان صفحہ ۵۷۷ - ۳۰۰ لاجرنل صفحہ ۲۶۱ -

(۱۸) جب شخص بمشورہ سازش باہم جھوٹی رپورٹ پولیس میں کریں۔ اور رپورٹ ایک کی طرف سے لکھی گئی ہو۔ تو جس نے رپورٹ تحریر کرائی ہو۔ وہ زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند اور دوسرا ہمراہی سازشی جرم اعانت دفعہ ۱۸۲ مذکور کا مجرم ہوگا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۸۲۲ سنہ ۱۹۲۶ء اودھ چیف کورٹ - انڈین کیسز جلد ۹۵ صفحہ ۵۹۸ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء اودھ صفحہ ۸۴۴ - ۳۰ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۹۶ -

(۱۹) ایک جعلی چک کی وصولی میں ایک شخص نے محض شناخت کی غلطی سے ایک مصنوعی شخص کو مستحق وصولی ہونا سرکاری ملازم کے پاس ظاہر کیا تھا۔ جس پر جرم دفعہ ۱۸۲ و اعانت جرم زیر دفعہ ۱۰۹ تعزیرات ہند کا مواخذہ کیا گیا تھا۔ اور اڈیشنل سشن جج کی رپورٹ پر کلکتہ ہائیکورٹ نے قرار دیا کہ کوئی شخص بہ غلطی سے کسی شخص کی شناخت کی بابت جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند عائد نہیں ہوتا ہے۔ تاوقتیکہ اس امر کی شہادت

پولیس نے تحریک کی تھی۔ اور دوسری طرف بدوران کارروائی تفتیش پولیس اُس شخص نے ایک درخواست مجسٹریٹ کے پیش کی تھی۔ جو عدالت میں جھوٹی ثابت ہو کر اُس کے خلاف کارروائی بدفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند عدالت میں شروع ہو گئی تھی۔ جس کی درخواست نگرانی باضابطہ الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ایک ہی واقعہ کے متعلق دو جرم دفعہ ۱۸۲ و ۲۱۱ تعزیرات ہند متعلق نہیں ہوتے ہیں۔ اور زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند جھوٹی اطلاع دہی پر پولیس کے اختیارات اِسی قسم کی اطلاع بذریعہ نالش مجسٹریٹ کے پیش کرنے پر محدود نہیں ہیں۔ جس میں مداخلت کرنا پسندیدہ نہیں ہے۔ کیونکہ موجودہ مقدمہ میں کوئی استدعا نہیں کی گئی ہے۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۲۱ ۱۹۲۹ء الہ آباد انڈین کیسز جلد ۱۱۴ صفحہ ۱۹۱۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۹ء الہ آباد صفحہ ۳۴۲۔ ۲۶ آل لاجرنل صفحہ ۳۴۳۔ ۵ لارپورٹ آل کریمنیل صفحہ ۷۴۔ ۹ آل انڈیا کریمنیل رپورٹ صفحہ ۵۹۴

(۲۵) جب کہ ایک شخص کے اِرتکاب جرم پر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند عائد کی جاوے۔ تو اُس کے خلاف بدفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند بمنشائے دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری عمل کیا جاوے نہ کہ بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند بلحاظ اِس امر کے کہ سرکاری ملازم کے پاس جھوٹی شکایت کی گئی ہے۔ جیساکہ اس مقدمہ میں پولیس کو جھوٹی رپورٹ کرنے پر بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند و ۲۱۱ تعزیرات ہند مجسٹریٹ نے ملزم کے خلاف کارروائی فوجداری کا اجراء کیا تھا جس کو سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ سے بحوالہ رُولنگز منسوخ کیا گیا۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۹۹۳ ۱۹۲۹ء سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۵ صفحہ ۳۱۳۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۹ء سندھ صفحہ ۱۱۵۔ ۲۳ سندھ لارپورٹ صفحہ ۲۲۵ ۱۹۲۹ء کریمنیل کیسز صفحہ ۱۰۶۔

(۲۶) ایک شخص نے درخواست مجسٹریٹ کے پیش کی تھی۔ جس نے اس کا بیان قلمبند کر کے دریافت اصلیت کے لئے سب انسپکٹر پولیس مقامی کو بھیجدیا تھا۔ جس نے درخواست کا جھوٹا ہونا تحریر کر کے بجُرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند سائل کے خلاف کارروائی کرنے کی تحریک کی تھی۔ جس پر سائل نے ایک مزید درخواست مجسٹریٹ کے تحقیقات کے لئے پیش کی تھی۔ درخواست پر مجسٹریٹ نے پولیس کو حکم لکھا۔ کہ زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند رپورٹ کیجاوے اور بہ تقرر تاریخ درخواست آئندہ کو بذریعہ سمن طلب کیا گیا تھا۔ اور عدالت سشن سے حکم مجسٹریٹ قانوناً غلط ہونے کی وجہ لکھکر ہائیکورٹ پٹنہ میں رپورٹ کی تھی۔ چنانچہ ہائیکورٹ

تھی۔ بلکہ واقعات نوعیت اطلاع سے ملزم کا جاننا یا باور کرنے کی وجہ رکھنا بمعقولیت اخذ کیا جانا چاہیئے۔ اپیل نامنظور کیا گیا۔ اور حکم سشن جج قائم رہا۔ کریمینل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۳۵۷ سنہ ۱۹۲۸ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۰ صفحہ ۵۸۵۔ ۱۰ آل انڈیا کریمینل رپورٹ صفحہ ۵۷۵۔

(۲۳) ایک موٹر ڈرائیور کے بغیر لائسنس موٹر چلانے پر بدریافت سپرنٹنڈنٹ پولیس علاقہ اُس نے اپنا نام غلط تبلایا تھا۔ جس کی تفتیش میں موٹر ڈرائیور کو بجرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند سب ڈویژن مجسٹریٹ کے پیش کیا گیا۔ مجسٹریٹ نے ملزم کو بدیں حکم بری کیا۔ کہ الفاظ اطلاع جھوٹی دینا مستعملہ دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند واقعات مقدمہ سے متعلق نہیں ہوتے ہیں۔ ملزم نے بدریافت سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اپنا نام غلط بتلایا ہے۔ جو حسب مفہوم الفاظ مذکور جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند عائد نہیں ہوتا ہے جس کا اپیل پنجاب گورنمنٹ باقاعدہ ہائیکورٹ پٹنہ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ الفاظ خبر دے۔ (Gives information) مستعملہ دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کے معنے بالارادہ اطلاع دینا ہی ضروری نہیں ہے۔ بلکہ سرکاری ملازم کے سوال پر جو بیان بھی کیا جاوے۔ متعلق ہوگا۔ اور نہ اُس جھوٹی اطلاع سے سرکاری ملازم کے کوئی فعل کرنے۔ یا ترک کرنے پر منحصر ہے۔ بلکہ واقعات و نوعیت جھوٹی اطلاع سے ملزم کا معقول ارادہ اخذ کیا جائیگا اور اس سے سرکاری ملازم کے دل پر ایک اثر پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ کوئی فعل کرے۔ یا تحریک کرے۔ جس کو وہ بصورت دیگر نہ کرتا۔ اس طرح سے وہ بہ حیثیت منصبی جس امر کو کرنا چاہتا ہو۔ باعث رکاوٹ نہ ہوگا۔ اور جھوٹی اطلاع سرکاری ملازم کے دینے سے بہ نظر بچاؤ استغاثہ کے ملزم عمل کرتا ہے۔ کہ وہ سرکاری ملازم حسب منشی دفعہ ۱۸۲ ضمن الف عمل کرے یا نہ کرے۔ بمنظوری اپیل ملزم کو زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند پچیس روپیہ جرمانہ اور بعدم ادائے جرمانہ ۳ یوم قید سخت کا حکم لچھمن سنگھ موٹر ڈرائیور کو دیا گیا۔ اور حکم براءت منسوخ کیا گیا۔ کریمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۷۷ سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۳ صفحہ ۵۸۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ صفحہ ۴۔ جلد ۷ پٹنہ صفحہ ۱۱۵۔ ۱۱ آل انڈیا کریمینل رپورٹ صفحہ ۶۷۵۔

(۲۴) ایک شخص نے پولیس کو جو اطلاع کی تھی۔ اس کے جھوٹی ثابت ہونے پر بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند

صفحہ ۴۵ جلد ۳۰ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۶۵۵ سنہ ۱۹۳۰ء کرمینل کیسز صفحہ ۲۲ - ۱۱ لاہور لا جرنل صفحہ ۹۵۴ -

(۲۹) ایک شخص نے پولیس مقامی میں سرقہ ہونے کی اطلاع دی تھی - جو تفتیش سے جھوٹی معلوم ہونے پر اس کا اخراج دیا جاکر کاغذات داخل دفتر کیے گئے تھے - اسی شخص نے درخواست مجسٹریٹ کے پیش کی - جو بدفعہ ۲۰۲ ضابطہ فوجداری دریافت اصلیت کے لئے پولیس کے پاس بھیجی گئی - جس کی رپورٹ پولیس کی جانب سے جھوٹا معاملہ ہونے کی پیش ہوکر مجسٹریٹ نے بمنشائے دفعہ ۲۰۳ ضابطہ فوجداری اس کو داخل دفتر کر دیا - اور پولیس کی رپورٹ بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند پیش ہونے پر جھوٹا الزام عدالت میں لگانے پر بدفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند عمل کیا جاکر ملزم کو سزا دی گئی تھی - رنگون ہائیکورٹ میں درخواست ضابطہ پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ بحالات واقعات دو جرم دفعہ ۱۸۲ و ۲۱۱ تعزیرات ہند کسی شخص کے فعل پر عائد ہوتے ہوں - تو ملزم کو سنگین جرم میں سزا دی جاوے - اور خفیف جرم پر عمل نہ کیا جاوے - اور جب خفیف جرم بلحاظ واقعہ دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند ثابت ہووے - تو ہر دو جرائم میں ملزم سزایاب نہ ہوگا - بمنظوری درخواست ملزم حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا - کرمینل لا جرنل جلد ۳۲ صفحہ ۳۰۲ سنہ ۱۹۳۱ء رنگون - انڈین کیسز جلد ۱۲۸ صفحہ ۸۳۶ سنہ ۱۹۳۱ء کرمینل کیسز صفحہ ۲۸ - انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء رنگون صفحہ ۲۵۷ - ۸ رنگون صفحہ ۶۹۴ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء رنگون صفحہ ۱۲ -

(۳۰) کوئی شرط قانونی نہیں ہے - کہ جب پولیس زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند جھوٹی اطلاع پر کارروائی فوجداری کے لئے مجسٹریٹ کے رپورٹ پیش کرے - تو ملزم کو اس اطلاع کی صداقت کے اثبات کا موقعہ دیا جاوے - اور باوجود درخواست ملزم کہ اس کے مقدمہ کی تفتیش کی جاوے - اور بغیر ابتدائی موقعہ دینے کے حکم سزا دینا خلاف قانون نہیں ہے - اور بصورت غائیت یہ امتیازیہ غلطی ہوگی اس کو غلطی قانون نہ کہا جائے گا - کرمینل لا جرنل جلد ۳۲ صفحہ ۱۲۴۱ سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ - انڈین کیسز جلد ۱۳۴ صفحہ ۹۱۹ سنہ ۱۹۳۱ء کرمینل کیسز صفحہ ۸۴۳ - ۵۸ کلکتہ ۱۰۵۶ - ۳۵ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۳۷۸ - انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ صفحہ ۹۱۹ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ صفحہ ۶۴۳ -

(۳۱) ایک شخص نے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اطلاع دی - کہ اسکو اور اس کی والدہ کو پولیس

سے قرار دیا گیا۔ کہ مجسٹریٹ کو ملزم کے خلاف بجرم دفعہ ۲۱۱ یا ۱۸۲ تعزیرات ہند حکم دینے کا اختیار نہ تھا۔ کہ پولیس زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند عمل کرے۔ جب کہ حسب معنی دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند بمنشائے دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری پولیس کے روبرو کوئی صورت قانونی موجود نہ تھی۔ اور ایسی صورت میں جب کہ وہ سچائی درخواست ثابت کرنے کے لئے درخواست کرتا ہے۔ بغیر اُس کو موقعہ دینے کے اُس کے خلاف تکمیل جرم دفعہ ۱۸۲ یا ۲۱۱ تعزیرات ہند کا حکم دیا جاوے۔ الغرض سشن جج منظور کیا گیا۔ اور حکم مجسٹریٹ سب ڈویژن منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۵۴۵ سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۵ صفحہ ۸۹۲ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ صفحہ ۹۲۔ ۱۰ پٹنہ لاٹائم صفحہ ۷۷۔

(۲۷) جب کہ پولیس کی طرف بجرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند مجسٹریٹ کے رپورٹ پیش کی جاوے۔ تو مجسٹریٹ باب ۱۶ ضابطہ فوجداری دفعات ۲۰۲ لغایت ۲۰۴ کارروائی کرے گا۔ اور جب کوئی شخص استغاثہ مجسٹریٹ کے روبرو پیش کرے۔ تو وہ یا تو بدفعہ ۲۰۲ ضابطہ خود تحقیقات کرے گا۔ یا بغرض دریافت اصلیت بمنشائے دفعہ مذکور کسی مجسٹریٹ ماتحت یا پولیس کے پاس بغرض صداقت اطلاع بھیج دیگا۔ اور حسب منشاء دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری افسر پولیس کا اعلےٰ عہدہ دار یا تو محکمہ کا اعلےٰ افسر ہے۔ یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہوگا۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بلحاظ اختیارات انتظامی نہ کہ باختیارات عدالت پولیس کو مقدمہ واپس لینے کے لئے حکم دے سکتا ہے اور جب ملزم جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند سے بلحاظ واقعات مقدمہ سبکدوش کیا جاوے۔ تو وہ بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند قابل مواخذہ نہ ہوگا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۰۰۷ سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۷ صفحہ ۳۰ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۰ء پٹنہ صفحہ ۹۸ سنہ ۱۹۳۰ء کرمینل کیسز صفحہ ۴۷۔ ۱۱ پٹنہ لاٹائم صفحہ ۸۰۔

(۲۸) اثبات جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کے لئے ضروری ہے۔ کہ جو اطلاع ملزم نے دی ہو۔ اُس اطلاع کو وہ جھوٹی جانتا یا باور کرتا ہو۔ اور یہ کافی نہیں ہے۔ کہ وہ اُس اطلاع کے جھوٹی باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو۔ یا اُس کو صحیح باور نہ کرتا ہو۔ بلکہ اُس کو یقین علم یا اعتبار اُس کے جھوٹی ہونے کا ہونا چاہیئے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۰۰۸ سنہ ۱۹۲۹ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۹ صفحہ ۲۲۰ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۰ء لاہور

مقامی کے پیش کرنے پر عدالت مجسٹریٹ مجاز سے اُس کو بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ جس کا اپیل حسب ضابطہ پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کی رپورٹ کسی جرم قابل دست اندازی یا ناقابل دست اندازی کی نہ تھی۔ اور نہ کسی فعل یا ترک فعل منصبی حیثیت سرکاری ملازم کے عمل کرنے کی تحریک کی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے ۱۸۲ تعزیرات ہند صادق آسکے۔ اس لئے بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اگر قانوناً مقرر کیا گیا۔ اور ملزم بری کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۱۳۴۱ سنہ ۳۲ء پٹنہ۔ انڈین کیسز ۱۳۶ صفحہ ۷۴۴ ۱۳ پٹنہ لاٹائمز صفحہ ۸۳۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء پٹنہ صفحہ ۱۱۱ سنہ ۱۹۳۲ء کریمنل کیسز صفحہ ۳۱۱ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء پٹنہ صفحہ ۱۷۰۔

(۳۴) ایک ڈاکٹر دارجلنگ نے پولیس مقامی کو سرقہ کی اطلاع دی جس کو پولیس نے جھوٹی اطلاع ہونے کی رپورٹ عدالت مقامی کو دی تھی۔ اور ڈاکٹر مذکور نے بنا راضی رپورٹ پولیس مجسٹریٹ مجاز کے درخواست کی۔ کہ اطلاع سچی دی گئی ہے۔ لیکن مجسٹریٹ نے بغیر کسی صداقت اطلاع کا موقعہ دینے کے ڈاکٹر کی طلبی بذریعہ سمن جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کی تھی جس کی نگرانی منجانب ڈاکٹر کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر بحوالہ رولنگ ۳۳ کریمنل لاجرنل صفحہ ۱۴۳۴ و ۱۵۰۰ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ صفحہ ۳۴۷ و ۳۲ کریمنل لاجرنل صفحہ ۱۲۳۰ قرار دیا گیا کہ قبل از موقعہ دینے صداقت درخواست ناراضی اجرائے سمن کرنا درست نہیں ہے۔ اس لئے حکم اجرائے سمن مجسٹریٹ منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۲۷۴ سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۹ صفحہ ۲۱۷۔

(۳۵) ایک شخص نے مدراس سے بذریعہ ڈاک تحریک سپرنٹنڈنٹ پولیس کو ایک اطلاع جھوٹی دی تھی۔ کہ جس سے ایک شخص کو نقصان پہنچانا مقصود تھا۔ چنانچہ اطلاع دہندہ کے خلاف مدراس میں بجرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند مقدمہ قائم کیا گیا جس کی نگرانی مدراس ہائیکورٹ میں منجانب ملزم پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کی سماعت وہاں ہونی چاہیئے کہ جس مقام پر سرکاری ملازم کو جھوٹی اطلاع دی گئی ہو۔ اور حکم مجسٹریٹ مدراس بحوالہ مذکور منسوخ کیا گیا۔ اور ہدایت کی گئی۔ کہ حسب دفعہ ۲۰۱ ضابطہ فوجداری کاغذات مناسب عدالت میں بھجوا دیئے جاویں۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۲۵۴ سنہ ۱۹۳۲ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۷ صفحہ ۳۳۳ سنہ ۱۹۳۲ء کریمنل کیسز صفحہ ۲۰۸۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء مدراس صفحہ ۳۷۹

فریے جس بیجا خلاف قانون رکھکر اور بطور استحصال بالجبر روپے حاصل کئے ہیں اس ملزم پولیس کو بجرم دفعہ ۳۴۳ تعزیرات ہند سزا دی جاوے ۔ جو تفتیش سے یہ اطلاع جھوٹی معلوم ہوئی ۔ اور اطلاع دہندہ کی نسبت بجرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند عدالت سے بطور سرسری سماعت کرکے دو صد روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی تھی ۔ نگرانی پر کلکتہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا ۔ کہ جو شخص کوئی جھوٹا الزام کسی جرم قابل مداخلت پولیس کا اجرائے کارروائی فوجداری کے لئے پولیس کے پاس کسی شخص پر لگائے ۔ تو حسب حکم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کارروائی فوجداری (Institutes Criminal Proceeding) مقرر کرتا ہے ملزم کو بطور سرسری بجرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند سزا دینا خلاف قانون ہے ۔ اس لئے منسوخی حکم سزا دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند بجرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند استغاثہ کیا جا کر حکم مطابق قانون دیا جاوے ۔ کرمنیل لا جرنل جلد ۳۲ صفحہ ۱۰۱ سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۸ صفحہ ۲۰۸ ۔

(۳۳) ایک شخص کی جھوٹی اطلاع پر مہتمم پولیس سٹیشن نے اطلاع دہندہ کو زیر دفعہ ۱۸۲ و ۲۱۱ تعزیرات ہند مجسٹریٹ مجاز کے پیش کیا تھا ۔ مجسٹریٹ نے خلاف احکام دفعہ ۱۹۵ ضمن ب اطلاع دہندہ کو زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند سشن سپرد کیا ۔ جس کو عدالت سشن سے سزا دی گئی تھی ۔ پٹنہ ہائیکورٹ میں اپیل پیش ہو کر بحوالہ ۸۶ انڈین کیسز صفحہ ۸۲۵ و آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء پٹنہ صفحہ ۳۸۴ و ۲۶ کرمنیل لا جرنل صفحہ ۸۸۹ قرار دیا ۔ کہ پولیس کی رپورٹ دفعہ ۱۸۲ پر مجسٹریٹ کا بجرم ۲۱۱ تعزیرات ہند سشن سپرد کرکے عدالت سشن سپرد کرکے عدالت سشن سے بغیر نالش کے ملزم کا مستوجب سزا قرار دینا خلاف اختیار سماعت قرار دیا ہے ۔ اس لئے حکم سزا بجرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا ۔ اور بجرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند عدالت مجاز سے فیصلہ کے لئے واپس ہو جائے ۔ اور ایام سزا جو ملزم بھگت چکا ہے ۔ زیر غور ہوں ۔ زیر غور ہوں ۔ کرمنیل لا جرنل جلد ۳۳ صفحہ ۱۵۴ سنہ ۱۹۳۲ء پٹنہ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۵ صفحہ ۵۲۰ ۔

(۳۴) ایک شخص نے اپنا بیل ایک شخص اپنے مخالف کے پاس فروخت کرکے پولیس مقامی کو اطلاع دی ۔ کہ اس کا بیل گم ہو گیا ہے ۔ جس کی دریافت پر یہ معلوم ہوا ۔ کہ رپورٹ جھوٹی دی گئی ہے ۔ کہ بیل کا فروخت ہونا ثابت ہوا ہے ۔ ملزم کو بجرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند پولیس

بہ صداقت اطلاع پیش کی تھی۔ جس کو مجسٹریٹ نے بدیں حکم داخل دفتر کردیا۔ کہ ملزم کو دوران تفتیش میں کافی موقعہ صداقت اطلاع مل چکا تھا۔ جس کی نگرانی کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ عدالت ماتحت کو چاہیئے تھا۔ کہ ملزم کی درخواست کی تصدیق کی تحقیقات کا موقعہ ملزم کو دیتی۔ اور بغیر موقعہ دینے کے حکم سزا بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات دینا نہیں چاہیئے تھا جس سے ملزم کو نقصان پہونچا ہے۔ اس لئے منظوری درخواست ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۰۷۷ سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۵ صفحہ ۳۸۲

(۳۹) اور پولیس کی رپورٹ دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند پر اگرچہ ملزم نے درخواست ناراضگی تفتیش پولیس پیش کی ہے۔ لیکن یہ بہترین ضابطہ ہے۔ کہ ملزم کو اپنی اطلاع جس پر مقدمہ دفعہ ۱۸۲ ہوا ہے۔ اس کی سچائی ثابت کرنے کے لئے مجسٹریٹ کو تحقیقات میں اسکو موقعہ دینا تھا۔ اور اگر ملزم کو بغیر موقعہ دینے کے مجسٹریٹ نے حکم سزا دیدیا ہے۔ تو اس سے تجویز خلاف قانون نہیں ہوئی ہے۔ اور مجسٹریٹ پریزیڈنسی نے فیصلہ مقدمہ کا حکم منشائے دفعہ ۳۷۰ ضابطہ فوجداری تحریر نہیں کیا ہے۔ اور جملہ امور ضرور یہ تحریر فیصلہ متروک کردئے ہیں۔ اور اس وقت مجسٹریٹ مختصر وجوہات فیصلہ لکھنے کی ضروریات نہ سمجھے گا۔ جب کہ دوصد روپیہ سے کم سزا جرمانہ عائد کرے۔ اور اس وقت اچھی بحث ہوگی۔ جب کہ مجسٹریٹ کوئی فیصلہ ہی نہ لکھے۔ لیکن جب وہ ایک فیصلہ لکھتا ہے۔ تو اس کو باضابطہ اثبات جرم پر لکھنا چاہیئے۔ فیصلہ مطابق قانون کے نہیں ہے۔ حکم منسوخ اور ملزم کو جرمانہ واپس کیا جاوے۔ اور اگر داخل ہوچکا ہو۔ اور قاعدہ قطعی قرار دیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۰۸۹ سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۵ صفحہ ۶۶۰

(۴۰) جبکہ جرم دفعہ ۴۹۸ تعزیرات ہند ناقابل مداخلت پولیس کی شکایت زبانی مستغیث نے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو کی ہو اور سپرنٹنڈنٹ پولیس نے مہتمم پولیس سٹیشن کو پڑتال کیلئے لکھا ہو اور پولیس نے معاملہ جھوٹا تحریر کیا۔ اور دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند میں سزا کیلئے مجسٹریٹ کو لکھا تھا۔ چنانچہ اودھ چیف کورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ جب مستغیث ایسے جرم ناقابل دست اندازی کی شکایت کرے تو خواہ جھوٹی ہو یا سچی ہو۔ دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند قانوناً قائم نہیں رہ سکتی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۱۳۹ سنہ ۱۹۳۳ء اودھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۵ صفحہ ۶۱۹۔

(۴۱) ایک شخص نے سب ڈویژن مجسٹریٹ کے درخواست بدفعہ ۱۴۴ ضابطہ ایک فریق کے معاملہ میں پیش کی جسکو مجسٹریٹ نے مہتمم پولیس سٹیشن کے پاس بھیجدیا۔ پولیس نے

۸۱۔ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۱۳۱ ۲۲۳ سنہ ۱۹۳۲ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۱۵۱-۳۵ مدراس لاویکلی ۱۵۴ - ۵ مدراس کریمنل کیسز صفحہ ۹۵ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء مدراس صفحہ ۲۷۴

(۳۶) ایک شخص مسمی لچھمن نے مسمی بہاری کے خلاف پولیس کو جرم سرقہ کی اطلاع دی جو جھوٹی معلوم ہونے پر پولیس نے مجسٹریٹ کو پیش کردی تھی۔ جس کی ناراضی سے لچھمی نے ایک درخواست صداقت اطلاع میں مجسٹریٹ کے پیش کی۔ جس کو سب ڈویژنل مجسٹریٹ نے دریافت اصلیت کے لئے آنریری مجسٹریٹ کے پاس ارسال کردیا۔ اور خود بجرم بدفعات ۲۱۱ و ۱۸۲ تعزیرات ہند لچھمن اطلاع دہندہ کو بذریعہ سمن طلب کیا جس کی نگرانی کلکتہ ہائی کورٹ میں پیش ہوکر حکم مجسٹریٹ سب ڈویژنل اجرائے سمن منسوخ کیا گیا۔ کہ حکم مجسٹریٹ غلط و خلاف قانون تھا۔ تاوقتیکہ وہ درخواست ملزم جو آنریری مجسٹریٹ کے پاس دریافت اصلیت کے لئے بھیجی گئی ہے۔ اس کو منسوخ نہ کیا جاتا حکم اجرائے سمن نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۱۵۴ سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۷ صفحہ ۹۴۸-۳۶ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۵۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ صفحہ ۳۹۵ سنہ ۱۹۳۲ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۳۱۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ صفحہ ۳۸۳۔

(۳۷) ایک مقدمہ ڈکیتی کی تفتیش میں ایک شخص نے منجملہ ڈکیتیان اپنے مخالف کا نام شمولیت ڈکیتی میں تحریر کرایا تھا۔ جو عمداً اس کا نام منجملہ ڈکیتیان تحریر کرانا پولیس کو ثابت ہوا اور اس کے خلاف بجرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند مجسٹریٹ مجاز سے دو ماہ قید سخت اور پچاس روپے جرمانہ کا حکم ہوا تھا۔ جو اپیل پر حکم سزا بحال رہا۔ ملزم کا اپیل ہائیکورٹ پٹنہ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ بدوران تفتیش ملزم کا جھوٹا بہانا بمخالفت کسی شخص کے تحریر کرانا جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند ہوتا ہے۔ اور لفظ اطلاع مندرجہ دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند اطلاع دہی پولیس یا اطلاع دفعہ ۱۵۴ ضابطہ فوجداری پر ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ حسب منشاء دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند ہر ایک ملازم سرکاری کو جھوٹی اطلاع حسب معنی دفعہ مسطور دینے پر حاوی ہے۔ اپیل نامنظور اور حکم سزا بحال رہا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۲۱۶ سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۶ صفحہ ۳۴۔

(۳۸) ایک شخص کی جھوٹی اطلاع پولیس کو دینے پر زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند عدالت سے اس کو وارنٹ طلبی جاری کیا گیا تھا جس پر اس نے بناراضی رپورٹ پولیس مجسٹریٹ کے درخواست

معہ ایک چاقو کے رام دیال کو اسکی دوکان کے متصل پوچھ رہا تھا۔ جو پولیس کی پڑتال سے یہ اطلاع جھوٹی معلوم ہوکر بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کا غذات مجسٹریٹ مجاز کے پیش کئے گئے۔ مجسٹریٹ نے ملزم کو بدیں حکم رہا کیا۔ کہ اطلاع جرم قابل مداخلت پولیس نہ تھی جس کی نگرانی پر الہ آباد ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ہمچوں قسم اطلاع پر بلحاظ واقعہ پولیس کو زیر دفعہ ۱۴۹ و ۱۵۰ و ۱۵۱ ضابطہ فوجداری اپنے اختیارات کے استعمال کرنے کا اختیار تھا۔ اور اس سوال کا تصفیہ کہ اطلاع سے جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند ہوتا ہے یا نہیں۔ اطلاع جرم قابل مداخلت پولیس۔ اور اس اطلاع کی نوعیت پر ہوتا ہے۔ کہ آیا اس اطلاع سے پولیس اپنے اختیارات قانونی کا نفاذ کسی شخص کو نقصان پہنچانے کے لئے کرے گی۔ یا اس نے اختیارات کا نفاذ بغرض مشکور کیا ہے۔ چونکہ ملزم فوت ہو گیا ہے۔ اور بصورت حکم وجہ کافی دست اندازی کی نہ ہو۔ ہائی کورٹ مداخلت نہ کرے گی۔ درخواست نامنظور کی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۵۶۲ سنہ ۱۹۳۶ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۲ صفحہ ۳۳۸۔

(۵۴۳) جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کے لئے بالارادہ جھوٹی اطلاع دینا ملزم کا مقصود ہے۔ اور بہ سلسلہ تفتیش زیر دفعہ ۱۶۱ ضابطہ فوجداری کسی گواہ کا اپنے بیان میں بجواب سوال افسر پولیس کے جھوٹ تحریر کرانا جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کی ذمہ واری اس شخص گواہ پر عائد نہ ہوگی بجز خاص حالات کے جب کہ حسب معنی دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند وہ اطلاع کی حد تک پہونچتی ہو۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۹۸۰ سنہ ۱۹۳۷ء رنگون ہائیکورٹ انڈین کیسز جلد ۱۷۰ صفحہ ۴۸۵۔

(۵۴۴) لفظ سرکاری ملازم مشتملہ دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند افسر پولیس بھی حاوی ہے اور دوران تفتیش میں بمنشائے دفعہ ۱۶۱ ضابطہ فوجداری کسی سوال کے جواب میں گواہ کا غلط بیان کرنا اس پر ذمہ واری دفعہ ۱۸۲ عائد نہیں کرتا ہے۔ اور اطلاع بمنشائے دفعہ ۱۵۴ ضابطہ دانستہ جھوٹی تحریر کرانے پر ہی مخصوص نہیں ہے۔ بلکہ دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند جھوٹی اطلاع کا سرکاری ملازم کو دانستہ یا تعلیم یا اس کو جھوٹی سمجھکر دینا کہ وہ استعمال اختیارات خود کسی شخص کو مضرت یا نقصان پہنچانے میں کوئی فعل کرے یا ترک کرے۔ جو بصورت صحیح معلوم ہونے کے نہ کرتا۔ یا ترک نہ کرتا۔ اور ملزم کی مجرمیت اس کے

درخواست کا جھوٹی ہونا ثابت کر کے مجسٹریٹ کو درخواست واپس پیش کر دی۔ مجسٹریٹ نے بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند ملزم سے دو صد روپیہ کی ضمانت طلب کی۔ اور کاغذات (سب) ڈپٹی مجسٹریٹ کو بھیجدیئے جس نے بعد تحقیقات بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند ملزم کو سزا دیدی۔ ملزم کی درخواست باضابطہ ہائیکورٹ پٹنہ میں پیش ہو کر بعد سماعت بحث قرار دیا گیا کہ بمنشائے دفعہ ۱۹۵ ضمن ایک مقدمہ کی سماعت اس وقت درست تھی۔ جب کہ باضابطہ تحریری استغاثہ کے طور پر لکھا جاتا اور زیر دفعہ ۱۹۰ ضمن ج سماعت کرنا مقدمہ کا قانوناً کافی نہیں ہوگا۔ اور نیز حکم سب ڈویژن مجسٹریٹ کا سب ڈپٹی مجسٹریٹ کے پاس بھیجا ہوا بالکل استغاثہ کی شکل قاعدہ میں نہیں ہے۔ اور نہ مقدمہ ایسا تھا۔ کہ جو خاص صورت زدفعہ ۱۹۵ ضمن ۱ ضابطہ فوجداری کی موجودگی میں بدفعہ ۱۹۰ ضابطہ جو بحالات بمقدمہ غیر متعلق ہے عمل کیا جاتا اس لئے سب ڈویژن مجسٹریٹ کے لئے قابل ترجیح طریق یہ تھا۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس کاغذات بھیجتا۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۰۴ سنہ ۱۹۳۵ء پٹنہ

(۴۲) یہ امر پسندیدہ کے نہیں ہے۔ کہ استغاثہ پیش ہونے پر بلاتحریر حلفیہ بیان مستغیث پولیس کو استغاثہ بھیجا جاوے۔ اور رپورٹ پولیس پر منظوری دفعہ ۱۸۲ و ۲۱۱ تعزیرات ہند دیجاوے کرمنیل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۸۶۰ سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد۔

(۴۳) ایک مجسٹریٹ نے ایک شخص کی درخواست کو مہتمم پولیس سٹیشن کے پاس بدفعہ ۱۸۲ و ۲۱۱ تعزیرات ہند کی کارروائی کے لئے بھیجدیا تھا۔ پولیس نے بعد تفتیش اس درخواست کو جھوٹا معلوم کر کے زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند مجسٹریٹ کے واپس پیش کر دیا تھا۔ اور مجسٹریٹ نے درخواست دہندہ کو زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند بذریعہ سمن طلب کیا اور سیشن جج نے بمنشائے دفعہ ۴۳۸ ضابطہ فوجداری ہائیکورٹ پٹنہ میں رپورٹ کی۔ چنانچہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا ہے۔ کہ مجسٹریٹ کا حکم خلاف قانون تھا۔ اور مجسٹریٹ حسب معنی دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند خود مناسب صاحب اختیار سرکاری ملازم تھا۔ اور کوئی امر بدفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری مانع نہ تھا۔ اور نہ حکم مجسٹریٹ موسومہ سب انسپکٹر نالش تھا۔ بمنظوری ریفرنس سیشن جج حکم مجسٹریٹ منسوخ کیا گیا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۳۴۲ سنہ ۱۹۳۶ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۰ صفحہ ۷۹۷۔

(۴۴) ایک شخص نے پولیس میں رپورٹ کی۔ کہ مسمی نواب بھیس بدل کر برقعہ پہنے ہوئے

ہائیکورٹ میں پیش کر دیا جس پر قرار دیا گیا۔ کہ جب جملہ واقعات سے کارروائی جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کا ہونا ثابت ہوتا ہے لیکن عدالت کے لئے بلحاظ واقعات و حالات سماعت جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کے مانع نہیں ہے۔ جس کے لئے سرکاری ملازم متعلقہ کی تحریری شکایت کا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے ابتدائی اعتراض منصف ملزم کو مجسٹریٹ کا نظر انداز کرنا درست ہے۔ مثل واپس عدالت میں بھیجی جاوے۔ کہ وہ بدفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند مطابق قانون کے عمل کرے۔ درخواست منصف وجیہہ ملزم نامنظور کی گئی۔ کرمنیل لا جرنل جلد ۳۷ صفحہ ۱۳۴۳ سنہ ۱۹۳۶ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۵ صفحہ ۲۹۲۔

(۴۹) ایک شخص نے سرقہ کی اطلاع مہتمم پولیس تھانہ کو دی تھی۔ اور اس میں دو شخصوں کی نسبت مرتکب جرم ہونا ظاہر کیا تھا۔ جو تفتیش پولیس سے اطلاع جھوٹی ثابت ہو کر بجرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند مجسٹریٹ مجاز نے دو ماہ قید سخت اور پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی تھی۔ اور عدالت اڈیشنل سشن جج سے حکم بحال رہا تھا۔ اور محض اطلاع ملزم پر بغیر اجزاء قانونی جرم ملزم سزایاب ہوا تھا۔ جس کا اپیل پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ اثبات جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند اطلاع دہندہ کو اطلاع کا جھوٹا ہونا جانتا یا اس کا جھوٹا باور کرنا یا حالات واقعات اس کے جھوٹے ہونے کا علم ہونا ضروری ہے۔ اور مقدمہ میں بجائے مستغاثہ پر بار ثبوت جرم ڈالنے کے ملزم پر خلاف قانون بار ڈالا گیا ہے۔ اس لئے بمنظوری درخواست ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنیل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۲۸۹ سنہ ۱۹۳۷ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۳۸۔

(۵۰) مسمی مہرو نے ایک درخواست ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ایک درخواست ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو دی۔ کہ پولیس مین نے اس کو ہتھکڑی لگائی۔ اور باوجود وارنٹ ضمانتی کے ضمانت نہیں لی ہے۔ جس رپورٹ کو مختار کار کے پاس دریافت و تحقیق کیلئے بھیجا گیا تھا۔ چنانچہ مختار کار نے اصل مقدمہ میں فریقین کا راضینامہ ہو جانا تحریر کر کے رپورٹ پیش کر دی تھی۔ جس کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے داخل دفتر کر دیا تھا۔ انسپکٹر پولیس نے برخلاف مہرو کارروائی دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مجاز کے رپورٹ پیش کی تھی۔ جس پر مسمی مہرو نے مجسٹریٹ ضلع کے عذر کیا۔ کہ بغیر تحقیقات کے ایک مال

علم ونیت پر منحصر ہے۔ جو اُس کے فعل کی نوعیت یا حالات مقدمہ سے اخذ کی جاتی ہے
کریمنیل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۸۷۰ سنہ ۱۹۳۶ء سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ ۔ انڈین کیسز
جلد ۱۶۳ صفحہ ۹۱۰۔

(۴۷) مسمی نرائن داس نے مقام ہاتھرس سے ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس آگرہ کے پاس
لبشکایت حکم سنگھ سب انسپکٹر ہاتھرس رپورٹ بذریعہ ڈاک بھیجی۔ کہ آٹھ سادہ ان سب انسپکٹر
پولیس نے اُس کے مکان کی تلاشی لے کر اپنے پاس رکھ لیں ہیں۔ جس کی پڑتال پر اطلاع
نرائن داس جھوٹھی ثابت ہوکر بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند سب ڈویژنل مجسٹریٹ سے
ملزم کو سزا دی گئی تھی۔ جس کا اپیل بعدالت سشن پیش ہوکر بحث میں یہ ثابت کیا۔ کہ
مجسٹریٹ ہاتھرس کو اختیار سماعت نہ تھا۔ کیونکہ اطلاع جسکو جھوٹا ہونا کہا گیا ہے
ہاتھرس سے مقام آگرہ دی گئی ہے۔ جس پر اپیل منظور ہوا۔ اور حکم دیا گیا۔ کہ مجسٹریٹ
مجاز کے مقدمہ دائر کیا جاوے۔ جس کی ناراضی سے الہ آباد ہائیکورٹ میں اپیل پیش
ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ مقام ہاتھرس میں رپورٹ جھوٹھی تحریر کی گئی ہے۔ اور پوسٹ کیگئی
ہے۔ جو مقام آگرہ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس کو بھیجی گئی ہے۔ جس کا کچھ حصّہ مقام ہاتھرس
اور کچھ حصّہ مقام آگرہ مکمل ہوا ہے۔ اس لیے مقام ہاتھرس کی عدالت کو اختیار سماعت
مقدمہ کا ہے۔ اور اگر اس کی نسبت یہ خیال کیا جاوے۔ کہ اس کو اختیار سماعت نہیں تھا۔
تو حسب دفعہ ۵۳۱ ضابطہ فوجداری اس نقص کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ اور بمنظوری اپیل
حکم سشن جج منسوخ کیا گیا۔ اور نیز قرار دیا۔ کہ مجسٹریٹ ہاتھرس کو علی گڑھ میں مقدمہ کی
سماعت کا اختیار ہے۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۱۵۷ سنہ ۱۹۳۶ء الہ آباد ۔ انڈین کیسز
جلد ۳۷ صفحہ

(۴۸) ایک شخص کی عورت فوت ہوگئی تھی۔ جس کی اطلاع منصف دیہہ کو عورت کا فوت ہونا
مارپیٹ شوہر اُس کا نتیجہ ملزم نے بتلایا تھا۔ اور منصف دیہہ نے پولیس مقامی کو جاکر تحریری اطلاع
کردی تھی۔ جس کا نتیجہ اطلاع کا جھوٹھا ہونا برآمد ہوا۔ کہ موت طبعی واقعہ ہوئی تھی۔ چنانچہ
شوہر متوجہ نے منصف دیہہ و دیگر شریک اطلاع کے خلاف بجرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند
سب ڈویژنل مجسٹریٹ نے نالش کی تھی۔ جس کی تحقیقات کے دوران میں ملزمان نے اعتراض
کیا۔ کہ بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کارروائی ہونی چاہیئے۔ چنانچہ امر متنازعہ کو سشن جج نے مدراس

ملازم کے اختیار جائز کی رو سے لیا جاتا ہو کسی طرح کا تعرض کرے۔ یہ جان کر یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ وہ ویسا ہی سرکاری ملازم ہے۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً سمن جاری ہو گا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم ہے۔ اور منظوری حسب دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری متعلقہ سرکاری ملازم مطلوب ہے۔ اور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جن ایسے رؤسا کی حکومت میں باب نسبت ٹرائل دوم دفعات ۲۶۰ لغایت ۲۶۵ ضابطہ کا عمل نہیں ہے۔ وہاں فرد قرارداد جرم حسب ضابطہ مرتب کی جا کر عمل درآمد کیا جاوے گا۔

شرح بذریعہ ہذا سرکاری ملازم کے اختیار قانونی کے مطابق جو مال کسی شخص سے لئے جانے کے لائق ہو۔ اور وہ شخص اس کو سرکاری ملازم جانتا یا باور کرتا ہو۔ مال متعلقہ کے دئے جانے میں تعرض کرے۔ تو وہ تعرض شخص قابل سزا ہو گا۔ لیکن محض انکار رضامندگی مال تعرض کی حد تک نہیں پہونچتا ہے۔ تاوقتیکہ عملاً بصورت مزاحمت اختیار نہ کرے۔ اور جو مال بذریعہ وارنٹ لئے جانے کے لائق ہو۔ اور اس وارنٹ کے جو از یا طریق تعمیل میں سرکاری ملازم سے ناقابل اصلاح نقص وقوع میں آوے یا سرکاری ملازم نے اپنا سرکاری ملازم ہونا۔ اس کو باور نہ کرایا ہو۔ اور نہ اس نے اس کو سرکاری ملازم باور کیا ہو۔ تو ان صورتوں میں تعرض کرنا قابل مواخذہ قانونی نہ ہو گا۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا سرکاری ملازم مجاز کے مال لئے جانے میں خلاف قانون تعرض کرنا (۲) ملزم کا مال کے لئے جانے کے وقت سرکاری ملازم کو جاننا یا باور کرنا کہ وہ مجاز مال لینے کا ہے۔ (۳) سرکاری ملازم کا قانوناً مجاز مال لینے کا ہونا۔

بعد پولیس کا بغیر قاعدہ دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری عمل کرنا قانونًا درست نہیں ہے۔ جس کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے نامنظور کیا۔ جس کی درخواست سیدھے جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ بحالات واقعات مقدمہ ایک سال کے بعد بغیر کسی تحقیقات کا موقعہ دینے کے یا منظوری ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ مجاز کے عمل کیا گیا ہے۔ اسلئے کارروائی جُرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند منسوخ کی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۱۵۹ سنہ ۱۹۳۷ء سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۰ صفحہ ۲۰۸

(۵۱) مسمی گوری شنکر کے خلاف بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند اور دیوا سنگھ کے خلاف بدفعہ ۱۰۹، ۱۸۲ تعزیرات ہند فسٹ کلاس مجسٹریٹ مجاز سے سزا دی گئی تھی۔ کہ گوری شنکر نے پولیس مقامی کو جھوٹی اطلاع دی تھی۔ اور دیوا سنگھ ہمراہی نے تائید اطلاع کی تھی۔ جو جھوٹی ثابت ہونے پر سزایاب ہوئے تھے۔ اور جن کی درخواست الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ حسب دفعہ ۱۰۷ و ۱۰۹ تعزیرات ہند مجرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند صحیح طور سے ملزم سزایاب ہوا ہے۔ اور دفعہ ۱۸۲ سے اعانت متعلق ہے۔ اس لئے اپیل ملزم نامنظور ہو۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۰۳ سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۲ صفحہ ۲۲۳۔

(۵۲) دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند میں جھوٹا الزام کسی شخص پر نقصان پہنچانے کی نیت سے کارروائی فوجداری شروع کرانا ہوتا ہے۔ اور ایسے شخص کے پاس الزام لگانا جسکو کارروائی فوجداری شروع کرانے کا اختیار نہ ہو۔ جھوٹا الزام لگانا حسب منشی دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند نہیں ہوتا ہے۔ اور کسی ڈسٹرکٹ جج کے روبرو کسی ماتحت جج کی نسبت الزام لگانا۔ کہ اسکو نقصان پہونچے۔ جھوٹا الزام لگانا ہے۔ بمنظوری قاعدہ ماتحت جج کے خلاف کارروائی فوجداری کی بنا ہوسکتی ہے۔ اور سرکاری ملازم کے روبرو جھوٹی اطلاع کرنا۔ تاکہ وہ اختیارات کا نفاذ کرے۔ جو بصورت دیگر نہ کرتا یا نقصان پہنچانے کے لئے جھوٹی خبر دے۔ کہ وہ تفتیش کرکے تجویز مقدمہ کے لئے بھیجے زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند ذمہ وار ہوگا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۱۳۱ - انڈین کیسز جلد ۱۷۳ صفحہ ۳۴۲ پٹنہ سنہ ۱۹۳۸ء۔

مال کیلئے جانے میں جو سرکاری ملازم کے اختیار جائز کی رو سے لیا جاتا ہو تعرض کرنا	**دفعہ ۱۸۳**: جو کوئی شخص کسی مال کے لے جانے میں جو سرکاری

(۴۳) ایک شخص نے اپنی موٹر کار فروخت کے لئے ایک فرم کے منیجر کے سپرد کی تھی اصل فرم کے مالک کا انتقال ہو جانے پر کورٹ آف وارڈز مقرر ہوا۔ اور منیجر نے موٹر سپرد کرنے میں تعرض کیا اور حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جرم دفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند کا اجرائے ہوا کہ منیجر مرتکب جرم دفعہ ہذا ہوا ہے۔ جس کی نگرانی چیف کورٹ اودھ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم حسب معنی دفعہ ۱۷۱ قانون معاہدہ ع۹ سنہ ۱۸۷۲ء مال کو بطور ضمانت بابت عام حساب باقیات کے اپنے پاس رکھے اور نیز لفظ گماشتہ یا کارکن جیسا کہ انگلستان میں اس کے معنے لئے گئے ہیں۔ ایسے ہی ہندوستان میں اس کے معنی ایجنٹ یا کارکن کے ہیں۔ جس کے مال فروخت کے لئے سپرد کیا جاوے۔ اس لئے حکم کارروائی جرم دفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند منسوخ کیا جاتا ہے۔ کرمنیل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۳۲۸ سنہ ۱۹۲۶ء اودھ چیف کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۹۲ صفحہ ۳۴۷-۳۔ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۶۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء اودھ صفحہ ۲۰۲۔ لکھنؤ صفحہ ۱۳۳۔

(۴۴) ایک وارنٹ ضابطہ مدیون ڈگری کی گرفتاری کے لئے سب ارڈینیٹ جج کی عدالت سے جاری ہو کر سپرد چپراسی عدالت کیا گیا تھا۔ جس نے مدیون کو گرفتار کرنا چاہا تھا۔ مگر چند سات اشخاص متعلق واران مدیون ڈگری نے اسکو چھڑا لیا۔ جس کی رپورٹ جج مذکور کے پیش ہو کر حسب دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری بصدور حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے رپورٹ کی گئی تھی۔ جس کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مجسٹریٹ درجہ اول کے پاس بغرض کارروائی جرم دفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند بھیج دیا۔ اور مجسٹریٹ درجہ اول نے ملزمان کو جرم دفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند سے بری کر کے جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند میں بطور کارروائی سرسری حکم سزا دیا گیا۔ چنانچہ منجملہ سات کے پانچ ملزمان کا اپیل بعدالت سشن پیش ہو کر ملزمان بری کئے گئے تھے۔ اور دو ملزمان جنہوں نے اپیل نہیں کیا تھا۔ ان کے متعلق سشن جج نے سفارش برات اودھ چیف کورٹ میں تحریر کیا تھا۔ قرار دیا گیا کہ سب آرڈینیٹ جج نے زیر دفعہ ۱۹۵ ضابطہ نالش کی ہے۔ اور یہ صحیح ہے۔ کہ جج مذکور نے بدفعہ ۴۷۶ و ۱۹۵ ضابطہ فوجداری عمل کیا ہے۔ اور دستخط انہیں زیر دفعہ ۴۷۶ ضابطہ کیا ہے۔ جو بمنشائے دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری یہ تحریر مستند نہیں ہے۔ اور سشن جج نے انڈین کیسز جلد ۱۰۳ صفحہ ۹۰۴ و ۲۸۔ کرمنیل لا جرنل صفحہ ۶۸۱ کے مطابق عمل کیا ہے۔ لیکن

[فر]د قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمی فلاں شخص سرکاری ملازم عہدہ فلاں [ب]حیثیت اس کے منصبی عمل کے گھڑی مسروقہ جو تمہارے ہاتھ کو بندھی ہوئی تھی جس کے [ع]مل کرنے کا وہ قانوناً مجاز تھا۔ اس کے حاصل کرنے میں تم نے اس کو سرکاری [ملاز]م جانتے ہوئے انکار کیا تھا۔ اور جب اس نے تمہارے ہاتھ سے بدست خود گھڑی لینے [کے] لئے تمہارا ہاتھ پکڑا۔ تو تم نے اس کو دھکا دیکر تعرض کیا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ [۱۸]۳ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے اختیار سماعت ہے۔ اس [لئے م]یں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے"۔

[رول]نگز آف ہائیکورٹس

ایک شخص مدعا علیہ کے مال قرق کرنے کا حکم عدالت دیوانی سے ہوا تھا۔ جس کا وارنٹ قرقی چپراسی [عدا]لت چپراسی عدالت مکان مدعا علیہ پر لے گیا۔ اور دریافت پر تاریخ اجرائے وارنٹ [چ]پراسی نے نہیں بتلائی تھی۔ مدعا علیہ کے تعرض پر اس کو بجرم دفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند [س]زا دی گئی تھی۔ درخواست نگرانی ملزم پر ہائیکورٹ پٹنہ سے قرار دیا گیا۔ کہ تاریخ تعمیل [وار]نٹ چپراسی کا نہ بتلانا خلاف قانون نہیں ہے۔ کرمینل لا جرنل جلد ۱۸ صفحہ ۹۳ سنہ ۱۹۱۷ء [...] ۸۔ انڈین کیسز جلد ۴۳ صفحہ ۱۰۷۸ ۳۔ پٹنہ لاویکلی ۶۴۔

(۲) ایک وارنٹ قرقی عدالت اسسٹنٹ کلکٹر سے جاری ہوا تھا۔ جس پر دستخط بجائے [اسسٹنٹ کلکٹر] کے سررشتہ دار اسسٹنٹ کلکٹر کے بغیر ہدایت جج کے کئے ہوئے تھے۔ قرقی کے وقت [مطالبہ کنندہ] وارنٹ سے تعرض عمل کیا گیا تھا۔ جس کو بدفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ [سے] سزا ہوئی تھی۔ جس کی نگرانی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا [گیا] کہ جو وارنٹ بغیر دستخط جج یا ہدایت جائز جج جاری ہوا ہو۔ اس کی تعمیل میں تعرض کرنا [قابل] سزا جرم دفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ اس لئے بمنظوری ریفرانس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ [حک]م سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لا جرنل جلد ۲۱ صفحہ ۲۷۳ سنہ ۱۹۲۰ء الہ آباد۔ انڈین کیسز [جل]د ۵۵ صفحہ ۲۸۵ ۔۔۔ ۱۸ آل لا جرنل صفحہ ۲۹ ۔۔۔ ۲ ابر پرویس لا رپورٹ الہ آباد [سنہ] ۱۹۲۰ء

کے لیئے اُس کے مکان پر گیا تھا۔ مسمی حبیب یہ معلوم کرکے اپنے مکان میں داخل ہو گیا اور مکان کے اندر کا کنڈا لگا لیا۔ جس سے چپراسی تعمیل وارنٹ سے مجبور رہا۔ اور تحصیلدار صاحب کے پاس رپورٹ پیش ہو کر اس پر تحصیلدار صاحب سب ڈویژنل مجسٹریٹ کو وارنٹ کی پشت پر لکھا۔ کہ حبیب نے جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند کا ارتکاب کیا ہے۔ کہ اُس نے چپراسی کی مزاحمت بیجا کرکے اُس کو ادائے فرض منصبی تعمیل وارنٹ سے روکا ہے اسلئے مجرم مذکور نائب تحصیلدار کو تحقیقات کا حکم دیا جاوے۔ چنانچہ مجسٹریٹ نے یوں ہی لکھا۔ کہ بجرم دفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند ملزم کے خلاف کارروائی ضابطہ اختیار کی جاوے۔ جس کو تحصیلدار نے کارروائی قاعدہ کے لئے نائب تحصیلدار کے پاس کا غذات بھیجدیئے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی نگرانی ناگپور ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ رپورٹ تحصیلدار و حکم سب ڈویژنل مجسٹریٹ حسب معنی دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری نہیں ہے۔ اس سے حکم تحصیلدار و سب ڈویژنل مجسٹریٹ منسوخ کیا جاوے۔ کہ بحالات مدر مجسٹریٹ تجاوز سماعت جرم دفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند کا نہیں ہے۔ کرمینل لا جرنل جلد ۳۹ صفحہ ۵۱ سنہ ۱۹۳۶ء ناگپور ہائی کورٹ۔

دفعہ ۱۸۴ — جو کوئی شخص کسی مال کے | مال کے نیلام میں جو سرکاری ملازم کے اختیار کی رو سے نیلام پر چڑھایا گیا ہو مزاحم ہونا

نیلام میں جو بحیثیت ملازمی کسی سرکاری ملازم کے اختیار جائز کی رو سے نیلام پر چڑھایا گیا ہو۔ قصداً مزاحمت پہونچائے۔ تو اُس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار پانسو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ	ابتدائی ضابطہ دفعہ ہذا کے لئے وہی ہے۔ جو تحت دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند درج کیا گیا ہے۔

اس مقدمہ میں منصف نے تحریری نالش برخلاف ملزم بجرم دفعہ ۱۸۳ و ۱۸۶ تعزیرات ہند نہیں کی تھی۔ اور سب آرڈینیٹ جج نے زیر دفعہ ۴۷۶ و ۱۹۵ ضابطہ فوجداری تحریری کی ہے۔ اور ریفرانس بدفعہ ۴۷۶ ضابطہ کیا گیا ہے۔ جو محض بربنائے غلط فہمی ہے۔ اس لئے ریفرانس نامنظور کیا گیا۔ اور کاغذات عدالت متعلقہ کو واپس بھیجے گئے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۹۰ سنہ ۱۹۳۴ء

(۵) دفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند میں ایسے الفاظ نہیں ہیں۔ جو دوران عمل بدفعہ ۹۱ تعزیرات ہند وضع کئے گئے ہیں۔ دفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند اس وقت مکمل ہو جاتی ہے۔ جب کہ بہ حیثیت منصبی کسی سرکاری ملازم مجاز کے بطور جائز قانوناً مال لئے جانے میں تعرض کیا جاوے۔ اور یہ فعل ایک عملی صورت تعرض ہوتا ہے۔ اور جو موجودہ مقدمہ میں ثابت نہیں ہوا۔ اس لئے منظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۲۶۳ سنہ ۱۹۳۵ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۷ صفحہ ۹۰۵ بمبئی صفحہ ۵۴۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹ بمبئی صفحہ ۲۳۴

(۶) ایک ڈگریدار بحکم منصف مع چپراسی مدیون ڈگری کے مکان پر مال کے قرق کرنے کے لئے گیا۔ جہاں مدیون ڈگری نے چپراسی عدالت کو مال قرق کرنے نہیں دیا۔ بلکہ مال اُٹھا کر دوسری جگہ لے جاکر رکھ دیا تھا۔ جس پر بعدالت ڈگریدار نے منصف کے رپورٹ پیش کی۔ اور اس رپورٹ پر مدیون ڈگری کے خلاف بجرم دفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند مواخذہ کیا گیا تھا۔ وہ اپیل ملزم نے حسب منشاء دفعہ ۴۷۶ ب ضابطہ فوجداری ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پیش کیا تھا۔ جس کے متعلق پٹنہ ہائی کورٹ میں درخواست پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ چپراسی کی طرف سے حسب ضابطہ زیر دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری رپورٹ پیش نہیں کی گئی تھی۔ ڈگریدار کی رپورٹ حسب منشاء دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری نہ تھی۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو زیر دفعہ ۴۷۶ ب ضابطہ فوجداری سماعت اپیل کا اختیار نہ تھا۔ بلکہ اس کا علاج نگرانی بعدالت ہائیکورٹ کرنا پسندیدہ تھا۔ حکم منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۳۹۲ سنہ ۱۹۳۷ء پٹنہ انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۶۷۰۔

(۷) مسمی سید حبیب زمیندار کے ذمہ بقایا لگان کی ڈگری میں چپراسی قرقی مال

جرم دفعہ ۱۸۴ تعزیرات ہند سے بری کر دیا تھا۔ جس حکم کے خلاف منجانب گورنمنٹ ناگپور ہائیکورٹ میں اپیل پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ جب ملزمان کے فعل سے مال کے نیلام میں قصداً مزاحمت ہوتی ہے۔ تو ایسی صورت میں کوئی وجہ سبکدوشی ملزمان نہیں ہے۔ اس لئے منظوری اپیل گورنمنٹ ایڈوکیٹ حکم بریت منسوخ کیا جاکر دس دس روپیہ جرمانہ کیا گیا۔ اور بعدم ادائے جرمانہ ایک ایک ہفتہ قید سخت کا حکم دیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۴۰۵ ناگپور ۱۹۳۵ء انڈین کیسز جلد ۱۷۷ صفحہ ۸۱۹ ۱۱ دسمبر ۱۹۳۸ء

مال جو سرکاری ملازم کے اختیار کی رو سے نیلام پر چڑھایا گیا ہو۔ خلاف قانون خریدنا یا اس کے لئے بولی بولنا۔

دفعہ ۱۸۵:۔ جو کوئی شخص کسی مال کے نیلام میں جو بحیثیت نیلامی کسی سرکاری ملازم کے اختیار جائز کی رو سے ہوتا ہو کسی شخص کیلئے عام اس سے کہ وہ خود ہی ہو یا کوئی اور کوئی مال خریدے یا اس کے لئے بولی بولے۔ یہ جان کر کہ اس شخص کو اس نیلام میں مال مذکور کا خریدنا قانوناً ممنوع ہے۔ یا اس مال پر بولی بولے۔ اور ان شرائط کے ادا کرنے کی نیت نہ رکھتا ہو جو اس بولی بولنے سے اس پر عائد ہوں گی۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار دو سو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ

ابتدائی ضابطہ دفعہ ہذا وہی ہے۔ جو تحت دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند درج کیا گیا ہے۔

شرح

بدفعہ ہذا اس امر کی تعزیر مقرر کی گئی ہے۔ کہ جو شخص کسی مال کے نیلام میں جسکو سرکاری ملازم مجاز بحیثیت منصب قانوناً نیلام کر رہا ہو۔ باوجود ممانعت قانونی یا نیت عدم ایفائے شرائط نیلام خود یا کسی دوسرے کے لئے دانستہ

شرح

بدفعہ ہذا کسی مال کے نیلام میں جو سرکاری ملازم سے بہ حیثیت منصبی نیلام پر چڑھایا گیا ہو کوئی شخص ارادتاً اس میں رکاوٹ پیدا کرے اس کو زیر دفعہ ہذا سزا دی جائے گی۔ لیکن جو فعل نیک نیتی سے باعث مزاحمت نیلام ہو اس پر ذمہ داری دفعہ ہذا عائد نہ ہوگی۔ اور جب کوئی شخص عملی طریق سے قصداً بولی دینے والے یا نیلام کنندہ سے کوئی فرضی تنازعہ پیدا کر کے باعث تاخیر و رکاوٹ ہوگا یا کسی اور طرز عمل سے دانستہ مزاحمت کرے گا۔ وہ زیر دفعہ ہذا مستوجب سزا ہوگا۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) سرکاری ملازم مجاز کا بہ حیثیت منصب قانوناً مال کو فروخت کے لئے نیلام کرنا (۲) ملزم کا قصداً مال کے نیلام میں مزاحمت کرنا۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمی فلاں سرکاری ملازم جو قانوناً بحکم عدالت فلاں مسمی فلاں مدیون ڈگری کا فلاں مال فروخت عام کے لئے پبلک میں نیلام کر رہا تھا۔ اور وہ بہ حیثیت مال بولی دہندگان مال سے نیلام پر بقدر قیمت فلاں چڑھ چکا تھا۔ تم نے قصداً جھوٹا دعوٰے عذرداری کر کے اس میں مزاحمت کی ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۸۴ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے اختیار سماعت کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں بر وقت نیلام ایک جائیداد غیر منقولہ منجانب سرکاری ملازم کے جو عدالت کے حکم سے باجرائے ڈگری عام طور پر جلسہ عام میں نیلام ہو رہی تھی۔ مسمیان بل رام و جیت رام نے سرکاری ملازم سے معیوب الفاظ دشنام دہی کرنے پر نیلام جائیداد میں رکاوٹ پیدا ہو گئی۔ اور ملزمان کے خلاف بعدالت مجسٹریٹ درجہ اول جرم دفعہ ۱۸۴ تعزیرات ہند کارروائی کی گئی تھی۔ اور دوران تحقیقات میں مجسٹریٹ مجوزنے یہ لکھ کر کہ عملاً ملزم نے بغرض رکاوٹ نیلام بطور خاص مزاحمت نہیں کی ہے۔ اس لئے جرم دفعہ ۱۸۴ تعزیرات ہند صادق نہیں آتا ہے۔ اور ملزم و

پیدا ہووے۔ تو وہ شخص زیر دفعہ ہذا مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔"
اور دیگر ہمشکل دفعات جو باصول تحفظ سیاست سرکاری ملازمان مجموعہ ہذا میں وضع کی گئی ہیں۔ وہ ہر ایک صورت واقعہ کے لحاظ سے جداگانہ طور سے مثلاً کسی شخص کے تعرض یا حملہ یا جبر مجرمانہ یا نقصان پہنچانے کی دھمکی وغیرہ سے سرکاری ملازم کو ادائے فرائض منصبی سے باز رکھنا بدفعات قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ بدفعہ ۱۵۲ تعزیرات ہند بروقت سرکاری ملازم کے مجمع ناجائز یا بلوہ یا ہنگامہ کے فرو کرنے کے اُس پر حملہ یا جبر مجرمانہ یا مزاحم یا اُن میں سے کسی کا اقدام کرنا اور بدفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند سرکاری ملازم کے قانوناً کسی مال کے لئے جانے کے وقت عملاً اُس سے تعرض کرنا اور بدفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند سرکاری ملازم کو اُس کے ادائے فرائض منصبی سے باز رکھنے کے لئے نقصان پہونچانے کی دھمکی دینا۔
اور بدفعہ ۳۵۳ تعزیرات ہند سرکاری ملازم کو ادائے فرائض منصبی سے روکنے کیلئے اُس پر حملہ یا جبر مجرمانہ کرنا صورت ہائے مذکور میں مرتکب مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور الفاظ مستعملہ قانونی جبر مجرمانہ یا حملہ یا مزاحمت پہنچا یا نقصان وغیرہ مستعملہ بدفعات مذکور بمشابہ معنی دفعات تعریفی الفاظ نقصان بدفعہ ۴۴ تعزیرات ہند و مزاحمت بیجا بدفعہ ۳۴۱ و جبر و جبر مجرمانہ بدفعہ ۳۴۹ و ۳۵۰ و حملہ بدفعہ ۳۵۱ تعزیرات ہند مستعمل ہوں گے۔
اور بدفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند الفاظ تعرض (Resistance) استعمال کیا گیا ہے۔ جس کی تعریف قانونی تعزیرات ہند یا ایکٹ عبارات عامہ میں بھی کہیں نہیں کی گئی ہے۔ لیکن ربط ضبط عبارت تعرض کے معنی باضافہ انکار عملاً خلاف قانون بزور باعث رکاوٹ اختیار منصبی سرکاری ملازم کرنا ہوتا ہے۔
اور الفاظ مزاحمت (Obstruction) مستعملہ دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند سے عملاً سد راہ یا رکاوٹ ادائے فرائض منصبی سرکاری ملازم میں پیدا کرنا مقصود ہے۔ اور ایسا ہی بدفعہ ۱۸۴ تعزیرات ہند لفظ مزاحمت کے معنی نیلام کیوقت بموجب دفعہ مسطور رکاوٹ پیدا کرنا ہے۔ اور دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند میں سرکاری ملازم کے ادائے فرائض منصبی میں عملاً باعث رکاوٹ ہونا ہوتا ہے۔ اُن میں جسمانی مزاحمت بمثل دفعہ ۳۵۳ وغیرہ سرکاری ملازم مقصود نہیں ہے۔ بلکہ اُس کے اختیار سرکاری ملازمت میں کسی طریق عمل

اُس کو خریدے یا اُس کی بولی دے مستوجب سزا ہوگا۔

اور نیلام کسی مال یا دی یا غیر مادی متعلقہ ٹھیکہ کسی امر کے ہو جس کو قانوناً یا اختیار جائز سرکاری ملازم مجاز نیلام کرتا ہو۔ اس میں بعدم ایفائے شرائط نیلام دانستہ خود یا بطور بے نامی خریدار اس کو خریدے۔ یا اُس کی بولی دے یا کسی ایسے شخص ڈگریدار یا شخص متعلقہ پھاٹک مویشی وغیرہ اشخاص جن کو قانوناً ممانعت خرید یا بولی دینے کی ہے۔ بقراحت طلد رعمل کرے گا۔ ان پر ذمہ واری قانونی دفعہ ہذا عائد ہوگی۔ چنانچہ جو شخص خلاف قانون یا جو بغیر نیت ایفائے خرید عمل کریگا۔ وہ مواخذہ قانونی سے سبکدوش نہ ہوگا۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب سرکاری ملازم مجاز کی طرف سے قانوناً نیلام کا ہونا

(۲) ملزم کا باوجود ممانعت قانونی کے مال متعلقہ نیلام کو خود یا معرفت دیگر کسی شخص کے خریدنا یا بولی دینا (۳) ملزم کا بہ نیت عدم ایفائے شرائط نیلام اس مال کو خریدنا یا بولی دینا۔

لوازم منصبی کی انجام دہی میں سرکاری ملازم کی مزاحمت کرنا

دفعہ ۱۸۶:۔ جو کوئی شخص اس حال میں کسی سرکاری ملازم کی بالارادہ مزاحمت کرے جب کہ وہ ملازم اپنے لوازم منصبی کو انجام دے رہا ہو۔ تو شخص مذکورہ کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین مہینے تک ہوسکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار پانسو روپیہ تک ہوسکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

ابتدائی ضابطہ وہی ہے جو دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند میں درج کیا گیا ہے۔

شرح بدفعہ ہذا جو شخص سرکاری ملازم کے فرض منصبی کی انجام دہی میں بالارادہ اسکی مزاحمت کرے جس سے اُسکی فرائض کی ادائگی میں رکاوٹ

(۲) ایک مقدمہ بہ دعوے مدعی مدعا علیہ کا مال تعمیل کنندہ سرکاری ملازم نے بحکم عدالت اپیل مدعا علیہ کو قرق کرکے فہرست مال مقروقہ تیار کر رہا تھا۔ کہ مدعا علیہ مال مقروقہ لے گیا تھا۔ جس کے خلاف زیر دفعہ ۱۸۳ و ۱۸۶ تعزیرات ہند عدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مجازت حکم سزا دیا گیا تھا۔ جس کی درخواست منجانب ملزم برخلاف حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بعدالت اودھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کے وکیل کی یہ بحث کہ حکم قرقی مدعا علیہ کو دکھلایا نہیں گیا ہے۔ اس لئے حکم سزا تنسیخ طلب ہے۔ قابل التفات نہیں ہے۔ کیونکہ جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند کے اثبات کے لئے یہ امر ضروری نہیں ہے۔ کہ تحریری حکم قرقی ملزم کو واقعی دکھلایا جانا چاہیئے۔ بلکہ یہ امر کافی ہے۔ کہ حکم کی موجودگی سرکاری ملازم کے پاس ہو۔ اور حسب خواہش ملزم یا دیگر کسی شخص کے دکھلایا جا سکتا ہے۔ اور بلحاظ واقعات جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند صحیح صادر کیا گیا ہے۔ اور دفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند اس وقت متعلق ہوتی ہے۔ جبکہ قرقی مال کے وقت ملزم مزاحمت کرتا۔ اس لئے حکم سزا دفعہ ۱۸۳ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ اور حکم سزا بجرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند قائم رہا۔ حکم عدالت ماتحت ترمیم کیا گیا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۱۴۱ سنہ ۱۹۱۸ء اودھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۴۵ صفحہ ۸۱۳ ـ ۵ اودھ لاجرنل صفحہ ۱۱۲

(۳) ایک مقدمہ میں وارنٹ گرفتاری ناجائز کا اجرائے عدالت منصف سے ہوا تھا۔ جس کی تعمیل میں سرکاری ملازم تعمیل کنندہ کی مزاحمت کی گئی تھی۔ اور ملزمان بجرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند سزایاب ہوئے تھے۔ کلکتہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ وارنٹ گرفتاری زوجہ مستغیث اس لئے جاری کیا گیا تھا۔ کہ زوجہ مستغیث کو گرفتار کرکے اس کے شوہر کے حوالہ کر دیا جاوے۔ جس کے دوران میں مزاحمت ہوئی ہے۔ اور وارنٹ کا اجرائے بصراحت صدر خلاف قانون تھا۔ اس لئے اس کی تعمیل میں مزاحمت کرنا جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند عاید نہیں ہوتا ہے۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور ملزمان کو مخلصی دی گئی۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۸ سنہ ۱۹۱۰ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۴ صفحہ ۸۶۸ ـ ۲۲ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۸۱۴ ـ

(۴) ایک مقدمہ میں مسمات عائشہ خاتون کو حسب درخواست شوہرش عدالت دیوانی سے حکم دیا گیا تھا۔ کہ مسمات تین ماہ میں اپنے شوہر کے گھر چلی جاوے۔ مسمات کے میعاد

سے اُلٹا دُ پیدا کرنا مقصود ہے۔ اور بلحاظ کسی جوڈیشل افسر کے ادائے فرائض منصبی عدالتی کے وقت مزاحمت کرنا تحقیر عدالت یا Contempt of Court سمجھا گیا ہے۔ جس کیلئے بدفعہ ۴۸۰ ضابطہ فوجداری صورت ہائے جرم دفعہ ۱۷۵، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰ یا دفعہ ۲۲۸ تعزیرات ہند ہونے میں بطور سرسری بوقت عدالت اسی روز ملزم کو دو صد روپیہ جرمانہ تک کی سزا دی جاتی ہے۔ اور بصورت عدم ادائے جرمانہ ایک ماہ قید محض کا حکم دیا جا سکتا ہے۔"

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اوّل تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام د تاریخ و مقام فلاں مسمی فلاں افسر پولیس سرکاری ملازم کے تمہارے مکان کی تلاشی مال مسروقہ گھڑی طلائی مسمی فلاں مستغیث کے برآمدگی کیوقت تم نے اپنے مکان کے تختے بند کر کے مکان کے اندر جانے سے روک دیا تھا جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ کی عدالت کی سماعت کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز جرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آئے

رولنگز آف ہائیکورٹس (۱) مسمی سرمتی مدعی نے اپنے محاسب مدعاعلیہ پر عدالت دیوانی میں دعوے کیا جس کی ڈگری برخلاف مدعاعلیہ ہو چکی تھی۔ اور ایک تاریخ مقررہ پر حساب فہمی کا حکم دیا گیا۔ مدعاعلیہ کی عدم تعمیل پر بمنشائے آرڈر ۲۱ دفعہ ۳۳ ضمن ۲ ضابطہ دیوانی عمل کیا جانا منصور کیا گیا تھا۔ اور مدعاعلیہ کو بجرم دفعہ ۱۸۶ و ۲۲۵ ب تعزیرات ہند حکم سزا دیا گیا۔ جس کے خلاف درخواست باقاعدہ پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ابتدائی ڈگری مقدمہ میں مدعاعلیہ کو حساب فہمی کا حکم دینا اور مدعاعلیہ کا تعمیل نہ کرنا حسب معنی رول ۳۲ آرڈر ۲۱ ضابطہ دیوانی عدالت کو بمنشائے دفعہ مسطور ضابطہ دیوانی عمل کرنے کا مجاز قرار نہیں دیتا ہے۔ اور گرفتاری مدعاعلیہ خلاف قانون ہے اور حکم سزا بدفعہ ۱۸۶ و ۲۲۵ ب تعزیرات ہند ناجائز تنسیخ طلب ہے۔ اسلئے منظوری درخواست ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمینل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۵۸۳ سنہ ۱۹۱۸ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۴۴ صفحہ ۷۳۷ — ۳ پٹنہ لاجرنل صفحہ ۱۰۶۔

منسوخ کی۔ کہ تحصیلدار پر حملہ نہیں کیا گیا تھا۔ اور جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند میں سزا
تبدیل کر دی تھی۔ لاہور ہائیکورٹ میں درخواست ملزم پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم
کا فعل نائب تحصیلدار کے فرائض منصبی کی ادائیگی میں باعث مزاحمت نہیں ہوا ہے۔ اس
لئے حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۵۹۰ سنہ ۱۹۳۳ء لاہور۔ انڈین کیسز
جلد ۴۷ صفحہ ۳۳۸۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۳ء لاہور ۲۳۸۔

(۷) ایک چوکیدار کو بازار میں چند اشخاص نے سخت مضروب کیا تھا۔ جو جسونت سنگھ کے
کے مکان میں چوکیدار حسب خواہش پہنچا دیا گیا تھا۔ پولیس کی معلومات پر اور نواز خاں
سب انسپکٹر پولیس کے نام حکم پہنچا۔ کہ وہ موقعہ پر پہونچکر پوست کنندہ تفتیش کر کے نتیجہ
پیش کرے۔ سب انسپکٹر موقعہ دیکھکر مسمی جسونت کے مکان پر مضروب کو دیکھنے اور تفتیش
کی تکمیل کے وسائل کی معلومات کے لئے پہونچا۔ اور جسونت سے خواہش کی۔ کہ اس
کو مضروب کے دیکھنے اور گفتگو کرنے کے لئے مکان کے اندر جانے کا موقعہ دلیوے۔ جسونت سنگھ
آنریری مجسٹریٹ کی آمد مکان خود کا منتظر تھا۔ اس لئے سب انسپکٹر پولیس کو اندر جانے نہیں
دیا۔ جس پر سب انسپکٹر نے ڈپٹی کمشنر کو بذریعہ ٹیلیفون استمداد کی اور ڈپٹی کمشنر نے حکم دیا
کہ مضروب سے مل کر تفتیش کی جاوے۔ چنانچہ لالہ تیرتھ رام آنریری مجسٹریٹ و سب انسپکٹر
نے مضروب کا بیان لکھنا شروع کیا ہی تھا۔ کہ ڈپٹی کمشنر و سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع موقعہ
پر آگئے۔ اور ڈپٹی کمشنر نے حکم دیا۔ کہ ابتدائی اطلاع واقعہ مضروبی تھانہ میں درج کیا
جاوے۔ جو معرفت نور محمد کنسٹیبل پولیس ابتدائی اطلاع درج کی جا کر جسونت سنگھ کو بجرم
دفعہ ۳۵۳ تعزیرات ہند پیش کیا گیا۔ اور ملزم بجرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند سزایاب
ہوا۔ سشن کورٹ سے حکم سزا بحال رہا۔ ملزم کا اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا
گیا۔ کہ اثبات جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند کے لئے ملزم کا بالارادہ بیّن مزاحمت کرنا مقصود
ہے۔ اور محض طریق جہالت عمل میں لانا تعزیری نہیں ہے۔ اور منظوری حسب منشاء دفعہ ۱۹۵
ضابطہ فوجداری حسب ضابطہ عمل میں نہ لانا دفعہ ۵۳۷ ضابطہ سے اصلاح پذیر نہیں ہے
اور مطلوبات قانونی دفعہ ۱۹۵ ضابطہ ضمن ہذا متروک کرنا قانوناً مذموم عمل ہے۔ اور ایسی
صورت میں حکم سزا قابل تنسیخ ہے۔ اور ہائی کورٹ نگرانی میں حکم سزا منسوخ کرنے کی مجاز ہے
اور ملازم سرکاری کے فرائض منصبی حسب معنی دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند قانونی اور حسب منشاء

میں اپنے شوہر کے گھر نہ جانے کی وجہ سے وارنٹ گرفتاری جاری ہوا۔ اور نائب ناظر عدالت مامور کیا گیا تھا۔ لیکن نائب ناظر عدالت ملازم سرکار کی مزاحمت کی گئی تھی جس پر جرم دفعہ ۳۵۳ و ۳۳۲ و ۲۲۶ و ۱۸۶ تعزیرات ہند لگایا جا کر حکم سزا عدالت مجسٹریٹ مجاز سے صادر کیا گیا۔ جس کی درخواست حسب ضابطہ کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ مثل سے یہ امر ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ کہ مدیون ڈگری مسماۃ عائشہ خاتون نے عدول حکمی کی ہے۔ اور بحالات واقعات ملزمہ کو قبل از اجرائے وارنٹ نوٹس دینے کی ضرورت نہ تھی۔ اور اجرائے وارنٹ پر اس کا سرکاری ملازم کے ادائے فرض منصبی پر مزاحمت کرنا جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند ہے۔ اور قبل از اجرائے وارنٹ وہ قانوناً حصول نوٹس کی مستحق نہ تھی۔ اور آرڈر ۲۱ رول ۲۲ ضابطہ دیوانی متعلق ہے۔ چنانچہ حکم سزا جرم ۱۸۶ تعزیرات قائم رہا۔ کریمینل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۹۷۶ سنہ ۱۹۱۸ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۴۷ صفحہ ۸۷۶۔

(۵) ایک اراضی مدیون ڈگری پر قبضہ کرانے کے لئے عدالت دیوانی سے ناظر عدالت کے نام اجرائے وارنٹ ہوا تھا۔ جس نے بجائے خود جانے کے اپنے نائب ناظر کے نام وارنٹ منتقل کر دیا تھا۔ نائب ناظر اپنے ہمراہ دو چپراسی عدالت و ڈگریدار و دہل لیکر موقعہ پر گیا۔ جہاں مدیون ڈگری نے مزاحمت کی تھی۔ جس پر باضابطہ مقدمہ جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ سے قائم ہو کر سزا دی گئی تھی۔ پٹنہ ہائیکورٹ میں حسب ضابطہ درخواست ملزم پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ اگرچہ ناظر کے لئے نامناسب تھا کہ اس نے وارنٹ نائب ناظر کے نام منتقل کر دیا۔ لیکن یہ نائب ناظر کافی جمعیت ملازم سرکاری باوردی لے گیا تھا۔ جن کی مزاحمت کرنا جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند صادق آتا ہے۔ اور اور جرم جرم تبدیل کیا گیا۔ کریمینل لاجرنل جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۱ سنہ ۱۹۳۰ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۴ ۵ صفحہ ۷۷ ۹ ۔

(۶) ایک موضع میں نائب تحصیلدار انکم ٹیکس کی پڑتال کے سلسلہ میں مقیم تھا۔ وہاں نمبردار نے تحصیلدار کو ایک مہاجن مسمی ماتورام کے پاس چند دوکانات کی آمدنی ہونا ظاہر کیا۔ اور ماتورام محض ایک دوکان ہونا کہتا تھا۔ جس پر نمبردار اور ماتورام میں تنازعہ ہو کر لڑائی ہو گئی۔ جس کی رپورٹ پر ماتورام و چند دیگر معاونین کو بجرم دفعہ ۳۵۳ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ اپیل پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جرم دفعہ ۳۵۳ تعزیرات ہند کو بدیں وجہ

اور مزاحمت جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند متعلق نہیں ہے۔ اور بحالات واقعات مقدمہ کارروائی دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری تنسیخ طلب ہے۔ چنانچہ درخواست ملزم منظور کی جاکر حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور روُلنگز سابقہ کے حوالے دئے گئے۔ کرمینل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۵۰۷ سنہ ۱۹۲۵ء مدراس - انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۳۸۶ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء مدراس صفحہ ۶۱۳ - ۴۸ مدراس لاجرنل صفحہ ۹۷ - ۲۱ مدراس لاویکلی صفحہ ۲۰۸ -

(۱۰) ایک مقدمہ کشوری لعل پٹواری کے حلقہ میں قانونگو پڑتال کے لئے گیا۔ اور بسلسلہ پڑتال قانونگو نے مبلغ چودہ روپیہ فصلانہ اس سے طلب کئے۔ پٹواری چونکہ نیا ملازم بجائے والد خود منشی لعل پٹواری مقرر ہوا تھا۔ قانونگو کو کہکر اپنے والد کو بلالایا۔ جس نے فصلانہ حسب خواہش قانونگو دینے سے انکار کیا۔ جس پر کشوری لال جدید پٹواری نے قانونگو بہ سختی جواب دیا۔ اور قانون نے بجرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند کشوری لال کے خلاف بوساطت اعلیٰ افسر رپورٹ پیش کردی تھی۔ اور کشوری لال پٹواری کو عدالت مجسٹریٹ سے بجرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند سزا دی گئی۔ جس کی درخواست حسب ضابطہ الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ بحالات واقعات مقدمہ ملزم پٹواری کا قانونگو کو کتب متعلقہ کو چیک کرانے سے انکار کرنا ایک حکمانہ عدول حکمی ہوسکتی ہے۔ لیکن اصلیت واقعہ وصورت حال مقدمہ کے لحاظ سے جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند متعلق نہیں ہے۔ حکم سزا منسوخ - اور درخواست ملزم منظور کی گئی۔ کرمینل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۵۹۷ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد - انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۲۱ ۸ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۴۰۹ - ۶ لا رپورٹ الہ آباد کرمینل صفحہ ۴۴

(۱۱) جب بروقت تلاشی افسر پولیس مکان مطلوبہ تلاشی کو دروازہ بند کرکے تلاشی سے اس کو روکا جاوے۔ تو ملزم جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند کا مرتکب ہوگا۔ کرمینل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۷ ۹ سنہ ۱۹۲۵ء مدراس - انڈین کیسز جلد ۸۳ صفحہ ۶۵۷ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء مدراس صفحہ ۷۶۰ -

(۱۲) ایک مقدمہ دیوانی میں مسمی بدری مدیون ڈگری کے خلاف عدالت دیوانی سے حکمنامہ قرقی جاری ہوا تھا۔ چپراسی مامورہ نے بشناخت نمبرداران مولیشی مدیون ڈگری کے حسب قاعدہ قرق کئے تھے۔ مدیون ڈگری نے مولیشی بجبر چھوڑا لئے۔ اور دیگر نمبرداران شناخت کنندگان کو دھکا دیکر دھمکایا تھا۔ اس پر مدیون ڈگری کے خلاف جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند قائم ہوکر

قانون مطلوب ہوتے ہیں۔ نہ کہ سرکاری ملازم کا باختیار خود پسندیدہ طریق اختیار کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اس نے حکم سزا منسوخ اور ملزم بری کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۱۲۱۷ سنہ ۱۹۲۴ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۲۰۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۱۴۹۔

(۸) ایک مقدمہ عدالت منصف سے وارنٹ گرفتاری مدیون ڈگری وبابت زرڈگری مسمی اجودھیا سنگھ چپراسی کے نام جاری ہوا۔ جس نے مدیون ڈگری کو وارنٹ دکھلا کر سمجھا دیا تھا۔ مگر مدیون ڈگری نے نہ زرڈگری ادا کیا۔ اور نہ خود چپراسی کے ہمراہ گیا۔ بلکہ سخت کلمات سے اُس کو دھمکا کر خوف نقصان دلایا جس پر حسب رپورٹ دکارروائی قاعدہ بر عدالت سب مجسٹریٹ سے ملزم کو بجرم دفعہ ۱۸۶ و ۱۸۹ تعزیرات ہند سزا دی تھی۔ جس کی درخواست ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے نامنظور ہونے پر ملزم نے حسب ضابطہ پٹنہ ہائیکورٹ میں اپیل کیا۔ جس پر قرار دیا گیا کہ عدالت ماتحت اپیل سبب لیبور سرسری اپیل ڈسمس کیا ہے۔ تو قانونی فیصلہ لکھنا ضروری نہیں ہے۔ لیکن اس کو وجوہات نامنظوری لکھنے مناسب ہوتے ہیں۔ اور بلحاظ واقعات جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند کے بجائے جرم دفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند صادق آتا ہے اور حکم سزا دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ اور بحثیت حکم سزا جرم دفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند قائم رکھا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۱۲۳۷ سنہ ۱۹۲۴ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۸۲ صفحہ ۱۶۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء پٹنہ صفحہ ۱۸۳۔

(۹) ایک مقدمہ میں بہ سلسلہ تعمیل ڈگری قبضہ دوکان زرڈگری عدالت منصف سے امین کو وارنٹ دیا گیا تھا۔ اور مدیون ڈگری کے مزاحمت کرنے اور ڈگریدار کی رپورٹ پر عدالت سے بجائے تعمیل آرڈر ۲۱ ضمن ۹۷ ضابطہ دیوانی کے مکرر وارنٹ جاری کیا گیا۔ اور اس مکرر اجرائے وارنٹ پر قبضہ میں مدیون ڈگری کے پھر مزاحم ہونے پر بمنشاء دفعہ ۴۷۶ ضابطہ عمل کیا گیا۔ جس پر ملزم کو بدفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ سے سزا دی گئی تھی۔ چنانچہ منجانب ملزم مدراس ہائیکورٹ میں درخواست نگرانی پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ بحالات واقعات مقدمہ بموجب آرڈر ۲۱ ضمن ۹۷ ضابطہ دیوانی اول عدم تعمیل پر عمل کرنا چاہیے تھا۔ لیکن عدالت کا مکرر اجرائے وارنٹ کرنا خلاف قانون

بحیثیت منصبی وقوع میں آنا متصور نہ ہوگا - کہ اس کے اپنے حدود و علاقہ سے باہر بیرون فرنٹیر برٹش انڈیا جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند وقوع میں آیا تھا - اس مقدمہ میں ملزم عدالت سشن سے بری کیا گیا تھا - اور گورنمنٹ بمبئی کی جانب سے ہائیکورٹ میں اپیل کیا گیا تھا - جس کو بعد سماعت بحث مباحثہ بحوالہ ریونگر ہائیکورٹس اپیل ڈسمس کیا گیا - اور حکم براءت قائم رہا - کریمنل لا جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۵۰ - سنہ ۱۹۲۷ء بمبئی - انڈین کیسز جلد ۱۰۳ صفحہ ۵۹۴ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء بمبئی صفحہ ۳۸۳ - ۱۵ بمبئی صفحہ ۱۹۶ - ۲۹ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۹۸۷

(۱۶) ایک مقدمہ میں چپراسی عدالت دیوانی وارنٹ گرفتاری مدیون ڈگری وقبضہ دخل لیکر مکان مدیون پر پہنچا - اور اس کو گرفتار کر لیا گیا - مدیون ڈگری چپراسی سے چھڑا کر اپنے مکان کے اندر بھاگ گیا - اور اندر سے دروازہ بند کر لیا تھا - جس کی اطلاع پر مدیون ڈگری کو عدالت مجسٹریٹ سے بجرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی - اور ہائی کورٹ لاہور سے قرار دیا گیا - کہ نتیجہ واقعات وشہادت مقدمہ جرم دفعہ ۲۲۵ ب تعزیرات ہند ہوتا ہے (۳) یہ حکم سزا جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند منسوخ کیا جا کر بجرم دفعہ ۲۲۵ ب تعزیرات ہند حکم سزا ایک صد روپیہ جرمانہ تبدیل کیا گیا - جو سزا بجرم ۱۸۶ تعزیرات ہند بھگت چکا ہے - بجا سزا کم کی گئی - اور بعدم ادائے جرمانہ ایک ماہ قید سخت کا حکم دیا گیا اور نیز قرار دیا گیا - کہ بتائید جرم سے ملزم کو نقصان نہیں پہونچتا ہے - کریمنل لا جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۳۰۵ سنہ ۱۹۲۷ء لاہور - انڈین کیسز جلد ۱۰۳ صفحہ ۳۴۳ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۶۰۸

(۱۷) جبکہ قرق امین کی رپورٹ کہ ملزم بحیثیت منصبی اسکا مزاحم ہوا ہے - اور تحصیلدار کا اس رپورٹ پر حکم لکھکر کارروائی تعمیل جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند کیلئے سب ڈویژنل افسر کے پاس بھیجنا مطلوبات دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری کو پورا کر دیتا ہے - انڈین کیسز جلد ۹۴ صفحہ ۶۸۶ - ۱۰ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۳۵۵ سنہ ۱۹۲۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۶۴۷ - ۲۴ کریمنل لا جرنل صفحہ ۳۹۰ - انڈین رپورٹ سنہ ۱۹۲۳ء اودھ صفحہ ۱۸۹ - آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۳ء

(۱۸) بدفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند عملی مزاحمت کا ہونا ضروری ہے محض دھمکانا اس میں شامل نہیں ہے - کریمنل لا جرنل جلد ۲۹ صفحہ ۵۴۶ لاہور - انڈین کیسز جلد ۱۱۰ صفحہ ۱۰۱ - آل انڈیا رپورٹر ۲۸ سنہ ۱۹۲۸ء لاہور صفحہ ۸۳۷ - ۱۰ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۴۸۶ -

(۱۹) جب لوکل سروے بموجب ایکٹ اراضی مال کی دفعہ ۱۱۶ ضمن ۲ کے مطابق حدود اراضی بمبئی قائم کر رہا ہو - اس کی بحیثیت منصبی میں مزاحمت کرنا جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند

[illegible] صفحہ ۱۷۸

عدالت مجسٹریٹ مجاز سے حکم سزا دیا گیا۔ اور سشن کورٹ سے حکم سزا قائم رہا۔ ملزم کی درخواست قاعدہ پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر منجانب وکیل ملزم بحث کی گئی۔ کہ وارنٹ قرقی بموجب آرڈر ۲۱ ضمن ۴۳ ضابطہ دیوانی پر مہر عدالت نہ ہونے سے وارنٹ عدالت ناجائز تھا جسکی تعمیل میں مزاحمت کرنا جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ ملزم قابل برات ہے چنانچہ قرار دیا گیا۔ کہ بموجب آرڈر ۲۱ ضمن ۴۳ عدالت دیوانی وارنٹ قرقی پر مہر عدالت کا ہونا لازمی ہے۔ اور وارنٹ قرقی بغیر مہر عدالت کے ناجائز اور خلاف قانون ہے۔ اور بحوالہ رولنگز حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور ملزم بری کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۰۴۸ سنہ ۱۹۲۶ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۹۳ صفحہ ۶۴۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء پٹنہ صفحہ ۲۲۷۔ جلد ۵ پٹنہ صفحہ ۲۱۶۔

(۱۳) جب کہ جرائم قابل مداخلت پولیس میں ارتکاب جرم قابل مداخلت کی اطلاع پر مداخلت ضابطہ کرے نہ الیسی عدالت کا فرض ہے۔ کہ ہر ایک ارتکاب جرم کے علم میں آنے پر اس کی بابت باضابطہ نالش کرے۔ بجز ایسے جرم کے جو بغیر نالش ضابطہ کے ناقابل سماعت ہو یا شہادت کافی موجود نہ ہو۔ اور سنٹرل اضلاع میں تعمیل کنندہ حکمنامہ ماتحت ناظر۔ ڈسٹرکٹ جج۔ جوڈیشل کمشنر ہوتا ہے۔ وہ سب جج کے ماتحت نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند کی نالش دفعہ ۱۹۵ ضمن ۱ ضابطہ فوجداری وہ یا اس کے متعلقہ افسر سابق الذکر کر سکے گا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۰۱ سنہ ۱۹۲۶ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۹۶ صفحہ ۸۶۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء ناگپور صفحہ ۸۵۔

(۱۴) جب وارنٹ قرقی کی مقررہ تاریخ مندرجہ کی میعاد گذر چکی ہو۔ اور اس کی تعمیل میں کوئی شخص مزاحمت کرے۔ تو جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند نہیں ہوگا۔ اور دیگر رولنگز جلد ۵ انڈین کیسز صفحہ ۹۰۴ و ۲۶۳ صفحہ ۱۸۷ و ۱۹ صفحہ ۷۰۶ میں امتیاز کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۱۵۷ سنہ ۱۹۲۷ء اودھ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء اودھ صفحہ ۹۱۔ ۴ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۳۴۔

(۱۵) جب کسی سرکاری ملازم کی مزاحمت بیرون حدود برٹش گورنمنٹ کی جاوے۔ لوکل گورنمنٹ برٹش انڈیا میں اس کی تجویز بجرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند عمل میں آوے۔ تو وہاں سوال سرکاری ملازم کے فرض منصبی کی ادائیگی کا ہوگا۔ نہ کہ اسکی نسبت کا ہوگا۔ کیونکہ اس کی نیک نیتی ہوگی۔ اور یہ واقعہ قانوناً اس کے فرض منصبی میں مزاحمت کرنے کا جرم

(۲۳) ایک سرکل انسپکٹر معہ اپنے بچ کے ملازم کے بہ تعمیل حکم ڈسٹرکٹ ڈپٹی کلکٹر ایک باعث روک ہٹانے کے لیئے ایک گاؤں میں گیا۔ انسپکٹر نے اپنے ملازم کو کہا کہ وہ وہ اس روک ٹٹی کو ہٹا دے۔ چنانچہ درانتی سے وہ روک کو دور کرنے کو تھا۔ کہ ملزم نے ملازم انسپکٹر کو روک دیا۔ چنانچہ ملزم کو بجرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند سزا دی گئی۔ اپیل قاعدہ پر بمبئی ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کا ملازم انسپکٹر کی مزاحمت کرنا انسپکٹر کی خود مزاحمت کرنا ہے۔ کہ ملزم بدفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند صحیح طور پر سزا دیا گیا ہے۔ اپیل نامنظور کیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۹۳۵ سنہ ۱۹۲۸ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۹ صفحہ ۳۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء بمبئی صفحہ ۱۳۵۔

(۲۴) ایک مقدمہ میں بعدم ادائے انکم ٹیکس دو وارنٹ قرقی ناظر عدالت دیوانی لیکر مدیوان ڈگری کے مکان پر گیا۔ اور ایک بیل قرق کر کے حوالہ ضامن کیا گیا۔ دوسرے بیل کو ضامن نے لینے سے انکار کیا۔ اور اس میں ناظر کی ملزم نے مزاحمت کی جس پر عدالت مجسٹریٹ سے بدفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند اصل ملزم کو سزا دی گئی۔ ملزم کی جانب سے اپیل پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ سرکاری ملازم نے بحکم عدالت بذریعہ وارنٹ جائز عمل کیا ہے۔ اس لیئے ملزم مستوجب سزا جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند ہوا ہے۔ اپیل نامنظور حکم سزا قائم رہا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۰۹۹ پٹنہ سنہ ۱۹۲۹ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۹ صفحہ ۹۸۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ صفحہ ۵۰۳۔

(۲۵) ایک اوورسیر بوصول درخواست مشتبہ حکم ڈسٹرکٹ انسپکٹر لینڈ ریکارڈس ایک اراضی کی پیمائش و حد برآری کے لیئے موقعہ پر گیا۔ جب کہ وہ بحیثیت منصبی ملازم ماتحت کے ساتھ پیمائش کے سلسلہ میں ایک نشان پتھر لگانے کے لیئے گڑھا کھود رہا تھا۔ ملزم نے اس کو روکا۔ اور اس کے ہاتھ سے بیلچہ گڑھا کھودنے کا چھین کر اس کو روک دیا تھا۔ جس کے متعلق باقاعدہ رپورٹ پیش ہو کر مجسٹریٹ مجاز نے ملزم کو بجرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند سزا دی تھی۔ جس کا اپیل باضابطہ بمبئی ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ بموجب قانون مال اوورسیر بحیثیت سرکاری ملازم ادائیگی فرائض منصبی کر رہا تھا۔ ملزم کا مزاحمت کرنا جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند عاید ہوتا ہے۔ اس لیئے اپیل ملزم نامنظور کیا گیا۔ اور حکم سزا قائم رہا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۱۴۰ سنہ ۱۹۳۰ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۳ صفحہ ۱۸۱۳۔

ہوگا۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء بمبئی صفحہ ۴۸۵ - ۳۱ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۸۰۰ سنہ ۱۹۲۶ء کریمینل کیسز صفحہ ۳۴۱ -

(۲۰) جب کہ وارنٹ غیر مجاز عدالت سے جاری ہوا ہو۔ اور اس کی تکمیل میں سرکاری ملازم کی مزاحمت ہوئی ہو تو جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند نہ ہوگا۔ ۲۔ ۱۵۱ - انڈین کیسز صفحہ ۴۸۱ - ۷ رپورٹ مدراس صفحہ ۴۳۴ سنہ ۱۹۳۴ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۴۰ سنہ ۱۲ آل لا رپورٹ سنہ ۱۹۳۴ء مدراس صفحہ ۶۶۸ - ۳۹ لا ویکلی صفحہ ۴۹۵ سنہ ۱۹۳۴ء کریمینل کیسز صفحہ ۱۲۸۷ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء مدراس صفحہ ۴۶۶ - ۶۷ مدراس لا جرنل صفحہ ۵۱۰ -

(۲۱) ایک شخص کے پاس بنڈل تھا۔ اور وہ ریلوے میں اپنے گھر جا رہا تھا۔ جب وہ حدود میونسپلٹی سے گزر گیا۔ تو ناکہ والے جبر اسی نے۔ اس بنڈل کو دیکھنا چاہا۔ اور منشی ناکہ بھی وہاں آ گیا۔ اس کے کہنے پر بھی اس نے بنڈل کھول کر دکھلانے سے انکار کیا۔ اور منشی پر حملہ کر دیا۔ جس سے محرر ناکہ کو ضرر پہونچا۔ محسٹریٹ چونگی بموجب دفعہ ۱۵۹ ایکٹ چونگی بھی ڈسٹرکٹ میونسپلٹی مجاز محصول لینے بنڈلی کا تھا۔ ملزم کا انکار کرنا زیر دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند اور ضرر پہونچانا۔ بدفعہ ۳۳۶ تعزیرات ہند جرم قرار دیا گیا۔ ۱۹ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۴۵ انڈین کیسز جلد ۱۵۹ صفحہ ۶۶۵ سنہ ۱۹۲۵ء کریمینل کیسز صفحہ ۱۳۰۸ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء سندھ صفحہ ۲۲۵ -

(۲۲) ایک وارنٹ قرقی بورڈ منجانب پریزیڈنٹ وصولی ٹیکس جس پر بحیثیت مہر عہدہ پریزیڈنٹ تھی جاری ہو کر بل کلکٹر کو دیا گیا تھا۔ اور اس وارنٹ قرقی میں اصل شخص کی بجائے جرم دفعہ ۳۵۳ تعزیرات ہند کے بدفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ مدراس ہائیکورٹ میں درخواست قاعدہ ملزم پیش ہو کر بعد سماعت بحث قرار دیا گیا کہ باقاعدہ وارنٹ پر دستخط پریزیڈنٹ لوکل بورڈ کے نہ ہونے سے وارنٹ ناجائز نہیں ہو جاتا ہے۔ کہ وارنٹ کا اجراء وصولی ٹیکس کے متعلق تھا۔ جس پر دستخطی مہر جو وارنٹ پر کی گئی تھی۔ اور کسی جائز قانونی وارنٹ میں تعرض کرنے سے احکامات دفعہ ۱۸۶ و دفعہ ۳۵۳ تعزیرات ہند زائل نہیں ہو جاتے ہیں۔ اور بل کلکٹر یا کسی شخص کا تعمیل وارنٹ کرنا جواز وارنٹ کے لیئے تحقیقات طلب نہیں ہے۔ درخواست ملزم نامنظور کی گئی۔ کریمینل لا جرنل جلد ۳۹ صفحہ ۸۷۹ مدراس ۱۹۳۸ء - انڈین کیسز جلد ۱۷۷ صفحہ ۸۴۴

نے مع اپنے لسپر کے مزاحمت کی تھی۔ جس کا مقدمہ بجرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند قائم ہو کر ملزم سزایاب ہوا۔ اور اپیل پر عدالت سشن جج سے ملزم بری ہوا تھا۔ جس کی براءت کا اپیل گورنمنٹ کی جانب سے الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ یہ امر کہ آیا جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند کا ارتکاب ہوا۔ یا نہیں۔ ہر ایک مقدمہ کے واقعات اصلی حالات پر منحصر ہوتا ہے۔ اور ملزم کی سختی و لہجہ آواز دھمکی یا بہ تیاری کسی ہتھیار کے سرکاری ملازم کے فرائض منصبی کی ادائیگی میں استعمال میں لا کر باعث رکاوٹ ہونا۔ مزاحمت کی حد تک پہنچتا ہے۔ لیکن کسی خلاف قانون وارنٹ کی تعمیل میں تعرض یا مزاحمت کرنا جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ اس مقدمہ میں مزاحمت ہونا ثابت ہے۔ لیکن چونکہ وارنٹ آرڈر ۲۱ ضمن ۵ ضابطہ دیوانی مطابق قانون کے نہ تھا۔ اس لئے براءت ملزم صحیح ہے اپیل نامنظور کیا گیا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۱۰۲ سنہ ۱۹۳۳ع الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۷ صفحہ ۱۸۰۔

(۲۸) یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ محض دھمکی حسب معنی دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند مزاحمت کی حد تک پہنچتی ہے۔ اور دوسری طرف دھمکی سختی کی۔ جو ایسے ہی طریق عمل سے دکھا دے کہ سرکاری ملازم کے فرائض کی انجام دہی کو روکے وہ آسانی سے مزاحمت کی حد تک پہنچتی ہے اور یہ ناممکن ہے کہ کوئی ایسا قاعدہ وضع کیا جاوے کہ حسب معنی دفعہ ۱۸۶ کون سا عمل مزاحمت کی حد تک پہنچتا ہے یا نہیں پہنچتا ہے۔ ہر ایک مقدمہ اپنے اپنے خاص واقعات و حالات پر فیصلہ کیا جاتا ہے۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۸۶۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۸۱ سنہ ۱۹۳۳ع کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۱ صفحہ ۶۲۲۔

(۲۹) جب کہ معلوم ہو کہ عدالت نے بے ضابطہ وارنٹ جاری کیا تھا۔ وہ مجاز اجرائے وارنٹ نہ تھی۔ اور ملزم نے تعمیل کنندہ وارنٹ کی مزاحمت کی جس کو زیر دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ ملزم کا اپیل حسب قاعدہ ہائیکورٹ مدراس میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ وارنٹ خلاف قانون تھا۔ اور تکمیل جرم دفعہ ۱۸۶ کے اجزاء نامکمل تھے اور سوال استحقاق حفاظت خود اختیاری اٹھایا نہیں گیا ہے۔ منظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۱ سنہ ۱۹۳۵ع مدراس۔ انڈین کیسز ۱۵۲ صفحہ ۱۸۱۔

(۳۰) جو صورت روک قانونی کارروائی دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند کے لئے ہے۔ دکھشرہ

(۲۶) ایک وارنٹ قرقی عدالت جج سمال کاز کورٹ سے چپراسی عدالت کو دیا گیا تھا۔ جس کی قرقی میں مزاحمت کی جانے پر رپورٹ کی گئی۔ اور رپورٹ پر مزاحمت کنندگان کو عدالت سے حکم لکھا جاکر دریافت کیا گیا۔ کہ تمہارے خلاف کیوں کارروائی حسب دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند نہ کی جائے۔ اس کارروائی کے بعد رپورٹ عدالت مذکور سے ڈسٹرکٹ جج کو مناسب حکم کے لئے بھیجا گیا تھا۔ جس نے حسب منشا دفعہ ۸ ضمن ۲ ایکٹ سمال کاز کورٹ سے عمل کیا گیا تھا۔ ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا کہ جو نالش ڈسٹرکٹ جج نے بحالات واقعات پیش کی ہے۔ وہ ایک عمدہ باقاعدہ نالش ہے۔ اس لئے جو حکم بہ ثبوت جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند ملزمان کو عدالت مجسٹریٹ مجاز سے دیا گیا ہے۔ وہ قانوناً درست ہے۔ اپیل نامنظور کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۲ صفحہ ۱۰۱۴ سنہ ۱۹۳۱ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۲ صفحہ ۴۳۸۔

(۲۷) ایک مقدمہ میں پولیس مقامی کو اشرفیوں کی بازیابی کے لئے تلاشی مکان ملزم مطلوب تھی۔ مکان زیرین کی تلاشی کے بعد پولیس بالاخانہ تلاشی لینا چاہتی تھی اور سیڑھیوں کے ذریعہ اوپر جانے کو تھی۔ کہ ملزم صاحب مکان نے زبانی پولیس کو روکا تھا۔ جس کے خلاف بذریعہ رپورٹ مجسٹریٹ کے پیش ہوکر ملزم کو بجرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی اور علاوہ جرمانہ دو صد ایک روپیہ کے چودہ روپے آٹھ آنے حسب دفعہ ۵۴۵ الف ضابطہ فوجداری بطور ہرجانہ مستغاثہ کو دلائے گئے تھے۔ اور سیشن کورٹ سے حکم بحال رہا۔ پر ملزم کا اپیل رنگون ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم نے کوئی فعل ایسا اختیار نہیں کیا ہے۔ جس سے اس نے اپنے ہاتھ سے یا بطور دیگر عملاً مزاحمت کی ہو۔ اور محض زبانی اعتراض کرنا ملزم کا جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس لئے منظور کیا اپیل ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۳ صفحہ ۷۵ سنہ ۱۹۳۲ء رنگون انڈین کیسز جلد ۱۳۵ صفحہ ۶۵۳۔

(۲۸) مسمی عبداللہ نے منصف کی عدالت میں مدعا علیہ کے نام بربنائے پرونوٹ دعوے دائر کیا۔ اور فیصلہ آخیر سے پیشتر مدعی نے آرڈر ۳۸ ضمن ۵ کے مطابق قرقی کی درخواست کی اور عدالت سے وارنٹ قرقی جاری کیا گیا۔ اور بالو اہلکار نائب ملازم عدالت ہمراہ مدعی مدعا علیہ کے گاؤں میں مکان پر پہنچا۔ اور اس کے مویشی قرق کرتا تھا۔ کہ مدعا علیہ

اور اُس نے سرکاری ملازم کی مزاحمت کی ہے۔ تو بحالت جبرو رفتہ ۱۸۹ تعزیرات کے مطابق قابل سزا ہے۔ یا جبکہ تعمیل کنندہ کو علم ہو کہ ان قرقی طلب کے قرق کرنے پر مزاحمت عمل میں لائی جائیگی۔ کریمینل لا جرنل جلد ۳۹ صفحہ ۱۰۰ سنہ ۱۹۳۸ء پٹنہ ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۳ صفحہ ۱۶۹۔

(۱۴۳) کسی سرکاری ملازم کو بحیثیت اس کے منصبی عمل کرنے کے جرم کا اس کو دھمکانا مزاحمت کے لئے کافی ہے۔ کریمینل جرنل جلد ۹ صفحہ ۳۳۴ ... سنہ ۱۹۳۶ء ... انڈین کیسز جلد ۱۷۳ صفحہ ۲۴۷۔

سرکاری ملازم کے مدد دینے کو ترک کرنا جبکہ قانون کی رو سے مدد دینا واجب ہو۔

دفعہ ۱۸۷:- جو کوئی شخص جس پر کسی سرکاری ملازم کو اس کے لوازم منصبی کی انجام دہی میں مدد دینی یا پہنچانی قانوناً واجب ہو۔ قصداً ایسی مدد دینی ترک کرے۔ تو اس کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار دو سو روپیہ تک ہو سکتی یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

اور اگر وہ مدد اس شخص سے کسی ایسے سرکاری ملازم نے مانگی ہو۔ جو قانوناً مجاز ہے۔ ایسی مدد طلب کرنے کا واسطے تعمیل کسی حکمنامہ کے جو کسی کورٹ نے جس نے جوازاً جاری کیا ہو یا کسی جرم کے ارتکاب کے روکنے یا کسی بلوے یا ہنگامے کے فرو کرنے کے لئے یا کسی ایسے شخص کے گرفتار کرنے کے لئے جس پر کسی جرم کا الزام لگایا گیا ہو۔ یا جو کسی جرم کا یا حراست جائز سے بھاگ جانے کا مجرم ہو۔ تو شخص مذکور کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار پانسو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

مقدم دفعہ ۱۹۵ ضمن ا ضابطہ فوجداری ہے۔ جس کے لئے سرکاری ملازم کے ادائے فرائض منصبی میں مزاحمت کرنے کی صورت میں اس کی یا اس کے اعلےٰ افسر کی تحریک کارروائی فوجداری کے لئے ضروری ہے۔ اور دفعہ ۱۹۵ ضمن ب دیگر امور کے لئے عدالت باب ۳۵ ضابطہ فوجداری کے مطابق عمل کرے گی۔ جو دفعات ۴۷۶ تا ۴۸۷ ضابطہ فوجداری جیسا کہ صورت ہو۔ عمل کیا جاتا ہے۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۱۰۳ ۱۹۳۶ء پٹنہ ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۹ صفحہ ۵۰۳۔

(۳۱) جب عدالت دیوانی بغیر اختیار قانونی وارنٹ قرقی جاری کرے۔ ایسے وارنٹ کے تعمیل میں مزاحمت کرنا جرم نہیں ہے۔ اور بغیر انتظار نوٹس آرڈر ۲۱ دفعہ ۲۲ ضمن ۲ ضابطہ دیوانی فوراً اجرائے ڈگری کا حکم جاری کرنا ایسے وارنٹ کے اجرائے کو بغیر اختیار اجرائے کرنا تصور کیا جائے گا۔ جب کہ حسب دفعہ ۲۲ آرڈر ۲۱ ضمن ۱ ضابطہ مقرر کیا گیا ہے۔ ایسے وارنٹ کی تعمیل میں مزاحمت کرنا جرم ہوگا۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۱۹۱ ۱۹۳۶ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۰ صفحہ ۵۰۳۔

(۳۲) ایک مقدمہ اجرائے ڈگری میں تاریخ مدیون ڈگری کو چپراسی کی مزاحمت کی تھی۔ اور منجملہ ملزمان کے ایک ملزم نے بجبر و سختی عمل کیا تھا جس پر ملزمان کو بجرم دفعات ۱۴۷ و ۱۸۶ تعزیرات ہند عدالت سے جداگانہ جرائم مسئلہ میں سزا دی گئی تھی۔ ملزمان کے اپیل پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزمان کا غرض ناجائز مشترکہ کے لئے جمع ہونا اور عام اس سے کہ منجملہ ملزمان کسی ایک ملزم نے جبر و سختی سے کام لیا ہو دے۔ اور تعمیل کار سرکار چپراسی میں مزاحمت کی گئی تھی۔ اس لئے جداگانہ جرائم میں ملزمان کو سزا مناسب طور سے دی گئی ہے۔ اپیل ملزمان نامنظور کئے گئے۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۴۰ صفحہ ۷ پٹنہ ۱۹۳۹ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۸ صفحہ ۷۰۴ ۱۹۳۹ء۔

(۳۳) جب وارنٹ قرقی باضابطہ کسی سرکاری ملازم کو بغرض تعمیل سپرد کیا جاوے۔ تو سب سے پہلا فرض اس کا یہ ہے۔ کہ مال قرقی طلب شخص مدیون ڈگری کا ہونا تحقیق کرکے طمینان کرے۔ کہ آیا وہ مال تنہا ملکیت مدیون ڈگری کا ہے۔ اگر اس کو اندر بارہ معقول شک ہو کہ مال مدیون ڈگری نہیں ہے۔ اور اس میں اعتراض کیا جاوے۔ اور وارنٹ باقاعدہ تکمیل اجرائے ہوا ہے۔ اور قرقی طلب مال میں مدیون ڈگری کا پسر معترض ہوا تھا۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا قانوناً امداد دینا فرض ہونا (۲) سرکاری ملازم مدد طلب کنندہ کا بحیثیت منصبی امداد طلب کرنا (۳) ملزم کا قصداً دانستہ امداد نہ دینا۔ اجزاء قانونی مستغیث طلب حصہ دوم (۱) سرکاری ملازم مجاز کا حکمنامہ کورٹ آف جسٹس کی تعمیل یا ارتکاب جرم کے روکنے یا کسی ہنگامے یا بلوے کے فرو کرتے ہیں یا کسی ملزم مرتکب جرم یا مفرور حراست کے گرفتار کرنے امداد طلب کرنا (۲) ملزم کا قصداً امداد ترک کرنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمی فلاں سرکاری ملازم عہدہ فلاں کے) فلاں ملزم جرم یا مفرور جرم کے گرفتار کرنے یا ہنگامے یا بلوہ کے فرو کرنے وغیرہ جیسا کہ صورت واقعہ حسب معنی الفاظ دفعہ ۱۸۷ تعزیرات ہند ہو درج کی جاوے) تلاشی مکان فلاں ملزم جرم کے حاضرہ کر تلاشی میں امداد کرنا قصداً ترک کیا ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۸۷ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ فلاں کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت ہذا عمل میں آوے۔

رولنگ آف ہائیکورٹس

ایک سالٹ انسپکٹر کو ایک مکان کی تلاشی مطلوب تھی۔ اس نے حسب دفعہ ۴۰ ضابطہ فوجداری دیہہ متعلقہ کے اشخاص کو تلاشی میں حاضر رہنے کے لئے بطور امداد طلب کیا تھا۔ ایک شخص نے امداد دہی سے انکار کیا تھا۔ جس کے خلاف حسب ضابطہ مجسٹریٹ مجاز کے سالٹ انسپکٹر نے رپورٹ پیش کی تھی۔ اور ملزم کو باقاعدہ طلب کر کے بعد تحقیقات بدفعہ ۱۸۷ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ اور عدالت سشن سے بمنشاء دفعہ ۴۳۸ ضابطہ تنسیخ حکم کیلئے مدراس ہائیکورٹ میں تحریک کی گئی تھی۔ چنانچہ ہائیکورٹ مدراس سے قرار دیا گیا۔ کہ زیر دفعہ ۴۲ ضمن ۲ ضابطہ فوجداری طلبیدہ شخص کا بوقت تلاشی یعنی سرکاری ملازم مجاز کے حاضرہ کر امداد دینا ضروری ہے۔ اور طلبیدہ شخص عدالت میں ہمراہ چالان جانے کے

ابتدائی ضابطہ

ابتدائی و دیگر امورات متعلقہ قانونی وہی ہیں۔ جو تحت دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند درج کئے گئے ہیں۔

شرح

یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ ہر ایک حکومت میں حاکم کی طرف سے حفاظت کا اور رعیت کی طرف سے متابعت کا معاہدہ معنوی ہوتا ہے۔ اور عوام الناس کو اپنی ذات اور مال کے تحفظ کے لئے ضروری ہے۔ کہ بآصول انسداد جرائم قانون نافذالوقت اتباع کیا جائے۔ چنانچہ اسی اصول پر رعایا حکومت کے فرمان کے مطابق اپنے افعال کو سرزد کرتی ہے۔ اور جہاں بآسائش و امن خلایق پبلک کو بالخصوص و بالعموم صور تہائے انسداد طلب و ارتکاب جرائم میں سرکاری ملازمان کو اطلاع دہی کے لئے بدفعات ۴۴ و ۴۵ و ۵۶۵ ضابطہ فوجداری ذمہ وار قانونی بنایا گیا ہے۔ وہاں خاص مواقعات پر حسب الطلب امداد دینی یا پہنچانی بدفعات ۴۲ و ۷۷ و ۸۷ و ۱۰۳ و ۱۲۸ وغیرہ ضابطہ فوجداری قانوناً واجب قرار دی گئی ہے۔ اس لئے بمنشائے دفعہ ۴۴ بالتعمیم و حسب دفعہ ۴۵ و ۵۶۵ ضمن ۵ بالتخصیص مندرجہ صور تہائے ضابطہ فوجداری کی اطلاع باخبر سرکاری ملازم متعلقہ کو قصداً نہ دینا یا کسی امر کی نسبت جھوٹی یا راست ناخبر دانستہ دینا بدفعات ۱۷۶ و ۲۰۲ و ۱۷۷ تعزیرات ہند قابل سزا ٹھیرایا گیا ہے۔ اور امتیازیہ تفریق دفعات ۱۷۶ او ۲۰۲ تعزیرات ہند تحت شرح دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند کی گئی ہے۔ اور جن دفعات مسطور میں سرکاری ملازمان متعلقہ حسب معنی دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند کو ان کے ادائے فرائض منصبی جائز میں بطور مناسب امداد دہی ترک کی جاوے۔ وہ شخص زیر دفعہ ۱۸۷ تعزیرات ہند مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔

دفعہ ہذا دو حصص پر منقسم ہے۔ حصہ اول بمقابلہ حصہ آخیر کے خفیف ہے۔ اس حصہ اول میں دفعات مسبوق الذکر ضابطہ فوجداری میں عدم امداد دہی قابل سزا ٹھیرایا گیا ہے اور حصہ آخیر میں کسی جرم یا ہنگامے یا مجمع ناجائز یا بلوہ کے روکنے یا فرو کرنے یا کسی ملزم مرتکب جرم یا مفرور حراست کے گرفتار کرنے میں یا کسی حکمنامے کورٹ آف جسٹس کی تعمیل میں ترک امداد کرنا مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔

اور جن دیسی حکومتوں میں بابت نسبت دوم دفعات ۲۶۰ لغایت ۲۶۵ ضابطہ فوجداری تجویز سرسری کا عمل نہیں ہے۔ وہاں یہ ترتیب فرد قرار داد جرم عمل کیا جاتا ہے۔

کتا۔ اور اپیل بمبئی ہائیکورٹ سے نامنظور ہوا۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۹ صفحہ ۶۵۳-۱۳ لا رپورٹ آل کریمنیل صفحہ ۹۸-۱۸ اے آل انڈیا کریمنیل رپورٹ صفحہ ۱- انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء الہ آباد صفحہ ۵۲۷ پیٹنہ ۱۹۳۳ء کریمنیل کیسز صفحہ ۵۹-۳۳-کریمنیل لا جرنل صفحہ ۷۳۶ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء الہ آباد صفحہ ۵۰۶ ؎

سرکاری ملازم کے باضابطہ مشتہر کئے ہوئے حکم سے عدول کرنا

دفعہ ۱۸۸:- جو کوئی شخص یہ جان کر کہ اس کو کسی حکم کے ذریعہ سے جو کسی ایسے سرکاری ملازم نے مشتہور کرایا ہو۔ جو قانون کی رُو سے ایسے حکم کے مشتہور کرانے کا مجاز ہے۔ کسی خاص فعل سے باز رہنے یا کسی خاص مال کی نسبت جو اس کے قبضہ یا اہتمام میں ہے۔ کوئی خاص بندوبست کرنے کی ہدایت ہوئی ہے۔ اور وہ شخص اس ہدایت سے انحراف کرے۔ تو اگر وہ انحراف ان لوگوں کو جو کسی کار جائز میں مصروف ہیں۔ مزاحمت یا رنج یا نقصان کا خطرہ پہنچائے۔ یا پہنچانے کی طرف منجر ہو۔ تو اس شخص کو قید محض کی سزا دی جائے گی۔ جو ایک مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار دو سو روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

اور اگر وہ انحراف انسان کی جان یا عاقبت یا سلامتی کو خطرہ پہنچائے یا پہنچانے کی طرف منجر ہو یا کوئی بلوہ یا ہنگامہ برپا کرے۔ یا برپا کرنے کی طرف منجر ہو۔ تو اس شخص کو دونوں قسموں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی ؎

تشریح:- یہہ ضرور نہیں۔ کہ نقصان پہنچانا مجرم کی نیت میں ہو۔ یا اس امر کا

لئے مجبور نہیں ہے۔ اور عدالت کی ضرورت پر بذریعہ سمن طلب کیا جا سکتا ہے۔ اور ایسی امداد طلب کرنے پر شخص طلبیدہ کو امداد دینی چاہیئے۔ اور بعدم حاضری امداد دہی وہ شخص زیر دفعہ ۱۸۷ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوتا ہے۔ حکم سزا صحیح ہے۔ جس کی تائید رولنگ فل بنچ ۲۷۔ مدراس صفحہ ۱۱۴ سے ہوتی ہے۔ ریفرنس نامنظور کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۳۳ سنہ ۱۹۳۰ء مدراس۔ انڈین کیسز ۱۲۴ صفحہ ۱۴۵ – جلد ۳۸ مدراس لاجرنل صفحہ ۲۷۔

(۲) سالٹ انسپکٹر کو جبکہ وہ بحیثیت منتظمی حسب دفعہ ۱۰۳ ضابطہ تلاشی لیتا ہو اور اُس کو امداد مناسب نہ دینا۔ اور بغیر افسر پولیس مجاز کو منشاء صورت ہائے مندرجہ دفعہ ۴۲ ضابطہ فوجداری امداد نہ دینا زیر دفعہ ۱۸۷ تعزیرات ہند قابل سزا ہے۔ ۳۸ مدراس لاجرنل صفحہ ۲۷ – لا ویکلی صفحہ ۸۵ سنہ ۱۹۳۰ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۱۱۰۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۴ صفحہ ۵ – ۳۱ کریمنل لاجرنل صفحہ ۳۳۔

(۳) ایک چوکیدار پولیس اور ایک مکھیا ایک شخص ملزم جرم دفعہ ۳۷۴ تعزیرات ہند کو گرفتار کرنے کے لئے اُس کے پیچھے گئے۔ اور اُس کو اُس کے کھیت میں جا کر گرفتار کر لیا۔ اور بوجہ عدم موجودگی ہتھکڑی پگڑی سے اُس کے ہاتھ باندھ کر تھانہ کو لے جانا چاہتے تھے کہ وہ ملزم زمین پر بیٹھ گیا۔ اور ہمراہ چلنے سے انکار کر دیا تھا۔ ملازمان سرکاری مذکورہ نے ایک شخص استادہ متصل سے امداد طلب کی تھی۔ جس کی عدم امداد دہی پر اُس کو عدالت مجسٹریٹ مجاز سے بجرم دفعہ ۱۸۷ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ جس کی نگرانی باقاعدہ الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جب گرفتاری طلب شخص کی گرفتاری میں استمداد از ملزم کی گئی تھی۔ کہ وہ ملزم گرفتاری طلب بھاگ نہ جائے۔ ملزم کا حسب الطلب امداد نہ دینا۔ اسکو جرم دفعہ ۱۸۷ تعزیرات ہند میں مستوجب سزا قرار دیتا ہے۔ اس لئے نگرانی نامنظور کی گئی۔ اور حکم سزا قائم رہا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۶۳۶ سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۶ صفحہ ۱۰۶۔

(۴) ایک پولیس افسر نے بطور جائز قانوناً ملزم کو گرفتار کیا تھا۔ ملزم نے افسر مذکور کے ہمراہ چلنے سے انکار کر کے زمین پر لیٹ گیا۔ پولیس افسر نے ایک شخص سے استمداد کی تھی۔ جس نے حسب الطلب پولیس کو امداد نہ دی۔ جس پر ملزم بدفعہ ۱۸۷ تعزیرات ہند سزایاب ہوا۔

شخص زیر حصہ آخر دفعہ ہذا قابل سزا ہوگا۔ جو حصہ اول دفعہ ہذا سے سنگین ہے۔۔۔۔
اور تشریح تحت دفعہ ہذا میں جو تخصیص نیت نقصان پہنچانے کی غیر ضروری قرار دی گئی ہے
اُس سے مقصود یہ ہے۔ کہ عموماً ہیچو نقسیم افعال ذاتی ہر شخص عمل میں لانے کا مجاز ہوتا
ہے۔ اور ان افعال سے بعض اوقات عافیت و آسائش عامہ میں اندیشہ نقصان و اختلال
امن ہوتا ہے۔ اس لئے بہ تحفظ آسائش عامہ و لرفع اندیشہ نقصان چندروزہ احکام
قانونی کے ذریعہ سے اُس فعل سے باز رہنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ جس کے متعلق خاص
احکام باب ہائے دہم کی دفعات ۱۳۳ لغایت ۱۴۳ و باب یازدہم کی دفعہ ۱۴۴ و باب
دوازدہم کی دفعہ ۱۴۵ لغایت ۱۴۷ وغیرہ ضابطہ فوجداری احکام دفعہ ہذا سے متعلق
رکھی گئی ہیں۔ اور اُس کے علاوہ اگر کسی مذہبی جلوس یا اجتماع خاص یا کسی دیگر
فعل سے عدالت یا سرکاری ملازم مجاز کو امن خلائق میں اندیشہ معقول پیدا ہووے
تو حسب منشاء دفعہ ہذا فوراً اُس کی امتناع کے لئے حکم جاری کیا جاوے گا۔ اور جسکے
عدم اتباع پر وہ شخص زیر دفعہ ہذا قابل سزا ہوگا۔
اور بدفعہ ہذا مجرمیت ملزم کے لئے اس قدر کافی ہے۔ کہ وہ حکم جس سے انحراف کرتا ہو۔
اُس کو جانتا ہو۔ کہ وہ انحراف نقصان پیدا کرے گا۔ یا اُس کا احتمال ہوگا۔ نیت
نقصان یا خطرہ پہنچانے کی ثابت کرنا ضروری نہیں ہے۔ علم حکم متنازعہ کا ہونا ضروری

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) سرکاری ملازم مجاز کا قانوناً حکم جاری کا مشتہر
کرنا (۲) ملزم کا پابندی حکم سے آگاہ ہونا۔ اور اُس کو ہدایت کیا جانا کہ وہ خاص
فعل سے باز رہے یا مال مقبوضہ کا خاص انتظام کرے۔ (۳) ملزم کا حکم متذکرہ
سے انحراف کرنا (۴) ملزم کے انحراف سے مصروف بکار اشخاص کو مزاحمت یا رنج
یا خطرہ نقصان ہونا یا ہونے کا احتمال ہونا (۵) یا اس انحراف سے انسان کی جان
یا عافیت یا سلامتی معرض خطر میں ہونا یا خطرہ پہنچنا یا اس سے کوئی بلوہ یا ہنگامہ
ہونا یا ہو جانے کی طرف منجر ہونا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر
الزام حسب ذیل قائم کرتا ہوں۔

احتمال اُس کے ذہن میں ہو کہ اُس کے انحراف سے نقصان پیدا ہوگا۔ بلکہ اتنا ہی کافی ہے
کہ وہ اُس حکم کو جانتا ہو۔ جس سے وہ انحراف کرتا ہے۔ اور یہ کہ اُس کا انحراف نقصان
پیدا کرتا ہے۔ یا اُس سے نقصان پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

تمثیل

کوئی حکم سرکاری ملازم مجاز کی جانب سے بدیں ہدایت مُشتہر کر دیا گیا۔ کہ مذہبی مجمع
جتماعی کسی خاص کوچہ سے نہ گذرے۔ اور زید دانستہ اس سے انحراف کر کے بلوہ کا
خطرہ پیدا کرے۔ تو زید مرتکب جرم دفعہ ہذا کا ہوا"

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً سمن جاری
ہوگا۔ اور قابل ضمانت اور ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز
پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اوّل یا درجہ دویم ہے۔ اور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے
اور بغیر منظوری متعلقہ سرکاری ملازم یا اس کے افسر کے حسب منشاء دفعہ ۱۹۵ ضابطہ
فوجداری مقدمہ قائم نہ کیا جائیگا۔
اور جن رؤسا کی حکومتوں میں باب بست و دویم دفعات ۲۶۰ لغایت ۲۶۵ ضابطہ فوجداری
کا عمل درآمد نہیں ہے۔ وہاں بہ ترتیب فرد قرارداد جرم عمل کیا جاتا ہے"

شرح بدفعہ ہذا عامہ خلائق کی آسائش و عافیت کی حفاظت کے لئے ہر ایک
شخص کو ایسے فعل کے کرنے سے جس سے انسانی تندرستی کا معرض خطرہ میں
ہونا محتمل ہو۔ امتناع قانونی کی گئی ہے۔ کہ وہ ایسے فعل کے عمل میں لانے سے باز رہے۔
کہ جس کے عمل میں نہ لانے کے لیے بحکم سرکاری ملازم مجاز مشتہر کیا گیا ہو۔ چنانچہ جو شخص کسی
حکم مشتہرہ سرکاری ملازم مجاز سے انحراف کرے کہ جس انحراف سے ان اشخاص کو جو مصروف
بکار جائز ہوں۔ اُن کو مزاحمت یا رنج یا خطرہ نقصان پہنچے۔ یا پہنچنے کا احتمال ہو تو وہ انحراف کنندہ
شخص حصہ اول بدفعہ ہذا مستوجب سزا ہوگا۔
اور اگر اُس انحراف حکم مشتہرہ سے انسان کی جان یا عافیت یا سلامتی معرض خطرہ میں ہو
یا خطرہ پہنچے۔ یا اس سے کوئی بلوہ یا ہنگامہ ہو جائے یا ہو جانے کی طرف منجر ہو۔ تو وہ

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں سرکاری ملازم مجاز کے حکم قانونی مشتہرہ کہ کھال ہائے مردہ مویشیان مقبوضہ خود کو فلاں آباد محلہ میں بغیر مصالح لگائے اور خشک ہوجانے کے نہ رکھی جایا کریں۔ جس سے صحت انسانی کو خطرہ عظیم ہوتا ہے) یا جو صورت واقعہ مطابق الفاظ قانونی ہو درج کی جاوے) باوجود اطلاع یابی حکم مذکور تم نے مطابعت حکم نہیں کی ہے۔ جس سے وہ اہل محلہ بوجہ تعفن کھالوں کے بیمار رضہ بخار بیمار ہوکر صحت جسمانی سخت خطرہ میں ہوگئی ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے سماعت کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت ہٰذا عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں حمایت اللہ کی کشتی کے گھاٹ پر حسب دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ مجاز سے فریق ثانی کو مداخلت کرنے کی ممانعت کی گئی تھی۔ حمایت اللہ کی درخواست پر کہ اس نے منشائے حکم عدالت تعمیل نہیں کی ہے اس لئے زیر دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند قابل مواخذہ ہے۔ عدالت سے بعد تحقیقات ضابطہ ملزم کو بدفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ جس حکم کی درخواست باضابطہ کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ مثل سے یہ امر ثابت نہیں ہوا ہے۔ کہ ملزم نے حمایت اللہ مستغیث کے ناؤ کے گھاٹ پر خلاف حکم عدالت عمل کرکے مداخلت کی ہے۔ اس لئے حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۷۳۶ سنہ ۱۹۲۸ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۶۴ صفحہ ۵۱۵۔ ۲۳ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۵۹۶۔

(۲) ایک مقدمہ میں سب ڈویژنل مجسٹریٹ کا سرشتہ دار مدعی تھا جس کی درخواست پر منشائے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری حکم جاری کیا گیا تھا۔ جس کی عدم تعمیل پر ملزم کے خلاف نوٹس ہمراہی مدعی کی رپورٹ پر مجسٹریٹ نے ملزم کو زیر دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند سزا دی تھی۔ ملزم کی درخواست قاعدہ پر کلکتہ ہائیکورٹ نے قرار دیا گیا۔ کہ کوئی مجسٹریٹ مجاز نہیں ہے۔ کہ جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کی سماعت کرکے حکم سزا صادر کرے۔ جبکہ خود اس کے حکم کی عدم مطابعت کی گئی ہے۔ اور کارروائی دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری کے مطابق عمل نہیں کیا گیا ہے۔ اور مجسٹریٹ کو غور کرنا تھا۔ کہ آیا پولیس کی رپورٹ پر وہ سماعت

کریمنل لا جرنل جلد ۲۲ صفحہ ۱۸۰ سنہ ۱۹۲۱ء آرڈہ - انڈین کیسز جلد ۶۱ صفحہ ۷۳۶ ۔ ۲۳ ۔ ۲۴ ۔ ۵ ۔ ۵ ۔ کیسز صفحہ ۱۸ -

(۵) زیر دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند ملزم کو سزا دلانے کے لئے یہ امر ضروری ہے۔ کہ یا تو نالش منجانب اُس سرکاری ملازم کے ہو۔ جس کے حکم کی عدول حکمی کی گئی ہو۔ یا بمنظوری تحت دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری ہونی چاہیئے۔ اور ہر ایک مقدمہ جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند میں استغاثہ کا فرض ہے۔ کہ ملزم کو حکم مجریہ سرکاری ملازم جس کی عدول حکمی اس نے کی ہو اُس کا علم ہونا بلا واسطہ شہادت سے ثابت کیا جاوے۔ اور محض تشہیر حکم سے عام اطلاع کا ہو جانا تصور کرنا مطلوبات اجزاء قانونی جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کو حکم سزا کے لئے پورا نہیں کرتا ہے۔ اس لیے حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور ریفرنس سشن کورٹ منظور کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۲ صفحہ ۷۰۵ سنہ ۱۹۲۱ء لاہور - انڈین کیسز جلد ۶۳ صفحہ ۸۶۵ -

(۶) ایک مقدمہ میں مسمی ہیرا سنگھ زمیندار کو ڈپٹی کمشنر ہوشنگ آباد نے زیر دفعہ ۲۱۹ ایکٹ سنہ ۱۹۱۷ء سنٹرل پروونسز قانون اراضی مال حکم دیا۔ کہ وہ اراضی متنازعہ سے باڑ اکھاڑ دے۔ جس کی تعمیل حکم نہ کرنے پر ملزم کو زیر دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ جس کا اپیل سشن سے نامنظور ہونے پر ناگپور جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں بحث کی گئی کہ حکم ڈپٹی کمشنر مشابہ ڈگری دیوانی ہے۔ اس لئے جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند عائد نہیں ہو سکتا ہے۔ چنانچہ قرار دیا گیا۔ کہ حکم قانون دفعہ ۲۱۹ ایکٹ سنہ ۱۹۱۷ء مصدرہ ڈپٹی کمشنر کی عدم تعمیل پر جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند صحیح ہے۔ درخواست ملزم نامنظور کی گئی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۱۹ سنہ ۱۹۲۲ء ناگپور - انڈین کیسز جلد ۶۴ صفحہ ۹۹۳ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء ناگپور صفحہ ۲۰۹ - ۱۷ - ناگپور لا رپورٹ صفحہ ۸۸ -

(۷) ایک مجسٹریٹ زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری مجاز ہے۔ کہ نقص امن کے روکنے کے لئے عارضی امتناعی حکم جاری کرے۔ لیکن اُس کو یہ اختیار نہیں ہے۔ کہ انسداد طلب امر کے ایک عام حکم کا اجراء کرے۔ اور کسی جائز حکم زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ کی عدم تعمیل حسب منشی دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوگا۔ عام اس سے کہ استغاثہ بمنشائے دفعہ ۱۹۵ یا دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری حسب ضابطہ کیا گیا ہو۔ لیکن عدم تعمیل حکم قابل سزا نہیں ہے۔ تا وقتیکہ انحراف حکم سے کسی شخص کی جو کار جائز میں مصروف ہے مزاحمت یا رنج یا نقصان کا خطرہ

(۱۲) ایک مقدمہ میں ڈپٹی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے بمنشاء دفعہ ۱۴۴
ضابطہ فوجداری حکم جاری کیا تھا۔ کہ چار سے زائد شخص عام جگہ میں جمع نہ ہوں
اور یہ حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے [illegible] حسب ضابطہ [illegible] ارسال کیا گیا تھا۔
جس نے باضابطہ احکام کا اجراء کیا تھا۔ ایک مقام احاطہ عدالت میں مسمی [illegible] محمد
کے ہمراہ ایک مجمع چار سے زیادہ تھا۔ [illegible] جس کو [illegible] منتشر ہونے کا حکم
دیا گیا تھا۔ لیکن [illegible] منتشر نہ ہونے پر ملزم کے خلاف زیر دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند
حکم سزا جرمانہ کیا گیا۔ جس کی درخواست حسب قاعدہ لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہو کر
قرار دیا گیا۔ کہ اثبات جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کے لئے کہ حکم دفعہ ۱۴۴
ضابطہ فوجداری کے بعد مجمع کو منتشر ہونے کا حکم دیا گیا تھا۔ اور اس سے انکار کیا ہے
جو کافی نہیں ہے۔ بلکہ [illegible] ثابت کیا جانا چاہیے کہ خلاف ورزی حکم سے خطرہ جان انسان
یا صحت یا عافیت کا موجب ہوگا۔ [illegible] یا بلوہ یا [illegible] کی طرف
منجر ہو۔ اور دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کی [illegible] دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند [illegible]
نہیں ہوتی ہے۔ اور اس مقدمہ میں جرم [illegible] ہے۔ اس میں جزا قانونی
تکمیل جرم ثابت نہیں کئے گئے۔ [illegible] حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل
جلد ۲۴ صفحہ [illegible] سنہ ۱۹۲۳ء لاہور [illegible] جلد [illegible] صفحہ ۲۴۳ [illegible] انڈین رپورٹر
سنہ ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۲۴۸ [illegible] صفحہ ۲۳ [illegible] پنجاب [illegible] رپورٹ صفحہ [illegible]

(۱۳) ایک مقدمہ میں اجتماع خلاف حکم دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری جس میں ملزمان
کو بہ دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی اور اپیل پر [illegible] سے قرار دیا
گیا۔ کہ جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کو قائم قرار دینے کے لئے انحراف حکم قانونی مجسٹریٹ
مجاز ہونا ضروری ہے۔ اور اس انحراف سے اذیت یا رنج یا نقصان کا خطرہ ان اشخاص
کو جو کارخانہ میں مصروف ہوں پیدا ہوتا محتمل ہو یا انسان کی جان یا عافیت یا
سلامتی کو خطرہ ہو۔ یا خطرہ کی طرف منجر ہو یا کوئی بلوہ یا ہنگامہ برپا ہونے کی طرف
ہو کیونکہ محض حاضری مقام اجتماع پر جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کے لئے ناکافی ہے
حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۹۰۵ سنہ ۱۹۲۳ء مدراس۔ انڈین کیسز
جلد ۱۰۹ صفحہ ۷۰۰ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۸ء [illegible] صفحہ ۱۱۵ سنہ ۱۹۲۸ء مدراس ویکلی

معنی محض منہ کے الفاظ سے ممانعت کرنا مقصود نہیں ہے۔

(۹) سلیمان صاحب جج۔ الزام جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند اسوقت تک قایم نہیں رہ سکتا ہے تاوقتیکہ وہ حکم سرکاری ملازم مجاز کیطرف سے قانوناً مشتہر نہ کیا گیا ہو۔ اور ملزم اُس سے اطلاع رکھتا ہو۔ اور اس انحراف حکم سے مزاحمت یا رنج یا نقصان کا خطرہ ان اشخاص کو ہو۔ جو کار جائز میں مصروف ہوں۔ اور اس سے انسان کی جان یا تندرستی یا عافیت معرض خطرہ میں ہو۔ یا منجر بخطر ہو۔ اور اس سے بلوہ یا ہنگامہ ہو۔ یا ہونے کیطرف منجر ہو۔

اور کسی فعل کے کرنے یا اس سے باز رہنے کی بابت قوت جائز دار دینا ایک بات ہے اور اس کا قانوناً مجاز ہو کر انحراف سے ذمہ دار قانونی زیر دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند ہونا بالکل دوسری بات ہے۔ اس لئے حکم عدالت ماتحت بدفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند منسوخ کیا جا کر جرم دفعہ ۱۵۱ تعزیرات ہند قائم رکھا گیا۔ اور الزام جرم تبدیل کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۲۶ [illegible] سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۳۴۲ تا [illegible] آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۲۲۰ (۶) الہ آباد جرنل صفحہ ۱۰۴۷۔ الہ آباد صفحہ ۳۰۵۔

(۱۰) جب چند اشخاص ایک حکم دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے خلاف اراضی میں داخل ہوں۔ اور ان میں سے بعض معین ہوں اور بعض نہ ہوں جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوں تو بعلت مشترک ارادہ کے لحاظ سے کل اشخاص [illegible] جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کے مرتکب ہونگے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۳۰۴ سنہ ۱۹۲۵ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۱۱۸۔

(۱۱) ایک مقدمہ میں ممنت نے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری حکم دیا گیا تھا۔ جس کے انحراف پر ملزم کو دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ مجاز سے سزا دی گئی تھی جس کی درخواست پر کلکتہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ محض کسی حکم امتناعی کا حسب ضابطہ مشتہر ہو جانا اثبات جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کے لئے کافی نہیں ہے۔ تاوقتیکہ اس تشہیر حکم کا علم ملزم کو ہو جانا بلا واسطہ شہادت سے ثابت نہ کیا جاوے۔ چونکہ ملزم کو حکم مشتہرہ کا علم ہو جانا ثابت نہیں کیا گیا ہے۔ اس لئے حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۵۰۳ سنہ ۱۹۲۷ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۰ صفحہ ۸۰۰۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۷ء کلکتہ صفحہ ۳۰۶۔ ۳۱ کلکتہ ویکلی نوٹس صفحہ ۳۴۰۔ ۴۴ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۲۰۲۔

دکھا تھا۔ جس سے اُس نے انحراف کیا ہو۔ لیکن بعدم ثبوت اس امر کا کردہ فعل بغیر رضامندی اُس کے کسی دوسرے شخص نے کیا ہے۔ اثبات مجرمیت ملزم کے لئے کافی نہیں ہے۔ جس کے اثبات کی ذمہ واری ملزم پر نہیں ہے۔ اس لئے حکم سزا قابل قیام نہیں ہے۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ درخواست ملزم منظور کی گئی۔ کریمنیل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۳۶۲ سنہ ۱۹۳۳ء انڈین کیسز جلد ۱۴۲ صفحہ ۵۹۱۔

(۱۷) ایک مقدمہ میں بصورت واقعہ دفعہ ۱۳۳ ضابطہ فوجداری کی تعمیل میں مسمی خدابخش کے حکم جائز سرکاری ملازم کی عدول حکمی کرتے پر بجرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند ڈپٹی مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت سے بمنشائے دفعہ ۲۴۵ ضابطہ فوجداری بری کیا گیا تھا۔ جس کا اپیل منجانب گورنمنٹ باقاعدہ کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کا سوال متعلق جواز حکم کارروائی دفعہ ۱۳۳ ضابطہ فوجداری ابتدائی تجویز جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند میں اُٹھایا نہیں جا سکتا ہے کہ ملزم کارروائی دفعہ ۱۳۳ میں فریق مقدمہ تنہا نہ تھا۔ بلکہ دیگر اشخاص فریق متعلق مقدمہ تھے جو واقعات و حالات مقدمہ کے مغائر ہے۔ اور حکم دفعہ ۱۳۳ ضابطہ فوجداری سے ملزم نے دانستہ انحراف کیا ہے۔ جس سے بلوہ وقوع میں آیا۔ لہٰذا منظوری اپیل بجرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند خدابخش ملزم پر پانچ صد روپیہ جرمانہ کیا جاوے۔ اور بعدم ادائے جرمانہ چھ ماہ قید سخت رہے۔ کریمنیل لا جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۸۷۶ سنہ ۱۹۳۴ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۸ صفحہ ۸۰۸۔

(۱۸) مسمیان نیاز خاں و رونق علی خاں تازیہ داران کو بمنشائے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ مجاز نے بہ تشہیر حکم مطلع کیا تھا۔ کہ جلوس تازیوں کا مقررہ وقت و مقامات کی طرف سے لے جایا جاوے۔ جس حکم جائز کے انحراف پر ہر دو ملزمان کو بجرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ جن کے اپیل بعدالت بالا پیش ہو کر عدالت کی سماعت کی گئی تھی۔ چنانچہ عدالت اڈیشنل سشن جج سے بسفارش تنسیخ حکم مجسٹریٹ اودھ چیف کورٹ میں تحریر کیا گیا تھا چنانچہ بعد سماعت بحث فریقین قرار دیا گیا۔ کہ یہ امر ضروری نہیں ہے۔ کہ اثبات جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند میں ہر ایک ملزم کا فعل جداگانہ طور پر ثابت کیا جاوے۔ اور جلوس کو اُن مقامات مقررہ سے لے جانے کے لئے مروجہ قواعد مقرر ہیں۔ جو جلوس لے جانیوالوں کا فرض ہے۔ کہ اُس کے مطابق عمل کریں۔ اور بلحاظ واقعات مقدمہ حکم مجسٹریٹ میں مداخلت

نوٹ صفحہ ۷۰

(۱۴) مسمیان چُنی لال موتی لال کے نام پریزیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ سے زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری حکم جاری کیا گیا تھا۔ کہ راجہ ناسہ کوچہ میں معماری کا کام خاص میعاد تک نہ کریں۔ جنہوں نے تعمیل حکم نہ کی اور کام کو جاری رکھا تھا۔ جس پر بجرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند ملزمان کو سزا دی گئی تھی۔ درخواست ضابطہ پر ہائیکورٹ کلکتہ سے قرار دیا گیا۔ کہ جرم کہ بحالات واقعات مقدمہ جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند عائد نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۳ صفحہ ۸۲۹ سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۹ صفحہ ۳۹ ۷ دکریمنل لا جرنل جلد ۳۲ صفحہ ۱۱ ۵ سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۰ صفحہ ۴۱ ۲۔

(۱۵) ایک دیوار کی تعمیر کے متعلق فریقین کا تنازعہ تھا۔ فریق اول نے اس جگہ ایک دروازہ رکھنے کا عمل کرنا چاہا تھا۔ کہ فریق ثانی نے مجسٹریٹ کے درخواست بحقوق ملکیت تحریر کر کے اجازت تعمیر دیوار کی استدعا کی تھی۔ جس کو اڈیشنل مجسٹریٹ پریزیڈنسی نے حکم دیا۔ کہ دیوار تعمیر کر لی جاوے۔ جس کی تعمیل میں فریق اول کے مخل ہونے پر مجسٹریٹ نے بدفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند حسب قاعدہ اس کو سزا دی تھی۔ جس کے درخواست کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ فریق ثانی کو کسی فعل سے باز رکھنے کے لئے حکم دے سکتا ہے۔ لیکن فریق ثانی کو کسی فعل کے کرنے کا ہدایتی حکم نہیں دے سکتا ہے اور ایسا حکم دینا مجسٹریٹ کے اختیار سے متجاوز ہے۔ اور فریق ثانی پر اس کا اتباع کرنا لازمی نہیں ہے۔ اس لئے عدم تعمیل ایسے حکم کی قابل مواخذہ جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند نہیں ہے اس لئے حکم جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۱۹۲ سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۴ صفحہ ۶۷۹ء۔

(۱۶) ایک مقدمہ میں مجسٹریٹ درجہ اول نے ایک شخص متعلقہ کو حکم باضابطہ دیا۔ کہ وہ فصل متنازعہ کو درو نہ کرے۔ جس کی اطلاعیابی اُس کو باقاعدہ ہو چکی تھی۔ مگر اسکے بیٹے نے فصل کو درو کر لیا تھا۔ اور شخص اطلاع یافتہ حکم مجسٹریٹ کو بجرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند دی گئی تھی۔ جس کی نگرانی سندھ جوڈیشل کمشنر کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ضروری جزو مطلوبہ جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند یہ ہے۔ کہ ملزم کو جائز حکم استناعی مجسٹریٹ کا علم

کرمینل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۶۲۰ سنہ ۱۹۳۷ء مدراس - انڈین کیسز جلد ۱۶۸ صفحہ ۸۴۸ -

سرکاری ملازم کو نقصان پہنچانے کی دھمکی دینا

دفعہ ۱۸۹ :- جو کوئی شخص کسی سرکاری ملازم کو یا اُس شخص کو جسکی نسبت وہ باور کرتا ہو - کہ اُس سرکاری ملازم کو اُس شخص سے غرض ہے ؛ اس لئے نقصان پہونچانے کی دھمکی دے - کہ اُس ملازم کو کسی ایسے فعل کے کرنے سے باز رہنے یا اُس کے کرنے میں تاخیر کرنے کی تحریک کرے - جو اس سرکاری ملازم کے لوازم منصبی کے نفاذ سے تعلق رکھتا ہو - تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دی جائے گی - جسکی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے - یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی -

ابتدائی ضابطہ

ابتدائی ضابطہ وہی ہے - جو تحت دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند درج کیا گیا ہے

شرح

دفعہ ہذا و دفعہ ۱۹۰ تعزیرات ہند میں سرکاری ملازمان کی حفاظت کی گئی ہے - کہ کوئی شخص سرکاری ملازم کو نقصان پہنچانے کی دھمکی دے کر کسی فعل یا ترک فعل منصبی نہ کرا دے یا اُس کے نفاذ میں تاخیر نہ کرا دے چنانچہ جو شخص سرکاری ملازم کو نقصان پہنچانے کی دھمکی دے کر اُس کے لوازم منصبی سے کوئی فعل کرا دے یا اُس سے باز رکھا دے یا تاخیر کرا دے وہ زیر دفعہ ہذا قابل سزا ہوگا مثلاً گرفتاری طلب شخص پولیس افسر گرفتار کنندہ کو دھمکی دیتا ہے - اور گرفتار ہونے سے انکار کرتا کہتا ہے - کہ وہ اُس کو مارے گا - ورنہ گرفتار نہ کرے - یا کوئی شخص اہل مکان پولیس افسر کو تلاشی مکان نہ کرنے کے لئے نقصان پہنچانے کی دھمکی دیتا ہے - یا ابتدائی اطلاع مستغیث درج روزنامچہ کرنے میں تاخیر ڈالنے کے لئے دھمکی دیتا ہے - یا رپورٹ نہ لکھنے کے لئے دھمکی نقصان دیتا ہے - وہ جرم دفعہ ہذا کا مرتکب ہوگا - اور نیز ایسے شخص کو نقصان پہونچانے کی دھمکی دی جاوے - جس سے سرکاری ملازم کا غرض رکھنا ملزم باور کرتا ہو - اُس وقت بھی ذمہ داری جرم اُس شخص پر عائد ہوگی - لیکن بھی بدمزاجی اس میں داخل نہیں ہے ؎

کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اس لئے بنا منظوری ریفرنس حکم سزا قائم رہا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۶۹۹ سنہ ۱۹۳۴ء اودھ چیف کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۸ صفحہ ۵۱۸۔

(۱۹) ایک مقدمہ میں بہ عدم مطابقت حکم کارروائی زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ سب ڈویژن نے ملزم کے برخلاف جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات و بدفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری کا حکم صادر کیا تھا۔ جس کی بابت بمنشائے دفعہ ۴۳۸ ضابطہ فوجداری عدالت سیشن سے تنسیخ حکم مجسٹریٹ کے لئے کلکتہ ہائی کورٹ میں تحریک کی گئی تھی۔ جس پر بعد سماعت کے عدالت متعلقہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ بلحاظ الفاظ قانونی کسی فعل سے باز رکھنے بدفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ کو یہ اختیار نہیں ہے۔ کہ وہ کسی شخص کو کسی امر کے کرنے کے لئے حکم قطعی دیوے۔ اس لئے حکم دفعہ ۱۴۴ ضابطہ خلاف اختیار ہونے کے کارروائی جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کو ناجائز کرتا ہے۔ اس لئے منظوری تحریک سیشن جج کارروائی عدالت ماتحت منسوخ کی گئی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۴ صفحہ ۹۲۶ سنہ ۱۹۲۳ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۷۴ صفحہ ۲۳۴۔

(۲۰) ایک مقدمہ میں مجسٹریٹ نے بمنشائے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری ایک شخص کو حکم دیا تھا۔ کہ جو دیوار بعد ہ اس نے بنانی شروع کی ہے۔ اس کو کاٹ دیا جاوے۔ یا اس کے بنانے کی وجہ ظاہر کرے۔ چنانچہ جو وجہ بجا طرفی عدالت مجسٹریٹ اس نے ظاہر کی تھی۔ وہ ناقابل تسلیم قرار دے کر اس کو حکم دیا گیا تھا۔ کہ وہ اس کو وہاں سے علیحدہ کر دے جس حکم کی عدم التعمیل پر ملزم کو بدفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی جس کی تنسیخ کے لئے سیشن جج نے کلکتہ ہائیکورٹ میں تحریک پیش کی تھی۔ چنانچہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ حکم مجسٹریٹ بمنشائے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری مطابق قانون کے ہے۔ اس لئے بنا منظوری الفرنس سیشن جج حکم مجسٹریٹ قائم رکھا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۵۱۵ سنہ ۱۹۳۷ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۰ صفحہ ۹۹۴۔

(۲۱) جرم دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند کے لئے علاوہ دیگر تجویز ملزم کو حکم امتناعی کا علم ہونا ضروری ہے۔ ایسا ہی ملزم کو زیر دفعہ ۳۲ قانون پولیس ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۶۱ء حکم امتناعی کا علم ضروری ہے۔ اس مقدمہ میں ملزمان جن کو علم ہونا یا نہ ہونا واقعات سے ثابت کیا گیا تھا۔ چنانچہ با علم ملزمان سے اپیل نامنظور اور جب کہ علم کا ثابت نہیں کیا گیا تھا۔ وہ بری کئے گئے۔

سزا دی۔ جس کا باقاعدہ اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ضرر ایک خلاف قانون
نقصان ہے۔ اور معین دھمکی کہ عدالت میں یا افسر کے پاس نالش کی جاوے گی۔
حسب منشی دفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند کوئی نقصان نہیں ہے۔ تاوقتیکہ دھمکی جھوٹی شکایت کی نہ ہو۔
ملزم بری کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۰۰ بابت سنہ ۱۹۲۶ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۹۳ صفحہ ۴۸۔
آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۱۳۹۔

(۱۴) کنسٹبل پولیس ایک ملزم کے مکان پر بطور نگرانی اس کی موجودگی معلوم کرنے گیا تھا۔
اسکی آواز پر زیر نگرانی کا بھائی آیا۔ اور کنسٹبل کو دھکا دیا اور اصل ملزم زیر نگرانی کی موجودگی میں
کنسٹبل کے سر پر لاٹھی ماری جس پر بدفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند ملزم کو عدالت سے سزا دی گئی۔
ہائیکورٹ کلکتہ میں اپیل ملزم پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم صحیح طور سے بدفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند سزا
یاب ہوا ہے۔ اپیل و الفرنیس سشن جج نامنظور کیا۔ اور حکم سزا قائم رہا۔ کریمنل لا جرنل
جلد ۳۳ صفحہ ۱۱۸۱ سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۳ صفحہ ۵۲۶ سنہ ۱۹۳۲ء کریمنل کیسز
صفحہ ۶۰-۸۵ کلکتہ صفحہ ۳۹۲ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء ۱۴۰ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء
کلکتہ صفحہ ۴۴۸۔

(۱۵) مسمی احمد خان کے پاس اطلاع یابی عدالت کے ہے کنسٹبل پولیس تعمیل پہنچی۔ اور
کنسٹبل پولیس سے اطلاعنامہ سرکاری لے کر احمد خان نے اس کی پشت پر کچھ لکھنے کو تھا کہ کنسٹبل
پولیس نے اس کو کہا۔ کہ بجز اپنا نام پس پشت اطلاعنامہ یابی کرنے کے اور کچھ نہ لکھو۔ اس پر
احمد خان نے اطلاعنامہ زمین پر پھینک دیا اور کنسٹبل کو دھمکا کر کہا۔ کہ جاؤ۔ چلے جاؤ۔ ورنہ
میں تمہارے ہاتھ پاؤں توڑ دونگا۔ تمہارے جیسے بہت سے اطلاعنامے دیکھے ہوئے ہیں جس
پر حسب قاعدہ مقدمہ جرم دفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند قائم ہو کر عدالت مجسٹریٹ سے احمد خان
ملزم کو سزا دی گئی تھی اور اپیل عدالت سشن سے نامنظور ہو کر الہ آباد ہائیکورٹ میں اپیل ملزم
پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جرم دفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند میں یہ امر ضروری ہے۔ کہ سرکاری
ملازم کو نقصان پہونچانے کی دھمکی اس غرض سے دی جانے کہ کسی فعل کے کرنے یا اس
سے باز رہنے یا تاخیر کرنے میں اپنے فرائض منصبی کے خلاف عمل کرے۔ لیکن محض الفاظ دھمکی
بدمزاجی طبعی سے بولنا یا بطریق گفت و شنید [illegible] جرم دفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند میں ضروری نہیں
ہے اور بحالات واقعات مقدمہ ملزم کا بصراحت مندرجہ الفاظ کا استعمال کرنا پولیس کنسٹبل کی ڈیوٹی [illegible]

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا سرکاری ملازم کو یا اُس شخص کو جس سے سرکاری ملازم کا غرض رکھنا ملزم باور کرتا ہو دھمکی دینا (۲) دھمکی نقصان پہونچانے کی دینا (۳) ملزم کی غرض دھمکی بہ حیثیت منصبی سرکاری ملازم سے کسی فعل کرانے یا اُس سے باز رکھنے یا تاخیر کرانے کی ہو۔

فردِ قرار دادِ جرم

"میں فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں"

"تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمی فلاں سرکاری ملازم عہدہ فلاں کو بروقت تلاشی مسمی فلاں شخص یہ کہکر کہ اگر تم اس کے مکان کی تلاشی لینے سے باز نہیں رہوگے۔ تو تم کو مضروب کیا جاوے گا۔ اس طرح سے تم نے اُس کو تلاشی مکان مذکور لینے سے روک دیا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم ۱۸۹ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ فلاں کی عدالت کے تجویز کے لائق ہے اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مستوجب عمل میں آوے"

رولنگز آف ہائیکورٹس

جب ایک چپراسی ایک مدیون ڈگری کی گرفتاری کا حکم لے کر گیا۔ اور اُس کو گرفتار کر لیا۔ اور مدیون ڈگری نے چپراسی کو سختی سے دھمکایا۔ کہ اُس کو چھوڑ دیوے۔ چنانچہ بلحاظ عام واقعات و حالات کے ملزم جرم دفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند کا مرتکب ہوا ہے۔ اور حکم سزا ہر دو جرائم دفعات ۱۸۶ و ۱۸۹ تعزیرات ہند جائز نہیں ہے۔ اور حکم سزا مقدرہ عدالت ماتحت دفعہ ۱۸۶ منسوخ کیا گیا اور حکم سزا دفعہ ۱۸۹ اںجال رکھا گیا۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۳۸ - کرمینل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۱۲۳۷ سنہ ۱۹۲۳ء پٹنہ ہائیکورٹ - انڈین کیسز جلد ۲۸ صفحہ ۱۶۵ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء پٹنہ صفحہ ۱۹۳ -

(۲) ایک موٹر کار بلا روشنی کے رات کو آرہی تھی۔ کنسٹبل پولیس مامورہ نے اُس کو روک لیا کہ حسب قاعدہ اُس کو پیش کیا جاوے۔ ایک شخص نے آکر موٹر ڈرائیور سے کہا۔ کہ تم کنسٹبل کے برخلاف نالش کرو۔ میں شہادت دوں گا۔ اس سے مطلب یہ تھا۔ کہ پولیس دھمکی سے اپنے اختیارات گرفتاری موٹر ڈرائیور سے باز رہے۔ ملزم کو مجسٹریٹ نے بدفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند

۲۶۱ و ۲۶۲ و ۲۶۵ ضابطہ فوجداری خلاف ترتیب یا قانونی معلوم ہوتی ہیں گے ۔ اور
زیر دفعہ ۲۶۰ ضابطہ فوجداری ضمن (ب) تحت دفعہ مذکور توضیح جرائم قابل تجویز سرسری
درج کرتا ہوں ۔ یہ وہ مقدمات ہیں کہ قابل تجویز سرسری تحریر کئے گئے ہیں ۔ کہ جن جرائم کی سزا موت
یا حبس بعبور دریائے شور یا قید چھ مہینے سے زیادہ میعاد کی نہ ہو ۔ اور جو جرائم دفعات
۳۷۹ و ۳۸۰ و ۳۸۱ و ۴۱۱ و ۴۱۴ وغیرہ تعزیرات ہند قابل اجرائے وارنٹ سے تجویز
سرسری تحریر کئے گئے ہیں ۔ اُن کی مالیت مشروط بپچاس روپیہ سے زیادہ نہ ہو لکھی گئی ہے
اور زیر دفعہ ۲۶۰ ضمن (ل) ضابطہ فوجداری مقدمات قابل اجرائے وارنٹ وہ وضع
کئے گئے ہیں ۔ کہ جن کی سزا موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا چھ مہینے سے زیادہ میعاد
کی قید مقرر ہے ۔ جس کے مطابق قابل تجویز سرسری مقدمات تحت دفعہ ۲۶۰ ضمن (الف)
میں وہ جملہ جرائم بتلائے گئے ہیں ۔ جن کی سزا موت یا حبس بعبور دریائے شور یا قید
چھ مہینے سے زیادہ میعاد کی نہ ہو ۔ جو بظاہر اس اصلاح وغور کا محتاج معلوم ہوتا ہے ۔ کیونکہ
علاوہ امورات مشتبہ صدر کے تعزیرات ہند مؤلفہ مسٹر گور صاحب نے بھی ہر دو جرائم
دفعات ۱۸۹ و ۱۹۰ تعزیرات ہند کو قابل اجرائے سمن و تجویز سرسری تحریر کیا ہے ۔ بلکہ
انہوں نے تحت دفعہ ۱۹۰ تعزیرات ہند جس کی سزا ایک سال تک مقرر ہے ۔ اور فرد
قرار داد جرم بہ نمبر ۱۹۳۶ درج کیا ہے ۔ لیکن جرم دفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند جس کی سزا
میعاد قید دو سال تک مقرر ہے ۔ نمونہ فرد قرار داد جرم مرتب نہیں کیا ہے ۔ اور
بہ نمبر ۱۹۴۳ تحت دفعہ ۱۹۰ سنہ ۱۹۲۵ء تحت دفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند ہر دو میں کارروائی
ضابطہ قابل اجرائے سمن و بہ تجویز سرسری عمل کیا جانا تحریر کیا ہے ۔ جو بلحاظ الفاظ قانونی صورت
حال اصلاح طلب معلوم ہوتی ہے ۔ کیونکہ بلحاظ تحفظ تنظیم سیاست ملکی عام طور پر بجز خاص
صورت کے استحقاق حفاظت خود اختیاری کو سرکاری ملازم کے مقابلہ میں حاصل ہونے
کے حق کو زائل کیا گیا ہے ۔ اور ایسا ہی ان کو فرائض منصبی میں حیلہ یا مزاحمت یا تعرض یا ضرر یا
ضرر شدید وغیرہ پہنچانا ۔ اور یا خود اس کا بہ حیثیت سرکاری ملازمت جرم کرنا قابل سخت
سزا کے قرار دیا گیا ہے ۔ اس لئے جرم دفعات ۱۸۹ و ۱۹۰ تعزیرات ہند میں بصراحت صدر
عمل کرنا اصولاً مصلحت تنظیم ملکی کے خلاف معلوم ہوتا ہے ۔ جن کی تجویز مطابق باب بست و یکم (۲۱)
دفعات ۲۵۱ لغایت ۲۵۹ ضابطہ فوجداری ہونی مناسب ہے ۔"

محض اطلاع یابی پر کریگا۔ ملزم جرم دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند کا مرتکب نہیں کہا جا سکتا ہے الا بصورت حالات جرم دفعہ ۵۰۳ تعزیرات ہند کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس سے سزا جرم دفعہ ۱۸۹ تعزیرات ہند منسوخ کی جا کر جرم دفعہ ۵۰۳ تعزیرات ہند ملزم کو چھ ماہ کیلئے قید سخت کیا جاوے۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۷ صفحہ ۴۳ سنہ ۱۹۰۶ء الہ آباد۔

کسی شخص کو سرکاری ملازم سے درخواست محافظت کرنے سے باز رہنے کی تحریک کرنے کے لئے نقصان کی دھمکی دینا۔

دفعہ ۱۹۰:- جو کوئی شخص کسی شخص کو اس غرض سے نقصان پہونچانے کی دھمکی دے کہ وہ کسی نقصان سے محافظت کئے جانے کیلئے کسی ایسے سرکاری ملازم کے حضور میں حسب قانون درخواست کرنے سے باز رہے۔ یا دستکش ہو۔ جو اس سرکاری ملازمی کی حیثیت سے ایسی محافظت کرنے یا کرانے کا قانوناً مجاز ہو۔ تو اس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ

دفعہ ہذا میں مرتکب جرم کو سزائے قید میعاد ایک برس تک اور مدفعہ ماقبل ۱۸۹ تعزیرات ہند کے مرتکب جرم کو سزائے قید میعاد دو سال تک دی جانی مقرر کی گئی ہے۔ اور جملہ تعزیرات ہند انگریزی و اردو ضمیمہ ضابطہ فوجداری میں جرائم دفعات ۱۸۲ لغایت ۱۹۰ تعزیرات ہند کو قابل اجرائے سمن و تجویز سرسری کیا جانا تحریر کیا گیا ہے۔ لیکن قانونی نقطہ نظر میں قابل تجویز سرسری وہ جرائم ہیں جن کی سزا چھ ماہ سے زیادہ نہ ہو۔ اور جن کی تجویز باب بست و دوئم دفعات ۲۶۰ لغایت ۲۶۵ ضابطہ فوجداری کے مطابق عمل میں لائی جاتی ہے۔ اور اسی باب مسطور کی دفعہ ۲۶۲ تعزیرات ہند میں جو مقررات قابل اجرائے سمن یا وارنٹ ہوں۔ اور ان کی تجویز اس باب کے مطابق کی جاوے۔ تو جو ضابطہ جرائم قابل اجرائے سمن یا وارنٹ کے لئے مقرر ہے۔ مرعی رہے گا لیکن ایسی صورت میں احکام دفعہ

فوجداری دس یوم کے لئے شوالہ کو بند کرنے کا حکم لکھکر ممانعت کردی تھی جس پر اپیلانٹ نے بذریعہ اطلاعی نوٹس چند اشخاص فریق ثانی کے بھیجکر ان کو موجودہ طریق عدالتی متردک کرنے کے لئے توجہ دلائی تھی جس پر بدفعہ ۱۹۰ تعزیرات ہند اپیلانٹ سزایاب ہوا ہے۔ لیکن اپیلانٹ کا بذریعہ نوٹس مقدمہ دیوانی دائر کرنے کی دھمکی دینا جو ملزم کا حق اعتراض تھا۔ وہ حسب معنی دفعہ ۱۹۰ تعزیرات ہند نقصان پہنچانے کی دھمکی دینا نہیں ہے۔ اس لئے منظوری اپیل ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۰۵۳ سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد انڈین کیسیز جلد ۹۲ صفحہ ۸۶۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد صفحہ ۲۷۷۔ ۲۴۔ آل جرنل صفحہ ۳۱۴۔ ۷ لا رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۱۰۵۔

باب یازدہم (۱۱)

جھوٹی گواہی اور جرائم مخالف معدلت عامہ کے بیان میں،،

دفعہ ۱۹۱: جھوٹی گواہی دینا — کوئی شخص جس پر قانوناً حلف کی رو سے یا قانون کے کسی خاص حکم کے رو سے سچ سچ بیان کرنا یا قانون کی رو سے کسی امر کی نسبت کچھ اقرار کرنا واجب ہو۔ کوئی ایسا بیان کرے۔ جو جھوٹا ہو۔ اور جسکو وہ جھوٹا جانتا۔ خواہ جھوٹا باور کرتا ہو۔ یا جس کو وہ سچا باور نہ کرتا ہو۔ تو کہا جائیگا۔ کہ اس نے جھوٹی گواہی دی۔

تشریح (۱) کوئی بیان عام اس سے کہ وہ زبان سے کیا جائے یا کسی اور طرح اس دفعہ کی مراد میں داخل ہے۔

تشریح (۲) کوئی جھوٹا بیان جو تصدیق کرنے والا شخص اپنی دانست کی نسبت کرے۔ اس دفعہ کی مراد میں داخل ہے۔ اور جیسے کہ کوئی شخص یہ بیان

شرح

زیر دفعہ ہذا کسی شخص کو حصول امداد قانونی سے روکنے یا دست کش ہونے کے لئے مجبور کرنے والوں کے لیے سزا مقرر کی گئی ہے۔ تاکہ کوئی شخص کسی مستحق قانونی کو سرکاری ملازم کی استمداد جائز سے نقصان پہونچانے کی دھمکی سے محروم نہ رکھ سکے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا نقصان پہونچانے کی دھمکی دینا (۲) ملزم کا دھمکی اس لئے دینا کہ سرکاری ملازم سے امداد قانونی حاصل نہ کی جاوے۔ یا اس مقدمہ میں وہ شخص دست بردار ہو جاوے (۳) سرکاری ملازم بحیثیت منصبی قانوناً اس شخص کی استدعا پر حفاظت یا امداد جائز کر سکتا ہو۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمی فلاں شخص مستغیث کو دھمکا کر کہا۔ کہ اگر تم فلاں مقدمہ میں دست برداری بعدالت فلاں نہ دوگے۔ یا درخواست مذکورہ بالا برخلاف فلاں شخص مجسٹریٹ کے پیش کرنے سے باز نہ رہوگے۔ تو تم کو قتل کر دیا جاویگا۔ یا تمہارا ٹانگیں کاٹ کر تم کو نکما کر دیا جاوے گا۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۹۰ تعزیرات ہند کے ہوئے ہو۔ جو مجو مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور روبرو عدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگ آف ہائی کورٹس

ایک شخص مدعی بعدم ایفائے معاہدہ قانونی بعدالت دیوانی دعوے کرنے کو تھا۔ ملزم نے مدعی کو دھمکی دیکر دعوے سے باز رہنے کے لئے کہا تھا۔ جس پر مقدمہ حسب ضابطہ دائر ہو کر ملزم بجرم دفعہ ۱۹۰ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ سے سزایاب ہوا تھا۔ جس کی نگرانی حسب ضابطہ ہائیکورٹ الہ آباد میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ اس مقدمہ میں اپیلانٹ مسماۃ دولیتا کنور کا مختار عام تھا۔ اس نے اپنے مکان میں شوالہ بنا کر اس میں بت نصب کر کے شام کو ہمیشہ پوجا کرنی شروع کر دی تھی جس پر اہل اسلام نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں درخواست پیش کر دی۔ کہ اس جدید شوالہ کی تعمیر سے مذہبی جوش محرک ہوتا ہے۔ جس درخواست کو مجسٹریٹ نے کارروائی مناسب کے لئے جوائنٹ مجسٹریٹ کے پاس بھیجدیا۔ اور مجسٹریٹ نے بدفعہ ۱۴۴ ضابطہ

(ھ) زید ترجمان یا مترجم ہے جس پر حلف کی رُو سے واجب ہے۔ کہ کسی بیان یا دستاویز کا زبانی یا تحریری سچا ترجمہ کرے۔ اور وہ زبانی یا تحریری سچے ترجمے کے طور پر۔ اس کا ایک زبانی یا تحریری جھوٹھ ترجمہ کرے۔ یا اُس کی تصدیق کرے۔ جو سچا نہ ہو۔ اور جس کا سچا ہونا وہ باور نہ کرتا ہو۔ تو زید نے جھوٹھی گواہی دی :۔

شرح بدفعہ ہذا جھوٹھی گواہی دینے کی تعریف کی گئی ہے کہ جس شخص پر قانوناً حلف کی رُو سے یا قانون کے کسی خاص حکم سے سچ سچ بیان کرنا یا کوئی اقرار کرنا واجب ہو۔ وہ دانستہ جھوٹا بیان کرے یا ایک بیان کرے۔ جسکو جھوٹا باور کرتا ہو۔ یا سچا باور نہ کرتا ہو۔ خواہ زبان سے یا کسی اور طرح سے کرے۔ جھوٹھی گواہی دینا کہا جائیگا۔ اور جو بیان کسی واقعہ کی نسبت جس کو وہ نہ جانتا یا باور نہ کرتا ہو لیکن وہ اپنے دانست کی نسبت بتاتا یا باور کرتا کہے۔ تو وہ شخص بھی جھوٹھی گواہی دینے کا مجرم ہوگا۔ عام اس سے کہ وہ بیان بحلف یا باقرار صالح یا باقرار محض کیا جاوے۔ بہر حالت جھوٹھ بیان کرنے کی حالت میں قانوناً جھوٹی گواہی دینے کے جرم میں قابل سزا ہوگا۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم قانوناً بحلف یا کسی خاص حکم قانونی کی رُو سے سچ بیان کرنے کا پابند ہو۔ (۲) تحریر کنندہ اسکو بیان قانوناً مجاز حلف دینے کا ہو۔ (۳) ملزم نے دانستہ یا باور کرنے کی وجہ رکھکر جھوٹھ بیان کیا ہو۔

رولنگ آف ہائیکورٹس (۱) کسی شخص کا بغیر طلبی حکمنامہ دفعہ ۱۷۵ ضابطہ از خود حاضر ہو کر جھوٹھا بیان تحریر کرانا ذمہ داری راست بیانی عائد نہیں کرتا ہے۔ باوجودیکہ بکار روائی تفتیش دفعہ ۱۶۴ ضابطہ فوجداری جھوٹھ تحریر کردیا ہو کرمینل لاجرنل جلد ۲۳ صفحہ ۲ ۸ سنہ ۱۹۲۲ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۶۵ صفحہ ۴۳۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۲ء لاہور صفحہ ۱۳۳۔ ۶ پنجاب ویکلی رپورٹ سنہ ۱۹۲۲ء

(۲) ایک شخص بمنشائے دفعہ ۵۲۶ ضابطہ منتقل مقدمہ فوجداری خود کے لئے جھوٹھا بیان بطور ایفیڈیوٹ شامل درخواست کرتا ہے۔ وہ زیر تعریف دفعہ ۱۹۱ بجرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات حصہ دویم کا مجرم ہے۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۴۴۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۴۳۳ سنہ ۱۹۲۸ء سندھ جوڈیشل کمشنر۔ انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۱۴۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء سندھ صفحہ ۱۱۳

کرنے سے کہ میں فلانی بات جانتا ہوں۔ کہ جس کو وہ نہ جانتا ہو۔ جھوٹی گواہی دینے کا مجرم ہو سکتا ہے۔ جو بیان کرے۔ کہ میں فلانی بات کو باور کرتا ہوں جس کو وہ باور نہ کرتا ہو۔

تمثیلات

(الف) زید ایک واجبی دعوے کی تائید میں جو ایک ہزار روپیہ کی بابت بکر وعمرو پر رکھتا ہے۔ مقدمہ کی درپیشی کے وقت جھوٹا حلف اٹھائے۔ کہ میں نے عمرو کو بکر کے دعوے کے واجبی ہونے کا اقبال کرتے سنا ہے۔ تو زید نے جھوٹی گواہی دی۔

(ب) زید جس پر ایک حلف کی رو سے صحیح صحیح بیان کرنا واجب ہے۔ یہ بیان کرے کہ میں باور کرتا ہوں۔ کہ فلاں دستخط بکر کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں۔ جب کہ وہ اس دستخط کو بکر کے ہاتھ کا لکھا ہوا باور نہیں کرتا۔ تو اس صورت میں زید نے وہ بیان کیا۔ جس کو وہ جھوٹا جانتا ہے۔ اور اس لئے اس نے جھوٹی گواہی دی۔

(ج) زید جو بکر کے خط کی شناخت پہچانتا ہے۔ یہ بیان کرے۔ کہ میں باور کرتا ہوں کہ فلاں دستخط بکر کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں۔ اور نیک نیتی سے ایسا ہی باور کرتا ہوں۔ تو اس صورت میں زید کا بیان صرف اپنی دانست کی نسبت ہے، اور وہ اسکی دانست کی نسبت سچا ہے۔ اور اس لئے زید نے جھوٹی گواہی نہیں دی، گو وہ دستخط بکر کے ہاتھ کے لکھے نہ ہوں

(د) زید جس پر ایک حلف کی رو سے صحیح صحیح بیان کرنا واجب ہے۔ یہ بیان کرے کہ میں جانتا ہوں۔ کہ بکر فلاں دن فلاں جگہ موجود تھا۔ حالانکہ وہ اس امر کی نسبت کچھ نہ جانتا ہو۔ تو زید نے جھوٹی گواہی دی۔ عام اس سے کہ بکر اس روز اس جگہ موجود تھا یا نہیں۔

بنیاد ہوتا ہے۔ اور جب ملزم یہ ثابت کر دے کہ اس نے دانستہ حلف دروغی نہیں کی ہے۔ تو وہ برات کا مستحق ہے۔ چنانچہ ملزم بہ تنسیخ حکم سزا بری کیا گیا کریمنل لا جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۳۹۰ سنہ ۱۹۲۴ء اودھ چیف کورٹ

۸) محض خلاف بیانی جھوٹی شہادت کیلئے کافی نہیں ہے۔ اگر انصاف کے لئے ضروری ہو۔ تو حکم دفعہ ۴۷۶ ضابطہ دینا چاہیئے۔ اور اگر گواہ مقدمہ کی تحقیقات میں سچائی کیطرف واپس رجوع ہو جاوے۔ جب کہ گواہ اپنی خوشی سے گواہی نہ دے اور پہلا بیان اس کا دباؤ میں دیا جانا حالات سے معلوم ہوا ہے۔ تو دفعہ ۱۹۳ کے تحت نا قابل ادخالی ہوگا کریمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۰ سنہ ۱۹۳۵ء سندھ ۔ انڈین کیس جلد ۱۵۲ صفحہ ۲۵۰

۹) کسی گورد کی سنی سنائی معلومات عدالت کو تحریر نہیں کرنی چاہئیں۔ اگر غلطی سے قلمبند کی گئی ہو۔ تو اس کے خلاف جھوٹی گواہی دینے کا الزام نہیں لگایا جائیگا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۷ صفحہ ۳۴۰ سنہ ۱۹۳۶ء لاہور ہائیکورٹ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۲ صفحہ ۱۰۵۷

۱۰) جرم جھوٹی شہادت کی تکمیل میں کسی بیان کا جھوٹا کرنا ہی ضروری نہیں ہے بلکہ یہ بھی ثابت کرنا چاہیئے کہ وہ جھوٹا ہونا جانتا تھا۔ یا جھوٹا ہونا باور کرتا تھا۔ یا اسکو سچا یاور نہ کرتا ہو۔ اور ارادتاً بیان جھوٹا کرنا ثابت کیا جاوے۔ اور بہت سے مقامات میں بدنیات واطمینان بیانات کئے گئے۔ اور اصلیت ان بیانات کی جھوٹی معلوم ہوگئی تھی جن کی اصلیت سے بیان کنندہ بھی واقف ہو گیا تھا۔ ۱۵ رپورٹر صفحہ ۴۰۷ سنہ ۱۹۳۲ء

جھوٹی گواہی بنانا **دفعہ ۱۹۲** :- جو کوئی شخص کوئی صورت پیدا کرے۔ یا کسی کتاب یا کسی کاغذ سررشتہ میں جھوٹی تحریر بنائے۔ یا کوئی دستاویز جس میں کوئی جھوٹا بیان مندرج ہو بنائے۔ اس نیت سے کہ وہ صورت یا جھوٹی تحریر یا جھوٹا بیان عدالت کی کسی کارروائی میں یا کسی کارروائی میں جو قانون کی رو سے کسی سرکاری ملازم کے روبرو اس کی سرکاری ملازمی کی حیثیت سے یا کسی ثالث کے روبرو ہو رہی ہو۔ وجہ ثبوت میں پیش ہو سکے۔ اور اس نیت سے کہ وہ صورت یا جھوٹی تحریر

۳) جب کہ دو بیانات متضاد ایک شخص نے کئے ہوں۔ وہ بدیں وجہ حلف دروغی میں سزا یاب ہوگا۔ جب کہ صاف طور سے یہ بیانات غیر ممکن التطبیق ہوں۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۱۶۔
محض واقعہ کہ ایک شخص نے پہلے موقعہ پر مغائر بیان دیا تھا۔ اور یہ ضروری نہیں ہے یہ ثابت کیا جاوے۔ کہ وہ بیان سچا تھا اور پہلا جھوٹا ہے۔ اور یہ بھی ضروری نہیں ہے اس کو بذاتہٖ سزا دینے حلف دروغی کے لئے بنیاد قرار دیا جاوے۔ اس لحاظ سے کہ پہلا ان جھوٹا ہے۔ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۱۶۔
۴) اور جب گواہ کا بیان لکھ کر اُس کو نہ سُنایا جاوے۔ وہ بیان اُسکے خلاف حلف دروغی میں استعمال نہ کیا جاویگا۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۱۵۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۳۱۲ سنہ ۱۹۲۸ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۷ صفحہ ۱۰۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء لاہور صفحہ ۱۲۵ ۲۔ پنجاب لارپورٹ صفحہ ۱۴۱۔ ۳۔ انڈین لاٹائم لاہور صفحہ ۳۶۔ ۹۔ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۵۰۵۔
۵) زیر دفعہ ۴۷۶ ضابطہ دفعہ ۵ ضمن ۳ اُس وقت ہی متعلق نہیں ہوتی ہے۔ جب کہ عدالت میں جرم کا ارتکاب ہو چکا ہو۔ بلکہ اُس صورت میں بھی جب کہ وہ یہ سلسلہ کارروائی عدالتی ہو اور متعلق ہے۔ اور دفعہ ۱۹۱ یہاں تک وسیع ہے کہ یہ امر ضروری نہیں ہے۔ کہ بیان تحقیقات کے لئے مادی ہونا چاہئے بلکہ یہ کافی ہے وہ شخص بحلف صحیح بیان کرنے کا پابند تھا۔ اور اُسکا یقیناً جھوٹھ بولنا ثابت ہووے۔ ۳ پنجاب
۶) ایک مقدمہ دیوانی کے مدعی نے عدالت منصف میں بابت تبدیل تاریخ پیشی کے لئے اپنے باپ کا بیمار ہونا ظاہر کیا۔ اُس کا باپ کمرہ عدالت سے باہر کھڑا ہوا دیکھا گیا۔ جب اُس کو طلب کیا گیا۔ وہ بھاگ گیا۔ منصف نے درخواست مدعی التوا مقدمہ ڈسمس کر دی۔ اور بمنشائے دفعہ ۴۷۶ ضابطہ زیر دفعہ ۹۵ ضمن ۲۔ اُس کے برخلاف کارروائی شروع کر دی۔ نگرانی پر ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ ملزم نے دانستہ جھوٹھا بیان کیا ہے۔ اور منصف بطور سرکاری ملازم مجسٹریٹ کو ملزم کے خلاف نالش کرے۔ کہ اُس کے علم میں جرم ہوا ہے۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۴۸۶ سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۷۴ صفحہ ۱۹۱۔
۷) حلف دروغی میں ارادہ ملزم کا ضروری جز ہے۔ اور یہ جرم حلف دروغی کی

۱۹۱ ۔ ۴۷۶

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا کوئی صورت بانا۔ یا کسی کتاب یا کاغذ سررشتہ میں جھوٹا اندراج کرنا۔ یا کسی دستاویز میں جھوٹا بیان درج کرنا (۲) ملزم کا دانستہ جھوٹا بیان یا استعمال شہادت کرنا (۳) یہ شہادت جھوٹی تحریر کسی عدالت یا سرکاری ملازم یا ثالث کے روبرو کارروائی سرکاری میں پیش کی جاوے۔ (۴) ملزم کا مقصد خلاف انصاف غلط رائے بہم پہنچانے کا ہونا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

عملی کارروائی یا جوڈیشل کارروائی کا دفعہ ۱۹۲ یا ۱۹۳ تعزیرات ہند کے لئے بارادہ استعمال جھوٹی شہادت کے اس کا دائر ہونا ضروری نہیں ہے۔ جب کہ جھوٹی شہادت بنائی گئی ہو۔ کلکتہ جلد ا صفحہ ۵۰۔ اور بعدم موجودگی کسی دائری مثل کے جس یا جس کے متعلق ایک جرم دفعہ ۱۹۳ کا ارتکاب ہوا ہو۔ زیر دفعہ ۱۹۵ ضمن ۲ ضابطہ فوجداری منظوری کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ ضمن متعلقہ کسی آئیندہ جوڈیشل کارروائی کے لئے جھوٹی شہادت سے متعلق نہیں ہے۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۰۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۹۴ سنہ ۱۹۲۱ء بمبئی ہائیکورٹ انڈین کیسز جلد ۵۹ صفحہ ۱۹۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۱ء بمبئی صفحہ ۳۶۶۔ ۴۵ بمبئی صفحہ ۶۶۸۔

(۲) کسی شخص کو سکھلا کر جھوٹی بناوٹی گواہی کرانا زیر دفعہ ۱۹۲ جھوٹی گواہی بنانے کی صورت پیدا کرتا ہے۔ کلکتہ جلد ا صفحہ ۱۹۵۔ ۲۹۔ الہ آباد صفحہ ۱۳۵ و کریمنیل لاجرنل جلد ۵ صفحہ ۲۸۵ کی پیروی کی گئی ہے۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۹۵۰ سنہ ۱۹۲۷ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۵ صفحہ ۶۲ اور آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء الہ آباد صفحہ ۷۲۱ ۴۸۔ آل لاجرنل صفحہ ۱۰۷۷۔ ۸ آل انڈیا کریمنیل رپورٹ صفحہ ۳۴۳۔ ۸ لا رپورٹ آل کریمنیل صفحہ ۱۳۰۔

(۳) اس امر کو عام قانون نہیں جاننا چاہیئے۔ کہ سشن کورٹ میں مقدمات قابل سپردگی میں گواہ کے پہلے بیان سے مخالف بیان کرنے پر سابقہ بیان اس کا صحیح سمجھا جاوے۔ اس کے لئے وجوہات معقول ہونے چاہئیں۔ کہ سابقہ بیان گواہ سچا ہے۔ لیکن جہاں یہ امر مشتبہ ہو کہ ہر دو بیانات مجسٹریٹ و سشن کورٹ میں سے کون سچا ہے۔ اور جب قرار دیا جاوے

جھوٹا بیان جو اس طرح وجہ ثبوت میں پیش ہو سکے۔ کسی ایسے شخص کو جو اس کارروائی
میں وجہ ثبوت کی نسبت رائے لگائے گا کسی امر کی نسبت جو اُس کارروائی کے نتیجہ کیلئے
اہم ہے۔ غلط رائے بہم پہنچانے کا باعث ہو سکے۔ تو کہا جائیگا۔ کہ اُس شخص نے
جھوٹی گواہی بنائی۔

تمثیلات

الف زید کسی صندوق میں جو بکر کا ہے۔ اس نیت سے کچھ زیور رکھ دے۔ کہ وہ زیور
اس صندوق سے برآمد ہو اور یہ صورت بکر کو سرقے کا مجرم ثابت کرائے۔ جو زید نے جھوٹی
گواہی بنائی۔

(ب) زید اپنے دوکان کے بہی کھاتہ میں اس غرض سے کوئی جھوٹی تحریر بنائے۔ کہ وہ
اس کو کسی کورٹ آف جسٹس میں بمنزلہ ثبوت مزید کام میں لائے۔ تو زید نے جھوٹی گواہی بنائی

(ج) زید اس نیت سے کہ بکر کو مشورہ مجرمانہ کا مجرم ثابت کرائے اسطرح ایک چھٹی لکھے۔
جس میں بکر کے خط سے اپنا خط ملادے اور وہ چھٹی اس مشورہ مجرمانہ کے کسی شریک کے
نام لکھی ہوئی جانی جائے اور اس چھٹی کو ایسی جگہ رکھے۔ جہاں وہ جانتا ہو۔ کہ غالباً پولیس کے
عہدہ دار تلاش کرلیں گے۔ تو زید نے جھوٹی گواہی بنائی۔

شرح دفعہ ہذا میں جھوٹی گواہی بنانے کی تعریف ہے۔ کہ جو شخص کوئی صورت
بمثل تمثیل (الف) یا جھوٹا گواہ پیدا کرے۔ یا کسی کتاب میں تمثیل
(ب) اندراج کرے۔ یا کسی کاغذ مثل مقدمہ میں کوئی جھوٹی تحریر بنائے یا کسی دستاویز
میں جھوٹا بیان درج کرے اس نیت سے کہ صورت مذکورہ یا جھوٹی تحریر کتاب وغیرہ
یا جھوٹا بیان کسی دستاویز یا مثل مقدمہ یا کاغذ کسی عدالت کی کارروائی قانونی میں
یا بہ حیثیت منصبی کارروائی سرکاری ملازم میں یا جو کسی ثالث کے روبرو ہو رہی ہو۔ اور جو
ثبوت میں پیش ہو۔ تاکہ وہ سرکاری ملازم مبینہ صدر کسی امر اہم متعلقہ کارروائی میں غلط
رائے بہم پہنچانے کا باعث ہو وے جس سے اصل مقصود اس جھوٹی گواہی بنانے کا اس
کو حاصل ہو جاوے جسکے لئے اس نے جھوٹی کارسازی سے عمل کیا ہے۔ تو اسکی نسبت جھوٹی گواہی

سے درج کرنے کے لئے مہتمم پولیس سٹیشن کو کہا گیا تھا۔ درج نہ کرنے اور خلاف درج کرنے کی صورت میں حسب تعزیرات دفعہ ۱۹۲ تعزیرات ہند جرم دفعہ ۱۹۳ و ۲۱۸ تعزیرات ہند کی ذمہ واری قانونی عائد کی گئی تھی۔ اور عدالت سیشن سے محض دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کا حکم قائم رکھکر مواخذہ بحال رکھا گیا۔ جس کی اپیل منجانب ملزم کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ اگر روزنامچہ قانوناً جائز ہو یا خلاف قانون ہو۔ اس میں قابل غور یہ امر ہوگا۔ کہ آیا یہ ترک اندراج روزنامچہ یا بیان متحقق دست اندازی کیا نتیجہ پیدا کرے گا۔ چونکہ عدم اندراج روزنامچہ یا ترک کرنے کی کوئی غائیت ثابت نہیں کی گئی ہے۔ اس لئے زیر تعریف دفعہ ۱۹۲ تعزیرات ہند افسر پولیس پر ذمہ واری قانونی عاید نہیں ہوتی ہے۔ اور نہ افسر پولیس رپورٹ جرم ناقابل دست اندازی کی اطلاع لفظ بلفظ اندراج کرنے کا قانوناً پابند تھا۔ جو رپورٹ درج کی گئی ہے۔ وہ کافی ہے۔ حکم سزا منسوخ اور اپیل ملزم منظور کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۰۰۷ سنہ ۱۹۲۷ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۹ صفحہ ۳۶۰"

جھوٹی گواہی کی سزا **دفعہ ۱۹۳**:۔ جو کوئی شخص عدالت کی کارروائی کی کسی حالت میں قصداً جھوٹی گواہی دے۔ یا اس غرض سے جھوٹی گواہی بنائے۔ کہ وہ عدالت کی کسی کارروائی کی حالت میں کام میں لائی جائے۔ تو اس شخص کو دو قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔"

اور جو کوئی شخص قصداً کسی اور حال میں جھوٹی گواہی دے یا بنائے۔ تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

تشریح ۱۔ جو کوئی مقدمہ کسی کورٹ مارشل کے حضور میں درپیش ہو۔ اسکی

کسی درجہ یقین تک سابقہ بیان گواہ کا جھوٹا ہے۔ تو نالش جھوٹی شہادت دینے کی بموجب قاعدہ مرتب کی جاوے اور معاملات جن سے گواہ پر دباؤ دیا گیا ہو۔ اُن پر ضرور غور کرنا چاہیئے۔ جن کے زیر اثر بیان کیا گیا ہو۔ اور اگر کوئی دباؤ نہیں دیا گیا ہو۔ تو عدالت کو استغاثہ کرنے میں بجز معقول وجوہات تامل نہیں کرنا چاہیئے۔ اور معمولاً یہ ذاتب نہیں ہے۔ کہ ایسے متضاد بیانات پر قیاس یہ ہے۔ کہ گواہ پہلے جھوٹے واقعہ کو بالمقابل سچائی صحیح کرتا ہے۔ اور ایسے مقدمات میں گواہ کو موقعہ دینا چاہیں۔ لیکن جب کہ مخلف بیانات میں درمیانی فاصلہ ہو۔ اُس وقت یہ امر متعلق نہ ہوگا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۶۴۵ ناگپور کا حوالہ کیا گیا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۹۲۵ سنہ ۱۹۳۵ء ناگپور۔

(۴) ایک شخص نے بمقدمہ خود پنچایت میں ایک جھوٹا پرامیسری نوٹ پیش کیا تھا جس مقدمہ کو پنچایت نے خارج کر دیا تھا۔ اور فریق ثانی نے بعدالت مجسٹریٹ مجرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند جھوٹی گواہی بنانے میں نالش کی تھی۔ اور پرامیسری نوٹ جعلی ہونے کی وجہ سے جرم دفعہ ۴۷۶ تعزیرات ہند بھی لگایا گیا تھا۔ اور استغاثہ اس بنا پر ڈسمس کیا گیا تھا۔ کہ پنچایت کی جانب سے حسب دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری قاعدہ کے مطابق نالش کا عمل نہیں کیا گیا تھا چنانچہ مدراس ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ عدم اختیار ضابطہ دفعہ ۱۹۵ مانع اجرائے نالش دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند ہے۔ اور واقعات مقدمہ سے جرم دفعہ ۱۹۲ تعزیرات ہند ہوتا ہے۔ لیکن پنچایت کورٹ کی طرف سے نالش حسب معنی دفعہ ۱۹۵ ضابطہ نہیں ہے۔ اور نہ کارروائی تحت دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری کی صورت پر عمل ہوا ہے۔ اس لئے مداخلت غیر ضروری تصور کی گئی۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۱۵۹ سنہ ۱۹۳۶ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۹ صفحہ ۳۵۳۔

(۵) تعریف جھوٹی دستاویز بنانے بدفعہ ۱۹۲ تعزیرات ہند کے لئے اول ضروری ہے کہ کسی دستاویز یا کتاب میں جھوٹا اندراج کیا گیا ہو۔ اور دوئم وہ جھوٹا اندراج کسی کارروائی قانونی عدالت میں استعمال کرنے کی نیت سے کیا گیا ہو۔ اور سوئم وہ اندراج اس معاملہ میں غلط رائے بہم پہنچانے کا باعث ہو۔ اور چہارم اس کارروائی کا نتیجہ شہادت مادی کے متعلق غلط رائے پہونچانے کا موجب ہو۔ چنانچہ اس مقدمہ میں سب انسپکٹر مہتمم سٹیشن پولیس کو دو دفعہ ابتدائی اطلاع رجسٹر روزنامچہ پولیس میں متعلقین مقدمہ نے درج کرائی تھی اور جس مضمون

و نا قابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سشن یا مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح

بدفعہ ہذا دانستہ عدالت میں حلفاً جھوٹی گواہی دینا یا حسب منشی دفعہ ۱۹۲ جھوٹی گواہی بنانا عدالت کی کارروائی کی کسی حالت میں کام میں آئے۔ قابل سزا قرار دیا ہے۔ اس کے دو حصص ہیں۔ چنانچہ حصہ اول سنگین صورت ہائے کے متعلق ہے۔ اور حصہ دوم خفیف صورت ہائے کے متعلق ہے اور جھوٹی گواہی دینے کی تعریف بدفعہ ۱۹۱ تعزیرات ہند و جھوٹی گواہی بنانے کی تعریف بدفعہ ۱۹۲ تعزیرات ہند بالتوضیح درج ہے۔ ہر دو تعریفات کی سزا بدفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند مقرر کی گئی ہے۔ تاکہ کوئی شخص بذریعہ دھوکہ سرکاری ملازم یا عدالت کو غلط راہ نمائی سے کوئی امر خلاف انصاف نہ کرا دے۔

اجزاء ثبوت طلب حسب منشی دفعہ ۱۹۱ جھوٹی گواہی دینے کے

(۱) ملزم کا قانوناً صحیح بیان کرنے کا پابند ہونا (۲) ملزم کا دانستہ جھوٹا بیان کرنا۔ (۳) ملزم کے بیان کو جھوٹا جاننا۔ یا جھوٹا باور کرتا ہو یا اس کو سچا باور نہ کرتا ہو۔ (۴) تحریر کنندہ بیان کا قانوناً مجاز حلف یا اقرار صوالح یا اقرار محض کرانے کا ہو۔

اجزاء ثبوت طلب حسب منشی دفعہ ۱۹۲ جھوٹی گواہی بنانے کے

(۱) ملزم کا کسی کتاب یا دستاویز میں جھوٹا بیان درج کرنا (۲) ملزم کا دانستہ جھوٹا بیان یا اندراج کارروائی عدالت یا سرکاری ملازم یا بکارروائی ثالث بطور شہادت استعمال میں لانے کے لئے ہونا (۳) ملزم کا مقصد سرکاری ملازم کو اس جھوٹی شہادت پر سچی کی حیثیت سے عمل کرنے کی تحریک کرنا (۴) اور اس جھوٹے اندراج یا جھوٹے بیان سے غلط رائے بہم پہونچانا مدنظر ہو۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ مقام فلاں بکارروائی تحقیقات عدالت فلاں مجسٹریٹ (یا جیسا کہ صورت واقعہ ہو درج کیا جاوے) بمقدمہ فلاں دانستہ جھوٹا حلفیہ بیان بطور گواہ کے خود تحریر کرایا ہے۔ جس کو تم سچا نہ جانتے تھے۔ اس لئے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند ہوئے

تحقیقات اور تجویز عدالت کی ایک کارروائی ہے "

تشریح ۲: کسی کورٹ آف جسٹس کے حضور کی کارروائی سے پہلے جس تحقیقات کی نسبت قانون کی رُو سے ہدایت ہو۔ وہ تحقیقات عدالت کی کارروائی کے ایک حالت ہے۔ گو وہ تحقیقات کسی کورٹ آف جسٹس کے حضور میں واقعہ نہ ہو

تمثیل

زید کسی تحقیقات میں جو کسی مجسٹریٹ کے رُو برو اس امر کی تنقیح کرنے کی غرض سے ہو رہی ہو۔ کہ آیا بکر تجویز مقدمہ کے لئے سشن میں سپرد کیا جائے یا نہیں حلف سے کچھ بیان کرے جس کو وہ جھوٹھا جانتا ہو۔ تو چونکہ تحقیقات عدالت کی کارروائی کی حالت ہے۔ اس لئے زید نے جھوٹی گواہی دی۔

تشریح ۳: کوئی تحقیقات جس کے لئے قانون کے مطابق کسی کورٹ آف جسٹس کی جانب سے ہدایت ہو، اور جو کسی کورٹ آف جسٹس کے حکم سے مطابق عمل میں آوے عدالت کی کارروائی کی ایک حالت ہے۔ گو وہ تحقیقات کسی کورٹ آف جسٹس کے حضور میں واقعہ نہ ہو "

تمثیل

زید ایک تحقیقات میں کسی اہلکار کے رُوبرو جو کسی کورٹ آف جسٹس کی طرف سے بر سر زمین کسی اراضی کے حدود کو دریافت کرنے کے لئے متعین ہوا ہو۔ حلف کی رُو سے کچھ بیان کرے جس کو وہ جھوٹا جانتا ہو۔ تو چونکہ تحقیقات عدالت کی کارروائی کی ایک حالت ہے۔ تو زید نے جھوٹھی گواہی دی "

ابتدائی ضابطہ بدفعہ ۱۹۳ کوئی کارروائی سماعت مقدمہ کی جاوے گی۔ تاوقتیکہ زیر دفعہ ۱۹۵ ضابطہ نالش سرکاری ملازم یا عدالت متعلقہ سے نہ کی گئی ہو۔ اور جرم ہذا نا قابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت

۱۸ ضمن ۵ ضابطہ دیوانی عمل نہیں ہوا ہے ۔ اس لئے ... دفعہ ۸۰ قانون شہادت نا قابل
صحیح قیاس کرنے کے سبب ۔ لیکن مدراس ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا ۔ بموجب دفعہ ۹۱ و ۱۰۰
قانون شہادت یہ بیان نا قابل ادخال شہادت نہیں ہے ۔ اپیل ملزم ڈسمس کیا
گیا ۔ کریمنل لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۳۰۴ سنہ ۱۹۱۸ء مدراس ۔ انڈین کیسز جلد ۴۵ صفحہ ۵۰۷
مدراس لا ویکلی صفحہ ۳۵۴ سنہ ۱۹۱۱ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۲۳۵ ۔

(۵) اثبات جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند قابل قیام نہیں ہے جب کہ وہ بیان تحریر کردہ
گواہ کو پڑھکر سنایا گیا ہو اور اس کی صحت کا اُسنے اقرار نہ کیا ہو یہ بے ترتیبی خطرناک
مصلحت عامہ کے خلاف ہے ۔ اور جو بیان گواہ نے قلمبند کرایا ہے وہ قابل ادخال شہادت
ہے ۔ اور صحت دفعہ ۸۰ قانون شہادت کی نسبت قانون نے یہی امر قرار دیا ہے ۔ اس
لئے مجسٹریٹ ... کہ ملزم کو زیر دفعہ ۴۷۶ ضابطہ ... سے
کریمنل لا جرنل جلد ۲۰ صفحہ ۷۳۹ سنہ ۱۹۱۶ء مدراس ۔ انڈین کیسز جلد ۵۴ صفحہ ۹۸ ۔ ۴۲
مدراس صفحہ ۵۶۱ ۔ سنہ ۱۹۱۶ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۸۴۳ ۔

(۶) ایک مقدمہ میں ایک گواہ کے جھوٹی شہادت دینے پر ... دفعہ ۱۹۳
تعزیرات ہند کے لئے گواہ ... نے مجسٹریٹ ... اور مجسٹریٹ ... نے
میں یہ معلوم کرکے کہ گواہ کا بیان عدالت ... میں ... ملزم یا اس کے وکیل کے خلاف
احکام دفعہ ۳۶۰ ضابطہ فوجداری جو آمدہ عدالت میں ایک کلرک نے روبرو پڑھکر سنایا
گیا تھا جس کی صحت کو گواہ نے تسلیم کیا تھا ۔ اور مجسٹریٹ نے بحوالہ ... کریمنل لا جرنل
جلد ۱۳ صفحہ ۶۹ ... ملزم کو رہا کر دیا تھا کہ ایسا بیان نا قابل ادخال شہادت ہے ۔ اور
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بہ نظر ثانی تحریر کیا کہ اس ... رولنگ کی پابندی مجسٹریٹ پر ... نہیں
ہے ۔ اور جلد ۷ ۔ انڈین کیسز صفحہ ۴۴ کا حوالہ دیکر حکم رہائی منسوخ کر کے بمنشائے دفعہ
۴۳۷ ضابطہ فوجداری تحقیقات کا حکم دیا جس حکم کی نگرانی ملزم کی جانب سے ...
چیف کورٹ میں پیش کی گئی چنانچہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا ۔ کہ تحقیق ... کہ گواہ کا
بیان ملزم یا اس کے وکیل کے روبرو پڑھکر نہیں سنایا گیا ہے ... کو بھی ... چاہئے جبکہ
گواہ بیان کو سنکر اُسکی صحت کو تسلیم کر چکا ہے ۔ اُس کی شہادت کو مجسٹریٹ یا جج کی شہادت
سے ثابت کیا جا سکتا ہے ۔ اور بحوالہ ... کریمنل لا جرنل جلد ۱۱ صفحہ ۴۴۶ ... ۱۵ کریمنل لا جرنل

ہو۔ جو مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز جرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

کسی شخص کا دستاویز میں جھوٹا اندراج کرنا۔ کہ جو کسی سرکاری ملازم کے روبرو بطور شہادت پیش ہوسکے۔ یا کسی جج یا مجسٹریٹ کو غلط راہنمائی کرکے جھوٹی گواہی بنانا ہے۔ لیکن جب وہ اندراج قانوناً داخل شہادت نہ ہوسکے۔ تو اس کی مجرمیت پر کوئی اثر پیدا نہیں ہوگا۔ اور کسی رجسٹر ہسپتال میں جھوٹا اندراج رجسٹر میں بیماری کا کرانا۔ اس لئے کہ اس سے مندرجہ شخص کا بیمار رہنا خانہ تاریخ پر ثابت کیا جاوے جرم ۱۹۳ ہوگا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۱۴۱ سنہ ۱۹۱۸ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۴۳ صفحہ ۲۹۴ ۲۹ پنجاب لا رپورٹ سنہ ۱۹۱۸ء ۳۱ پنجاب ویکلی رپورٹ فوجداری سنہ ۱۹۱۸ء

(۲) جب بدوران تحریر بیان گھبراہٹ سے اختلاف بیانی بغیر ارادہ جھوٹ کہنے سے وقوع میں آوے۔ تو زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند مواخذہ کرنا نہیں چاہئیے۔ جیسا کہ اس مقدمہ میں ایک ڈاکٹر کی شہادت پر باختلاف بیانی عدالت مجسٹریٹ و سشن کورٹ میں گھبراہٹ غیر ممکن التطبیق۔ وقوع میں آئی خیال کی جاکر ہائیکورٹ کلکتہ سے منظوری جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند منسوخ کی گئی ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۲۳۰ سنہ ۱۹۱۸ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۴۳ صفحہ ۹۲۲۔

(۳) ایک مقدمہ دیوانی میں بموجب آرڈر ۱۸ ضمن ۵ ضابطہ دیوانی گواہ کو بیان اس کو پڑھ کر سنایا نہیں گیا تھا۔ لیکن حسب دفعہ ۸۰ قانون شہادت تحت بیان جج یہ نوٹ درج تحریر ہوا کہ پڑھکر سنایا گیا۔ قیاس قانونی یہ ہے۔ کہ وہ بیان ضابطہ کو ملحوظ رکھکر کیا گیا ہے۔ اور اس کا صحیح تسلیم کرنا لازم ہے۔ چنانچہ ملزم کی براءت منسوخ کی جاکر مجسٹریٹ کو حکم دیا گیا۔ کہ جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند بر خلاف ملزم کارروائی ضابطہ عمل میں لاوے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۹۷۳ سنہ ۱۹۱۸ء لاہور انڈین کیسز جلد ۴۷ صفحہ ۸۷۳۔ ۹ پنجاب ویکلی رپورٹ سنہ ۱۹۱۸ء۔ ۶ پنجاب لا رپورٹ سنہ ۱۹۱۹ء

(۴) ایک مقدمہ میں گواہ کا بیان منصف کی عدالت میں لکھا گیا تھا۔ اور گواہ نشست عدالت سے ۳۰ فٹ پر کلرک نے پڑھ کر سنایا تھا جس پر بحث یہ کی گئی تھی۔ کہ بموجب آرڈر

(۹) جب کسی مقدمہ میں کسی شخص نے جھوٹی شہادت ادا کی ہو۔ تو کسی شخص واحد کی درخواست پر اجازت استغاثہ جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند بموجب قاعدہ نہیں دینی چاہیئے۔ بلکہ عدالت اگر مناسب سمجھے تو بدفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری عمل کرنا چاہیئے۔ اور ایسی صورت میں جب کہ ایک نوجوان شخص نے بجذبات تسہانی زیر اثر عدالت جھوٹی شہادت ادا کی ہو۔ اور بغرض واقعہ مُبیّنہ کی اصلیت کی تحقیق کے اثبات کے کہ جو کچھ اُس نے تحریر کرایا ہے سچ ہے۔ قیام سزا جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند درست نہیں۔ بلکہ یہ امر ثابت کرنا چاہیئے کہ اُس نے جو کچھ تحریر کر دیا ہے۔ دانستہ جس کو وہ سچا نہ جانتا تھا۔ جھوٹ تحریر کرایا ہے۔ جس کو ثابت نہیں کیا گیا ہے جس کے متعلق بار بار رولنگز کا اجرائے ہو چکا ہے۔ اس لئے درخواست ملزم منظور اور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۳۹۳ سنہ ۱۹۲۱ء الہ آباد ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۶۱ صفحہ ۱۲۵۔ لارپورٹ ۲ الہ آباد فوجداری صفحہ ۹۴۔

(۱۰) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۷۹ و ۴۷ تعزیرات ہند کی تحقیقات میں گواہ سے سوال پوچھا گیا تھا۔ کہ اسکے باپ کی ضمانت زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری ہوئی تھی۔ اور اس کے جھوٹا جواب دینے پر اس کو بجرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند سزا دینا درست نہیں ہے۔ اور کسی سوال غیر متعلق کے جواب پر جھوٹے جواب دینے پر جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کے قابل نہیں ہے۔ اسلئے مجسٹریٹ کا زیر دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری کارروائی جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کا حکم دینا درست نہیں ہے۔ منسوخ کیا گیا۔ اور بحوالہ رولنگز ایک ضابطہ مقرر کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۵۶۸ سنہ ۱۹۲۱ء پٹنہ ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۶۲ صفحہ ۵۸۴۔ آل سنہ ۱۹۲۱ء آل انڈیا رپورٹر پٹنہ صفحہ ۱۳۹۔

(۱۱) دو اشخاص کے خلاف کارروائی دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کرنے کے لئے سشن کورٹ سے حسب درخواست استغاثہ منظوری دی گئی تھی۔ اور منظوری میں اصل بیانات جن میں جھوٹی شہادت بغیر اطمینان عدالت دی گئی تھی۔ اظہار نہیں کیا گیا تھا۔ جس کی نگرانی بمبئی ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ منظوری کارروائی جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند اُس وقت تک نہیں دینے چاہیئے۔ تا وقتیکہ عدالت مطمئن نہ ہو جاوے۔ کہ منظوری دی جانے سے اثبات جرم ہوگا۔ اور منظوری میں اُن بیانات کا اظہار کیا جاوے جس میں گواہ نے جھوٹ تحریر کر دیا ہے۔ نگرانی منظور کی گئی۔ اور حکم منظوری منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۳

صفحہ ۹۱ و ۹۴ مدراس و کلکتہ نگرانی ملزم ڈسمس کی گئی۔ کرمینل لا جرنل جلد ۲۰ صفحہ ۵۰۶ سنہ ۱۹۱۹ء لوئر برما چیف کورٹ ۔ انڈین کیسز ۔ جلد ۵۱ صفحہ ۶۶۶ ۔ جلد ۱۰ لا برما رپورٹ صفحہ ۱۶۱ ۔

(۷) بمقدمہ مہاراجہ سر پرتاپ سنگھ صاحب اجودھیا کی وصیت ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۱۸ء میں محمد اسمٰعیل اخلال گواہ کو زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند دو سال قید سخت کی سزا سٹی مجسٹریٹ لکھنؤ سے ہوئی تھی اور حکم سزا سیشن کورٹ سے بحال رہنے پر اودھ جوڈیشل کمشنر کورٹ میں ملزم کا اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ ملزم کی شہادت ناقابل اعتبار پر حکم سزا جرم ۱۹۳ تعزیرات ہند کافی ہے اور یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ اُس کا واقعہ کا ناممکن ہونا ثابت کیا جاوے۔ اور سزا ئے جرم مذکور کے قیام کے لئے حالات و واقعات مقدمہ کی شہادت سے یہ امر ثابت ہونا چاہئے کہ شہادت کسی معقول وجہ پر مبنی نہیں ہے۔ اور ملزم مدعیا کا چیف ایجنٹ تھا۔ اور بلحاظ عمر ساٹھ ستر سال کے سزا کم نہیں کی جا سکتی ہے۔ کہ اس میں غیر ضروری اخراجات کے علاوہ بے بنیاد وجہ بردقت واقعہ ہوئی ہے۔ درخواست ملزم ڈسمس کی گئی۔ کرمینل لا جرنل جلد ۲۱ صفحہ ۱۲ سنہ ۱۹۲۰ء اودھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ ۔ انڈین کیسز جلد ۵۴ صفحہ ۶۰ ۔ ۲۲ ۔ اودھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ صفحہ ۲۳۶ ۔

(۸) ایک مقدمہ دیوانی میں گواہ نے بعدالت منصف جھوٹی شہادت ادا کی تھی لیکن موجب آرڈر ۱۸ ضمن ۵ ضابطہ دیوانی شہادت اُس کو پڑھ کر نہیں سنائی گئی تھی۔ اور مجسٹریٹ مجوز نے بحوالہ رولنگ کرمینل لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۶۰۷ و ۵ پنجاب ویکلی رپورٹ سنہ ۱۹۱۷ء و ۳۱۔ انڈین کیسز صفحہ ۷۴۸ ملزم کو رہا کر دیا تھا۔ اور عدالت سیشن نے بحوالہ رپیٹ رولنگ پنجاب مسمی جگت رام بنام سرکار کرمینل لا جرنل جلد ۱۹۔ صفحہ ۹۷۲ و ۱۶ پنجاب لا رپورٹ سنہ ۱۹۱۹ء و ۲۷۔ انڈین کیسز صفحہ ۸۷۲ حکم رہائی منسوخ کر کے ہائیکورٹ لاہور میں بغرض تسلیم شہادت منقولی رپورٹ کی گئی۔ جس پر قرار دیا گیا۔ کہ کسی بیان گواہ کو ثابت کرنے کے لئے جب کہ بموجب آرڈر ۱۸ ضمن ۵ ضابطہ دیوانی اُس کو پڑھ کر نہ سنایا گیا ہو شہادت منقولی سے ثابت کرنے کے لئے دفعہ ۹۱ قانون شہادت مانع ہے۔ اس لئے شہادت منقولی بحالات صدر قابل ادخال نہیں ہے اس لئے حکم عدالت سیشن جج منسوخ کیا جا کر حکم رہائی مجسٹریٹ بحال رکھا گیا۔ کرمینل لا جرنل جلد ۲۱ صفحہ ۸۳۰ سنہ ۱۹۲۰ء لاہور ۔ انڈین کیسز جلد ۵۸ صفحہ ۸۳۰ ۔ جلد ۱ لاہور صفحہ ۱۳۴ و جلد ۱۰ پنجاب ویکلی رپورٹ سنہ ۱۹۲۰ء فوجداری ۔"

نگرانی ملزم منظور کی جاکر فیصلہ عدالت ماتحت حکم سزا جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۰۴۰ سنہ ۱۹۲۵ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸۹ صفحہ ۱۰۲۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۶۴۶۔

(۱۵) جب گواہ کے دو بیانات متضاد ہوں۔ اور غلطی یا سہو یا بھول سے پہلا بیان تحریر کرایا گیا ہو۔ تو ایسے بیان کو اراداتاً کیا ہوا تصور نہ کیا جاوے گا۔ اور محض اس متضاد بیان پر جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند میں مستوجب سزا نہ قرار دیا جاوے۔ اور جب تک معقول انلیبت مجرمیت ملزم ثابت نہ ہوتی ہو۔ منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری کا عمل نہیں کرنا چاہیئے۔ چنانچہ ناگپور جوڈیشل کمشنرز کورٹ سے منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری منسوخ کی گئی۔ اور درخواست ملزم منظور کی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۰۴ سنہ ۱۹۲۵ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۸۹ صفحہ ۳۱۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء ناگپور صفحہ ۱۴۱۔

(۱۶) جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کی نالش میں جھوٹے بیان کی توضیح مفصل ہونی چاہیئے۔ اور واقعات جرم بخصوصیت درج ہونے چاہییں۔ اور مجسٹریٹ کو چاہیئے۔ کہ اس حصہ جھوٹے اور سچے بیان میں فرق دکھلایا جائے۔ کہ کون بیان جھوٹا ہے۔ اور کون بیان جھوٹا نہیں ہے اور قبل از نوٹس دینے جھوٹے بیان کے ضروری ہے۔ کہ ملزم کو اپنے جھوٹے بیان کی اصلیت بیان کرنے کا موقعہ دینا چاہیئے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۹۳ سنہ ۱۹۲۵ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۸۹ صفحہ ۶۶۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء مدراس صفحہ ۷۰۵ سنہ ۱۹۲۵ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۴۷۰۔

(۱۷) اور جب گواہ ادائے شہادت کے وقت اپنے جھوٹے بیان کی اصلاح کر دے۔ یا سوالات فریق اول کے بعد فریق ثانی کے سوال جرح میں اس سے جھوٹ کہا گیا ہو۔ تو جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند عاید نہ ہوگا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۳۰۵ سنہ ۱۹۲۶ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۹۶ صفحہ ۵۰۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء پٹنہ صفحہ ۲۱۵ و نیز آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۲ء اودھ صفحہ ۳۷۳۔ ۲۶۔ کریمنل لاجرنل صفحہ ۱۰۔ اودھ لاجرنل صفحہ ۳۰۹۔ ۸۳۔ انڈین کیسز صفحہ ۹۴ ۴۷۔ انڈین کیسز صفحہ ۳۳۴۔ ۹۹۔ انڈین کیسز صفحہ ۹۲۔

(۱۸) ایک مقدمہ استغاثہ کی طرف سے مسمی گلاب سنگھ کا دلاند ناتھا سنگھ بطور گواہ عدالت میں ادائے شہادت کر رہا تھا۔ اس سے سوال پوچھا گیا تھا۔ کہ تمہارا پسر گلاب سنگھ اکالی تحریک میں

صفحہ ۶۷ سنہ ۱۹۲۲ء بمبئی - انڈین کیسز جلد ۶۵ صفحہ ۷۶۴ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۲ء بمبئی صفحہ ۳۸ - ۲۴ بمبئی لاء رپورٹ صفحہ ۵۴ -

(۱۲) ایک شخص نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے درخواست کی کہ اس کا پسر میاں عالم خاں و دیگر شرکائے نے قتل کیا ہے۔ اور اُس کے مقدمہ کی تحقیقات زیر دفعہ ۱۱ ایکٹ فرنٹیر کرائم ریگولیشن سنہ ۱۹۰۱ء کی جاوے جس درخواست کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مجسٹریٹ علاقہ کے پاس حسب درخواست سائل بھیج دیا تھا۔ اور سائل و چار گواہان جو بتائید درخواست مستغیث نے پیش کئے تھے۔ جھوٹھے ثابت ہوئے تھے۔ جن کے خلاف بجرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند باضابطہ تحقیقات کے بعد حکم سزا دیا گیا تھا۔ ملزمان کے اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جو بیانات ملزمان قلمبند کئے گئے ہیں۔ وہ کارروائی جوڈیشل میں تحریر نہیں کئے گئے ہیں اور نہ زیر ایکٹ فرنٹیر مذکور مجسٹریٹ کو حلف دینے کا اختیار تھا۔ اس لئے جھوٹھی شہادت دینے کا جرم ان پر قائم نہیں رہ سکتا ہے۔ اس لئے بمنظوری اپیل ملزمان حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۱۲۰۵ سنہ ۱۹۲۴ء لاہور - انڈین کیسز جلد ۸۲ صفحہ ۷۱۰ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء لاہور صفحہ ۷۴۹ - جلد ۶ لاہور لاء جرنل صفحہ ۳۷۵ -

(۱۳) ایک دستاویز رجسٹری میں تحریف کی گئی تھی جس پر مستغیث نے برخلاف رجسٹرار و متعلقین جن میں سے بعض رشتہ دار منسٹری تھے۔ بجرائم دفعات ۱۹۳ و ۲۰۱ ب و ۴۶۷ و ۴۷۷ تعزیرات ہند کا استغاثہ بعدالت مجسٹریٹ درجہ اول کیا تھا جس کے دوران میں مجسٹریٹ نے یہ امر ثابت کیا کہ ملزمان مرتکب جرم ہوئے ہیں۔ لیکن گورنمنٹ پلیڈر کی درخواست دستبرداری بمنشائے دفعہ ۴۹۴ ضابطہ فوجداری پیش ہونے پر مجسٹریٹ نے بمنظوری ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ملزمان کو رہا کر دیا تھا۔ جس کی نگرانی کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ہائیکورٹ بمنشائے دفعہ ۴۳۶ و ۴۳۷ ضابطہ فوجداری مجاز ہے۔ کہ بوجہ نقص دست برداری ۴۹۴ ضابطہ فوجداری میں مکرر تحقیقات کا حکم دیوے۔ مقدمہ کے حالات و تکمیل سے الزام مجرمیت ظاہر ہوتی ہے۔ اس کر تحقیقات کے بعد منصفانہ فیصلہ کیا جاوے۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۹۴۳ کلکتہ سنہ ۱۹۲۹ء - انڈین کیسز جلد ۱۰۸ صفحہ ۴۳۸ سنہ ۱۹۲۹ء

(۱۴) جب گواہ بدوران ادائے شہادت غلطی سے جھوٹھ تحریر کرا کر اُسی وقت اس کو تسلیم کر کے صحت کر دے۔ تو اس پر ذمہ داری جرم دفعہ ۱۹۳ عائد نہ ہوگی۔ چنانچہ ہائیکورٹ لاہور سے

بدوران تحریر بیان جھوٹا بیان تحریر کرایا ہو۔ جو سابقہ بیان کے مغائر ہو۔ تو مجسٹریٹ چونکہ
بمنشائے دفعہ ۱۹۵ ضابطہ عدالت ہے۔ اس لئے اس کو باقاعدہ گواہ کی تجویز بدفعہ
۱۹۳ تعزیرات ہند کیلئے نالش ضابطہ بھیجنی چاہیئے۔ جو دیگر مجسٹریٹ یا افسر اعلیٰ کے پاس
بھیجے گا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۵۰۵ سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۸ صفحہ ۱۱۲۹
(۲۳) بمقدمہ کرون سپائیریسی (سازش) لاہور۔ ایک شخص کو وعدہ معافی دیا گیا تھا۔ اور
زیر دفعہ ۱۶۴ ضابطہ فوجداری اس کا بیان قلمبند شدہ سے بعدالت سیشن اس کا جھوٹھ تحریر
کرانا ثابت ہوا تھا۔ عدالت سیشن سے اس سلطانی گواہ کے متعلق حسب دفعہ ۴۷۶ ضابطہ
فوجداری عمل کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو تحریر کیا گیا کہ معقول ضمانت اگر ملزم داخل
کرے۔ پر ضمانت کیا جا سکتا ہے۔ اور حسب منشائے دفعہ ۳۳۹ ضمن ۳ ضابطہ فوجداری
ہائیکورٹ لاہور میں منظوری کے لئے تحریر کیا جاوے۔ اور بعد اس کارروائی قاعدہ کے مسمے
برہمن ذات گواہ سلطانی کو عدالت سیشن سے اٹھارہ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی تھی۔ جسکی
نگرانی منجانب ملزم ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر بحث کی گئی۔ کہ عدالت ماتحت کا اختیار کردہ
طریق عمل حسب دفعہ ۴۷۶ ضمن درج، لفظ نالش میں داخل نہیں ہے۔ کیونکہ ملزم نے بدفعہ ۱۶۴
ضابطہ خاص مجسٹریٹ و دوسرا بیان بہ حیثیت گواہ استغاثہ مجوز مجسٹریٹ کے روبرو کیا ہے
اور بیان ۱۶۴ ضابطہ کا جھوٹھ قرار کر تا یا مجسٹریٹ کے روبرو اس کے خلاف لکھانا خود
مجسٹریٹ کی جانب سے حسب منشاء دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری کارروائی مطلوب تھی۔ نہ کہ
بعنوان تحریر موسومہ ہائیکورٹ نالش کہا جا سکتا ہے۔ اور اس بے قاعدگی کی اصلاح حسب
دفعہ ۵۳۷ ضابطہ فوجداری نہیں ہو سکتی ہے۔ اور بحیثیت ایک تائب مسلم ہونے کے ۱۸ سال
قید سخت سنگین ترین ہے۔ چنانچہ ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ بے ضابطگی بدفعہ ۵۳۷ ضابطہ
سے وہ بے ضابطگی مراد ہے۔ جو اس کارروائی کا نتیجہ ہو۔ جو بدفعہ مسطور اختیار کی گئی ہے۔ اس
لئے بمنشائے دفعہ ۵۳۷ ضابطہ بعنوان تحریر موسومہ ہائیکورٹ لاہور قابل اصلاح ہے
اور حکم سزا واقعی سخت ہے۔ اس لئے حکم سزا عدالت منسوخ کیا جاتا ہے۔ اور چھ ماہ قید
سخت قائم کی جاتی ہے۔ حکم سزا کم کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۲۰۴ سنہ ۱۹۳۵ء لاہور
انڈین کیسز جلد ۱۵۳ صفحہ ۱۷۱۔
(۲۴) ایک مقدمہ میں بوقت شام گاڑی کے ڈاکخانہ کی طرف سے شور ہوا۔ اور ملزم گاڑی سے اترا

کب گرفتار ہوا تھا۔ اُس نے جواب دیا تھا۔ کہ گرفتاری کا اُسکو کچھ علم نہیں ہے۔ اس پر تارا سنگھ کو زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند حسب قاعدہ مجسٹریٹ مجاز سے سزا ہوئی تھی۔ جس کے اپیل پر عدالت سشن سے حکم سزا مجسٹریٹ قائم رہا تھا۔ چنانچہ ملزم کا اپیل ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ یہ ملزم کا ذاتی علم گرفتاری پر اشہ ثابت نہیں کیا گیا ہے۔ اس لئے ملزم جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کی سزا کے لائق نہیں ہے۔ بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۱۰۱۰ سنہ ۱۹۲۷ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۶ صفحہ ۸۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۴۸۷۔ ۹ لاہور لا جرنل صفحہ ۴۱۴ ؎

(۱۹) کسی ایسے شخص کے بیان پر جس نے بدوران تحقیقات اپنے بیان کے خلاف سچائی کی طرف بیان کا سلسلہ تبدیل کیا ہو۔ خصوصاً اُس وقت جب کہ اُس نے دانستہ جھوٹھ بیان نہ کیا ہو۔ دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند عائد نہ ہوگی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۹ صفحہ ۱۰۴۴ سنہ ۱۹۲۸ء لاہور انڈین کیسز جلد ۱۱۰ صفحہ ۸۶۴ لاہور۔

(۲۰) یہ امر معقول اور پسندیدہ نہیں ہے۔ کہ جب گواہ اپنے بیان اول سوالات کو جرح میں صحیح کرے۔ اُس پر جرم حلف دروغی یا اُس کے اقدام کا لگایا جاوے۔ اور اصلیت جرم حلف دروغی یہ ہے۔ کہ عدالت کو دھوکا دے کر غلط راہ نمائی کی جاتی ہے۔ اور یہ دھوکا اور غلط راہ نمائی اقدام جرم حلف دروغی نہیں۔ اور جرم اُس وقت مکمل نہیں ہوتا ہے جبکہ وہ قبل از عدالت سے چلے جانے کے خود اُس بیان کی صحت کرتا ہے۔ اور استغاثہ جرم حلف دروغی کے لئے یہ حکم دینا مناسب نہیں ہے۔ کہ یہ بڑی نوعیت کا ہے۔ اور کسی بڑے درجے کی ملزمیت اُس پر عائد ہوتی ہے۔ کلکتہ جلد ۱۰۲ صفحہ ۲۶۷۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۴۲۷ سنہ ۱۹۲۹ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۷ صفحہ ۲۱۰۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۱ صفحہ ۱۳۵ سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۵۰۷۔

(۲۱) جو شخص ایک بیگناہ شخص کی ملزمیت قائم کرنے کے لئے جھوٹھی شہادت دیتا ہے۔ اُس کی تجویز جرم کرتے وقت اس گواہ کی رشتہ داری اور عمر و حالات مقدمہ پر جس میں اُس نے جھوٹھی گواہی دی ہے۔ بادی النظر میں مجسٹریٹ کو اس میں بعد غور حکم دینا چاہیئے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۹۲ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس (۴)

(۲۲) جب کسی مجسٹریٹ کے روبرو بدفعہ ۱۶۴ ضابطہ کسی گواہ کا بیان قلمبند ہوا ہو۔ اور اُس نے

فوجداری مجسٹریٹ درجہ اول کے رجوع کی گئی تھی۔ ملزم کی نگرانی پر لاہور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ جب بدوران کارروائی عدالت کو جرم دفعہ ۱۹۵ یا ۲۱۱ تعزیرات ہند کا وقوع میں آنا معلوم ہووے۔ تو حسب دفعہ ۱۹۰ ضابطہ فوجداری اس کو تحریری نالش کے ذریعہ عمل کرنا چاہیئے۔ جب کہ بغیر منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری عدالت کو مقدمہ کے سماعت کا اختیار نہیں ہے۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۱۲۲ سنہ ۱۹۳۸ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۴ صفحہ ۳۷۳۔

(۲۶) ایک مقدمہ میں مدعی نے بربنائے نوشت پرونوٹ مبلغ دو صد روپیہ کا دعویٰ مدعا علیہ پر دائر عدالت کر کے قبل از فیصلہ آخر درخواست قرقی مال منقولہ پیش کی تھی۔ جس پر حکم قرقی مال منقولہ کا اجرائے ہوا تھا اور اس حکمنامہ کی پشت پر مدعا علیہ کی طرف سے منشی وکیل مدعی کی جانب سے جھوٹی رپورٹ کی جانے پر اس کے خلاف مدعا علیہ نے درخواست کارروائی جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند و دفعہ ۹۵ ضابطہ دیوانی معاوضہ دلائے جانے کی بابت کی تھی۔ اور اس درخواست کے ایک ماہ بعد مدعا علیہ نے مکرر درخواست فورتھ پریزیڈنسی مجسٹریٹ کے پیش کی۔ جس پر کارروائی جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند شروع کی گئی تھی۔ جس کے درخواست خلاف حکم مدراس ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جو اصول بدفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق عمل نہیں کیا گیا ہے۔ اور بلحاظ واقعات یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ملزم جرم دفعہ ۱۹۳ اور بصورت امکان جرم دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند کا بھی مرتکب ہووے اور کسی رنجیدہ فریق مقدمہ کو یہ اجازت نہیں دی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی رنجیدگی کی نالش کے لئے خلاف منشائے دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری باختیار خود عمل کرے۔ چنانچہ کارروائی مجسٹریٹ منسوخ کی گئی۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۸ سنہ ۱۹۳۸ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۱ صفحہ ۹۲۳۔

(۲۷) ہر ایک مقدمہ میں یہ امر ضروری نہیں ہے۔ کہ جھوٹی گواہی کا مقدمہ اس شخص پر قائم کئے جانے کے لئے عمل ضابطہ اختیار کیا جاوے اور بدایت اجرائے جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند سے پیشتر عدالت کو انصاف مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ آیا استغاثہ مخالفت کی وجہ سے تحریک کر رہا ہے۔ یا بنظر انصاف پسندی عمل کرتا ہے۔ اور معمولاً ہائیکورٹ مجاز ہے کہ

ڈاکخانہ میں گئے۔ وہاں جاکر دیکھا۔ کہ پوسٹ ماسٹر باندھا ہوا پڑا ہے۔ اور دریافت پر اُس نے کہا۔ کہ سات ڈاکو ان بالجبر نے اس کو باندھکر مبلغ ایک ہزار ایک سو ساٹھ روپیہ لے گئے ہیں جس کی اطلاع پر پولیس مقامی کی تفتیش سے مقدمہ جھوٹا ثابت ہوا۔ اور حسب ضابطہ ملزم کو زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ درجہ اوّل سے سزا دی گئی۔ جو سشن کورٹ سے اپیل نامنظور ہو کر اپیل منجانب ملزم ہائیکورٹ کلکتہ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ یہ سزا نادرست ہے۔ کہ جب مجرم سزا سے بچنے کے لئے ارادتاً ایک فعل کرے۔ اور بجائے جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کے اس کے یہ معنے کئے جاویں۔ کہ اس نے کسی دوسرے شخص کو نقصان پہنچانے کے لئے وہ فعل کیا تھا۔ اور جب ملزم بالارادہ جھوٹی شہادت اس لئے بنائے کہ وہ کسی کارروائی قانونی عدالت یا سرکاری ملازم کے روبرو یا روبرو ثالث استعمال میں آئے۔ جیسا کہ اس کی تعریف بدفعہ ۱۹۲ تعزیرات ہند کی گئی ہے۔ تو وہ ملزم زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوگا۔ اور استغاثہ کا فرض ہے۔ کہ وہ حسب خواہش خود یہ امر ثابت کرے۔ کہ ملزم نے بصراحت صدر عمل نہیں کیا ہے۔ اور اگر واقعات مقدمہ سے ملزمیت مشتبہ معلوم ہو۔ تو ملزم مستوجب سزا نہ ہوگا۔ اور ملزم نے بمجوّزہ تقسیم ارتکاب جرم پہلے بھی کیا تھا۔ اور اپیل ملزم نامنظور کیا گیا۔ اور حکم سزا قائم رہا۔ کریمینل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۶۹۸ سنہ ۱۹۲۶ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۶۲ صفحہ ۹۱۰۔

(۳۴) جب کسی کارروائی عدالت میں کسی شخص سے جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند وقوع میں آوے۔ تو حسب دفعہ ۱۹۵ ضمن ب ضابطہ فوجداری تحریری نالش اس عدالت کی یا اس کی اجازت سے جس کے وہی عدالت ماتحت ہو۔ عمل میں آنی چاہیے۔ اور اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند نالش نہیں کرسکتا ہے۔ جو جرم تحصیلدار مجسٹریٹ درجہ دوئم کی عدالت میں وقوع میں آوے۔ کیونکہ حسب معنی دفعہ ۱۹۵ ضابطہ تحصیلدار مذکور بماتحت اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نہیں ہے۔ اس مقدمہ میں جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند روبرو مجسٹریٹ درجہ دوم ہوا تھا۔ اور کارروائی جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کا حکم اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دیا تھا۔ اور ملزم عدالت مجسٹریٹ سے سزایاب ہوا تھا۔ جس کا اپیل پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر منظور کیا جا کر حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمینل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۹۷ سنہ ۱۹۳۴ء پٹنہ

(۳۵) ایک مقدمہ میں بجرم دفعہ ۱۹۳ و ۲۱۱ تعزیرات ہند بغیر منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ

شرح

دفعہ ہذا میں الفاظ "قانون برٹش انڈیا یا انگلستان کی رو سے" حسب دفعہ ۱۳۹ قانون ریلوے ایکٹ سنہ ۱۸۹۰ء ایزاد ہوئے ہیں۔ اور بدفعہ ہذا کسی شخص کا جھوٹی گواہی ایسے جرم میں جس کی پاداش میں سزائے موت مقرر ہو دینا یا بنانا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور اگر جھوٹی گواہی کے باعث بیگناہ شخص سزائے موت پا جاوے۔ تو یہ شخص بھی سزائے موت کا مستوجب ہوگا۔ و سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید سخت میعاد دس سال تک اس وقت ہوگی۔ جب کہ واقعات و حالات مقدمہ سے ملزم جرم سنگین ۳۰۴ الف سے ۳۰۳ یا ۳۰۲ تعزیرات ہند کا ہو۔ اور تحت دفعہ ہذا بحوالہ ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۶۴ء قانون تازیانہ بحث تعزیرات ہند انگریزی مؤلفہ مسٹر گور صاحب میں دفعہ ۱۹۳ و دفعہ ہذا کے مکرر ارتکاب جرم پر علاوہ سزا اصل جرم کے سزا تازیانہ بھی دی جائے گی۔ درج کیا گیا ہے۔ اور فقرہ ہذا میں دفعہ ۳ قانون تازیانہ کا حوالہ کیا گیا ہے حالانکہ یہ خود ایکٹ اور دفعہ ۳ و ۴ الف بموجب ایکٹ ہائے نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۴ء و ۱۳ سنہ ۱۸۹۰ء و ۱۰ سنہ ۱۸۹۳ء و ۳ سنہ ۱۸۹۵ء نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۰ء وقتاً فوقتاً ترمیم ہوتے ہوتے ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۰۹ء میں منسوخ ہو چکا ہے۔ اور بجائے دفعہ ۳ و ۴ الف کے جدید دفعہ ۳ وضع کی گئی ہے جس میں بدفعہ ہذا یا دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کے جرم میں یا مکرر ارتکاب کی صورت میں سزا تازیانہ دیئے جانے درج نہیں کی گئی ہے۔ اس لئے جو سزا دفعہ ۱۹۳ یا ۱۹۴ میں درج ہے مرتکب جرم کو دی جائے گی سزا تازیانہ مستزاد نہ ہوگی۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) اول دفعہ ہذا ملزم کا دانستہ یا باحتمال علم یہی جرم میں جھوٹی شہادت دینا یا بنانا جس جرم کی سزا موت تعزیرات ہند یا قانون انگلستان میں مقرر کی گئی ہے۔

(۲) ملزم کا جھوٹی شہادت سے اس شخص ملزم کو مجرم ثابت کرانا۔

حصہ دویم دفعہ ہذا اجزاء ثبوت طلب

(۱) ملزم کی بالارادہ جھوٹی شہادت سے سزایاب شخص کا سزائے موت پا جانا (۲) سزایاب شخص کا بیگناہ ہونا۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

وہ ایسے مقدمہ میں مداخلت کرے۔ کہ آیا عدالت ماتحت نے انصاف کو ملحوظ رکھکر اجرائے کارروائی جرم دفعہ ۱۹۴ تعزیرات ہند کے لئے مجسٹریٹ با تعلق کو حسب قاعدہ تحریر کیا ہے۔ اور ہمیشہ عدالت کا فرض ہے۔ کہ بلحاظ واقعات و حالات مقدمہ ملزم قبل از ہدایت کرنے کے یقیناً جھوٹی شہادت دینے یا بنانے کا مجرم ہوگا۔ جو بلحاظ انصاف رسانی نہایت پسندیدہ ہے۔ حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ اور درخواست ملزم منظور کی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۲۷ سنہ ۱۹۳۸ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۲ صفحہ ۹۶۲۔

جرم قابل سزا موت کے ثابت کرنیکی نیت سے جھوٹی گواہی دینا یا بنانا

دفعہ ۱۹۴:- جو کوئی شخص جھوٹی گواہی دے یا بنائے۔ اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ اس جھوٹی گواہی کے باعث کسی شخص کو ایسے جرم کا مجرم ثابت کرائے جسکی پاداش میں قانون برٹش انڈیا یا انگلستان کی رو سے سزائے موت مقرر ہے۔ تو شخص مذکور کو حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید سخت کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

اگر بیگناہ شخص اس کے سبب مجرم ثابت ہوجائے اور سزائے موت پا جائے"

اور اگر کوئی بیگناہ شخص اس جھوٹی گواہی کے سبب سے مجرم ثابت ہو جائے۔ اور سزائے موت پا جائے۔ تو اس شخص کو جس نے ایسی جھوٹی گواہی دی ہو۔ یا تو سزائے موت دی جائے گی۔ یا وہ سزا جو اس دفعہ میں پہلے مذکور ہوئی ہے۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتدا وارنٹ جاری ہوگا۔ اور یہ ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے اور محض قابل تجویز عدالت سشن ہے۔ اور کوئی کارروائی جرم دفعہ ہذا اختیار نہ کی جائیگی۔ تاوقتیکہ بمنشائے دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری متعلقہ عدالت کی جانب سے نالش نہ کی جاوے۔

جو اُس جُرم کا مجرم ثابت ہو جائے۔

تمثیل

زید کسی کورٹ آف جسٹس کے حضور میں اس نیت سے جھوٹی گواہی دے۔ کہ اُس کے ذریعہ سے بکر کو ڈکیتی کا مجرم ثابت کرائے۔ تو چونکہ ڈکیتی کے لئے حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید سخت کی سزا مقرر ہے جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے۔ مع جرمانہ یا بلا جرمانہ اس لئے زید اُس حبس دوام بعبور دریائے شور یا اُس قید سخت کا مع جرمانہ یا بلا جرمانہ مستوجب ہوگا

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ ابتداً دارنٹ جاری ہوگا۔ اور محض قابل تجویز عدالت سشن ہے۔ اور کوئی کارروائی بجرم حرفہ ہذا بمنشائے دفعہ ۱۹۵ ضمن ۲ ضابطہ بغیر نالش عدالت متعلقہ کے عمل میں نہیں لائی جاوے گی۔"

شرح دفعہ ہذا دفعہ ماسبق سے درمیانہ درجہ کی ہے۔ دفعہ ہذا میں کسی شخص کا دانستہ یا باحتمال علم کسی شخص کو جھوٹی شہادت سے ایسے جرم میں مجرم ثابت کرانا ہے۔ جس کی سزا قانون برٹش انڈیا یا قانون انگلستان کی رو سے حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید سات برس یا زیادہ مقرر ہے۔ تو وہ شخص تحت دفعہ ہذا مستوجب سزا ہوگا۔ اور تحت دفعہ ہذا تعزیرات ہند مؤلفہ مسٹر گور بہ صفحہ ۲۰۸۰ یا ثانی ارتکاب جرم پر بموجب دفعہ ۴ ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۶۴ء ملزم اصل جرم کے علاوہ سزائے تازیانہ بھی پائے گا۔ لکھا درست نہیں ہے۔ کیونکہ ایکٹ محولہ و دفعہ ۴ بموجب ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۰۹ء کے مندرجہ تحت شرح دفعہ ۱۹۴ تعزیرات ہند منسوخ ہونا مفصل طور سے درج کیا گیا ہے۔ اور ایکٹ ۴ سنہ ۱۹۰۹ء جدید وضع ہو چکا ہے۔ اور دفعہ ۴ و ۴ الف سابقہ ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۶۴ء منسوخ ہو کر جدید دفعہ ۴ وضع ہو چکی ہے۔ جس میں وہ صورت متعلق نہیں ہے۔ کہ بار ثانی اثبات جرم پر سزائے تازیانہ مستزاد دی جاوے گی۔ اس لئے اصل جرم میں بھی ملزم سزایاب ہوگا۔ ایکٹ تازیانہ سے اس کا کچھ تعلق نہیں ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب ضروری اجزاء جھوٹی دینے اور بنانے کے وہی ہیں جو تحت دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند درج کئے گئے ہیں۔ اُن کے علاوہ اجزاء قانونی مطلوبہ دفعہ ہذا حسب ذیل ہیں

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و عدالت فلاں بمقدمہ فلاں مسمی شخص بیگناہ کو ملزم جرم قتلعمد مسمی فلاں مہلوک ثابت کرنے کے لئے دانستہ جھوٹی گواہی دی ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۱۹۴ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو محض قابل تجویز عدالت سیشن ہے۔
اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہارے تجویز بجرم مذکور بعدالت سیشن عمل میں آوے۔
تحت فرد جرم مجوزہ تاریخ و دستخط خود کرکے تصدیق کریگا کہ فرد جرم ملزم یا ملزمان کو پڑھکر سنا سمجھا دیا گیا ہے۔ دستخط

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند میں چھ ملزمان عدالت سیشن سے بری کئے گئے جاکر بجرم دفعہ ۱۹۴ تعزیرات ہند سزایاب کئے گئے تھے۔ ہائیکورٹ الہ آباد سے قرار دیا گیا۔ کہ یہ ایک مقدمہ ہے جس میں حکم سزا ۱۹۳ میں صادر کرنا چاہیئے تھا۔ کیونکہ ملزم پر بناوٹی جھوٹی شہادت بجرم قتلعمد بنانے کا الزام نہیں لگایا تھا۔ اور نہ اس سے پوچھا گیا تھا۔ اور جرم دفعہ ۱۹۴ تعزیرات ہند بالکل مختلف حالات میں ہوتے ہیں۔ جو جرم قتلعمد کے الزام میں نہیں ہوتے ہیں۔ اس میں مصنوعی جھوٹی گواہی دینا مناسب نہیں ہوتا ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۵۴۴ سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۳ صفحہ ۸۰۳۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد صفحہ ۴۱۵ سنہ ۱۹۳۳ء آل لاجرنل صفحہ ۱۰۷۹ ۱۴۔ لا رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۱۳۱ – ۱۹۔ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۵۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد صفحہ ۲۰۔

جرم قابل سزائے حبس بعبور دریائے شور یا قید کے ثابت کرانے کی نیت سے جھوٹی گواہی دینا یا بنانا"

دفعہ ۱۹۵ – جو کوئی شخص جھوٹی گواہی دے یا بنائے۔ اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے وہ اس جھوٹی گواہی کے باعث کسی شخص کو ایسے جرم کا مجرم ثابت کرائے۔ جس کی بابت اس میں (قانون برٹش انڈیا یا انگلستان کی روسے) سزائے موت تو مقرر نہیں ہے۔ مگر حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید جس کی میعاد سات برس یا زیادہ ہی مقرر ہے۔ تو شخص مذکور کو وہ سزا دی جائے گی۔ جس کا مستوجب وہ شخص ہے"

بغیر نالش عدالت یا سرکاری ملازم متعلقہ نہیں کی جائے گی

شرح

بدفعہ ہذا جو شخص جھوٹی یا بناوٹی بنائی ہوئی وجہ ثبوت کو فاسد طور سے سچی یا اصل وجہ ثبوت کی حیثیت سے کام میں لائے یا اس کا اقدام کرے کردہ شخص زیر دفعہ ہذا قابل مواخذہ قانونی جھوٹی گواہی دینے یا بنانے کا قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ ملزم کا جھوٹی بناوٹی وجہ ثبوت کو جسکو ملزم یقینا جھوٹی یا بناوٹی جانتا ہو غلط و نامناسب طور سے سچی کی حیثیت سے کام میں لانا یا اس کا اقدام کرنا حسب منشائے قانونی زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند مستوجب سزا ٹھہرایا گیا ہے۔

اور دفعہ ۱۷۴ تعزیرات ہند مشروط تعریف دفعات ۴۶۳ و ۴۷۰ تعزیرات ہند جو اس لئے بلحاظ الفاظ قانونی صورت جرم دفعہ ہذا سے بدیہی طور پر امتیاز طلب ہے۔

اور دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند میں نفس اقدام کام میں لانے جھوٹی یا بناوٹی وجہ ثبوت کے زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند اس لئے مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے کہ زیر دفعہ ۱۹۱ و ۱۹۲ تعزیرات ہند اقدام جرم کرنا قابل مواخذہ قرار نہیں دیا گیا ہے اور نہ دفعات ۴۶۳ و ۴۷۱ تعزیرات ہند میں اقدام جعلسازی یا جعلی دستاویز کا اصلی کی حیثیت سے کام میں لانے کا اقدام قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے اور نیز بلحاظ خاص صورت الفاظ دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند کے زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند قابل مواخذہ قانونی ٹھہرایا گیا ہے۔ بشرطیکہ اختیار کردہ وجہ ثبوت زیر دفعات ۱۹۴ یا ۱۹۵ تعزیرات ہند و ذمہ داری قانونی عاید کرتی ہو

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا کسی شہادت جھوٹی کو استعمال کرنا یا اس کا اقدام کرنا (۲) ملزم کا شہادت جھوٹی یا بنائی ہوئی کو بطور سچی یا اصلی کام میں لانا یا اس کا اقدام کرنا (۳) ملزم کا جھوٹی یا بناوٹی یا ان کردہ شہادت کا فاسد طور سے استعمال کرنا یا اس کا اقدام کرنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ فلاں عدالت میں فاسد طور سے فلاں جھوٹی (یا بناوٹی) کو بطور وجہ ثبوت اصلی شہادت کی حیثیت سے دانستہ استعمال کیا ہے۔ جس سے تم نے صورت جرم مندرجہ دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند اختیار کی ہے اور کی سزا زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات

جرم کا دانستہ یا بامر احتمال علم جھوٹی گواہی دے کر یا بنا کر کسی شخص کو ایسے جرم میں مجرم ثابت کرانا جس کی سزا حبس دوام بعبور دریائے شور یا سزائے قید سات برس یا زیادہ کی مقرر ہے

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اوّل تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و عدالت فلاں بمقدمہ فلاں دانستہ جھوٹی گواہی دیکر مسمی فلاں شخص کو بجرم سرقہ بالجبر دفعہ ۳۹۴ تعزیرات ہند کا مجرم ثابت کرایا ہے جس سے مرتکب جرم دفعہ ۱۹۵ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو محض قابل تجویز عدالت سشن ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت سشن عمل میں آوے۔

رولنگ آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ جرم دفعہ ۱۹۵ تعزیرات ہند میں جہاں ہائیکورٹ لاہور کے اختلاف رائے کی صورت میں خاص اجازت اپیل پریوی کونسل کے لئے درخواست پیش ہو کر بحوالہ رولنگ کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۸۹۷ مقدمہ ڈکیتی جرم دفعہ ۳۹۶ تعزیرات ہند درخواست ایڈووکیٹ ملزم منظور کی گئی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۱۵۱ سنہ ۱۹۲۷ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۶ صفحہ ۷۹۳۔

جھوٹ جانی ہوئی وجہ ثبوت کو کام میں لانا

دفعہ ۱۹۶ - جو کوئی شخص فاسد طور سے کسی وجہ ثبوت کو جسے وہ جانتا ہے کہ جھوٹی یا بنائی ہوئی ہے سچی یا اصلی وجہ ثبوت کی حیثیت سے کام میں لائے یا کام میں لانے کا اقدام کرے تو اس کو اسطرح سزا دی جائیگی کہ گویا اس نے جھوٹی گواہی دی یا بنائی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا اور قابل ضمانت ہے۔ جبکہ جرم دینے شہادت کا بھی قابل ضمانت ہو تو قابل ضمانت ہوگا ورنہ ناقابل ضمانت ہوگا۔ اور قابل تجویز عدالت سشن یا مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اوّل ہے۔ اور کوئی کارروائی فوجداری بمنشائے دفعہ ۱۹۵ ضابطہ

پاس واقعہ کا ذاتی علم نہیں تھا۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو بحیثیت ڈسٹرکٹ رجسٹرار ایسے مقدمہ میں منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری دینے کا اختیار نہیں ہے۔ درخواست ملزم منظور کیجاکر ..... دادی ڈسٹرکٹ رجسٹرار منسوخ کیگئی۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۲۰۷ سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۷۴ صفحہ ۷۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد صفحہ ۱۷۵۔ ۲۱۔ الہ آباد لاجرنل صفحہ ۸۸۔ ۴۷ لا رپورٹ الہ آباد۔ کرمنیل صفحہ ۶۔

(۳) جرم دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند کے لئے ضروری جزو جرم یہ ہے کہ ملزم نے فاسدطور سے جھوٹی یا بناوٹی دستاویز کو اصلی یا سچی شہادت کے طور پر استعمال کیا ہو۔ یا اس کے استعمال کا اقدام کیا ہو۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۵ جلد ۲ صفحہ ۵۰۹۔ اور بہ تعمیل حکم عدالت کسی دستاویز کا پیش کرنا حسب معنی دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ اپیل منظور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۵۰۹ سنہ ۱۹۲۵ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۲۵۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء رنگون صفحہ ۱۹۱۔ ۳ رنگون صفحہ ۳۲۶۔

(۴) ایک مقدمہ میں ہیڈ جج سمال کاز کورٹ نے ایک شخص کے خلاف کارروائی جرم دفعہ ۱۹۳ و ۱۹۶ تعزیرات ہند کے لئے مجسٹریٹ کو لکھا تھا جسکی درخواست اپیل مدراس ہائی کورٹ میں پیش ہوکر بعد سماعت بحث قرار فریقین قرار دیا گیا کہ جب عدالت حسب منشاء دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری کارروائی جرم دفعہ ۱۹۳ و ۱۹۶ تعزیرات ہند مجسٹریٹ کو تحریک کرے۔ اس میں صحیح واقعات جن پر جرم دفعہ ۱۹۳ و ۱۹۶ تعزیرات ہند عائد ہوتا ہو۔ اور جو جھوٹی شہادت ملزم کی جانب سے بطور وجہ ثبوت استعمال کیگئی ہو اس کا اندراج بالتوضیح کرے اور اس میں نام گواہان جن کی شہادت قبل از تحریک قلمبند کیگئی ہو تحریر کرے۔ اگر اس میں وہ تحریر ...ان کے نام درج نہ کئے گئے ہوں وہ قابل ڈسمس کرنے کے ہے۔ اس لئے درخواست ملزم منظور کیجاکر حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا اور قرار دیا گیا کہ بر خلاف حکم چیف جج پریزیڈنسی سمال کاز کورٹ حکم زیر دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری جبکہ جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کی کارروائی کرنے کا دیا گیا ہو۔ بحیثیت عدالت اپیل ہائیکورٹ کے اختیار سماعت ہے۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۸۰۱ سنہ ۱۹۲۵ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۴۴۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء مدراس صفحہ ۶۰۹۔ ۴۸ مدراس صفحہ ۳۹۵۔ ۲۱ مدراس ایل ڈبلیو صفحہ ۶۶۴۔ ۴۸ مدراس لاجرنل صفحہ ۲۹۰۔

دفعہ ۱۹۴ یا ۱۹۵ تعزیرات ہند جیسا کہ صورت واقعہ ہو درج کیجاوے) قرار دیگئی جس کے تم مرتکب ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول (یا عدالت سیشن جیسا صورت ہو) کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اِس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری نسبت مجرم مسطور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

رُلنگ آف ہائیکورٹس

(۱) ایک مقدمہ جرم ۲۰۵ تعزیرات ہند میں ملزم کی صفائی میں ایک گواہ پر جرم دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند جاکر عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے سزایاب کیا گیا تھا۔ اور عدالت سیشن سے حکم بحال رہا تھا جس کی نگرانی کی درخواست باقاعدہ ہائیکورٹ بمبئی میں پیش ہوکر دیا گیا کہ لفظ فاسد طور سے مستعملہ تحت دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند سے الفاظ فریب دہی سے عمل کیا جانا داخل نہیں ہے۔ اور جھوٹی دستاویز کا بعد اس کے جھوٹی ہونے استعمال کرنا فاسد طور سے معمولی صورت استعمال کرنا چاہیئے۔ اور اس امر کا بار ثبوت م پر ہے کہ وہ یہ ثابت کرے کہ بحالات و واقعات مقدمہ فاسد طور سے قصداً استعمال میں کیگئی ہے۔ اور جبکہ بناوٹی شہادت بطور اصل ملزم نے اپنی صفائی میں استعمال کی تو بغور اِس امر کو دیکھا جاوے کہ آیا وہ فاسد طور سے استعمال کی گئی ہے یا نہیں اور بحسب تحریک ملزم بناوٹی دستاویز بتائید صفائی خود پیش کی گئی ہو تو یہ امر مشکل نہیں ہے کہ حسب دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند فاسد طور سے پیش کرنا اختیار کیا جاوے۔ اور محض جھوٹی شہادت کا بطور اصلی استعمال کرنا ہی فاسد طور سے استعمال سمجھنا کافی نہیں ہے۔ ملزم بری کیا گیا۔ اور ایک سوال قطعی قرار دیا گیا کرمنیل لا جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۴۴ ۱۹۲۲ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۶۴ صفحہ ۵۰۳۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۲ء بمبئی صفحہ ۹۹۔ ۲۳ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۹۸۷

(۲) ایک مقدمہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے روبرو بہ حیثیت اُس کے ڈسٹرکٹ رجسٹرار م کرنے کے ایک شخص مسمی دینا ناتھ کے بموجب الفیڈوٹ بیان کے حلف دروغی کر ملزم کے خلاف زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کرنے کا حکم دیا تھا۔ جس کی نگرانی الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ منظوری حسب واقعات مقدمہ یا قانون قایم نہیں رہ سکتی ہے۔ کیونکہ دینا ناتھ ملزم کا اصرار اِس کے بیان ایفیڈیوٹ پر تھا۔ اسکو

ہونے کی درخواست پیش کی تھی۔ دریافت عدالت سے ملزم پر جرم دفعہ ۴۰۶ تعزیرات ہند
اصل پر و معین پر دفعہ ۱۰۹ اقبول دفعہ بنا عاید کیگئی تھی۔ لیکن استغاثہ نے جرم دفعہ ۴۰۳ تعزیرات ہند
ثابت کیا تھا اور ملزمان بجرم مذکور سزایاب ہوئے۔ جس کے خلاف درخواست مدراس
ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ عدالت ماتحت نے درخواست مستغیث کو دفعہ ۲۰۶
ضابطہ فوجداری سے خلاف قانون ترجیح دی ہے۔ بحالات متذکرہ عدالت کی کارروائی خلاف
قانون تھا۔ جس کی اصلاح دفعہ ۵۳۷ ضابطہ فوجداری سے بھی نہیں ہوتی ہے۔ اس لئے
منظوری درخواست ملزم حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۳
صفحہ ۱۰۶۱ سنہ ۱۹۳۲ء مدراس ایل ڈبلیو انڈین کیسز جلد ۱۳۶ صفحہ ۹۰۰ -

(۸) کسی عدالت کو بغیر عمل میں لانے ضابطہ دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری جرم دفعہ ۱۹۳
تعزیرات ہند مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔ اور تاریخ ارتکاب جرم کو پہلے کی ہو لیکن
تاریخ ارتکاب جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند وہ سمجھی جائے گی جس تاریخ ہو منشاء دفعہ
۱۹۵ ضابطہ فوجداری منظوری اجرائے نالش دیگئی ہو۔ اور تاریخ ارتکاب جرم واجبی
وہی ہوگی جس تاریخ کہ جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کا ملزم مرتکب ہوا۔ محض بدیں وجہ ا
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم میں مداخلت کرنا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ سر دست بحالت میں عدالت
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مجاز تھا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۰۴۹ سنہ ۱۹۳۳ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد

(۹) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند میں عدالت سیشن سے ملزم کو معمولی جرمانہ کی
سزا جو بطور نفی دیگئی تھی۔ گویا یک گونہ اس کو بری کیا گیا تھا۔ جس کا اپیل مدراس ہائی کورٹ
میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند قانوناً سنگین نوعیت کا ہے لیکن
یہ جرم عدالت متعلقہ کے اختیار سے مشترک ہے اور حکم سزا قانوناً کو خفیف ترین ہے لیکن
تاہم قانوناً درست ہے۔ اس لئے اپیل درخواست نامنظور کیگئی اور حکم عدالت ماتحت
قایم رہا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۹۴۰ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۵ صفحہ ۳۷۱ -

(۱۰) ایک شخص نے پولیس مقامی میں سرقہ ۴۰۰ روپیے کی رپورٹ کی تھی۔ جس پر بترتیب
قابل کارروائی تفتیش کی گئی اور مبلغات مسروقہ کی بابت مستغیث نے تحریر کردیا کہ اس
نے ایک عورت سے مبلغ پانصد روپیہ بطور قرض لیا تھا۔ یہ رقم مسروقہ اس نے منجملہ تھی
اور عورت نے بخوف پولیس مستغیث کی تائید کی تھی جس پر حسب قاعدہ زیر دفعہ ۱۹۳

(۵) ایک سب انسپکٹر پولیس کے بحیثیت سرکاری ملازم کاغذات سرکاری میں غلط اندراج بہ نیت نقصان پہنچانے ایک شخص کو۔ کرنے پر زیر دفعہ ۲۱۸ و ۴۶۴ و ۱۹۳ و ۱۹۶ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے ڈیڑھ سال قید سخت اور پانصد روپیہ جرمانہ کی سزا تجویز کی گئی تھی۔ جو سیشن کورٹ سے حکم بحال رہ کر ہائیکورٹ بمبئی میں درخواست ملزم پیش ہو کر نامنظور ہونے پر گورنمنٹ پلیڈر نے زبانی ایزادی سزا کے لئے ہائیکورٹ کو توجہ دلائی تھی۔ جس پر باختیارات دفعہ ۴۲۳ و ۴۳۹ ضابطہ فوجداری ہائیکورٹ نے دو دو سال قید سخت کا حکم بحوالہ رولنگ ہائیکورٹ بحاضری ملزم صادر کیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۱۷۷ سنہ ۱۹۲۶ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۹۷ صفحہ ۸۰۵۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۶ء بمبئی صفحہ ۵۵۵۔ ۵۰ بمبئی صفحہ ۷۸۳۔ ۲۸ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۱۰۵۱۔

(۶) ایک مقدمہ میں ایک شخص کو بموجب دفعہ ۲۳ ضمن ۲ انکم ٹیکس ایکٹ نوٹس بھیجا گیا تھا کہ وہ کتب آمدنی متعلقہ پیش کرے۔ چنانچہ اس نے جھوٹے حسابات کے اندراج کر کے کتب متعلقہ انکم ٹیکس افسر کے پیش کیں۔ جس کے خلاف زیر دفعہ ۱۹۳ و ۱۹۶ تعزیرات ہند حسب ضابطہ عمل کیا جا کر عدالت سے حکم سزا دیا گیا تھا۔ جس کی درخواست باقاعدہ کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ جس شخص کو زیر دفعہ ۲۳ انکم ٹیکس ایکٹ طلب کیا گیا ہو۔ اور اس نے اپنی کتب میں جھوٹا اندراج کیا ہو وہ حسب منشائے دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند سزایاب نہ ہوگا اور بلحاظ شرائط دفعہ ۳۷ انکم ٹیکس ایکٹ جبکہ دو دفعہ ملزم نے کتب متعلقہ انکم ٹیکس افسر کے پیش کی ہیں حسب معنی دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند جوڈیشل عدالت تصور کیا جاوے۔ اور اگر یہ ایسا ہے تو وہ اس قدر وسیع نہیں ہے کہ جرم دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند موثر ہووے۔ درخواست ملزم منظور کیجا کر حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۸۸۷ سنہ ۱۹۲۷ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۴ صفحہ ۹۰۳۔ ۳۱ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۹۹۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء کلکتہ صفحہ ۴۲۲۔ ۴۶ کلکتہ لا جرنل صفحہ ۵۵۰۔ ۸۔ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۴۸۵۔

(۷) ایک شخص نے مسمی گشتا کے فوت ہوجانے پر اس کی طرف سے ایک جھوٹا پرونوٹ تیار کر کے ایک شخص مسمی ذنا گندن سے اس پرونوٹ کی بنا پر دعوے دائر کرا دیا تھا اور دھوکے سے ڈگری حاصل کر لی تھی اور مستغیث نے اس پرونوٹ کے جھوٹا تیار کی

کیجاوے۔ گو سابقہ بیان کو صحیح خیال کیا جا سکتا ہے اور بہت سے مقدمات بلاوجوہ معقول سابقہ بیان کو سچا تصور کر کے کارروائی فوجداری اس کے برخلاف نہیں کی گئی ہے لیکن جب یہ امر مشتبہ ہو کر ہر دو بیانات میں سے کونسا سچا ہے اور واقعات مقدمہ سے یقیناً پہلا بیان جھوٹا معلوم ہو وے تو جھوٹی گواہی دینے کا مقدمہ اس کے خلاف قائم کیا جاوے۔ اور معمولاً یہ امر نامناسب ہوگا کہ ہر قسم صورت تناقض بیانات گواہ پر کارروائی فوجداری کیجاوے۔ کیونکہ بصورت موجودہ قیاس یہ ہے کہ گواہ سابقہ جھوٹے بیان کی صحت کرتا ہے۔ ایسی صورت میں گواہ کو موقع دینا چاہیئے۔ لیکن یہ اس صورت سے متعلق نہیں ہے۔ جہاں بین طور سے بیانات مختلف ہوں اس مقدمہ میں گواہان کی شہادات مجبوری ادا کیگئی ہیں۔ اس لئے ہم حکم سیشن جج منسوخ کر کے حکم دیتے ہیں۔ کہ حسب منشاء دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری عمل کیا جائے

کریمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۹۲۵ ۱۹۳۵ء ناگپور۔ جوڈیشل کمشنرز کورٹ

(۱۳۱) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۰۲ و ۱۴۷ و ۱۲۰ ب بالفاظ دفعہ ۱۴۹ تعزیرات ہند کل دس ملزمان عدالت سیشن سے بری کئے گئے تھے تاریخ براءت سے ایک ماہ بعد گورنمنٹ پلیڈر نے بذریعہ تحریر عدالت سیشن کو میان تین دیہاتی گواہان استغاثہ کے خلاف زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کارروائی ضابطہ کے لئے محرک لیا۔ جسپر سیشن کورٹ سے ملزمان کو طلب کیا جا کر بعد دریافت ضروری امور زیر دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کیلئے مجسٹریٹ درجہ اول کو حکم دیا تھا۔ جس کے خلاف عدالت العالیہ اودھ چیف کورٹ میں درخواست ملزمان پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ جب کسی عدالت دیوانی یا فوجداری بالا کی یہ رائے ہو کہ عدل و انصاف کی رو سے یہ امر قرین مصلحت ہو کہ کسی جرم محولہ دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری کی تحقیقات کی جانی مطلوب ہے تو حسب دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری مطلوبہ تحقیقات ابتدائی کے بعد حسب ضابطہ عمل کیا جاوے اور گواہان کو ادائے شہادت کے وقت انصافاً ہمیشہ نہایت نادی کر اظہار سمجھانے کا موقع دینا چاہیئے۔ عام اس سے کہ انہوں نے مجسٹریٹ سپرد کنندہ کے روبرو کچھ ہی بیان کیا ہو اور یہ امر تجویز کنندہ جج پر ہے کہ وہ اس شہادت کو جو گواہ نے مجسٹریٹ کے روبرو دی ہے اس پر اعتبار کرے یا نہ کرے۔ اور گواہان کو مجبور کرنا یا دق کرنا کہ وہ دوسری عدالت میں

تعزیرات ہند بحکم چیف مجسٹریٹ پریزیڈنسی ایڈیشنل پریزیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں
مقدمہ دائر ہوا۔ اور طلبیدہ عورت سے عدالت میں بغیر حالات مقدمہ ظاہر کرتے کے
روپیہ قرض دینے کی بابت اوّل سوال کیا گیا۔ جس کے انکار پر ملزم بجرم دفعہ ۱۹۳
تعزیرات ہند مجسٹریٹ مجاز سے سزا دیگئی تھی۔ لیکن ابتدائی کارروائی میں ملزم سے
وجہ معلوم کرنے کے لئے پولیس کا اجرائے عدالت سے نہیں ہوا تھا۔ درخواست ملزم با
ضابطہ ہائیکورٹ کلکتہ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ بغیر حالات متعلقہ کا عورت کو علم کرنے
سے محض ایک سوال پر ہی خلاف قانون اکتفا کیا گیا ہے۔ ایسے سوال کے جواب کی
بناء جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند قائم کرنا درست نہیں ہے۔ اور اگرچہ ضابطے
مجسٹریٹ یا جج کو امتیازیہ اختیارات نوٹس ملزم کو دینے کی بابت دیئے ہیں کہ وہ دینا
خود دیگا یا نہیں۔ لیکن اس مقدمہ میں ضروری تھا کہ بحالات و واقعات اس کو نوٹس دیا
جاتا اور وہ واقعات اصلیت کی صداقت کراتا جو نہیں کیا گیا ہے۔ اِس لئے منظوری
درخواست ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۳۴۸ ۱۹۳۳ء کلکتہ۔
انڈین کیسز جلد ۱۴۷ صفحہ ۸۴۶۔

(۱۱) کسی شخص کی پرائیویٹ درخواست پر حسب منشاء دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری
عمل نہیں کرنا چاہیئے تاوقتیکہ معقول طور سے بغرض انصاف رسائی نتیجہ جرم برآمد
ہونا بین الثبوت معلوم نہ ہوا ہے۔ اور کارروائی ۴۷۶ ضابطہ فوجداری سے شبہ پیدا ہو کر
عدالت کو صاف طور سے معلوم ہونا چاہیئے کہ انصاف کے لئے ملزم کے خلاف جھوٹی
یا بناوٹی شہادت پیدا کرنے کی وجہ معقول موجود ہے۔ اور اس ابتدائی معلومات کے
بعد عدالت حسب دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری عمل کر کے حسب قاعدہ کسی مجسٹریٹ کے
پاس کارروائی ضابطہ کے لئے بھجوادے۔ اور اگر حسب ضابطہ منشاء دفعہ ۴۷۶ عدالت عمل
نہ کرے تو کارروائی تنسیخ طلب ہوگی۔ چنانچہ اودھ چیف کورٹ سے کارروائی عدالت
سیشن حسب منشاء دفعہ مذکورہ نہ ہونے کی وجہ سے منسوخ کیگئی۔ اور درخواست ملزم منظور
کیگئی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۹۰۸ ۱۹۳۴ء اودھ۔

(۱۲) یہ امر بطور ایک جنرل اصول کے مستثنٰے قرار نہیں دیا جا سکتا ہے کہ گواہ جس نے
سپرد کنندہ مجسٹریٹ کے بیان سے سیشن کورٹ میں مختلف بیان کیا ہو۔ اِس پر نالش

وہی بیان کریں جو اُنہوں نے عدالت ماسبق میں تحریر کرایا ہے انصاف کے خلاف ہوگا اور اُن کو اظہار سچائی بعدالت سشن کے موقع سے محروم کیا جائے۔ اور کارروائی جرم ۱۹۳ تعزیرات ہند کا عمل مدنظر رکھا جاوے۔ اس لئے یہ امر بعید از انصاف ہے کہ ملزمان کو زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند سزایاب کیا جاوے۔ اس لئے بمنظوری درخواست حکم عدالت سشن منسوخ کیا جاوے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۸۸۵ سنہ ۱۹۳۷ء اودھ چیفکورٹ

(۱۵) صورت جرم دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند اس وقت ظاہر ہوگی جبکہ فاسد طور سے جھوٹی دستاویز کو اصلیت کی حیثیت سے استعمال میں لایا جاوے۔ یا اس کا اقدام کیا جاوے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۴۳ صفحہ ۱۰۱۱ سنہ ۱۹۴۲ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۹۷ صفحہ ۱۹۷

جھوٹا سارٹیفکٹ جاری کرنا یا اُس پر دستخط کرنا

دفعہ ۱۹۷ - جو کوئی شخص ایسا سارٹیفکیٹ جاری کرے یا اُس پر دستخط کرے جس کا دیا جانا یا دستخط کیا جانا قانون کی رُو سے ضروری ہے۔ یا جو کسی ایسے امر واقعی سے متعلق ہو جس کی وجہ ثبوت کے طور پر درست ہونے کی وجہ سے قابل قبول ہے اور یہ جانکر یا اور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ اُس سارٹیفکٹ میں کوئی امر اہم جھوٹا لکھا ہے۔ تو اُس شخص کو اُسی طرح سزا دیجائے گی کہ گویا اُس نے جھوٹی گواہی دی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم قابل دست اندازی پولیس نہیں ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے اور قابل تجویز عدالت سشن یا مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اوّل ہے۔ اجراء کارروائی فوجداری کے لئے شرائط مندرجہ دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری متعلق نہیں ہے کہ مثل دیگر دفعات مسبوق الذکر اجراء استغاثہ کے لئے منظوری سرکار یا ملازم متعلقہ اختیار کیا جاوے۔

شرح

دفعہ ہذا میں جو شخص دانستہ ایسے سارٹیفکٹ قانونی کو جس پر دستخط کرنا قانوناً ضروری ہو یا جبکہ بطور وجہ ثبوت کام میں لایا جانا ہو اُس کو جھوٹا مرتب کرے یا جاری کرے تو وہ شخص مثل صورت دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند اسی طرح ذمہ دار مواخذہ قانونی ہوگا کہ گویا اس نے حسب منشی دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند جھوٹی گواہی دی ہے۔

اور ترتیب و اجرائے سارٹیفکیٹس کے لئے مختلف ایکٹ ہائے میں قواعد درج ہیں۔ چنانچہ

تحریر حسب معنی دفعہ ۱۹۷ تعزیرات ہند سارٹیفکٹ نہیں ہے۔ اور مطلوبہ سارٹیفکٹ قانونی وہ ہوتا ہے جسکو بطور شہادت استعمال کرنے سے صحیح تصور کیا جاوے اس لیے بیانات واقعات متعلقہ ایک بابت مجانہ ایجنٹ کو واپسی روپیہ کی تحریر ایک تحریر ہے جو کہ دفعہ ۱۹۰ تعزیرات ہند داخل سارٹیفکٹ نہیں ہوتا ہے۔ درخواست منظور ہو کر حکم سابق قائم رہا کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۸۲ بابت ۱۹۲۶ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۹۱ صفحہ ۹۹۸ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۶ء کلکتہ صفحہ ۴۵۸ - ۴۳ کلکتہ لا جرنل صفحہ ۵۵۷ - ۳۰ کلکتہ ویکلی نوٹس صفحہ ۱۲

کسی سارٹیفکٹ کو جو جھوٹا ہونا معلوم ہو سچے سرٹیفکٹ کی حیثیت سے کام میں لانا

دفعہ ۱۹۸ - جو کوئی شخص فاسد طور سے کسی ایسے سرٹیفکٹ کو سچے سرٹیفکٹ کی حیثیت سے کام میں لائے یا کام میں لانے کا اقدام کرے یہ جان کر کہ اس سرٹیفکٹ میں کوئی امر اہم جھوٹا لکھا ہے تو اس کو اسی طرح سزا دی جائیگی کہ گویا اس نے جھوٹی گواہی دی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتدائً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور ابتدا میں ضمانت ہو نا ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سیشن یا مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح

دفعہ ہذا کی خصوصیت ایک جھوٹے سارٹیفکٹ کو دانستہ کام میں لانا مثل دفعہ ۱۹۶ اور دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور دفعہ ۱۹۶ و دفعہ ہذا میں امتیاز ہے۔ دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند محض عام طور پر جھوٹی یا بنائی ہوئی وجہ شہادت کو دانستہ فاسد طور سے سچی یا اصلی کی حیثیت سے کام میں لانا یا ان کا اقدام کرنا ہے۔ اور دفعہ ہذا میں خصوصیت فاسد طور سے کسی جھوٹے سارٹیفکٹ کو بعلم جھوٹا امر اہم سچے کی حیثیت سے کام میں لانا یا اس کا اقدام کرنا ہے اور دفعہ ۱۹۰ میں بھی خصوصیت جھوٹے سارٹیفکٹ کے اجرائے یا دستخط کرنے کی بابت ہے۔ جن ہر سہ دفعات کی سزا بدفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند ہے۔ جس کی تفریق بلحاظ الفاظ قانونی بالکل صاف ہے۔ کوئی صورت توضیح طلب نہیں ہے۔ ہر سہ صورتہائے جھوٹی دستاویزات کے متعلق ہیں۔ جن کے لیے اپنے اپنے الفاظ قانونی بلحاظ جداگانہ امتیازیہ ہیں

اجزا قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا جھوٹا سارٹیفکٹ سچے کی حیثیت

انڈین کیسز جلد ۳۳ صفحہ ۳۱۶

(۲) زیر ایکٹ اراضی درخواست میں جھوٹ درج کرنا صورت جرم ۱۹۷ تعزیرات ہند نہیں بنتا ہے۔ کیونکہ حسب معنی دفعہ ۱۹۷ تعزیرات ہند یہ سارٹیفکیٹ نہیں ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۱۸ صفحہ ۹۷۸۔ ۳ ٹینہ لا ویکلی صفحہ ۲۰۱۔ انڈین کیسز ۴۴ صفحہ ۵۹۴۔

(۳) ایک شخص کے خلاف دو مقدمات فوجداری دائر تھے۔ اس نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے درخواست منتقلی مقدمہ ایک عدالت مجسٹریٹ سے دوسری عدالت مجسٹریٹ ضلع پیش کی تھی اور یہ امر ثابت تھا کہ ایک مقدمہ فوجداری میں درخواست کنندہ ملزم اور ایک مقدمہ میں مستغیث تھا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اس کا حلفیہ بیان منتقلی مقدمہ جھوٹا معلوم ہو کر حسب قاعدہ زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند سزا یاب کیا گیا تھا۔ چنانچہ اودھ چیف کورٹ میں درخواست ملزم پیش ہو کر عذر کیا گیا کہ ملزم بالسلفت باقرار صالح قرار نہیں دیا جاتا ہے اور اگر اس کا بیان جھوٹا بھی ہے تاہم وہ زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند قابلِ مواخذہ نہیں ہے۔ چنانچہ چیفکورٹ اودھ سے قرار دیا گیا کہ جب قانوناً کسی شخص کو حلف یا باقرار صالح بیان کرنے کی ممانعت ہو اور وہ جھوٹا بیان کرے تو جرم ۱۹۳ تعزیرات ہند اُس پر عائد نہیں ہوتا ہے۔ اور جب ذمہ داری قانونی کسی شخص پر قانوناً بحلف یا باقرار صالح بیان کرنے کی عائد کیگئی ہو تو بجرم دفعہ ۱۹۳ قابلِ مواخذہ ہوتا ہے چونکہ یہ ملزم مقدمہ متعلق درخواست منتقلی تھا۔ اس لئے ذمہ داری قانونی سے سبکدوش کیا گیا اور درخواست منظور و حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۱ صفحہ ۶۰ سنہ ۱۹۳۰ء اودھ چیفکورٹ انڈین کیسز جلد ۱۲۳ صفحہ ۸۵۴۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۰ء اودھ صفحہ ۶۲۔ سنہ ۱۹۳۰ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۵۸۔ ۷ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۹۔

(۴) ایک مقدمہ میں مسماۃ سندری دیوی کے ایک ہزار پانصد روپیہ بنک ڈاکخانہ میں جمع تھے۔ ملزم نے جھوٹا سارٹیفکیٹ اس کے فوت ہو جانے کا مرتب کر کے مبلغان کے بحوالہ خود کرنے کے لئے ڈاکخانہ میں پیش کیا جو جھوٹا ثابت ہو کر بجرم دفعہ ۴۰۴ و ۴۲۰ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ میں اس کا چالان کیا گیا۔ مجسٹریٹ نے بعد تحقیقات ملزم کو بدیں وجہ رہا کیا کہ گو مسماۃ زندہ تھی لیکن تاہم وہ بحیثیت وارث جائز روپیہ پانے کا مستحق تھا اور یہ سارٹیفکیٹ حسب معنی دفعہ ۱۹۷ تعزیرات ہند سرٹیفکیٹ مطلوبہ نہیں ہے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے بھی حکم ڈپٹی مجسٹریٹ قائم رہا۔ چنانچہ کلکتہ ہائی کورٹ سے قرار دیا گیا کہ بموجب گورنمنٹ سیونگ بنک ایکٹ یا کسی قاعدہ متعلقہ کے بموجب یہ

میں سرٹیفکیٹ مندرجہ مطلوبہ قانون ہوتا ہے۔ اور اس پر دستخط مجاز سرکاری ملازم با اختیار ہوتے ہیں اور وہ قابل ادخال شہادت ہوتے ہیں۔ اور بہ دفعہ ۱۹۰ تعزیرات ہند میں بسنزا امور چند قانونی بغیر مستزاد ثبوت کے قابل ادخال شہادت ہوتا ہے۔ اس لئے کسی مقدمہ میں ملزم کا اپنے باپ کی تاریخ پیدائش کا سرٹیفکیٹ میونسپلٹی سے حاصل کر کے بغیر اس کے ثابت کرنے کے عدالت میں پیش کیا تھا۔ تاوقتیکہ ایسے سرٹیفکیٹ کو عطا کنندہ کی شہادت سے باقاعدہ ثابت نہ کیا جاوے قابل ادخال شہادت نہیں ہوتا ہے۔ اور دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند میں یہ امر ثابت ہونا چاہیئے کہ ملزم نے اُس جھوٹے یا بناوٹی وجہ ثبوت کو سچی یا اصلی کی حیثیت سے مستعمل کیا یا اس کا اقدام کیا ہو۔ اور جس دستاویزی شہادت میں جھوٹا اندراج کیا جانا ملزم کا ظاہر کیا گیا ہے وہ عدالت میں پیش نہیں ہوئی ہے جس پر ملزمیت کا انحصار کیا گیا ہے اس لئے پٹنہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ الزام جرم دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند ملزم کے خلاف عاید نہیں کیا جا سکتا ہے حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۱۰۱۱ سنہ ۱۹۲۷ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۰ صفحہ ۹۹۷۔

دفعہ ۱۹۹۔ اظہار میں جو قانون کی رو سے وجہ ثبوت کے طور پر لئے جانیکے لائق ہے جھوٹ بیان کرنا

جو کوئی شخص کسی اظہار میں جو اُس نے دیا ہو جس پر اس نے دستخط کئے ہوں اور جس اظہار کو کسی امر وقوعی کی وجہ ثبوت کے طور پر لے لینا کسی کورٹ آف جسٹس یا کسی سرکاری ملازم یا کسی اور شخص پر قانوناً واجب یا اُس کے لئے قانوناً جائز ہو۔ اس مطلب کے لئے کسی امر اہم کی نسبت جس کے لئے وہ اظہار دیا گیا یا کام میں لایا گیا ہے۔ کچھ بیان کرے جو جھوٹا ہو۔ اور جس کا جھوٹا ہونا یا تو وہ جانتا یا باور کرتا ہو یا جسکا سچا ہونا وہ باور نہ کرتا ہو تو اُس شخص کو اسی طرح سزا دیجاوے گی کہ گویا اُس نے جھوٹی گواہی دی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا اور قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سیشن پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔ اور اجرائے نالش منجانب سرکاری ملازم متعلقہ جسکے روبرو جرم ہوا حسب منشاء دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری عمل کرے گا۔ اور بصورت دیگر

سے استعمال کرنا یا اس کا اقدام کرنا (۲) ملزم کا فاسد طور سے اس کو استعمال کرنا (۳) ملزم کا سرٹیفکیٹ میں مضمون امر اہم کو جھوٹا جاننا۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں سارٹیفکیٹ بنام فلاں کو دانستہ فاسد طور سے جھوٹا جانتے ہوئے مرتب کرکے سچے کی حیثیت سے فلاں امر میں استعمال کیا ہے (یا اندراج کیا ہے۔ جیسا کہ صورت ہو درج کیجاوے) جس سے تم بصورت قانونی جرم دفعہ ۱۹۸ تعزیرات ہند بجرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند قابل سزا ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) مسمی عمر دین نے مسمات بھاگو زوجہ خود سے زنا بالجبر کرنے کا الزام مسمی ہرنام سنگھ ذیلدار کے برخلاف عدالت مجسٹریٹ درجہ اول میں لگایا تھا اور مجسٹریٹ نے بعد تحقیقات مثل بمعہ ملزم عدالت سشن میں پیش کردیا تھا۔ عدالت سشن نے نالش تنقیح کو جھوٹا ثابت کرکے ملزم کو بری کردیا تھا۔ اور ذیلدار کی درخواست مسمات بھاگو و جگت سنگھ گواہ کے خلاف کارروائی رفعہ ۲۱۱ و ۱۹۳ تعزیرات ہند کے لئے سشن کورٹ میں پیش ہوکر ملزم کو زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند بغیر نوٹس ضابطہ کرنے کے طلب کرلیا تھا۔ جس پر درخواست جگت سنگھ واہ ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ جرم دفعہ ۱۹۳ کے اجرائے کا حکم دینے میں وہ بیان جسکو جھوٹا کہا گیا ہے اس کی نوعیت پر غور کرنا چاہیئے کہ بلا واسطہ یا بالواسطہ طریق سے جھوٹا مقدمہ کا نتیجہ مؤثر بجرم ہوگا۔ اور اندریں بارہ دو امور غور طلب ہوں گے اول کہ واقعات موجودہ پر استغاثہ کامیاب ہوگا دوئم جواز استغاثہ انصاف عامہ کے لئے دلچسپی رکھے گا۔ اور حسب دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری قبل از اجازت اجرائے کارروائی جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند ملزم کو نوٹس کا دیا جانا عدالت کے امتیازیہ اختیارات میں داخل ہے لیکن بلحاظ واقعات مقدمہ چونکہ ہر دو امور پر غور نہیں کیا گیا ہے۔ اس لئے حکم صاحب سشن جج منسوخ کیا گیا۔ کرنیل لا جرنل جلد ۳۱ صفحہ ۱۶۹، سنہ ۱۹۳۰ء لاہور۔ انڈین

(۲) دفعہ ۱۹۸ تعزیرات ہند کو ہمراہ دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند پڑھنا چاہیئے۔ اور ہر دو دفعات

اور زیر دفعہ ۱۹۸ تعزیرات ہند فاسد ہو۔ سے سرٹیفکیٹ مندرجہ دفعہ ۱۹۰ تعزیرات ہند کے کام میں لانا یا کام لانے کا اقدام کرنا بھی بصراحت مندرجہ جھوٹی گواہی دینا سمجھا گیا ہے۔ اور ان جملہ صورتہائے مندرجہ دفعات میں سے کسی شخص کا گواہی دینا وہ زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند مستوجب سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ اور ان دفعات مبینہ میں دفعات ۲۰۰ و ۱۹۹ و ۱۹۸ میں ارتکاب جرم کے علاوہ اقدام کرنے پر بھی محتوی ہے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا جھوٹا اظہار کرنا (۲) ملزم کا تصدیق نامہ اظہار کسی امر واقع کے وجہ ثبوت کے لئے کرنا (۳) ملزم کا اظہار دانستہ یا سچا باور نہ کر کے یا اس کو جھوٹا باور کر کے کرنا (۴) اور اس بیان کا قانوناً قابل ادخال شہادت ہونا

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں اپنے اظہار مورخہ فلاں روبرو مجسٹریٹ سب ڈویژن جھوٹا اظہار حلفیہ بغرض استعمال بطور شہادت سچا باور نہ کر کے دانستہ کیا ہے جس سے تم مرتکب جرم بصورت دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند قابل سزا ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور عدالت مذکور میں عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) جس مقدمہ میں اظہار کسی گواہ کا غفلت یا لاپرواہی سے جھوٹا کیا جا کر اس کی اصلاح بیان کنندہ فوراً اس کے دوران میں ہی کر دے تو وہ ذمہ دار جھوٹی گواہی دینے میں قابل مواخذہ نہ ہوگا۔ کریمنل جرنل جلد ۱۸ صفحہ ۶۳۶ مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۹ ۳ صفحہ ۱۰۰۴ ۔ ۴۳ مدراس لاجرنل صفحہ ۵۴ و ۹ مدراس لاویکلی صفحہ ۱۸۱ ۔ ۲۲ مدراس لاٹائمز صفحہ ۲۹۸ ۔

(۲) مسمیان سجاول اور سبحان برادران جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند میں گواہ سلطانی بنائے جا کر بہ دفعہ ۱۶۴ ضابطہ فوجداری اُن کے بیانات قلمبند کئے گئے اور عدالت سیشن میں ہر دو ملزمان کے متناقض شہادت تحریر کرانے پر ان کو حسب قاعدہ بمنظوری ضابطہ فوجداری جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند حصہ اول پانچ پانچ سال قید سخت کی سزا دی گئی تھی۔ ملزمان کی

احکامات دفعات ۴۷۶ و ۴۷۸ و ۴۷۹ وغیرہ ضابطہ فوجداری بھی متعلق ہوں گے۔

اصول

اس موجودہ دنیاوی تمدن میں راست گوئی ایک ایسا نیک نتیجہ خیز امر ہے جسکا اتباع کر کے عمل پیرا ہونا اس مقصد تولید انسانی کو پورا کرتا ہے جس کے لئے جملہ مختلف بانیانِ مذاہب کی مقدس کتب میں متفقہ طور پر اس کی پابندی کے لئے ہدایات نافذ کی ہیں اور یہ وہ نیک عمل ہے کہ جس کی پابندی سے انسان ہر ایک قسم کے گناہ کبیرہ وصغیرہ سے محفوظ رہ کر باعث خوشنودی موجودہ حاکم واحکم الحاکمین ارض وسما ہو کر اس اعلےٰ مقصد جس کے لئے وہ اس دار الابتلا میں بھیجا گیا ہے حاصل کریگا کیونکہ جو شخص اس عالم فانی کے جملہ امور میں راست بازی اور سچائی سے کام لے گا وہ کبھی کسی گناہ کبیرہ وصغیرہ کا مرتکب نہیں ہوگا۔ اور یقیناً اس غایت کو حاصل کرے گا جس کے لئے ہر ایک انسان بڑی جد وجہد سے بطریق مختلف عبادات گوشہ نشینی یا بھجن یا تپسیا وغیرہ سے بحصول خوشنودی رب العالمین ساعی ہوتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ دفعات متعلقہ باب ۱۱ تعزیرات ہند جھوٹ بولنا یا جھوٹی دستاویز بنانا وغیرہ مختلف صورتہائے میں مکروہ دروغگوئی کے انسداد کے لئے واضعان قانون نے قواعد وضع کر کے جھوٹے انسان کو بلحاظ نوعیت واقعہ مستوجب سزا سنگین ٹھہرایا گیا ہے تاکہ ہر ایک انسان کو ہر قسم جھوٹی کارسازیوں سے اجتناب کرے اور اس غایت مسبوق الذکر جو اسکی ہستی کی اصلی غرض کا انحصار ہے محروم رہ جاوے۔

شرح

بدفعہ ہذا کسی امر اہم کے لئے کسی شخص کا جھوٹا اظہار جو کسی امر دفوعی کی وجہ ثبوت کے طور پر مطلوب ہو دانستہ یا سچا باور نہ کر کے کرنا۔ عام اس سے کہ اس نے وہ اظہار خود دیا ہو یا کسی کورٹ آف جسٹس یا کسی سرکاری ملازم یا کسی شخص مجاز کے روبرو کیا ہو وہ شخص اس طرح سے قابل سزا ہوگا کہ گویا اس نے جھوٹی گواہی دی۔ اور دفعہ ۲۰۰ تعزیرات ہند میں جب ایسے اظہار کو فاسد طور سے کام میں لایا جاوے یا کام میں لانے کا اقدام کیا جاوے تو اس کی نسبت بھی ایسا ہی متصور ہوگا کہ اس نے جھوٹی گواہی دی ہے۔ اور دفعہ ۱۹۶ تعزیرات ہند میں کسی جھوٹی یا بنائی ہوئی وجہ ثبوت سچی یا اصلی کی حیثیت سے کام میں لایا جانا یا اس کا اقدام کرنا بھی جھوٹی گواہی دینا سمجھا گیا ہے۔
اور دفعہ ۱۹۷ تعزیرات ہند میں جھوٹا سارٹیفکٹ جاری کرنا یا اس پر دستخط کرنا بھی حسب معنی الفاظ مندرجہ جھوٹی گواہی دینا قرار دیا گیا ہے۔

پٹنہ ۱۴۴ - انڈین کیسز صفحہ ۷۵۸ سنہ ۱۹۳۴ء کرمنل کیسز صفحہ ۱۱۶۲ - ۶ رپورٹ پٹنہ صفحہ ۱۴۶
آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ صفحہ ۵۱۵ -

(۵) ایک مقدمہ دیوانی میں ڈگری یاب کے انتقال پر دوسرا شخص بازر [illegible] بحیثیت جانشین منتقل ہوا تھا - اور اسی سلسلہ میں اس کے انتقال پر انند پرشاد نے درخواست عدالت میں جانشینی ڈگری داری پیش کی جو جھوٹی ثابت ہو کر زیر دفعہ ۱۹۳ و ۱۹۹ تعزیرات ہند حسب قاعدہ اس کو سزا دی گئی تھی اور سیشن کورٹ نے حکم سزا قائم رکھا - چنانچہ اودھ کے چیف کورٹ میں درخواست ملزم پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ درخواست تعمیل ڈگری جس میں جھوٹا درج ہو پیش کرنا حسب معنی دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند نہیں ہے کیونکہ اطلاق کیلئے ملزم کا ارادہ ضروری جزو جھوٹی دستاویز کام میں لانے کا مطلوب ہے جس کو استغاثہ نے ثابت کر دیا ہو کہ اس نے ارادتاً کوئی جھوٹا اظہار نہیں کیا - تو ملزم مستحق سزا ثبوت نہیں ہے - اس لئے منظوری درخواست ملزم حکم سزا عدالت منسوخ کیا گیا - کرمنل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۹۰۴ سنہ ۱۹۳۷ء اودھ چیف کورٹ - ۱۰ رولنگز اودھ صفحہ ۲۶۲ - ۱۱ اودھ ویکلی نوٹس صفحہ ۷۶۸ - ۱۶۷ انڈین کیسز صفحہ ۵۹۳ - ۵۰ کرمنل لا جرنل صفحہ ۹ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۴ء اودھ صفحہ ۷۷ - سنہ ۱۹۳۷ء کرمنل کیسز صفحہ ۱۰۰ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۷ء اودھ

(۶) ایک مقدمہ دیوانی میں فریق مقدمہ نے اپنی مفلسی کی درخواست پیش کی کہ وہ مفلس ہے - اور پیشتر کبھی مفلس قرار نہیں دیا گیا جس کی تحقیقات میں درخواست جھوٹی ثابت ہو کر منشائے دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی - جس کی درخواست کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ بسلسلہ مقدمہ دیوانی درخواست پیش کر دینا حسب معنی دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند نہیں ہے اور یہ قسم درخواست معمولی طور پر اہل مقدمہ اپنے حق میں پیش کرتا رہتا ہے - اس لئے منظوری درخواست ملزم حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا - کرمنل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۴۰۰ سنہ ۱۹۳۷ء کلکتہ - انڈین کیسز جلد ۱۶۷ صفحہ ۵۲۵ -

(۷) ایک اطلاعنامہ دیوانی پر ایک شخص ثالث نے جھوٹی رپورٹ پشت اطلاعنامہ پر کرا کر اپنے دستخط کر دیئے تھے - اور عدالت میں یہ ثابت ہوا کہ اس شخص نے جھوٹا اندراج اطلاعنامہ پر کرایا ہے جس پر بدفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند عمل کیا جا کر زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند

درخواست ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ بیانات دفعہ ۱۶۴ ضابطہ فوجداری کارروائی عدالت کے مرحلہ پر بموجب تشریح تحت دفعہ ۱۹۳ شہادت نہیں ہے۔ اور ملزم ایسے بیانات پر حسبِ اوّل دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند میں مستوجب سزا نہیں ہوسکتا ہے اس لئے بمنظوری درخواست ملزمان تین تین سال حکم قید سخت کم کیا گیا۔ او رقل بنچ کا بھی حوالہ دیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۳۱۳ سنہ ۱۹۳۳ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۳

(۳) کسی مقدمہ جرم دفعہ ۱۹۳ و ۲۰۹ ب تعزیرات ہند کی نالش سے قبل منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ متعلقہ ضروری ہے۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۲۲۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۶۵۷ سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ :

(۴) ایک مقدمہ دیوانی وصولی کرایہ میں مسمات کرایہ دار فوت ہوگئی تھی۔ جس کی تاریخ فوت ہونے کی ایک شخص تعلقدار نے ۲۷ فروری سنہ ۱۹۳۲ء بذریعہ اپنے اظہار کے بعدالت تحریر کرائی تھی۔ اس کے بعد مسمات کے شوہر نے تاریخ انتقال ۶ دسمبر سنہ ۱۹۳۱ء بذریعہ درخواست عدالت منصف میں تحریر کرائی تھی۔ چنانچہ تحقیقات عدالت سے خاوند عورت کی تاریخ تحریر کرائی ہوئی صحیح معلوم ہوکر شخص تعلقدار کے خلاف بمنشاء دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند جرم ۱۹۳ تعزیرات ہند قائم کیا گیا اور ملزم سزایاب ہوا۔ اور بار ثبوت صحتِ تاریخ ملزم پر ڈالا گیا تھا۔ درخواست ملزم حسب ضابطہ پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ اثبات اصول اجزاء قانون فوجداری یہ ہے کہ جب کوئی صورت جرم کسی واقعہ سے ظاہر ہووے تو ملزم کی خاص حالت تفہیم نوعیت جرم کے ثابت کرنے کا بار ثبوت استغاثہ پر ہوتا ہے کہ ارتکاب جرم کے وقت ملزم فعل کی نوعیت اور اس کے نتائج کو سمجھتا تھا۔ اور صورت جرم دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند میں استغاثہ پر بار ثبوت اس امر کا تھا کہ وہ بروقت اظہار کرنے کے ملزم یا تو اس کو جھوٹ جانتا یا جھوٹ باور کرتا تھا یا اس کو اس نے سچا باور نہیں کیا تھا ثابت کرے جو اس مقدمہ میں ایسا نہیں کیا گیا ہے اور یہ امر غلط ہے کہ حسب دفعہ ۱۰۶ قانونِ شہادت بار ثبوت صحت تاریخ فوت ہوجانے عورت کا ملزم پر تھا کہ خاص واقعات کا علم ملزم رکھتا تھا۔ بلکہ ہر حیثیت قانونی صورت جرم دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند کا بار ثبوت استغاثہ پر تھا۔ اور ایسے عدم اثبات پر حکم سزا قائم نہیں رہ سکتا ہے۔ درخواست ملزم منظور اور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۹۱۲ سنہ ۱۹۳۳ء

دانستہ یا سچا باور نہ کر کے استعمال کرنا یا اس کا اقدام کرنا (۲) ملزم کا فاسد طور سے عمل کرنا (۳) جس اظہار کو کورٹ آف جسٹس میں پیش کرتا ہے وہ علامت یا کوئی شخص مجازِ قانونی واقعات مبینہ میں بطور شہادت مستعمل کرے۔

فرد قرارداد جرم

صورت فرد قرارداد جرم تحت دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند ملاحظہ طلب ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹ

ایک مقدمہ میں مدعا علیہ نے اپنا اظہار زیر آرڈر ۸ ضابطہ دیوانی بجواب دعوے مدعی عدالت میں پیش کیا تھا جو جھوٹا ثابت ہوکر حسب قاعدہ مدعا علیہ کے خلاف مقدمہ قائم ہوکر عدالت مجسٹریٹ سے مدعا علیہ کو بصورت جرم دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ اور سیشن کورٹ سے حکم سزا قائم رہا تھا مدعا اس ہائیکورٹ میں درخواست ملزمہ پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ زیر آرڈر ۸ تحریری اظہار پارٹی مقدمہ دیوانی ایسا متصور نہیں ہوتا ہے کہ کورٹ آف جسٹس قانونی اختیارات سے اس کا پابند ہوکر وہ حسب معنی دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند اس کو حاصل کرے۔ اور وہ شخص جس نے وہ اظہار تحریری لکھ کر بیان دیا ہے جھوٹا ثابت ہونے کی صورت میں زیر دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند قابل مواخذہ قرار دیا جاوے بمنظوری درخواست ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمینل لا جرنل۔ جلد ۲۸ صفحہ ۳۲۳ سنہ ۱۹۲۷ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۰ صفحہ ۷۰۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء الہ آباد صفحہ ۳۸۳۔ ۴۹ الہ آباد صفحہ ۴۸۲۔ ۲۳ الہ آباد۔ لا جرنل صفحہ ۳۲۷۔

(۲) جو درخواست منتقلی مقدمہ کے لئے ہائیکورٹ میں یا کسی عدالت میں مدعی یا مستغیث پیش کرے اور جو بیان بطور افیڈیوٹ اس نے جھوٹا کیا ہو تو وہ شخص جھوٹے اظہار کو سچے کی حیثیت سے کام میں لانے کا ذمہ دار ہوگا۔ اور مستغیث پر اس کے جھوٹے ہونے اور ملزم پر اس کے سچے ہونے کا بار ثبوت ہوگا اور موجودہ عملدرآمد ہائیکورٹ زیر پریکٹس ہے کہ اظہار سائل بطور تائید درخواست منتقلی ہوتا ہے۔ خواہ درخواست ہائیکورٹ میں پیش ہو یا عدالت میں پیش ہووے اور اگر کسی فیصلہ میں رنجیدہ الفاظ ملزم یا کسی شخص کے متعلق تحریر کئے ہوں

سزا دی گئی تھی۔ پٹنہ ہائیکورٹ میں درخواست ملزم پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ کسی شخص کا اطلاعنامہ کی پشت پر جو دوسرے شخص کا لکھا ہوا ہو۔ اور قسمیہ طور پر اس کو اظہار تصور کرکے یہ قرار دیا کہ اس نے جھوٹا اظہار حلفیہ دیا ہے درست نہیں ہے۔ اس لئے بمنظوری درخواست ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمینل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۲۱۶ ۱۹۳۷ء پٹنہ ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۳۵۲

جھوٹ جانتے ہوئے کسی ایسے اظہار کو سچے کی حیثیت سے کام میں لانا

دفعہ ۲۰۰۔ جو کوئی شخص فاسد طور سے کسی ایسے اظہار کو سچے اظہار کی حیثیت سے کام میں لائے۔ یا کام میں لانیکا اقدام کرے یہ جانکر کہ اُس میں کوئی امر اہم جھوٹا ہے تو اُس کو اُسی طرح سزا دیجائے گی کہ گویا اُس نے جھوٹی گواہی دی۔

تشریح ہر ایک ایسا اظہار جو صرف کسی بے ضابطگی کی وجہ سے لئے جانے کے قابل نہ ہو دفعات ۱۹۹ و ۲۰۰ کی مراد میں داخل ہے۔

ابتدائی ضابطہ جُرم ہذا ناقابلِ مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور قابلِ ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابلِ تجویز عدالت سشن۔ پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔ اور بغیر منظوری متعلقہ سرکاری ملازم کوئی نالش رجوع نہ ہوگی۔ یا لحاظ دفعہ ۴۷۶۔ ۴۷۸۔ ۴۸۷ ضابطہ فوجداری عدالت جس کی کارروائی عدالتی میں جرم کا ارتکاب ہوا ہو عمل کرے گی۔

شرح بدفعہ ہذا کسی اظہار مندرجہ دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند کو سچے اظہار کی حیثیت سے دانستہ کام میں لانا یا کام میں لانے کا اقدام کرنا زیر دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند مستوجب سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ اور بہجو قسیم دفعات ۱۹۶ لغایت ۱۹۹ تحت دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند امتیازیہ تفریق کی گئی ہے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا جھوٹے اظہار کو

کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ یہ طریقہ دانائی نہیں ہے۔ کہ تجویز کنندہ مجسٹریٹ کی تحریر اور خلاف اظہار۔ الفیڈیویٹ زیر دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری عمل کیا جائے۔ حکم ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ منسوخ کیا گیا اور نالش واپس لیگئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۴۷۰ سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ انڈین کیسز جلد ۱۳۱۔ صفحہ ۲۶۲۔

(۶) ایک شخص متعلقہ دیوانی نے باستدلال واقعات مقدمہ تحریری درخواست پیش کی جس کا جھوٹا استدلال معلوم کر کے اس پر جرم ۱۹۳ تعزیرات ہند عاید کیا گیا تھا۔ چنانچہ درخواست سائل حسب منشاء دفعہ ۱۱۵ ضابطہ دیوانی ہائی کورٹ کلکتہ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ کوئی شخص اس وجہ سے کہ اس نے بصورت عذرات جو کہ جھوٹے تھے یا بذریعہ تحریر جو کلیتاً سچ نہ تھی ذمہ دار مواخذہ قانونی جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند ٹھہرایا جاوے اور مدعا علیہ کا حق ہے کہ وہ اپنے مقدمہ میں مناسب دلائل جن کو وہ مناسب سمجھے بذریعہ تحریر بطور مستغیث تحریری پیش کرے اس لئے اندریں حالات حکم جج منسوخ کیا گیا اور ایک قطعی قاعدہ قرار دیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۲۔ صفحہ ۲۳۸ سنہ ۱۹۳۱ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۹ صفحہ ۱۱۱۔

(۷) ایک مقدمہ میں مسمی ارجن سنگھ نے تحریر کرایا تھا کہ سنتوکھ بائی کا عام طور سے ہم کو رنگون گیا ہوا ہونا پانچ سال تک معلوم ہوا ہے۔ اس اظہار ارجن سنگھ پر عدالت میں ثابت ہوا کہ سنتوکھ بائی رنگون نہیں گیا ہوا تھا۔ جس پر جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند عاید کیا جا کر کارروائی ضابطہ اختیار کی گئی ہے اور ملزم سزایاب ہوا تھا اور عدالت سیشن سے حکم بحال رہا۔ جس کی درخواست منجانب ملزم الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ ملزم نے دو بیانات متضاد میں جھوٹ بیان کیا ہے جسکو باور کرتا تھا کہ وہ سچ نہیں ہے۔ اس لئے درخواست ملزم نامنظور کی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۷۸۰۔ الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۱ صفحہ ۵۹۴

مجرم کو بچانے کیلئے وجہ ثبوت کو غائب کرانا یا جھوٹ خبر دینا

دفعہ ۲۰۱۔ جو کوئی شخص بہ جان کر یا اس امر کے باور کرنیکی وجہ رکھ کر کسی جرم کا ارتکاب ہوا۔ اس جرم کے ارتکاب کی کسی وجہ ثبوت کو اس نیت سے غائب کرادے کہ مجرم کو سزا جائز سے بچائے یا ایسی نیت سے اس جرم کی نسبت کچھ خبر دے جسکا جھوٹ ہونا وہ جانتا یا باور کرتا ہو

ہائیکورٹ ایسے ریمارک کو منسوخ کر دے گی - کریمنل لا جرنل جلد ۲۹ صفحہ ۶۳۲ - الہ آباد
انڈین کیسز جلد ۱۰۸ صفحہ ۱۲۴۷ - آل انڈیا رپورٹ ۱۹۲۸ء الہ آباد صفحہ ۱۸۲ - ۹ لا رپورٹ الہ آباد

(۳) ایک ناظر عدالت کے روبرو ایک شخص کا اظہار قلمبند کیا گیا تھا جو جھوٹا تھا اور اسکو زیر دفعہ ۱۹۱ تعزیرات ہند بجرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند سزا دیگئی تھی - درخواست ملزم پر ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ ناظر کو کوئی بحلف کسی شخص کا اظہار لکھنے کا اختیار قانونی نہیں ہے اس لئے جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند قابل قیام نہیں ہے اور گو دفعہ ۱۳ قانون حلف طریق تحریر حلف کی مصلح ہے - لیکن وہ اختیارات حلف دیئے جانے کے نہ ہونے پر اصلاح نہیں کر سکتی ہے - اور دفعہ ۵۳۹ الف ضابطہ فوجداری میں ایسا حکم ہے - اس لئے ملزم بجرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند قابل سزا نہیں - ایک ضابطہ قطعی قائم کیا گیا اور حکم منسوخ کیا گیا
کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۵۹۳ سنہ ۱۹۲۹ء بمبئی - انڈین کیسز جلد ۱۱۶ صفحہ ۲۴۸ - آل انڈیا رپورٹ ۱۹۲۹ء بمبئی صفحہ ۱۳۶ - ۳۱ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۱۴۴

(۴) ایک شخص نے منشائے دفعہ ۵۳۹ الف ضابطہ فوجداری بطور الفیڈیوٹ یہ اظہار کیا تھا کہ میں حلفاً تحریر کرتا ہوں کہ اس مقدمہ کے پورے واقعات سے میں واقف ہوں - یہ بیان جھوٹا ثابت ہو کر بصورت جرم دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند ملزم سزایاب ہوا تھا - درخواست ملزم پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ بمنشائے دفعہ ۵۳۹ الف - ضابطہ فوجداری بطور اظہار حلفیہ تحریر کر کے شامل کیا ہو اور اس میں جھوٹا واقعہ درج کیا ہو تو وہ جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند کا مستوجب ہوگا کہ وہ بیان بالتفصیل واقعات سے درج نہ کیا گیا ہو - اور یہ ملزم کا ذاتی علم تھا کہ اس نے حلفیہ ان واقعات کے سچا ہونے کا اطمینان دفعہ ۵۳۹ الف ضابطہ فوجداری کیا تھا - درخواست ملزم نامنظور کیگئی - اور حکم عدالت ماتحت قائم رکھا گیا
کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۵۴۵ سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ - انڈین کیسز جلد ۱۱۶ صفحہ ۷۵۵ - آل انڈیا رپورٹ

(۵) مستغیث مقدمہ نے ملزم کو کمرہ مجسٹریٹ سے نکلتا ہوا دیکھ کر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بطور اپنے اظہار تحریری الفیڈیوٹ کے درخواست انتقال مقدمہ بعدالت دیگر پیش کی تھی کہ ملزم کمرہ مجسٹریٹ سے برآمد ہوتا اس نے دیکھا ہے - اس لئے مقدمہ منتقل کر دیا جائے - چنانچہ مجسٹریٹ نے ملزم کا بیان لکھ کر بعد اپنے ریمارک سے بمنشائے دفعہ ۴۷۶ ضابطہ ملزم کے جھوٹے اظہار کرنے کی بنا پر جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند عاید کیا گیا تھا - جس کی نگرانی کلکتہ ہائی

بعبور دریائے شور ہو۔ یا قید دس سال تک ہو تو قابلِ تجویز سیشن یا مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اوّل ہوگا۔ ورنہ مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اوّل سے ہوگا۔ یا اس عدالت سے جو اصل جرم اخفا کی تجویز کر سکتی ہو۔ قابلِ تجویز ہوگا۔

شرح

دفعہ ہذا میں وجہ ثبوت سے وہ شئے مُراد ہے۔ جو اثبات جرم کے لئے ایک وجہ ثبوت بنتی ہو۔ مثلاً نعش مقتول۔ پارچات خون آلودہ۔ یا آلہ قتل یا مسموم اشیا جس سے ہلاکت کیگئی ہو۔ اور دیگر جرائم میں بہ نوعیت اس جرم متعلقہ کے اشیاء وجہ ثبوت جرم کا کسی شخص کا اس لئے چھپانا کہ اصل مُلزم کو سزا پانے سے بچایا جائے اور چھپانے والے اصل ملزمان نہ ہوں بلکہ دوسرا شخص ہو جسکو جرم کے ارتکاب کا علم ہو۔ اور اس کی نیت اصل مُلزم کو جرم سے بچانے کی ہو۔ یا اس شخص نے بہ نیت مسطور جھوٹی اطلاع دی ہو۔ وہ شخص زیر دفعہ ہذا قابلِ سزا ہوگا۔

اور صُور تہائے مشابہ جرائم ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۲۱۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳ تعزیرات ہند وغیرہ میں جو اصول ملحوظ رکھ کر قانون وضع کیا گیا ہے۔ اسی طرح ہر ایک دفعہ تعزیرات ہند میں مطلوبہ اجزا قانونی اثبات جُرم کے لئے جداگانہ طور سے درج ہیں اور دفعہ ۲۰۱ میں بھی جو امور قانونی درج ہیں وہ دیگر دفعات سے امتیاز طلب ہیں اور دفعہ ہذا سے وابستہ ہیں۔ جن کی مزید صراحت کی ضرورت نہیں ہے۔

اور ایسی صورت بھی ہو سکتی ہے۔ کہ ایک شخص اطلاع دہندہ چند جرائم میں قابلِ سزا ہو۔ مثلاً ایک شخص اصلی ملزم قتل عمد کو بچانے کے لئے پولیس کو ایک دوسرے شخص کی مُرتکب جرم قتل عمد ہونے کی اطلاع دیتا ہے تاکہ اصل مُرتکب جرم بچ جائے۔ اندریں صورت اطلاع دہندہ نہ صرف بجرم ۲۰۱ قابلِ مواخذہ ہوگا۔ بلکہ دفعات ۲۰۳ و ۲۱۱ تعزیرات ہند کا بھی مرتکب ہوگا۔ لیکن جو شخص خودکشی کرنے والے شخص کی نعش غائب کرے یا چھپاوے یا کسی ایسے شخص مہلوک کی نعش کو چھپاوے جو کسی دوسرے شخص سے باستحقاق حفاظت خود اختیاری ہلاک ہوا ہو تو کوئی جرم نہ ہوگا۔ کیونکہ ہر دو صورت ارتکاب جرم نہیں ہوا کہ دفعہ ہذا میں ارتکاب جرائم کی وجہ ثبوت کو چھپانا یا کسی جرم کی اطلاع بغرض مذکور دینا بصراحت صدر جرم ہے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب

(۱) ارتکاب جُرم کا ہونا (۲) مُلزم کا دانستہ وجہ ثبوت کو غائب کرنا تاکہ اصل مُرتکب جرم سزا سے بچ جائے (۳) مُلزم ارتکاب جرم کے ہونے کو جانتا یا باور کرتا ہو (۴) مُلزم کا اصل مُلزم

اگر سزائے موت ہو تو اگر اس جرم کی پاداش میں جس کو وہ جانتا یا باور کرتا ہے کہ ارتکاب جرم ہوا سزائے موت مقرر ہے تو اس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

اور اگر اس جرم کی پاداش میں حبس دوام بعبور دریائے شور یا ایسی قید کی سزا مقرر ہے جس کی میعاد دس۱۰ برس تک ہو سکتی ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد تین۳ برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

اگر مستوجب قید کم از دس۱۰ سال ہو اور اگر اس جرم کی پاداش میں ایسی قید کی سزا مقرر ہے جس کی میعاد دس۱۰ برس سے کم ہو تو اس شخص کو اس قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جو اس جرم کے لئے مقرر ہے۔ اور جس کی میعاد اس قید کی بڑی سے بڑی میعاد کی ایک چوتھائی تک ہو سکتی ہے۔ جو جرم مذکور کے لئے مقرر ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی

تمثیل

زید یہ جان کر کہ بکر نے خالد کو مار ڈالا ہے۔ اور خالد کی لاش چھپانے میں اس نیت سے بکر کی مدد کرے۔ کہ بکر کو سزا سے بچائے تو زید سات برس کے لئے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کا مستوجب ہے۔ اور زید مذکور علاوہ سزائے قید کے جرمانے کا بھی مستوجب ہے۔

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتدأً وارنٹ جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اگر جرم جسکو اخفاء کیا گیا قابل سزائے موت ہو تو قابل تجویز سیشن ہوگا۔ اور اگر جرم اخفا کردہ قابل سزا حبس دوام

قائم رکھا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۶۷۶ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۹۶ صفحہ ۵۲۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۳۱۱۔ ۴۷ الہ آباد صفحہ ۳۰۶۔ ۲۳ آل لا جرنل صفحہ ۲۲۔ ۶ لاء رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۶۸

(۴) اجزاء ضروری تکمیل جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند کے ملزم کا ارادہ اصل مرتکب جرم کو سزا سے بچانے کے لئے وجہ ثبوت جرم کو چھپانا یا بارادہ سہو جھوٹی اطلاع دانستہ دینا ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۵۹۷ سنہ ۱۹۲۵ء سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۹۶۱ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء سندھ صفحہ ۲۵۷۔ ۱۹ سندھ لاء رپورٹ صفحہ ۶۔

(۵) ایک مقدمہ قتل عمد میں چند ملزمان بہ ثبوت جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ درجہ اوّل سے عدالت سیشن سپرد کئے گئے تھے عدالت سیشن سے چند ملزمان کو بدفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند چار چار سال قید سخت کی سزا دی گئی تھی۔ ملزمان کے اپیل ناگپور جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں پیش ہو کر بحوالہ رولنگ قرار دیا گیا کہ جب ملزم کو بہ ثبوت اصل جرم سپرد کیا گیا ہو اور شہادت ناکافی خیال کر کے زیر دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند سزایاب نہیں کیا جا سکتا ہے اور بجز اصل مرتکب جرم کے دیگر ملزم جس نے وجہ ثبوت جرم کو اس لئے چھپایا ہو کہ اصل ملزم کو سزا جائز سے بچایا جاوے بدفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہو سکتا ہے چنانچہ بمنظوری اپیل ملزمان حکم سزا جرم ۲۰۱ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۶۰ سنہ ۱۹۲۶ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۹۱ صفحہ ۴۴۳۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء ناگپور صفحہ ۴۰۷۔ ۲۱ ناگپور لاء رپورٹ صفحہ ۸۶ و کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۰۹ سنہ ۱۹۲۶ء لاہور ہائیکورٹ انڈین کیسز جلد ۹۱ صفحہ ۵۰۱ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۲۰۶

(۶) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند منجانب موت شدہ زوجہ اشن مسماۃ ونکاو دختر مسماۃ ہرپیاری سے وقوع میں آنا ظاہر کیا گیا تھا۔ مسماۃ ہرپیاری کے شوہر کو بوجہ رنجش متہمہ نے دھتورہ دے دیا تھا تفتیش پولیس میں امر سنگھ کے خلاف تکمیل کر کے چالان کیا گیا۔ اور مقدمہ عدالت مجسٹریٹ درجہ اوّل سے سیشن سپرد کیا گیا تھا۔ اور عدالت سیشن سے ملزمان بری کئے گئے۔ جس کا اپیل منجانب گورنمنٹ جج وکیٹ الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ محض نعش مقتول کا ایک جگہ سے دوسری جگہ کر دینا اور ایسا ہی نشانات کا جگہ جگہ سے مٹا دینا تاوقتیکہ متعلقہ شخص کی ملزمیت پر اثر ڈالتا ہے۔ لیکن ملزمیت جرم قتل عمد

کو سزا سے بچانے کے لئے غلط اطلاع دینا (۵) ملزم کے خلاف نوعیت جرم سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا سزائے قید دس سال کا ہونا

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم حسب ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمی زید مقتول کی نعش جس کو بکر نے پستول سے قتل کیا تھا۔ جان بوجھ کر نعش مقتول و پستول آلہ قتل کو فلاں جگہ تم نے چھپایا کہ وجہ ثبوت کو غائب کر کے مسمی بکر قاتل کو سزائے قانونی سے بچایا جاوے (یا غلط اطلاع مہتمم پولیس سٹیشن کو بغرض مذکور دی ہو جیسا کہ صورت واقع ہو درج کیجاوے) جسکو تم نے خود مہتمم پولیس کو بیان کر کے حسب نشاندہی برآمد کرایا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت سشن ہے (یا مجسٹریٹ درجہ اول یا پریذیڈنسی مجسٹریٹ جیسا کہ صورت ہو درج کی جاوے) اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت سشن عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) اصل ملزم بطور شریک جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند قابل مواخذہ نہ ہوگا۔ اس لئے مستغیث کو حکم زیر دفعہ اصل ملزم و شریک جرم کے برخلاف عائد نہ کیا جاوے گا۔ انڈین کیسز جلد ۲۳ صفحہ ۲۱۳۲ کلکتہ۔ کریمنل لا جرنل جلد ۱۷ صفحہ ۴ سنہ ۱۹۱۶ء کلکتہ ۲۲۴ کلکتہ لا جرنل صفحہ ۳۳۳۔ ۲۰ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۶۶

(۲) اور اصل ملزم کو سزا جانے سے بچانے کے لئے کسی بیگناہ شخص کو ملزم قرار دینے کی جھوٹی اطلاع مہتمم پولیس تھانہ کو دینا زیر دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند قابل سزا ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۹۰۳ سنہ ۱۹۱۸ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۴۷ صفحہ ۲۷۵۔ ۴۶ کلکتہ صفحہ ۴۲۷۔

(۳) مسمی گنیش کو مسمی عطرا چمار کے مالک نے اپنے مکان کے اندر داخل کر کے لاٹھیوں سے ہلاک کیا تھا اور مسمی عطرا چمار مالک خود کے انکار پر اس کے مار ڈالنے یا مارنے کا خوف دیکر اس کی معرفت نعش مقتول کو باہر کھیت میں گڑوا دیا تھا۔ دوران تفتیش پولیس میں عطرا کو بدفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند ملزم قرار دے کر چالان کیا گیا۔ اور ملزم عدالت سے بری ہوا تھا۔ اپیل گورنمنٹ صاحب الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا کہ جہاں کسی شخص نے بخوف فوراً ہلاکت کسی نعش مقتول کو علیحدہ کیا ہو۔ وہ زیر دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند مستوجب سزا نہیں ہے اور وہ دفعہ ۹۴ تعزیرات ہند کے استفادہ کا مستحق ہے۔ اپیل گورنمنٹ نامنظور اور حکم بریت

کو ان کا اصلی ارادہ اپنے آپ کو شک سے محفوظ کرنے کا ہو۔ اور جب کوئی شخص رات کو مقتول
کے قریب سوتا ہو۔ اور صبح اس مقتول کی نعش اس جگہ سے دوسری جگہ پہنچا دے تو قیاس
کرنا چاہیئے کہ ان کا ارادہ اصل ملزمان کو سزا سے بچانے کا تھا۔ گو ان کا ارادہ اپنے بچاؤ کے
لئے بھی ہو تو ملزم زیر دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا۔ اور جب ملزم پر الزام حسب دفعہ
۳۰۲ تعزیرات ہند لگایا جاوے اور ایسا لگا سب جرم میں اس نے حصہ لیا ہو اور اس نے
شہادت ثبوت کو نابود کیا ہو تو بجائے واقعات جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند میں سزایاب
ہوگا گو خیالی طور سے الزام جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند نہ لگایا گیا ہو۔ چنانچہ ۲۶ کریمنل لا
جرنل صفحہ ۹۷۷ و آل انڈیا رپورٹ ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۳۴۵ و ۴۷ - الہ آباد صفحہ ۱۳۷، ۹۸
الہ آباد صفحہ ۲۵۲ و ۲۷ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۷۰۰ و آل انڈیا رپورٹ ۱۹۲۶ء الہ آباد صفحہ
۳۷۷ کا حوالہ دیتے ہوئے نگرانی گورنمنٹ ایڈووکیٹ نامنظور ہو کر جملہ ملزمان جن کے اپیل
بھی نہیں ہوئے تھے نامنظور کئے جا کر حکم سزا اسیرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند قائم رہا اور جرم
حبس دوام ہر دو ملزمان منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۱ صفحہ ۷۰۷ سنہ ۱۹۳۰ء اودھ چیف کورٹ
۸ - انڈین کیسز جلد ۱۲۳ صفحہ ۸۸۶ - آل انڈیا رپورٹ ۱۹۳۰ء اودھ صفحہ ۱۱۳ - ۶ - اودھ

(۱۰) جب ملزم اصل جرم سے سبکدوش کیا جاوے اور جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند کے
واقعات برخلاف ملزم ثابت ہوں تو زیر دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند سزا دی جاوے گی -
انڈین کیسز جلد ۱۲۹ صفحہ ۲۲ آل انڈیا رپورٹ ۱۹۳۰ء مدراس صفحہ ۷۰۰ سنہ ۱۹۳۰ء - مدراس
ویکلی نوٹ صفحہ ۹۸۷ کریمنل جرنل جلد ۳۲ صفحہ ۹۷۵ سنہ ۱۹۳۱ء پٹنہ ہائیکورٹ - انڈین کیسز جلد
۱۳۲ - صفحہ ۸۷۶ - آل انڈیا رپورٹ ۱۹۳۱ء پٹنہ صفحہ ۱۷۲ - ۲۱ - پنجاب لا ٹائمز صفحہ ۸۶ -
۱۳۲ - انڈین کیسز صفحہ ۱۷۶ - انڈیا رپورٹ پٹنہ صفحہ ۳۰۰ - ۱۰ پٹنہ صفحہ ۱۴۰ سنہ ۱۹۳۱ء کریمنل کیسز

(۱۱) ایک مقدمہ میں مقتولہ کے شوہر پر جو الزام قتل لگایا گیا تھا اور عدالت مجسٹریٹ
درجہ اول سے ملزم کی غلط اطلاع دہی قتل مہتمم پولیس سٹیشن کو اور جھوٹی شہادت متعلق جرم
قتل پر اس کو اصل جرم ۳۰۲ و ۲۰۱ و ۲۰۳ تعزیرات ہند میں عدالت سشن سپرد کیا گیا تھا
اور عدالت سشن سے بجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند بری کیا جا کر زیر دفعہ ۲۰۱ و ۲۰۳ تعزیرات ہند
سزایاب کیا تھا چنانچہ عدالت العالیہ ہائیکورٹ مدراس میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ کوئی قانون نہیں
ہے کہ بڑے جرم کے مجرم کو زیر دفعہ ۲۰۱ لغایتہ ۲۰۳ تعزیرات ہند کی سزا دہی کے مانع ہووے

کو تبدیل کرکے جرم ۲۰۱ تعزیرات ہند کو قائم نہیں کرتا ہے۔ اس لئے بلحاظ واقعات مقدمہ جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند ثابت ہے بمنظوری اپیل مسماۃ مہر پیاری کو پھانسی کا حکم دیا گیا۔ اور دیگران کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دیگئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۰۶۸ ۱۹۲۶ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۹۷ صفحہ ۴۸۰۔ ۴۷۔ الہ آباد صفحہ ۵۷۔ آل انڈیا رپورٹ ۱۹۲۶ء الہ آباد صفحہ ۷۳۷۔ ۱۲۷۔ آل لا جرنل صفحہ ۹۵۸۔ ۷ لا رپورٹ آل کریمنل الہ آباد صفحہ ۱۵۶۔

(۷) کسی شریک جرم کی مجرمیت جبکہ شکوک اور عدم ثبوت ہو تو حکم سزا دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند کا اصدار حسب واقعات مثبتہ خلاف قانون نہیں ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۶۷۴ ۱۹۲۷ء سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ۔ ۸ انڈین کیسز جلد ۱۰۳ صفحہ ۴۰۲۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۷ء سندھ صفحہ ۲۴۱۔ ۲۱ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۲۰۶۔ ۸ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۴۹۲

(۸) ایک مقدمہ میں مسمی دتا ملزم کو بجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سپرد سیشن کیا گیا تھا عدالت سیشن میں ملزم کو بعدم ثبوت جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند بری کیا جا کر ملزم کو بجرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند سات سال قید سخت کا حکم دیا گیا تھا۔ جس کے خلاف اپیل ملزم پیش ہو کر لاہور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ جب ملزم پر اصل جرم ثابت نہ ہو۔ اور یہ امر ثابت ہو کہ ملزم نے وجہ ثبوت کو چھپانے کیلئے کسی نامعلوم ملزم کو سزا جائز سے بچانیکا عمل کیا ہے گو فرد جرم میں مؤخر الذکر جرم کا چارج نہ لگایا گیا ہو۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۶۴۷ ۱۹۲۸ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۸ صفحہ ۴۸۲۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۸ء لاہور صفحہ ۹۰۴۔ ۱۰ لاہور صفحہ ۲۱۴۔ ۳۰ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۴۰۲۔ ۳ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۵۶۲

(۹) ایک مقدمہ قتل عمد میں مسمیان دیوی دیال اور شیونندن سنگھ زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند حبس دوام بعبور دریائے شور اور اسی ایک تجویز میں معہ ہر دو مذکورین ملزمان کے علاوہ صالگ رام و ماتا دین ہر چہار ملزمان بدفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند تین تین سال قید سخت کا حکم عدالت سیشن سے صادر کیا گیا تھا اور گورنمنٹ ایڈووکیٹ کی جانب سے مسمیان دیوی دیال و شیونندن سنگھ کے لئے حکم سزا پھانسی و دیگران کے لئے ابتدائی سزا کی نگرانی اودھ چیفکورٹ میں پیش ہو کر بعد سماعت بحث مباحثہ قرار دیا گیا کہ جب اشخاص جو قتل عمد سے تعلق رکھتے ہوں اور نعش مقتول کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچا دیں تو ان کا فعل وجہ ثبوت جرم کو غائب کرنا ہوگا اور جو اشخاص اصل ملزم جرم کو سزا جائز سے بچانے کے لئے بالارادہ وجہ ثبوت جرم کو چھپائیں وہ زیر دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہونگے

صحیح طور پر مستوجب سزا جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند ہوا ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۲۵۴ سنہ ۱۹۳۴ء الہ آباد ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۷ صفحہ ۱۵۳ ۔

(۱۵) ثبات جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند کے لئے کسی دوسرے شخص کا بجرم قاتل کے وجہ ثبوت کو غائب کرنے کی ہونی چاہیئے ۔ اور محض یہ واقع کہ مقتول کی لاش کو جائے قتل سے دوسری جگہ کر دیا گیا تھا تکمیل جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند کے لئے کافی نہیں ہے ۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۵۴۵ سنہ ۱۹۳۴ء سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۷ صفحہ ۱۰۲۸

(۱۶) جب مقتول کی نعش دستیاب نہ ہو تو یہ کوئی وجہ معذرت مرتکب جرم کے لئے نہیں ہے اور جب اصل ملزم کے خلاف تکمیل نہ ہوا اور نعش مقتول کا بعد قتل ملزم کا چھپانا ثابت ہو تو زیر دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا لیکن خودکشی کنندہ کی نعش کو چھپانا ذمہ داری جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند عاید نہیں کرتا ہے ۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۸۴ سنہ ۱۹۳۵ء سندھ انڈین کیسز جلد ۱۵۲ صفحہ ۳۰۶ ۔

(۱۷) رات ساتھی کے قتل کی اطلاع مسمی علی بخش حسن ارشد نے مقتول کے بھائی حذا ... جھوٹی اس سے دی تھی کہ اصل مرتکب جرم سزا سے بچ جائے جسکو عدالت سشن سے بہ ثبوت جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند چار سال قید سخت کی سزا دی گئی تھی ۔ جسکا اپیل سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ اثبات جرم دفعہ ۲۰۱ کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ اصل مرتکب جرم سزایاب ہوے یا ملزم اصل مرتکب کو جانتا یا پہچانتا ہو ۔ یہ امر ثابت ہے کہ ملزم نے اصل قاتل کو سزاے قانونی سے بچانے کے لئے جھوٹی اطلاع دی ہے ۔ اور ملزم کا یہ استدلال کرنا کہ اس نے بخوف ملزمیت خود مرتکب جرم اطلاع جھوٹی دی ہے بحیثیت جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند کے لئے وجہ معذرت نہیں ہوسکتی ہے اور نہ بخوف پولیس اطلاع جھوٹی کا ہیچ قسم جرم کی دنیا ذمہ داری جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند کو روکتی ہے ۔ اس لئے بنا منظوری اپیل ملزم جرم سزا قایم رکھا گیا ۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۳۷۳ سنہ ۱۹۳۷ء سندھ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۷ صفحہ ۷۸۴

(۱۸) ایک مقدمہ جرم ہلاکت دفعہ ۳۲۵ تعزیرات ہند میں ملزم جس نے اصل ملزم کو سزا جائز سے بچانے کے لئے وجہ ثبوت کو چھپایا تھا زیر دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند عدالت سشن سے سزایاب ہوا تھا جس کا اپیل الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ اصول انگلینڈ کے مطابق بعد ارتکاب جرم شریک جرم معاون سمجھا جاوے ۔ قانون تعزیرات ہند سے متعلق نہیں ہے

اور ان جرائم میں عدالت کا عملدرآمد نہیں ہے کہ ایک ملزم ہردوسنگین جرائم میں سزایاب کیا جاوے لیکن جبکہ بڑا اصلی جرم ثابت نہ ہو تو ملزم زیر دفعہ ۲۰۱ لغایتہ ۲۰۳ تعزیرات ہند سزایاب کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے متابعت جرم دفعات ۲۰۱ و ۲۰۳ تعزیرات ہند کا اشتمال بیجا نہیں ہے اور نہ یہ کوئی بےضابطگی و نامناسبت ہوگی جبکہ ملزم اصل جرم قتل میں مشتبہ و مشکوک ہووے وہ شخص زیر دفعہ ۲۰۱ و ۲۰۳ تعزیرات ہند سزایاب نہ ہووے چنانچہ شوہر متوفیہ کو زیر دفعہ ۳۰۵ تعزیرات ہند قید سخت میعاد سات سال کا حکم دیا گیا اور زیر دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ایک سال قید سخت کا حکم دیا گیا کریمنل لا جرنل جلد ۳۲ صفحہ ۶۰۳ ۱۹۳۱ء مدراس - انڈین کیسز جلد ۱۲۹ صفحہ ۲۳۰

(۱۲) مقدمہ کریمنل لا جلد ۳۳ صفحہ ۵۸۰ ۱۹۳۲ء کلکتہ - انڈین کیسز جلد ۱۳۸ صفحہ ۱۱۶ کلکتہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ جب ملزم جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سے بری کیا جاوے تو زیر دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند میں اثبات جرم پر سزا دیا جا سکتا ہے۔

(۱۳) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۰۲ میں تین ملزمان کے خلاف تحقیقات کیگئی تھی جن میں سے دو ملزمان بری کئے گئے اور مسمی نواب الدین جس نے مقتول سر کٹے کو دفن کیا تھا زیر دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند سزایاب کیا گیا تھا۔ اس حکم عدالت سشن کا اپیل لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ ایک شخص جس نے بغیر سر کی نعش کے مقتول کو فوراً قتل کے بعد دفن کیا وہ جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند کا مرتکب ہے تاوقتیکہ وہ اپنے فعل سے اپنا بیگناہ ہونا ثابت نہ کرے اور حکم سزا کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ ملزم جرم دفعہ ۲۰۱ اصل ملزم جرم سے واقف ہو۔ بنا منظوری اپیل ملزم حکم سزا قایم رہا - کریمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۶۸۴ ۱۹۳۳ء انڈین کیسز جلد ۱۴۷ صفحہ ۱۲ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۷۶۹ - ۳۴ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۳۷ - ۸ انڈیا رپورٹ ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ ۲۱۴ - آل انڈیا رپورٹ ۱۹۳۳ء لاہور صفحہ ۵۱۶ - آل انڈیا رپورٹ ۱۹۳۲ء صفحہ ۵۱۶

۱۴ یک قتل کے مقدمہ میں جس میں ارتکاب جرم کی وجہ تحریک موجود تھی اور مرتکب قتل تاریخ قتل کے بعد اپنا مسکن چھوڑکر مفرور ہوگیا تھا اور گرفتاری پولیس پر بہ نشاندہی خود نعش مقتول کمیت خود سے برآمد کرایا تھا اور واقعات مقدمہ سے ثابت ہو رہا تھا کہ شریک جرم وعدہ حاصل کردہ ملزم نے مقتول کو قتل کیا تھا - اور ایسے حالات واقعات مقدمہ موجود نہ تھے کہ ملزم شریک جرم یا معین جرم تھا - بلکہ وہ جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند کا ملزم تصور کیا گیا تھا - اس لئے ملزم

اور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔

شرح

دفعہ ہذا میں جس جرم کے واقعات کی اطلاع دینا کسی شخص پر واجب ہو اس کا دینا ترک کرنا قابل سزا ہے۔ اور دفعہ ۱۷۶ و دفعہ ہذا امتیاز طلب ہیں۔ چنانچہ باصول السند اد جرائم۔ ارتکاب جرم یا ارادہ ارتکاب جرم کی اطلاعدہی جرائم مندرجہ دفعہ ۴۴ ضابطہ ہر شخص پر لازمی بیان کیگئی ہے اور خواہ وہ جرم مندرجہ برٹش انڈیا یا برٹش انڈیا سے خارج واقع ہوا ہو۔ اور دفعہ ۴۵ ضابطہ فوجداری میں خاص شخص مکھیا۔ پٹواری۔ چوکیدار۔ مالکان دخیل اراضی یا اس کا کا۔ ندہ وغیرہ وغیرہ مندرجہ خاص پر اطلاعدہی جرایم مندرجہ قریب تر مجسٹریٹ یا پولیس افسر کو مثل دفعہ ۴۴ ضابطہ فوجداری لازمی قرار دیگئی ہے۔ اور اس دفعہ ۴۵ میں وہ صورتیں خاص اطلاعدہی درج ہیں جو دفعہ ۴۴ ضابطہ میں نہیں ہیں مثلاً کسی ٹھگ یا سرقہ بالجبر کرنے والے یا قیدی فراری یا مجرم اشتہاری کے گاؤں میں آنے یا گاؤں سے کسی راستے سے گذرنے کی بابت اطلاعدہی مندرجگان پر فرض ہے جو دفعہ ۲۰۲ تعزیرات ہند میں وہ امور درج نہیں ہیں اور نہ ارادہ ارتکاب جرم یا کسی اطلاع یا خبر مبینہ دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند کی عدم اطلاعدہی زیر دفعہ ۲۰۲ عاید ہوتی ہے۔ الا حصہ دوم دفعہ ۱۷۶ تعزیرات ہند میں الفاظ اطلاع یا خبر اگر ارتکاب جرم سے متعلق ہو جزو ا دفعہ ۲۰۲ تعزیرات ہند سے مشابہ ہیں جو ہر دو صورت میں دفعہ ۱۷۶ و ۲۰۲ تعزیرات ہند کی سزا میں ماہ کے ہے ولا منطقیانہ کھینچ تان سے کچھ فرق نہیں ہوتا ہے۔ اگر منطقیانہ دلایل سے ہی کام لینا ہے تو دفعہ ۲۰۲ تعزیرات ہند میں عدم اطلاعدہی قابل سزا ہے لیکن چونکہ یہ درج نہیں ہے۔ کہ یہ ذمہ واری کس شخص کو اطلاع دینے پر مبنی ہے جسکو اطلاع دیجانے سے ذمہ داری قانونی سے سبکدوشی حاصل ہووے جیسا تحت ح دفعہ ۲۰۳ درج کیا گیا ہے غور طلب ہے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا اطلاع ارتکاب جرم دینا قانوناً فرض ہو
(۲) ملزم ارتکاب جرم کو جانتا یا باور کرتا ہو (۳)
ملزم دانستہ ارتکاب جرم کی اطلاعدہی ترک کرے۔

فرد قرارداد جرم
جہاں سرسری نمونہ نہ ہو

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر حسب ذیل الزام جرم قائم کرتا ہوں۔
تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمی فلاں

چونکہ ملزم نے وجہ ثبوت کو چھپایا تاکہ اصل ملزم سزا جائز سے بچ جائے۔ اس لئے اپیل قابل منظوری نہیں ہے اور جو شخص ارتکاب جرم کرے اور پھر وجہ شہادت وجہ ثبوت کو غائب کرے زیر دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند قابل سزا نہیں ہے۔ کریمینل لاجرنل جلد ۸ صفحہ ۱۹۳ ۱۹۳۷ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۳۶۹

(۱۹) ملزم نے ایک عورت کو قتل کرکے آلہ قتل و دھوتی خون آلودہ و نعش مقتولہ کو باہر نہر کے ریتہ میں دبا دیا تھا اور دوران تفتیش پولیس میں ملزم نے کہا کہ اس نے عورت کو قتل کیا ہے اور مردہ نعش کو نہر کے ریتہ میں دبایا ہے جس نے نعش برآمد کرا دی تھی اور اپنے گھر سے آلہ قتل و دھوتی خون آلودہ جو چھپائے ہوئے رکھے تھے برآمد کرکے دیئے تھے۔ عدالت سشن نے ملزم کو بجرم ۳۰۲ تعزیرات ہند حبس دوام بعبور دریائے شور اور بدفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند وجہ ثبوت کو غائب کرنے کی پاداش میں پانچ سال قید سخت کی سزا کا حکم دیا تھا چنانچہ مدراس ہائیکورٹ میں اپیل ملزم پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ ملزم کا یہ اقرار کہ اس نے عورت کو قتل کیا اور مردہ نعش کو نہر کے ریتہ میں چھپایا ہوا معہ آلہ قتل و دھوتی خون آلودہ گھر سے پوشیدہ کی ہوئی اشیاء متعلقہ برآمد کرائی ہیں اور ملزم کے خلاف تکمیل جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند ثابت نہیں ہے۔ اس لئے جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند میں حکم سزا پانچ سال قید سخت کا قائم رکھا جا کر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ کریمینل لاجرنل جلد ۹۳ صفحہ ۹۷۷ مدراس ۱۹۳۸ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۷ صفحہ ۹۰۹ دسمبر ۱۹۳۸ء

اگر جرم کی خبر دینا واجب ہو اس خبر کو ترک کرے

دفعہ ۲۰۲۔ جو کوئی شخص یہ جانکر یا اس امر کے باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ کسی جرم کا ارتکاب ہوا قصداً اس جرم کی نسبت کوئی ایسی خبر دینی ترک کرے جس کا دینا قانوناً اس پر واجب ہے تو اس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداءً سمن جاری ہوگا قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے۔ منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ ضروری ہے

ارتکاب جرم کے باور کرنے کی وجہ رکھ کر بغیر کسی نیت یا ارادہ کے جھوٹی اطلاع دینا قابل سزا ہے خواہ وہ جرم برٹش انڈیا میں یا خارج از برٹش انڈیا میں دفعات مندرجہ تشریح تحت دفعہ ہذا میں سے کسی جرم کا ارتکاب ہوا ہو۔

دفعہ ہذا و مشابہ دفعات تعزیرات ہند

بدفعہ ہذا و دفعہ ۱۷۷ تعزیرات ہند وہی امتیاز ہے جو دفعہ ۱۷۶ و دفعہ ۲۰۲ تعزیرات ہند میں ہے اور جسکو تحت دفعہ ۲۰۲ تعزیرات ہند بالتفصیل لکھا جا چکا ہے۔ دفعہ ہذا میں جب کسی جرم کا ارتکاب ہونا کسی شخص کو معلوم ہو۔ اور اس جرم کی صحیح اطلاع کے بجائے جھوٹی اطلاع جسکو جھوٹی جانتا یا باور کرتا ہو دے اس کو بدفعہ ہذا سزا دیجاویگی۔ لیکن دفعہ ہذا میں یہ امر درج نہیں ہے کہ اطلاع کس کو دینا ذمہ داری عاید کرتا ہے گویا ایک شخص ذمہ دار عدم اطلاع دہی قانوناً قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن جسکو اطلاع دینے سے سبکدوشی ہوتی ہے اس کا عہدہ یا نام بذیل درج نہیں ہوتا ہے۔ اس منطقی دلیل سے ذمہ داری ناتکمل ہوجاتی ہے لیکن مفہوماً بلحاظ ترتیب قانونی معناً یہ تصور کیا جاوے کہ اطلاع سرکاری ملازم کو دیجانی مقصود ہے۔ اور الفاظ سرکاری ملازم جیسا کہ دفعہ ۱۷۶ و ۱۷۷ تعزیرات ہند و دفعات ۴۴ و ۴۵ ضابطہ فوجداری میں وضع کئے گئے ہیں سمجھ لئے جاویں کہ قانونی نقطۂ نظر سے سرکاری ملازم کے الفاظ بدفعہ ہذا متروک ہوجانے سے دفعہ ہذا قانوناً ناقص تصور کیجاویگی جیسا کہ زیر دفعہ ۱۰۶ ضابطہ فوجداری بجائے تعزیری دفعہ کے غیر موزون عبارت میں دفعہ ۱۴۵ تعزیرات ہند بسلسلہ اندراج جرائم دفعہ ۱۴۳ و ۱۴۳ الف لکھی گئی ہے کہ اصل جرم کے حکم سزا میں شرط حفظ امن آئندہ مچلکہ معہ ضامن میعادی ۳ سال عدالت مجوزہ کیو جو غیر موزون ہے جسکے متعلق ہائیکورٹ نے یعنی انڈین کیسز جلد ۱۵۰ صفحہ ۹۴۵ و کریمینل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۴۵۹ ۱۹۲۷ء و جلد ۲۶ صفحہ ۲۲۴ میں اندراج دفعہ ۱۴۹ غیر موزونیت پر اعتراض کیا ہے۔ اور دفعہ ہذا میں تو الفاظ سرکاری ملازم اندراج طلب میں جو غور طلب ہے،

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) ارتکاب جرم قابل اطلاع کا وقوع میں آنا (۲) جرم منجملہ دفعہ ۴۴ ضابطہ کا ہونا (۳) ارتکاب جرم کا وقوع ملزم جانتا یا باور کرتا ہو (۴) دانستہ غلط جھوٹی اطلاع کا دینا (۵) ملزم کا اطلاع دینا قانونی فرض ہونا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ اعلیٰ تم مسمی ج پر حسب ذیل الزام جرم قائم کرتا ہوں۔

شخص کے قتل ہوجانے کی اطلاع قریب تر مجسٹریٹ یا پولیس افسر کو قانوناً تم اطلاع دینے کے پابند تھے جس کی تم نے دانستہ اطلاع نہیں کی ہے۔ اس لئے تم جرم قابل سزا دفعہ ۲۰۲ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو جو مجسٹریٹ درجہ دوم کی سماعت کے قابل ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت .... میں ہووے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

زیر دفعہ ۴۴ ضابطہ فوجداری جرائم کے ارتکاب کی اطلاع دہی قریب تر مجسٹریٹ یا عہدہ دار پولیس کو اشخاص پر قانوناً فرض قرار دیگئی ہے۔ جو شخص ارتکاب جرم مذکور کی اطلاع دہی دانستہ ترک کرے وہ زیر دفعہ ۲۰۲ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوگا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۱ صفحہ ۴۸۰ سنہ ۱۹۲۰ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۵۶ صفحہ ۵۸۲-۱۶ ناگپور لارپورٹ صفحہ ۳۰

ارتکاب کئے ہوئے کسی جرم کی نسبت جھوٹ خبر دینا

دفعہ ۲۰۳۔ جو کوئی شخص یہ جان کر یا باوجود اس امر کے باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ کسی جرم کا ارتکاب ہوا ہے۔ اس جرم کی نسبت کوئی خبر دے جس کا جھوٹ ہونا وہ جانتا ہو یا باور کرتا ہو تو اس شخص کو دونوں قسموں میں کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

تشریح دفعات ۲۰۱ و ۲۰۲ میں اور اس دفعہ میں لفظ "جرم" میں ہر ایسا فعل داخل ہے۔ جسکا ارتکاب کسی مقام خارج از برٹش انڈیا میں ہوا ہو اور جو اگر برٹش انڈیا کے اندر صادر ہوتا تو دفعات مرقومۃ الذیل یعنی دفعات ۳۰۲ و ۳۰۴ و ۳۸۲ و ۳۹۲ لغایت ۳۹۹ و ۴۰۲ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۷ لغایت ۴۶۰ میں سے کسی دفعہ کی رو سے لائق سزا ہوتا۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا مجسٹریٹ درجہ دوم ہے۔ اور اگر ملزم دفعہ ۲۰۳ سے بری ہوجاوے تو بمنشا دفعہ ۴۰۳ ضابطہ فوجداری مکرر بدفعہ ۱۷۷ قابل تحقیقات نہ ہوگا۔

شرح بدفعہ ہذا جو شخص عام ایسے کہ اس پر اطلاع دہی کسی جرم مندرجہ دفعہ مذکور لازمی نہ ہو

قسموں میں کسی قسم کی قید کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ وہ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ جرم قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح

طلبی دستاویزات کے متعلق عدالت و پولیس کے لئے دفعات ۹۴ و ۹۵ و ۹۹ و ۵۰۱ و ۱۶۵ ضابطہ میں درج ہیں۔ اور قانون شہادت کی دفعہ ۳۰ و ۱۳۱ و ۱۶۲ نیز ۱۶۴ میں درج ہیں اور دفعہ ۱۷۵ تعزیرات ہند میں بھی دستاویز مطلوبہ کو سرکاری ملازم کے روبرو قصداً پیش نہ کرنا یا انکار کرنا قابل سزا قرار دیا ہے۔ اندر دفعہ ہذا میں کسی دستاویز کا کسی کورٹ آف جسٹس کی کاروائی قانونی میں یا کسی سرکاری ملازم کی حیثیت منصبی میں مطلوب ہو شخص متنازعہ دستاویز جو قانوناً پیش کرنے پر مجبور ہو سکتا ہو وہ شخص دستاویز کو بطور ذریعہ ثبوت مستعمل ہونے سے قصداً روکنے کے لئے دستاویز کو چھپائے یا تلف کرے یا اس کے کسی جزو کو مٹا ڈالے یا کسی عمل سے اس کو ایسا کر دے کہ وہ دستاویز ناقابل تحقیق ہو جائے۔ وہ شخص بدفعہ ہذا قابل سزا قرار دیا گیا ہے اور دفعات ۴۷۷ تعزیرات ہند میں جھوٹے حسابات یا نقصان رسانی وغیرہ کے متعلق ہیں۔ دفعہ ہذا سے کچھ تعلق نہیں ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم دستاویز مطلوبہ کو قانوناً کورٹ آف جسٹس یا سرکاری ملازم کے روبرو پیش کرنے پر مجبور ہو (۲) ملزم دستاویز مطلوبہ کو بہ نیت ممانعت قصداً پیش ہونے سے روکے (۳) دستاویز بطور شہادت پیش ہونی مطلوب ہو جسکو ملزم جانتا ہو (۴) ملزم دستاویز کو ناقابل استعمال شہادت کرنے کے لئے اس کو چھپانا یا تلف کرنا جزواً یا کلاً مٹا ڈالنا یا کسی عمل سے ناقابل استعمال کرنا

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام وتاریخ و مقام فلاں دستاویز مطلوبہ فلاں عدالت جسکو پیش کرنے کے لئے بطور ثبوت تم قانوناً مجبور تھے اور تم نے عدالت میں بحالت صورت صحیح پیش کرنے کے اس کے الفاظ کو مٹا دیا ہے جس کی وجہ سے وہ دستاویز بطور وجہ ثبوت مستعمل ہونے سے رک گئی ہے

تم منسمی ج نے مورخہ یکم جولائی کو جرم ۲۰۲ تعزیرات ہند جو تمہارے دیہہ میں تاریخ فلاں وقوع میں آیا تھا تم نے ارتکاب جرم سے واقف ہوتے ہوئے مہتمم پولیس بیٹشن سنواڑہ کو جھوٹی اطلاع دی جس کی وجہ سے تم جرم دفعہ ۲۰۳ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی سماعت کے لائق ہے۔ اس لئے میں ہدایت کرتا ہوں کہ جرم مذکور میں تمہاری تجویز عدالت مذکور میں عمل میں آوے

رولنگ آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ جرم دفعہ ۲۰۲ تعزیرات ہند کی تفتیش میں منسمی باگا ایک شخص نے اپنے بیان میں جھوٹی اطلاع ارتکاب قتل کے متعلق تحریر کرائی تھی۔ جسکو عدالت مجسٹریٹ مجاز سے دفعہ ۲۰۳ تعزیرات ہند سزا دیگئی تھی۔ بافادہ اپیل پر اپر برما جوڈیشل کمشنر کورٹ سے قرار دیا گیا کہ دفعہ ۲۰۳ تعزیرات ہند اس وقت لگائی جاتی ہے جبکہ اطلاع دانستہ ارتکاب جرم کی جھوٹی دیجاوے۔ لیکن جھوٹ بیان متعلق اطلاع جرم بدوران تفتیش تحریر کرانے سے دفعہ ۲۰۳ عاید نہیں ہوتی ہے۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۲۱ صفحہ ۷۰۰ سنہ ۱۹۲۰ء اپر برما۔ انڈین کیسیز جلد ۵۸ صفحہ ۹۴۰ سنہ ۱۹۲۰ء ۳۔ اپر برما رپورٹ صفحہ ۲۰۴

بوجہ ثبوت کے طور پر کسی دستاویز کا پیش کیا جانا روک دینے کے لئے اُسے ضائع کرنا

دفعہ ۲۰۴۔ جو کوئی شخص کسی ایسی دستاویز کو چھپائے یا تلف کر ڈالے جسکو وہ کسی کورٹ آف جسٹس کے حضور میں یا کسی کارروائی میں جو قانون کے مطابق کسی سرکاری ملازم کے روبرو اسکی سرکاری ملازمی کی حیثیت سے ہو رہی ہو ثبوت کے طور پر پیش کرنے کے لئے قانوناً مجبور ہو سکے یا اس تمام دستاویز یا اس کے کسی جزو کو مٹا ڈالے یا ایسا کر دے کہ پڑھی نہ جائے اس نیت سے کہ اس کورٹ یا اس سرکاری ملازم مذکور الصدر کے حضور میں اس دستاویز کا وجہ ثبوت کے طور پر پیش ہونا یا کام میں آنا روک دے یا بعد اس کے کہ اس کو بغرض مذکور اس دستاویز کے پیش کرنے کے لئے قانون کی رو سے حکم یا اطلاع ہو چکی ہو۔ افعال مذکورہ میں سے کسی فعل کا مرتکب ہو تو اس شخص کو دونوں

شخص بن کر اس وضع ادعائی کی حالت میں کوئی اقرار یا بیان کرے یا کوئی اقبال دعوے داخل کرے یا کوئی حکمنامہ جاری کرائے یا حاضر ضامن ہو جائے یا دیوانی یا فوجداری کے کسی مقدمہ میں کوئی اور امر کرے تو اس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل عدالت سیشن یا پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔ اور کوئی نالش بغیر منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری باصورت باب ۳۵ دفعات ۴۷۶ و ۴۷۷ و ۴۷۸ وغیرہ ضابطہ فوجداری رجوع نہ ہو سکیگی

شرح بدفعہ ہذا کسی شخص مشہور یا فرضی شخص کی وضع اختیار کرکے کوئی اقرار یا بیان کرنا یا اس جھوٹ موٹھ اختیار کردہ صورت میں کوئی اقبال دعوے داخل کرنا یا حکمنامہ جاری کرانا یا حاضر ضامن یا مال ضامن ہوجانا یا کسی مقدمہ دیوانی یا فوجداری میں بصورت مذکور کوئی اور عمل کرنا زیر دفعہ ہذا قابل سزا ٹھرایا گیا ہے۔ خواہ اختیار کردہ صورت اُس شخص کی رضامندی سے عمل میں لائی گئی ہو۔ جس کی جھوٹی صورت بنائی گئی ہو اور بہر کیف اس وضع ادعائی سے مقصد صورت حسب معنی دفعہ ۲۴ تعزیرات ہند نتیجہ بددیانتی برآمد ہوگا اور ہمچو قسم اختیار کردہ صورت بنادٹی ہیں بعض افعال عمل میں لانا تعزیری جرم قرار دیا گیا ہے چنانچہ زیر دفعہ ۱۴۰ فوج بحری یا بری یا ہوائی کے کسی سپاہی کا لباس یا نشان لئے پھرنا یا پہننا زیر دفعہ ۱۷۰ تعزیرات ہند میں جھوٹ موٹھ سرکاری ملازم بننا اور ۱۷۱ میں کوئی خاص لباس یا نشان سرکاری ملازم کے کسی طبقہ کا پہنا یا لئے پھرنا۔ اور زیر دفعہ ۲۲۹ اہل جیوری یا اسیسر بننا اور بدفعہ ۴۱۹ تعزیرات ہند وضع ادعائی سے دوسرا شخص بن کر دغا کرنا قابل سزا قرار دیا گیا ہے اور ہر ایک صورت جرم بالفاظ قانونی ایک دوسری صورت سے ممیز ہے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا مقدمہ دیوانی یا فوجداری میں جھوٹا شخص بننا (۲) ملزم کا اختیار کردہ صورت میں کوئی اقرار یا بیان کرنا یا اقبال دعوے داخل کرنا۔ یا حاضر ضامن یا مال ضامن ہونا۔ یا کوئی

جس میں ملزم مرتکب جرم دفعہ ۲۰۴ تعزیرات ہند ہوئے ہے۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

رولنگ آف ہائی کورٹس

ایک مقدمہ میں مستغیث نے ملزم کے خلاف اس کے دانستہ ایک معاہدہ ایک حکم شفقیہ دو دستاویز کے ضائع کر دینے کا الزام جرم دفعہ ۴۷۷ تعزیرات ہند لگایا گیا تھا۔ جو زیر دفعہ ۲۰۳ ضابطہ فوجداری ڈسمس کیا گیا تھا اور لکھا گیا تھا کہ اگر استغاثہ مستغیث سچا بھی ہوتا ہم جرم دفعہ ۴۷۷ تعزیرات ہند نہیں ہے کیونکہ دستاویزات ضائع کردہ کفالت المال نہیں تھیں۔ چنانچہ باقاعدہ درخواست پر کلکتہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ مجسٹریٹ نے استغاثہ کے متعلق کافی تحقیقات نہیں کی ہے۔ اور مجسٹریٹ کو دفعہ ۲۰۴ تعزیرات ہند پر غور کرنا چاہیئے جیسا کہ استغاثہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور مقدمہ اس قابل ہے کہ آئندہ دیگر مجسٹریٹ پریذیڈنسی تحقیقات کرے کہ اس نے جس نے پہلے حکم دیا ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۱۰۷ ۱۹۲۷ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۷ صفحہ ۳۹۱ - ۳۰ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۱۵۸ -

(۲) ایک مقدمہ میں کورٹ آف وارڈز نے کاغذات حسابات پیش کرنیکا حکم فریق استغاثہ کو لکھ کر بھیجا تھا اس شخص نے طلبیدہ دستاویزات دانستہ پیش نہ کیں۔ جس پر اس کے خلاف بجرم دفعہ ۲۰۴ تعزیرات ہند عاید کیا جا کر حکم سزا دیا گیا تھا۔ جس حکم کے خلاف ملزم نے سندھ جوڈیشل کمشنر کورٹ میں درخواست قاعدہ پیش کی تھی اور عذر کیا تھا کہ دستاویز مطلوبہ نیک نیتی سے لاعلم رہ کر وہ پیش نہیں کر سکا تھا۔ چنانچہ قرار دیا گیا کہ بحالات واقعات مقدمہ کاغذات حسابات کو ملزم نے دانستہ پیش نہیں کیا ہے اور کسی دستاویز کے پیش کرنے سے محض انکار کرنا جرم دفعہ ۲۰۴ تعزیرات ہند نہیں ہے تاوقتیکہ دانستہ دستاویز کو مخفی رکھ کر پیش نہ کیا جاوے۔ اور ذاتی لاعلمی سے بہ نیک نیتی کسی دستاویز طلبیدہ کا پیش نہ کرنا بھی جرم نہیں ہے۔ جو مقدمہ کے مناسب حال نہیں ہے۔ درخواست ملزم نامنظور کی گئی اور حکم سزا قایم رہا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۴۰ صفحہ ۷۵۔ سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ ۱۹۳۹ء - انڈین کیسز جلد ۱۸۰ صفحہ ۳۸۱ ۱۹۳۹ء

کسی مقدمے یا استغاثے میں کسی امر یا عملدرآمد کی غرض سے جھوٹ موٹ کوئی اور شخص بننا

دفعہ ۲۰۵۔ جو کوئی شخص جھوٹ موٹ کوئی اور

کسی اور حاکم مجاز کی جانب سے صادر ہوا ہو یا جسکو وہ شخص جانتا ہے کہ اس کے صادر ہونے کا احتمال ہے وہ مال یا استحقاق جو اس مال میں ہے۔ ضبطی یا عیوض جرمانہ میں یا اس ڈگری یا حکم کی تعمیل میں جو دیوانی کے کسی مقدمے میں جو کسی کورٹ آف جسٹس نے جاری کی ہو یا جسکو وہ شخص جانتا ہو کہ اس کے جاری ہونے کا احتمال ہے۔ لیا نہ جائے تو اس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور جرم قابل ضمانت و نا قابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ۔ یا مجسٹریٹ اوّل یا دوم ہے۔ اور منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری اجراء نالش کے لئے ضروری ہے۔

شرح

بدفعہ ہذا کسی شخص کا فریب سے کسی مال یا استحقاق کو اس لئے دور کرنا یا چھپانا یا منتقل کرنا یا حوالہ کرنا تاکہ وہ مال یا استحقاق کسی حاکم مجاز کے حکم کے مطابق لیا نہ جاوے قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ اور اسی مقصد تحفظ مال و استحقاق کے لئے دیگر دفعات تعزیری وضع کیگئی ہیں۔ چنانچہ دفعات ۲۱۰ و ۴۲۱ لغایت ۴۲۴ و ۲۰۷ و ۲۰۸ تعزیرات ہند میں مشابہ صور ہمارے قانونی حسب ذیل ہیں۔

زیر دفعہ ۲۱۰ تعزیرات ہند غیر واجب روپیہ یا مال یا استحقاق کے حصول کے لئے فریب سے ڈگری یا حکم حاصل کرنا وغیرہ مستوجب سزا میعاد دو برس تک ٹھہرایا گیا ہے۔ اور دفعہ ۴۲۲ تعزیرات ہند قرضخواہوں میں تقسیم کے روکنے کے لئے بددیانتی یا فریب سے مال کو دور کرنا یا چھپانا قابل سزا قید میعاد دو برس تک ٹھہرایا گیا ہے۔ اور زیر دفعہ ۴۲۴ تعزیرات ہند الفاظ مندرجہ زیر دفعہ ۴۲۱ تعزیرات ہند "بغیر لینے کافی عیوض کے کسی مال کا بددیانتی یا فریب سے دور کرنا یا چھپانا یا کسی شخص کے حوالہ کرنا یا منتقل کرنا یا کرانا" متروک کئے گئے ہیں۔ اور بدفعہ ہذا کسی قرضہ یا مطالبہ خود یا کسی دوسرے شخص کے واجب الوصول کو قانون کے موافق میسر ہونے سے بددیانتی یا فریب سے

اور فیصل کرنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں

تم فلاں شخص ملزم بایام وتاریخ فلاں عدالت میں منشی فلاں ملازم کے نام فلاں مشہور شاہوکار کے نام سے بقدر دو ہزار روپیہ کے مال ضامن ہوئے ہو۔ حالانکہ وہ شاہوکار جس کا نام تم نے اپنا ہونا ظاہر کر کے جھوٹا عدالت کو اطمینان دلایا ہے۔ فوت ہو چکا ہے (یا جو صورت حسب معنی دفعہ ہذا ملزم اختیار کرے درج کیجایا کرے) جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۰۵ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لایق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگ آف ہائیکورٹ پٹنہ

مسمی قطب الدین ملازم ایک شخص نے اپنے آقا کے نام کے فوتشی عدالت کو وصول کرکے اطلاعیابی کر دی تھی جس کے خلاف جرم زیر دفعہ ۲۰۵ تعزیرات ہند عاید کیا جاکر عدالت مجسٹریٹ درجہ اول میں دو سال قید اور یک صد روپیہ جرمانہ وبعدم ادائے جرمانہ چھ ماہ قید سخت کا حکم دیا گیا تھا۔ جو عدالت سیشن سے حکم سزا قایم رہا جس کا اپیل ہائیکورٹ پٹنہ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ جب ملازم نے اپنے آقا کے نام کے حکمنامہ مقدمہ عدالت دیوانی پر اپنے مالک کے نام کا اطلاعنامہ پاتا لکھ کر اطلاعیابی کی اور حسب دفعہ ۱۵۸ ب ایکٹ کرایہ داران بنگال اطلاعنامہ تھا تو بطریق واقعات حسب معنی دفعہ ۲۰۵ تعزیرات ہند دوسرا شخص جھوٹا بنتا عاید نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے منظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۱۲۱۶ ۱۹۳۷ء پٹنہ ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۳۵۲

ضبطی کے طور پر یا ڈگری کی تعمیل میں کسی مال کا قرق کیا جانا روکنے کے لئے اُسے فریب کی رو سے دور کرنا یا چھپانا

دفعہ ۲۰۶ - جو کوئی شخص فریب سے کسی مال کو یا کسی استحقاق کو جو اس مال میں ہو اس نیت سے دور کرے یا چھپاوے یا کسی کے نام پر منتقل کر دے یا کسی شخص کے حوالہ کر دے کہ اس حکم کے مطابق جو کبھی کورٹ آف جسٹس یا

حکم ضبطی (یا جرمانہ یا ڈگری یا حکم کی تعمیل میں لیا نہ جائے جیسا کہ صورت ہو درج کیجاوے)
تاکہ فلاں مقدمہ اجرائے ڈگری فلاں میں لیا نہ جاوے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۰۶ تعزیرات
ہند ہوئے ہو۔ جو جرم مجسٹریٹ درجہ اوّل کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم
دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگ آف ہائیکورٹس

(۱) ایک مقدمہ میں بہ تعمیل حکم عدالت مقروضی مدعا علیہ زمیندار کی فصل کے قرق کرکے اُسی مدعا علیہ کی سپردگی میں بحسب ضابطہ تعمیل کنندہ سرکاری ملازم نے کردئے تھے۔ لیکن دوسرے وقت پر جبکہ اُن کا وزن کیا گیا تو معلوم ہوا کہ مدعا علیہ نے اُس میں سے بعض حصہ خود فروخت کر دیئے تھے۔ جس پر مدعا علیہ کے خلاف جرم دفعہ ۲۰۳ و ۲۰۶ و ۱۰۹ تعزیرات ہند قائم کیا جا کر عدالت سے جرم دفعہ ۲۰۶ و ۱۰۹ تعزیرات ہند عائد کیا گیا۔ اور ملزم کیجانب سے یہ اعتراض کیا گیا تھا کہ ارجاع استغاثہ بمنشاء دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری دائر نہیں ہوا ہے۔ اس لئے کارروائی کالعدم کیجائے۔ چنانچہ ہائیکورٹ بمبئی سے قرار دیا گیا کہ دفعہ ۲۰۶ و ۲۰۴ تعزیرات ہند و دفعہ ۲۰۶ تعزیرات ہند باہم مختلف ہیں اور ہر دو دفعات میں ارادہ اختیاریہ ہے۔ اور زیر دفعہ ۲۰۶ تعزیرات ہند منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری ضروری نہیں ہے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۲۷۴ سنہ ۱۹۳۷ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۲۳۱۔

(۲) ایک شخص نے دو نابالغان کے گارڈین پر فصل ایستادہ کی قرقی کے لئے عدالت دیوانی سے ڈگری حاصل کرکے سرکاری ملازم امین مقرر کیا تھا اور قبل از امین کے پہنچنے کے محافظ نابالغان و دو دیگر اجارہ داران نے فصل کو درو کرنا شروع کر دیا تھا۔ اور امین کے روکنے پر انکار کر کے فصل درو کرتے رہے تھے جن کے خلاف بجرم دفعہ ۳۷۹ تعزیرات ہند استغاثہ ہوا تھا اور استغاثہ کے گواہان کی شہادت قلمبند ہونے اور موقع مکرر جرح پر ملزم نے اعتراض کیا کہ عدالت کو جرم کی سماعت کا اختیار نہیں ہے۔ اور واقعات تصور کردہ پر جرم ۲۰۶ تعزیرات ہند ہے۔ اس پر سب مجسٹریٹ نے یہ لکھ کر کہ فصل قرق ہو کر ضمانت کیجانے کے بعد ملزم نے جرم کیا ہے جس کی نگرانی مدراس ہائیکورٹ میں پیش ہو کر بحوالہ رولنگ سنہ ۱۹۳۶ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۱۱۵ و ۱۶۲ انڈین کیسز صفحہ ۴۲۵۔ آل انڈیا رپورٹر

روکنا مستوجب سزا قید دو سال تک ٹھہرایا گیا ہے۔
اور زیر دفعہ ۴۲۳ تعزیرات ہند کسی مال یا استحقاق کو ایسے وثیقہ کی بد دیانتی یا فریب سے تکمیل کرانا۔ جس میں جھوٹھ بیان بغرض استفادہ اشخاص متعلقہ مندرج ہو لایق سزا قید میعاد دو برس تک ٹھہرایا گیا ہے۔
اور زیر دفعہ ۴۲۴ تعزیرات ہند اپنے یا کسی دوسرے شخص کے مال کو بد دیانتی یا فریب سے دور کرنا یا چھپانا یا اس میں مدد کرنا یا کسی استحقاق یا مطالبے یا دعوے کی نسبت بد نیتی سے دست بردار ہونا قابل سزائے قید دو برس قرار دیا گیا ہے۔
اور زیر دفعہ ۲۰۷ تعزیرات ہند غیر واجب مال یا استحقاق کو فریبانہ قبول کرنا یا بہ تحویل لینا یا اس کا دعوےٰ کرنا کہ وہ مال یا استحقاق عدالت یا حاکم مجاز کے حکم کی تعمیل میں لیا نہ جائے وہ شخص سزائے قید میعاد دو برس تک کا قرار دیا گیا ہے۔
اور زیر دفعہ ۲۰۸ تعزیرات ہند کسی غیر واجب روپیہ یا مال یا استحقاق خود میں دانستہ فریباً اپنے اوپر ڈگری جاری ہونے دینا مستوجب سزا قید دو برس تک ہو سکے گا۔
اور دفعہ ۲۰۶ تعزیرات ہند لفظ بد دیانتی کی نفی ہے۔ اور محض لفظ فریب سے بقول سر جیمس سٹیفن دھوکا۔ یا نیت دھوکا یا اخفا کرنا داخل ہے۔
اگرچہ دفعات مندرجہ صدر باہم مشابہ ہیں لیکن تاہم بلحاظ الفاظ قانونی مستعملہ جس مقصد کی تکمیل کے لئے وضع کیگئی ہیں اس کو امتیازیہ طور پر پورا کرتی ہیں۔

اجزا قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا اپنے قرضخواہاں یا حاکم مجاز مندرجہ دفعہ مذکور کے حکم کے مطابق کسی مال یا استحقاق کو ادا نہ کرنے کے لئے فریب سے دانستہ دور کرنا یا چھپانا یا حوالہ کرنا (۲) یا اس مال یا استحقاق کو اس لئے حسب معنی دفعہ مذکور عاید کرے کہ کسی حاکم مجاز کے حکم کی تعمیل میں ضبطی یا جرمانہ یا ڈگری کے مطابق لیا نہ جاوے۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ فلاں اپنا فلاں فلاں مال مسمیٰ فلاں شخص کے پاس اس لئے دانستہ فریباً چھپایا (یا دانستہ فریباً دور کیا یا کسی کے حوالہ یا منتقل کیا) تاکہ حاکم مجاز کے

حق کی نسبت جو اس مال میں ہے - کوئی مغالطہ عمل میں لائے اس فریب کی نیت سے کہ اس کے سبب سے وہ مال یا استحقاق جو اس مال میں ہے ایسے حکم کے مطابق جو کسی کورٹ آف جسٹس یا کسی اور حاکم مجاز کی جانب سے صادر ہوا ہو یا جسکو وہ شخص جانتا ہو کہ اس کے صادر ہونے کا احتمال ہے ضبطی یا عیوض جرمانہ میں یا کسی ایسی ڈگری یا حکم کی تعمیل میں جو کسی کورٹ آف جسٹس کی جانب سے دیوانی کے کسی مقدمہ میں جاری ہوا ہو یا جسکو وہ شخص جانتا ہو کہ اس کے جاری ہونے کا احتمال ہے لیا نہ جائے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے - یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی -

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا ناقابل دست اندازی پولیس ہے - ابتدأً وارنٹ جاری ہوگا - اور قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے - اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ - یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم سے - اور بغیر منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری کوئی نالش رجوع نہ کی جائے گی -

شرح

دفعہ ہذا میں کسی مال یا استحقاق کو جو حسب دفعہ ۲۰۶ تعزیرات ہند فریباً از نیت سے کسی شخص کے حوالہ کرنا یا چھپانا یا منتقل وغیرہ کرنا تاکہ وہ کسی حاکم مجاز سے ضبطی یا جرمانہ یا ڈگری وغیرہ میں لیا نہ جائے - اس مال کو فریباً قبول کرے یا بہ تحویل لے یا بغیر واجبی دعوے کے وثوق کرے تاکہ وہ کسی حاکم مجاز کے حکم سے ضبطی یا جرمانہ یا کسی ڈگری یا حکم میں لیا نہ جائے تو وہ شخص بطور الفعالی شریک جرم یا معین یا اصل جرم زیر دفعہ ۲۰۶ تعزیرات ہند کا متصور ہو کر زیر دفعہ ہذا مستوجب سزائے قید دو برس تک کا ہوگا -

اجزا قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا فریباً کسی مال یا استحقاق میں اپنا کا حق واجبی نہ جانتے ہوئے اس کا حصول

سنہ ۱۹۳۶ء مدراس صفحہ ۱۷۸ سنہ ۱۹۳۶ء کریمنل کیسز صفحہ ۶۲۲ - کریمنل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۹۲۷ مدراس لا جرنل صفحہ ۵۰۳ - ۸ رولنگ مدراس صفحہ ۹۹۷ قرار دیا کہ لفظ فریب مستعملہ دفعہ ہذا مساوی لفظ دفعہ ۴۲۴ تعزیرات ہند مستعملہ بدنیتی نہیں ہے - اور دفعہ ۴۲۴ تعزیرات ہند اسی قسم کے مقدمات سے متعلق ہے کہ جو دفعہ ۲۰۶ تعزیرات ہند سے متعلق ہے - المسٹر سر جیمس سٹیفن نے بعنوان مقدمہ دفعہ ۴۲۴ تعزیرات ہند تحریر کیا ہے کہ جب کبھی لفظ فریب یا بنیت فریب یا فریب سے کسی جرم میں واقع ہوں تو کم از کم دو جزو ارتکاب جرم کے لئے ضروری ہیں - اول دھوکہ یا حقیقت کو چھپانا یا بعض صورتوں میں اخفا ہونا جو واقعات و حالات مقدمہ میں کوئی صورت مذکورہ نہیں ہے - اور ملزمان نے جو عمل کیا ہے وہ بددیانتی سے فصل کو درو کیا ہے - اور جو واقعات سب مجسٹریٹ نے لکھے ہیں وہ صحیح نہیں ہیں - اس لئے بصحت اس کو عمل کرنا چاہیئے - نگرانی نامنظور کی گئی - کریمنل لا جرنل جلد ۳۹ صفحہ ۱۱۷ مدراس سنہ ۱۹۳۸ء - انڈین کیسز جلد ۱۷۶ صفحہ ۱۲۴ سنہ ۱۹۳۸ء

(   ) ایک زمیندار کی فصل بحکم عدالت دیوانی قرق کی گئی تھی - زمیندار نے بعد تعمیل حکم قرقی چند روز بعد فصل متدروقہ کو درو کر کے اکٹھا کیا تھا کہ اس کے خلاف بجرم دفعہ ۲۰۶ تعزیرات ہند کارروائی کی گئی کہ اس کو عدالت مجاز سے حکم سزا دیا گیا تھا - اور اپیل ضابطہ پر مدراس ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ محض فصل کو درو کر کے اکٹھا کر لینا اجزاء قانونی جرم دفعہ ۲۰۶ تعزیرات ہند کو پورا نہیں کرتا ہے - ملزم نے بالارادہ فصل کو فریبانہ چھپایا ہے اور نہ کسی کے حوالہ یا منتقل کیا ہے - اس لئے بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا ہے کریمنل لا جرنل جلد ۴۰ صفحہ ۳۱۲ مدراس سنہ ۱۹۳۹ء - انڈین کیسز جلد ۱۷۹ صفحہ ۹۸۰ سنہ ۱۹۳۹ء

ضبطی کے طور پر یا ڈگری کی تعمیل میں کسی مال کا قرق کیا جانا روکنے کیلئے فریب کی رو سے اس کا دعوےٰ کرنا

دفعہ ۲۰۷- جو کوئی شخص کسی مال کو یا کسی استحقاق کو جو اس مال میں ہو فریب سے قبول کرے یا اپنی تحویل میں لے یا اس کا دعوےٰ کرے یہ جان کر کہ اس مال یا استحقاق میں اس کا کچھ حق یا دعوےٰ نہیں ہے - یا کسی مال یا اس استحقاق کے کسی

تمثیل

زید بکر پر دعوے کرے اور بکر یہ جان کر کہ مجھ پر زید کی ڈگری پا جانیکا احتمال ہے۔ خالد کے دعوے میں جسکا اس پر کچھ واجبی دعوے نہیں ہے اس غرض سے اپنے اوپر فریب سے زیادہ تعداد کی نسبت فیصلہ صادر ہونے دے کہ خالد اپنے لئے خواہ بکر کے لئے بکر کے مال کے زر نیلام میں سے جو زید کی ڈگری کی رو سے نیلام ہو حصہ پائے تو بکر نے اس دفعہ کی رو سے جرم کا ارتکاب کیا۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابلِ مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور جرم قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابلِ تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے اور بغیر منظوری کارروائی تحت دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری کوئی مقدمہ قائم نہ کیا جائے گا۔ اور نہ بجز باب ۳۵ ضابطہ بدفعات ۴۷۶ یا ۴۷۸ ضابطہ فوجداری زیر کسی اور دفعہ کے عمل کیا جائے گا۔

شرح دفعہ ہذا و دفعات ماسبق دفعہ ۲۰۶ و ۲۰۷ تعزیرات ہند میں جائز مستحقین و جائز احکامات حاکمانِ مجاز کے مطالبات اجرا نہ ہونے دینے کے لئے فریبانہ عمل سے ان کے قانونی مطالبات کو روکا جاتا ہے۔ اس لئے ان دفعات کے وضع کرنے کی غایت یہ ہے کہ ہر قسم فریبانہ عمل جس سے جائز دعویداران اور جائز احکام تعمیل طلب میں کوئی رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ ان امور کا سدباب کیا جائے۔ چنانچہ دفعہ ہذا میں جو شخص غیر واجب روپے یا واجب الادا روپیہ سے زاید اپنے روبرو فریباً ڈگری یا حکم کا اجرا ہونے دے تاکہ دیگر مستحقین محروم رہ جائیں قابلِ سزائے قید میعاد دو برس تک ٹھہرایا گیا ہے

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا غیر واجب روپے یا واجب سے زاید روپیہ کی اپنے اوپر ڈگری جاری کرانا (۲) ملزم کا کسی مال یا استحقاق خود میں کسی غیر مستحق شخص سے حکم حاکم مجازانہ اجرائے کرانا (۳) ملزم کا فعل بصراحت صادر فریب سے کرنا

فرد قرار داد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل

یا تحویل میں لینا یا اس کا دعوے کرنا (۲) ملزم کا ارادۃً اس مال یا استحقاق کو ضبطی یا جرمانہ یا ڈگری حاکم مجاز کے نفاذ کو روکنا (۳) ملزم کا اس مال یا استحقاق کی نسبت جاننا یا باور کرنے کی وجہ رکھنا کہ وہ حاکم مجاز کے حکم سے ضبط یا بجرمانہ یا بڈگری تعمیل طلب ہوتا۔

فرد قرار داد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں شخص کے ملکیت مال فلاں فلاں اشیاء کو معرفت فلاں وسایل بہ تحویل خود لیا (یا قبول کیا یا دعوے فلاں وجہ سے کیا۔ جیسا کہ صورت ہو درج کیجاوے) یہ جانتے ہوئے کہ تمہارا اس مال لینے (یا دعوے کرنے کا) کوئی واجبی حق نہ تھا۔ تاکہ وہ مال فلاں اجرائے ڈگری میں قرق نہ ہووے (یا ضبطی یا جرمانہ یا فلاں حکم حاکم مجاز میں جس سے تم لاعلم نہ تھے لیا نہ جاوے جیسا کہ صورت ہو درج ہو) اس لئے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۰۷ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے تجویز کے لایق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور عدالت مذکور میں عمل میں آوے۔

غیر واجب روپیہ کے لئے فریب سے ڈگری جاری ہونے دینا

دفعہ ۲۰۸ ۔ جو کوئی شخص کسی شخص کے دعوے میں ایسے روپے کے لئے جو واجب الادا نہ ہو۔ یا اس روپیہ سے جو اس شخص کا واجب الادا ہے زاید ہو یا کسی مال یا استحقاق کے لئے جو اس مال میں ہو۔ جس کا وہ شخص مستحق نہ ہو فریب سے اپنے اوپر ڈگری یا حکم جاری کرائے یا جاری ہونے دے یا کسی ڈگری یا حکم کو اس کی تعمیل ہو چکنے کے بعد اپنے اوپر یا کسی ایسی شے کے لئے جس کی نسبت اس کی تعمیل ہو چکی ہو۔ فریب سے جاری کرائے یا جاری ہونے دے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور جرم قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔ اور بغیر منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری یا حسب منشاء باب ۳۵ دفعات ۴۷۶ یا ۴۷۷ وغیرہ کوئی نالش اجراء نہ ہوگی۔

شرح

بدفعہ ہذا کسی شخص کا حسب معنی دفعہ ۲۴ یا ۲۵ تعزیرات ہند بددیانتی سے یا فریب سے کسی شخص کو نقصان یا رنج پہنچانے کی نیت کر کے دانستہ کوئی جھوٹا دعویٰ حسب معنی دفعہ ۲۰ تعزیرات ہند کورٹ آف جسٹس میں کرنا سزائے قید میعادی دو برس تک کا مستوجب ٹھہرایا گیا ہے اور دفعات ۱۸۲ و ۲۱۱ تعزیرات ہند دفعہ ہذا سے ممیز ہیں۔ چنانچہ دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند میں بغیر الفاظ بددیانتی یا فریب کے سرکاری ملازم کو جھوٹی خبر دے کر اس کے اختیارات جائز کا نفاذ کسی شخص کو نقصان یا رنج پہنچانے میں نافذ کرائے یا کوئی ایسا امر کرائے یا ترک کرائے جس کو بصورت سچا معلوم ہونے کے نہ کرتا اور نیز دفعہ ۱۸۲ میں الفاظ سرکاری ملازم حسب معنی دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند و الفاظ جھوٹی اطلاع کے ہیں۔ اور دفعہ ۲۰۹ تعزیرات ہند میں جھوٹا دعوےٰ کے الفاظ بکورٹ آف جسٹس حسب معنی دفعہ ۲۰ تعزیرات ہند ہیں۔ اور دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند میں جھوٹا الزام کارروائی فوجداری میں ادعا Falsely Charges کسی جرم کے ارتکاب کی نسبت نقصان پہنچانے کی نیت سے لگانا یا اس کارروائی فوجداری میں ایسا جھوٹا الزام جرم کا لگانا جس کی پاداش میں سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا سات برس یا زیادہ میعاد کی قید مقرر ہے۔ جن ہرسہ دفعات میں بین امتیازیہ تفریق ہے۔ جو محتاج مزید صراحت نہیں ہے۔ اور امتیازیہ تفریق بدفعہ ۱۸۲ و ۲۱۱ و دفعہ ہذا تحت دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند بالتوضیح کیا کر تا بید و لنگر ہائیکورٹس حوالہ کئے گئے ہیں۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا جھوٹا دعوے دانستہ بہ کورٹ آف جسٹس کرنا (۲) ملزم کا کسی شخص کو بہ نیت فریب یا بددیانتی سے نقصان یا رنج پہونچانے کے لئے کرنا

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں

قایم کرتا ہوں -
تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں بعدالت فلاں اصل رقم یکصد روپیہ سے زیادہ مبلغ دو صد روپیہ کا جھوٹا دعوےٰ برخلاف مسمی فلاں دایر کرکے فریباً ڈگری حاصل کی ہے (یا حسب منشائے الفاظ دفعہ ۲۰۸ تعزیرات ہند جیسی صورت واقعہ ہو درج کیجاوے) جس میں تم جرم دفعہ ۲۰۸ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو - جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی تجویز کے لائق ہے -
اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مزبور عمل میں آوے -

رولنگز آف ہائیکورٹس

بسلسلہ بیت دیت ایک رقم قرضہ کے مسمی زمان علی نے مسمی لادہا شاہ کو اراضی رہن کر دی تھی اور بحصول زر ڈگری رقم قرضہ میں مسمی زمان علی مراہن کو بذریعہ عدالت نوٹس پہنچایا گیا کہ بعدم ادائے ڈگری کیوں اس کو گرفتار نہ کیا جاکر کارروائی ضابطہ اختیار کیجاوے - جس پر مسمی زمان علی نے بعدالت فوجداری مجسٹریٹ درجہ اول زیر دفعہ ۲۰۸ تعزیرات ہند برخلاف لادہا شاہ نالش کرکے اور وارنٹ کا اجرا کرایا تھا - جس پر لادہا شاہ نے ایک درخواست بعدالت مجسٹریٹ مذکور کی کہ تا فیصلہ مقدمہ دیوانی فوجداری کارروائی ملتوی کردیجاوے جو عدالت سشن تک نامنظور ہونے پر عدالت ہائیکورٹ میں نگرانی پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ فریقین مقدمہ کو عدالت فوجداری میں جانے کی کبھی جرأت نہ کرنی چاہیئے - جبکہ امر تنقیحی فیصلہ طلب متعلق عدالت دیوانی ہووے اور عدالت دیوانی سے فیصلہ پا سکتا ہو - چنانچہ بحوالہ ۷۵ پنجاب لارپورٹ ۱۱ ۱۹ و ۱۲ کرمنل لاجرنل صفحہ ۵۰ حکم اجرائے وارنٹ مجسٹریٹ منسوخ کیا گیا - کرمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۲۸۷ لاہور سنہ ۱۹۲۵ء و انڈین کیسز جلد ۸۴ صفحہ ۱۵۱۳ لاہور

کورٹ میں بددیانتی سے دعویٰ جھوٹ کرنا

دفعہ ۲۰۹ - جو کوئی شخص فریب سے یا بددیانتی سے یا کسی شخص کو نقصان پہنچانے یا رنج دینے کی نیت سے کسی کورٹ آف جسٹس میں کچھ دعوےٰ کرے جسکا جھوٹا ہونا وہ جانتا ہو تو اس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہو گا

درخواست مستغیث و دیگر معاونین نے درخواست باقاعدہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پیش کی جس نے منظوری اجرا کارروائی دفعہ ۴۷۶ ب ضابطہ فوجداری کرنے کا حکم دیا تھا جس حکم کی نگرانی الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر بحوالہ رولنگ ہائیکورٹ کہ جبکہ دفعہ ۴۷۶ ب ضابطہ فوجداری کا اصل ہائیکورٹ میں نہیں ہو سکتا ہے سماعت ہو کر قرار دیا گیا کہ نالش بدفعہ ۲۱۰ تعزیرات ہند غیر واجب روپیہ کیلئے ڈگری حاصل کرنا ہے اور بدفعہ ۲۰۹ تعزیرات ہند بھی اس اصول کے مطابق ہے اور جبکہ عدالت اپیل زیر دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری نالش کرے یا نہ کرے تو آئندہ ہائیکورٹ میں اس کا کوئی اپیل نہ ہوگا۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۰۷ اور غلطی عنوان سے کارروائی ضابطہ کالعدم نہیں ہو جاتی ہے اپیل ڈسمس کیا گیا۔

کریمنل لا جرنل جلد ۳۲ صفحہ ۳۶۷ ۱۹۳۱ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۹ صفحہ ۲۶۴۔

(۴) ایک مقدمہ دیوانی میں عدالت منصفی سے مدعی مقدمہ پر جرم دفعہ ۲۰۹ و گواہان پر اختلاف بیانی جرم دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند حسب قاعدہ منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری عائد کیا گیا تھا۔ اور عملی طریق دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری اختیار کیا تھا جس کی نگرانی پٹنہ ہائیکورٹ میں منجانب ملزمان پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ احیائے نالش زیر دفعہ ۱۹۳ ضابطہ فوجداری بشمول دفعہ ۴۷۶ میں ایسا امر ظاہر ہونا چاہیئے کہ کس صورت واقعہ میں ارتکاب جرم کیا گیا ہے۔ اور یہ امر کافی نہیں ہے کہ مدعی قانوناً بار ثبوت مقدمہ کے اثبات سے ناکامیاب رہا ہے اور نہ یہ امر کافی ہے کہ جو گواہان مدعی نے بتائید دعوے خود پیش کیے ہیں ان میں اختلافات تھے یا غیر غلبیت کی وجہ سے عدالت نے اس شہادت کو معتبر نہ سمجھ کر دعوے کو جھوٹا سمجھا ہے۔ اس جرم کی بنا یہ ہے کہ مدعی نے دعوے جھوٹا کیا ہو۔ اور استغاثہ کو یہ امر ثابت کرنا چاہیئے کہ دعوے قطعاً جھوٹا دانستہ دائر کیا گیا تھا اور ایسے امتناعیہ اختیارات عدالت میں ہائیکورٹ مداخلت نہیں کرے گی۔ چنانچہ منظوری نگرانی حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا

کریمنل لا جرنل جلد ۳۲ صفحہ ۸۶۰ ۱۹۳۱ء پٹنہ انڈین کیسز جلد ۱۳۵ صفحہ ۵۲۳

(۵) چھوٹا ناگپور سٹیٹ کے ایک منیجر نے ایک شخص کے خلاف زیر دفعہ ۲۰۹ تعزیرات ہند و ۴۱۳ و ۴۷۱ تعزیرات ہند میں مختلف سزاؤں کا حکم دیا تھا۔ جس کے متعلق درخواست ملزم پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ منیجر ریاست کی کارروائی عدالتی نہیں ہے اس لئے جرم دفعہ ۲۰۹ تعزیرات ہند عاید نہیں کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ درخواست ملزم منظور کی جا کر حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۳۵۴ ۱۹۳۵ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۸ صفحہ ۳۲۴۔

(۶) ایک مقدمہ عدالت اسسٹنٹ سشن جج میں ایک رقعہ کی بنا پر جرم دفعہ ۴۶۷ و ۴۷۱ و ۲۰۹ تعزیرات ہند

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ فلاں جھوٹا دعوے برخلاف مسمی فلاں بہ نیت نقصان پہنچانے کے دانستہ فریبانہ بہ کورٹ مقام فلاں مقدمہ فلاں میں دائر کیا ہے یا بددیانتی سے بہ نیت رنج پہنچانے کے جیسا کہ صورت واقع مقدمہ ہو درج کیا جاوے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۰۹ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) ایک شخص نے جھوٹا دعوے برخلاف ایک شخص کے دائر عدالت منصف کرکے ڈگری حاصل کی تھی۔ جو جھوٹا دعوے ثابت ہوکر ملزم کے خلاف بجرم دفعہ ۲۰۹ تعزیرات ہند عمل کیا جاکر سزا دیگئی تھی اور اپیل ملزم سشن کورٹ سے نامنظور ہوا تھا۔ چنانچہ الہ آباد ہائیکورٹ میں اپیل ملزم پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ اثبات جرم دفعہ ۲۰۹ تعزیرات ہند کے لئے یہ امر غیر ضروری ہے کہ آیا جس کورٹ آف جسٹس میں جھوٹا دعوے کیا گیا ہے اندر حدود علاقہ اختیار سماعت ہے یا نہیں۔ کیونکہ دفعہ ہذا میں الفاظ کورٹ آف جسٹس ہیں۔ اور کورٹ آف جسٹس علاقہ اختیار سماعت نہیں ہیں۔ اس لئے اگر کوئی شخص فریباً جھوٹا دعوے کرکے ناواجب روپے کی ڈگری عدالت سے حاصل کرلے تو وہ شخص زیر دفعہ ۲۱۰ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہوگا اور یہ ضروری نہیں ہے کہ آیا وہ کورٹ آف جسٹس ڈگری جاری کرنیکی مجاز تھی یا نہیں کریمنل لا جرنل جلد ۲۰ صفحہ ۴۹۸ سنہ ۱۹۱۹ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۵۲ صفحہ ۶۶۶

(۲) ایک مقدمہ میں مسمیان رام نندن پرشاد نراین سنگھ کیخلاف جرم ۲۰۹ تعزیرات ہند کی منظوری حسب دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری بمنظوری ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دیگئی تھی۔ جس کی نگرانی منجانب ملزمان ہائیکورٹ پٹنہ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ ہمیشہ منظوری جرم میں منظوری دینے سے پیشتر یہ امر دیکھنا چاہئے کہ آیا بلحاظ واقعات وحالات مقدمہ ملزم مرتکب جرم منظوری طلب ہوگا۔ اور کسی مقدمہ کا محض ڈسمس کردینا کافی دلیل اس کے جھوٹے ہونے کی نہیں ہے۔ بلکہ یہ امر ظاہر ہونا چاہیئے کہ جھوٹا دعوے دانستہ نقصان پہنچانے کی نیت سے فریباً یا بددیانتی سے کیا تھا۔ اور اس مقدمہ میں چونکہ منظوری ضابطہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دے چکے ہیں۔ اس لئے بحالات مقدمہ درخواست ملزمان ڈسمس کیگئی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۲ صفحہ ۷۶۴ سنہ ۱۹۲۱ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶ صفحہ ۹۱۵

(۳) ایک مقدمہ میں مسمی حکمت اللہ خان کے خلاف مستغیث نے منصف کی عدالت میں درخواست کارروائی دفعہ ۴۷۶ ضابطہ عمل میں لانے کے لئے پیش کی تھی۔ جسکو عدالت منصف نے نامنظور کیا

میں ملزم کو سزا دیجئی تھی۔ جسکا اپیل چیفکورٹ اودھ میں پیش ہوکر ثابت ہوا کہ کاروائی مطابق قانون عمل میں نہیں لائی گئی تھی۔ اسلئے قرار دیا گیا کہ جب باقاعدہ عدالتی تحقیقات عمل میں نہ لائیگئی ہو تو جرایم دفعات ۲۰۹ و ۴۶۷ و ۴۷۱ تعزیرات ہند کی نالش شامل شدہ نہیں کیجاتی ہے۔ اسلئے بمنظوری درخواست ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمینل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۸۱۵ سنہ ۱۹۳۶ء اودھ چیفکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۱ صفحہ ۶۰۲

غیر واجب روپے کے لئے فریب سے ڈگری حاصل کرنا

دفعہ ۲۱۰۔ کوئی شخص کسی شخص پر ایسے روپے کی بابت جو اُسکا واجب الادا نہ ہو یا اُسکے واجب الادا سے زاید ہو یا کسی ایسے مال یا استحقاق کی بابت جو اُس مال میں ہو اور جسکا وہ مستحق نہیں ہے کوئی ڈگری یا حکم فریب سے حاصل کرے یا کوئی ڈگری یا حکم اُس کی تعمیل ہو چکنے کے بعد کسی شخص پر جاری کرائے یا کسی ایسی شے کے لئے جاری کرائے جسکی نسبت اُس کی تعمیل ہو چکی ہو یا فریب سے اس قسم کا کوئی امر اپنے نام سے ہونے دے یا اُس کے کرنے کی اجازت دے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔ اور بغیر منظوری ضابطہ دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری کوئی نالش اجراء نہ ہوگی۔ بجز اس کے کہ حسب منشا دفعہ ۴۷۶ و ۴۷۷ دفعات متعلقہ باب ۳۵ ضابطہ فوجداری عمل کیا جاوے

شرح بدفعہ ہذا جو شخص غیر واجب الادا روپیہ یا واجب الادا سے زاید یا کسی مال یا استحقاق کی بابت جسکا مستحق نہ ہو کوئی ڈگری یا حکم فریباً حاصل کرے یا اُس کی تعمیل ہو چکنے کے بعد مکرر بفریب جاری کرائے یا کوئی اوسامر اپنے نام سے ہونے دے یا اُس کے کرنے کی اجازت دے قابل سزا ہوگا۔ اور جو شخص الصراحت صدر اپنے اوپر حسب معنی دفعہ ۲۰۸ تعزیرات ہند فریب سے کوئی ڈگری یا حکم جاری ہونے دے وہ زیر دفعہ ۲۰۸ تعزیرات ہند مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔ گویا ہر دو دفعات میں شخص مرتکب اور دوسرا وہ شخص جو فریباً اپنے اوپر ڈگری یا حکم جاری ہونے دیتا ہے۔ بصورت اشتراک لازم ملزوم ہیں اور ایک شخص ثالث ہوتا ہے جو کسی قسم مال یا استحقاق کو حسب معنی دفعہ ۲۰۷ تعزیرات ہند فریباً مغالطہ میں ڈالنے کے لئے قبول کرتا ہے یا یہ تحویل لیتا ہے یا دانستہ اُس کا دعوے کرتا ہے وہ زیر دفعہ ۲۰۷ تعزیرات ہند قابل مواخذہ ٹھہرایا گیا ہے۔ اور بدفعہ ہذا اس صورت میں جبکہ کسی مال یا استحقاق حسب معنی دفعہ ۲۰۶ تعزیرات ہند بہ نیت فریب دور کرنا یا چھپانا یا منتقل یا کسی شخص کے

تھا۔ یہ واقعات مقدمہ نہیں ہے اس لئے منظوری درخواست نگرانی حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا
کریمنل جنرل جلد ۲۶ صفحہ ۱۵۸۸ سنہ ۱۹۲۵ء لاہور۔ انڈین کیسز ۹۰ صفحہ ۶۶۰-۶ لاہور صفحہ ۵۹۹ - آل
انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۵۲۴-۷ لاہور لا جرنل صفحہ ۱۴۴-۲۶ پنجاب لا رپورٹر صفحہ ۱۱۷ - ۷ لاہور لا جرنل صفحہ ۱۱۱

(۳) ایک مقدمہ عدالت دیوانی میں جھوٹا دعوے مدعی حسب منشی دفعہ ۲۱۰ تعزیرات ہند مقصود ہو کر سینئر سب
آرڈینیٹ جج سے منظوری نالش حسب قاعدہ دیگئی تھی جسکی نگرانی منجانب ملزم ہائیکورٹ لاہور میں پیش کیا
ہو کر یہ بحث کیگئی کہ ہائیکورٹ کو نگرانی منظوری تحت دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری پر مداخلت کرنا نہیں چاہیے
چنانچہ ہائیکورٹ لاہور سے بحوالہ رولنگز انڈین کیسز جلد ۱۹ صفحہ ۱۹۷ و ۲۶ - الہ آباد صفحہ ۴۴۹ و ۴۶ مدراس صفحہ
۴۳ و ۲۲ کریمنل لا جرنل صفحہ ۴۰۳ و آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء صفحہ ۱۱۸ و ۷ کریمنل لا جرنل صفحہ ۲۸۱ و ۹۲ بمبئی لا رپورٹر
صفحہ ۶۱۸ و ۸ کریمنل لا جرنل صفحہ ۳۵۱ قرار دیا گیا کہ ڈگریدار کے خلاف زیر دفعہ ۲۱۰ تعزیرات ہند منظوری
عدالت دیوانی دینا حسب دفعہ ۴۳۹ ضابطہ فوجداری حکم دیا جاسکتا ہے اور زیر دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری
عدالت کا عمل کرنا بغرض انصاف منظوری قاعدہ درست ہوگا۔ اور مناسب طور سے حسب ضابطہ عدالت ماتحت
کا عمل اندریں بارہ نہ کرنا ایک وجہ معقول مداخلت کی ہے۔ ازیرم دفعہ ۲۱۰ تعزیرات ہند کیلئے یہ امر ضروری
ثابت کیا جانا مطلوب ہے کہ ملزم نے فریب سے عمل کیا ہے۔ چنانچہ منظوری درخواست حکم منظوری
سینئر سب آرڈینیٹ جج منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۶۶۶ سنہ ۱۹۲۹ء لاہور - انڈین کیسز
جلد ۱۱۶ صفحہ ۱۱۷ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء لاہور صفحہ ۶۷۶ - ۳۰ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۳۹۲ بہ ۱۳۰ - آل انڈیا

(۴) ایک مقدمہ دیوانی میں ڈگریدار نے مدیون ڈگری سے تین مویشیان اور ۱۰ روپے کا پاجرا زر ڈگری میں حاصل کیا
تھا۔ اور مکرر اس وصولی کو چھپا کر مکرر اجرا ڈگری کیا تھا جس پر عدالت منصفی سے برخلاف ڈگریدار جرم ۲۰۶ تعزیرات
ہند میں عمل کیا تھا۔ جسکے متعلق سندھ جوڈیشل کمشنر کورٹ میں درخواست ملزم پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ بلحاظ
واقعات مقدمہ عدالت ماتحت نے غلط تفہیم کی ہے۔ نظر بحالات واقعات جرم دفعہ ۲۱۰ تعزیرات ہند سا ید ہوتا ہے اور
ملزم نے فریباً ان واقعات کو عدالت سے پوشیدہ رکھ کر مکرر اجرا ڈگری کے سلسلہ میں حصول وارنٹ کیا ہے جیسے کہ لئے
ضابطہ یہ تھا کہ بمنشاء دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری عمل کیا جاتا۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ جب عدالت کی
کارروائی میں کوئی ایسی صورت واقع ہو تو باصول انصاف و انسداد جرم یہ مناسب ہوگا کہ اس صورت
جرم کو نظر انداز کر کے دوسرے جرم میں کارروائی کیجاوے۔ اس لئے کارروائی جرم دفعہ ۲۰۶ تعزیرات ہند
منسوخ کی جاتی ہے۔ اور زیر دفعہ ۲۱۰ تعزیرات ہند عدالت کو عمل کرنا چاہیے تو مقدمہ نہایت ہوشیاری
اور غور سے صادر کیا جاوے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۷ صفحہ ۱۰۷ سنہ ۱۹۳۶ء سندھ - انڈین کیسز جلد ۱۶۴ صفحہ ۹۷۷

کرنا یا کرانے - یا کسی شخص کو نامزد کرکے اُس پر کسی جُرم کے اِرتکاب کی نسبت جھوٹ مُوٹھ اِ
یہ جانکر لگانا کہ اِنصافاً یا قانوناً اُس کارروائی یا اِلزام کی کوئی بنیاد نہیں ہے - چنانچہ بلحاظِ الفا
قانونی پولیس یا عدالت میں کسی شخص کو نقصان پہنچانے کی نیت سے جھوٹی درخواست
دینا دفعہ ہذا و دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند میں داخل ہے - کیونکہ دفعہ ہذا میں یہ تعزیرات ہند اردو
نالش (Criminal Proceeding) جسکی معنی کارروائی فوجداری میں ترجمہ کیا
ہے - اور لفظ نالش کی تعریف دفعہ ۴ ضمن ح ضابطہ فوجداری میں جو بیان مجسٹریٹ کے روبرو
جائے مراد ہے - پولیس کے روبرو کوئی بیان یا اِطلاع کرنا لفظ نالش میں داخل نہیں ہے - اور مز
مذکور میں یہ تعزیرات ہند اردو بہ فقرہ آخیر "نالش یا دعوے کی کوئی بنیاد نہیں ہے" استعمال کئے
حالانکہ انگریزی تعزیرات ہند میں الفاظ کارروائی (Proceeding or Charge) استعمال ہوئے ہیں
چنانچہ وہ الزام جسکا بدیہی طور پر بے وجود و بے بنیاد ہونا ظاہر ہو اور الزام کسی شخص کو نامزد کر کے لگا
گیا ہو - اور اس الزام جُرم کی سزا موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور ہو - یا سزائے قید سات سال
زیادہ ہو تو ملزم کو اس جھوٹی کارروائی فوجداری کرنے کی پاداش میں سات سال تک سزائے قید ہو
سکتی ہے اور جُرمانہ کا بھی وہ مستوجب ہونا قرار دیا ہے - اور دیگر جرائم کا الزام جھوٹا لگانے پر دو سال تک
ہوگی - یا جُرمانہ یا ہر دو سزائیں دیجائینگی - بدفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند - ان ہر دو دفعات کی تصدیق پر
کلکتہ - بمبئی - لاہور - مدراس پٹنہ وغیرہ نے مختلف اظہار رائے کیا ہوا ہے - بعض نے
سنگین صورت جُرم کو عدالت اور خفیف صورت جُرم کو پولیس سے متعلق ہونا تحریر کیا
اور بعض نے بلالحاظ الفاظ قانونی جھوٹے الزام کا مقدمہ دفعہ ۲۱۱ زیر عمل ہونا اور جھوٹی اطلاع
جو پولیس میں دیجاوے وہ زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات متعلق کیا ہے - جو مجموعی حیثیت سے
انتبائِ دفعات قانونی نقطہ نگاہ سے صحیح ملتا ہے - چنانچہ جو الزام جھوٹا کسی شخص
شخص پر کارروائی فوجداری میں بہ نیت نقصان رسانی لگایا جاوے اور کارروائی جاری
کرنے یا کرانے کا باعث ہووے یا ایسے سفید جھوٹ کا الزام جُرم یہ جانتے ہوئے کہ
قانوناً یا انصافاً وہ کارروائی یا الزام بے بنیاد ہے اُس شخص مذکور پر لگائے اور وہ جُرم
جسکا الزام لگایا جاوے خواہ کسی قسم کی سزائے قید کا جُرم ہو اور اگر وہ جُرم سزائے موت یا
حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید سات سال یا زیادہ کا ہو عام اس سے کہ کارروائی فوجداری
پولیس یا عدالت میں کرائی گئی ہو - بہرصورت بلحاظ الفاظ قانونی اُس شخص پر زیر دفعہ ۲۱۱

کرائی ہے یا مہتمم پولیس سٹیشن کے پاس جھوٹا الزام بے بنیاد دانستہ جس کی قانوناً یا انصافاً کوئی بِنا نہ تھی نقصان پہونچانے کی نیت سے لگایا ہے یا لگوایا ہے جیسی کہ صورت ہو درج کیجاوے) جس کی کوئی بنیاد قانوناً یا انصافاً موجود نہ تھی جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ہوئے ہو جو قابل تجویز عدالت سشن ہے یا مجسٹریٹ جیسا کہ صورت جرم ہو عمل ہوگا) اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت سشن عمل میں آوے۔

(نوٹ) صاحب مجسٹریٹ فرد جرم پر دستخط کر کے تحت فرد جرم حکم تحریر کرے گا کہ تصدیق کیا جاتا ہے کہ یہ فرد قرار داد جرم ملزم یا ملزمان کو پڑھ کر سنا دیا گیا اور سمجھا دیا گیا ہے" تحت حکم سطور دتاریخ و مقام تحریر کر دے گا۔

رولنگز آف ہائی کورٹس

(۱) ایک مقدمہ میں مستغیث نے چند اشخاص پر کچھ زر نقد و کچھ سونا چرانے کا الزام پولیس میں بذریعہ استغاثہ لگایا تھا۔ پولیس نے بعد تفتیش مقدمہ جھوٹا معلوم کر کے زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند مجسٹریٹ درجہ اوّل کے پیش کیا۔ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کارروائی فوجداری شروع کی۔ جسکی نگرانی بحوالہ رولنگ ذیل سشن جج نے معزز ہائی کورٹ میں پیش کی کہ کارروائی دفعہ ۱۸۲ خلاف قانون ہے۔ اس لئے زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ہونی چاہیئے کہ الہ آباد ہائیکورٹ نے فیصلہ جلد ۱۵ صفحہ ۳۳۶۔ بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام راگھو ہنواری قرار دیا تھا کہ جونہی کہ جھوٹی رپورٹ پولیس کو پیش کیجائے جرم دفعہ ۱۸۲ مکمل ہو جاتا ہے اور کارروائی فوجداری کرنا تکمیل جرم کے لئے ضروری نہیں ہے اور مجسٹریٹ کو اختیارات ہیں کہ وہ کون سی دفعہ میں کارروائی کرے لیکن اُس وقت تک زیر دفعہ ۱۸۲ یا دفعہ ۲۱۱ کارروائی نہ کرے جب تک متدائرہ کارروائی فوجداری کا نتیجہ پیش نہ ہووے۔ اور ایک دوسرے مقدمہ مسمی راگھو اپیلانٹ بنام سرکار جلد ۴۳ الہ آباد صفحہ ۵۲۲ میں قرار دیا کہ جھوٹا الزام لگانے کی صورت میں دو دفعات ۱۸۲ و ۲۱۱ میں آتا ہے اور کلکتہ ہائیکورٹ نے فیصلہ کریمنل لاء جرنل جلد ۲ صفحہ ۱۷۱ بمقدمہ سرکار بنام سرور یہ شاد میں بحوالہ ۵ کریمنل ۴۸۱ و ۷ کریمنل لاء رپورٹ صفحہ ۴۳۰ قرار دیا کہ اگر جھوٹا الزام سنگین ہے تو کارروائی بدفعہ ۲۱۱ کرنی چاہیئے۔ اور ایک دوسرے مقدمہ گرد ہاری ناتھ بنام سرکار میں کلکتہ ہائیکورٹ نے قرار دیا تھا کہ جب جھوٹا

یا دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند اطلاع دہندہ کے خلاف کارروائی ضابطہ کرے گی۔ کوئی خصوصیت پولیس یا عدالت کے روبرو کارروائی دفعہ ۱۸۲ یا دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کی مشروط نہیں ہے اور جس شخص کو نقصان پہونچنے کا احتمال جھوٹی اطلاع یا جھوٹے الزام سے ہو اور وہ عدالت یا سرکاری ملازم سے اجازت مقدمہ برخلاف اطلاعدہندہ چلانے کی درخواست کرے تو اول سرکاری ملازم یا عدالت کو اُسے طلب کرکے اُس کو موقع عذرات دینا چاہیئے۔ اس کے بعد منظوری حسب دفعہ ۱۹۵ ضمن ۲ ضابطہ دیجاوے اور سرکاری ملازم اگر مقدمہ برخلاف اطلاع دہندہ بدفعہ ۱۸۲ یا بدفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند چلانا چاہے تو اُس کو منظوری کی ضرورت نہیں ہے۔ سرکاری ملازم بذریعہ رپورٹ ضابطہ حسب قاعدہ کاغذات مجسٹریٹ مجاز کے پیش کرے گا اور عدالت بہ منشائے دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری عمل کرے گی۔ اور اگر ملزم کسی ایک دفعہ جرم ۱۸۲ یا ۲۱۱ سے بری ہو جائے تو پھر دوسرے جرم کا استغاثہ نہ ہو سکیگا اور اجرائے کارروائی دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری اُس عدالت کا فرض ہونا چاہیئے کہ قبل از کسی کارروائی کے اُس کو دیکھنا چاہیئے کہ آیا واقعات و حالات مقدمہ اس امر کے مقتضی ہیں کہ اجازت جرم متعلقہ دینے پر ملزم سزا پا جائے گا۔ اس لئے بغیر وجہ معقول و موجودگی حالات کارروائی کرنا درست نہیں ہے اور حکم مدلل بوجوہ معقول سرسری دریافت کے بعد صادر کیا جاتا ہے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا نقصان پہنچانے کی نیت سے جھوٹی کارروائی فوجداری کرنا یا کرانا یا جھوٹا الزام کسی شخص پر لگانا (۲) ملزم کا علم کہ وہ اس کارروائی کو انصافاً یا قانوناً بے بنیاد جانتا تھا (۳) ملزم کا دانستہ جھوٹی کارروائی کرنا یا کرانا یا الزام جھوٹا لگانا (۴) ملزم کا الزام پر بنائے مخاصمت ہو یا محض جھوٹا ہونا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و عدالت مجسٹریٹ فلاں جرم قتل عمد کا جھوٹا الزام بے بنیاد مسمی فلاں شخص پر نقصان پہونچانے کی نیت سے دانستہ لگایا کہ کارروائی فوجداری

فوجداری برخلاف خاص شخص کے لگایا جاوے۔ اور اگر مستغیث واقعات وشبہات
کی رپورٹ کرتا ہے اور معاملہ کو تفتیش طلب پولیس پر چھوڑتا ہے وہ رپورٹ کرتا ہے نہ کہ
الزام لگاتا ہے لیکن اگر وہ بہ خصوصیت کسی شخص کا نام لیتا ہے اور خواہش کرتا ہے کہ
اُس کے خلاف عدالت میں کارروائی کیجاوے اور یہ کسی مجاز افسر کے روبرو زبانی یا
تحریری اُس سے کارروائی کے لئے کرتا ہے جس کی بنیاد مستغیث کے بیان پر ہے۔ خواہ
مستغیث کا اعتبار مشتخصہ شخص کی مجرمیت پر ہو یا اُس کی یہ خواہش ہو کہ اُس کے برخلاف
کارروائی کرے یہ الزام لگانے پر پہنچتا ہے اس لئے اول الذکر صورت میں بدفعہ ۱۸۲
تعزیرات ہند ہو گی اور موخر الذکر میں دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ہو گی۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ
۶۲۶ جلد ۲ صفحہ ۹۳۵ کریمنل لاء جرنل جلد ۲ صفحہ ۹۳۴ سنہ ۱۹۱۱ء ناگپور۔ انڈین کیسز
جلد ۱۰ صفحہ ۹۵۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء ناگپور صفحہ ۱۷ و ۲۳۲ ناگپور لاء رپورٹ صفحہ ۱۳۶
۱۱۰ ناگپور لاء جرنل ۱۱۰ صفحہ۔

(۵) پولیس نے ایک جھوٹے الزام پر کارروائی بدفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے لئے مجسٹریٹ
مجاز کو رپورٹ کی تھی۔ جس پر مجسٹریٹ نے بلا موقع دینے اس امر کے کہ وہ جھوٹے الزام
پر عدالت بائیز است کے حکم سزا صادر کر دیا جس کی اپیل پر ہائیکورٹ پٹنہ سے قرار دیا
گیا کہ محض یہ وجہ کہ پیشتر کارروائی فوجداری کرنے کے ملزم کو اس کے مقدمہ کے ثابت
کرنے کا موقع نہیں دیا گیا حکم سزا منسوخ نہیں ہو سکتا ہے اور مکرر تحقیقات کا حکم دیا گیا
اور کریمنل لاء ۱۲۹ جلد ۸ صفحہ ۶۳۹ و ۷ کریمنل لاء رپورٹ صفحہ ۲۶۰ کا حوالہ کیا تھا۔ کریمنل
لاء جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۱۴۶ سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۴۸ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء
پٹنہ صفحہ ۶۵۰۔ ۸ پٹنہ صفحہ ۲۳۴۔

(۶) ایک شخص سمپورن سنگھ نے قتل کا جھوٹا الزام دو اشخاص پر لگایا تھا جس مقدمہ
میں ہر دو بری ہوئے اور زیر دفعہ ۱۹۴ تعزیرات ہند تحقیقات کے دوران میں دفعہ
۲۱۱ تعزیرات ہند میں ملزم سزایاب ہوا حسب ضابطہ ہائیکورٹ لاہور میں اپیل پیش ہو کر
قرار دیا گیا کہ یہ امر انصافاً مناسب ہے کہ جب ایک شخص دوسرے پر جھوٹا الزام قتل کا
لگاوے تو بادی النظر میں اس پر مقدمہ جرم دفعہ ۲۱۱ چلایا جانا چاہیئے۔ اپیل ڈسمس حکم
سزا بدفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند قائم رکھا۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۱۳۹۲ سنہ ۱۹۳۴ء لاہور۔

الزام جرم قابل مداخلت پولیس میں لگایا جاوے تو زیر دفعہ ۲۱۱ کارروائی کیجا سکتی ہے نہ کہ
زیر دفعہ ۱۸۲ کیجاوے۔ اور بمبئی ہائیکورٹ نے فیصلہ ۱۲۰ انڈین کیسز صفحہ ۷۴۷ مقدمہ میں
اپایا گیا تو پابندی نیلام سرکار میں قرار دیا ہے کہ جب اطلاع جھوٹی پولیس کو دے کر کارروائی
فوجداری شروع ہو جاوے تو دفعہ ۲۱۱ کا جرم ہوتا اور دفعہ ۱۸۲ نہ ہوگی۔ مدراس ہائیکورٹ
نے فیصلہ مدراس صفحہ ۱۱ میں قرار دیا کہ جب پولیس میں جھوٹی رپورٹ سے دفعہ ۲۱۱ عاید
ہوتی ہو اور بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند ملزم سزایاب ہو جاوے تو یہ کوئی غلطی نہیں ہے
جبکہ جھوٹا الزام لگانا روبرو پولیس کے قابل سزا دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ہے۔ اور سشن
جج نے لوئر برما کے فیصلہ کا بھی حوالہ کیا ہے۔ چنانچہ قرار دیا گیا کہ جب جھوٹی اطلاع
سے پولیس کی رپورٹ کے نتیجہ پر کارروائی فوجداری ہو تو دفعہ ۲۱۱ قابل ترجیح ہوتی ہے۔
نوعیت مقدمہ کیسا ہی ہو کارروائی دفعہ ۲۱۱ کو خلاف قانون قرار نہیں دیا جاتا۔ کوئی
وجہ مداخلت نہیں ہے۔ ریفرنس سشن جج نامنظور ہوا کیا۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۲۳
صفحہ ۵۵ سنہ ۱۹۲۲ء لوئر برما چیفکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۶۴ صفحہ ۸۳۶

(۲) کسی مقدمہ کا ثابت نہ ہونا وجہ دفعہ ۲۱۱ نہیں ہے تاوقتیکہ نیت نقصان پہونچانے
کی جھوٹے مقدمہ سے ثابت نہ کیا جاوے۔ کریمنل لاء جلد ۲۶ صفحہ ۱۴۱ سنہ ۱۹۲۵ء پٹنہ۔
انڈین کیسز جلد ۸۳ صفحہ ۱۴۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء پٹنہ ۳۹۴۔

(۳) جب پولیس کی رپورٹ مجسٹریٹ کے روبرو برخلاف استغاثہ جھوٹی اطلاع دہی مستغیث
کے پہونچے تو یہ امتیازیہ اختیارات مجسٹریٹ کو اس طرح سے استعمال نہیں کرنے چاہئیں
کہ دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کی کارروائی تفتیش کیجاوے بلکہ اس کو موقعہ معقول اپنے استغاثہ
کو سچا ثابت کرنے کا دینا چاہیئے کریمنل لاء جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۶۳۹ سنہ ۱۹۲۷ء پٹنہ۔ انڈین کیسز
جلد ۱۰۳ صفحہ ۱۴۳ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء پٹنہ صفحہ ۴۰۲۔ ۸ پٹنہ لاٹائمز ۶۶۲

(۴) جب جھوٹا الزام پولیس کے روبرو لگایا گیا ہو اور نہ عدالت نے کوئی کارروائی جاری
کی ہو تو قبل از شروع کارروائی زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے استغاثہ بدفعہ ۱۹۵ ضابطہ کرنا
ضروری نہیں ہے۔ کارروائی بدفعہ ۲۱۱ برخلاف اطلاع دہندہ شروع کیجا سکتی ہے۔
اور جھوٹی اطلاع پر دفعہ ۱۸۲ کے لئے کسی خاص بیان یا خاص نامزد اشخاص کا کیا جانا مطلوب
نہیں ہے اور دفعہ ۲۱۱ ان مقدمات سے متعلق ہے جن میں مستغیث نام ملزم یا جھوٹا الزام

تو منظوری مجسٹریٹ کارروائی جرم دفعہ ۱۸۲ یا ۲۱۱ تعزیرات ہند ضروری نہیں ہے۔ کرمنل لا جرنل جلد ۱۸ صفحہ ۱۳۱۔ انڈین کیسیز جلد ۳۶ صفحہ ۵۷۸ سنہ ۱۹۱۷ء کلکتہ۔ ۴۳ کلکتہ صفحہ ۲۵۱ ۲۰ کلکتہ ویکلی نوٹس صفحہ ۱۲۶۵۔ ۲۴ کلکتہ لا جرنل صفحہ ۱۰۴۔

(۱۱) ایک شخص سے سرقہ بالجبر جرم دفعہ ۳۹۲ تعزیرات ہند کی جھوٹی اطلاع ثابت ہو کر مہتمم پولیس سٹیشن نے مجسٹریٹ متعلقہ کو کارروائی جرم ۲۱۱ تعزیرات ہند کے لئے تجویز کیا جس پر مجسٹریٹ نے ملزم سے وجہ معلوم کی اور اس کا حلفی بیان تحریر کیا جس نے کوئی شہادت تائید خود پیش نہیں کی تھی۔ مجسٹریٹ نے بدفعہ ۲۰۳ ضابطہ فوجداری کاغذات معہ درخواست سائل داخلدفتر کرتے ہوئے زیر دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری مدائری روبکار حسب قاعدہ عمل کر کے جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ملزم کے خلاف عاید کیا تھا۔ جس کی نگرانی منجانب ملزم عدالت سشن میں پیش ہونے پر عدالت سشن سے پٹنہ ہائیکورٹ میں بغرض تنسیخ کارروائی مجسٹریٹ ریفرینس کیا گیا۔ چنانچہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ مستغیث کا عدالت میں درخواست تائید اطلاع پولیس پیش کرنا کہ وہ حسب تحریر سائل کارروائی جرم کی سماعت کرے۔ زیر دفعہ ۴۷ ضمن ح نالش میں داخل ہے اس لئے مجسٹریٹ کا زیر دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری کارروائی کرنا اس کے اختیار قانونی میں داخل ہے۔ اس لئے ریفرینس نامنظور کیا گیا اور حکم عدالت تحت قائم رہا۔ کرمنل لاء جرنل جلد ۲۰ صفحہ ۳۸۹ سنہ ۱۹۱۷ء پٹنہ۔ انڈین کیسیز جلد ۵۰ صفحہ ۹۹۷۔

(۱۲) ایک پولیس افسر نے مسمی میوا لال کے مکان کی تلاشی لی تھی۔ جس نے ایک استغاثہ برخلاف پولیس افسر تلاشی کنندہ مجسٹریٹ کے ناجائز تلاشی لینے اور اس کو اور اس کی زوجہ کو دشنام دہی دینے کی شکایت کی تھی۔ مجسٹریٹ نے درخواست کو دیگر مہتمم پولیس سٹیشن کے پاس تفتیش کے لئے بھیجدیا تھا۔ جس نے بعد تفتیش استغاثہ کو جھوٹا الزام لگانا تحریر کر کے کارروائی جرم ۲۱۱ تعزیرات ہند برخلاف میوا لال کرنے کی درخواست کی تھی جس پر مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند برخلاف میوا لال حسب قاعدہ عمل کیا تھا۔ جس کی بابت منجانب میوالال الہ آباد ہائیکورٹ میں درخواست حسب قاعدہ پیش ہو کر بمنظوری درخواست حکم عدالت منسوخ کیا گیا اور قرار دیا گیا کہ جب درخواست میوا لال بشکایت پولیس آفیسر پیش ہوئی تھی اس کو پولیس کے پاس دریافت کے لئے

(۷) جب کوئی شخص جو واقعات کی معلومات رکھتا ہے ان کو رپورٹ کرنے ہوئے محدود نہیں کیا ہے اور مشتبہات پولیس کی تفتیش پر چھوڑتا ہے لیکن جب بجد بیست وہ مجرم آدمیوں کے نام لے کر ان کا ارتکاب اور ان پر فوجداری کرنے کے لئے اصرار کرتا ہے تو یہ امر حسب منشاء دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند لفظ الزام (charge) کے پہونچتا ہے اور جو نہی کہ الزام جھوٹا لگایا جائے جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند مکمل ہوجاتا ہے۔ اور فریق اطلاع دہندہ کے خلاف بدفعہ ۲۱۱ نالش کر سکتا ہے۔ بلا لحاظ ان واقعات جو اس نے پہلے نالش میں کئے ہیں اور جب جھوٹا الزام دو شخصوں پر لگایا جاوے وہ ایک ہی جرم ہوگا اور ۲۹ کریمنل لاء جرنل صفحہ ۹۳۸ کی پیروی کی گئی۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۱۲۵۰ سنہ ۱۹۳۴ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۱ صفحہ ۱۸۵۔

(۸) الفاظ جھوٹا الزام اور الفاظ کارروائی فوجداری کرنا جداگانہ نہیں ہیں۔ اگروہ ہم بسط نہیں ہیں تو آخر الذکر الفاظ جو رپورٹ قابل مداخلت۔ پولیس سے کی جاوے متعلق ہیں اور اول الذکر یعنی جھوٹا الزام جو قابل مداخلت جرم میں پولیس کے پاس لگایا جاوے وہ جھوٹا الزام کہلائے گا لیکن وہ الفاظ کارروائی فوجداری کرنے میں نہیں پہونچے گا۔ جب رپورٹ قابل مداخلت جرم کی پولیس میں کی جاوے۔ اور پولیس کے اختیارات کی مشتہری رپورٹ سے محرک ہو تو کارروائی فوجداری حسب معنی دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے الفاظ پر حاوی ہوں گے۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۱ء الہ آباد صفحہ ۲۶۹ و ۳۲ کریمنل لاء جرنل صفحہ ۱۰۰۳ سنہ ۱۹۳۱ء ناگپور کی پیروی کی گئی۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۱۴۱۰ سنہ ۱۹۳۴ء پشاور۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۱ صفحہ ۸۱۶۔

(۹) مجسٹریٹ کے لئے یہ امر ناپسندیدہ ہے کہ درخواست سائل بلا تحریر حلفی بیان پولیس میں پڑتال کے لئے بھیجکر اور واپسی رپورٹ پر جھوٹی نالش کی گئی ہے۔ منظوری دفعہ ۱۸۲ و ۲۱۱ تعزیرات ہند بعدم حاضری منجملہ دو کے ایک شخص کی حاضری پر ہر دو کیخلاف دیگئی تھی جس کی نگرانی ہائیکورٹ پٹنہ میں پیش ہوکر نگرانی منظور کی گئی اور مجسٹریٹ کے حکم پر اظہار ناپسندیدگی کیا جاکر کارروائی منسوخ کی گئی۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۸۶۰ سنہ ۱۹۳۵ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۵ صفحہ ۹۰۸۔

(۱۰) جبکہ جوڈیشل تحقیقات بعدالت مجسٹریٹ مقدمہ کے جھوٹے ہونے کا ثبوت نہ ہوے

بھیجنا نامناسب تھا اور مجسٹریٹ کو خود یا کسی دیگر مجسٹریٹ کے پاس تحقیقات کے لئے بھیجنا چاہیئے تھا۔ اور پولیس کی رپورٹ پر بغیر لینے شہادت ملزم بدفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند رائیت کرنا نامناسب تھا اور جب پولیس کے خلاف شکایت پیش ہو تو اُس درخواست شکایتی کو کسی پولیس افسر کے پاس تفتیش کے لئے بھیجنا درست نہیں ہے۔ کرمنل لا جرنل جلد ۲۱ - صفحہ ۱۶ ۱۹۲۰ء الہ آباد - انڈین کیسز جلد ۵۶ صفحہ ۱۱۴ - ۱۸ آل لا جرنل صفحہ ۹۲۰ - ۲ اپر پراونس لاء رپورٹ الہ آباد صفحہ ۲۱۳ -

۱۳) دو مختلف شخصوں نے مختلف دو تاریخوں میں ایک شخص کے خلاف مال مسروقہ رکھنے کی اطلاع پولیس مقامی کو دی تھی۔ جو تفتیش سے غلط ثابت ہو کر ہر دو شخصوں کے خلاف بجرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند رپورٹ کرنے پر حسب ضابطہ ملزمان عدالت بالا سے سزایاب ہوئے تھے۔ چنانچہ کلکتہ ہائیکورٹ میں ملزمان کے اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ جب دو شخصوں نے مختلف تواریخ میں جداگانہ طور سے جھوٹی اطلاع ایک شخص کے خلاف حتمی پولیس سٹیشن کو دی ہے تو ہر دو کی نسبت ایک جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند میں اکٹھی سزا نہیں دینی چاہیئے تھی بلکہ جداگانہ طور سے تجویز کیجانی چاہیئے تھی اور اثبات جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے لئے محض اطلاع کا جھوٹا جاننا ہی کافی نہیں ہے بلکہ یہ جاننا چاہیئے کہ انصافاً و قانوناً اُس الزام کی کوئی بنیاد نہ ہو۔ مکرر تجویز کا حکم دینا درست نہیں ہے۔ اس لئے بمنظوری درخواست ملزمان حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۲۲ صفحہ ۳۳۳ ۱۹۲۱ء کلکتہ انڈین کیسز جلد ۶۱ صفحہ ۱۱

۱۴) دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند میں الفاظ "جھوٹا الزام" ایسا ہونا چاہیئے اور ایسے ملازم کے پاس لگایا جانا چاہیئے جو باختیار خود اس شخص کو جس کے خلاف جھوٹا الزام لگایا گیا ہو اُس کو سزا دے سکتا ہو۔ یا کسی قابل مداخلت جرم میں پولیس افسر کے پاس شکایت جھوٹے الزام کی کی گئی ہو۔ کرمنل لاء جرنل جلد ۲۲ صفحہ ۱۴۱ ۱۹۲۱ء اودھ چیفکورٹ انڈین کیسز جلد ۶۹ صفحہ ۸۱ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۳ء اودھ چیف کورٹ صفحہ ۹۹ اودھ لا جرنل صفحہ ۲۲ ۳۴۲ - ۲۶ اودھ کیس صفحہ ۴۴ -

۱۵) مستغیث کا کسی مقدمہ جرم قابل مداخلت پولیس یا دیگر جرم میں کامیاب نہ ہونا اس امر کی دلیل نہیں ہے۔ کہ جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کا الزام قائم کیا جائے۔ کرمنل لا

عمل میں آنے پر اطلاع دہندہ نے رنگون ہائی کورٹ میں نگرانی تنسیخ منظوری پیش کی جس پر قرار دیا گیا کہ بحالات واقعات مقدمہ مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے درخواست ڈسمس کی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۳۸۳ ۱۹۲۵ء رنگون انڈین کیسز جلد ۸۰ صفحہ ۷۶۳ ۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۴ء رنگون صفحہ ۲۱۱ - ۲ برما لاجرنل صفحہ ۸۷

(۲۱) ایک شخص نے پولیس مقامی کو اطلاع دی کہ اس کے گھر ڈکیتی کا جرم فلاں چند اشخاص نے کیا ہے۔ جس کی تفتیش پر اطلاع غلط ثابت ہو کر زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند اطلاع دہندہ کے خلاف کارروائی کی گئی تھی اور ملزم سزایاب کیا گیا تھا۔ ملزم کی درخواست قاعدہ الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہو کر بحث کی گئی کہ جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند حسب اطلاع ملزم ہو سکتا ہے۔ جرم دفعہ ۲۱۱ قانوناً نہیں ہو سکتا ہے۔ چنانچہ قرار دیا گیا۔ کہ جرم دفعہ ۱۸۲ و ۲۱۱ تعزیرات ہند میں یہ فرق ہے کہ ملزم نے صاف طور سے ملزمان کا نام لے کر جھوٹا الزام لگایا ہے۔ اس لئے جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کا ارتکاب ہوا ہے درخواست ملزم نامنظور کیجا کر حکم سزا قائم رہا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۵۹۴ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۸۱۸۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ صفحہ ۴۷۲ - ۶ لا رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۱۷ -

(۲۲) مسمی محمد یٰسین نے چند اشخاص کے خلاف بلوہ و قتل کی ارتکاب کی اطلاع پولیس کو دی۔ جس کی تفتیش سے اطلاع جھوٹی ثابت ہو کر مہتمم پولیس سٹیشن نے مجسٹریٹ کو رپورٹ جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند برخلاف محمد یٰسین پیش کی۔ اور زیر دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری منظوری جرم دفعہ ہذا دی جا کر عمل کیا گیا تھا۔ اور ملزم سزایاب ہوا تھا۔ ملزم کی طرف سے پٹنہ ہائیکورٹ میں درخواست پیش ہو کر بعد سماعت بحث قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کی درخواست برخلاف تفتیش پولیس مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہوئی تھی۔ اور پولیس کے ابتدائی اطلاع ملزم زیر تعریف دفعہ ۴ ضابطہ نالش نہیں ہے۔ اس لئے منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری درست نہیں ہے۔ درخواست ملزم منظور کیجا کر حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۸۸۹ ۱۹۲۵ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۸۲۵۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء پٹنہ صفحہ ۴۸۳ - ۴ پٹنہ صفحہ ۳۲۳ - ۶ پٹنہ لا ٹائمز صفحہ ۴۵۷ -

(۲۳) جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے لئے ضروری ہے کہ استغاثہ ثابت کرے کہ کوئی وجہ

(۱۸) ایک مقدمہ میں جب ایک شخص دیسی ہندی رعیت ملکہ معظمہ کی جانب سے علاقہ ریاست بڑودہ میں جھوٹا الزام ایک شخص پر مجسٹریٹ کے روبرو لگانا ثابت ہوا تھا اور حسب معنی دفعہ ۴ تعزیرات ہند اس کو علاقہ برٹش انڈیا میں تجویز کرنے کا سوال زیر بحث ہو کر بمبئی ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند جھوٹا الزام لگا کر کارروائی فوجداری کرانے سے برٹش انڈیا میں جہاں مجموعہ ہذا نافذ العمل ہو مراد ہے کریمنل لا جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۳۳۳ سنہ ۱۹۲۴ء بمبئی انڈین کیسیز جلد ۷۷ صفحہ ۱۸۹ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء بمبئی صفحہ ۱۵ - ۴۸ بمبئی صفحہ ۹۰۷ - ۲۵ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۷۷۲ -

(۱۹) ایک مقدمہ میں مسمی کانشی رام اور دیگر ہمراہیان کے خلاف مجسٹریٹ نے بدفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند منظوری دی تھی کہ انہوں نے سرقہ بالجبر جرم دفعہ ۳۹۲ تعزیرات ہند کی اطلاع جھوٹی دی تھی - جس کے خلاف عدالت سشن میں نگرانی منجانب ملزمان پیش ہو کر عدالت سشن سے الہ آباد ہائی کورٹ میں تحریک تنسیخ کی گئی تھی جس پر قرار دیا گیا کہ جب مستغیث واقعات معلومہ کی اطلاع پولیس کو دیتا ہے - اور وہ اپنا شک ظاہر کر کے معاملہ کو پولیس کی تفتیش پر چھوڑ کر ان کے فرائض کے اختیارات پر حصر کیا ہو تو وہ ایک رپورٹ کرتا ہے نہ کہ الزام لگاتا ہے - اور اگر وہ اس سے تجاوز کر کے بعد ان کی تفتیش ضابطہ کے ایک شخص کا نام لے کر کارروائی فوجداری اس کے خلاف کرنے کی خواہش کرتا ہے - خواہ وہ خواہش زبانی کرے یا تحریری کرے ہر دو صورت میں الزام لگانا ہوگا - اس لئے بلحاظ واقعات مقدمہ کانشی رام اور اس کے ہمراہیان کے خلاف جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کی کارروائی نہیں ہو سکتی ہے - کیونکہ الزام عدالت میں نہیں لگایا گیا تھا - کریمنل لا جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۱۲۳۹ سنہ ۱۹۲۴ء الہ آباد - انڈین کیسیز جلد ۸۲ صفحہ ۱۶۷ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء - الہ آباد صفحہ ۷۷۹ - ۲۲ الہ آباد لا جرنل صفحہ ۸۲۹ - ۴۶ الہ آباد صفحہ ۶۴

(۲۰) ایک شخص نے پولیس کو برخلاف ایک شخص کے یہ اطلاع دی کہ وہ ملبس سکے بناتا ہے - پولیس کے جامہ تلاشی لینے سے ایک سانچہ سکہ قلب بنانے کا اس کے گھر سے برآمد ہوا تھا - اور اس کا پولیس نے چالان کر دیا تھا - عدالت میں یہ امر ثابت کیا گیا تھا کہ یہ سانچہ اطلاع دہندہ نے قبل از تلاشی ملزم کے گھر میں رکھوا دیا تھا اور ملزم کو مجسٹریٹ نے رہا کر دیا تھا - اور زیر دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری منظوری کارروائی جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند

درخواست منجانب ملزم مدراس ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ جس سب مجسٹریٹ کے روبرو درخواست ملزم نے پیش کی تھی اُس نے اُس کا بیان حلفیہ قلمبند کرکے اُس کو داخل دفتر کردیا تھا۔ اور مستغیث وسب انسپکٹر پولیس کا جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے متعلق کارروائی کرکے ڈویژنل مجسٹریٹ کو تجویز کرنا درست نہیں تھا۔ اس لئے منظوری درخواست ملزم حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲ صفحہ ۱۵۰ ۱۹۲۵ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۹۰ صفحہ ۳۴۸ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء مدراس صفحہ ۶۰۲ - ۲۲ مدراس لا ویکلی صفحہ ۲۰۹ ۱۹۲۵ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۳۱۷ -

(۲۶) مسمی پرمیشر لال نے منصت رام کے خلاف مہتمم پولیس تفتیش کو رپورٹ کی کہ اُس نے اُس کے گھر یعنی اُس کی جھونپڑی کو آگ لگادی ہے۔ سب انسپکٹر پولیس کی تفتیش سے یہ اطلاع جھوٹی بہ نیت نقصان پہونچانے مسمی منصت رام دینا ثابت ہوکر بعدالت مجسٹریٹ درجہ اوّل زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند سب انسپکٹر نے رپورٹ پیش کی تھی - جس پر ملزم کو باقاعدہ کارروائی کرنے کے بعد بعدالت سشن سپرد کیا گیا تھا اور بعدالت سیشن سے ملزم کو بدفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند چار سال قید سخت کا سزایاب کیا گیا تھا جس کا اپیل پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہوکر بسماعت بحث مباحثہ قرار دیا گیا کہ جب کوئی شخص جھوٹا الزام کسی شخص پر لگا کر پولیس کو اطلاع اس لئے دے کہ وہ زیر تجویز ہوکر نقصان اُٹھائے تو وہ اطلاع دہندہ مرتکب جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کا ہوگا اور حسب معنی حصہ مؤخر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کارروائی فوجداری کرانے کا باعث ہوگا اور بلحاظ واقعات مقدمہ حکم سزائے قید دو سال کم کیا گیا - کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۳۷۴ ۱۹۲۶ء پٹنہ - انڈین کیسز جلد ۹۳ صفحہ ۸۸۵ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء پٹنہ صفحہ ۶۰۸ - ۷ پٹنہ صفحہ ۲۷۴ - ۷ پٹنہ لا ٹائمز صفحہ ۶۵۷ -

(۲۷) ایک مقدمہ میں مستغیث نے درخواست استغاثہ نقصان رسانی برخلاف اپنے حصہ دار کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پیش کی تھی - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بغیر قلمبند کرنے اُس کے بیان حلفیہ کے استغاثہ کو ڈسمس کردیا تھا - جس کی وجہ سے فریق ثانی نے اِس مستغیث کے خلاف پیروی جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کی تھی - اور عدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے مستغیث کے خلاف عمل کرنے کے خیال کو معلوم کرکے مستغیث مقدمہ نے بعدالت

اِضافاً وقانوناً اِلزام لگانے کی موجود نہ تھی اور ملزم کو علم جھوٹے الزام لگانے کا تھا اور مستغیث کا محض پولیس میں شبہ ظاہر کرنا الزام جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے لئے کافی نہیں ہے چنانچہ غلام محمد و غلام رسول جن پر زہر دینے کا شُبہ ظاہر کیا گیا تھا مستغیث قابل اخذ ۲۱۱ نہیں ہے۔ درخواست منظور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جلد ۲۶ صفحہ ۱۱۶۵ ۱۹۲۵ء لاہور ہائی کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۸۸ صفحہ ۵۲۵۔ آل انڈیا رپورٹ ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۵۳۳۔ ۶ لاہور صفحہ ۲۸۔ ۲۶ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۳۱۔

(۲۴) ایک مقدمہ میں ایک شخص نے پولیس میں اطلاع کی کہ ملزمان زبردستی اس کے کھیت سے دھان اُٹھا کر لے گئے ہیں۔ اِس کے بعد دوسری درخواست مجسٹریٹ کے پیش کی تھی جو درخواست و رپورٹ پولیس جھوٹی ثابت ہو کر حسب ضابطہ اِطلاع دہندہ کے خلاف مُقدمہ جُرم دفعہ ۱۸۲ و ۲۱۱ تعزیرات ہند عاید کیا جا کر سزا دی گئی تھی۔ مُلزم کا اپیل پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار پایا کہ جُرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند میں ہمیشہ جُرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند شامل ہوتا ہے اور جس عدالت میں جھوٹی درخواست مُلزم نے پیش کی تھی اُس کو اِختیار ہے کہ بحالات واقعات مُقدمہ جُرم دفعہ ۱۸۱ یا ۲۱۱ تعزیرات ہند کے مُطابق حُکم دے اور یہ امر ضروری نہیں ہے کہ ہر ایک جھوٹی اِطلاع جو پولیس کو دیجاوے بجُرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند عمل کیا جاوے بلکہ جب مُلزم کا ارادہ ثابت نہ کیا جاوے کہ اُس نے بمخاصمت بہ نیت نقصان پہونچانے کے جھوٹی اِطلاع دی ہے جُرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند عاید نہ ہوگا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۲۶۹ ۱۹۲۵ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۸۸ صفحہ ۱۰۴۵۔ آل انڈیا رپورٹ ۱۹۲۵ء پٹنہ صفحہ ۶۱۷۔ ۵ پٹنہ صفحہ ۳۲۳۔ ۶ پٹنہ لا ٹائمز۔ صفحہ ۵۱۵۔ ۱۹۲۶ء پٹنہ ہائیکورٹ کیس صفحہ ۱۰۶۔

(۲۵) جُرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اِس لئے پولیس کو اختیار نہیں ہے کہ اُس کی تفتیش باختیار خود کرے۔ اِس مقدمہ میں مستغیث نے اپنے گھر ڈاکہ پڑ جانے کی اِطلاع مُنصف دیہہ کو دی تھی کہ بعض اشخاص نے یہ جُرم کیا ہے۔ پولیس مقامی نے اِس اطلاع کے جھوٹا ہونے کی رپورٹ سب مجسٹریٹ کے پیش کی۔ جس نے رپورٹ کو داخلدفتر کر دیا تھا۔ اِس کے بعد پولیس نے بذریعہ نقشہ چارج شیٹ مُقدمہ جُرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ڈویژنل مجسٹریٹ کے پیش کر دیا تھا۔ اور مُلزم سزایاب ہوا تھا جسکی

سیشن نگرانی پیش کی جو نامنظور ہونے پر مستغیث نے بمبئی ہائیکورٹ میں درخواست پیش کی کہ بحالات صورت واقعہ مستغیث سے وجہ اس امر کی دریافت کرنا کہ کیوں اس کے خلاف زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کارروائی نہ کیجاوے خلاف قانون تھا۔ چنانچہ بعد سماعت بحث بحوالہ رولنگ قرار دیا گیا کہ جب مجسٹریٹ درخواست مستغیث پر بغیر قلمبند کرنے اس کے بیان کے جسکا وہ قانوناً بمنشائے دفعہ ۲۰۰ ضابطہ فوجداری تحریر کرنے کا پابند ہے۔ استغاثہ کو ڈسمس کرکے اس میں وجہ اس امر کی دریافت نہیں کرسکتا ہے کہ کیوں زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند اس کے خلاف عمل نہ کیا جاوے۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو چاہیئے کہ جب وہ کسی درخواست یا نالش کو کسی جوڈیشل افسر کے پاس بھیجے تو اس معاملہ میں اس کا بیان قلمبند کرے جو واقعہ متعلقہ اور قابل ادخال شہادت ہے۔ اور حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو واپس لینا چاہیئے۔ اور حکم سیشن جج منسوخ کیاجاوے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۴۷ سنہ ۱۹۲۶ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۹۵ صفحہ ۶۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء بمبئی صفحہ ۲۸۴۔ ۲۸ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۹۰۴۔

(۲۸) ایک شخص نے چند اشخاص کے خلاف ارتکاب جرم ۳۰۲ تعزیرات ہند کی اطلاع کی تھی اور ایک درخواست اس شخص نے سب ڈویژنل مجسٹریٹ جہان آباد کے تحقیقات کے لئے پیش کی تھی۔ پولیس نے بعد تفتیش اطلاع کو جھوٹا معلوم کرکے مستغیث کے خلاف کارروائی جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے لئے استدعا کی تھی۔ مستغیث نے سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے درخواست پیش کی کہ اس کو اثبات جرم کا موقع دیا جاوے جس درخواست کو نامنظور کرکے مجسٹریٹ نے تحقیقات کی اور کاغذات بعدالت سیشن سپرد کردیئے تھے۔ ملزم نے پٹنہ ہائیکورٹ میں نگرانی پیش کی۔ جسپر قرار دیا گیا کہ سب ڈویژنل مجسٹریٹ کا حکم خلاف اختیار تھا۔ اس کو خود بجرم دفعہ ۲۱۱ و ۳۰۲ تعزیرات ہند تحقیقات کرنی نہیں چاہیئے تھی۔ مناسب طریق قانونی اس کے لئے یہ تھا کہ حسب دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری عمل کرتا۔ جس کے مطابق عمل نہیں کیا گیا ہے۔ اس لئے حکم سپردگی عدالت سیشن خلاف اختیار تھا۔ جسکو منسوخ کیا جاتا ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۹۰۷ سنہ ۱۹۲۶ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۹۶ صفحہ ۶۵۱۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۶ء پٹنہ صفحہ ۳۷۹۔ ۵ پٹنہ صفحہ ۵۰۴۔ ۷ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۶۱۷۔ ۲۷ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۰

مستغیث کا جھوٹا الزام لگانا مندرجہ رپورٹ پولیس ثابت کرکے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کارروائی کرنے کے اصدار حکم کی درخواست کی تھی اور مقدمہ ڈپٹی مجسٹریٹ کے پاس تکمیل جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے لئے بھیجا گیا تھا جس کی نگرانی منجانب مسمی بیراگ دت اطلاع دہندہ خلاف حکم ڈپٹی مجسٹریٹ پیش ہو کر نامنظور ہوئی تھی۔ اور بیراگ دت ملزم نے الہ آباد ہائی کورٹ میں نگرانی پیش کی تھی۔ چنانچہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ بحالات مقدمہ ملزم کے زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند صحیح طور پر عمل ہووے کہ پولیس کی اطلاع کے بعد مستغیث نے مجسٹریٹ کی عدالت میں نالش نہیں کی ہے۔ اور زیر دفعہ ۱۹۰ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ مجاز ہے کہ جرم ناقابل مداخلت پولیس کی اطلاع پر مداخلت کرے۔ درخواست ملزم نامنظور کی جا کر کارروائی ماتحت جائز تصوّر کی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۹۳۸ ۱۹۲۸ء الہ آباد۔ انڈین کیسیز جلد ۱۱۱ صفحہ ۵۸۸ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۸ء الہ آباد صفحہ ۳۶۵۔ ۵۱ الہ آباد صفحہ ۳۸۲۔ ۱۰ لا رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۱۹۔ ۱۹۲۹ء ل لاجرنل صفحہ ۶۶۔ ۱۱ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۱۵۲۔

(۲۵) جب جھوٹا الزام پولیس میں لگانے پر جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند عاید ہوتا ہو اور عدالت میں جھوٹا استغاثہ بصراحت صدر کرنے پر کارروائی دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری عام اس سے کہ عدالت میں تحقیقات کیگئی ہو یا نہیں ہر دو صورت میں نالش دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے لئے اختیار کی جاوے گی اور جب بحالات قانونی جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ہوتا ہو تو وہ زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند کا مرتکب متصوّر ہوگا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۲۴۲ ۱۹۲۹ء رنگون ہائیکورٹ۔ انڈین کیسیز جلد ۱۱۴ صفحہ ۹۸۵۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۸ء رنگون صفحہ ۲۵۴۔ ۶ رنگون صفحہ ۵۰۸۔

(۲۶) جب کسی استغاثہ کی اطلاع پر پولیس جھوٹی اطلاع کا الزام زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند عاید کرکے باضابطہ رپورٹ مجسٹریٹ مجاز کے پیش کرے تو مجسٹریٹ کو چاہیئے استغاثہ کو بذریعہ سمن طلب کرکے اس کو موقع استغاثہ کی سچائی ثابت کرنیکا دینا چاہیئے۔ اور یہ نہیں چاہیئے کہ پولیس کی رپورٹ پر ہی مستغیث کو نوٹس جاری کیا جاوے کہ کیوں زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند اس کے خلاف عمل نہ کیا جاوے۔

۱۳ کلکتہ ویکلی نوٹ۔ صفحہ ۱۶۴

(۳۲) اختیار بدفعہ ۱۸۲ و ۲۱۱ تعزیرات ہند یہ ہے کہ بدفعہ ۱۸۲ بطور خاص اُس شخص کا نام نہیں ہوتا ہے جسکو نقصان پہونچانا مقصود ہو۔ اور ۲۱۱ تعزیرات ہند میں بطور خاص اس شخص کا نام مطلوب ہوتا ہے جس پر جھوٹا الزام لگایا جائے۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۸ء ناگپور صفحہ ۱۷۔ ۲۴ ناگپور لاء رپورٹ صفحہ ۱۳۶۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۹۳۴ ۹ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۸۷۔ ۱۰ ناگپور لا جرنل صفحہ ۱۹۱۔ انڈین کیسز جلد ۵ ۱۰ صفحہ ۴۵۴

(۳۳) مسمی محمد اسلئے جو ہسپتال فیروزپور کے کوارٹر میں مع اپنی دختر بیوہ مالدار کے داخل تھا۔ اُس نے پولیس مقامی میں رپورٹ کی کہ مسمی نہال سنگھ مع روشن بیگ و احمد دین مع ٹاکور کے بارادہ قتل و لوٹنے کے آیا تھا۔ پولیس مقامی کی تفتیش سے محض نہال سنگھ کا مع ٹاکور کے بوقت شب حملہ آور ہونا ظاہر ہوا تھا۔ جسکا باقاعدہ چالان کیا گیا اور روشن بیگ و احمد دین کی بابت لکھا کہ اُن کے خلاف جھوٹا الزام مستغیث نے لگایا ہے۔ اس لئے بجرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کارروائی کیجاوے۔ جس کے متعلق کارروائی برخلاف مستغیث بجرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کی گئی تھی اور عدالت مجسٹریٹ میں مقدمہ دائر ہوکر ملزم سزایاب ہوا تھا۔ جس کی باقاعدہ درخواست لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ جب رپورٹ پولیس میں چند اشخاص کے خلاف ارتکاب جرم کی ملزم نے دی ہو۔ اور اصل ملزم کا چالان کیا گیا تھا۔ مابقا کے خلاف جھوٹے الزام پر جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کا مقدمہ ٹھیک قایم کیا گیا ہے۔ اور یہ امر ضروری نہیں ہے کہ مجسٹریٹ کے روبرو تحریری استغاثہ مستغیث کا پیش ہونا چاہیئے تھا جو مابقا پر جھوٹے الزام لگانے کے جرم کی سماعت کرتا۔ درخواست ملزم نامنظور کی گئی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۹ صفحہ ۶۰۵ ۱۹۲۸ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۶ صفحہ ۴۰۸۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۸ء لاہور صفحہ ۲۵۹۔ ۹ لاہور صفحہ ۴۰۸۔ ۲۹ پنجاب لا رپورٹ ۵۱۵۔ ۱۰ لاہور۔ لا جرنل صفحہ ۲۱۸۔ ۱۰ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۱۴۳۔

(۳۴) ایک شخص نے چند اشخاص کے خلاف ارتکاب جرم کی اطلاع پولیس کو دی اور اس کے ہفتہ بعد ایک درخواست مجسٹریٹ کو پیش کی تھی۔ جس نے درخواست ڈسمس کردی تھی۔ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس نے پہلی اطلاع مستغیث پر تفتیش سے

زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند سزا کم کیجا کر خانہ سزا تبدیل کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۶۰۴ سنہ ۱۹۳۳ء پشاور۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۲ صفحہ ۱۴۰۔

(۳۹) ایک شخص کی جھوٹی اطلاع سرقہ جواہرات کے ہوجانے کی پولیس میں پیش ہوکر بذریعہ رپورٹ مجسٹریٹ کے پاس کارروائی جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے لئے بھیجی گئی تھی۔ اور مقدمہ کا اخراج منظور ہوکر داخلدفتر ہوگئی تھی۔ اور فریق ثانی نے مجسٹریٹ کے درخواست پیش کی کہ اطلاع دہندہ جھوٹے الزامات کی بابت منظوری حسب دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری فرمائی جاوے۔ مجسٹریٹ نے یہ لکھ کر کہ درخواست بیچون قسم منجانب سرکاری ملازم متعلقہ کیجاتی ہے نامنظور کردیا تھا اور سائل نے بعدالت سیشن نگرانی کی تھی جس پر سیشن کورٹ سے تحقیقات کا حکم مجسٹریٹ کو لکھا گیا کہ کارروائی جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے ارتکاب کی بابت بعد تحقیق امورات ضروریہ حسب قاعدہ عمل کیا جاوے۔ اس حکم کے خلاف منجانب ملزم نگرانی رنگون ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا کہ کارروائی جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے اجرائے میں تاخیر کرنی نہیں چاہیئے۔ اور موجودہ مقدمہ میں ۱۸ ماہ کا عرصہ ہوچکا ہے۔ بیچون قسم تاخیر کافی وجہ انکار اجرائے نالش جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ہے۔ اور مصلحت عامہ کے خلاف ہے کہ عرصہ کے بعد تحقیقات اصلیت جرم کا حکم دیا جاوے گو مجسٹریٹ کو اختیارات حاصل ہیں کہ تحقیقات کا حکم دے لیکن اس کو نہایت دانشمندانہ امتیازیہ اختیارات کا استعمال کرنا چاہیئے۔ بمنظوری درخواست کارروائی عدالت ماتحت و حکم عدالت سیشن منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۷ صفحہ ۲۴۲ سنہ ۱۹۳۶ء رنگون انڈین کیسز جلد ۱۶۰ صفحہ ۱۵۰۔

(۴۰) ایک شخص نے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے خلاف درخواست ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پیش کی تھی جو کارروائی ضابطہ کے لئے سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے پاس بھیجدی تھی اور ملزم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا رشتہ دار تھا۔ اور مجسٹریٹ نے یہ لکھ کر کہ بغیر منظوری لوکل گورنمنٹ مقدمہ چلایا نہیں جاسکتا ہے ملزم کو رہا کردیا تھا۔ چنانچہ رنگون ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ بحالات واقعات مقدمہ سینئر مجسٹریٹ کے پاس بھیجنا چاہیئے تھا۔ نہ کہ سب آرڈینیٹ مجسٹریٹ کے پاس بھیجنا تھا۔ اور چونکہ فعل کا

کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۴۴۳ سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ - انڈین کیسز جلد ۱۱۷ صفحہ ۶۴۷ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ صفحہ ۷۰ - ۷ پٹنہ صفحہ ۴۰۸ - ۱۰ پٹنہ لا ٹائمز صفحہ ۶۲۷ -

(۴۷) کسی جھوٹی اطلاع کا سپرنٹنڈنٹ پولیس یا اعلےٰ افسر پولیس کو دینا کارروائی فوجداری کا اجرا کرانا ہے - جبکہ کسی جرم سزائے قید کا جھوٹا الزام کسی شخص پر لگایا جاوے - وہ زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ہوگا نہ کہ بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند عمل کیا جائے گا - انڈین کیسز جلد ۱۲۸ صفحہ ۷۰۸ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۰ء کلکتہ صفحہ ۷۱۱ - ۳۴ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۵۵۶ سنہ ۱۹۳۰ء کریمنل کیس صفحہ ۱۱۱۱ -

(۴۸) مسمی ہدایت اللہ ایک شخص نے تین ٹیلیگرام ایک ڈپٹی کمشنر اور ایک اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنر اور ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اس امر کی شکایت کے متعلق دیئے کہ عطاء اللہ سب انسپکٹر نے اس کے ساتھ خاص جرائم کا ارتکاب کیا ہے - جن میں سے ایک سنگین جرم کیا ہے کہ مبلغ تین سو پچاس روپے جبراً حاصل کر لئے ہیں - جس پر ڈپٹی کمشنر نے مجسٹریٹ کو تحقیقات کا حکم دیا تھا - تحقیقات سے معاملہ جھوٹا ثابت ہوا - اور صاحب ڈپٹی کمشنر نے بہ حیثیت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کارروائی جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کا حکم برخلاف ہدایت اللہ اطلاع دہندہ دیا اور اس کو زیر دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ۱½ سال قید سخت کا حکم دیا تھا اور اپیل پر سیشن کورٹ سے حکم سزا بحال رہا تھا اور ملزم کا اپیل پشاور جوڈیشل کمشنر کے کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ جو شخص حسب معنی دفعہ ۴ ضمن ج ضابطہ فوجداری نالش کرتا ہے وہ فی الواقع کارروائی فوجداری کا اجرا کراتا ہے - اور ایسا ہی وہ شخص بھی کارروائی فوجداری کا اجرا کراتا ہے - جو قابل مداخلت جرم کے ارتکاب کی اطلاع صاحب اختیار پولیس افسر کو اجراے کارروائی فوجداری کیلئے دیتا ہے - اور یہ امر محض استغاثہ یا رپورٹ پولیس کے پیش کرنے پر منحصر ہے بلکہ حسب دفعہ ۱۹۰ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ کو کارروائی فوجداری کے اجراء کا اختیار ہے - اور محض ٹیلیگرام میں یہ لکھنا کہ چند جرائم کا ارتکاب کیا ہے - اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ارادہ اطلاع دہندہ کیا ہے اور نہ اس سے استدعا کارروائی فوجداری کے اجراء کی ثابت ہوتی ہے - اس لئے بلحاظ حالات و واقعات مقدمہ جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند قانونی الفاظ سے مناسب نہیں بلکہ جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند ہوتا ہے اور یہ تبدیل جرم

میں خطرہ میں ہوں - میری جان کی حفاظت کیجاوے اس درخواست کے جھوٹا ثابت
ہونے پر عدالت مجسٹریٹ راولپنڈی سے ایک یوم سزائے قید و دوصد روپیہ جرمانہ کی سزا
رام رکھا مل کو ہوئی تھی اور عدالت سشن سے حسب دفعہ ۴۳۸ ضابطہ فوجداری ایزادی
سزا کے لئے لاہور ہائی کورٹ میں تحریک کیگئی تھی - اور ملزم نے نگرانی پیش کی تھی - ہائیکورٹ
لاہور نے بعد سماعت بحث مباحثہ قرار دیا گیا کہ اثبات جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے لیے
جھوٹے الزام کا اس لئے لگانا کہ کارروائی فوجداری کا اجراء ہووے اور ایک وہ درخواست
ہے جو جھوٹے الزام سے استدعا تحفظ خود اور محکمانہ طور پر ہیڈ کنسٹبل پر اثر ڈالنے کے لئے
کیگئی ہے جو حسب معنی دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند جھوٹا الزام لگانے کی حد تک نہیں پہنچا -
ہے - اور جھوٹا الزام یا بدنیتی نالش مجسٹریٹ کے روبرو کیا جاوے یا کوئی جھوٹی اطلاع جرم
قابل مداخلت پولیس حسب معنی دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کیجاوے چنانچہ بحوالہ کریمنل لا
جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۱۸۶ و آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۳ء اودھ صفحہ ۴ و کریمنل لا جلد ۳۳ صفحہ ۲۰۰
و آل انڈیا رپورٹر ۱۹۱۱ء لاہور صفحہ ۲۹۴ و کریمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۰۰ و آل انڈیا
رپورٹر ۱۹۳۲ء کلکتہ صفحہ ۱۰۵ - متعلقہ قرار دیا گیا کہ ذمہ داری جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند
بھی بہ بنیاد جرم ۲۱۱ تعزیرات ہند عاید نہیں ہوسکتی ہے - کیونکہ پولیس افسر نے حسب
منشائے دفعہ ۱۵۵ ضابطہ زیر بار دن تحریک کی شکایت کو اس انہیں کی بے منظوری
نگرانی ملزم حکم سزا و ریفرنس سشن جج منسوخ کیا گیا اور ملزم بری کیا گیا - کریمنل لا
جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۱۰۷۰ - انڈین کیسز جلد ۱۱۷ صفحہ ۳۳۳ -

(۴۳) ایک مقدمہ کی کارروائی کے دوران میں سشن جج نے بغیر تحریر وجوہات معقول
سرسری طور پر ایک فریق مقدمہ کے خلاف جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کرنے کا حکم دیا تھا
جس کے خلاف ملزم نے درخواست رنگون ہائیکورٹ میں پیش کی جس پر بعد سماعت
بحث قرار دیا گیا کہ جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کا حکم دینے کے لئے ضروری ہے کہ اول
مدعی نے نقصان پہنچانے کی نیت سے عمل کیا ہو - دوم جو الزام مدعی نے مدعا علیہ پر لگایا
ہو اور جھوٹا ہو اور تیسرے وہ الزام اس علم سے لگایا گیا ہو کہ انصافاً و قانوناً اس الزام
کی کوئی بنیاد نہیں ہے -
اور شرائط تکمیل منشائے دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری یہ امر ظاہر ہونا چاہیئے کہ بدوران

ارتکاب باشتراک ڈپٹی کمشنر جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند نہ ہو تو بغیر یا قبل منظوری لوکل گورنمنٹ مداخلت نہیں ہو سکیگی اور ہائیکورٹ ایسی صورت میں جبکہ خلاف ورزی قانون نہ ہوئی ہو۔ اُسے قانونی حکم رہائی سب ڈویژنل مجسٹریٹ میں مداخلت نہیں کرے گی۔ درخواست نامنظور کی گئی اور حکم رہائی سب ڈویژنل مجسٹریٹ قائم رہا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۷ صفحہ ۲۲۲ سنہ ۱۹۳۶ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۲ صفحہ ۹۸۸۔

(۴۱) ایک مقدمہ میں عدالت سے مسمی خیل ایجنٹ ڈرائیور اور اس کے دہرم داس وکیل کے خلاف نوٹس جرم دفعہ ۲۱۱ و ۱۰۹ تعزیرات ہند جاری ہوا کہ کیوں آپ کے خلاف کارروائی جرم منظور نہ کیجاوے۔ جس کی نگرانی سندھ جوڈیشل کمشنر نہ کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ جس واقع کا علم موکل رکھتا ہے اُس کے وکیل کو علم نہیں ہوتا ہے۔ اور ایڈووکیٹ کو اپنے موکل کے کسی واقع یا قانون کے ہونے کی امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ ایڈووکیٹ اپنے موکل کا ناصح ہوتا ہے۔ اُسکو حسب ہدایت اپنے موکل کے کام کرنا چاہیئے لیکن ایسی ہدایات کا یہ مطلب نہیں ہوتا ہے کہ وہ کسی جرم کا ارتکاب کرے یا کسی بدچلنی کا مرتکب ہووے اور ایڈووکیٹ کا یہ فرض ہے کہ وہ اِن واقعات وشہادات کو ملحوظ رکھے جس پر استغاثہ کی بنیاد ہووے اور ایسا کوئی عمل اختیار نہ کرے کہ جس سے عدالت کو دھوکا ہووے۔ اور ہائیکورٹ کو اختیار ہے کہ جو جرم کسی عدالت کی کارروائی کے دوران حسب منشاء دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری کسی عدالت کو معلوم ہوا ہووے اور ہائیکورٹ کی کارروائی میں اس کا ارتکاب نہ ہوا ہو۔ اس میں مداخلت کرے۔ اور ایسا ہی بسلسلہ نگرانی حسب منشاء دفعہ ۴۷۶ الف و ۴۳۹ ضابطہ فوجداری مداخلت کا اختیار ہے۔ چنانچہ بلحاظ واقعات وحالات نوٹس مجریہ عدالت مجسٹریٹ منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۱۰۰۲ سنہ ۱۹۲۷ء سندھ انڈین کیسز جلد ۱۰۷ صفحہ ۸۹۱۔

(۴۲) مسمی رام رکھا مل نے تین درخواستیں ایک انسپکٹر جنرل پنجاب وایک ڈپٹی انسپکٹر پنجاب وایک سپرنٹنڈنٹ پولیس راولپنڈی کو بدیں مضمون لشکائیت مسمی لاجپت رائے ہیڈ کنسٹبل پولیس میں کیں۔ کہ اس نے ایک مقدمہ لاجپت رائے کے رشتہ دار کے خلاف بعدالت آنریری مجسٹریٹ دائر کیا ہوا تھا۔ جس کی پیروی کے لئے وہ عدالت میں حاضر تھا۔ وہاں لاجپت رائے نے اس کو دھمکا کر کہا کہ مقدمہ کو چھوڑ دے ورنہ اس کو پٹھانوں سے قتل کرایا جاوے گا۔ اور

گویا کارروائی فوجداری کی استدعا کرنا ہے ۔ اس لئے حکم سزا قائم رہا اور درخواست ملزم نا
منظور کی گئی ۔ کریمنل لا جرنل جلد ۶ صفحہ ۱۳۵ مدراس ۱۹۲۸ء انڈین کیسز جلد ۱۲۳ صفحہ ۹۶

(۴۶) مسمیان غلام محمد و مرید حسین ہیڈ کنسٹیبلان لودھانہ نے مسمیان پریم سنگھ و بچن سنگھ و
کرم سنگھ کو زیر دفعہ ۱۰۹ ضابطہ فوجداری گرفتار کر کے ضمانت کے لئے مجسٹریٹ درجہ اول
کے پیش کیا تھا اور چند تواریخ کے بعد التواجات کے بر حسب ہدایت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ انسپکٹر
پولیس نے مقدمہ کو واپس لے لیا اور غلام محمد و مرید حسین ہیڈ کنسٹیبلان و دیگر پانچ کس
ہمراہیان کے خلاف جرم دفعہ ۱۹۳ و ۲۱۱ و ۲۱۸ و ۲۲۰ تعزیرات ہند بعدالت مجسٹریٹ
کارروائی کی گئی اور شہادت میں پانچ ہمراہیان متعلقہ کو رہا کر دیا گیا تھا ۔ اور ہیڈ
کنسٹیبلان کی نگرانی بعدالت جج سشن پیش ہو کر بسفارش حکم مجسٹریٹ ہائیکورٹ لاہور
میں تحریک کی گئی ۔ چنانچہ لاہور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ چونکہ ان پر کارروائی عدالت
مجسٹریٹ ارتکاب جرم ۲۱۱ و ۱۹۳ تعزیرات ہند واقع ہوا ہے اور کسی عدالت کو بجز
عدالت مجسٹریٹ جس کی کارروائی میں ارتکاب جرم ہوا یا جس کے یہ ماتحت ہے اختیار
مواخذت حاصل نہیں ہے ۔ جو طریق اختیار کیا گیا ہے وہ تنسیخ طلب ہے ۔ اس لئے نگرانی
منظور کی جاتی ہے ۔ اور کارروائی جرم دفعہ ۱۹۳ و ۲۱۱ تعزیرات ہند منسوخ کی جاتی ہے
اور کارروائی جرم دفعہ ۲۱۸ و ۲۲۰ تعزیرات ہند برخلاف غلام محمد و مرید حسین جاری رکھی
جاتی ہے جیسا کہ بغیر کسی نالش کے کارروائی دفعہ ۱۰۹ ضابطہ فوجداری برخلاف پریم سنگھ و کرم سنگھ و
بچن سنگھ اختیار کی تھی ۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۹ صفحہ ۱۲۲ لاہور ۱۹۲۸ء انڈین کیسز جلد ۱۰۷ صفحہ ۴۲۳

(۴۷) مسمی رام رکھا ایک شخص نے سپرنٹنڈنٹ راولپنڈی کے پاس درخواست کی کہ
مسمی لاجپت رائے ہیڈ کنسٹیبل پولیس نے اس کو دھمکی دے کر ایک مقدمہ میں دست برداری
کے لئے کہا ہے ۔ جس پر سپرنٹنڈنٹ پولیس نے لاجپت رائے سے دریافت کیا تو
معاملہ جھوٹا معلوم ہوا ۔ اور لاجپت رائے نے بعدالت مجسٹریٹ درجہ اول بدفعہ ۲۱۱
تعزیرات ہند الزام رکھا کے خلاف استغاثہ کر دیا اور ملزم سزایاب ہوا جس کا اپیل
عدالت سشن سے نامنظور ہو کر لاہور ہائی کورٹ میں اپیل پیش ہوا تھا اور واقعات پر
ملزم جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند سے بری کیا گیا تھا اور لکھا گیا تھا کہ جرم بلحاظ واقعات کے
دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند تھا ۔ اس کے بعد سپرنٹنڈنٹ پولیس نے بدفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند

کارروائی عدالت کے یہ امر عدالت کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ملزم نے کس طریق سے ارتکاب جرم کیا ہے اور تاوقتیکہ معقول اغلبیت سے مجرم ہونا ملزم ثابت نہ ہو ارتکاب جرم کی کسی کارروائی کے لئے ہدایت نہیں کرنی چاہیئے۔ چنانچہ حکم عدالت سیشن متعلق اجازت کارروائی ۲۱۱ تعزیرات ہند صحیح نہیں ہے۔ اس لئے منسوخ کیا جاتا ہے۔ اور اگر کوئی کارروائی مجسٹریٹ نے اندریں بارہ کی ہو وہ بھی منسوخ تصور ہو وے کریمنل لاء جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۲۲۶ ۱۹۳۷ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۴۸۹۔

(۴۴) جب کبھی کسی مقدمہ جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند میں واقعات کی صحت کا علم بایقین نہ ہو کہ کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ ہے اور اصلیت واقعہ جھوٹ ہو اور محض غلط بالیقین کی بناء پر اس سے تعاون کیا گیا ہو مثلاً مسمی ب نے کچھ واقعات مسمی الف کو بتلائے جن کو نیک نیتی سے سچ سمجھ کر مسمی الف نے بذریعہ درخواست عدالت میں تحریر کردیا ہو اور یہ امر ثابت ہو گیا ہو کہ مسمی ب کی کہانی جھوٹی تھی تو ایسی صورت میں یہ وجہ معقول نہیں ہے کہ مسمی الف پر جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند جھوٹا الزام لگانے کا عائد کیا جاوے گا چنانچہ درخواست ملزم منظور اور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۹۶۲ ۱۹۳۷ء پٹنہ ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۷ صفحہ ۸۵۳۔

(۴۵) ایک شخص نے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو برخلاف سب انسپکٹر پولیس رپورٹ کی کہ اس نے جواہرات اس سے لے کر واپس نہیں دیئے ہیں۔ واپس دلائے جاویں یہ درخواست جھوٹی ثابت ہو کر ملزم کے خلاف حسب دفعہ ۷۴ مدراس ڈسٹرکٹ پولیس ایکٹ سزا دیگئی تھی۔ ملزم کی درخواست حسب ضابطہ مدراس ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ دفعہ ۷۴ و دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ہر دو میں بجز الفاظ الزام دیگر الفاظ میں یکسانیت موجود نہیں ہے اور دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند دو حصوں میں منقسم کیا گیا ہے۔ ایک میں جھوٹا الزام بہ نیت نقصان پہنچانے کے دوسرے شخص پر لگانا ہے۔ دوسری صورت میں یہ جان کر کہ ایضاً قانوناً الزام لگانے کی کوئی بنیاد نہ ہو اور کارروائی فوجداری کی استدعا کیجاتی ہے اور دفعہ ۷۴ میں کوئی کارروائی فوجداری یا کسی عدالت کا لفظ نہیں ہے وہ معمولی الفاظ ہیں کہ جو بنجا مخاصمت اور بغیر غالب وجہ کے جھوٹا یا لغو بیہودہ الزام برخلاف پولیس افسر لگایا جاوے۔ اس لئے جرم دفعہ ۷۴ کے مطابق جھوٹا الزام پولیس افسر پر لگانا

ملزمان نامنظور کئے گئے ۔ کریمنل لاجرنل جلد ۴۰ صفحہ ۱۲ سنہ ۱۹۳۹ء سندھ ۔ انڈین
کیسز جلد ۱۷۸ ۔ صفحہ ۲۱۸ سنہ ۱۹۳۹ء ۔

(۴۹) ایک شخص نے عدالت مجسٹریٹ میں یہ استغاثہ کیا کہ وہ احاطہ کچہری میں اپنی گھوڑی
باندھ کر تھوڑی دیر کے لئے علیحدہ ہوا تھا۔ واپسی پر گھوڑی کو عدم موجود پاکر مقامی پولیس
میں رپورٹ سرقہ گھوڑی تحریر کرادی تھی جسکو پولیس نے جھوٹا ہونا ثابت کرکے کاغذات
کو کارروائی ضابطہ کے لئے مجسٹریٹ درجہ اول کے پیش کردیا تھا اور مجسٹریٹ نے اس
اطلاع سائل کو جھوٹا تصور کرکے بجرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند برخلاف اس کے مثل
دائر کرلی تھی اور منجملہ اُن اشخاص کے جن کی نسبت مستغیث نے گھوڑی کا سرقہ کرنا لکھا
تھا۔ منجملہ اُن کے ایک شخص نے مجسٹریٹ کے درخواست پیش کردی تھی کہ اطلاع جھوٹی
پولیس میں اس کے خلاف مستغیث نے بہ نیت نقصان رسانی دی تھی جو جھوٹی ظاہر ہو
گئی ہے۔ اس کو بجرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند سزا دیجاوے۔ چنانچہ بعد تحقیقات اطلاع
دہندہ کو عدالت سے سزا دیگئی تھی اور حسب قاعدہ پٹنہ ہائیکورٹ میں درخواست
ملزم پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ محض غلطناً یا بعدم دریافت و پڑتال ہوشیاری مستغیث کو
معلوم ہوا تھا۔ جس کے متعلق اُس نے اطلاع دی تھی اور ۲۱۱ تعزیرات ہند صادق
کے لئے استغاثہ کا دانستہ جھوٹا لیا جانا اور ملزم کا بکینہ ہونا بہ نیت ضروری ہے ۔
چونکہ نگرانی میں مداخلت کرنا پسندیدہ خیال نہیں کیا گیا ہے۔ اگرچہ کاغذات واپس کئے گئے
کریمنل لاجرنل جلد ۴۰ صفحہ ۱۵۷ سنہ ۱۹۳۹ء پٹنہ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۹ صفحہ ۱۶۷ ۔

(۵۰) ایک عورت نے پولیس مقامی میں اطلاع برخلاف ایک شخص کے تحریر کرائی کہ
اُس نے اُس کے ساتھ زنا بالجبر کیا ہے۔ جو پولیس کی تفتیش سے اطلاع جھوٹی ثابت
ہو کر اُس عورت کے خلاف بجرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے لئے کاغذات مجسٹریٹ
درجہ اول کے پیش کئے گئے تھے جسکو بجرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔
اور عدالت سیشن کے بعد رنگون ہائیکورٹ میں کاغذات اپیل منجانب ملزم پیش
ہو کر بحوالہ مختلف رولنگ آف ہائیکورٹس قرار دیا گیا ہے کہ واقعات کے لحاظ سے
جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند حصہ اول قابل اطلاق ہے ۔ اور ملزمہ صحیح طور پر مجسٹریٹ
درجہ اول سے تجویز کیگئی ہے ۔ اور ۴۲ کلکتہ صفحہ ۴۳۳ و ۱۷ کلکتہ صفحہ ۴۵۷ و ۷ مدراس

کاغذات برخلاف بری شدہ ملزم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند پیش کر دیئے تھے اور ملزم نے حسب دفعہ ۴۰۳ ضابطہ فوجداری عذر کیا تھا کہ مکرر سماعت جرم ۱۸۲ تعزیرات ہند صحیح نہیں ہے۔ عدالت سیشن سے بحوالہ دفعہ ۴۰۳ ضمناً تحریر کیا گیا تھا کہ سماعت جرم دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند قانوناً مانع نہیں ہے۔ اور مقدمہ لاہور ہائیکورٹ سنگل بنچ سے ڈویژنل بنچ میں پیش ہو کر رائے عدالت سیشن جج کے مطابق حکم دیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۹۶۰ لاہور دسمبر ۱۹۳۸ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۷ صفحہ ۸۹۴

(۴۸) ایک شخص نے ایک جھوٹی اطلاع سب انسپکٹر پولیس متعلقہ کو تھانہ میں دی کہ اس پر چھ آدمیوں نے حملہ کر کے بیس روپے نقد اور ایک کوٹ اس کا زبردستی مار پیٹ کر کے لے گئے ہیں۔ جو تفتیش پولیس سے اطلاع جھوٹی معلوم ہو کر ہیڈ کنسٹبل انچارج تھانہ نے منظوری سپرنٹنڈنٹ پولیس کارروائی جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے لئے مجسٹریٹ سب ڈویژن کے پاس کاغذات پیش کر دیئے تھے اور مجسٹریٹ نے ملزم کو بعد تحقیقات بہ ثبوت جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند دو سال قید سخت اور تین صد روپیہ جرمانہ کی سزا دی تھی اور حسب ضابطہ درخواست سندھ جوڈیشل کمشنرز کے کورٹ میں پیش ہو کر ملزم کیجانب کے وکیل نے بحث کی کہ کارروائی جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند سے پیشتر منظوری عدالت کی ضرورت تھی اور بغیر منظوری کے کارروائی بے ضابطگی کی حسب دفعہ ۵۳۷ ضابطہ فوجداری اصلاح نہیں ہو سکتی ہے۔ اس لئے ملزم قابل برأت ہے چنانچہ جوڈیشل کمشنرز کورٹ سے قرار دیا گیا کہ پرانا طریق منظوری کا لعدم ہو چکا ہے اور عموماً دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری میں عدالت یا متعلقہ افسر کے لئے منظوری اجرائے کارروائی کے لئے ضروری نہیں ہے اور جبکہ ملزم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کا ارتکاب عدالت سب ڈویژن میں ہوا ہے اور عدالت کا منتظم افسر کی کارروائی کا شروع کرنیکے یہ معنی نہیں ہیں کہ ارتکاب جرم اس کی عدالت میں ہوا ہے۔ اور ایسی صورت میں جبکہ جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند اس کی عدالت میں نہ ہوا ہو تو یہ کہنا محال ہے کہ جرم ۲۱۱ کا ارتکاب اس کے روبرو عدالت میں ہوا ہے اور جرم ۲۱۱ تعزیرات ہند دو حصوں پر منقسم ہے اور حصہ اوّل و حصہ دوم دفعہ ہذا روبرو مجسٹریٹ یا پولیس پر مساوی طور سے حاوی ہے۔ اور ہر دو کے روبرو کارروائی فوجداری کے الفاظ حاوی ہیں۔ اس لئے اپیل

چاہیئے - گو اس میں میعاد گذر گئی ہے - لیکن معافی ہوا دے کر بصراحت مند حکم دیا گیا - کریمنل لا جرنل جلد ۴۰ صفحہ ۹۴۹ ۱۹۳۹ء سندھ - انڈین کیسیز جلد ۱۸۰ صفحہ ۴۲۶ ۱۹۳۹ء

پناہ دہی مجرم

دفعہ ۲۱۲ - جس حال میں کہ کسی جرم کا ارتکاب ہوا ہو تو جو کوئی شخص اس نیت سے کسی شخص کو پناہ دے یا چھپائے جس کا مجرم ہونا وہ جانتا یا باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو کہ اس مجرم کو سزائے جائز سے بچائے -

اگر قابل سزائے موت ہو

تو اگر اس جرم کی پاداش میں سزائے موت مقرر ہو تو اس شخص کو ہر دو اقسام قید سے ایک قسم کی سزائے قید دی جائے گی جس کی میعاد پانچ برس تک ہو سکتی ہے - اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا -

اگر قابل سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید ہو

اور اگر اس جرم کی پاداش میں حبس دوام بعبور دریائے شور یا ایسی قید کی سزا مقرر ہو جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے تو اس شخص کو ہر دو اقسام قید سے ایک قسم کی سزائے قید دی جائیگی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے - اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا -

اور اگر اس جرم کی پاداش میں ایسی قید کی سزا مقرر ہو جسکی میعاد ایک برس سے زیادہ اور دس برس سے کم ہو تو اس شخص کو اس قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جو جرم مذکور کے لئے مقرر ہے - اور اس کی میعاد اس قید کی بڑی سے بڑی میعاد کی ایک چوتھائی تک ہو سکتی ہے - جو اس جرم کے لئے مقرر ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی -

اس دفعہ میں لفظ "جرم" میں ہر ایسا فعل داخل ہے - جس کا ارتکاب کسی مقام خارج از برٹش انڈیا میں ہوا ہو - اور جو برٹش انڈیا کے اندر صادر ہوتا ہو تو دفعات مرقوم الذیل

لاجرنل صفحہ ۱۶۱ و ۴ پٹنہ صفحہ ۷۷۲ و آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء پٹنہ صفحہ ۶۷۸ و ۲۷ کریمنل لاجرنل صفحہ ۷۷۳ و ۳۳۴ کریمنل لاجرنل صفحہ ۲۵۶ و انڈین کیسز جلد ۱۲۳ صفحہ ۲۷۷ و ۲۲ بمبئی صفحہ ۵۹۶ وغیرہ وغیرہ کا حوالہ کرتے ہوئے حکم سزا عدالت ماتحت بحال وقایم رکھا گیا - کریمنل لاجرنل جلد ۴۰ - صفحہ ۱۱۳ رنگون ۱۹۳۹ء انڈین کیسز جلد ۱۸۱ - صفحہ ۴۴۶ ۱۹۳۹ء -

(۵۱) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند میں مجسٹریٹ نے اپنے فیصلہ میں یہ قرار دے کر کہ جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند عدالت میں یا اس کارروائی عدالتی میں ہونا ضروری ہے اور مقدمہ خارج کر دیا گیا جس پر عدالت سشن سے حکم مجسٹریٹ درجہ اول بحوالہ رولنگز آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۸ء سندھ صفحہ ۲۱۳ و ۱۷۸ انڈین کیسز صفحہ ۲۱۸ - جلد ۱۱ رپورٹ سندھ صفحہ ۲۸۵ و ۱۰۱ - کریمنل لاجرنل صفحہ ۱۲ منسوخ کیا گیا تھا جس کی نگرانی سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ واضعان قانون کا یہ منشاء نہیں ہے کہ جب جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند عدالت میں یا سرکاری ملازم کے سلسلہ میں واقع نہ ہووے تو اس کو تحت منظوری دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری کیا جاوے - بلکہ جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند بسلسلہ کارروائی عدالت یا سرکاری ملازم واقعہ ہوا ہو سکے اور ایسی صورت میں پرائیویٹ شخص استغاثہ کر سکتا ہے - کریمنل لاجرنل جلد ۴۰ - صفحہ ۱۱۶۸ ۱۹۳۹ء سندھ - انڈین کیسز جلد ۱۸۰ صفحہ ۶۵۰ ۱۹۳۹ء -

(۵۲) ایک شخص نے جرم دفعہ ۴۰۶ تعزیرات ہند کا استغاثہ ایڈیشنل مجسٹریٹ کے پیش کیا تھا - مجسٹریٹ نے بغیر تحریر حلفیہ بیان مستغیث - بہ منشاء دفعہ ۱۵۶ ضابطہ فوجداری پولیس تھانہ میں تفتیش کے لئے بھیجدیا تھا جس کی رپورٹ پر مقدمہ جھوٹا معلوم کر کے بغیر طلبی مستغیث مقدمہ حسب اختیار دفعہ ۱۹۰ ضابطہ فوجداری ملزم کو طلب کیا گیا تھا - جس کے حکم کی نگرانی سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں پیش ہو کر بحوالہ رولنگز ۵ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۵۷۴ و ۲۰۹ - انڈین کیسز صفحہ ۴۷ و ۱۴۷ کریمنل لاجرنل صفحہ ۴۹۱ قرار دیا گیا کہ قبل از کارروائی دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند ملزم کو طلب کر کے اس سے وجہ اس امر کی معلوم کیجاوے کہ کیوں اس کے خلاف کارروائی جرم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند نہ کی جاوے - اس کے بعد جو شہادت وہ دے حاصل کریں - آخیر فیصلہ کرکے عمل کرنا

قابل سزا ایک سال سے زیادہ اور دس سال سے کم نہ ہو۔ وہ قابلِ تجویز اُس عدالت کے ہوگا۔ جس کے اصل جرم قابل تجویز ہوگا۔

شرح جو شخص اُس شخص کو جو جرم کا مرتکب ہوا ہے۔ جسکا مرتکب جرم ہونا وہ جانتا یا باور کرتا ہو اُس کو پناہ دینا یا چھپانا تاکہ وہ سزائے جرم سے بچ جاوے بدفعہ ہذا قابلِ سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور لفظ جرم مستعلہ تحت دفعہ ہذا جرائم دفعات مندرجہ خارج از برٹش انڈیا کے جرم کا مرتکب پناہ دہی کے لئے ویسا ہی ذمہ دار ہوگا جیسا کہ مرتکب جرم برٹش انڈیا جائے نفاذ مجموعہ ہذا کے مرتکب جرم کو پناہ دینا قابلِ سزا ہے اور دفعہ ہذا میں پناہ دہی سے زوجہ یا شوہر کو مستثنےٰ کیا گیا ہے اور مجموعہ ہذا میں بدفعہ ۱۳۰ پناہ دہی اسیر سلطانی و دفعہ ۱۳۶ میں کسی افسر سپاہی فوج بری یا بحری یا ہوائی یا خلاصی جہازی وغیرہ نوکر ملکہ معظمہ کو پناہ دینا اور دفعہ ۲۱۶ میں کسی ثابت شدہ مجرم حراست سے بھاگے ہوئے کو پناہ دینا یا گرفتاری طلب شخص کو جسکا حکم گرفتار ہونیکا ہو دانستہ گرفتاری سے بچانے کے لئے پناہ دینا اور بدفعہ ۲۱۶ الف میں سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کرنے والے یا سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کر چکے ہیں تسہیل ارتکاب جرم یا سزا سے بچانے کے لئے پناہ دینا جداگانہ طور پر پناہ دینا بلحاظ نوعیت واقعہ جرم قابلِ سزا قرار دیا گیا ہے اور مستثنےٰ شوہر یا زوجہ دفعات ۱۳۶ لغایت ۲۱۶ الف پر حاوی ہے اور لفظ پناہ دینا میں بہ منشائے دفعہ ۲۱۶ ب جائے پناہ یا کھانے پینے کی چیزیں یا زر نقد یا کپڑے یا ہتھیار یا گولی بارود یا سواری بہم پہنچانا یا گرفتاری سے بچنے میں کسی طرح سے مدد دینا بھی ہے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب (۱) جرم کا ارتکاب واقع ہونا (۲) ملزم کا جانتے یا باور کرتے ہوئے کہ وہ مرتکب جرم ہوا ہے اس کو پناہ دینا یا چھپانا (۳) ملزم کا دانستہ مرتکب جرم سزائے قانونی سے بچانے اور صورتِ سنگین جرائم کے لئے پناہ دینا یا چھپانا کہ وہ جرم ہوا ہے (۴) ملزم پناہ دہندہ کا جاننا کہ وہ شخص مرتکب جرم سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا سزائے قید دس سال تک کا ہے۔

فرد قرار داد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

یعنے دفعات ۳۰۲ و ۳۰۴ و ۳۸۲ و ۳۹۲ لغایتہ ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۲ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۷ لغایتہ ۴۶۰ میں سے کسی دفعہ کی رو سے لائق سزا ہوتا اور ہر ایسا فعل دفعہ ہٰذا کی اغراض کے لئے لائق سزا متصوّر ہوگا۔ اس طرح پر کہ گویا شخص ملزم برٹش انڈیا کے اندر فعل مذکور کا مجرم ہوا تھا۔

مستثنٰے۔ اس دفعہ کا حکم اس حالت میں شامل نہ ہوگا۔ جہاں پناہ دینا یا چھپانا مجرم کے شوہر یا اس کی زوجہ سے سرزد ہو۔

تمثیل

زید یہ جان کر کہ بکر نے ڈکیتی کا جرم کیا ہے دانستہ بکر کو سزائے جائز سے بچانے کے لئے چھپائے تو اس صورت میں چونکہ بکر حبس دوام بعبور دریائے شور کا مستوجب ہے۔ اس لئے یہ دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کا مستوجب ہوگا جس کی میعاد تین برس سے زاید نہ ہو۔ اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا

اصول غایت وضع قانون انسداد جرائم اور تحفظ حقوق و آسایش عامہ ہے جس کی حفاظت کے لئے مختلف قواعد قانون وضع کئے جا کر اجرائے کئے گئے ہیں۔ جن کی پابندی ہر ایک ادنےٰ و اعلےٰ شخص پر لازمی قرار دی گئی ہے۔ اور کسی شخص کی ذاتی حیثیت متمول یا عہدہ ملازمت کا لحاظ نہیں رکھا گیا ہے۔ اور اسی واسطے ہر ایک دفعہ میں جو کوئی شخص (Any Person) کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ تاکہ ذمہ داری قانونی کسی شخص کے لئے وجہ معذرت نہ ہو سکے۔ اور اسی لحاظ سے مرتکبان جرایم کو سزا جائز سے بچانے والے اشخاص کو مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے تاکہ بجز زوجہ و شوہر کے کوئی شخص کسی رشتہ یا تعلق یا لطور کسی وجہ سے سبکدوش نہ ہو سکے اور استثنٰے تحت دفعہ ہٰذا کی غایت کو زیر دفعہ ۲۱۶ تعزیرات ہند باوضاحت درج کیا گیا ہے

ابتدائی ضابطہ جرم دفعہ ہٰذا قابل مداخلت پولیس و قابل اجرائے وارنٹ و قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سیشن یا مجسٹریٹ یا پریسیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اوّل ہے اور جب اصل جرم

تم فلاں شخص ملزم نے بتاریخ ... بمقام فلاں مسمی فلاں مجرم مفرور سرقہ بالجبر کو جانتے ہوئے اپنے مکان میں چھپا کر رکھا تھا (یا پناہ دی) جس میں تم مرتکب جرم دفعہ ۲۱۲ ضمن ۳ ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت (یا سیشن) کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے

رولنگز ہائی کورٹس

(۱) جس شخص کی گرفتاری کا اشتہار جاری ہو چکا ہو یا جس کی جایداد قرق کی گئی ہو۔ جسکو حسب منشائے دفعہ ۲۱۲ مرتکب جرم سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا مجرم ثابت کیا گیا ہو۔ ایسے شخص کو چھپانا یا پناہ دینا۔ جرم دفعہ ۲۱۲ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ وہ شخص زیر دفعہ ۲۱۲ مستوجب سزا نہ ہوگا تاوقتیکہ یہ ثابت نہ کیا جاوے کہ پناہ دہندہ یہ جانتا یا باور کرتا ہو کہ وہ حسب معنی دفعہ ہذا مرتکب جرم پناہ دیا گیا یا چھپایا گیا تھا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۸ سنہ ۱۹۱۲ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۱ صفحہ ۹۴۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۰ء الہ آباد صفحہ ۴۳ سنہ ۱۹۳۱ء کرمنل کیسز صفحہ ۱۲۱

(۲) ایک شخص کے مکان رہائشی کے دالان میں تین شخص جرائم پیشہ چوکیدار پولیس و دیگر اشخاص دیہات نے گرفتار کئے تھے اور جب مالک مکان ملزم سے بعد دریافت گاؤں والوں پر خاموشی اختیار کی تھی اور کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ جس کے خلاف دفعہ ۲۱۲ تعزیرات ہند مجسٹریٹ درجہ اول نے چھ ماہ قید سخت اور ۲۵ روپے جرمانہ اور بعدم ادائے جرمانہ دو ماہ قید سخت کا حکم دیا تھا اور عدالت سیشن سے اپیل ملزم نامنظور ہوا۔ پٹنہ ہائیکورٹ میں اپیل ملزم پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ مثل میں یہ امر ثابت نہیں کیا گیا ہے کہ ملزم نے دانستہ ملزمان کو پناہ دی تھی اور ڈکیتی کا جرم اس وقت کے قریب اُن ایام میں ہو چکا تھا۔ ملزم کا دریافت پر خاموش ہو جانا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اس نے دانستہ ملزمان کو پناہ دی ہے بلکہ اس کا ڈیفنس یہ ہے کہ اس نے ملزمان مذکورہ کو بامداد دیگر اشخاص گرفتار کیا ہے۔ چونکہ بحالات و واقعات مقدمہ اجرا جرم دفعہ ۲۱۲ تعزیرات ہند کو برخلاف ملزم ثابت نہیں کیا گیا ہے اس لئے بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۹ صفحہ ۸۶۸ سنہ ۱۹۳۸ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۶ صفحہ ۴۶۲ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ء

اپنے شخص کو بھی ذمہ دار مواخذہ قانونی قرار دیا گیا ہے۔ تاکہ ایسے ناجائز مذموم فعل میں کوئی شخص کسی امید استفادہ یا بہتری کے لحاظ سے بھی دخل انداز نہ ہووے اور ہر قسم کی بداعمالی کی شمولیت سے مجتنب رہے۔ کیونکہ آخر نتیجہ اس کا اس کیلئے ذلت و خواری کا موجب ہونا اغلب ترین ہووے

ابتدائی ضابطہ — جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا اور قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سشن ہے۔ جبکہ اصل جرم قابل سزائے موت ہو۔ اور اگر جرم قابل سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید دس سال ہے تو قابل تجویز عدالت سشن یا مجسٹریٹ درجہ اوّل ہے اور اگر اصل جرم قابل سزا کم از دس سال ہے تو مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اوّل یا وہ عدالت جو اصل جرم کی تجویز کرے گی۔

شرح — بدفعہ ہذا جو شخص جرم کے چھپانے یا جرم کی سزا جائز سے بچانے یا سزا جائز سے باز رکھنے کے معاوضہ میں اپنے یا کسی اور شخص کے واسطے کوئی مابہ الاحتفاظ یا اسکے عوض میں کوئی مال حاصل یا قبول کرے یا قبول کرنے پر راضی ہو یا اس کا اقدام کرے تو اس شخص کو بلحاظ نوعیت جرم یعنی اگر جرم قابل سزا موت ہو تو میعاد سزا سات سال تک دی اور جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔ اور اگر جرم حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا کا ہو۔ یا سزائے قید دس سال ہے تو اس کو تین برس تک کی سزا ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا اور جرم کی سزا دس سال سے کم ہو تو اس قسم کی سزا دیجائے گی جو اس جرم میں مقرر ہے۔ اور بڑی سے بڑی میعاد ایک چوتھائی تک ہو سکے گی یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

امور قانونی ثبوت طلب — (۱) جرم کا ارتکاب ہونا (۲) ملزم کا جرم کی سزا سے بچانے یا سزا جائز سے باز رکھنے کے معاوضہ میں اپنے یا کسی شخص کے واسطے کوئی مابہ الاحتفاظ یا اس کے عوض میں کوئی مال کا حاصل یا قبول کرنا یا قبول کرنے پر راضی ہونا یا اس کا اقدام کرنا (۳) جرم کا قابل سزا موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید دس سال یا اصل جرم جو ہو ثابت کیا جاوے

فرد قرار داد جرم — میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اوّل تم فلاں ملزم پر حسب ذیل

واپس کرنے کو یا واپس کرنے یا واپس کرانے پر راضی ہو۔

اگر جرم قابل سزائے موت ہو تو اگر اس جرم کی پاداش میں سزائے موت مقرر ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

اگر قابل سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید ہو اور اگر اس جرم کی پاداش میں حبس دوام بعبور دریائے شور یا ایسی قید کی سزا مقرر ہے جو دس برس تک ہو سکتی ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

اور اگر اس جرم کی پاداش میں ایسی قید کی سزا مقرر ہے جو دس برس سے کم ہے تو شخص مذکور کو اس قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جو اس جرم کے لئے مقرر ہے اور اس کی میعاد اس قید کی بڑی سے بڑی میعاد کی ایک چوتھائی تک ہو سکے گی جو اس جرم کے لئے مقرر ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

مستثنیٰ دفعات ۲۱۳ و ۲۱۴ کے احکام کسی ایسی صورت سے متعلق نہیں ہیں جس میں جرم کی بابت قانوناً راضی نامہ ہو سکتا ہو۔

تمثیلات - جو تحت دفعہ ہذا تھیں وہ ایکٹ مصدرہ ۱۸۸۲ء کی رو سے منسوخ ہو گئی ہیں

اصول یہ امر مسلمۃ الجمہور الانام ہے کہ واضعان قانون ملکی نے مجموعہ کوئی قانون ایسا وضع نہیں کیا ہے کہ جو قانون حکم الہٰی کے متضاد و مغائر ہو۔ اور جس میں بدرویہ انسانوں کی بد اعمالی و عادات ذمیمہ کی اصلاح کو مد نظر رکھ کر انسداد جرم کو ملحوظ نہ رکھا ہو۔ چنانچہ ایسے لوگ جنھوں نے

کو کام میں لائے - اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے - یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائینگی

اصول یہ مسلمہ ہے کہ ہر شخص طبعاً ایسے افعال کی شرکت سے اعراض کرتا ہے کہ جس کی شمولیت سے خطرناک نتیجہ پیدا ہونا یقینی ہوتا ہے - لیکن جب متواتر کثرت بداعمالیوں کے اثرات سے بعض لوگ متاثر ہوتے ہیں تو وہ مال مسروقہ کی بازیافت بغیہ دفعات ۲۱۳ و ۲۱۴ تعزیرات ہند میں بحیلہ تعاون مابہ الاحتظاظ کے لینے یا قبول کرنے وغیرہ میں شرکت اختیار کر کے صورت گذارہ بنا لیتے ہیں جس کو فطرت انسانی بھی نفرت کرتی ہے - [illegible]

ابتدائی ضابطہ [illegible] جاری ہوگا - قابل ضمانت ہے - [illegible] - [illegible] ہے - [illegible]

شرح دفعہ ہذا کا منشاء یہ ہے کہ اُن بداعمالیوں کو روکا جائے کہ جو لوگ [illegible] سارقان سے میل میلاپ [illegible] کہتے ہیں اور محض دیہات میں ان کو ٹھانگدار اور دستگیر کہتے ہیں اور یہ [illegible] مال مویشی مسروقہ بلحاظ ان کے تعلقات کے ان کے قبضہ میں ہوتے ہیں اور [illegible] کا یہ کام ہوتا ہے کہ بجائے سزا کی [illegible] کچھ نہ کچھ زر نقد کی دیت ادا کر کے مال مسروقہ ملزم سے مالک کو واپس کرا دیتے ہیں - اور بعض اشخاص موسومہ مذکرہ صدر کا یہی ناجائز عمل صورت معاش کیا ہوا ہوتا ہے چنانچہ زیر دفعہ ہذا مال منقولہ کی بازیافت میں امداد کرنے کے حیلہ یا سبب سے کوئی شے جو انکو باعث مسرت ہووے یا لینا قبول کرے یا لینے پر راضی ہو اور اس طرح سے وہ کسی جرم تعزیرات ہند قابل سزا سے محروم کیا گیا ہو - وہ قابل سزا ہوگا - تاوقتیکہ وہ تمام وسائل اپنی مقدور کے مطابق مجرم کی گرفتاری اور اس کو سزا کرانے کے لئے اس نے استعمال نہ کئے ہوں۔

اجزا قانونی ثبوت طلب (۱) جرم کے ارتکاب سے کوئی شخص مال منقولہ سے محروم کیا گیا ہو (۲) ملزم نے مابہ الاحتظاظ لیا یا لینے پر راضی ہوا یا قبول کیا ہو (۳) ملزم کا یہ حیلہ

دینا یا دینے پر راضی ہونا یا مال واپس کرنا (۳) نوعیت جرم جس سے بچانا مقصود ہو۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم مسمّی فلاں ملزم پر الزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم فلاں ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمی فلاں شخص مرتکب جرم کو سزاے قانونی سے بچانے کے لئے یا سزاے قانونی کی پیروی سے باز رکھنے کے لئے (فلاں شخص کو تم نے بابہ الاختفاظ دیا یا کہ جیسا کہ صورت ہو) اس وجہ سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۱۴ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ یعدالت سیشن جیسا کہ صورت ہو) کی عدالت کی تجویز کے لایق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگ آف ہائی کورٹس

دفعہ ہذا و دفعہ ماسبق اس اصول پر وضع ہوئی ہیں کہ ارتکاب جرم کے بعد ان بد اعمالیوں کو روکا جاوے جو مقابلہ ابتدائی صدور بہاے انسدادی کے زیادہ خطرناک ہیں اور اصلی مجرمان کو سزاے قانونی سے بچانے کے علاوہ مستزاد ارتکاب جرم کا ارتکاب کیا جاتا ہے اس لئے بلحاظ نوعیت جرم قبل از صدور حکم اخفائے ارتکاب جرم ثابت کیا جانا چاہیئے۔ انڈین لا رپورٹ جلد ۲۷ صفحہ ۱۵۸ بمبئی و مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۰۰ و کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۰۔

مال مسروقہ وغیرہ کی بازیافت میں مدد کرنے کے لئے صلہ لینا

دفعہ ۲۱۵۔ جو کوئی شخص کسی شخص کو کسی ایسے مال منقولہ کی بازیافت میں مدد کرنے کے لئے جیلے یا سبب سے کچھ بابہ الاختفاظ لے یا لینے پر راضی ہو یا لینا قبول کرے۔ جس سے وہ شخص کسی جرم کے سبب جس کے لئے اس مجموعہ میں سزا مقرر ہے محروم کیا گیا ہو تو بجز اس کے کہ شخص مذکور مجرم کے گرفتار کرانے اور اس کو اس جرم کا جرم ثابت کرانے کے لئے اپنے حتی المقدور سب وسیلوں

جنرل صفحہ ۹۲۷ - ۴۵ الہ آباد صفحہ ۹۵ ۱۴۸ لا رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۱ - کریمنل لاجرنل
جلد ۲۰ صفحہ ۶۲۰ - انڈین کیسز جلد ۷۶ صفحہ ۱۹۱ -

(۳) ایک شخص نے مستغیث کا مال مسروقہ واپس دلانے کے عوض میں مبلغ تیس
روپے مُفت میں حاصل کئے تھے اور اُس کو مال مسروقہ واپس دلا دیا تھا - چنانچہ
ملزم مبلغ تیس روپے حاصل کرنے والے کو بجرم دفعہ ۲۱۵ تعزیرات ہند مجسٹریٹ
مجاز سے سزا دیگئی تھی جو عدالت سیشن سے بحکم سزا قائم رہا تھا - الہ آباد ہائی
کورٹ سے قرار دیا گیا کہ روپیہ حاصل کر کے مال مسروقہ کا واپس کیا اس قیاس
کو پیدا کرتا ہے کہ وہ سارق مال سے واقف تھا - گویا کہ وہ خود چور تھا - اس لئے
صحیح طور پر بجرم دفعہ ۲۱۵ تعزیرات ہند سزایاب ہوا ہے اپیل نامنظور کیا گیا -
کریمنل لاجرنل جلد ۱۲۶ صفحہ ۴۸۱ - الہ آباد - انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۲۲۵ - آل
انڈیا رپورٹ ۱۹۲۴ء الہ آباد صفحہ ۷۸۳ - ۲۲ آل لاجرنل صفحہ ۸۳۸ - ۴۶ الہ آباد صفحہ ۹۱۵

(۴) ایک شخص نے مستغیث مال مسروقہ کے مال بازیافت کرنے کی کوشش
میں محنتانہ حاصل کیا تھا اور یہ صورت اس اُصول کے خلاف ہے جس پر دفعہ
۲۱۵ وضع کیگئی ہے - مال مسروقہ کے بازیافت میں مستغیث سے روپیہ حاصل
کر کے مُلزمان سے مال لے کر واپس کرنا یا اُس مال کو پھاٹک میں پہنچا کر اُس
قرار داد کا اخفا کرنا اور مُلزم کو سزا سے بچانے کے لئے وسائل عمل میں لانا زیر دفعہ
۲۱۵ تعزیرات ہند قابلِ سزا ہے - کریمنل لاجرنل جلد ۲۹ - صفحہ ۲۱ - الہ آباد
انڈین کیسز جلد ۱۰۶ صفحہ ۷۴۴ - آل انڈیا رپورٹ ۱۹۲۸ء الہ آباد صفحہ ۲۲ -
۵۰ الہ آباد صفحہ ۱۸۲ - ۸ - ۲ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۱۵۵ - ۸ لا رپورٹ
آل کریمنل صفحہ ۱۵۸ - ۲۵ آل لاجرنل صفحہ ۸۶۶ -

(۵) مُسمی کدار ناتھ کا سائیکل سرقہ ہو گیا تھا - بسلسلہ دریافت و پڑتال رام نند
مُلزم سارق کا سائیکل سرقہ کرنا ثابت ہوا - جس کی واپسی کے لئے ملزم نے
دس روپے بطور مابہ الاحتفاظ طلب کئے تھے - اور مستغیث نے مُلزم کو محض
دو روپے دیئے تھے - مُلزم کے سائیکل واپس نہ کرنے پر مستغیث نے بعدالت
مجسٹریٹ درجہ اوّل بجرم دفعہ ۲۱۵ تعزیرات ہند نالش دائر کر دی تھی اور

کریمنل لا جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۱۵۳ سنہ ۱۹۳۴ء سندھ - انڈین کیسز جلد ۱۴۶ صفحہ ۶۴۹ سنہ ۱۹۳۴ء

(۱۰) دفعہ ۲۱۵ تعزیرات ہند میں (Immaterial) اہم جزو یہ ہے کہ جرم فوجداری اور اس کے بچانے کو جانتا ہو اور کسی سے روپیہ امداد دینے اور واپسی مال اور چور کو سزا دلانے کے لئے لیا جانا بھی جرم نہیں ہے۔ بلکہ ملزم کے فعل کو تحت منشا دفعہ ۲۱۵ تعزیرات ہند لانے کے لئے اول اس امر کی شہادت ہونی چاہئے کہ مال مسروقہ سرقہ ہوا ہے اور دوم ملزم اس جرم فوجداری کے ارتکاب کو جانتا ہو اور تیسرے وہ تمام ذرائع استعمال میں لاکر ملزم کی گرفتاری میں ناکامیاب رہا ہو اور جب ان اجزا اقتضائی دفعہ ۲۱۵ کے اثبات میں معقول شبہ رہا ہو تو ملزم کو شبہ کا فائدہ دینا چاہئے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۹ صفحہ ۱۲ و آل انڈیا رپورٹ ۱۹۲۸ء الہ آباد صفحہ ۲۲ کا حوالہ کرتے ہوئے ملزم بری اور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۸۶۴ سنہ ۱۹۳۵ء سندھ - انڈین کیسز جلد ۱۵۰ صفحہ ۹۸۲ - ۔۔ سندھ صفحہ ۵۰ سنہ ۱۹۳۵ء کریمنل کیسز صفحہ ۵۲۳ - آل انڈیا رپورٹ ۱۹۳۵ء سندھ ۱۰۵۔

(۱۱) ایک شخص پر بندر مسروقہ کی واپسی میں مابہ الاحتیاط کا ملنا مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں ثابت کیا جاکر اس کو زیر دفعہ ۲۱۵ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ ملزم کا اپیل عدالت سیشن میں پیش ہوکر بغرض تنسیخ حکم سزا جوڈیشل کمشنر کورٹ سے قرار دیا گیا کہ ملزم کا پانچ روپیہ معاوضہ واپسی بندر مسروقہ حاصل کرنا ثابت ہے۔ اور رسید ملزم کی دستخطی موجود ہے۔ مگر مثل سے یہ امر باضابطہ ثابت نہیں کیا گیا ہے کہ بندر مسروقہ ہی ملزم نے بمعاوضہ پانچ روپیہ واپس کیا تھا۔ اس لئے بمنظوری ریفرانس سیشن کورٹ حکم سزا عدالت مجسٹریٹ منسوخ کیا گیا۔ اور ملزم بری کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۴۴ سنہ ۱۹۳۷ء سندھ - انڈین کیسز جلد ۱۶۴ صفحہ ۹۳۴ -

ایسے مجرم کو پناہ دینا جو حراست سے بھاگا ہو۔ یا جس کی گرفتاری کا حکم ہو چکا ہو

دفعہ ۲۱۶ - جب کبھی وہ شخص جو کسی جرم کا مجرم ثابت ہوا ہو - یا جس پر اس جرم کا الزام لگایا گیا ہو - اس جرم کے لئے حراست جائز

ملزم سزا یاب ہوا تھا۔ پٹنہ ہائیکورٹ میں اپیل ملزم پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ شہادت استغاثہ سے ملزم کے برخلاف جرم ۲۱۵ تعزیرات ہند ثابت ہے۔ اور ملزم پر بار ثبوت تھا کہ وہ اپنی بیگناہی ثابت کرے۔ جسکو ملزم ثابت نہیں کر سکا۔ اس لئے بقیام حکم سزا عدالت ماتحت عدالت العالیہ سے اپیل ملزم نامنظور کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۸۸۷ پٹنہ ۱۹۳۸ء۔

(۶) اصلی ملزم مرتکب جرم دفعہ ۴۱۱ بدفعہ ۲۱۵ تعزیرات ہند قابل سزا نہ ہوگا۔ اور حکم سزا دفعہ ۲۱۵ تعزیرات ہند منسوخ کیا جا کر ملزم بری کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۶۷ ۱۹۲۷ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۳ صفحہ ۲۰۶۔ ۲۶ پنجاب لارپورٹ صفحہ ۳۶۳۔ ۲۶ کریمنل لاجرنل صفحہ ۱۱۲۱۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۵۰۰۔ لاہور صفحہ ۳۶۳۔ ۲۸ پنجاب لارپورٹ صفحہ ۳۴۴ و نیز آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۳۶۳۔ ۷ لاہور لاجرنل صفحہ ۴۷۷ (۷) جرم دفعہ ۲۱۵ تعزیرات ہند کی سزا کے لئے مستغیث کو یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ اس کا مال منقولہ ارتکاب جرم تعزیرات ہند سے منتقل ہوا ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۲۹۷ ۱۹۳۱ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۱ صفحہ ۳۶۹۔ ۳۲ پنجاب لارپورٹ صفحہ ۳۰۸ ۱۹۳۱ء کریمنل کیسز صفحہ ۲۹۹ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۱۳۳۔ آل رپورٹ ۱۹۳۱ء لاہور۔ صفحہ ۲۶۵ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۱ء لاہور صفحہ ۱۵۷۔

(۸) جرم دفعہ ۲۱۵ تعزیرات ہند بعدم موجودگی شہادت اس امر پر کہ مال منقولہ ارتکاب جرم تعزیرات ہند سے منتقل ہوا ہے۔ قائم نہیں رہ سکتا ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۶۰۹ ۱۹۳۲ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۹ صفحہ ۶۰۔ ۱۳ پٹنہ لاٹائمز صفحہ ۴۳۲۔ انڈیا رپورٹ ۱۹۳۲ء پٹنہ صفحہ ۲۰۱ ۱۹۳۲ء کریمنل کیسز صفحہ ۴۳۸۔ پٹنہ صفحہ ۳۹۲۔ آل انڈیا رپورٹ ۳۲ء پٹنہ ۴۱ صفحہ۔

(۹) جبکہ اپیلانٹ کی اپیل بدفعہ ۲۱۵ و ۴۱۱ تعزیرات ہند میں شامل تجویز کیگئی ہے۔ جرم محض ۴۱۱ تعزیرات ہند دوسرے شخص سے متعلق ہے اور کوئی شہادت مثل میں موجود نہیں ہے کہ ایک تجویز ہو سکے۔ یا ہر دو جرائم کا باہم کیا تعلق ہے۔ اس لئے اکٹھی تجویز خلاف قانون ہے۔ زیر دفعہ ۲۱۵ ملزم کے خلاف مگر تحقیقات علیحدہ ہونی چاہئے

انڈیا کے اندر اس کے مجرم ہونے کی صورت میں بطور جرم کے مستلزم سزا ہوتا اور جس کے لئے شخص مذکور بموجب کسی قانون متعلق حوالگی مجرمان بریاست غیر یا بموجب ایکٹ فراری مجرمان مصدرہ ۱۸۸۱ء کے یا اور طرح پر برٹش انڈیا کے اندر گرفتار کئے جانے یا حراست میں نظر بند رہنے کا مستوجب ہے۔ اور ایسا ہر فعل یا ترک فعل اس دفعہ کی غرضوں کے لئے اس طرح پر لایق سزا متصور ہوگا کہ گویا شخص ملزم برٹش انڈیا کے اندر فعل یا ترک مذکور کا مجرم ہوا۔

مستثنےٰ۔ اس دفعہ کا حکم اس حالت کو شامل نہ ہوگا جہاں پناہ دینا یا چھپانا اس شخص کے شوہر یا زوجہ سے سرزد ہو۔ جسکا گرفتار کیا جانا مقصود ہے۔

اصول پبلک کی آسایش وحفاظت کے لئے بقواعد مختلف واضعان آئین نے قانون وضع کیا ہے جسکا اتباع حاکم ومحکوم پر مساوی طور سے لازم قرار دیا گیا ہے اور اس کی غایت تحفظ حقوق عامہ وانسداد جرائم ہے۔ لفظ پناہ دہی جس کی تعریف بدفعہ ۲۱۶ کیگئی ہے۔ جس میں کسی شخص مجرم کو جائے پناہ یا کھانے پینے کی چیزیں یا زر نقد یا کپڑے یا ہتھیار یا گولی یا بارود یا سواری بہم پہنچانا یا کسی شخص کو گرفتاری سے بچنے میں کسی نوع سے مدد دینا داخل ہے اور پناہ دہندہ کو بدفعات ۲۱۲ و ۲۱۶ و ۲۱۶ (الف) قریباً متہمد مستوجب سزا سخت ٹھہرایا گیا ہے۔ کیونکہ پناہ دہی سے ایسے اشخاص مندرجہ دفعات مذکور کے ارتکاب جرایم میں توسیع وحوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ اور نظم سلطنت کی بہترین ترتیب میں خرابی پیدا ہوکر بدترین نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ اگرچہ بظاہر زوجہ شوہر کا ہمچو قسم بدکرداری وبداعمالی میں ایک دوسرے کو پناہ دہی سے مستثنےٰ قرار دینا بظاہر اصولاً نقص تنظیم آسایش عامہ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن واضعان آئین وقوانین نے اس میں اس غائیت مصلحت رشتہ زن وشوہر کو ملحوظ رکھا ہے کہ جس کے ساتھ اس تمدنی دنیا کی ترقی کا سلسلہ قایم ہے۔ اور جو ایک دوسرے کے میل ملاپ اور اعتماد باہمی سے وابستہ ہے۔ اگر یہ استثنے قرار نہ دیا جاتا تو وہ نتیجہ مفقود ہوجاتا جس کے لئے وضع قانون مطلوب ہے۔ اور یہ رنگین دلفریب چمن مختلف طبائع انسانوں سے آراستہ ہے

میں ہو کر اُس حراست سے بھاگ جائے۔ یا جب کبھی کوئی سرکاری مُلازم اپنی سرکاری مُلازمی کے اختیارات جایزہ کے نفاذ میں کسی جُرم کے لئے کسی خاص شخص کی نسبت گرفتار کئے جانے کا حکم دے تو جو کوئی شخص اُس بھاگ جانے یا اُس کی گرفتاری کے حکم کو جان کر اُس شخص کو گرفتار نہ ہونے دینے کی نیت سے پناہ دے یا چھپائے تو شخص مذکور کو نیچے لکھے ہوئے طریقہ کے موافق سزا دیجائے گی۔

اگر جُرم قابل سزائے موت ہو۔ اگر اِس جُرم کی پاداش میں جس کے لئے وہ شخص حراست میں تھا۔ یا جس کے لئے اُس کے گرفتار کئے جانے کا حکم دیا گیا ہے سزائے موت مُقرر ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جُرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

اگر قابل سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید ہو۔ اور اگر اُس جُرم کی پاداش میں حبس دوام بعبور دریائے شور یا دس برس کی قید مقرر ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جسکی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ مع جُرمانہ یا بلا جُرمانہ دی جائے گی۔

اور اگر اس جُرم کی پاداش میں ایسی قید مقرر ہے جو ایک برس سے زاید اور دس برس سے کم ہو تو شخص مذکور کو اس قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جو جُرم مذکور کیلئے مقرر ہے۔ اور اسکی میعاد اس قسم کی بڑی سے بڑی ایک چوتھائی تک ہو سکیگی جو اس جُرم کیلئے مقرر ہو یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائینگی۔

اس دفعہ میں "جُرم" کے لفظ میں۔ نیز ہر ایسا فعل یا ترک فعل داخل ہے۔ جسکا مجرم ہونا برٹش انڈیا کے باہر کسی شخص کی نسبت بیان کیا جائے اور جو برٹش

(۵) نوعیت جرم اور دوسری صورت میں اگر وہ شخص جسکو پناہ دیگئی ہو یا چھپایا گیا ہو تاکہ وہ گرفتار نہ ہو پاوے اس کی نسبت امورات ذیل ثابت کئے جاویں (۱) ملزم کو علم ہو کہ وہ مفرور ہے اور اس کی گرفتاری کا حکم سرکاری ملازم مجاز سے ہو چکا ہو (۲) ملزم نے بعلم امورات مذکورہ اُس کو پناہ دی یا چھپایا (۳) ملزم نے اِس لئے چھپایا یا پناہ دی کہ وہ گرفتاری سے بچ جاوے (۴) جرم سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا سزا دس سال یا ایک سال سے زائد اور دس سال سے کم کا جیسا کہ صورت ہو ثابت کیا جاوے۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں ملزم پر حسب ذیل الزام قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمی فلاں شخص ملزم یا مجرم مفرور حراست جائز کو یا فلاں شخص مفرور کو جس کی گرفتاری کا حکم بذریعہ جاری ہو چکا تھا بعلم اس امر کے کہ جرم سزائے موت کا سبب کہ جرم کا ملزم تھا جان بوجھ اُس کو پناہ دی یا چھپایا تھا کہ وہ گرفتار نہ ہو جاوے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۱۶ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول (یا سشن جج) کی تجویز کے لائق ہے۔ اِسلئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

رولنگ آف ہائیکورٹس

تکمیل جرم دفعہ ۲۱۶ کے لئے کوئی خاص وقت محدود نہیں ہے۔ یہ اُسی وقت مکمل ہو جاتا ہے جبکہ پناہ دی گئی یا چھپایا گیا۔ اور یہ امر غیر ضروری ہے کہ گرفتاری ملزم یا مجرم چند گھنٹہ ٹال مٹول میں ہی تھی۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۶۰ و جلد ا صفحہ ۶۶۱۔ اور لفظ پناہ مستعملہ دفعہ ۲۱۶ میں گرفتاری کے بچاؤ میں ہر ایک قسم کی امداد کرنا شامل ہے۔ اور محض خوراک و پارچات دینا ہی پناہ دینے میں شامل نہیں ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۴۔ صفحہ ۶۵۹ لاہور ۱۹۲۳ء۔ انڈین کیسز جلد ۷۳۔ صفحہ ۶۹۱۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۴۲۳۔ ۵ لاہور لاجرنل صفحہ ۳۲۹۔

(۲) مجرم اِشتہاری کو محض کھانا دینا حسب معنی دفعہ ۲۱۶ داخل نہیں ہے جبکہ شہادت اس امر کی کہ ملزم نے مجرم کو گرفتار ہونے سے اِرادتاً روکا تھا موجود نہ ہو

ابتدائی ضابطہ

جرم دفعہ ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اگر جرم قتل یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید دس سال کا ہو تو قابل تجویز عدالت سشن یا مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہوگا۔ اور اگر جرم قابل سزائے ایک سال قید نہ کہ دس سال قید ہو تو قابل تجویز مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا وہ عدالت جس میں جرم کی تجویز ہو سکتی ہے۔

شرح

بدفعہ ہذا اگرفتاری طلب مفرور ملزمان جن کی گرفتاری کا حکم ہو چکا ہو۔ ایسا شخص مجرم جو حراست قانونی سے بھاگ گیا ہو اُس کو گرفتار نہ ہونے دینے کی نیت سے پناہ دینے یا چھپانے والے کو بلحاظ نوعیت جرم قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔

دفعہ ہذا و دفعہ ۲۱۲ و ۲۱۶ تعزیرات ہند قدرے امتیاز طلب ہیں۔ چنانچہ دفعہ ۲۱۲ میں ایسے شخص ملزم مرتکب جرم کو پناہ دینا یا چھپانا یا سزا جائز سے بچانا جو نہ تو مجرم ہو۔ اور نہ حراست سے بھاگا ہوا ہو اور نہ اس کے خلاف اثبات جرم ہوا ہو۔ قابل سزا قرار دیا گیا ہے اور بدفعہ ۲۱۶ تعزیرات ہند ایسے شخص کو پناہ دینا جس پر اثبات جرم ہو۔ یا الزام بلیہ ہو وہ حراست قانونی سے بھاگ گیا ہو۔ یا ایسا ملزم ہو جس کی گرفتاری کا حکم اجراء ہو چکا ہو اُس کو گرفتار نہ ہونے دینے کی نیت سے پناہ دیجاوے یا چھپایا جاوے۔ اور بدفعہ ۲۱۶ الف میں سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کرنے والوں میں سے ہوں یا حال میں اُنہوں نے سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کی ہو۔ اِن سب باتوں میں سے کسی ایک کو تسہیل ارتکاب جرم کے لیئے یا ان کو سزا سے بچانے کے لئے پناہ دیجاوے۔ عام اس سے کہ حدود برٹش انڈیا کے اندر یا باہر سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کا ارادہ کر کے ارتکاب کیا ہو۔

اجزا قانونی ثبوت طلب

(۱) جسکو پناہ دیگئی یا چھپایا گیا۔ اس پر اثبات جرم یا الزام جرم ہو (۲) پناہ دادہ یا پوشیدہ کردہ شخص مذکور حراست قانونی سے فرار ہوا ہو (۳) ملزم فراری مذکور سے علم رکھتا ہو (۴) پناہ دہندہ کا اس کو پناہ دینا یا چھپانا تاکہ وہ گرفتار نہ ہو جائے

حکمِ سزا کے انسداد کے وقت کا لحاظ کیا جانا چاہیئے۔ اور بجائے دو سال قید سخت کے چھ ماہ قید ہو چکی ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳ صفحہ ۱۸۳ مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۳ صفحہ ۵۴۵۔ آل انڈیا رپورٹ ۱۹۲۸ء مدراس صفحہ ۱۱۴۷۔ ۵۲ مدراس صفحہ ۷۳۔ جلد ۱۔ مدراس کریمنل کیسز صفحہ ۲۵۳۔ ۱۹۲۸ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۵۸۸۔ ۱۲۔ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۸۱۔ ۲۸ مدراس لا ویکلی صفحہ ۴۰۳۔ مدراس لا جرنل صفحہ ۵۰۳۔

سرقہ بالجبر کرنے والوں یا ڈکیتوں کو پناہ دینے کی پاداش میں سزا

دفعہ ۲۱۶ (الف) جو کوئی شخص یہ جانکر یا اس بات کے باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ بعض اشخاص سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کرنیوالے ہیں یا حال میں انھوں نے سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کی ہے۔ ان سب کو یا ان میں سے کسی کو اس نیت سے پناہ دے کہ ایسے سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کا ارتکاب سہل ہو جائے۔ یا وہ لوگ یا ان میں سے کوئی سزا سے بچ جائے اس کو قید سخت کی سزا جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے دیجائے گی۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

تشریح۔ اس دفعہ کی اغراض کیلئے یہ امر قابلِ لحاظ نہیں ہے۔ کہ آیا برٹش انڈیا کے اندر یا باہر سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کے ارتکاب کا ارادہ کیا ہے یا اسکا ارتکاب ہوا ہے۔

مستثنیٰ۔ اس دفعہ کا حکم اس حالت میں شامل نہیں ہے۔ جہاں پناہ دینا مجرم کے شوہر یا اس کی زوجہ سے سرزد ہو۔

اصول بدفعہ ہذا یہ مستثنیٰ اس مصلحت تحفظ خانہ داری شوہر و زوجہ پر مبنی ہے کہ اس رنگین دلکش با رونق دنیا کا انحصار ان ہر دو کے باہم ملاپ پہ ہی وابستہ ہے اور اسی باہمی محبت و میل کے قیام و تحفظ کے لئے بدفعہ ۱۲۲ قانون

اور جو ملزمان جرم ڈکیتی سے بری ہوگئے ہوں۔ اُن پر الزام جرم دفعہ ۲۱۶۔الف صادق نہیں آئیگا۔ کلکتہ جلد ۱۔ صفحہ ۱۱۴۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۰۱۴ ۱۹۲۵ء لاہور۔ اِنڈین کیسز جلد ۸۴ صفحہ ۱۰۵۰۔ اور یہ امر ثابت ہونا چاہیے کہ ملزم مجرم کو اشتہاری ہونا جانتا تھا۔ اس مقدمہ میں ملزم لاہور ہائیکورٹ سے بری کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۴۱۵۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۲۸۹

(۳) کسی ملزم کو بجرم دفعہ ۲۱۶ سپرد کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ملزم نے گرفتاری سے بچانے کیلئے اِرادتاً مفرور مجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند کو پناہ دی ہو۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۳۱۷ ۱۹۲۸ء بمبئی۔ انڈین کیسز ۱۰۸ صفحہ ۲۷۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۸ء بمبئی صفحہ ۱۸۴۔ ۵۲ بمبئی صفحہ ۱۵۱۔ ۳۰ بمبئی لاء رپورٹ صفحہ ۷۰۔ ۹ آل انڈیا کریمنل رپورٹ۔ صفحہ ۵۶۳۔

(۴) ملزم نے اطلاع پاکر کہ مجرم اشتہاری ملزم کے گھر میں ہے۔ ملزم کے مکان پر پولیس گئی اور ملزم سے پوچھا کہ تمہارے گھر میں مجرم اشتہاری فلاں موجود ہے۔ ملزم کی متزلزل بیانی اور ٹال مٹول سے یہ سمجھا گیا کہ وہ اس کو بھگا دے گا۔ اِس طرز عمل ملزم سے جرم دفعہ ۲۱۶ تعزیرات ہند سے عائد ہوتا ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۷۷۲ ۱۹۳۱ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۵ صفحہ ۱۷۸۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۰ء لاہور صفحہ ۹۹ ۱۹۳۰ء کریمنل کیسز صفحہ ۷۳۔ ۱۱ لاہور۔ لاجرنل صفحہ ۳۷۷۔

(۵) ایک ملزم جس کی گرفتاری کا حکم ہوچکا تھا اور وہ مفرور تھا اس کو ایک شخص نے اپنے مکان میں پناہ دی تھی جس کے خلاف جرم دفعہ ۲۱۶ تعزیرات ہند عائد کیا جاکر سزا دیگئی تھی۔ بدوران اپیل اصل ملزم مفرور جرم سے بری ہوگیا تھا اور اُس ملزم پناہ دہندہ کا اپیل باضابطہ مدراس ہائیکورٹ میں پیش ہوکر استدلال براءت اصل ملزم جس کی پناہ دہی میں اس کو سزا ہوئی تھی کیا گیا۔ جس پر ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ اثبات جرم دفعہ ۲۱۶ تعزیرات ہند کے لئے ملزم مفرور کی گرفتاری کا حکم جاری ہونا کافی ہے اور یہ امر ضروری نہیں ہے کہ اس نے اِس جرم کا ارتکاب بھی کیا ہو۔ اور اصولاً بہ تحفظ اغراض و افعات ملزم مشتبہ ہوجائیگا ہو۔ جسکو پناہ دیگئی ہو۔ حسب معنی دفعہ ۲۱۶ جرم ہوگا۔ اِلاّ ایسی صورت میں

اپیل پر ہائیکورٹ الہ آباد سے قرار دیا گیا کہ ٹٹو ملزم کی طرف سے تکمیل غرض منجملہ اغراض دفعہ ۲۱۶ (ب) ڈکیتوں کو نہیں دیا گیا تھا۔ بلکہ محض لوٹ کا مال بسہولیت لے جانیکے لئے ٹٹو دیا گیا تھا جو جرم دفعہ ۲۱۶ (الف) کی حد تک نہیں پہونچتا ہے۔ ملزم بری حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ اور مسمی دمڑی کے قبضہ سے مال مغروقہ برآمد ہوا تھا وہ علیحدہ حکم دفعہ ۴۱۲ تعزیرات ہند واجب التعمیل ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۵۱ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۴ صفحہ ۷۱۱۔

(۲) ایسے اشخاص ڈکیتان یا ڈکیت کو پناہ دینا جو جرم ڈکیتی سے بری ہوا ہو اس کو پناہ دینا جرم دفعہ ۲۱۶ الف ان کے برخلاف عاید نہیں ہوتا ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۰۴۱ سنہ ۱۹۲۵ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸۴ صفحہ ۱۰۵۰۔

(۳) پناہ دہندہ ڈکیت کی ضمانت بدفعہ ۱۱۰ ضابطہ فوجداری نہیں ہوگی بلکہ ایسے شخص زیر دفعہ ۲۱۶ الف کارروائی ضابطہ کرنے کے قابل ہوتے ہیں کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۴ سنہ ۱۹۲۹ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۶ صفحہ ۸۰۴۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۹ء الہ آباد صفحہ ۸۴۲ سنہ ۱۹۲۹ء آل الہ آباد جرنل صفحہ ۹۳۔ ۵۱ الہ آباد صفحہ ۴۵۶۔ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۵۰۔ ۱۰ الہ آباد آل کریمنل صفحہ ۳۰۔

دفعات ۲۱۲ و ۲۱۶ و ۲۱۶ (الف) و ۲۱۶ (ب) دفعات ۲۱۲ و ۲۱۶ و ۲۱۶ الف میں لفظ "پناہ دینے" میں کسی میں پناہ دینے کی تعریف

شخص کو جائے پناہ یا کھانے پینے کی چیزیں یا نقد یا کپڑے یا ہتھیار یا گولی بارود یا سواری بہم پہونچانا یا کسی شخص کو گرفتاری سے بچنے میں کسی نوع سے مدد دینا داخل ہے۔

شرح بدفعہ ہذا لفظ پناہ دہی کی تعریف کی گئی ہے۔ اور اس میں علاوہ سامان حرب و ضرب۔ دیگر وسائل کے ذریعہ امداد دینے کے علاوہ کسی مجرم کو گرفتاری سے بچانے کے لئے کسی طرح سے امداد دینا داخل ہے۔

شہادت افشاء خاص امور ازدواج سے ان کو مبرا کیا گیا ہے۔

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ جرم قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سیشن یا مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اوّل ہے۔

شرح بدفعہ ہذا جو شخص سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کرنے والوں کو یا جنہوں نے حال میں ڈکیتی کی ہو۔ ان سب کو یا ان میں سے کسی کو پناہ دے۔ کہ سرقہ بالجبر یا ڈکیتی سہل ہو جاوے۔ یا وہ لوگ یا کوئی سزا سے بچ جاوے۔ عام اس سے کہ سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کے ارتکاب کا ارادہ یا اس کا ارتکاب برٹش انڈیا کے اندر یا باہر ہوا ہو۔ لیکن زوجہ یا شوہر باہم پناہ دہی سے مستثنےٰ ہیں۔

اجزا قانونی ثبوت طلب (۱) وجود خاص اشخاص جو سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کرنے والے ہوں یا جنھوں نے حال میں سرقہ بالجبر یا ڈکیتی کی ہو (۲) ملزم نے جان کر یا باور کر کے تمام یا ان میں سے کسی ایک کو دانستہ پناہ دی ہو (۳) ملزم کا تسہیل ارتکاب جرم یا سزا سے بچانے کیلئے پناہ دینا

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اوّل تم فلاں ملزم پر حسب ذیل الزام جرم قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمیان فلاں فلاں سارقان بالجبر یا ڈکیتیاں (یا ان میں سے جسکو پناہ دی گئی ہو اس کا نام درج کرو) کو پناہ اس لئے دی کہ ارتکاب جرم سہل ہو جائے یا وہ سزا سے بچ جاویں۔ تم نے جانتے یا باور کرتے ہوئے دانستہ جرم دفعہ ۲۱۶ (الف) کا ارتکاب کیا ہے۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اوّل (یا سیشن جج کی تجویز کے لائق ہے) اس لئے تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

رولنگز ہائیکورٹس مسمی دمڑی ایک شخص نے اپنا ٹٹو بطور عاریت دیا تھا جسپر بعد ڈاکہ زنی جس میں دو قتل و چند ضربات خطرناک پہونچیں تھیں۔ ڈکیتوں نے مال مسروقہ ٹٹو پر بار کیا۔ اور اس طرح سے بہت سا مال لے گئے تھے جسپر عدالت سے مسمی دمڑی کو پانچ سال قید کی سزا دیگئی تھی

ملزم کو بھگا دینا پناہ دہی میں داخل ہے اور حصہ اخیر دفعہ ۲۱۶ ب صادق آتا ہے اس لئے اپیل نامنظور کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۲۸۸۔ اودھ۔ انڈین کیسز جلد ۸۹۔ صفحہ ۱۵۲۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء اودھ صفحہ ۴۲۳۔ ۱۲۔ اودھ لا جرنل صفحہ ۲۷۰۔ ۲۔ اودھ۔ ویکلی نوٹ صفحہ ۲۶۰

سرکاری ملازم جو کسی شخص کو سزا سے یا مال کو ضبطی سے بچانے کی نیت سے ہدایت قانونی سے انحراف کرے

دفعہ ۲۱۷۔ اگر کوئی شخص جو سرکاری ملازم ہو۔ قانون کی کسی ہدایت سے جو اس طریقے سے متعلق ہے جس پر اُس کو اس سرکاری ملازم کی حیثیت سے چلنا چاہیئے۔ جان بوجھکر انحراف کرے۔ اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ اُس کے باعث کسی شخص کو سزائے قانونی سے بچائے۔ یا جس قدر سزا کا وہ شخص مستوجب ہے۔ اس سے کم سزا دلائے۔ یا کسی مال کو ضبطی یا کسی خرچ سے جس کا وہ قانوناً مستوجب ہے بچائے تو اُس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً سمن جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوئم سے اور بموجب عہدہ ملازمت حسب دفعہ ۱۹۷ ضابطہ منظوری مطلوبہ ہوگی

شرح ہدایت قانونی سے صریح ہدایت قانون یا قواعد متعلقہ جو بمثل قانون نافذ الوقت زیر عمل ہو مراد ہے۔ اور سرکاری ملازم کا جان بوجھکر ایسی ہدایت سے انحراف کر کے کسی شخص کو سزا قانونی سے بچانا یا کم سزا دلانا یا ضبطی مال سے بچانا اسی تحت دفعہ ہذا قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے مثلاً پولیس افسر جو ابتدائی اطلاع بجائے اصلی شخص مرتکب جرم کے دوسرے شخص کا نام اور تکاب میں لکھتا ہے۔ اور اصلی ملزم کو

رولنگز ہائیکورٹس

(۱) مسمی تارا سنگھ کے مکان میں مسمی دہارا سنگھ ڈکیت ہر دو ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ ہیڈ کنسٹبل پولیس کی دریافت پر مسمی تارا سنگھ نے کہا کہ ہمراہی دہارا سنگھ اس کا بھتیجہ مہمان ہے۔ اس طرح غلط بیانی سے دہارا سنگھ ڈکیت کو بھگا دیا گیا۔ معلومات پر تارا سنگھ کا فعل پناہ دہی متصور ہو کر عدالت سے سزا دیگئی۔ چنانچہ ہائیکورٹ الہ آباد میں باضابطہ اپیل پر بحوالہ ۲۶ کریمنل لا جرنل صفحہ ۱۸۱ جس میں یہ امر تھا۔ کہ ہجو قسم طریق سے امداد کرنا پناہ دہی میں داخل ہے۔ سزا قایم رہی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۰ صفحہ ۵۶۳ سنہ ۱۹۲۶ء لاہور۔ انڈین کیسیز جلد ۹۴ صفحہ ۱۳۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۲۰۶۔ ۷ لاہور صفحہ ۳۰۔ ۲۷ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۲۱۸۔

(۲) لفظ پناہ دہی میں کسی شخص کو پناہ دینا۔ خوراک۔ پانی۔ روپیہ۔ پارچات اسلحہ۔ سامان سکہ۔ بارود وغیرہ متعلقہ یا ذرائع لیجانے کے گاڑی سواری وغیرہ یا کوئی اور طریق جس سے ملزم گرفتاری سے بچ جاوے داخل ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۳۸۴ سنہ ۱۹۳۵ء رنگون۔ انڈین کیسیز جلد ۱۵۸ صفحہ ۵۰۰

(۳) ایک ڈکیتی جس میں دو قتل اور چند اشخاص زخمی ہوئے تھے۔ ایک ڈکیت کے پاس سے ایک شخص کا گھوڑا بطور عارضی دینا ثابت ہو کر اس کو سزا دی گئی تھی۔ اپیل پر الہ آباد ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ محض مال لوٹ کا لیجانے کیلئے عارضیاً گھوڑا بغرض سہولیت دینا حسب معنی دفعہ ۲۱۶ الف پناہ دہی نہیں ہے۔ لیکن جو حکم زیر دفعہ ۴۱۲ تعزیرات ہند ہو چکا ہے۔ اُس کو ملزم بھگتے گا۔ اور حکم سزا پناہ دہی جرم دفعہ ۲۱۶ الف قابل منسوخی ہے۔ منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل ۲۶ صفحہ ۱۵۱۔ الہ آباد۔ انڈین کیسیز جلد ۸۳ صفحہ ۱۱۷۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء الہ آباد۔ صفحہ ۶۷۶۔ ۲۲ آل لا جرنل صفحہ ۴۹۶۔ ۵ لا رپورٹر آل کریمنل صفحہ ۹۰۔

(۴) ایک شخص نے ملزم گرفتاری مفرور کو پولیس کی آمد کی اطلاع باشارات دیکر گرفتاری سے بچا دیا تھا۔ جسکو زیر دفعہ ۲۱۶ الف سزا دیگئی تھی۔ اودھ چیفکورٹ میں اپیل ملزم پیش ہو کر لفظ پناہ دہی کی توضیح کرتے ہوئے بحوالہ رولنگز ۲۵ الہ آباد صفحہ ۱۶۱ و جلد ۴۰۔ انڈین کیسیز صفحہ ۱۳۱۷ قرار دیا گیا کہ بذریعہ علامات و اشارات

رولنگز آف ہائیکورٹس

جرم دفعہ ۲۱۷ یا ۲۱۸ تعزیرات ہند میں جرمیت کے لئے ممثل جرم دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند جس میں بار وجہ ثبوت کو غائب کرنا قابل سزا ہے۔ اس میں وجود اصلیت جرم لازمی ہے۔ دفعات کے لئے یہ امر ضروری نہیں ہے۔ کہ جس شخص کو بانحراف ہدایت قانونی سزا سے بچانا ملزم کی نیت میں تھا۔ وہ واقعی مرتکب جرم ہو اور قانوناً مستوجب سزا ہو۔ اس لئے بحالات و واقعات مقدمہ ملزم کو علم ہو یا باور کرنے کی وجہ ہو۔ کہ اس فعل غالباً ایک شخص کو سزا قانونی سے بچانے کے لئے تھا۔ جو حالات مقدمہ سے اخذ کیا جائے گا۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۶۱۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۷۶۵ سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۳۹ صفحہ ۸۹۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ صفحہ ۱۵۶۱۔ ۱۸۔ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۳۷۰ سنہ ۱۹۳۲ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۰۸۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ صفحہ ۱۰۵۵۔

سرکاری ملازم جو کسی شخص کو سزا سے یا مال کو ضبطی سے بچانے کی نیت سے غلط کاغذ سررشتہ یا نوشتہ مرتب کرے

دفعہ ۲۱۸۔ اگر کوئی شخص جو سرکاری ملازم ہو۔ اور سرکاری ملازمی کی حیثیت سے کسی کاغذ سررشتہ یا کسی اور نوشتہ کا تیار کرنا اس پر لازم کیا گیا ہو۔ اور وہ اس کاغذ سررشتہ یا نوشتہ کو ایسے طور سے مرتب کرے جس کو وہ غلط جانتا ہو اس نیت سے یا امر کے احتمال کے علم سے کہ اس کے باعث عامہ خلائق کو یا کسی شخص کو زیان یا نقصان پہنچائے یا اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کو علم سے کہ اسکے باعث کسی شخص کو سزائے قانونی سے بچائے یا کسی مال کو ضبطی یا کسی اور خرچ سے جس کا وہ مال قانوناً مستوجب ہے۔ بچائے۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائینگی۔

بچاتا ہے۔ جو فرض بھی شخص بھی بعدم تکمیل رہا ہو جاتا ہے اور دفعہ ۱۶۶ و ۲۱۹ و ۲۲۰ قدرے امتیاز طلب ہیں۔ دفعہ ۱۶۶ میں بانحراف کسی ہدایت قانونی کے کسی شخص کو سرکاری ملازم کا نقصان پہونچانا ہے۔ اور دفعہ ہذا میں نقصان سے بچانا ہے۔ اور دفعہ ۲۱۹ میں ملازمان صاحب اختیار کا خیانتاً اور کینہ سے کوئی تجویز یا فیصلہ یا حکم یا کیفیت خلاف قانون تحریر کرنا ہے۔ اور یہ عدالت کی کارروائی کے دوران میں عمل خلاف آئین و قوانین ہوتا ہے۔ اور دفعہ ۲۲۰ میں وہ ملازمان سرکار ہیں جن کو خود فیصلہ کرنے یا ملزم کو سپرد سشن کرنے کا اختیار ہے یا جو مجسٹریٹ کسی مقدمہ میں ملزم کو زیادہ سزا بلحاظ نوعیت جرم دلانا چاہتا ہے۔ وہ حسب قاعدہ ملزم کو اُس مجسٹریٹ کے پاس بھیجے گا۔ جس کو اختیارات دفعہ ۳۰ ضابطہ حاصل ہوں تو اس طرح سے کسی شخص کا بالارادہ خاصمہ یا خباثت سے سپرد کرنا خاص صورت میں جو دفعہ ۱۶۶ یا ۲۱۷ یا ۲۱۹ سے علیحدہ صورت رکھتی ہے۔ ہر چہار دفعات مسطورہ میں باعتبار الفاظ قانونی علیحدہ علیحدہ صورت نائے ہیں جن میں کسی قسم کا کوئی خاص لفظی تفریق طلب پیچیدہ امر نہیں ہے۔ اور دفعہ ہذا میں یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ جس شخص کو سزا سے بچانے کے لئے انحراف ہدایت قانونی سے سرکاری ملازم نے کیا ہے۔ وہ واقعی مرتکب جرم ہوا تھا۔ یا قانوناً صحیح طور پر لائق سزا تھا۔

امورات قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم سرکاری ملازم ہو (۲) ملزم قانوناً پابند ہدایت تھا جس سے انحراف کیا گیا (۳) ملزم نے دانستہ اختیار کردہ طریق خلاف ہدایت استعمال کیا (۴) ملزم نے جان بوجھکر سزا قانونی سے کسی شخص کو بچایا یا کم سزا دلائی۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر حسب ذیل الزام جرم قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں بحیثیت منصب سرکاری فلاں ہدایت قانونی سے دانستہ انحراف کرکے فلاں شخص کو سزا قانونی سے بچایا ہے (یا کم سزا دلائی ہے۔ یا ضبطی مال سے بچایا ہے۔ جیسا کہ صورت حسب معنی دفعہ ہذا ہو درج کیجاوے۔) جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۱۷ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں ملزم پر حسب ذیل الزام جرم قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں بحیثیت سرکاری ملازم فلاں کاغذ سررشتہ یا نوشتہ جس کا تیار کرنا تم پر لازمی تھا دانستہ غلط مرتب کر کے فلاں شخص (یا عامہ خلایق جیسا کہ صورت ہو درج ہو) کو نقصان پہونچایا ہے۔ یا ایسی ہی نیت یا بامر احتمال علم سے فلاں شخص کو سزا قانونی سے بچایا ہے۔ (جس حصہ صورت دفعہ ہذا کا ارتکاب ملزم نے کیا ہو۔ وہ بطور مسطور فرد جرم میں درج کیا جاوے۔) جس سے تم زیر دفعہ ۲۱۸ تعزیرات ہند جرم کے مرتکب ہوئے ہو جو قابل تجویز سشن ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ مجرم مذکور تمہاری تجویز بعدالت سشن میں عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک سرقہ کے مقدمہ میں پولیس افسر تفتیش نے خاص گواہوں کے بیانات قلمبند کئے۔ اور فرد تلاشی مکان مشتبہ مرتب کی تھی۔ دوسرے روز وہ اصل کاغذات افسر تفتیش نے تلف کر کے بجائے اُن کے دوسرے بناوٹی غلط کاغذات مرتب کئے تھے۔ پولیس افسر کو عدالت مجاز سے بدفعہ ۲۰۱ و دفعہ ۲۱۸ تعزیرات ہند سزا دی گئی۔ ہائیکورٹ بمبئی سے حسب قاعدہ کاغذات پیش ہونے پر قرار دیا گیا کہ بلحاظ واقعات جرم دفعہ ۲۱۸ تعزیرات ہند ہوا ہے۔ چنانچہ حکم سزا دفعہ ۲۱۸ بحال رکھا۔ اور حکم سزا دفعہ ۲۰۱ تعزیرات ہند منسوخ کیا۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۱۱ و ۱۱۱ ۶۔ جرم دفعہ ہذا سے بیجا زائل ہوتی ہے۔ در انصاف میں تحریف ہوتی ہے اور جب اس جرم کا ارتکاب ہو جاتا ہے۔ تو یہ ضروری نہیں ہوتا ہے۔ کہ ملزم کا ارادہ سزا سے بچانے کا ثابت کیا جاوے۔ یہ کافی ہے۔ کہ ملزم جانتا ہو۔ کہ اغلباً انصاف نہیں ہوگا اور اس امر سے کوئی شخص سزا سے بچ جائے گا۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۱۱ و کرمینل لا جرنل جلد ۲۲ صفحہ ۶۰۹ سنہ ۱۹۲۱ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۶۳ صفحہ ۱۳۵ و ۲۳ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۸۲۳۔

(۲) دفعہ ۲۱۸ تعزیرات ہند عاید کرنے کے لئے یہ امر غیر ضروری ہے۔ کہ اصلی مجرم یا دوسرا بیان کہ وہ مجرم ہووے۔ اور جب کہ قابل مداخلت پولیس مقدمہ مہتمم پولیس تھانہ کے پاس اطلاع پر زیر تفتیش ہووے۔ اور وہ افسر دانستہ مجرم کو بچانے کے لئے غلط دستاویزات مرتب کرتا ہے۔ عام اس سے کہ مشتبہ مجرم فی الواقع مجرم جرم ہو یا نہ ہو۔ وہ افسر غلط کاغذات

ابتدائی ضابطہ جرم نا قابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتدا وارنٹ جاری ہوگا اور قابل ضمانت و نا قابل راضینامہ ہے اور قابل تجویز سشن ہے اور حسب دفعہ ۱۹۷ ضابطہ منظوری قبل از سماعت مقدمہ ضروری ہے۔

شرح بدفعہ ہذا جو سرکاری ملازم بہ حیثیت منصبی کسی کاغذ سررشتہ یا نوشتہ کو غلط جان کر مرتب کرے۔ کہ جس سے عامہ خلائق یا کسی شخص کو نقصان یا زیان پہنچائے یا ویسی ہی نیت یا بامر احتمال علم سے اس ترتیب غلط نوشتہ سے کسی شخص کو سزا قانونی سے بچائے۔ یا کسی مال کو ضبطی یا کسی اور خرچ سے جو مال پر عاید ہوتا ہو بچاوے۔ تو وہ سرکاری ملازم بدفعہ ہذا قابل سزا ہوگا۔ مدعا دفعات امتیازیہ وضع کرنے کی غایت یہ ہے۔ کہ سرکاری ملازمان بایمانداری و راست بازی سے اپنی خدمات منصبی کو انصاف کی مطابقت سے انجام دیویں جس سے تحفظ غایت وضع قانون رہے۔

دفعہ ۲۰۴ و ۱۶۷ میں امتیاز یہ تفریق طلب امر دفعہ ۲۰۴ تعزیرات ہند میں جس دستاویز کو بطور درجہ ثبوت کسی عدالت یا سرکاری ملازم کے روبرو مجبوراً پیش کرنے کی پابندی ہو۔ اس کو تلف کرنا یا چھپانا یا اس کے کسی جزو کو مٹانا یا ایسا کر دینا کہ وہ دستاویز پڑھی نہ جائے۔ قابل سزا ہے۔ مثلاً کسی رپٹ روزنامچہ کو مٹا دینا یا اس کو چاک کر دینا ہے۔ اور دفعہ ۱۶۷ میں سرکاری ملازم جس کو بہ حیثیت منصبی کوئی دستاویز تیار کرنے یا ترجمہ کرنے کو سپرد ہوئی ہو۔ جان بوجھکر کسی شخص کو نقصان پہنچانے کی نیت سے غلط مرتب کرتا ہے۔ اور دفعہ ۲۱۸ کے الفاظ زیر شرح مندرجہ صدر صاف ہیں ہر سہ دفعات بلحاظ الفاظ قانونی تفریق شدہ ہیں کوئی امر مزید توضیح طلب نہیں ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا سرکاری ملازم ہونا (۲) ملزم کا بہ حیثیت منصبی کاغذ سررشتہ یا نوشتہ کو دانستہ غلط مرتب کرنا۔ (۳) ملزم کا اس کاغذ یا نوشتہ سے عامہ خلائق یا کسی شخص کو نقصان پہنچانا (۴) ملزم کا ویسی ہی نیت یا بامر احتمال علم سے اس ترتیب دستاویز مذکور کے باعث کسی شخص کو سزا قانونی سے بچانا (۵) ملزم کا بہ نیت مذکور اس کے باعث مال کو ضبطی یا خرچ سے بچانا (۶) ملزم پر اس دستاویز کا تیار کرنا بہ حیثیت منصبی لازمی ہونا۔

کہ پٹواری جملہ اندراجات خسرہ کا ذمہ دار تھا۔ اور اُس کو تمام واقعات کی صحت کے بعد اندراج کرنا چاہیئے تھا۔ اور اُس کو جاننا چاہیئے تھا۔ کہ فصل بحکم عدالت بحق شخص ثالث کے نام منتقل ہوچکی تھی۔ اُس نے بغیر ناجائز نیت سے دانستہ یہ اندراج کیا تھا۔ اس لئے اپیل نامنظور حکم سزا قائم رہا۔ کرمنیل اپیل نمبر [illegible] بعد ۳۰ صفحہ ۱۳۱ سنہ ۱۹۳۶ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۹ صفحہ ۵۳۱

(۶) ایک پٹواری جس پر بموجب دفعہ ۹۸ مینول قانون مال فرض ہے کہ بروقت پیمائش اراضی خسرہ میں جملہ اندراجات کیفیت یا مکانات وکاشتکاران اراضی متعلقہ میں کرے اور جن شخصوں کو عدالت دیوانی سے ڈگری حاصل ہوکر قبضہ مل چکا تھا۔ اُن کا اندراج دانستہ غلط کیا تھا۔ جس کو زیر دفعہ ۲۱۸ تعزیرات ہند عدالت مجاز نے سزا دیگئی تھی۔ اور اپیل پر ہائیکورٹ الہ آباد نے حکم سزا قائم رکھا اپیل نامنظور ہوا۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۹ صفحہ ۵۳۱ سنہ ۱۹۳۵ء آل انڈیا ویکلی رپورٹ صفحہ ۱۰۶۶ سنہ ۱۹۳۵ء آل کرمنیل کیسز صفحہ ۲۱۶ سنہ ۱۹۳۵ء آل لا جرنل صفحہ ۱۰۸۳ سنہ ۱۹۳۵ء کرمنیل کیسز صفحہ ۱۹۹۸ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد صفحہ ۹۶۸

سرکاری ملازم جو عدالت کی کارروائی میں فاسد طور سے کیفیت وغیرہ خلاف قانون مرتب کرے۔

دفعہ ۲۱۹- اگر کوئی شخص جو سرکاری ملازم ہے۔ عدالت کی کارروائی کسی حالت میں فاسد طور سے یا خباثت سے کوئی کیفیت مرتب کرے یا کوئی حکم دے۔ یا کوئی تجویز یا فیصلہ کرے جس کا خلاف قانون ہونا وہ جانتا ہو۔ تو اُس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ قابل ضمانت ہے۔ اور ناقابل راضینامہ ہے۔ اور محض قابل تجویز عدالت سشن ہے۔ منظوری تحت دفعہ ۱۹۷ ضابطہ فوجداری ہے۔ بشرطیکہ سرکاری ملازم بلحاظ منصب منظوری طلب ہو۔ ورنہ چھوٹے ملازم بحد اختیار اُس کی منظوری دے سکتا ہے۔ جو اُس کو بحال و برخاست کرسکتا ہو

سرشتہ پولیس تیار کرنے میں جرم ۲۱۸ تعزیرات ہند کا مرتکب ہے۔ اور جہاں یہ امر ثابت ہو۔ کہ ملزم نے وہی تحریر کیا ہے۔ جو گواہوں نے اس کے روبرو بیان کیا ہے۔ وہاں یہ واقعہ پولیس کے روبرو جو بیانات تحریر ہوئے۔ ان کو غلط جانتے ہوئے تحریر کیا ہے۔ کوئی وجہ جرم دفعہ ۲۱۸ تعزیرات ہند عاید کرنے کی نہیں ہے۔ ملزم افسر پولیس کا اپیل ہائیکورٹ لاہور سے منظور ہوا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۸۴۷ سنہ ۱۹۲۵ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۶۶۱ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۱۶۴ ۔ ۷ لاہور لا جرنل صفحہ ۴۳۱ ۔ ۲۶ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۴۶۷ ۔

(۴) ایک زمیندار و اجارہ دار کے مقدمہ میں افسر مال کی عدالت میں پٹواری بطور گواہ کے پیش ہوا تھا۔ اور حکم دیا گیا تھا۔ کہ اپنا بیان مفصل بموجب فرد کاغذات قابل تحریر کرا دے۔ اور ایک فرد مرتب کر کے کاغذات مال سے پیش کرے۔ جس کے غلط فرد مرتب کرنے پر زیر دفعہ ۲۱۸ تعزیرات ہند پٹواری کو سزا دی گئی۔ جس کے باقاعدہ اپیل پر اڈیشنل سشن جج الہ آباد سے رہا کر دیا گیا تھا جس کے خلاف نگرانی ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ پٹواری پر دفعہ ۲۱۸ عاید نہیں ہوتی ہے۔ کیونکہ پٹواری کا بیان جو اس نے تیار کیا ہے۔ وہ ایسی دستاویز نہ تھی جس کا مرتب کرنا اس کا فرض منصبی تھا۔ اور پٹواری سرکاری ملازم تھا منظوری دفعہ ۱۹۷ ضابطہ مطلوب تھی۔ اس لئے بدفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند بھی مکرر تحقیقات کرانا مناسب نہیں ہے کہ آیا پٹواری نے حلفاً جھوٹی شہادت دی ہے یا نہیں۔ یہ نگرانی پٹواری کے حکم رہائی اڈیشنل سشن جج کے کی گئی تھی جو نامنظور کی گئی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۸۷۴ سنہ ۱۹۲۹ء الہ آباد انڈین کیسز ۱۱۸ صفحہ ۲۳۲ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء الہ آباد صفحہ ۴۷۳ ۔ ۱۰ لا رپورٹ ... کریمنل صفحہ ۹۰ سنہ ۱۹۲۹ء آل لا جرنل صفحہ ۵۰۷ ۔ ۱۲ ۔ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۲ سنہ ۱۹۲۹ء کریمنل کیسز صفحہ ۱ ۔

(۵) ایک مقدمہ میں چند قطعات اراضی پر باضابطہ مقدمہ دائرہ کر کے قبضہ دلایا گیا تھا۔ لیکن پٹواری حلقہ مسمی چندر ابھول نے ... خسرہ پیمائش فصل میں عمل ڈگریدار کا نام درج نہ کیا جس سے باہم فریقین جھگڑا ہو گیا۔ اور نقص امن کے احتمال سے سب انسپکٹر پولیس نے ... انتظام کیا۔ اور دریافت اصلیت سے پٹواری کا مرتکب جرم دفعہ ۲۱۸ تعزیرات ہند ثابت ہو کر ایک سال قید سخت و پانسو روپیہ جرمانہ کا سزایاب ہوا تھا۔ باضابطہ اپیل ہائیکورٹ الہ آباد میں پیش ہو کر قرار دیا گیا

سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی ۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے ۔ اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا ۔ جرم قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے ۔ اور محض قابل تجویز عدالت سشن ہے ۔ اور حسب دفعہ ۱۹۷ ضابطہ فوجداری قبل اجرائے کارروائی عدالت منظوری طلب ہے ۔

شرح

دفعہ ۲۱۹ و دفعہ ہذا میں جرم قابل سپردگی کا فرق ہے دفعہ ہذا میں سرکاری ملازم جس کو مقدمات سپرد کرنے کا اختیار ہو ۔ اور وہ بجویز یا قید کے لئے فاسد یا خباثت سے کسی شخص کو بجویز یا قید کے لئے سپرد کرے یا قید رکھے ۔ یہ جانتے ہوئے کہ وہ خلاف قانون عمل کرتا ہے ۔ بدفعہ ہذا قابل سزا ہے ۔ اور مقدمات کی سپردگی بصورت حالات مقدمہ بدفعات ۲۰۷ [illegible] ضابطہ فوجداری کی جاتی ہے ۔ اگر یہ سپردگی خلاف قانون دانستہ مخاصمت سے کی جاوے ۔ تو مجسٹریٹ سپرد کنندہ قابل سزا ہوتا ہے اور یہی پولیس افسر اگر بارادہ فاسد خلاف قانون کسی شخص کو قید رکھے اور کاغذ مجسٹریٹ مجاز کے سپرد کر دے ۔ یا سپرد کرنے کے لیے اس کو معتد رکھے ۔ تو وہ بدفعہ ہذا قابل سزا ہوگا ۔ دفعہ ہذا میں بکاررروائی عدالتی کیفیت مرتب کرنا قانون صدری ملازم محکمہ پر بھی حاوی ہے ۔ اور اگر کوئی شخص تحت دفعہ ۵۹ ضابطہ بصراحت صدر کسی شخص کو گرفتار کر کے تھانہ میں پیش کرے تو وہ قابل مواخذہ بدفعہ ہذا نہیں ہوگا ۔ اگر وہ دانستہ مخاصمت جس شخص کو گرفتار کرے وہ بدفعہ ۳۴۰ تعزیرات ہند قابل مواخذہ ہوگا ۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم عہدہ دار ملازم سرکار ہو (۲) ملزم بحیثیت منصبی کسی شخص کو قید رکھنے یا قید کے لئے سپرد کرنے یا تحقیقات کے لئے سپرد کرنے کا قانوناً صاحب اختیار ہو (۳) ملزم نے باختیار منصب بخباثت خلاف قانون دانستہ کسی کو قید رکھا یا سپرد کیا ۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں پسر فلاں ملزم پر حسب ذیل الزام جرم قائم کرتا ہوں ۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں بحیثیت بعہدہ فلاں باختیارات خود فاسد یا بخباثت دانستہ خلاف قانون فلاں شخص کو فلاں تاریخ سے قید رکھا یا قید کر کے سپرد عدالت

شرح

بدفعہ ہذا جو سرکاری ملازم عدالت کی کارروائی کے کسی مرحلہ پر فاسد یا خباثت سے خلاف قانون دانستہ کوئی کیفیت لکھے یا حکم دے یا کوئی تجویز یا فیصلہ کرے قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور لفظ فاسد طور سے کے معنے خلاف قانون اصلیت کے خلاف بہ تحریص ذاتی عمل کرنا ہوتا ہے۔ اور خباثت بمعنی بہ خبث غفلت ارادتاً بغیر کسی سبب یا عذر جائز کے شرارتاً بمخاصمت طبع عمل کرنا ہوتا ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا سرکاری ملازم ہونا (۲) ملزم کا رپورٹ یا حکم یا تجویز یا اظہار رائے خلاف قانون دانستہ کرنا (۳) ملزم کا فاسد یا خباثت سے ایسا کرنا (۴) ملزم کا یہ فعل کسی مرحلہ حیثیت منصبی میں دانستہ کرنا

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں فاسد طور سے بہ حیثیت سرکاری ملازم بحیثیت مہتمم پولیس سٹیشن تھانہ فلاں بمقدمہ فلاں مسمی فلاں شخص کی نسبت دانستہ غلط رپورٹ متعلقہ درج کی ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۱۹ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو تحقیق قابل تجویز عدالت سشن ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت عمل میں آوے۔

رولنگ آف ہائیکورٹس

ایک منصف عدالت۔ نے ایک ڈگری برخلاف مدعاعلیہ دانستہ خلاف قانون بخباثت صادر کی تھی۔ ہائیکورٹ الہ آباد سے منصف جرم دفعہ ۲۱۹ تعزیرات ہند صحیح طور پر قرار دیا جا سکتا تسلیم ہوا۔ کرمنیل لا جرنل جلد ۱۸ صفحہ ۲۷ سنہ ۱۹۱۷ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۳۹ صفحہ ۵۹۴۔ ۱۵۔ آل لا جرنل صفحہ ۱۰۶۔

جو شخص مجاز قید رکھنے یا سپرد کرنیکا ہو جان بوجھکر خلاف قانون کسی شخص کو خود قید رکھے یا قید کے لئے سپرد کرے

دفعہ ۲۲۰۔ اگر کوئی شخص جو کسی ایسے عہدہ پر ہے۔ جس کی رو سے اُس کو قانوناً لوگوں کو تجویز یا قید کے لئے سپرد کرنے یا قید رکھنے کا اختیار حاصل ہے۔ اس اختیار کے نفاذ میں کسی شخص کو فاسد طور سے یا خباثت سے تجویز یا قید کے لئے سپرد کرے یا قید رکھے یہ جان کر کہ ایسا کرنے میں میں خلاف قانون عمل کرتا ہوں۔ تو اُس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی

پاداش میں حبس دوام بعبور دریائے شور یا ایسی قید مقرر ہے۔اس کی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے۔ یا۔

دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید جس کی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے مع جرمانہ یا بلا جرمانہ اگر اس شخص پر جو حبس میں تھا یا جس کا گرفتار کیا جانا چاہیئے تھا۔ایسے جرم کا الزام لگایا گیا تھا۔یا ایسے جرم کی بابت وہ گرفتار کئے جانے کا مستوجب تھا۔جس کی پاداش میں دس برس سے کم کی میعاد کی قید مقرر ہے۔

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔جرم قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔اگر جرم قابل سزا جرم سنگین ہو تو شخص قابل تجویز عدالت سشن ہوگا۔اور اگر حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید دس سال کا ہو تو عدالت سشن یا پریزیڈنسی مجسٹریٹ فرسٹ کلاس اور اگر دوسری صورت کا جرم ہو تو مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا مجسٹریٹ درجہ دویم تجویز کرسکیگا۔اور منظوری زیر دفعہ ۱۹۷ ضابطہ فوجداری قبل از اجرائے کارروائی عدالت ضروری ہے۔

شرح بدفعہ ہذا جس سرکاری ملازم پر ذمہ داری قانونی بہ حیثیت منصبی قانوناً کسی شخص کا گرفتار کرنا یا حبس میں رکھنا واجب ہو۔وہ کسی ایسے شخص گرفتاری طلب کو جس پر الزام فوجداری قابل گرفت ہو۔یا وہ کسی جرم کی بابت قابل گرفتاری ہو۔اس کو قصداً حبس سے بھاگ جانے دینا یا اس کا اقدام کرنا یا گرفتاری طلب شخص کو قصداً گرفتار نہ کرنا بہ نوعیت جرائم قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔دفعہ ہذا کا یہ منشا نہیں ہے۔کہ جن لوگوں کو اختیارات قانونی گرفتاری یا اطلاع دہی مثلاً بدفعہ ۵۹ ضابطہ میں عام اشخاص کو اختیار ہے۔اور دفعہ ۵۴ و ۵۵ ضابطہ میں افسر پولیس یا مہتمم پولیس اسٹیشن کو اختیار گرفتاری ہے۔اور دفعات ۴۴ و ۴۵ ضابطہ میں اطلاع دہی لازمی ہے۔گو ان پر ذمہ داری قانونی گرفتاری کی نہیں ہے۔اس لئے ان کا قصداً ترک گرفتاری بدفعہ ۲۲۱ تعزیرات ہند ذمہ داری عائد نہیں کرتا ہے۔جن ملازمان سرکاری پر قانوناً گرفتاری لازمی ہے۔مثلاً تحت دفعہ ۲۳ قانون پولیس ہر عہدہ دار پولیس کو واجب ہے کہ گرفتاری طلب اشخاص جن کو وہ گرفتار کرنے کا مجاز ہے۔اس کا گرفتار کرنا لازمی ہے۔اور عہدہ دار پولیس کا قصداً ایسی ترک گرفتاری ملزم زیر دفعہ ۲۲۱ تعزیرات ہند اُس کو ذمہ دار ٹھیرتا ہے

سشن یا تحقیقات یا سزا کے لئے فلاں عدالت میں سپرد کیا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۲۰ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو جرم ہذا قابل تجویز عدالت سشن ہے۔ تم کو میں تجویز کے لئے سشن کورٹ میں (یا جیسا کہ صورت ہو) سپرد کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور عدالت سشن عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس ایک مقدمہ میں خلاف قانون ایک ملزم کو غلط تفہیم واقعات پر قید رکھا گیا تھا۔ اور بدنیتی یا عداوت سے قید رکھنا ثابت نہیں ہوا۔ تو ہائیکورٹ سے ملزم بری کیا گیا۔ اور قرار دیا گیا۔ کہ نیک نیتی سے عمل کرنے میں فرد گذاشت ہو جانا قابل مواخذہ قانونی دفعہ ہذا نہیں ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۲۶

قصداً ترک گرفتاری اُس سرکاری ملازم کیطرف سے جس پر گرفتار کرنا واجب ہے۔

دفعہ ۲۲۱۔ اگر کوئی شخص جو سرکاری ملازم ہے اور جس پر سرکاری ملازمی کی حیثیت سے کسی ایسے شخص کا گرفتار کرنا۔ یا حبس میں رکھنا قانوناً واجب ہے جس پر کسی جرم کا الزام لگایا گیا یا جو کسی جرم کی بابت گرفتار کئے جانے کا مستوجب ہے۔ اس شخص کا گرفتار کرنا قصداً ترک کرے یا قصداً اُس شخص کو اُس حبس سے بھاگ جانے دے یا بھاگ جانے یا بھاگنے کے اقدام میں قصداً امداد کرے۔ تو اُس کو نیچے لکھی ہوئی سزا دی جائیگی۔ یعنی

دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے معہ جرمانہ یا بلا جرمانہ اگر اس شخص پر جو حبس میں تھا۔ یا جس کا گرفتار کیا جانا چاہیئے تھا ایسے جرم کا الزام لگایا گیا تھا۔ یا ایسے جرم کے لئے وہ گرفتار کئے جانے کا مستوجب تھا۔ جس کی پاداش میں سزائے موت مقرر ہے۔ یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ معہ جرمانہ یا بلا جرمانہ اگر اس شخص پر جو حبس میں تھا۔ یا جس کا گرفتار کیا جانا چاہیئے تھا۔ ایسے جرم کا الزام لگایا گیا تھا۔ یا ایسے جرم کے لئے۔ وہ گرفتار کئے جانے کا مستوجب تھا۔ جس کی

کا مرتکب ہوا ہے۔ اور چوکیدار دیہہ حسب منشاء دفعہ ۴۵ ضابطہ افسر پولیس نہیں ہے۔ لیکن حسب دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند سرکاری ملازم ہے۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۰ و جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۱ صفحہ ۲۱۰۔ سنہ ۱۹۳۰ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۲۰۵۔ آل انڈیا رپورٹر ۲۹ سنہ ۱۹۲۸ء الہ آباد صفحہ ۳۵۰۔ ایضاً رپورٹ آل انڈیا صفحہ سنہ ۱۹۳۲ء کریمنل لا جرنل صفحہ ۴۴۲۔ ۱۴۔ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۱۰۰ سنہ ۱۹۱۲ء انڈین کیسز صفحہ ۶۰۰۔

قصداً ترک گرفتاری اس سرکاری ملازم کی طرف سے جس پر کسی ایسے شخص کا گرفتار کرنا واجب ہے جس کی نسبت حکم سزا صادر ہوا ہو یا قانوناً حراست میں رکھا گیا ہو

دفعہ ۲۲۲۔ اگر کوئی شخص جو سرکاری ملازم ہے۔ اور جس پر اپنی سرکاری ملازمی کی حیثیت سے کسی ایسے شخص کا گرفتار کرنا یا حبس میں رکھنا قانوناً واجب ہے۔ جس کی نسبت کسی جرم کی بابت کورٹ آف جسٹس نے حکم سزا اصادر کیا ہو یا جو قانوناً حراست میں رکھ گیا ہو۔ اس شخص کا گرفتار کرنا قصداً ترک کرے۔ یا اُس شخص کو قصداً اس حبس سے بھاگ جانے دے یا اس حبس سے بھاگ جانے یا بھاگ جانے کے اقدام میں قصداً اس شخص کی مدد کرے۔ تو اس کو نیچے لکھی ہوئی سزا دی جاوے گی یعنی

حبس دوام بعبور دریائے شور یا دونوں قسموں سے کسی قسم کی قید جسکی میعاد چودہ برس تک ہوسکتی ہے معہ جرمانہ یا بلا جرمانہ اگر اس شخص کی نسبت جو حبس میں تھا۔ یا جس کا گرفتار کیا جانا چاہیئے تھا۔ سزائے موت کا حکم صادر ہوا ہو۔ یا

دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید جس کی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے معہ جرمانہ یا بلا جرمانہ اگر وہ شخص جو حبس میں تھا۔ جس کا گرفتار کیا جانا چاہیئے تھا کسی کورٹ آف جسٹس کے حکم سزا یا اُس حکم سزا کے تبادل کی رُو سے حبس دوام بعبور دریائے شور یا مشقت تعزیری دائمی بحالت قید یا دس برس یا زیادہ میعاد کے حبس بعبور دریائے شور یا مشقت تعزیری بحالت قید یا قید کا مستوجب ہو۔ یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی

بھذا بموجب دفعہ ہذا کسی عہدہ دار پولیس کا حوالات پولیس سے کسی قیدی کو جو کسی جرم میں ملزم ہو۔ بھاگ جانے دینا یا اس میں اقدام کرنا قابل مواخذہ ہوگا۔ اور یہ ضروری نہیں ہوگا کہ وہ ملزم بحوالات قابل رہائی تھا۔ اُس کو بھگانا قابل عذر سمجھا جاوے گا۔ اس کی ذمہ داری ویسی ہی ہے۔ جیسا کہ ایک مجرم کو بھگا دینے کی ذمہ داری ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا سرکاری ملازم ہونا (۲) ملزم بحیثیت منصبی گرفتار کرنا یا قید میں رکھنا قانوناً لازمی ہونا (۳) گرفتاری طلب ملزم ہو۔ یا کسی جرم میں لائق گرفتاری ہو (۴) ملزم نے بالارادہ گرفتاری ترک کی ہو۔ یا اُس کو حبس سے بھاگ جانے دیا ہو۔ یا اُس میں یا اقدام میں امداد کی ہو۔ (۵) شخص بھگایا گیا۔ یا گرفتار طلب کی ملزمیت جرم سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید میعادی دس سال تک یا جرم ذی... کی سزا ... م ہو ثابت کیا جاوے۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم مسمی فلاں پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم ... شخص ... ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں بحیثیت سرکاری ملازم فلاں عہدہ و محکمہ کا ہوتے ہوئے جب کہ تم قانوناً ذمہ دار تھے۔ تم نے والستہ فلاں مقام و تاریخ کو فلاں شخص ملزم جرم فلاں کی گرفتاری ترک کی ہے یا حبس سے فلاں ملزم جرم کو قصداً بھگایا یا بھاگنے یا اُس کے اقدام میں مدد کی ہے۔ (جیسا کہ صورت ہو لکھی جائے) ۔ اس وجہ سے تم جرم دفعہ ۲۲۱ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ مجھ مجسٹریٹ اول کے (یا سشن کورٹ کی جیسی صورت جرم ملزم درج کی جاوے) کے لائق ہے۔ اس سے یہ ہدایت کرتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور (یا عدالت سشن) میں عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک چور چوری کرتا ہوا چوکیدار دیہہ نے گرفتار کیا۔ اور ملزم کو کہا۔ کہ وہ اُس کو کچھ نقد روپیہ دے دے اس کی رپورٹ پولیس میں نہیں کی جائے گی۔ اور اُس کو چھوڑ دیا جاوے گا۔ چنانچہ چوکیدار کو بدفعہ ۲۰۸ و ۲۲۱ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ جس کی نگرانی حسب قاعدہ ہائیکورٹ الہ آباد میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ چونکہ چوکیدار کا قانونی فرض گرفتاری یا قید رکھنے چور کا نہ تھا اس لئے جرم دفعہ ۲۲۱ تعزیرات ہند کا مرتکب نہیں ہوا۔ لیکن وہ جرم دفعہ ۲۰۸ تعزیرات ہند

قید جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ یا دونوں سزائیں۔ اگر وہ شخص جو حبس میں تھا یا جس کا گرفتار کیا جانا چاہیئے تھا۔ کسی کورٹ آف جسٹس کے حکم سزا کی رُو سے ایسی قید کا مستوجب ہو۔ جس کی میعاد دس برس سے کم ہو یا اگر وہ شخص قانوناً حراست میں رکھا گیا ہو۔

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداءً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور اگر ترک گرفتاری بجرم تحت حکم موت، یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا جرم سزائے قید دس سال یا زیادہ سزا کا جرم ہو۔ تو جرم ناقابل ضمانت ہوگا۔ ورنہ قابل ضمانت ہوگا۔ اور ہر ایک صورت میں جرم ناقابل راضینامہ ہے۔ اور جرم ناقابل ضمانت قابل تجویز محض عدالت سیشن ہوگا۔ ورنہ قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہوگا۔ اور منظوری دفعہ ۱۹۷ ضابطہ فوجداری ضروری ہوگی۔

شرح دفعہ ماسبق دفعہ ہذا میں محض معمولی الفاظ کا فرق ہے۔ بدفعہ ہذا اس شخص کو حبس سے بھاگ جانے دینا۔ جس کی نسبت کسی جرم کی بابت کسی کورٹ آف جسٹس نے حکم سزا صادر کیا ہو۔ یا جو قانوناً حراست میں رکھا گیا ہو۔ یا اس کے بھاگ جانے یا بھاگ جانے کے اقدام میں قصداً امداد کی ہو۔ اور یا جس شخص کا گرفتار کرنا قانوناً واجب ہو اس کا گرفتار کرنا یا محبس رکھنا قصداً ترک کیا جاوے۔ اور دفعہ ۲۲۱ میں کسی شخص ملزم یا جس پر الزام جرم لگایا ہوا اس کی قصداً ترک گرفتاری کرنا ہے جس کی توضیح تحت دفعہ مذکور قبل ازیں کیجا چکی ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا سرکاری ملازم ہونا (۲) ملزم کا قانوناً پابند گرفتاری یا محبس رکھنا ہو (۳) اس دیگر شخص کا بحکم کورٹ آف جسٹس زیر حکم جرم سزا ہوتا۔ یا اس کا قانوناً حراست میں ہونا (۴) ملزم کا اس کو قصداً ترک گرفتاری بارادتاً اس کو بھاگ جانے دینا یا بھاگنے میں امداد کرنا۔ یا اس میں اقدام کرنا (۵) شخص گرفتاری طلب وغیرہ کا ملزم سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید دس سال جرم ہونا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم مسمی فلاں پر الزام جرم حسب ذیل قائم کرتا ہوں۔

واقعات مقدمہ بدفعہ ۲۲۳ تعزیرات ہند قابل سزا نہیں ہے۔ اور محکمانہ سزا افسر متعلقہ قانونی شرائط کے اثبات پر دے سکتا ہے۔ حکم سزا منسوخ کر دیا گیا۔ دیکھو کریمینل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۱۰۷ سنہ ۱۹۱۸ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۴۳ صفحہ ۱۱۰۔ ۱۵ آل الہ آباد جرنل صفحہ ۴۸۸۔

(۲) ایک وارنٹ ملزم مجسٹریٹ نے سپرنٹنڈنٹ پولیس کی معرفت بھیجا تھا۔ وارنٹ پر دستخط مجسٹریٹ نہ تھے۔ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کے دستخط ہو کر وارنٹ فیلڈ تھانہ میں بھیجا گیا۔ وہاں سے کنسٹبل مامور ہوا کنسٹبل نے گرفتاری طلب شخص کو گرفتار کر لیا۔ مگر ملزم کے رشتہ داروں نے اس کو چھڑا لیا مجسٹریٹ نے بدفعہ ۲۲۴ و ۲۲۵ تعزیرات ہند سزا دی۔ ہائیکورٹ پٹنہ سے حکم منسوخ کیا گیا۔ کہ وارنٹ خلاف قانون تھا۔ اور دفعہ ۲۲۴ تعزیرات ہند سے دونوں کی سزا قائم کی گئی۔ اور دفعہ ۲۲۳ تعزیرات ہند بوجہ تحقیق بہ غفلت وارنٹ کے قائم ہوسکتی ہے۔ کریمینل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۱۰۰۰ سنہ ۱۹۱۸ء پٹنہ۔ انڈین کیسز ۴۸ صفحہ ۴۰۰ سنہ ۱۹۱۹ء پٹنہ صفحہ ۲۹۵۔ ۵ پٹنہ لاء ویکلی صفحہ ۲۲۶۔

(۳) کسی ملزم زیر دفعہ ۲۲۳ تعزیرات ہند کے اثبات جرم سے پیشتر ملزم کا غفلت کرنا ہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ یہ امر ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ ملزم کی فراری اغلب نتیجہ غفلت کا تھا۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۵۰۔

(۴) چند قیدیان باغ سرکاری میں کام پر لگائے ہوئے تھے۔ ایک وارڈر جیل نے خلاف حکم عدالت ایک وارڈر کے ہمراہ دو قیدیوں کو قبرستان کے درختوں کو پانی دینے بھیجدیا۔ جہاں سے ایک قیدی بھاگ گیا۔ جو غفلت وارڈر کا نتیجہ تھا۔ اور قبرستان فاصلہ سے تھیں۔ اور نظروں سے دور تھیں۔ قرار دیا گیا۔ کہ ملزم صحیح طور سے بجرم دفعہ ۲۲۳ تعزیرات ہند سزایاب ہوا ہے۔ کریمینل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۳۵ سنہ ۱۹۱۹ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۵۰ صفحہ ۸۳۰۔ ۱۱ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۹۱۱ء فوجداری۔

(۵) ایک کنسٹبل پولیس کی ڈیوٹی لیبر سنتری کی تھی۔ ایک قیدی حوالات سے بھاگ گیا تھا کنسٹبل پولیس پر مقدمہ ۲۲۳ قائم ہوا۔ اور محکمانہ سزا کے لئے دفعہ ۲۹ قانون پولیس اور زیر رول آر ۷۷ سٹی پولیس پہلے لگایا گیا تھا کنسٹبل دفعہ ۲۹ قانون پولیس سے بری ہو گیا تھا۔ ہائیکورٹ پٹنہ سے قرار دیا گیا۔ کہ اصول دفعہ ۴۰۳ ضابطہ اس مقدمہ سے

گرفتاری طلب ہو۔ قصداً جس نے بھاگ جانے دیا یا دے۔ اور
جس کی نسبت حکم کورٹ آف جسٹس ہو چکا ہو۔ یا قانونی حراست
بھاگ جانے دے اور دفعہ ہذا میں سرکاری ملازم کا غفلتاً محبوس
اور وہ شخص جسکو غفلتاً بھاگنے کا موقعہ دیا گیا ہو۔ اس کو بہ حیثیت منصب
میں رکھنا قانوناً واجب ہو۔ اور اس پر کسی جرم کا الزام لگایا گیا
ثابت ہو چکا ہو۔ یا وہ قانوناً حراست میں رکھا گیا ہو۔ اس کی مناسب
میں احتیاط نہ کرنے سے بھاگنے کا موقعہ سرکاری ملازم دے وہ بدفعہ

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا سرکاری ملازم ہو
شخص کو جس پر الزام جرم لگ
میں مجرم ثابت ہو چکا ہو۔ یا وہ قانوناً حراست میں رکھا گیا ہو جسکا
(۳) ملزم کا غفلتاً اس کو بھاگنے کا موقعہ دینا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم سے
جرم قائم کرتا ہوں۔
تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں اپنے منصبی
میں فلاں موقعہ پر مناسب نگرانی و حفاظت نہ کرنے کی وجہ سے
فلاں حراست یا مقام سے بہ غفلت دیا جس عدم خبرگیری و نگرانی
ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۲۳ تعزیرات ہوئے ہو۔ جو مجھ
کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعد

رولنگز آف ہائیکورٹس

کنسٹبلان ایک سنگین قیدی کو
دو ہتھکڑیاں لگی ہوئی تھیں اور
باندھے ہوئے تھے۔ راستہ میں قیدی نے اجابت کا بہانہ کرکے اجازت
کھول دی گئی۔ اور رسی ہٹا دی گئی۔ قیدی ایک طرف کو پاخانہ بیٹھ گیا
کا کر دیا جس کی وجہ سے کنسٹبلان گھبرا گئے۔ اور بادل ہو رہے تھے۔ تاریک
اس طرح سے ملزم بھاگ گیا۔ مجسٹریٹ نے کنسٹبلان کو بدفعہ ہذا سزا دی
اپیل پر قرار دیا گیا۔ کہ کنسٹبلان غفلت کے مرتکب نہیں ہوئے۔ قیدی

یا جسکا جرم وہ ثابت ہو چکا ہو اپنے جواز گرفتار کئے جانے میں قصداً کسی طرح کا تعرض کرے یا خلاف قانون مزاحم ہو۔ یا کسی حراست سے جس میں جرم مذکور کے سبب وہ قانوناً نظربند ہے بھاگ جانے یا بھاگ جانے کا اقدام کرے۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔

تشریح۔ اس دفعہ کی سزا اُس سزا کے علاوہ ہے جس کا وہ شخص جو گرفتار کئے جانے کو ہو یا جو حراست میں نظربند ہو۔ اس جرم کی پاداش میں مستوجب ہے۔ جس کا الزام اس پر لگایا گیا یا جس کا وہ مجرم ثابت ہوا۔

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتدءً وارنٹ جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا مجسٹریٹ درجہ دوم ہے۔

شرح بدفعہ ہذا جس شخص پر الزام لگایا گیا ہو۔ یا وہ مجرم ثابت ہو چکا ہو۔ حراست جائز سے بھاگ جائے یا گرفتاری خود میں تعرض یا خلاف قانون مزاحم ہو۔ تو وہ شخص بدفعہ ہذا قابل سزا ہوگا۔ اور یہ ضروری ہے۔ کہ وہ گرفتاری جائز ہونی چاہیئے بمثلاً بدفعہ ۵۹ ضابطہ ایک ملزم ارتکاب جرم سرقہ کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا۔ اور تھانہ متصلہ میں جاتے ہوئے بھاگ جائے۔ تو بدفعہ ہذا قابل مواخذہ ہوگا۔ اگر موجہ میں سرقہ نہ کیا ہو۔ اور چوکیدار معلوم کرکے کہ اس شخص نے سرقہ کیا ہے۔ اور اس کو گرفتار کرے۔ اور راستہ میں تھانہ کو پہنچاتے ہوئے فرار ہو جاوے۔ تو زیر دفعہ ہذا قابل سزا نہ ہوگا۔ کیونکہ چوکیدار کو اختیارات گرفتاری نہ تھے اور بدفعہ ہذا حکم سزا صادر کرتے وقت دفعہ ۳۹۷ ضمن ۲ ضابطہ فوجداری کو نظر انداز نہ کیا جاوے۔ اور مشترک جرائم میں ترتیب سزا قابل لحاظ قانونی رہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم پر الزام جرم کا ہونا (۲) ملزم کا گرفتاری جائز میں تعرض یا مزاحمت کرنا (۳) ملزم کا تعرض و مزاحمت خلاف قانون دانستہ کرنا۔

دیگر اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم پر الزام جرم ہو۔ یا مجرم ثابت شدہ ہو۔ (۲)

متعلق نہیں ہے۔ کہ براءت ایک واقعہ حال کی دوسرے مقدمہ پر عاید نہیں ہوتی ہے کیونکہ دفعہ ۲۱۹ رول آر ۷۷ میں احکام مختلف ہیں۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۸۶ م سنہ ۱۹۳۴ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۷ صفحہ ۳۷۷۔

(۶) ایک مقدمہ میں ایک شخص کے خلاف جرم دفعہ ۱۲۱ ریلوے ایکٹ لگایا جا کر فرد جرم مرتب کی گئی تھی۔ مجسٹریٹ کو معلوم ہوا۔ کہ ملزم جرم دفعہ ۲۲۴ تعزیرات ہند کا مرتکب ہوا ہے۔ جس نے یہ تبدیل فرد جرم ۲۲۴ تعزیرات ہند ملزم کو سزا دی تھی۔ جس کے خلاف مدراس ہائیکورٹ میں درخواست ملزم حسب ضابطہ پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ ضابطہ اختیار کردہ مجسٹریٹ خلاف قانون ہے۔ اور جب کہ مجسٹریٹ کو یہ علم ہوا کہ جرم دفعہ ۲۲۴ تعزیرات ہند کا ملزم مرتکب ہوا ہے۔ تو اس کو لازم تھا کہ ملزم سے قبل از تعمیل حکم کے بہ حسب دفعہ ۱۹۰ ضابطہ ضمن ج دریافت کرتا کہ اس کو تجویز مقدمہ اپنے پر اعتراض تو نہیں ہے۔ یا وہ کسی اور عدالت میں تجویز مقدمہ کرائے گا۔ جس کا ملزم کو موقعہ نہیں دیا گیا ہے۔ اس لئے منظوری درخواست ملزم حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۵۰۱ سنہ ۱۹۳۶ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۱ صفحہ ۸۰۶۔

(۷) ایک وارڈر جیل مسمی رور سنگھ کو زیر دفعہ ۲۲۳ تعزیرات ہند مجسٹریٹ درجہ اول نے دو سال قید کی سزا دی تھی کہ زیر تجویز چار قیدیان جیل سے بھاگ گئے تھے۔ اور اندرون مکان جیل کے ماموران وارڈر جیل اندرونی حصہ نے اور ملزم نے گرفتاری کے لئے کوشش بھی کی تھی۔ ملزم کی درخواست حسب ضابطہ کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ سزا یابی بجرم دفعہ ۲۲۳ تعزیرات ہند کے لئے ملزم کی غفلت کا نتیجہ قیدی کا بھاگنا ثابت کیا جانا چاہیئے۔ اور نیز یہ بھی ثابت کیا جاوے۔ کہ اس وقت ملزم کا فرض کیا تھا جس کی ادائیگی میں وہ غفلت کا مرتکب ہوا ہے۔ جو واقعات و حالات مقدمہ سے ثابت نہیں کیا گیا ہے۔ اس لئے منظوری درخواست ملزم حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۹۱۸ سنہ ۱۹۳۶ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۲ صفحہ ۳۶۵۔

تعرض یا مزاحمت جو کوئی شخص اپنی گرفتاری جائز میں کرے"

دفعہ ۲۲۴۔ جو کوئی شخص کسی ایسے جرم کی علت میں جس کا الزام اس پر لگایا گیا ہو۔

کنسٹبل سے بھاگ گیا تھا۔ اور عدالت مجسٹریٹ سے بدفعہ ۲۲۴ تعزیرات ہند سزایاب ہوا۔ پٹنہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ ناجائز وارنٹ کی گرفتاری میں فراری یا چھوڑ لینا جرم دفعہ ۲۲۴ یا ۲۲۵ تعزیرات ہند ہے۔ اور بہ دفعہ ۵۴ ضابطہ فوجداری کے اختیارات صورت ہائے مذکورہ پر حاوی ہیں۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۸ صفحہ ۴۴۸ - ۳۴ کریمنل لاجرنل صفحہ ۷۰۶ - انڈیا رپورٹ ۱۹۳۲ء پٹنہ صفحہ ۱۹۰ - ۱۲ کریمنل کیسز ۴۳ - ۱۳ پٹنہ لا ٹائمز صفحہ ۵۱۲ - آل انڈیا رپورٹ ۱۹۳۲ء پٹنہ صفحہ ۱۷۱ -

(۵) ملزم بدفعہ ۱۰۶ ضابطہ زیر تفتیش پولیس بھاگ گیا۔ گرفتاری پھر زیر دفعہ ۲۲۴ تعزیرات ہند جرم نہیں ہوا۔ بلکہ بدفعہ ۲۲۵ ب عمل کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۱ صفحہ ۴۱۲ سنہ ۱۹۲۴ء سندھ انڈین کیسز ۷۷ صفحہ ۸۱۴ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۴ء سندھ صفحہ ۱۹۳ - ۱۸ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۱۳۰ کریمینل لا جرنل جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۸ - انڈین کیسز جلد ۵۸ صفحہ ۹۲۱ - ۱۹۲۰ء الہ آباد صفحہ ۱۸۵ - ۱۸ لا جرنل صفحہ ۱۰۳۹ - ۲-۱ اپر پراونس لا رپورٹ الہ آباد صفحہ ۱۰۴ - لا رپورٹ انڈیا آل کریمنل صفحہ ۱۵۰ -

(۶) ایک شخص درخت اخروٹ پر چڑھ کر اخروٹ توڑ کر سے پلہ میں رکھتا تھا۔ ایک شخص دیکھ رہا تھا۔ جب وہ نیچے اترا اخروٹ بیچنے لگا۔ تو اس نے گرفتار کیا۔ اور تھانہ پولیس میں لیجاتے ہوئے راستہ سے فرار ہو گیا۔ قرار دیا گیا۔ کہ سرقہ گرفتار کنندہ شخص کے روبرو ہوا ہے۔ جو زیر دفعہ ۵۹ ضابطہ گرفتاری قانوناً جائز تھی حکم سزا بحال رہا۔ درخواست نگرانی نامنظور کی گئی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۲۹۷ سنہ ۱۹۲۴ء مدراس - انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۳۰۲ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۴ء مدراس صفحہ ۴۸۲ - ۸ مدراس لا ویکلی صفحہ ۸۱۸ -

(۷) ایک کنسٹبل پولیس نے خلاف قانون و اختیار ایک شخص کو گرفتار کیا۔ جو براستہ سفر بھاگ گیا۔ اور یہ امر ثابت نہ ہوا کنسٹبل پولیس نیک نیتی سے بہ حیثیت منصبی عمل کرتا تھا۔ قرار دیا گیا۔ کہ کنسٹبل مجرم حبس بیجا کا ہوا ہے اور ملزم کو حق حفاظت خود اختیاری تھا۔ اور دفعہ ۲۲۴ سے رام سنگھ ملزم کو بری کیا۔ اور دفعہ ۹۹ تعزیرات ہند کو ملحوظ رکھکر حکم سزا کنسٹبل منسوخ کیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۸۲۴ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد - انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۳۴ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۳ء الہ آباد صفحہ ۴۳ -

(۸) ایک سب انسپکٹر پولیس نے ایک خاص شخص دیہاتی کو گرفتار کیا۔ مگر وہ گرفتار ہو کر بھاگ گیا تھا۔ سب انسپکٹر نے مکرر اس کی گرفتاری کے لئے تیاری کی۔ اس پر گاؤں کے لوگوں نے ملزم کی

ملزم حراست قانونی میں رکھا گیا ہو۔ (۳) ملزم حراست قانونی سے بھاگ گیا ہو۔ یا بھاگنے کا اقدام کیا ہو۔ (۴) ملزم کا فعل ارادتاً ہو۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں ملزم پر حسب ذیل الزام جرم قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ د مقام فلاں مسمی فلاں شخص فلاں سرکاری ملازم کی گرفتاری جائز میں تعرض یا مزاحمت کی ہے۔ یا یہ فلاں جرم بحراست قانونی سے اور دانستہ حراست قانونی سے فرار ہوئے۔ اس واسطے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۲۴ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہو۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

کسی ایک ازاد مرتجاوزی حراست جائز سے بھاگ جانا یا حسب قاعدہ کو چھوڑا لے جانا زیر دفعہ ۲۲۴ اور دفعہ ۲۲۵ تعزیرات ہند قابل سزا ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۷ صفحہ ۳۷۹۔ ۳۴ کلکتہ صفحہ ۱۱۶۱۔ ۲۰ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۲۹۴۔ انڈین کیسز جلد ۳۵ صفحہ ۱۱۸۔

(۲) ایک شخص چند دیگر اشخاص کے ساتھ مشتبہ قتل میں گرفتار کیا گیا۔ اور وہ حراست سے بھاگ گیا تھا۔ مگر اصل جرم قتل عمد کسی کے خلاف ثابت نہیں ہوا تھا۔ اس لئے بھاگنے اور چھوڑانے والے زیر دفعہ ۲۲۴ و ۲۲۵ تعزیرات ہند مرتکب جرم قرار نہیں دئے گئے۔ اور الزامات جرم قابل قیام متصور نہیں کئے گئے۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۸ صفحہ ۷۰۱۔ ۳۳ کریمنل لاجرنل صفحہ ۶۸۰۔ ۳۳ پنجاب لاریورٹ صفحہ ۱۸۵ سنہ ۱۹۳۲ء کریمنل کیسز صفحہ ۳۶۸۔ انڈیا ریورٹ سنہ ۱۹۳۲ء لاہور صفحہ ۵۲۸۔ آل انڈیا ریورٹ سنہ ۱۹۳۲ء لاہور صفحہ ۲۶۳۔

(۳) جرائم دفعات ۲۲۴ و ۲۲۵ تعزیرات ہند میں گرفتاری ملزم کا قانوناً جائز ہونا نہایت ضروری ہے۔ ۱۳۸ انڈین کیسز صفحہ ۸۴۴۔ ۳۳ کریمنل لاجرنل ۷۰۶۔ انڈیا ریورٹ سنہ ۱۹۳۲ء پٹنہ صفحہ ۱۹۰۔ سنہ ۱۹۳۲ء کریمنل کیسز صفحہ ۳۴۷۔ انڈیا ۳۲۵۔ ۱۳ پٹنہ لاٹائمز صفحہ ۱۳۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء پٹنہ صفحہ ۱۷۱۔

(۴) ایک کنسٹبل نے ایک ناجائز وارنٹ کی تعمیل میں ایک شخص کو گرفتار کیا تھا۔ جو حراست

اپنے ہمراہ لئے مسمی راگھونی کو گرفتار کر لیا تھا۔ اور راگھونی بامداد ایک دیگر شخص حراست کنسٹبل
پولیس سے بھاگ گیا تھا۔ چنانچہ راگھونی کے خلاف بدفعہ ۲۲۴ و دیگر شخص کے خلاف بدفعہ
۲۲۵ تعزیرات ہند کا الزام لگایا جاکر سزایاب کئے گئے تھے۔ درخواست ملزمان پٹنہ
ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار پایا۔ کہ زیر دفعہ ۵۴ ضابطہ فوجداری پولیس افسر کو اختیار
ہے۔ کہ جرائم قابل مداخلت میں شخص مرتکب یا مشتبہ کو بغیر وارنٹ کے گرفتار کرے لیکن
جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند سرکاری ملازم کے ادائے فرائض منصبی کے وقت مزاحم ہونا
قابل مداخلت پولیس نہیں ہے۔ اور مجرم اشتہاری کی بغیر وارنٹ گرفتاری جائز ہے
بشرطیکہ اجرائے اشتہار مذکور ثابت کیا جاوے۔ لیکن جب اجرائے اشتہار ملزم جرم دفعہ
۱۸۶ تعزیرات ہند ثابت نہیں کیا گیا ہے۔ تو گرفتاری حراست جائز نہیں ہے۔ اس لئے بھاگنا
یا چھوڑا لینا قابل سزا بدفعہ ۲۲۴ و ۲۲۵ تعزیرات ہند جرم نہیں ہے۔ اور زیر دفعہ ۸۷
ضمن ۳ ضابطہ فوجداری اس وقت واجب العمل ہوتی ہے جب کہ بیان تحریری عدالت کہ
اشتہار حسب ضابطہ تاریخ معینہ پر مشتہر کیا جا ثابت کیا گیا ہو۔ اور ایسا نہیں کیا گیا ہے۔ نہ کچھ
کوئی شہادت بلاواسطہ اجرائے اشتہار اور تعمیل اشتہار و جب تعمیل نہ ہوئی۔ منظوری درخواست
ملزمان حکم سزا دفعہ ۲۲۴ و ۲۲۵ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ [illegible]
سنہ ۱۹۳۶ء پٹنہ ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۰ صفحہ ۳۰۲

(۲۳) ایک میلہ کے موقعہ پر سب ڈویژنل مجسٹریٹ و پولیس بہ تحفظ امن موجود تھے۔ میلے میں
ایک دوکان پر ملزم بیٹھا تھا۔ اور اس کے پاس بہت سے دیہاتی لاٹھیاں لئے کھڑے تھے۔ ملزم
کو مجسٹریٹ نے کہا۔ کہ ان جملہ اشخاص کو متفرق کرتے لے جاؤ۔ ملزم نے کہا کہ آپ مجھے کیوں دھمکاتے
ہیں۔ مجھے کسی شخص کی پرواہ نہیں ہے۔ اس پر سب انسپکٹر پولیس نے ملزم کو گرفتار کر کے
اس کا بازو پکڑ لیا تھا۔ اور ملزم نے بزور چھڑا لیا۔ اور بھاگ چلا۔ جس کو سب انسپکٹر نے گرفتار
کرا لیا۔ اور ملزم کو بجرائم دفعات ۲۲۵ و ۳۵۳ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ اور ڈسٹرکٹ
سیشن کورٹ سے اپیل نامنظور ہوا تھا۔ چنانچہ اودھ چیف کورٹ میں اپیل ملزم پیش ہو کر قرار دیا
گیا۔ کہ حسب معنی دفعہ ۳۵۳ تعزیرات ہند واقعات مقدمہ موید نہیں ہیں۔ اور دفعہ ۲۲۴ تعزیرات ہند
اس لئے متعلق نہیں ہے۔ کہ سب انسپکٹر پولیس نے گرفتاری سے قبل یا وقت ملزم کو یہ نہیں
بتلایا ہے۔ کہ کس جرم میں اس کو گرفتار کیا جاتا ہے۔ اس لئے حسب ان دفعہ ۲۲۴ تعزیرات ہند

امداد کے لئے اجتماع کرنا شروع کیا جس پر سب انسپکٹر نے بدفعہ ۲۲۴ و ۲۲۵ تعزیرات ہند عمل کیا۔ ہائیکورٹ الہ آباد سے قرار دیا گیا۔ کہ وہ اجتماع لوگوں کا بجرم دفعہ ۲۲۴ یا ۲۲۵ میں نہیں آتا ہے۔ کوئی کسی قسم کا تعرض یا مزاحمت نہیں کیا گیا ہے۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۷۶۶ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ آل انڈیا رپورٹر صفحہ ۳۰۸-۲۳ آل لاجرنل صفحہ ۳۲۲-۶ لارپورٹ آل کریمنل صفحہ ۹۵۔

(۹) ایک مجسٹریٹ سب ڈویژنل نے اجرائے وارنٹ گرفتاری ایک شخص کا حکم لکھا۔ اور بکار سرکار چلا گیا۔ دیگر مجسٹریٹ درجہ اول جانشین نے وارنٹ جاری کرکے اپنے دستخط کرائے۔ بتعمیل وارنٹ کے وقت پولیس افسر سے مزاحمت و تعرض ملزم نے کیا جس پر بدفعہ ۲۲۴ ملزم کو سزا ہوئی۔ ہائیکورٹ پٹنہ سے وکیل ملزم نے وارنٹ پر دستخط سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے نہ ہونے سے وارنٹ ناقابل ثابت کرنے کی کوشش کی۔ جس پر قرار دیا گیا۔ کہ وارنٹ قانوناً جائز تھا مجسٹریٹ درجہ اول کو باختیارات دفعہ ۱۹۰ و ۱۴۳ و ۱۴۴ و ۱۹۲ ضابطہ بعد حاضری مجسٹریٹ سب ڈویژنل فرائض منصبی سب ڈویژنل مجسٹریٹ عمل میں لانے کا اختیار تھا۔ درخواست ملزم نامنظور اور حکم سزا بحال کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۲۹۷ سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۲ صفحہ ۱۹۲۔

(۱۰) ایک مقدمہ میں سٹی مجسٹریٹ نے بجرم دفعہ ۲۲۴ تعزیرات ہند ملزم پر جرم دفعہ ۳۵۴ تعزیرات ہند شامل کرکے سزا دی اور بھگتا دو سزا ایک ساتھ کا حکم دیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ہائیکورٹ بمبئی میں درخواست کی۔ کہ ہر دو جرائم امتیازیہ مختلف ہیں اور حکم سزا مجسٹریٹ دفعہ ۲۲۴ تعزیرات ہند سے زائد ہے۔ اور ایک ساتھ بھگتا و حکم سزا زائد حکم سزا سے کم نہیں ہے۔ اور حکم سزا ایک دوسرے کے بعد بھگتا نا چاہیئے۔ چنانچہ ہائیکورٹ بمبئی سے قرار دیا گیا۔ کہ سٹی مجسٹریٹ کا نقطہ خیال صحیح ہے۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا خیال غلط ہے۔ کہ دفعہ ۲۲۴ تعزیرات ہند میں یہ امر نہیں ہے۔ کہ حکم سزا ایک دوسرے جرم کے بعد سنگین جرم میں ہونا چاہیئے۔ جس میں ملزم سزایاب ہوا ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۲۸۲ سنہ ۱۹۳۵ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۳ صفحہ ۳۴۔

(۱۱) مسمی راگھبونی کی گرفتاری کا وارنٹ زیر دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ سے جاری ہوکر راجو سنگھ کنسٹبل پولیس کے نام جاری کیا گیا تھا۔ اور کنسٹبل پولیس نے بغیر وارنٹ

بعبور دریائے شور یا دس برس یا زیادہ میعاد کے حبس بعبور دریائے شور یا مشقت نوبری بحالت قید یا قید کا مستوجب ہو۔ تو اُس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

یا اگر وہ شخص جو گرفتار کئے جانے کو ہو۔ یا جو چھوڑا یا گیا یا جس کے چھوڑانیکا اقدام کیا گیا ہو۔ اُس کی نسبت سزائے موت کا حکم صادر ہو چکا ہو۔ تو اُس کو حبس دوام بعبور دریائے شور یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد دس برس سے زائد نہ ہو۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔"

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت اور نا قابل راضینامہ ہے۔ جرم نقرہ اول جرم حبس دوام بعبور دریائے شور کا ہو۔ وہ کسی صورت کا ہو۔ وہ نا قابل ضمانت ہوگا۔ اور اگر جرم دفعہ ہذا کی صورت کا ہو۔ تو قابل تجویز پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہوگا۔ اور بصورت جرم نقرہ اول تحت دفعہ ہذا میں قابل تجویز سشن کورٹ یا پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہوگا۔ اور دوسری صورت میں مختص عدالت سشن کی تجویز کے لائق ہوگا۔"

شرح دفعہ ۲۲۴ میں گرفتاری طلب شخص کا خود گرفتاری جائز میں متعرض یا مزاحم ہونا ہے۔ اور دفعہ ۱۳۰ تعزیرات ہند میں اسیر سلطانی کو چھوڑا لے جانا یا اُس کا اقدام کرنا وغیرہ ہے۔ اور دفعہ ہذا میں بھی کسی شخص گرفتاری طلب میں دوسرے شخص کا تعرض یا خلاف قانون مزاحم ہونا۔ یا کسی کو جو قانوناً حراست میں ہو۔ چھوڑانا یا اُس کا اقدام کرنا قابل سزا دفعہ ہذا ہے۔ اور اگر گرفتاری طلب بالخصوص جرم حبس دوام بعبور دریائے شور کا یا جرم سزائے قید دس سال کا ہو۔ یا وہ شخص جرم قابل سزائے موت کا بہ تناسب ملزم یا مجرم ہو تو اس شخص متعرض و مزاحم یا چھوڑانے والے کو مطابق نقرہ ہائے تحت دفعہ ہذا سزا دی جاوے گی۔

قابل سزا نہیں ہے۔ بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۴۰ صفحہ ۲۲۱ سنہ ۱۹۳۹ء
اودھ چیف کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۹ صفحہ ۸۹۴ سنہ ۱۹۳۹ء"

کسی اور شخص کی گرفتاری جائز میں تعرض یا مزاحمت

دفعہ ۲۲۵۔ جو کوئی شخص کسی جرم کی علت میں کسی دوسرے شخص کے جوازاً گرفتار کیے جانے میں قصداً کسی طرح کا تعرض کرے یا خلاف قانون مزاحم ہو یا کسی حراست سے جس میں کسی جرم کے سبب سے وہ شخص قانوناً نظربند ہے۔ چھڑا لیجائے یا چھڑا لے جانیکا اقدام کرے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی"۔ یا
اگر وہ شخص جو گرفتار کیے جانے کو ہو یا جو چھوڑایا گیا یا جس کے چھوڑانے کا اقدام کیا گیا ہو اُس پر ایسے جرم کا الزام لگایا گیا ہو۔ یا ایسے جرم کی بابت وہ گرفتار کیے جانیکا مستوجب ہو۔ جس کی پاداش میں حبس دوام بعبور دریائے شور یا قید کی سزا مقرر ہے۔ جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے۔ تو اُس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔ یا اگر اُس شخص پر جو گرفتار کیے جانے کو ہو۔ یا جو چھوڑایا گیا۔ یا جس کے چھوڑانے کا اقدام کیا گیا ہو۔ اُس پر ایسے جرم کا الزام لگایا گیا ہو۔ یا ایسے جرم کی بابت۔ وہ گرفتار کیے جانے کا مستوجب ہو جس کی پاداش میں سزائے موت مقرر ہے۔ تو اُس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی، جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔ یا۔
اگر وہ شخص جو گرفتار کیے جانے کو ہو۔ یا چھوڑایا گیا۔ یا جس کے چھوڑانے کا اقدام کیا گیا ہو۔ کسی کورٹ آف جسٹس کے حکم سزا یا اُس حکم سزا کے تبادل کی رُو سے حبس دوام

(۴) ایک سب انسپکٹر ابکسائز کی ایک شخص کی گرفتاری میں تعرض و مزاحمت ہوئی تھی۔ جب پردہ صد روپیہ جرمانہ ملزم پر ہوا تھا۔ نگرانی ایزادی سزا پر پٹنہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ جرم دفعہ ۲۲۵ تعزیرات ہند اس مقدمہ میں صورت سنگین نہیں ہے۔ اس سے سخت سزا نہیں دی جاسکتی ہیں۔ بجائے دو صد روپیہ جرمانہ کے تیس روپیہ جرمانہ کی سزا قائم رکھی اور باقی جرمانہ اگر داخل ہو گیا ہو۔ واپس کیا جاوے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۱ صفحہ ۶۹۵ سنہ ۱۹۳۰ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۳ صفحہ ۶۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۰ء پٹنہ صفحہ ۳۴۳

(۵) چند ملزمان مستغیث کی فصل کاٹ کر سرقہ کر رہے تھے۔ کہ مستغیث نے خود آکر دھیان سنگھ ملزم کو گرفتار کر لیا۔ ابھی مستغیث ملزم کو تھانہ متعلقہ میں لے جانے کو تھا کہ ملزم کے معاون آگئے اور مستغیث کو کہا۔ دھیان سنگھ کو چھوڑ دے مستغیث کے انکار پر اس کو بہت مارا۔ اور اس کو چھوڑا کر لے گئے مستغیث نے مجسٹریٹ درجہ سوم کے عدالت مقدمہ کا استغاثہ تحریری پیش کیا۔ مجسٹریٹ نے بدفعہ ۳۷۹ و ۳۲۳ تعزیرات ہند ملزمان کو سزا دی۔ جس کی نگرانی الہ آباد ہائی کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ مجسٹریٹ کو چاہیئے تھا۔ کہ حسب منشاء دفعہ ۲۰۱ ضابطہ مستغیث کو استغاثہ واپس دیتا۔ لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔ کیونکہ جرائم دفعات ۳۲۳ و ۳۷۹ و ۴۲۶ تعزیرات ہند قابل سماعت مجسٹریٹ درجہ سوم تھے۔ مجسٹریٹ نے خلاف قانون عمل نہیں کیا ہے۔ اور چند جرائم کی صورت کا اندراج استغاثہ میں ہوا جس میں بجز ایک ۲۲۵ تعزیرات ہند کے باقی قابل تجویز مجسٹریٹ سوم ہوں۔ اس سے دفعہ ۲۰۱ ضابطہ متعلق نہیں ہے۔ نگرانی ملزمان نامنظور کی گئی۔ اور حکم سزا قائم رہا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۲ صفحہ ۳۶۰ سنہ ۱۹۳۱ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۹ صفحہ ۲۵۷۔

(۶) ایک چوکیدار پولیس بدفعہ ۴ ضابطہ افسر پولیس نہیں ہے لیکن زیر دفعہ ۵۹ ضابطہ ارتکاب جرم قابل مداخلت پولیس اپنے روبرو ہوتا ہوا دیکھ کر قانوناً مجاز گرفتاری ہے۔ ملزم کو گرفتار کر کے تھانہ کو لیجاتے ہوئے ملزمان نے جبراً ملزم کو چھوڑا لیا جن پر جرم دفعہ ۲۲۵ تعزیرات ہند صحیح طور پر قائم ہوا ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۳ صفحہ ۲۷۵ سنہ ۱۹۳۲ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۸ صفحہ ۹۵۔

(۷) جرم دفعہ ۲۲۳ و ۲۲۵ تعزیرات ہند میں استغاثہ کو ثابت کرنا چاہیئے کہ گرفتاری

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا جواز گرفتاری دوسرے شخص میں تعرض یا مزاحم ہونا (۲) ملزم کا شخص محبوس قانونی کو خلاف قانون چھوڑانا یا اُس کا اقدام کرنا (۳) ملزم کا جائز گرفتاری طلب یا محبوس قانونی کا دانستہ چھوڑانا یا چھوڑانے کا اقدام کرنا۔

فرد قرارداد جرم

میں زید مجسٹریٹ درجہ اول تم بکر زید عمر سکنہ رپورٹر حسب ذیل الزام جرم قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزمان نے بایام وتاریخ و مقام فلاں مسمی چھجو ملزم کی گرفتاری جو بوقت ۸ بجے دن کے ہیتم پولیس سٹیشن آفیسر کر رہا تھا۔ تم نے بالارادہ متعرض و مزاحم ہو کر اُس کو چھوڑا دیا ہے (یا چھجو محبوس حوالات پولیس کو خلاف قانون چھوڑا دیا ہے۔ جس سے تم بکر۔ زید۔ عمر جرم دفعہ ۲۲۵ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز جرم دفعہ مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

بنگال میں ایک چوکیدار کی حراست سے سارق کو چھوڑانا مرتکب جرم دفعہ ۲۲۵ تعزیرات ہند کے قرار نہیں دیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۱۶۳۔ انڈین کیسز جلد ۳۳ صفحہ ۴۰۶۔ (۲) ایکٹ جنگلات کو دفعہ ۲۹ نوٹیفیکیشن فقرہ الف میں یہ امر درج نہیں ہے۔ کہ کس تنقیح پر اُس نوٹیفیکیشن سے حفاظت درختان جنگلات کی گئی ہے۔ اس لئے درختوں کو کاٹ لے جانا زیر دفعہ ۳۲ ایکٹ مذکور جب نوٹیفیکیشن جرم نہیں ہوگا۔ اس لئے حکم خلاف قانون ہے۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۶۲ اور افسر جنگلات برخلاف نوٹیفیکیشن زیر دفعہ ۲۹ الف کسی شخص کو جس نے بلا اجازت جنگل سے درخت کاٹ لئے ہوں۔ بغیر وارنٹ ضابطہ گرفتار نہیں کر سکتا ہے۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۶۲۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۵۶۲ سنہ ۱۹۲۷ء کلکتہ ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۲ صفحہ ۴۹۰ سال انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء کلکتہ صفحہ ۵۱۶۔ ۵۴ کلکتہ صفحہ ۲۹۶۔

(۳) سب انسپکٹر اکسائز زیر دفعہ ۷۰ بہار و اڑیسہ ایکٹ ایسے شخص کو جو بنشائے دفعہ ۴۷ ایکٹ مذکور جرم کا مرتکب ہوا ہو۔ اس کو بغیر وارنٹ کے باختیارات خود گرفتار کر سکتا ہے۔ اور دفعہ ۷۸ ایکٹ مذکور ایسے مقدمہ سے متعلق نہیں ہے۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۵۴۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ وارنٹ ابتداً سمن جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اگر قصداً ملازم نے فعل کیا ہو۔ تو وارنٹ جاری ہوگا۔ ورنہ سمن ہوگا۔ وارنٹ کیس کی صورت میں قابل تجویز عدالت سشن یا مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہوگا۔ اور ضمن ب کی صورت میں قابل تجویز مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا مجسٹریٹ سوم ہوگا۔ منظوری دفعہ ۱۹۷ ضابطہ فوجداری ضروری ہوگی

شرح

بدفعہ ہذا جب کہ سرکاری ملازم قانوناً کسی شخص کو گرفتار کرنے یا قید میں رکھنے کا پابند ہوا اور شخص گرفتاری طلب کی نسبت دفعہ ۲۲۱، ۲۲۲ یا دفعہ ۲۲۳ یا کسی قانون مجریہ وقت میں کوئی حکم درج نہ ہو۔ ایسے شخص کی گرفتاری قصداً یا غفلتاً ترک کرنا یا اس کو قصداً یا غفلتاً قید سے بھاگ جانے دینا بصورت قصد بضمن الف اور بصورت غفلت بضمن ب سرکاری ملازم بصراحت محولہ ضمن قابل سزا ہوگا۔

اور بدفعہ ہذا ان اشخاص کے عدم گرفتاری یا حراست سے بھاگ جانے کے متعلق احکام ہیں جن اشخاص کی حراست یا قید کسی جرم کی پاداش میں نہ ہو۔ اور نہ ملزم کسی جرم کا ہو۔ اور اس پر دفعات متذکرہ ۲۲۱، ۲۲۲ و ۲۲۳ تعزیرات ہند یا کوئی اور دفعہ یا حکم قانونی نافذ نہ ہوتا ہو اور وہ اتفاقاً صورت واقعہ قابل انسداد ہو۔ تو دفعہ ہذا میں وہ سرکاری ملازم قابل مواخذہ قانونی ہوگا۔ مثلاً وہ اشخاص جو بعدم ادائے قرضہ بحکم عدالت دیوانی مقید ہوتے ہیں یا وہ جو بعدم ادخال معاملہ زمین حسب دفعہ ۶۹ قانون مالگذاری نمبر ۱۷ بابت ۱۸۸۷ء مقید جیل یا بطور دیگر بحراست ہوتے ہیں یا اشخاص مندرجگان تحت دفعہ ۵۵ ضابطہ یا جو بدفعہ ۱۰۶ یا ۱۰۷ یا ۱۰۸ ضابطہ بعدم دخال ضمانت محبوس کئے جاتے ہیں۔ جن کو سرکاری ملازم متعلقہ گرفتار کرنے یا قید رکھنے کا پابند ہے اس کی گرفتاری دانستہ ترک کرے یا اس کو قصداً بھاگ جانے دے یا بغفلت ایسا موقعہ دے۔ تو چونکہ مندرجہ سطور بالا اشخاص کسی جرم کے ارتکاب یا الزام میں محبوس نہیں ہوتے ہیں اور نہ سرکاری ملازم کے قصداً بھاگ جانے دینے یا غفلتاً ایسا کرنے پر قانون دیوانی یا دیگر قانون میں کوئی حکم مندرج نہیں ہے۔ اس لئے یہ سرکاری ملازم بدفعہ ہذا قابل سزا ہوگا۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا سرکاری ملازم ہونا (۲) ملزم قانوناً پابند گرفتاری یا قید رکھنے کا تھا۔ (۳) ملزم کا ترک گرفتاری یا اس کو قید سے بھاگ جانے دینا۔ (۴) ملزم کا فعل مذکور دانستہ یا غفلتاً ہونا۔

جواز اُمیں تعرض یا حراست جائز سے بھاگا - یا اُس کا اقدام کیا گیا تھا - یا چھوڑا گیا یا اُسکا اقدام کیا گیا تھا - اور جب وارنٹ ناجائز کی تعمیل میں گرفتاری کی گئی ہو - تو تعرض گرفتاری و بھاگنا وغیرہ وغیرہ جرم نہ ہوگا - لیکن جب کنسٹبل پولیس نیک نیتی سے اپنے فرائض کی ادائیگی جائز بجھا مداخلت کرے - اور اس میں چند اشخاص ملزم کو چھوڑا لیے جائیں - یا عب عنی دفعات ۲۲۴ یا ۲۲۵ تعزیرات ہند مرتکب جرم ہوں یا بلوہ کریں - تو ملزمان قابل سزا ہوں گے - اور جب ڈویزنل مجسٹریٹ کے نالش پر وارنٹ گرفتاری جاری ہوا - اور دستخط وارنٹ پر ڈپٹی مجسٹریٹ ڈویزن نے بوجہ غیر حاضری ڈویزنل مجسٹریٹ کر دیئے تھے - تو وارنٹ جائز تھا چنانچہ بلحاظ واقعات و حالات مقدمہ حکم سزا قائم رہا - کرمینل لا جرنل جلد ۳۳ صفحہ ۷۰۶ سنہ ۱۹۳۲ء پٹنہ ہائیکورٹ - انڈین کیسز جلد ۱۳۸ صفحہ ۸۴۴ - انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء پٹنہ صفحہ ۱۹۰ سنہ ۱۹۳۲ء کرمینل کیسز صفحہ ۴۷ - ۱۳ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۱۳۵ - آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء پٹنہ صفحہ ۱۷۱ -

ایسی صورتوں میں سرکاری ملازم کی طرف سے ترک گرفتاری یا بھاگ جانے دینا جس کی نسبت اور طرح کا حکم نہ ہو

دفعہ ۲۲۵ (الف) جو کوئی شخص سرکاری ملازم ہو کر بحیثیت اپنی سرکاری ملازمی کے قانوناً ایسے شخص کے کسی ایسی صورت میں گرفتار کرنے یا قید میں رکھنے کا پابند ہے جس کی نسبت دفعہ ۲۲۱ یا ۲۲۲ یا دفعہ ۲۲۳ یا کسی اور قانون نافذ الوقت میں کوئی حکم مندرج نہیں ہے کسی ایسے شخص کی گرفتاری ترک کرے یا اُسکو قید سے بھاگ جانے دے - تو اُس کو حسب ذیل سزا دی جاوے گی :-

(الف) اگر ملازم مذکور قصداً اُس فعل کا مرتکب ہو - تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جسکی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی - اور

(ب) اگر وہ اس فعل کا غفلتاً مرتکب ہو - تو اُس کو قید محض کی سزا دیجاوے گی ..

(۵) اور جرم بدفعات ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳ تعزیرات ہند یا کسی اور قانون میں داخل نہ ہو

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم مسمی فلاں شخص پر حسب ذیل الزام جرم قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں سرکاری عہدہ دار محکمہ فلاں ہوتے ہوئے بہ حیثیت منصبی پابند گرفتاری یا بقید رکھنے فلاں شخص کیلئے تھے تم نے بایام و تاریخ و بمقام فلاں مسمی فلاں شخص گرفتاری طلب یا محبوس کو دانستہ یا غفلتاً حراست سے بھاگ جانے دیا ہے۔ (جیسا کہ صورت ہو درج کی جاوے) یا گرفتاری ترک کی ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۲۵ الف تعزیرات ہند قابل سزا ہو۔ جو مجسٹریٹ درجہ اول کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

کسی افسر پولیس کا حسب اختیار دفعہ ۵۰ ضابطہ فوجداری کسی شخص کو گرفتار کرنا بہ حراست، قانوناً جائز متصور ہوگی اور ایسا ہی بہ عدم تعمیل اجرائے ڈگری کسی شخص کا ایسی صورت حسب منشی دفعہ ۲۲۵ (الف) اختیار کرنا قابل سزا ہوگا۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۰ء پٹنہ صفحہ ۱۰۳۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۴ صفحہ ۲۳۸ سنہ ۱۹۳۰ء کریمنل کیسز صفحہ ۷۹ آل انڈیا رپورٹ ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۶۲۳۔ ۳۵۔ الہ آباد صفحہ ۷۴

(۲) ایک شخص کو باضابطہ گرفتار کرکے ایک کمرہ میں بند کیا گیا تھا لیکن سرکاری ملازم گرفتار کنندہ نے اس کے تحفظ بند کرکے حفاظت نہیں کی تھی جسکی غفلت سے ملزم گرفتار شدہ فرار ہوگیا تھا۔ چنانچہ جرم دفعہ ۲۲۵ (الف) غفلتاً فعل کا ارتکاب ہوا ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۴ صفحہ ۲۳۸ سنہ ۱۹۳۰ء کریمنل کیسز صفحہ ۷۹۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۰ء پٹنہ

ایسی صورتوں میں جو اور گرفتار کئے جانے میں تعرض یا مزاحمت کرنا۔ یا بھاگ جانا یا چھوڑ النیا جن کی نسبت اور طرح سے حکم نہ ہو۔

دفعہ ۲۲۵ ب ۔ جو کوئی شخص قصداً کسی ایسی صورت میں جس کی نسبت دفعہ ۲۲۴ یا دفعہ ۲۲۵ میں یا کسی اور قانون نافذ الوقت میں کچھ حکم مندرج نہیں ہے۔ اپنے یا کسی اور شخص کے جواز گرفتار کئے جانے میں تعرض یا خلاف قانون مزاحمت کرے۔ یا اس حراست سے بھاگ جائے۔ یا بھاگ جانے کا اقدام کرے جسمیں وہ قانوناً

انڈین کیسز جلد ۴۷ صفحہ ۹۶۰ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء رنگون صفحہ ۲۳۴ - ۱ رنگون صفحہ ۲۱۹
۲ - برما لا جرنل صفحہ ۲۳۶ -

(۴) کوئی شخص جو زیر دفعہ ۱۰۹ ضابطہ فوجداری زیر تفتیش پولیس ہو - اور حراست جائز سے فرار ہو جاوے - تو بجائے دفعہ ۲۲۴ تعزیرات ہند کے بدفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند قابل مواخذہ ہوگا - کریمنیل لا جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۲۶۴ سنہ ۱۹۲۴ء - انڈین کیسز جلد ۷۷ صفحہ ۹۱۲ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء سندھ صفحہ ۱۹۳ - ۱۸ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۱۳۲ -

(۵) ہر ایک شخص کو حق ہے کہ وہ گرفتار کنندہ کا عہدہ اور اختیار معلوم کرے - اور وارنٹ گرفتاری طلب کر کے دیکھا جاوے - اور اگر وارنٹ حسب خواہش نہ دکھلایا جاوے - تو گرفتاری ناجائز ہو گی اور پولیس افسر کے لئے یہ امر کافی نہیں ہے - کہ وہ زیر دفعہ ۵۵ ضمن ج ضابطہ فوجداری گرفتاری اس بنا پر کرے - کہ وہ چند جرائم کے ارتکاب کرنے کا شبہ رکھتا تھا - بلکہ یہ ضروری ہے کہ وہ مشہور عادتاً جرائم مندرجہ کا مرتکب ہوتا ہے - اور زیر دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند میں ملزم کی حراست قانونی ہونی چاہیئے - اور اس کی گرفتاری قانوناً جائز ہو - اور کنسٹبل پولیس کی گرفتاری زیر دفعہ ۵۵ ضمن ج خلاف اختیار تھی - اس لئے ہر سہ ملزمان بری کئے گئے اور حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا - کریمنیل لا جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۳۴۶ سنہ ۱۹۲۴ء مدراس - انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۱۵ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۴ء مدراس صفحہ ۵۵۵ - ۴۷ مدراس صفحہ ۲۴۴ - ۴۶ مدراس - لا جرنل صفحہ ۷۴۴ - ۱۹ مدراس لا ویکلی صفحہ ۴۵۰ - ۳۴ مدراس لا ٹائم صفحہ ۹۵ -

(۶) مسمی مادہو سنگھ مدیون ڈگری گرفتار ہو کر منصف کے روبرو پیش ہوا - جس کو حراست چپراسی کی بھاگ گیا تھا - اور حکم دیا گیا تھا - کہ دو یوم کی میعاد میں زر ڈگری ادا کر دے - مدیون ڈگری کے بھاگ جانے پر منصف نے بمنشاء دفعہ ۴۷۶ ضابطہ فوجداری ریکارڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پیش کر دیا جس نے مجسٹریٹ درجہ دوم کے پاس کارروائی ضابطہ کے لئے بھیج دیا تھا - اور مجسٹریٹ نے بعد تحقیقات قاعدہ ملزم کو بری کر دیا - کہ وہ قانونی حراست میں نہ تھا اور بمنشاء دفعہ ۴۳۸ ضابطہ فوجداری عدالت سشن سے الہ آباد ہائی کورٹ میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا - کہ سشن جج کسی قانونی سوال کو جس کا اس نے فیصلہ نہیں کیا ہے بحضور ہائی کورٹ کو پیش کرے - اور صحیح تقسیم طریق سے کسی مدیون ڈگری کا چپراسی کے پاس سے بھاگ جانے پر معمولی طور سے نالش کی جانی چاہیئے - اور منصف کو یہ اختیار نہیں ہے کہ

قائم کرتا ہوں۔ کہ تم فلاں شخص نے بایام و تاریخ فلاں دانستہ گرفتاری جائز میں تعرض و مزاحمت خلاف قانون کی ہے۔ یا فلاں شخص مقید۔ یا محصور کو دانستہ خلاف قانون چھوڑا یا ہے جس سے تم جرم دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو مجسٹریٹ درجہ اول کی تجویز کے لائق ہے اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز جرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) ایک چپراسی عدالت وارنٹ گرفتاری مسمی دیوا سنگھ مدعاعلیہ لے کر اس کے مکان پر گیا تھا۔ دیوا سنگھ نے ہمراہ چپراسی چلنے یا ضمانت دینے سے انکار کیا تھا جس پر عدالت سے رپورٹ چپراسی پر حسب قاعدہ جرم دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند کا الزام لگا کر سزا دی گئی تھی۔ اور عدالت سشن سے نگرانی چیف کورٹ لاہور میں پیش کی گئی تھی۔ کہ واقعات موجودہ پر جرم دفعہ ۲۲۵ (ب) برخلاف ملزم عائد نہیں ہوتا ہے۔ چنانچہ چیف کورٹ لاہور سے نگرانی منظور کی جا کر قرار دیا گیا کہ جرم دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند کے لئے موجودہ واقعات سے زائد مطلوب ہوتا ہے۔ اس لئے حکم منسوخ کیا گیا۔ اور ۴۵ - انڈین کیسز صفحہ ۹۷۳ - ۸ - انڈین کیسز صفحہ ۳۲۳ کا حوالہ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۴ سنہ ۱۹۱۹ء لاہور - انڈین کیسز جلد ۴۸ صفحہ ۳۲ - ۳۳ پنجاب رپورٹ سنہ ۱۹۱۸ء فوجداری۔

(۲) ایک شخص بعدم ادخال ضمانت نیک چلنی جیل میں مقید تھا۔ جہاں سے ملزم بھاگ گیا تھا جس کو بدفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ چنانچہ اپیل پر الہ آباد ہائیکورٹ سے حکم سزا قائم رہا۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۱ء الہ آباد صفحہ ۲۸۱ - ۴۳ - الہ آباد صفحہ ۱۸۵ - انڈین کیسز جلد ۵۸ صفحہ ۱۳۱ -

(۳) ایک شخص نے وصولی ٹیکس مردم شماری کی رقم حصول طلب تھی۔ اور وارنٹ گرفتاری مدعاعلیہ جاری کیا گیا۔ گرفتاری طلب چپراسی کو دیکھکر بھاگ گیا۔ اور تعاقب سے گرفتار نہ ہوا۔ عدالت سے زیر دفعہ ۱۷۲ تعزیرات ہند مقدمہ قائم کیا گیا تھا۔ اور عدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے بدفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند حکم دیا گیا تھا۔ جس کی نگرانی رنگون ہائی کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ بحالات واقعات مقدمہ جرم دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند عائد نہیں ہوتا ہے۔ دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند میں ارادتاً تعرض یا خلاف قانون مزاحمت گرفتاری جائز خود میں کرنے سے قدرے زیادہ بجبر مزاحمت مطلوب ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۸۴۸ سنہ ۱۹۲۳ء رنگون۔

اور اس حکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اپیل ہائیکورٹ لاہور میں ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ جبکہ گرفتاری مدیون ڈگری کا بھاگ جانا اور مکان خود کے اندر داخل ہوکر باہر آنے سے انکار کرنا سرکاری ملازم کے ادائے فرائض منصبی کے وقت مزاحمت کرنا جرم دفعہ ۱۸۶ تعزیرات ارتکاب نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ وہ زیر دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند قابل سزا ہے۔ اور جو شخص بدفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند سزا پا چکا ہو۔ بجرم دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند حکم سزا تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ واقعات و شہادت مقدمہ سے تائید ہو۔ اور ملزم کو تبادلہ حکم سے نقصان پہنچا ہو۔ حکم سزا جرمانہ قائم رہا۔ اور ایک ہفتہ سزائے حبس میں مقید رہ چکا تھا۔ وہ سزا قائم رکھکر مابقی سزا منسوخ کی گئی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۳۰۵۷ سنہ ۱۹۲۷ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۳ صفحہ ۹۳۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء لاہور صفحہ ۹۰۸۔ لاہور جرنل صفحہ ۴۰۴۔

(۹) پانچ ملزمان کے بعدم ادائے ٹیکس آمدنی بموجب نوٹیفکیشن نمبر ۳۶۲ مطبوعہ ۲ مئی سنہ ۱۹۲۴ء حسب دفعہ ۶۹ پنجاب ریونیو ایکٹ وارنٹ گرفتاری جاری کئے گئے تھے۔ اور ملزمان نے سرکاری ملازمان مامورہ کی مزاحمت کی۔ اور پانچ ملزمان بامدد دیگران بھاگ گئے تھے۔ اور ملزمان کو زیر دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی۔ جن کا اپیل ڈسمس ہونے پر ہائیکورٹ لاہور میں اپیل ملزمان پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ وارنٹ گرفتاری پر مہر عدالت چسپاں نہ تھی۔ اس لئے اس کی مزاحمت جرم دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند نہیں ہوگا۔ اور بوجہ ادائے مقررہ ٹیکس اجرائے وارنٹ خلاف قانون تھا۔ اس سے رکھو انڈین کیسز جلد ۲۸ صفحہ ۶۷۲ دیگر مقدمات منظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۹ صفحہ ۲۶۵ سنہ ۱۹۲۸ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۷ صفحہ ۶۰۱۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۸ء لاہور صفحہ ۳۳۲۔ ۹ لاہور صفحہ ۴۲۴۔ ۳۰ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۶۶۰۔

(۱۰) جبکہ ارادتاً گرفتاری میں مزاحمت نہ کی گئی ہو۔ اور مزاحمت کنندہ اپنی گرفتاری سے لاعلم ہو۔ اور نہ یہ جانتا ہو کہ اس کی گرفتاری مطلوب ہے۔ وہ زیر دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند سزایاب نہ ہوگا۔ اور اجزائے جرم دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند ثابت نہیں کئے گئے ہیں۔ اس لئے بمنظوری اپیل عدالت سیشن حکم سزا جرم دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۹ صفحہ ۲۸۶ سنہ ۱۹۲۸ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۷ صفحہ ۷۷۲

مدیون ڈگری کو حراست چپراسی میں کر کے دو یوم کی میعاد میں ادائے زر ڈگری کے لئے مجبور کر
اور ایسی صورت میں زیر دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند مدیون ڈگری پر مواخذہ کرنا قانوناً حراست
نہیں ہے۔ کیونکہ وہ قانونی حراست نہ تھی۔ بصراحت صدر سشن کورٹ کو جواب دیا گیا۔ کریمینل لا
جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۸۶۵ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۸۰۱ - آل انڈیا رپورٹر
سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۳۱۸ - ۲۳ آل لا جرنل صفحہ ۱۸۶ - ۴۷ - الہ آباد صفحہ ۹۰۹

(۷) ایک شخص کالا کو زیر دفعہ ۱۱۰ ضابطہ فوجداری افسر پولیس نے گرفتار کر کے بحراست
قاعدہ رکھا تھا جس کو حراست سے بھاگ جانے پر ملزم کو زیر دفعہ ۲۲۵ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی
جس کی درخواست معہ نگرانی سشن جج ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ زیر دفعہ ۱۱۰
ضابطہ فوجداری افسر پولیس کو اختیار نہیں ہے۔ کہ وہ بغیر حصول وارنٹ مجسٹریٹ گرفتار کرے
اور جب ایسا شخص بغیر اختیار کے گرفتار کر لیا جاوے۔ تو اس کا حراست سے بھاگ جانا جرم
دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند کا مرتکب نہ ہوگا۔ کیونکہ گرفتاری خلاف قانون تھی۔ درخواست
ملزم منظور کی جا کر حکم سزا جرم دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل
۲۶ صفحہ ۱۳۶۰ سنہ ۱۹۲۵ء لاہور - انڈین کیسز جلد ۸۹ صفحہ ۴۰۰ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۶۲۳

نوٹ: مفصل فیصلہ عدالت ہائیکورٹ لاہور میں الفاظ افسر پولیس کے درج ہیں۔ غلطاً گرفتار
کنندہ مہتمم پولیس سٹیشن نہ ہوگا۔ کسی ہیڈ کنسٹبل پولیس نے جو مہتمم پولیس سٹیشن نہ ہوگا گرفتار کیا ہوتا
افسر پولیس میں قانوناً ایک کنسٹبل پولیس میں داخل ہے اور یہ گرفتاری غیر مہتمم پولیس سٹیشن زیر
دفعہ ۱۱۰ ضابطہ فوجداری گرفتاری کی ہوگی۔ ورنہ مہتمم پولیس سٹیشن کو زیر دفعہ ۵۵ ضابطہ فوجداری
ضمن ج ایسے اشخاص کے گرفتار کرنے کا قانونی اختیار حاصل ہے۔ اور دفعہ مسطورہ کے تین ضمنوں
میں سے دو ضمن دفعہ ۱۰۹ و ضمن ۳ دفعہ ۵۵ ضابطہ فوجداری گرفتاری طلب اشخاص دفعہ ۱۱۰
ضابطہ فوجداری کے متعلق ہے۔ اور دفعہ ۱۱۰ ضابطہ فوجداری میں عدالت کے اختیارات کی توضیح
کی گئی ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں ہے۔ کہ قانون اختیارات مہتمم پولیس سٹیشن زائل ہو جاویں۔

(۸) مسمی بانو شاہ جمنا داس مدعا علیہ بر کیسو رام ڈگری دار بحکم عدالت معہ سرکاری ملازم
گرفتاری کیلئے گیا۔ مدیون ڈگری کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔ مگر وہ چھوڑ کر بھاگ گیا۔ اور اپنے مکان میں
داخل ہو کر اندر کا قفل لگا لیا تھا۔ عدالت میں بذریعہ رپورٹ حکمنامہ مدیون ڈگری کے خلاف
بدفعہ ۱۸۶ تعزیرات ہند بعد تحقیقات دو ماہ قید سخت و یکصد روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی

(۱۳) ایک وارنٹ گرفتاری مدیون ڈگری عدالت سے اجرا ہوکر ناظر کے نام تعمیل کیلئے بھیجا مت ناظر چار چپراسیوں کے نام وارنٹ منتقل کر دیا تھا۔ چنانچہ مدیون ڈگری نے چپراسیوں کو ضرر پہنچایا۔ اور خود مکان میں داخل ہو گیا تھا۔ عدالت میں منجانب چپراسیان رپورٹ پیش ہوکر مدیون ڈگری کے خلاف بدفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند حکم سزا دیا گیا تھا۔ جس کے خلاف ملزم کی درخواست الہ آباد ہائیکورٹ میں پیش ہوکر قرار دیا گیا۔ کہ ضابطہ دیوانی میں کوئی ایسی دفعہ موجود نہیں ہے۔ کہ جو منتقلی وارنٹ جائز کو دوسرے افسر یا ماتحت کے نام منتقل نہ کیا جاوے۔ اور جب وارنٹ ناجائز ہو۔ تو تعمیل کنندہ کا فرائض منصبی عمل کرنا نہ ہوگا۔ اور ناظر کا وارنٹ کو منتقل کرنا باقاعدہ نہ تھا اور لکھکر منتقل نہ کیا تھا۔ اس لئے مدیون ڈگری زیر دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند مستوجب سزا نہ ہوگا۔ حکم سزا کم کیا گیا۔ کریمنیل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۸۷ سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۴ صفحہ ۱۸۱۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۸۸۸ و کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۵۶۔ ۱۸۰۔ الہ آباد صفحہ ۲۲۶۔

(۱۴) ایک مدیون ڈگری ادائیگی زر ڈگری کیلئے تعمیل کنندہ چپراسی نے دو یوم کے لئے حراست میں کر دیا۔ اور تیسرے روز عدالت دیوانی میں پیش کیا۔ جہاں سے مدیون ڈگری بھاگ گیا۔ لیکن حکم تحریری حراست میں رکھنے کا نہ تھا۔ ہائیکورٹ مدراس میں قرار دیا گیا۔ کہ گو حکم تحریری ہونا تھا۔ لیکن یہ غیر ضروری ہے۔ تاہم حراست جائز تھی اور عدالت سے مدیون ڈگری فرار ہوا۔ اور قانوناً حراست سے مدیون ڈگری کا فرار ہونا بدفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند جرم ہے۔ ایک روپیہ جرمانہ بہ نظر انصاف کیا جاوے۔ اور حکم میعاد منسوخ کیا جاوے۔ کریمنیل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۴۲۱ سنہ ۱۹۳۳ء مدراس انڈین کیسز جلد ۱۴۲ صفحہ ۲۴۲۔

(۱۵) ایک چپراسی عدالت دیوانی سے وارنٹ مسمی ستا سنگھ مدعا علیہ لیکر گیا۔ بسنت سنگھ نے کہا میں نہیں جانا۔ اور وہیں بیٹھ گیا۔ ملزم کو بدفعہ ۲۲۵ (ب) باقدام سزا دی گئی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ہائیکورٹ لاہور میں درخواست پیش کی۔ کہ یہ اقدام جرم نہیں ہوا ہے۔ کہ تعرض یا مزاحمت نہیں ہوئی ہے ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ یہ امر غیر ضروری ہے۔ کہ اس وقت کوئی جبر استعمال نہیں کیا ہے۔ اور محض انکار یا بیٹھ جانا اقدام جرم نہیں ہے۔ باتفاق رائے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ حکم سزا منسوخ۔ اور ملزم بری کیا گیا۔ کریمنیل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۷۳۲ سنہ ۱۹۳۳ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۳ صفحہ ۶۴۹۔

(۱۶) ایک وارنٹ عدالت مال سے گرفتاری سروپ سنگھ زمیندار چپراسی لے گیا وارنٹ میں نام دستخط ضروری کا اندراج نہ تھا سروپ سنگھ اثنائے راہ سے بھاگ گیا۔ اور مکرر گرفتاری پر مقدمہ ۲۲۵ (ب) میں سزا دی گئی۔ اور اپیل پر سشن جج متعلقہ نے حکم سزا بحال رکھا۔ ہائی کورٹ سے قرار دیا گیا کہ عدالت

آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۳۲۴ - ۹ - آل لا کریمنل رپورٹ صفحہ ۹۹۴ -

(۱۱) مجسٹریٹ نے بدفعہ ۱۰۰ ضابطہ فوجداری حسب درخواست سائل ایک خاص جگہ کیلئے وارنٹ اجرائے کیا تھا - وارنٹ سب انسپکٹر پولیس نے تلاشی مقام مذکور کے لئے پولیس کنسٹبل ماتحت کے نام منتقل کر دیا تھا جس مقام پر وارنٹ تعمیل طلب تھا - وہاں وہ عورت دستیاب نہ ہوئی - بلکہ ایک دوسرے مکان میں موجود پائی - جہاں مسمی میگر سنگھ نے عورت کو گرفتاری سے بچانے کے لئے لاٹھی سے سرکاری ملازم کنسٹبل پر حملہ کیا - اور اس طرح سے عورت کو چھوڑا لیا تھا - جس کے خلاف بدفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند بعد کارروائی ضابطہ حکم سزا دیا گیا تھا - جس کے خلاف حسب قاعدہ ہائیکورٹ پٹنہ میں درخواست پیش ہو کر قرار دیا گیا - کہ جس مقام کی تلاشی مطلوب تھی - اور جس کی تصریح وارنٹ میں کی گئی تھی اس مقام سے تعمیل وارنٹ نہیں ہوئی ہے - بلکہ ایک دوسرے مقام پر مزاحمت ہوئی ہے - جس کی وجہ سے وارنٹ جائز نہیں رہا ہے - اس لئے بمنظوری درخواست ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا - کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۷۵ ا سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ - انڈین کیسز جلد ۱۱۳ صفحہ ۸۷۵ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء پٹنہ صفحہ ۵۵۰ - ۱۱ پٹنہ لا ٹائم صفحہ ۱۳۱ -

(۱۲) مسمی گوپال سنگھ مدیون ڈگری کی ضمانت مسمی گوردت سنگھ نے کی تھی اور دوسری تاریخ پر گوردت سنگھ نے درخواست تنسیخ ضمانت پیش کر دی - کہ وہ ضمانت منسوخ کردی جاوے جس پر گوردیال سنگھ کو عدالت سے نوٹس دیا گیا - چنانچہ عدالت نے ضمانت منسوخ کر کے گوپال سنگھ کو زبانی حکم دیا - کہ وہ جدید ضمانت پیش کرے - ورنہ بحراست رہے - گوپال سنگھ بعدم تعمیل حکم اپنے گھر چلا گیا - اور عدالت سے زیر دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند حسب قاعدہ اس کو سزا دی گئی تھی - جس کی درخواست ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا - کہ بموجب آرڈر ۳۸ ضمن ۱ ضابطہ دیوانی ضمانت لی گئی تھی - اور حسب درخواست ضامن ضمانت منسوخ کی جا کر زبانی حکم مدیون ڈگری کو دیا گیا تھا - جو حکم بموجب آرڈر ۳۸ ضمن ۳ ضابطہ دیوانی جدید ضمانت کے لئے دینا مناسب تھا - لیکن ایسے زبانی حکم کی تعمیل میں مدیون ڈگری کا رد کرنا خلاف قانون تھا - اس لئے جرم دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند کا مرتکب نہیں ہوا ہے - حکم سزا منسوخ کیا گیا - اور درخواست ملزم منظور کی گئی - کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۷۶۴ سنہ ۱۹۲۹ء لاہور - انڈین کیسز جلد ۱۱۶ صفحہ ۷۰۹ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء لاہور صفحہ ۱۶۴ - ۳۰ پنجاب لا رپورٹ

[illegible] ۱۳۰ - آل انڈیا کریمنل رپورٹر صفحہ ۹۶۵ -

سزا دی تھی۔ عدالت سشن نے ناگپور ہائیکورٹ میں سفارش کی کہ حکم سزا منسوخ کیا جاوے۔ وہ وارنٹ پر مہر عدالت نہیں ہے۔ چنانچہ قرار دیا گیا۔ کہ حسب معنی دفعہ ۷۵ ضابطہ فوجداری وارنٹ پر مہر ہونا لازمی ہے۔ اس لئے وارنٹ ناجائز ہیں مزاحمت گرفتاری طلب شخص کا کرنا قابل سزا بدفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند نہیں ہے۔ اس لئے منظوری ریفرنس یہ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۹ صفحہ ۱۱۸ سنہ ۱۹۳۸ء ناگپور

(۲۱) مسمیان بنسر و چین سنگھ و رام لاج سنگھ پر مبلغ ۲۷۴۳ روپیہ کا دعوےٰ عدالت منصف میں کیا جا کر بموجب آرڈر ۳۸ ضمن ۱ ضابطہ دیوانی وارنٹ گرفتاری کے لئے مدعی کی جانب سے درخواست کی گئی تھی۔ سردو مدعا علیہم دوسرے ضلع میں رہائش رکھتے تھے۔ چنانچہ وارنٹ گرفتاری جاری کیا اور ایک ہی وارنٹ گرفتاری مسمی بنس و چین سنگھ کی گرفتاری کا اجراء ہو کر ڈسٹرکٹ جج ست و آباد کو تعمیل کے لئے بھیجا گیا تھا۔ اور اس کے بعد مدعی نے دوسرا وارنٹ صدور فیصلہ آخر پیشتر مسمی رام راج سنگھ مدعا علیہ کے لئے درخواست کیا جو مستغیث نے منصف شاہ آباد کے پاس خلاف احکام دفعہ ۱۳۶ ضابطہ دیوانی بھیجا تھا۔ جہاں پر وارنٹ گرفتاری مدعا علیہم پر چیرے و پتھر سے ہر دو ملازم پولیس معاونان وارنٹ زخمی ہوئے تھے۔ ہر دو مدعا علیہم مختلف جرم کا مرتکب قرار دیا جا کر عدالت مجسٹریٹ مجاز متعلقہ میں سزایاب ہوئے تھے۔ اور ان دونوں ...... ضابطہ پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ جو وارنٹ ...... چین سنگھ مدعا علیہ کی گرفتاری کا عدالت منصف سے جاری ہوا تھا۔ وہ منشاء دفعہ ۱۳۶ ضابطہ دیوانی اجراء نہ ہوا تھا۔ ناقص تھا۔ اس لئے حکم سزا دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا۔ علاوہ دیگر جرائم دفعات ۳۵۳ و ۳۳۲ وغیرہ تعزیرات ہند میں جملہ ملزمان حملہ آور و بدفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند رام راج سنگھ ملزمان سزایاب ہوئے۔ اور حکم سزا قائم رہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۹ صفحہ ۴ سنہ ۱۹۳۸ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۱ صفحہ ۴۸۹۔

(۲۲) ایک مقدمہ میں بہ تعمیل ڈگری عدالت منجانب مدیون ڈگری کی گرفتاری کا وارنٹ منصف ضلع کی عدالت سے اجراء ہوا تھا جس وارنٹ کی تعمیل میں مدیون ڈگری ہمراہ تعمیل کنندہ وارنٹ عدالت منصف میں نہیں گیا تھا۔ اور اس نے دستخط حکم پر کر دئے تھے اور یہ اطمینان دیدیا تھا کہ زر ڈگری ڈگریدار کو مدیون ادا کر دیگا۔ اور جب سرکاری ملازم مدیون ڈگری کو ہمراہ عدالت میں لیجانے کیلئے اس کے گھر گیا۔ تو مدیون ڈگری گھر پر نہیں ملا تھا جسکے خلاف سب مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ دائر ہو

کو اختیار تھا۔ کہ مدیون ڈگری زمیندار کو بجائے وارنٹ گرفتاری کے بموجب آرڈر ۲۱ ضمن ۳۷ ضابطہ ایک نوٹس مدیون ڈگری کو بحاضری تاریخ مقررہ دیا جانا اور اس تاریخ پر مناسب حکم ہو جاتا۔ اور چونکہ وارنٹ نا مکمل کا اجراء بلحاظ حالات مقدمہ خلاف قانون ہے۔ حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمینل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۵۰ سنہ ۱۹۳۳ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۲ صفحہ ۸۸۷۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۶۷۔

(۱۷) ایک چپراسی دیوانی وارنٹ گرفتاری مدیون ڈگری لے کر گیا۔ اور مدیون ڈگری کو جبراً چپراسی عدالت سے بہر سنگھ نے چھوڑا لیا جس کو عدالت سے بدفعہ ۲۲۵ (ب) باضابطہ سزا دی گئی تھی۔ ہائیکورٹ لاہور میں کاغذات باقاعدہ پیش ہو کر ظاہر ہوا۔ کہ بجائے اصل چپراسی مستغیث بنانے یا عدالت کے خود مستغیث بننے کے ایک شخص مستغیث بنا لیا گیا تھا۔ ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا۔ کہ مقدمہ جرم دفعہ ۲۲۵ (ب) مناسب مستغیث وہ شخص ہے۔ جس کی مزاحمت کی گئی۔ یا جس کی حراست سے چھوڑا گیا واقف مقدمہ کا مستغیث بنانا ناجائز ہے۔ اور مجسٹریٹ مجاز ہے۔ کہ بطور حاصل کنندہ اطلاع مستغیث بجائے کسی کے زیر دفعہ ۴۸۴ و ۴۹۴ ضابطہ پیروکار باجازت عدالت دست بردار ہو سکتا ہے۔ اور بحوالہ رولنگ ہائیکورٹ لاہور اس عدالت کے انڈین کیسز جلد ۱۱۰ صفحہ ۱۰۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء لاہور صفحہ ۵۱۰۔ ۲۹۔ کریمینل لا جرنل صفحہ ۶۵۲ و دیگر رولنگز قرار دیا گیا۔ کہ ہر ایک افسر مجاز عدالت بموجب رولز مستغیث بننے کا اختیار رکھتا ہے۔ بحالات مقدمہ مداخلت سے انکار کیا گیا۔ کریمینل لا جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۸۶ سنہ ۱۹۳۴ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۳ صفحہ ۷۳۰ لاہور۔

(۱۸) جو شخص بعدم ادخال ضمانت نیک چلنی جیل میں بھیجا گیا ہو۔ اس کا فرار ہو جانا جرم دفعہ ۲۲۵ (ب) ہے۔ انڈین کیسز جلد ۵۸ صفحہ ۸۳۱۔ ۴۳ الہ آباد ۱۸۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۱ء الہ آباد صفحہ ۲۸۱۔

(۱۹) اصل مستغیث بدفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند نالش کرنے والا وہ ملازم سرکاری ہوگا جس سے حسب منشی دفعہ مذکور بمزاحمت ملزم چھوڑایا گیا ہو۔ دوسرا شخص جو ارتکاب جرم سے واقفیت رکھتا ہو۔ نالش نہیں کر سکے گا۔ اور مجسٹریٹ باختیار دفعہ ۱۹۰ ضابطہ فوجداری نالش کر سکتا ہے۔ اور مستغیث باجازت عدالت مقدمہ سے دست بردار ہو سکتا ہے۔ کریمینل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۲۴ سنہ ۱۹۳۳ء لاہور انڈین کیسز جلد ۱۴۲ صفحہ ۳۸۷۔

(۲۰) ایک وارنٹ گرفتاری وصول مطالبہ سرکاری جاری کیا گیا تھا۔ اور بغیر مہر عدالت تھا۔ ملزم نے گرفتاری میں مزاحمت کر کے اور فرار اختیار کیا تھا۔ جس کو زیر دفعہ ۲۲۵ (ب) تعزیرات ہند مجسٹریٹ نے

حبس دوام بعبور دریائے شور سے خلاف قانون بھاگ آنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم مسمی فلاں ملزم پر حسب ذیل الزام جرم قائم کرتا ہوں ۔

تم فلاں شخص کو بایام و تاریخ فلاں بجرم ۳۰۲ تعزیرات ہند عدالت ہائیکورٹ لاہور سے حکم حبس دوام بعبور دریائے شور ہوا تھا۔ اور تم کو پورٹ بلیئر فلاں تاریخ کو بھیجا جا چکا تھا۔ چنانچہ تم فلاں تاریخ کو قبل انقضائے میعاد حکم خلاف قانون فلاں تاریخ کو بھاگ آئے ہو۔ اور تمہارا حکم نہ تبدیل ہوا تھا۔ اور نہ معاف ہوا تھا۔ اس واسطے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۲۶ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو عدالت سشن کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت سشن عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک ملزم کو حکم حبس دوام بعبور دریائے شور ہو چکا تھا۔ مگر اس عبور دریائے شور نہ بھیجا گیا تھا۔ کہ جیل سے ملزم فرار ہو گیا تھا۔ ہائیکورٹ برما سے قرار دیا گیا۔ کہ جرم دفعہ ۲۲۶ تعزیرات ہند کا ارتکاب نہیں ہوا۔ کیونکہ عبور دریائے شور سے فرار نہیں ہوا ہے۔ اس لئے بدفعہ ۲۲۴ تعزیرات ہند قابل سزا ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۳ صفحہ ۳۰۵ سنہ ۱۹۱۲ء لوئر برما۔ انڈین کیسز جلد ۱۳ صفحہ ۳۹۔ برما ٹائمز صفحہ ۲۶۱

مخالف شرط معافی سزا

دفعہ ۲۲۷۔ کوئی شخص جس نے سزا کی معافی مشروط قبول کی ہو، جان بوجھکر کسی شرط کے خلاف کرے جس پر وہ معافی منظور کی گئی ہے۔ تو اُس کو وہی سزا دی جائے گی جس کا حکم اُس کی نسبت ابتداً صادر ہوا ہو۔ اگر اُس نے اُس سزا کا کوئی جزو بھگتا نہ ہو۔ اور اگر اُس سزا کا کوئی جزو بھگت چکا ہو۔ تو سزائے مذکور کے اس قدر جزو کی سزا دی جائے گی۔ جو اس نے نہیں بھگتی ہے۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً سمن جاری ہوگا۔ جرم ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز اُس عدالت کے ہے۔ جو اصل جرم کی سماعت کر سکتی ہے۔ جس میں اول اصل حکم سزا مقدمہ میں ہوا ہو۔

اور تحقیقات سے ثابت ہوا۔ کہ وارنٹ پر دستخط ہیڈ کلرک کے تھے۔ جس وارنٹ کو ناجائز قرار دیکر مدیون ڈگری کو بری کر دیا تھا۔ جس کا اپیل پنجاب گورنمنٹ وراس ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ وارنٹ پر دستخط ہیڈ کلرک کرنا خلاف قانون نہیں ہے۔ جب کہ ڈسٹرکٹ منصف کے حکم کے مطابق عمل کیا گیا ہے۔ اور بحالات واقعات مقدمہ مدیون ڈگری زیر دفعہ ۲۲۵ (ب) قابل سزا ہے اور دس روپیہ جرمانہ کیا گیا۔ اور بعدم ادائے جرمانہ ۱۴ یوم قید سخت رہے گا۔ اور مدیون ڈگری کنسٹبل پولیس ہے جکم سزائے قید میں اس کی ملازمت خالی رہے گی۔ اس لئے خفیف سزا پر اکتفا کیا گیا ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۹ صفحہ ۶۸۵ مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۶ صفحہ ۱۳۸ سنہ ۱۹۳۸ء

عود ناجائز حبس بعبور دریائے شور سے **دفعہ ۲۲۶** - اگر کوئی شخص جسکی نسبت قانوناً حبس بعبور دریائے شور عمل میں آیا ہے حبس مذکور سے بھاگ کر پھر آئے اس حال میں کہ حبس بعبور دریائے شور کی میعاد منقضی نہ ہوئی ہو۔ اور اسکی سزا معاف نہ ہوئی ہو۔ تو اس کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دیجائے گی۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔ اور اس حبس بعبور دریائے شور کے عمل میں لانے سے پہلے قید سخت کا مستوجب ہوگا جس کی میعاد تین برس سے زائد نہ ہو۔

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور محض قابل تجویز سشن ہے۔

شرح دفعہ ہذا میں جب کہ مجرم حبس دوام بعبور دریائے شور اس مقام سے جو اسکے لئے مقرر ہے۔ قبل از اختتام میعاد قانونی یا معافی حکم سزا بھاگ کر واپس آجاوے یا حکم سزا کے بعد اثنا راہ سے یا جیل سے ایسا مجرم بھاگ جائے۔ تو زیر دفعہ ۲۲۴ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا لیکن یہ بھاگ کر آنا ایسا آنا نہیں ہے۔ جو دفعہ ہذا میں مقصود ہے۔ اور حبس دوام بعبور دریائے شور سے بھاگ کر بہ دفعہ ۲۲۴ تعزیرات ہند قابل سزا ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کو قانوناً حکم حبس دوام بعبور دریائے شور دیا گیا ہوا۔ (۲) میعاد حبس دوام کا ختم نہ ہونا (۳) حکم حبس دوام بعبور دریائے شور معاف نہیں ہوا۔ اور نہ حکم تبدیل ہوا ہو۔ (۴) ملزم ما قبل انقضائے میعاد

رولنگز آف ہائیکورٹس

دفعہ ۲۲۷ تعزیرات ہند یا برما ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۸ء ہر دو میں کوئی ایسا امر نہیں ہے۔ کہ مجسٹریٹ کو ان اختیارات ضابطہ فوجداری سے زاید حکم سزا دینے کا مجاز قرار دیوے۔ اور مجسٹریٹ درجہ اول جرم دفعہ ۲۲۷ تعزیرات ہند میں دو سال قید کا حکم دے۔ اور بموجب ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۸ء ڈیڑھ ماہ جرمانہ کی سزا کا حکم دیوے۔ یہ حکم خلاف قانون ہے۔ مکرر تحقیقات کی جاوے حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۱۷۵ سنہ ۱۹۳۰ء رنگون انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۶۹۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء رنگون صفحہ ۲۷۶۔ رنگون صفحہ ۳۵ سنہ ۱۹۲۹ء اپیل کیسز صفحہ ۳۶۲۔

(۲) مقدمہ ۲۲۷ تعزیرات ہند میں جن واقعات پر ملزم کو سزا دی گئی تھی۔ اور جس حکم سزا کی قوت پر اس کو مشروط معافی دی گئی تھی۔ وہ جملہ واقعات بشرائط بذریعہ شہادت دستاویزی ثابت کئے جانے چاہئیں۔ زبانی شہادت ان امور کے اثبات کے لئے ناقابل از خال ہے۔ لیکن ملزم کی شناخت اور وہ واقعات کہ جیسے خلاف شرط معافی کر کے اس نے جرم کیا ہو۔ وہ زبانی شہادت سے ثابت کئے جاسکتے ہیں۔ کلکتہ جلد اصفحہ ۱۷۵۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۱ صفحہ ۱۷۴ سنہ ۱۹۳۰ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۰ صفحہ ۶۹۲۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۹ء رنگون صفحہ ۲۷۸۔ رنگون صفحہ ۳۵۵ سنہ ۱۹۲۹ء اپیل کیسز صفحہ ۳۴۲

قصداً سرکاری ملازم کی توہین کرنی یا اس کا مارج ہونا جب کہ وہ عدالت کی کارروائی میں اجلاس کر رہا ہو

دفعہ ۲۲۸۔ جو کوئی شخص قصداً کسی سرکاری ملازم کی توہین کرے یا کسی طرح سے کسی سرکاری ملازم کا مارج ہو جب کہ وہ سرکاری ملازم عدالت کی کارروائی کی کسی حالت میں اجلاس کر رہا ہو۔ تو اس کو قید محض کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہوسکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپیہ تک ہوسکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔"

ابتدائی ضابطہ

جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے اور ابتدا سمن جاری ہوگا قابل ضمانت اور ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور جس عدالت میں یہ جرم ہوا ہو۔ اس کی تجویز وہی کرے گی۔ اور جب کہ عدالت تحقیر کورٹ ہو جاوے۔ تو زیر دفعہ ۴۸۰ تا ۴۸۲ ضابطہ حسب قاعدہ عمل کرے گی۔

شرح

جن اشخاص کو بجرائم خاص تعزیرات ہند حسب ضابطہ سزائیں ہوتی ہیں۔ اور درخواست ورثا ملزمان یا کسی ملزم کی درخواست واسطے معطل رکھانے یا معاف کرنے کسی حکم سزا کے باجلاس جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل یا کسی لوکل گورنمنٹ کے پیش کی جاتی ہے۔ تو جناب ممدوحین میں سے ایک صاحب حسب مناسب جس عدالت سے ملزم سزایاب ہوا ہے۔ بغرض اظہار رائے ارسال فرمائیں گے۔ اور عدالت بوجوہات معقول معہ مقدمہ نقل مثل تجویز و درخواست کو منظوری یا ناقابل منظوری کی بابت لکھکر پیش کرے گی۔ چنانچہ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل یا لوکل گورنمنٹ بشرائط مناسب حکم سزا معطل یا معاف فرمادے گی۔ جس کی بابت اندریں بارہ زیر دفعہ ۴۰۱ و ۴۰۲ ضابطہ احکام مندرج ہیں، اور جب کبھی کوئی شخص بشرائط معافی حاصل کرنے والا کسی شرط کی خلاف ورزی کرے تو اس شخص کو عہدہ دار پولیس بلا وارنٹ گرفتار کرکے بذریعہ رپورٹ پیش کرے گا۔ وہ شخص اس قابل ہوگا۔ کہ جو سزا جزاً وہ بھگت چکا ہو۔ منہا کرکے باقی سزا اس جرم کی بھگتائی جائیگی اور جناب ممدوحین کو بمنشائے دفعہ ۴۰۰ ضابطہ اختیارات حاصل ہیں۔ کہ کسی حکم سزا موت کو حبس دوام بعبور دریائے شور کے ساتھ اور عبور دریائے شور کو مشقت تعزیری بحالت قید۔ قید سخت کسی میعاد کے لئے جو اس سے زائد نہ ہو۔ جو اس پر قانوناً عاید ہو سکتی ہے۔ قید محض تا حد میعاد مذکورہ صدر جرمانہ کے یا جو صرف سزا مجوزہ اصل کے بجائے دوسری سزا جو لسٹ میں ایک دوسری کے بعد لکھی گئی ہے۔ تجویز کر سکتی ہے۔ اور کوئی حکم احکامات دفعات ۵۴ و ۵۵ تعزیرات ہند میں مخل نہ ہوگا۔ اور دفعہ ہذا تعزیری نہیں ہے۔ اور بلحاظ الفاظ قانونی اس میں مشروط رہائی یافتہ ملزم کی خلاف ورزی پر شرائط کالعدم متصور ہو کر وہ اصل جرم کی سزا جو معاف کی گئی تھی بھگتے گا۔ اور دوسرا جرم جو اس نے خلاف شرائط کیا ہے۔ اس کی سزا پائیگا۔ دفعہ ہذا میں چونکہ سزا مقرر نہیں کی گئی ہے۔ اس لئے اس دفعہ کا حوالہ تو بخلاف ورزی ہو سکتا ہے۔ لیکن جرم کی حیثیت پر دفعہ مستعمل کرنا مناسب متصور نہیں ہوتا ہے۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم خلاف ورزی کنندہ کو اصل جرم میں حکم سزا دیا گیا ہوتا۔ (۲) ملزم کی اصل سزا حسب ضابطہ شرائط معاف یا تبدیل کی گئی ہو۔ (۳) ملزم کا شرائط مقررہ کو باستہ رضائے خود قبول کرنا (۴) ملزم کا شرائط مقررہ کی دانستہ خلاف ورزی کرنا۔ امورات متعلقہ کو شہادات و دستاویزی سے ثابت کیا جانا چاہیئے

تحقیر یا ہرج ارادتاً کرنا۔

فرد قرار دادِ جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں ملزم کے خلاف الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں
تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ فلاں سرکاری ملازم مجسٹریٹ (یا جو عہدہ ہو) درجہ اول کی دوران کا
کاروائی عدالتی میں جبکہ شہادت استغاثہ قلمبند کر رہے تھے۔ اور مسمی الف کی شہادت عدالت قلمبند
کر رہی تھی۔ اُس کو دانستہ باواز بلند دھمکا کر کہا۔ کہ اسطرح کا بیان نہ دو۔ ورنہ ملزم کو سزا ہو جائیگی جس
سے تحقیر کورٹ ہوئی ہے۔ جس سے تم جرم دفعہ ۲۲۸ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ
اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت میں بطور
عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس (۱) گواہ بجند گواہ ڈسٹرکٹ جج راولپنڈی کے روبرو شہادت ختم نہ ہونے
کی وجہ سے دوسرے روز اس نے بوجہ ایک کام کے التوا شہادت کی درخواست کی۔ جو عدالت نے
نامنظور کی تھی گواہ نے کہا کہ تاوقتیکہ آج اس کی شہادت ملتوی نہ ہوگی۔ وہ کوئی جواب نہیں دیگا جس پر
بدفعہ ۴۸۰ ضابطہ بہ تحقیر کورٹ گواہ کو دو صد روپیہ جرمانہ کیا گیا جس کا اپیل پنجاب چیف کورٹ میں پیش
ہو کر اپیل ملزم نامنظور کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۷۶ ۲ لاہور ۔ ۴۶۔ انڈین کیسز ۔ ۴۶۔ ۹۰
پنجاب لاریورٹ سنہ ۱۹۱۸ء ۔ ۲۴ پنجاب ویکلی رپورٹ فوجداری سنہ ۱۹۱۸ء ۔ ۱۲ پنجاب رپورٹ سنہ ۱۹۱۸ء

(۲) ایک گواہ مقدمہ کو جو برآمدہ عدالت میں دوسرے شخص سے لڑ رہا تھا۔ عدالت نے روکا تھا۔ اور
بدفعہ ۴۸۰ ضابطہ تحقیر کورٹ میں پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی تھی۔ جس کے اپیل پر الہ آباد ہائیکورٹ سے
بحالات واقعات ملزم کا فعل ہرج ڈالنے کی نیت سے کیا جانا ثابت نہیں ہوا۔ اس لئے بمنظوری اپیل
حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۷۷۷ الہ آباد ہائیکورٹ ۔ انڈین کیسز ۵۳ صفحہ ۶۱۷
لارپورٹ انڈیا آل کریمنل صفحہ ۳ ۔

(۳) ایک ملزم نے ایک مقدمہ میں تحریری بیان ملکہ مجسٹریٹ کے پیش کیا۔ اس میں یہ الفاظ تھے۔ کہ
اُسکے مقدمہ کی تحقیقات متعصب جج نے کی ہے۔ مجسٹریٹ نے ملزم کو سمجھایا کہ یہ الفاظ واپس لے لو
ملزم نے انکار کر دیا۔ مجسٹریٹ نے بدفعہ ۲۲۸ تعزیرات ہند کارروائی دفعہ ۴۸۰ ضابطہ سرسری
کر کے حکم سزا سنا دیا۔ جس کی نگرانی پر ہائیکورٹ بمبئی سے قرار دیا گیا۔ کہ ملزم صحیح طور پر جرم دفعہ
۲۲۸ تعزیرات ہند میں سزایاب ہوا ہے۔ کہ اُس کا ارادہ صاف طور سے تحقیر کورٹ تھا۔ کلکتہ
جلد ۱ صفحہ ۳۸۰۔ اور منجملہ جرائم تعزیرات میں جس میں اثبات ارادہ ضروری جز ہو۔ استغاثہ کو ارادہ ثابت کرنا

شرح

بموجب باب ۳۵ ضابطہ فوجداری دفعات ۴۷۶ لغایت دفعہ ۴۸۷ ضابطہ جس عدالت کے روبرو جرم دفعہ ہذا ہووے۔ حسب دفعہ ۴۸۰ ضابطہ عمل کریگی، اور بمنشائے دفعہ ۴۷۶ ضابطہ بجز ہائیکورٹ کے کسی جرم تصفیہ دفعہ ۱۹۵ ضابطہ کے نہ کریگی۔ جب جرم مذکور خود اُس کے روبرو سرزد ہو یا بہ توہین اُس کے اختیار کے ہو۔ یا اُسکی اطلاع کسی عدالتی کارروائی کے دوران میں بہ حیثیت ویسے جج یا مجسٹریٹ اُس کے پاس پہونچے۔ اور جب کوئی شخص ارادتاً بدوران کارروائی عدالت فوجداری یا دیوانی یا مال کسی جرم منجملہ جرائم دفعات ۱۷۵ یا ۱۷۸ یا ۱۷۹ یا ۱۸۰ یا ۲۲۸ تعزیرات ہند کا ارتکاب بمواجہ عدالت کرے۔ تو بمنشائے دفعہ ۴۸۰ ضابطہ عدالت مجاز ہے۔ کہ قبل برخاست کچہری اُسی روز اُس شخص کو خواہ رعیت برطانیہ اہل یورپ ہو یا نہ ہو حراست میں نظربند رکھے۔ اور روبکار دائر کیا جاویگا۔ اور اس میں علاوہ دیگر امور ضابطہ کے یہ امور بطور خاص لکھے جاویں گے۔ کہ ہرج یا تحقیر کس مرحلہ کارروائی عدالت میں واقع ہوا ہے۔ اور اس ہرج و تحقیر کی نوعیت اور اُس کا دانستہ کرنا اور وہ عمل ملزم یا جو زبان سے تحقیرانہ طریق استعمال کیا گیا ہو۔ درج روبکار کیا جاوے۔ اور ملزم کا بیان بطریق سرسری و دیگر شہادت تحریر کر کے بمنشائے دفعہ ۴۸۰ ضابطہ ملزم کو عدالت دوصد روپیہ جرمانہ تک کا حکم سزا دے گی۔ اور بعدم ادائے جرمانہ ایک ماہ قید محض کا حکم دیا جاسکتا ہے۔ اور یہ اختیارات گو فوائی ہیں۔ لیکن معدلت گستری کا بنیادی اصول یہ ہے۔ کہ جس جرم کا تعلق عدالت کی ذات سے ہو یا اُس کی عدالت میں جرائم مندرجہ دفعہ ۱۹۵ ضابطہ میں سے کوئی جرم واقع ہو۔ تو اُس کو تجویز کے لئے دوسرے مجسٹریٹ کے پاس حسب قاعدہ بھیج دینا چاہیے۔ اور اور جس مجسٹریٹ کے عدالت میں کوئی ایسا جرم تحقیر کورٹ واقع ہووے۔ اور اُسکو اس کے سماعت کا اختیار نہ ہو۔ تو باقاعدہ تجویز کیلئے حسب ضابطہ عمل کر کے دوسرے مجسٹریٹ مجاز کے بھجوائے گا گو ایسے جرم کی تجویز جس سے عدالت کا تعلق ہو۔ اُس کو منتقل کرنا مناسب ہے۔ مگر جب کہ عدالت میں تحقیر کی گئی ہو تو اصول تنظیم سیاست و قیام معدلت عامہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ بمنشائے دفعہ ۴۸۰ ضابطہ فوری عمل کیا جاوے۔ اور کچہری کے برخاست ہونے سے پیشتر اُسی روز یہ کارروائی مکمل کر کے حکم دیا جانا ضروری ہے۔ اور ہمچو نقص فروگذاشت عبینیہ صدر کی اصلاح دفعہ ۵۳۷ ضابطہ فوجداری سے نہیں ہوگی۔ اس لئے جملہ امور روبکار میں بالتوضیح درج کئے جایا کریں۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) سرکاری ملازم ہونا (۲) ملزم کا دوران کارروائی عدالت عدالت میں تحقیر یا ہرج زبانی یا عملاً کرنا (۳) ملزم کا فعل.

تم کو کیا نذر ہے۔ جس نے حاضر ہو کر باظہار افسوس رحم کی درخواست کی تھی۔ لیکن بعد سماعت عذرات بحوالہ رولنگز کریمنیل لاجرنل جلد ۵ صفحہ ۱۵۲ - ۵ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۱۳۰ - ۹ بمبئی لارپورٹ صفحہ ۹ و ۱۰ کلکتہ صفحہ ۱۰۹ و ۸۴ ویکلی رپورٹ صفحہ ۲۷ و ۴۳ بمبئی لارپورٹ صفحہ ۹۲۸ - کریمنیل لاجرنل جلد ۲۳ صفحہ ۴۴۶ - جو مقدمہ عدالت سے فیصلہ پاچکا ہو۔ اُسکے متعلق بذریعہ اخبار یا آرٹیکل تحقیرانہ الفاظ کا عدالت کی نسبت تحریر کرنا جرم دفعہ ۲۲۸ تعزیرات ہند کی ذمہ داری عائد کرتا ہے۔ اور یہ کہنا۔ کہ عدالت ہائیکورٹ نے مقدمہ کا فیصلہ انصافاً نہیں کیا ہے۔ بلکہ ایک جماعت اشخاص کو خوش کرنے کے لئے کیا ہے۔ تحقیر عدالت ہے۔ اور کسی جج یا عدالت کی نسبت مذموم ناگوار افعال کا اتہام لگانا عام اس سے کہ وہ عدالت اعلےٰ ہو یا ادنےٰ ہو تحقیر عدالت تصور کیا جائیگا۔ چنانچہ جب ملزم مذکور تجویز زیر دفعہ ۲۲۸ تعزیرات ہند ہائیکورٹ لاہور سے ایکماہ قید محض اور ہزار روپیہ جرمانہ اور ہرجانہ کارروائی یکصد روپیہ کا حکم سزا دیا گیا۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۵۰۴ سنہ ۱۹۲۵ع لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸۹ صفحہ ۸۲۳ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ع لاہور صفحہ ۱ ۰۶ لاہور صفحہ ۵۲۸ - ۲۶ پنجاب لارپورٹ صفحہ ۷۷۴

(۸) ایک مقدمہ میں دو ملزمان کے استفسار بدفعہ ۳۴۲ ضابطہ کے دوران میں چند سوالات مجسٹریٹ پر ملزم نے انکار کیا تھا۔ مجسٹریٹ نے حسب دفعہ ۴۸۰ ضابطہ بہ تحقیر کورٹ سزا دی گئی تھی۔ چنانچہ ناگپور جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں اپیل پر بعد بحث مباحثہ دکلا قرار دیا گیا۔ کہ استغفار ملزم سے کسی شہادت کا پورا کرنا یا بطور جرح طلب کرنا خلاف قانون ہے۔ اور یہ طریق ارادتاً کورٹ کرنا یا ہرج ڈالنا نہیں ہے۔ اس لئے بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۶۶ - انڈین کیسز جلد ۹۱ صفحہ ۳۴۲ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ع ناگپور صفحہ ۴۰۳ - ۲۲ ناگپور لارپورٹ صفحہ ۱۰۸ - ناگپور لاجرنل صفحہ ۱۹۰ -

(۹) ایک شخص ایک دوسری عدالت میں پیش تھا۔ وہاں سے فارغ ہو کر مجسٹریٹ سب ڈویژن سے پوچھا کہ تم نے مجھکو بتلایا نہیں ہے کہ میرے مقدمہ میں کیا کیا ہے۔ جسکو مجسٹریٹ نے تحقیر کورٹ سمجھکر بدفعہ ۴۸۰ ضابطہ اُسکو سزا دی تھی جسکی نگرانی ہائیکورٹ لاہور میں پیش ہو کر قرار دیا گیا ہے۔ کہ ملزم ایک جاہل شخص ہے۔ اور واقعات حالات سے تحقیر بالارادہ کرنا ثابت نہیں ہے۔ اسلئے درخواست ملزم منظور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۲۷ صفحہ ۴۷ سنہ ۱۹۲۶ع لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۹۴ صفحہ ۸۹۹ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۲ع لاہور صفحہ ۸۷۱ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ع لاہور صفحہ ۲۱۰ -

ثابت کرنا چاہیئے۔ اور یہ عدالت اپیل کا بھی فرض ہے۔ کہ دیکھے کہ ارادہ ثابت ہے۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۲۳ صفحہ ۳۲۵ سنہ ۱۹۲۲ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۶۶ صفحہ ۱۲۱۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۲ء بمبئی ۲۲۹ ۴۶ بمبئی لارپورٹ صفحہ ۳۸۶۔ ۴۶ بمبئی صفحہ ۳ ۷۶

(۴) ایک گواہ کو عدالت میں شہادت دیتے ہوئے بڑے زور سے ایک شخص نے دھمکایا تھا جس کو بدفعہ ۲۲۸ مجسٹریٹ نے حسب منشائے دفعہ ۴۸۰ ضابطہ سزا دی۔ نگرانی پر ہائیکورٹ الہ آباد سے قرار دیا۔ کہ ملزم صحیح طور پر بدفعہ ۲۲۸ تعزیرات ہند سزایاب ہوا ہے۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۵۶ ۷ سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۷۴ صفحہ ۲۶۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد ۱۹۳۔ لارپورٹ آل کریمنیل صفحہ ۸ ۴۵۔ الہ آباد صفحہ ۲۷۲۔ ۲۱ آل لاجرنل صفحہ ۷۲۔

(۵) لیلو ملزم ایک مقدمہ میں سپیشل مجسٹریٹ درجہ سوم کے روبرو زیر تحقیقات تھا مسمی گوری لال گواہ استغاثہ ادائے شہادت کرتا تھا۔ ملزم نے یہ خیال کرکے کہ وہ استغاثہ کے حق میں شہادت قلمبند نہ کردے۔ اس کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ لیلو تمہارے کان کھینچ دے گا۔ جسکو حسب ضابطہ زیر دفعہ ۲۲۸ تعزیرات ہند پانچ روپے جرمانہ کی سزا دی گئی تھی۔ اور سشن کورٹ سے الہ آباد ہائیکورٹ میں شفارش معافی کی گئی تھی۔ چنانچہ الہ آباد ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا۔ کہ گواہ کو جنس کو کس میں دھمکایا۔ جرم دفعہ ۲۲۸ تعزیرات ہند ہوتا ہے۔ درخواست ڈسمس کی گئی۔ اور حکم سزا قائم رہا۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۵۶ ۷ سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۷۴ صفحہ ۲۶۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء الہ آباد صفحہ ۱۹۳۔ ۴ لارپورٹ آل کریمنیل صفحہ ۸۔ ۴۵ الہ آباد صفحہ ۲۷۲۔ ۲۱ آل لاجرنل صفحہ ۷۲

(۶) ایک ملزم نے گواہ استغاثہ پر جرح میں حسب خواہش خود جواب حاصل کرنے کے لئے اس کو دھکیلا تھا۔ جس پر جرم دفعہ ۲۲۸ تعزیرات ہند میں اس کو حسب قاعدہ سزا ہوئی تھی جس کا اپیل لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا۔ کہ ملزم کا ارادہ حقارت یا ہرج ڈالنے کا حسب منشی دفعہ ۲۲۸ تعزیرات ہند نہ تھا۔ اس لئے بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۷۶۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۳ء لاہور صفحہ ۸۸۔ کریمنیل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۵۸۸

(۷) ایک مقدمہ جرم دفعہ ۲۲۸ تعزیرات ہند میں گورنمنٹ ایڈوکیٹ کی تحریک پر لاہور ہائیکورٹ نے مسمی حبیب ولد سادالله خاں اڈیٹر روزانہ اخبار سیاست طلب کیا گیا۔ کہ تمنے ۲۸ ۳۰۔ جون سنہ ۱۹۲۵ء کے اخبار میں آرٹیکل طبع کی ہے جس سے عدالت کی تحقیر ہوتی ہے۔

باب دوازدہم (۱۲)

اُن جرموں کے بیان میں جو سکے اور گورنمنٹ سٹیمپ سے متعلق ہیں

باب ہذا میں جرایم متعلق سکہ ابتدائے دفعہ ۲۳۰ لغایت ۲۵۴ اور جرایم متعلق سٹیمپ ابتدائے دفعہ ۲۵۵ لغایت ۲۶۳ الف قابل دست اندازی پولیس ہیں۔

سکہ کی تعریف **دفعہ ۲۳۰**۔ سکہ وہ دہات ہے جو کہ بوقت موجودہ نقد کا کام دیتی ہو۔ اور اس کام کے لئے کسی ریاست یا سلطنت کے حکم سے ٹھپہ کیا گیا یا جاری کیا گیا ہو۔

ملکہ معظمہ کا سکہ ملکہ معظمہ کا سکہ وہ دہات ہے جو ملکہ معظمہ یا گورنمنٹ ہند یا کسی پریزیڈینسی کی گورنمنٹ یا کسی اور گورنمنٹ واقع قلمرو ملکہ ممدوحہ کے حکم کے رو سے بطور نقد رائج ہونے کی غرض سے ٹھپہ کیا اور جاری کیا گیا ہو اور وہ دہات جو اس طور پر ٹھپہ کیا اور جاری کیا گیا ہو۔ اس بات کی غرض سے ملکہ معظمہ کا سکہ قائم رہیگا۔ بلحاظ اس امر کے بطور نقد اسکا رائج ہونا موقوف ہو گیا ہو

تمثیلات

(الف) کوڑیاں سکہ نہیں ہیں۔

(ب) بے ٹھپہ کئے ہوئے تانبے کے سکے نہیں ہیں۔ گو وہ نقد کے طور پر مستعمل ہو

(ج) تمغے سکے نہیں ہیں۔ کیونکہ اُن سے مقصود نہیں ہے۔ کہ وہ نقد کے طور پر

اہل جوری یا اسیسر بننا **دفعہ ۲۲۹** - جو کوئی شخص دوسرا شخص بنجانے سے یا کسی اور طرح سے قصداً یہ بات کرائے یا جان بوجھکر یہ بات ہونے دے کہ اسکا نام اُن لوگوں کی فہرست میں درج ہو جو اہل جوری میں داخل ہونیکی لیاقت رکھتے ہیں۔ یا اُسکا نام اہل جوری میں داخل ہو۔ یا اُس سے اہل جوری یا اسیسر کے طور پر حلف لیا جاوے - کسی ایسے مقدمہ میں جس میں وہ جانتا ہے کہ قانون کی رُو سے ایسی جوری کی فہرست میں مندرج کئے جانے یا اہل جوری میں داخل کئے جانے یا حلف لئے جانے کا مستحق نہیں ہے - یا یہ جان کر کہ وہ خلاف قانون ایسی جوری کی فہرست میں مندرج کیا گیا۔ یا اہل جوری میں داخل کیا گیا ہے یا اس سے حلف لیا گیا ہے۔ بالارادہ ایسی جوری میں یا ایسے اسیسر کا کام دے۔ تو اُس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً سمن جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح بدفعہ ہذا فرضی طور پر جوری یا اسیسر بننے کیلئے روکا گیا ہے۔ کہ کوئی شخص دانستہ یہ جانتے ہوئے کہ وہ ایسی فہرست جوری یا اسیسر میں درج ہونے یا حلف اُٹھانے کا مستحق نہیں ہے۔ فہرست میں اپنا نام درج ہونے دیوے اور اسی طرح سے بنام دوسرے شخص کے فرائض جوری یا اسیسر خلاف قانون انجام دے۔ وہ شخص بدفعہ ہذا قابل سزا ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا اپنا نام فہرست اہل جوری یا اسیسر میں یہ جانتے ہوئے کہ وہ اُسکے اندراج یا اہل جوری یا اسیسر حلف اُٹھانے کا مستحق نہیں ہے۔ قصداً درج ہونے دینا (۲) ملزم کا باوجود جاننے کے بطور دوسرا شخص بصراحت صدر بن جانے سے جوری یا اسیسر کے فرائض کو انجام دینا

فرد قرارداد جرم (میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر حسب ذیل الزام قائم کرتا ہوں کہ تم فلاں شخص نے بایام و تاریخ و مقام فلاں بمقدمہ فلاں دانستہ اپنا نام فہرست اہل جوری و اسیسران میں یہ جانتے ہوئے کہ ایسے اندراج یا حلف بطور جوری یا اسیسر اُٹھانے کا استحقاق نہیں ہے۔ اندراج ہونے دیتے ہوئے خدمات جوری یا اسیسر جیسا کہ صورت ہو درج کیا جاوے) بعدالت فلاں بمقدمہ نمبری فلاں میں دوسرا شخص زید بنکر فرائض متعلقہ دانستہ خلاف قانون انجام دیے ہیں۔ جو ایک جرم دفعہ ۲۲۹ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ اور جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے اسلئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت ہذا بعمل میں آوے۔

مستعمل ہوں۔

(د) سکہ جو کمپنی کا روپیہ کہلاتا ہے ملکہ معظّمہ کا سکہ ہے۔

(ہ) فرخ آبادی روپیہ جو گورنمنٹ ہند کے حکم کے بموجب پیشتر نقد کے طور پر رائج تھا ملکہ معظّمہ کا سکہ ہے۔ مگر وہ اب حسب مذکورہ رائج نہیں ہے۔

شرح دفعہ ہذا میں تعریف عام سکہ جات جو مختلف حکمرانوں کی حکومت ہائے میں بطور زر نقد چھپے کئے جا کر اجرا کئے گئے ہیں حصہ اوّل کی گئی ہے۔ اور سکہ ملکہ معظّمہ یا گورنمنٹ ہند یا کسی پریذیڈنسی کی گورنمنٹ یا کسی اور گورنمنٹ قلمرو ملکہ ممدوحہ کے حکم سے بطور زر نقد رائج ہونے کے غرض سے چھپہ اور جاری کیا گیا ہو۔ اور وہ دہات جو اس طرح سے چھپہ اور جاری کیا گیا ہو۔ اس حصہ دوم دفعہ ہذا کی رو سے سکہ ملکہ معظّمہ کا قائم رہے گا۔ عام اس سے کہ اُس سکے کا بطور زر نقد کے رائج ہونا موقوف ہو گیا ہو۔ ہر دو حصص دفعہ ہذا میں جداگانہ طور سے تعریف کی گئی ہے۔ اور تمثیلات تحت دفعہ ہذا سے منشور ی ہے کوڑیاں و تمغوں کو سکے کی تعریف سے خارج کیا گیا ہے۔ اور جب حکومت کمپنی کے نام سے موسوم تھی اور اس وقت فرخ آبادی ٹکسال ۱۸۲۴ء میں بند کی جا کر یہ روپیہ بنارس کی ٹکسال میں ضرب کیا جاتا تھا۔ اور اس طرح ۱۸۳۵ء سے کمپنی کا سکہ سنہ ۱۸۳۵ء تک ضرب کیا گیا تھا اور ٹکسال کلکتہ میں کمپنی کا سکہ ۱۸۳۵ء تک جاری رہا ہے۔ اور اسی سال میں انگریزی سکہ جاری ہو گیا تھا۔ اور پرانے سکے منسوخ کئے گئے تھے۔ لیکن تمثیل ہذا میں فرخ آبادی سکہ جو بحکم گورنمنٹ ہند رائج تھا ملکہ معظّمہ کا سکہ قرار دیا گیا ہے۔ اور ایسا ہی مرشد آباد کے سکے جو بحکم گورنمنٹ رائج الوقت تھے بصراحت صدر سکے گورنمنٹ ہوں گے۔ اور جو سکہ جات ٹکسالہائے فتح آباد و بنارس۔ کلکتہ ستمبر ۱۸۳۵ء میں شہنشاہ مغلیہ خاندان کے اجراء سے تھے وہ شاہ ولیم چہارم کے چہرہ سے چھپے کئے جا کر قائم کئے گئے تھے۔ اور باب ۱۲ تعزیرات ہند میں دفعات ۲۳۰ لغایت ۲۵۴ تعزیرات ہند جرائم سکہ جات کے بعد دفعات ۲۵۵ لغایت ۲۶۳ الف تلبیس گورنمنٹ سٹیمپ کے جرائم اندراج ہیں۔ اور کرنسی نوٹ و بنک نوٹ ہائے کی تلبیس کے جرائم بدفعات ۴۸۹ الف لغایت ۴۸۹ ہ دباب ۱۸ تعزیرات ہند میں درج کئے گئے ہیں اور دہات کے ٹکڑوں کو بطور سکے کے استعمال کرنے کے متعلق زیر دفعہ ۳۔ ایکٹ ۱۸۸۹ء میں سزا مقرر کی گئی ہے۔ اور مہر طلائین شاہجہان بادشاہ یا جے پوری یا ریاست پٹیالہ یا دیگر

مرتکب ہوئے ہو - جو محض عدالت سیشن کی تجویز کے لائق ہے - اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ مقدمہ کی تجویز بجرم مذکور بعدالت سیشن عمل میں آوے -

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک ملزم کے پاس تلبیس سکے کے اوزار اور سکہ تیار شدہ برآمد ہوئے تھے - جیکو عدالت سے سزا دیگئی تھی - ہائیکورٹ لاہور میں حسب ضابطہ منعقدہ سیشن ہوا قرار دیا گیا کہ جب ملزم کے قبضہ سے اوزار و تلبیس سکے برآمد ہوئے ہیں تو ملزم کی نسبت دفعہ ۲۳۲ و دفعہ ۲۳۵ علیحدہ علیحدہ حکم سزا نہیں دیا جاتا ہے - جبکہ وہ اوزار ہائے و سکہ کی برآمدگی یکجا ہی معاملہ کا حصہ ہیں - ۳ کلکتہ صفحہ ۳۳۴ - کریمنل لاجرنل جلد ۴ صفحہ ۲۳۶ سنہ ۱۹۲۳ء لاہور - انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۲۰۰ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۴ء لاہور صفحہ ۵۰۰ لاہور - لاجرنل صفحہ ۱۰۲ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۱۵ء لاہور صفحہ ۱۸ سنہ ۱۹۳۰ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۱۶ - ۳۱ کریمنل لاجرنل صفحہ ۲۷۵ - انڈین کیسز جلد ۱۲۳ صفحہ ۲۳

تلبیس سکہ ملکہ معظمہ

دفعہ ۲۳۲ - جو کوئی شخص ملکہ معظمہ کے سکے کی تلبیس کرے - یا اس کی تلبیس کے عمل کا کوئی جزو جان بوجھ کر انجام دے تو شخص مذکور کو حبس دوام بعبور دریائے شور یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا -

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے - ابتدا وارنٹ جاری ہوگا - ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے - اور محض قابل تجویز عدالت سیشن ہے -

اور تلبیس سکہ ملکہ معظمہ کے لئے آلات یا سامان پاس رکھنا جرم دفعہ ۲۳۵ تعزیرات ہند ہے - دفعہ ملزم کو علیحدہ علیحدہ جرائم کی سزا نہ دی جائے گی -

شرح دفعہ ہذا میں سکہ ملکہ معظمہ کی تلبیس کرنا یا اس کی تلبیس کے عمل کا کوئی جزو دانستہ انجام دینا جرم ہے - دفعہ ماسبق میں سکہ عام و دفعہ ہذا میں تلبیس سکہ ملکہ معظمہ کو جرم ہے - اور بلحاظ ابتدائی ضابطہ - اجزائے قانونی و فرد جرم بجز الفاظ سکہ ملکہ معظمہ کے مساوی ہیں - اور ازدیادی سزا دفعہ ہذا محض بلحاظ احترام گورنمنٹ و نوعیت سنگین کے

کو ایسا کر دے کہ وہ کسی اور سکے کی مانند معلوم ہو۔

ابتدائی ضابطہ قابلِ مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور ناقابلِ ضمانت و ناقابلِ راضی نامہ ہے۔ محض قابلِ تجویز عدالت سیشن ہے۔

شرح بدفعہ ہذا جو شخص سکّہ کی تلبیس کرے یا وہ سکّہ کی تلبیس کا کوئی جزو انجام دے قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ سکہ جات موسومہ مرشد آباد۔ فرخ آباد۔ جو صوبہ بنگال، بہار بنگال میں رائج تھے۔ جو بمنظوری گورنمنٹ برٹش انڈیا رائج الوقت قرار دیئے گئے تھے اور دیسی ریاستوں کے سکے بھی رائج تھے۔ دراصل ملکہ معظمہ کے سکے حسب منشاء دفعہ ۲۳۰ وہ ہوتے ہیں جو بوقت موجودہ رائج الوقت ہو۔ جو بحکم گورنمنٹ موجودہ مُشتبہ دفعہ مسطورہ ٹھپّہ اور جاری کیا جاوے اور سکّہ جو کسی ریاست یا سلطنت کے حکم سے ٹھپّہ یا جاری ہووے اور بوقت موجودہ نقد کا کام دے۔ اور جو سکّہ ٹھپّہ و منقش کیا معدنیات کا بنا ہوا ہو۔ مگر رائج الوقت نہ ہو وہ حسب معنی دفعہ ہذا سکہ نہیں ہے۔ اور تلبیس سکہ اصلی سکہ کی مانند ہوتا ہے۔ اور بلحاظ تعریف لفظ تلبیس دفعہ ۲۸ تعزیرات ہند اصلی سکّے کے مشابہ ہوتا ہے جس کے دھوکے سے انسان مغالطہ میں آسکے۔ چنانچہ دانستہ یا بعلم اعتماد چل جانے سکّے کے بنائے یا کوئی جزو اس عمل تلبیس کا انجام دے قابل گرفت قانون بدفعہ ہذا ہوگا۔ اور دفعہ ہذا عام سکوں کی تلبیس کرنے کے متعلق ہے۔ اور اس باب میں ترتیب جرائم یکے بعد دیگرے سکہ عام و سکہ ملکہ معظمہ کا جرم علیحدہ علیحدہ کیا گیا ہے۔ جیسا کہ دفعہ ۲۳۱ و ۲۳۲ اور دفعہ ۲۳۳ و ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۸ و ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۶۲ وغیرہ ہیں۔ اول سکہ عام کا جرم اور دوسری دفعہ سکہ ملکہ معظمہ کا جرم محض تخصیص الفاظ مذکورالصدر الفاظ سے جرم قرار دیا گیا ہے اور سزا میں اضافہ ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا سکہ کی تلبیس کرنا۔ یا کوئی جزو تلبیس دانستہ عمل میں لانا ثابت کیا جائے۔

فرد قرار داد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اوّل تم فلاں شخص ملزم کے خلاف حسب ذیل الزام جرم قائم کرتا ہوں۔

تم مسمی فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں جان بوجھ کر سکہ ریاست فلاں یا حکومت کی تلبیس کی ہے (یا کوئی جزو فلاں جو تلبیس کیا گیا ہو) جس سے تم جرم دفعہ ۲۳۱ تعزیرات ہند کے

لاجرنل صفحہ ۲۷۲ - وینیز آل انڈیا رپورٹ ۱۹۳۰ء لاہور صفحہ ۱۵ سنہ ۱۹۳۰ء کرمنیل کیس صفحہ ۱۰۱ - ۳۱ کرمنیل لاجرنل صفحہ ۵۲۷ - انڈین کیسز ۱۲۳ صفحہ ۵۲۵ -

(۲) ایک مقدمہ میں چھ اشخاص بجرم دفعہ ۱۲۰ اب بشمول دفعہ ۱۹۵ و ۲۳۲ تعزیرات ہند اور دو شخص منجملہ ان کے سکہ ملکہ معظمہ کی تلبیس میں اعانت کرنے کے جرم میں سزایاب کیے گئے تھے اور پانچ پانچ سال قید سخت و سو سو روپیہ جرمانہ اور دوسرے جرم میں تین تین سال قید سخت کا حکم عدالت سیشن سے دیا گیا تھا۔ ملزمان کے اپیل ہائیکورٹ ناگپور میں پیش ہو کر منجانب وکیل ملزمان یہ بحث کیگئی کہ دفعہ ۱۲۰ ب وہاں نافذ کی جاتی ہے جہاں کوئی صریح شرط قانونی سزا موجود نہ ہو اور دفعہ ۱۲۰ ب عموماً جرم دفعہ ۱۲۱ الف تعزیرات ہند سے متعلق ہوتی ہے۔ اور خاص صورتوں میں بطور دیگر عمل ہوتا ہے اور دفعہ ۲۳۲ و ۲۳۵ تعزیرات ہند میں جداگانہ حسب سمجھ کر حکم سزا دیا گیا ہے۔ اور جرم دفعہ ۱۹۵ تعزیرات ہند واقعات سے متعلق نہیں ہے۔ چنانچہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ لفظ تلبیس مستعملہ دفعہ ۲۸ تعزیرات ہند میں مشابہت پیدا کرنے کا یہ مطلب ہے کہ تلبیس سکہ کو دھوکا دے کر سچا تصور کرا کر چلایا جاوے کہ دھوکا کھانیوالا اُس سکہ تلبیس کو اصل سکہ سمجھے۔ اور دوسرا تلبیس سکہ ملکہ معظمہ مشمول دفعہ ۱۲۰ ب تعزیرات ہند قابل قبولیت ہے۔ چنانچہ یہ تبدیل و تخفیف حکم سزا جبراً اپیل ملزمان ڈسمس کیے گئے۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۸۳۸ ناگپور ۱۹۳۸ء ماہ نومبر ۱۹۳۸ء انڈین کیسز جلد ۱۷۶ صفحہ ۹۸۵ -

ساخت یا فروخت آلہ تلبیس سکہ | **دفعہ ۲۳۳** - جو کوئی شخص کوئی ٹھپّہ یا آلہ بنائے یا اس کی مرمت کرے یا اس کے بنانے یا مرمت کرنے کے عمل کا کوئی جزو انجام دے یا اُس کو خریدے یا بیچے یا اپنے قبضہ سے جُدا کرے اس غرض سے کہ وہ سکے کی تلبیس کے لئے کام میں آئے یا یہ جان کر یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ اُس کا سکہ کے تلبیس کے لئے کام میں لایا جانا مقصود ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جسکی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا -

اور رولنگ بھی ۱۹۳۶ء دفعہ ۲۳۱ یا دفعہ ۲۳۲ کریمنل لا جرنل میں طبع شدہ ہیں۔ اور اس رولنگ کے مطابق ہی دیگر ہائیکورٹس سے فیصلہ موجود ہیں۔ جو بلا ضرورت درج کرنا غیر ضروری ہے۔ تحت دفعہ ۲۳۱ مفصل درج کیا جا چکا ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا سکہ ملکہ معظمہ کی تلبیس یا اس کے عمل کا کوئی جزو اختیار کرنا (۲) ملزم کا جان بوجھ کر عمل مسطور کرنا۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں سوورن طلائی سکہ ملکہ معظمہ کی تلبیس کر کے بہ تعداد فلاں جھوٹے تیار کئے ہیں (یا فلاں عمل جزواً اس کا تلبیس کیا ہے (جیسا کہ صورت ہو درج کیجاوے) جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۳۲ تعزیرات ہند ہوئے ہو جو محض قابل تجویز عدالت سیشن ہے۔ اس لئے بذریعہ اس تحریر کے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

(نوٹ: تاریخ اور دستخط اور مہر عدالت کیجا کر حسب ذیل فرد جرم کے تحت حکم لکھا جائے گا۔

تصدیق کیا جاتا ہے کہ یہ فرد جرم ملزم یا ملزمان کو پڑھ کر سنا دیا اور سمجھا دیا گیا ہے۔ اس پر مہر دستخط مجسٹریٹ درجہ اور مقام لکھا جائیگا

رولنگز آف ہائیکورٹس

مسمیان دہرا نند و شنداس و بھگت سنگھ ملزمان بجرم دفعہ ۲۳۲ و ۲۳۵ تعزیرات ہند تلبیس سکہ ملکہ معظمہ و اوزار و سامان متعلقہ کا بغرض مذکور بنانا اور پاس رکھنے میں عدالت سیشن سے سات سات سال سزائے قید کے حکم صادر کئے گئے تھے۔ لاہور ہائیکورٹ میں ملزمان کے اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ جرائم دفعات ۲۳۲ و ۲۳۵ تعزیرات ہند میں جبکہ تلبیس سکہ اجزا سامان و آلات میں جداگانہ طور پر جرم کی سزا نہیں دیجانی چاہیئے۔ جبکہ قبضہ آلات متعلقہ کا تلبیس سکہ کی غرض سے کیا گیا تھا۔ حکم سزا تبدیل کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۴ صفحہ ۲۳۶ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۷ صفحہ ۱۰۰ و آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۴ء لاہور صفحہ ۷۸ - ۵ لاہور

ساخت یا فروخت آلہ تلبیس سکہ ملکہ معظمہ

دفعہ ۲۳۴ - جو کوئی شخص کوئی ٹھپہ یا آلہ بنائے یا اُس کی مرمت کرے یا اس کے بنانے یا مرمت کرنے کا کوئی جزو انجام دے یا اُس کو خریدے بیچے یا اپنے قبضہ سے جدا کرے اس غرض سے کہ وہ ملکہ معظمہ کے سکہ کی تلبیس کے لئے کام میں لایا جائے یا یہ جانکر یا باور کرنے کی وجہ رکھکر کہ اُس کا اس سکے کی تلبیس کیلئے کام میں لایا جانا مقصود ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جسکی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ

قابل مداخلت پولیس و قابل اجرائے وارنٹ ہے۔ اور ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے اور قابل تجویز عدالت سشن ہے۔

شرح

دفعہ ہذا میں دفعہ ۲۳۲ والا سکہ کے الفاظ کے مطابق اجزائے فرد ثبوت طلب مساوی ہوں گے۔ اس میں سکہ عام اور اس دفعہ میں سکے ملکہ معظمہ کے ٹھپہ و آلات وغیرہ کا بنانا و خرید و فروخت کرنا وغیرہ امور مندرجہ دفعہ ۲۳۳ کا عمل کرنا بہ جرم کو بمنت قابل سزا سات سال قرار دیا ہے۔ الفاظ قانونی میں بجز الفاظ مذکور جیسے کہ تحت دفعہ ۲۳۱ درج کیا گیا ہے کچھ فرق نہیں ہے۔ اس لئے فرد جرم قرارداد کا نمونہ تحت دفعہ سکہ ملکہ معظمہ لکھا جاتا ہے۔ ہر دو دفعہ کے تحت لکھنا طوالت و غیر ضروری ہے۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں ملزم کے خلاف الزام جرم حسب ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم فلاں ملزم نے بایام و تاریخ فلاں ٹھپہ یا اوزار (جیسا کہ صورت جزو جرم ہو لکھی جاوے) بنائے یا علیحدہ کئے یا بغرض تلبیس سکہ ملکہ معظمہ کئے فلاں فلاں آلات وغیرہ فلاں تاریخ خریدے یا فروخت کئے (جس شخص سے یا جسکو فروخت کئے اس کا نام و تاریخ ٹھپہ درج کیا جاوے) اور غرض مسطور کو جانتے یا باور کرنے کی وجہ رکھتے ہوئے (جیسا کہ صورت ہو) فروخت کئے ہیں۔ جس سے تم جرم دفعہ ۲۳۴ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت سشن ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز جرم مذکور بعدالت سشن عمل میں آوے۔

ابتدائی ضابطہ

قابل مداخلت پولیس ہے قابل اجرائے وارنٹ ہے ناقابل ضمانت وناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سیشن یا مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح

دفعہ ہذا میں کوئی شخص کسی ٹھپہ یا آلہ کے بنانے یا مرمت کرنے یا اس کے جزو کو انجام دے یا اس کو بغرض تلبیس یا خرید یا فروخت کرنا یا اپنے قبضہ سے علیحدہ کرنا یہ جان کر یا باور کرکے کہ سکے کی تلبیس کے لئے کام میں لائے جائینگے جرم قابل سزا تین سال قرار دیا گیا ہے اور آئندہ دفعہ ۲۳۳ میں بجز الفاظ سکہ ملکہ معظمہ کے ٹھپہ وغیرہ کا طریق تشبیہ دفعہ ہذا عمل میں لانے کے لئے ہیں۔ اور ہردو دفعات میں کچھ فرق نہیں ہے۔ شخص بہ الزام گورنمنٹ سزا میں اضافہ کی ہے تو بہ دفعہ ۲۳۴ سات سال تک قید اور جرمانہ کا بھی مستوجب قرار دیا ہے۔

اجزا قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا دانستہ کوئی ٹھپہ یا آلہ بنانا یا مرمت کرنا یا بغرض تلبیس سکہ خریدنا یا فروخت کرنا یا اس کو علیحدہ کرنا (۲) ملزم کا بغرض تیاری ٹھپہ وغیرہ یا خرید و فروخت کی غرض کو جاننا یا باور کرنے کی وجہ رکھنا ثابت کئے جاویں۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں۔ فلاں فلاں ٹھپہ یا اوزار بنائے یا مرمت کئے یا کوئی جزو انجام دیا ہو یا کہ صورت مطابق دفعہ ہذا ہو درج کیجاوے) جان بوجھ کر بغرض تلبیس فلاں سکہ بنائے ہیں جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۳۳ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت سیشن ہے۔ اس لئے میں اس تحریر کے ذریعہ حکم دیتا ہوں۔ کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت سیشن عمل میں آوے۔

نوٹ۔ اس کے اختتام پر مجسٹریٹ درجہ اور مہر اور تاریخ و مقام لکھ کر دستخط کرنے کے بعد بذیل حکم لکھے گا۔

تصدیق کیا جاتا ہے کہ یہ فرد جرم ملزم کو پڑھ کر سنادی اور سمجھا دی گئی ہے دستخط و درجہ و تاریخ و مقام مجسٹریٹ لکھے گا۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کے قبضہ سے آلات وغیرہ تلبیس سکہ یا سکہ ملکہ معظمہ برآمد ہونا (۲) ملزم کا اسباب وغیرہ کا پاس رکھنا بغرض تلبیس سکہ یا سکہ ملکہ معظمہ (۳) ملزم کا جان بوجھ کر یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر بمطلب مذکور سکہ یا سکہ ملکہ معظمہ قبضہ میں رکھنا۔

فردِ قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم مسمی فلاں کے قبضہ سے بایام و تاریخ و مقام فلاں فلاں آلات و سامان تلبیس سکہ یا سکہ ملکہ معظمہ کی تیاری کے لئے مستعمل ہوتا ہے برآمد ہوا ہے جسکو تم نے جان بوجھ کر یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر بغرض مذکور اپنے پاس رکھا تھا۔ جس سے تم جرم دفعہ ۲۳۵ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو جرم مجھ مجسٹریٹ درجہ اول یا سشن کورٹ کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور تلبیس سکہ یا سکہ ملکہ معظمہ جیسا کہ صورت واقعہ ہو درج کیا جاوے اور عدالت سشن میں عمل میں آوے۔

رولنگ آف ہائیکورٹس

کسی سکے کو تلبیس قرار دینے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ شبیہ اصل سے جدا ہو یا جدا نہ کیا ہو۔ اور کسی خاص درجہ کی دیانت کا ہونا ضروری ہے۔ بلکہ یہ کافی ہے کہ وہ سکے ملکہ شاہ جیسے ہم شکل و بناوٹ ہوں۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۴۱ و ۴۴۲۔

ایک تلبیس سکے کے اوزار و آلات ایک ہندو خاندان مشترکہ کے مکان سے برآمد ہوئے مدفونہ برآمد ہوئے۔ جس کی برآمدگی کی ذمہ داری جیسے سربراہ خاندان کے شخص پر عاید کیجا کر عدالت نے اسکو سزا دیگئی تھی لیکن اس برآمدگی سے ایک شخص مشترکہ خاندان کا دوکان کرتا تھا۔ ہائیکورٹ پٹنہ سے قرار دیا گیا کہ بحالات واقعات مقدمہ یہ امر ناممکن ہے کہ وہ ملزم بحیثیت اعلیٰ ممبر ہندو خاندان کے ان آلات و سامان تلبیس سکہ سے واقفیت یا قبضہ رکھتا ہو یا بلا واسطہ ملزم کو اقتدار حاصل ہو۔ یا وہ جانتا ہو جبکہ ایک ایسی جگہ اس کے جو ممبر ہے اس شئے کو بغیر اس کے اختیار یا علم کے رکھا۔ نیچولا کلکتہ جلد ۲ - صفحہ ۴۴۳ حکم سزا منسوخ کیا گیا کہ ملزم بری کیا گیا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۲۰ صفحہ ۹۳۴ سنہ ۱۹۱۹ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۳ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۱۹ء پٹنہ

آلہ یا سامان کو تلبیس سکہ میں کام میں لانیکی غرض سے پاس رکھنا

دفعہ ۲۳۵ - جو کوئی شخص کوئی آلہ یا سامان اپنے پاس رکھتا ہو اس غرض سے کہ وہ سکہ کی تلبیس کے لئے کام میں لایا جاوے - یا یہ جانکر یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ اس کا اس غرض کے لئے کام میں لایا جانا مقصود ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں کسی قسم کی قید کی سزا دی جاوے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے - اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا -

اگر ملکہ معظمہ کا سکہ ہو اور اگر سکہ جو تلبیس کئے جانے کو ہے ملکہ معظمہ کا سکہ ہے - تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جسکی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے - اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا -

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے - ابتداً وارنٹ جاری ہوگا - نا قابل ضمانت و نا قابل راضینامہ ہے - ضمن ۲ دفعہ ہذا محض قابل تجویز عدالت سشن ہے - اور حصہ اول دفعہ ہذا قابل تجویز مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح بدفعہ ہذا جو شخص کوئی آلہ یا سامان تلبیس سکہ کی غرض سے اپنے پاس رکھے یہ جان کر یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ غرض مذکور کے لئے مستعمل ہوگا - حصہ اول دفعہ ہذا میں قابل سزا ہوگا - اگر سکہ ملکہ معظمہ کی تلبیس کے لئے آلہ یا سامان وغیرہ رکھے حصہ آخیر دفعہ ہذا کے مطابق سزایاب ہوگا -

اور دفعہ ہذا میں لفظ قبضہ میں اشیاء مندرجہ کا رکھنا جرم ہے - قبضہ کے معنی جسمانی گرفت ہی مراد نہیں ہے بلکہ قبضہ سے وہ اختیار و اقتدار مراد ہے جو اصل قابض شئے کو قانوناً ہوتا ہے - عام اس سے کہ وہ شئے اس کے گھر یا قرب و جوار میں کسی جگہ موجود ہو وہ اس کے قبضہ میں متصور ہوگی - جیسا کہ دفعہ ۲۷ تعزیرات ہند میں جو مال مالک کی طرف سے اس کی زوجہ یا نوکر یا ملازم کے قبضہ میں ہو - اصل مالک کے قبضہ میں سمجھا جائے گا - لیکن قبضہ مشترکہ نہ ہو - بلکہ تنہا شخص ملزم کا ثابت کیا جانا چاہیئے -

انڈیا کی حدود سے باہر سکے کی تلبیس میں اعانت کرے تو شخص مذکور کو اسی طرح سزا دی جائے گی کہ گویا اس نے برٹش انڈیا کی حدود کے اندر اس سکے کی تلبیس میں اعانت کی

ابتدائی ضابطہ

ابتدائی ضابطہ بموجب دفعہ ۲۳۲ ہوگا - یعنی قابل مداخلت پولیس ہے - ابتداءً وارنٹ جاری ہوگا - اور ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے اور محض قابل تجویز عدالت سیشن ہے -

شرح

بدفعہ ہذا ایسا سکہ جو کسی ریاست یا سلطنت کے حکم سے ٹھپہ اور جاری کیا جا کر فی الوقت موجودہ بطور زر نقد کام دے ایسے سکہ کی تلبیس میں برٹش انڈیا میں رہ کر حدود برٹش انڈیا سے باہر تلبیس سکہ میں اعانت کرنا اسی طرح مستوجب سزا ہوگا کہ گویا برٹش انڈیا میں تلبیس سکے میں اعانت کی گئی ہے اور وہ شخص زیر دفعہ ۲۳۲ تعزیرات ہند بحیثیت معین قابل سزا ہوگا

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا برٹش انڈیا میں رہ کر حدود برٹش انڈیا سے باہر تلبیس سکے میں اعانت کرنا ثابت کیا جائے -

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں ملزم پر حسب ذیل الزام قائم کرتا ہوں -

تم فلاں شخص ملزم نے بموجب دفعہ ۲۳۶ تعزیرات ہند بایام و تاریخ و مقام فلاں برٹش انڈیا میں رہ کر برٹش انڈیا سے باہر فلاں مقام تلبیس سکے میں فلاں شخص سکہ فلاں کی اعانت کی ہے جس سے بطور ملزم اصل جرم دفعہ ۲۳۲ تعزیرات ہند قابل مواخذہ ہوئے ہو - جو قابل تجویز محض سیشن کورٹ ہے چنانچہ تجویز سیشن کورٹ کے لئے تم کو سپرد کیا جا رہا ہے - اس لئے تم کو ہدایت کی جاتی ہے کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور عدالت سیشن میں عمل میں آوے -

ملتبس سکہ کو اندر لانا یا باہر لیجانا **دفعہ ۲۳۷** - جو کوئی شخص ملتبس سکہ برٹش انڈیا کے اندر لائے یا اس سے باہر لیجائے یہ جان کر یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ وہ ملتبس ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے - اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا -

صفحہ ۲۲۰ - ۴ پٹنہ لا جرنل صفحہ ۹۲۵ -

(۲) محض قبضہ آلات اور مادہ تلبیس سکہ کوئی جرم نہیں ہے - جرم دفعہ ۲۳۵ تعزیرات ہند قائم رکھنے کے لئے ایسے آلات و سامان کا قبضہ بارادہ تلبیس سکہ ثابت کرنا چاہیئے - کرمنل لا جرنل جلد ۳۱ صفحہ ۵۲۲ کا حوالہ دیا گیا کہ جب قبضہ سامان بغرض تلبیس سکہ ثابت نہ کیا جاوے تو الزام جرم دفعہ ۲۳۵ تعزیرات ہند قائم نہیں رہیگا کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۴۸ - اور اس ارادہ اور قبضہ بغرض تلبیس سکہ کے ثابت کرنے کا بار ثبوت مستغیث پر ہے - ۱۲ کرمنل لا جرنل صفحہ ۲۳ و انڈین کیس جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۱ کا حوالہ دیا گیا - اور جہاں سامان متعلقہ تلبیس سکہ بصراحت صدر ثابت نہ کیا جائے تو محض اس برآمدگی سے ارادہ اخذ نہ کیا جاوے گا - کرمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۲۸۷ سنہ ۱۹۲۵ء لاہور - انڈین کیسز جلد ۸۴ صفحہ ۲۴۷ لاہور آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۲۲ - ۲۲ - ۵ لاہور - صفحہ ۳۹۲ -

(۳) جب قبضہ آلات تلبیس سکہ کی برآمدگی زوجہ کسی شخص سے برآمد ہووے تو زوجہ کو ذمہ دار قرار دینے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے شوہر سے علیحدہ رہتی تھی - اور قبضہ و اقتدار آلات بغرض تلبیس سکہ تنہا زوجہ کا تھا - محض یہ واقعہ کہ زوجہ اپنے شوہر کے قبضہ میں آلات تلبیس سکہ کو جانتی تھی اور اس جگہ کی بھی واقفیت تھی جہاں سامان تلبیس سکہ موجود تھا - اس امر سے یہ ضروری نہیں ہے کہ زوجہ کا قبضہ جیسا کہ زوجہ کے خلاف حکم سزا جو عدالت ماتحت نے صادر کیا تھا پٹنہ ہائیکورٹ سے منسوخ کیا جا کر مسماۃ زوجہ کو بری کیا گیا - کرمنل لا جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۹ سنہ ۱۹۳۴ء پٹنہ - انڈین کیسز جلد ۱۴۶ صفحہ ۴۷۴ - ۱۴ پٹنہ ۱ ٹائمز صفحہ ۲۵۶ سنہ ۱۹۳۳ء کرمنل کیسز صفحہ ۲۸ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء پٹنہ صفحہ ۲۷۲ -

(۴) جرم دفعہ ۲۳۵ تعزیرات ہند قائم کرنے سے پیشتر استغاثہ کا فرض ہے کہ نہ محض ملزم کے قبضہ میں اوزار یا سامان رکھنا ہی ثابت کرے بلکہ اُن کا تلبیس سکہ کی غرض سے استعمال میں لانے کی غرض سے دانستہ یا بکامل علم رکھ کر قبضہ میں رکھنا ثابت کیا جاوے - اور اگر یہ امور ثابت نہ کئے جائیں تو حکم سزا جائز نہ ہوگا - چنانچہ بمنظوری اپیل ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا کرمنل لا جرنل جلد ۹ صفحہ ۳۴۴ سنہ ۱۹۳۸ء مدراس - انڈین کیسز جلد ۱۷۳ صفحہ ۳۹۴ -

دفعہ ۲۳۶ - کوئی شخص جو برٹش انڈیا کی حدود کے اندر ہو کر برٹش

ہندوستان میں رہکر ہندوستان کے باہر تلبیس سکہ کی اعانت کرنا

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ جرم ناقابل ضمانت وناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز سیشن یا پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح دفعہ ہذا میں سکہ ملکہ معظمہ کو جو ملتبس ہو اندر لانا یا باہر لیجانا ہے۔ اور اجزاء قانونی ثبوت طلب وفرد جرم کی صورت وہی ہے جو تحت دفعہ ۲۳۷ درج کی گئی ہے سکہ ملکہ معظمہ و سکہ کے لفظ کا فرق ہے۔

قبضہ میں لینے وقت جو سکہ کے جانا گیا ہو کہ یہ ملتبس ہے اُسے کسی اور کے حوالے کرنا

دفعہ ۲۳۹۔ کوئی شخص جس کے پاس کوئی ملتبس سکہ ہو۔ اور جبکو اُس نے قبضہ میں لیتے وقت ملتبس جانا ہو اُس سکے کو قریب سے یا فریب کا ارتکاب کئے جانے کی نیت سے کسی شخص کے حوالہ کرے یا کسی شخص کو اُسے اپنی تحویل میں لینے کی تحریک کرنیکا اقدام کرے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد پانچ برس تک ہوسکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ دفعہ ہذا قابل مداخلت پولیس وناقابل ضمانت وناقابل راضینامہ وقابل اجرائے وارنٹ وقابل تجویز سیشن یا مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح بدفعہ ہذا جو شخص ملتبس سکہ کو قبضہ میں لینے وقت ملتبس جانا ہو ملتبس جان کر فریباً کسی شخص کے حوالہ کرنا قابل سزا قرار دیا ہے اور اگر وہ سکہ۔ سکہ ملکہ معظمہ کا ہو تو دفعہ ۲۴۰ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا۔ ہر دو دفعات میں فرق محض سکہ و سکہ ملکہ معظمہ کا ہے اور اجزاء قانونی وفرد قرارداد جرم میں بھی اسی لفظ کے اندراج کا فرق ہے۔ اور سکہ ملتبس کا حوالہ کرنا یا حوالگی کا اقدام کرنا جرم ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کے قبضہ میں ملتبس سکہ کا ہونا (۲) ملزم کا اُس سکے کو ملتبس جاننا (۳) ملزم کا

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا اور ناقابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سیشن یا پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح بدفعہ ہذا ملمّع سکہ کو جان کر یا باور کرنیکی وجہ رکھ کر کہ وہ ملمّع ہے برٹش انڈیا کے اندر لائے یا باہر لیجائے وہ شخص قابل سزا ہوگا۔ اور اگر وہ ملمّع سکہ ملکہ معظمہ کا ہو تو زیر دفعہ ۲۳۰ تعزیرات ہند قابل سزا دس برس تک ہو سکتا ہے۔

بار ثبوت قانونی طلب (۱) ملزم کا ملمّع سکے کو برٹش انڈیا کے اندر لانا یا باہر لے جانا (۲) ملزم کا جان بوجھ کر یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر ملمّع سکہ کا لانا یا لیجانا۔

فرد قرار داد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں ملزم پر الزام بہ حسب ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں ملمّع سکوں کو جانتے ہوئے یا باور کرنے کی وجہ رکھتے ہوئے برٹش انڈیا کے اندر فلاں جگہ سے لائے یا فلاں مقام پر لے گئے جس سے تم جرم دفعہ ۲۳۷ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی تجویز کے لائق ہے یا سیشن کورٹ کی تجویز کے لائق ہے۔ اگر ملکہ معظمہ کا سکہ ہو تو سکہ ملکہ معظمہ درج کرو۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطورہ (یا سیشن کورٹ جیسا کہ صورت ہو) عمل میں آوے۔

ملکہ معظمہ کے سکہ سے ملمّع سکے کو اندر لانا یا باہر لیجانا

دفعہ ۲۳۸ - جو کوئی شخص کوئی ملمّع سکہ جسکو وہ جانتا یا باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو کہ وہ ملکہ معظمہ کے سکے سے ملمّع ہے۔ برٹش انڈیا کے اندر لائے یا اُس سے باہر لیجائے تو شخص مذکور کو حبس دوام بعبور دریائے شور یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

حوالہ کرے یا کسی شخص کو اسے اپنی تحویل میں لینے کی تحریک کرنے کا اقدام کرے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جسکی معیاد دس برس تک ہوسکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ

جرم دفعہ ہذا قابل مداخلت پولیس و ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ و قابل اجرائے وارنٹ ہے اور قابل تجویز عدالت سیشن یا مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح

دفعہ ہذا و دفعہ ۲۳۹ تعزیرات میں محض الفاظ سکہ و سکہ ملکہ معظمہ کا فرق ہے اور یہی ترتیب باب ہذا میں رکھی گئی ہے۔ جہاں سکہ مروجہ دیگر حکومت کی تلبیس یا فریباً ملبس سکہ کی حوالگی وغیرہ جرم ٹھہرائی گئی ہے وہاں ساتھ ہی ملکہ معظمہ کے سکہ کی تلبیس یا فریباً حوالگی یا داشت وغیرہ مشکل صورت جرم قرار دیگئی ہے۔ چنانچہ دفعہ ۲۳۹ تعزیرات ہند میں عام سکے ملبس جسکو قبضہ میں لیتے وقت ملبس جانا گیا ہو۔ انکو فریباً کسی شخص کے حوالہ کرنا مستوجب سزائے قید میعاد پانچ سال ٹھہرایا گیا ہے۔ اور بدفعہ ۲۴۰ تعزیرات ہند ملبس سکہ ملکہ معظمہ جسکو قبضہ میں لیتے وقت ملبس جانا گیا ہو فریباً کسی کو اپنی تحویل میں لینے کی نیت سے تحریک کرنا یا اس کا اقدام کرنا سزائے قید میعاد دس سال قرار دیا گیا ہے

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کے قبضہ میں سکہ ملبس ملکہ معظمہ کا ہونا (۲) ملزم کا بطور اصل بعد ملبس ہونے کے فریباً حوالہ کرنا یا حوالگی کا اقدام کرنا۔

فرد قرارداد جرم

فرد قرارداد جرم بجز الفاظ سکہ ملکہ معظمہ کے دیگر عبارت وہی ہے۔ جو تحت دفعہ ۲۳۹ تعزیرات ہند لکھی گئی ہے۔ اور بعد ترتیب فرد جرم تاریخ و مقام لکھے گا اور دستخط مجوز کردے گا اور اس کے ماتحت یہ حکم لکھے گا کہ تصدیق کیا جاتا ہے۔ فرد قرارداد جرم ملزم کو پڑھ کر سنائی اور سمجھا دیگئی ہے لکھ کر دستخط تاریخ اور مقام لکھے گا

رولنگز آف ہائیکورٹس

جرائم دفعات ۲۴۰ و ۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۴۳ و ۱۰۹ تعزیرات ہند میں مشترکہ تجویز کرنا خلاف قانون ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۶ صفحہ ۲۶۱ سنہ ۱۹۳۴ء کریمنل کیسز صفحہ ۳۴۸

مُلتبس سِکّہ کسی شخص کے فریباً حوالہ کرنا یا اُس کا اِقدام کرنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اوّل تم فلاں مُلزم پر الزام جُرم حسب ذیل قایم کرتا ہوں

تم فلاں شخص مُلزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمی فلاں شخص کو بجالت فلاں (سِکّہ ملکہ معظمہ یا) مُلتبس سِکّہ مُلتبس جانتے ہوئے فریباً حوالہ کیا یا اُس کو لے لینے کی تحریک کی ہے تاکہ فریب چل جاوے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۳۹ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو جج مجسٹریٹ کی عدالت کی تجویز (یا جو قابل تجویز سیشن کورٹ تمہارے لائق ہے۔ اِس لئے میں ہدایت کرتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکورہ عمل میں آوے (یا عدالت سیشن میں تجویز مقدمہ عمل میں آوے۔)

رولنگز آف ہائیکورٹس

جو مُلتبس سکہ اصل مالک یا اس کے ملازم کے پاس ہو اور مالک ملزم جانتا ہو کہ سِکّہ مُلتبس ہے اور اُسی مالک نے وہ کسی پاس رکھا ہے جس کو مُلتبس جانا ہوا ہے تو ایسے سِکّہ کے حوالگی اصل مالک پر عائد ہوگی نہ کہ ملازم پر ہوگی۔ کرمنل لا جرنل جلد ۱۸ صفحہ ۳۸۵ سنہ ۱۹۱۷ء کلکتہ

(۲) اور جرم حوالگی مُلتبس سکہ میں یہ کافی نہیں ہے کہ مُلزم نے مُلتبس سِکّہ حوالہ کیا ہے بلکہ یہ ثابت کرنا ہوگا کہ بروقت قبضہ میں آنے مُلتبس سِکّہ ملزم کے وہ اس کو مُلتبس جانتا تھا اور فریباً مُلتبس سِکّہ کو حوالہ کیا ہے۔ اگر یہ جُزو ثابت نہ کیا گیا ہو تو جرم بجائے دفعہ ۲۳۹ یا ۲۴۰ تعزیرات ہند کے زیر دفعہ ۲۴۱ تعزیرات ہند ہوگا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۱۳ صفحہ ۳۰۶، سنہ ۱۹۳۰ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۴ صفحہ ۶۸۸۔ ۳۱ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۲۳۵

(۳) جرایم دفعات ۲۳۹ و ۲۴۰ تعزیرات ہند جداگانہ جرایم ہیں ایک ہی مُلزم اگر حسب معنی دفعات جُرایم کا مُرتکب ہوا ہے تو ہر دو جرایم میں علیحدہ علیحدہ سزایاب ہوگا۔ دفعہ ۷۱ تعزیرات ہند عاید ہی نہ ہوگی۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۱ صفحہ ۲۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء پشاور صفحہ ۹۹

مُلتبس سِکّہ ملکہ معظمہ کو فریباً کسی اور شخص کے حوالہ کرنا

دفعہ ۲۴۰۔ کوئی شخص جس کے پاس کوئی ایسا سِکّہ مُلتبس ہو جو ملکہ معظمہ کے سِکّہ سے مُلتبس ہو اور جسکو اُس نے قبضہ میں لیتے وقت ملکہ معظمہ کے سِکّہ سے مُلتبس جانا ہو۔ اُس سِکّے کو فریب سے یا فریب کے ارتکاب کئے جانے کی نیت سے کسی شخص کے

جسکو وہ ملبس سکہ جانتا ہو۔ لیکن اس کو قبضہ میں لیتے وقت ملبس نہ پایا ہو۔ سکہ اصلی کی حیثیت سے کسی دوسرے شخص کے حوالہ کرے یا اس کو لیلو۔ اس سکہ کے اپنی تحویل میں لینے کی تحریک کرنیکا اقدام کرے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے۔ یا اس جرمانہ کی سزا جس کی مقدار اس سکے کی بابت کے دس گنے تک ہوسکتی ہے جس کی تلبیس کیگئی۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

تمثیل

اگر زید قلب ساز ہے اپنے شریک بکر کو کچھ روپیہ جو کمپنی کے روپیہ سے ملبس ہے دینے کے لئے حوالہ کرے۔ اور بکر ان روپوں کو خالد کے ہاتھ کہ وہ بھی قلبی روپے کا چلانے والا ہے بیچ ڈالے۔ اور خالد ان کو ملبس جان کر خرید ے۔ پھر خالد ان کو کسی مال کی قیمت میں حامد کو دے ڈالے۔ اور حامد ان کو ملبس جان کر لے لے۔ اور ان روپوں کے لینے کے بعد یہ معلوم کرے کہ وہ ملبس ہیں اور کسی اور شے کی قیمت میں اس طور سے دے ڈالے کہ وہ کھرے تھے تو اس صورت میں حامد صرف اس دفعہ کی رو سے سزا کا مستوجب ہے۔ مگر بکر اور خالد جیسا حال ہو دفعہ ۲۳۹ یا ۲۴۰ کے رو سے سزا کے مستوجب ہیں۔

ابتدائی ضابطہ

جرم قابل مداخلت پولیس ہے اور ابتداءً وارنٹ جاری ہوگا۔ جرم ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے اور قابل تجویز پذیری مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم ہے۔

شرح

بدفعہ ہذا ایسے ملبس سکہ کو جس کو قبضہ میں لیتے وقت ملبس نہ جانا ہو بعدہٗ معلوم کرکے اس کو اصلی سکہ کی حیثیت سے کسی کے حوالہ کرے یا اس کو تحویل خود میں لینے کی تحریک کرنے کا اقدام کرے۔ اس کو سزا دو برس تک بدفعہ ہذا دیجائیگی۔ لیکن دفعہ ہذا کے رو سے سکہ ملکہ معظمہ کے متعلق کوئی دفعہ تعزیرات ہند میں نہیں ہے جس کی تر[illegible]

(۲) ایک مقدمہ میں مسمیان بلند خاں و عبد الرزاق و احمد اللہ کی تجویز مشترکہ کیجا کر بدفعہ ۲۴۰ تعزیرات ہند حکم سزا عدالت سے دیا گیا تھا جس کا اپیل لاہور ہائیکورٹ میں پیش ہوا اول یہ بحث کی گئی تھی کہ مشترک تجویز کیجا کرنا خلاف قانون ہے کہ عبد الرزاق مقام جالندھر ملتبس سکہ ملکہ معظمہ ایک دوکاندار کو دیتا ہوا دیکھا گیا جسکے ہمراہ مسمیان عبد العلی کو بھی لباعث جرم ایک کنسٹبل پولیس نے گرفتار کیا تھا اور تھانہ پولیس میں تلاشی مکان پر ہر دو ملزمان کے قبضہ سے ملتبس سکے ملکہ معظمہ برآمد ہوئے تھے اور احمد اللہ کی دوکان مقام دہلی تھی۔ وہاں پولیس جالندھر نے تلاشی سے ہیچو قسم سکے ملتبس سکے ملکہ معظمہ برآمد کئے تھے۔ بحالات واقعات مقدمہ ہائی کورٹ لاہور سے یکجا تجویز مشترک خلاف قانون قرار دے کر منظوری اپیل ملتان حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۴ صفحہ ۱۲۵۳ ۱۹۲۳ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۷۶ صفحہ ۱۷۶۱۔

(۳) مسمی دوست محمد ملزم کے قبضہ سے چند ملتبس سکے ملکہ معظمہ برآمد ہوئے تھے جبکہ وہ ایک دوکاندار کو دے رہا تھا۔ اور قبل ازیں دس قسم کے سکے ملتبس اور دوکاندار کے پاس دیتا تھا جس نے مشتبہ سمجھ کر واپس کر دیئے تھے جسکو عدالت سشن سے بجرم دفعہ ۲۴۰ تعزیرات ہند پانچ سال قید سخت کی سزا دی گئی تھی۔ جس کا اپیل ناگپور ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ جب ملتبس سکہ ملکہ معظمہ ملزم کے قبضہ میں آتے وقت اس کے ملتبس ہونے کا اس کو علم نہ ہو تو حکم سزا جرم دفعہ ۲۴۰ تعزیرات ہند قابل قیام نہیں ہے۔ اور حوالگی کے وقت اس کو ملتبس ہونے کا علم ہونا سزا کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور مثل سے واقعات جرم ۲۴۱ تعزیرات ہند کی تائید کرتے ہیں۔ اس لئے جرم دفعہ ۲۴۰ تبدیل بدفعہ ۲۴۱ تعزیرات ہند کہا جا سکتا ہے۔ اور جبکہ ملزم کے گھر سے ملتبس سکے ملکہ معظمہ برآمد ہوتے ہوں تو ان کا ملتبس جاننا حالات واقعہ و فعل کی نوعیت سے اخذ کیا جائے گا۔ مگر اس تبدیلی جرم سے سزا میں کمی نہیں کیجائیگی۔ جرم تبدیل کیا گیا۔ اور سزا قایم رکھی گئی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۱۷۴ ۱۹۳۷ء ناگپور۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۴۸

دفعہ ۲۴۱۔ جو کوئی شخص کوئی ملتبس سکہ **جسے اس نے پہلی قبضہ میں لیتے وقت نہ جانا ہو کہ یہ ملتبس ہے پیسے سکے کو اصلی سکے کی حیثیت سے کسی اور کے حوالہ کرے**

پھر معلوم ہو کہ یہ ملتبس ہیں اور حامد ان روپوں کو کسی اور شخص کو کسی شے کی قیمت کے بدلے دے دے تو حامد بدفعہ ہذا مستوجب سزا ہوگا اور دیگر ملزم دفعہ ۲۳۹ یا دفعہ ۲۴۰ تعزیرات ہند حسبا کہ صورت ہو قابل سزا ہوں گے ۔

تمثیل تحت دفعہ ۲۴۱ میں کمپنی کے روپیہ سے ملتبس سکہ چلانے کو مفہوما بجائے الفاظ سکہ ملکہ معظمہ دکھلانا مقصود معلوم ہوتا ہے ۔ حالانکہ اصولاً ہر ایک قسم کے قانون میں ابتدا الفاظ قانونی مطلوبہ کی تعریف کر کے یہ امر صاف کر دیا گیا ہے کہ اُن کے معنی سمجھنے میں بخلاف اصطلاحی معنی کے اختراعی خیالات سے تعبیر کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہو ۔ چنانچہ دفعہ ۲۳۰ تعزیرات ہند میں لفظ سکہ و سکہ ملکہ معظمہ کی تعریف جداگانہ طور سے کی گئی ہے اور نیز باب ہذا میں جہاں سکہ کی تلبیس یا اس کے اوزار وغیرہ کا بنانا وغیرہ جرم قرار دیا گیا ہے وہاں اس کے ساتھ ہی ایک دفعہ سکہ ملکہ معظمہ وضع کی گئی ہے ۔ تاکہ بلحاظ احترام حکومت نوعیت جرم سنگین ہونے کے سزا سخت دی جاوے اور نیز ہر ایک قانون میں تمثیل باتباع اصلی الفاظ دفعہ قانونی بغرض توضیح مطالب دفعہ متعلقہ درج ہے ۔ اور یہاں اصل الفاظ قانونی ماتحت تمثیل کیے جانے معلوم ہوتے ہیں ۔ لیکن اگر رقم کمپنی جس کی ٹکسال فرخ آباد کی ٹکسال مغلیہ کے سلسلہ میں جبکہ فرخ آباد کی تبدیل ۱۸۲۴ء میں بند کی گئی تھی اور یہ روپیہ بنارس کی ٹکسال میں بھی ضرب کئے گئے تھے اور اس ٹکسال میں کمپنی کا روپیہ ۱۸۳۱ء تک ضرب کیا گیا تھا ۔ اس کے بعد سائر میں ہندوستانی ٹکسال اور کلکتہ میں کمپنی کی ٹکسال سے فرخ آبادی سکے ۱۸۳۵ء تک جاری رہے تھے ستمبر ۱۸۳۵ء میں کمپنی نے انگریزی سکہ جاری کیا جس پر بجائے نام شہنشاہ خاندان مغلیہ کے شاہ ولیم چہارم کا چہرہ سکہ پر قایم کیا گیا تھا ۔ اور پرانے سکوں کی نسبت حکم موقوفی صادر کیا گیا تھا ۔ پس ان کے معنی کیا ہوں گے ۔ چونکہ فرخ آبادی و مرشد آبادی روپیہ ایک ہی حکم سے شاید جاری کئے گئے تھے اور بلحاظ دفعہ ۲۳۰ تعزیرات ہند سکہ ملکہ معظمہ میں وہ سکہ ملکہ معظمہ بھی سکہ قایم رہے گا ۔ خواہ اس سکہ کا بطور زر نقد رائج ہونا موقوف ہو گیا ہو ۔ تو بدیں لحاظ اس سکہ کا تلبیس کرنا ذمہ داری قانونی میں داخل ہوگا ۔ لیکن ترتیب دفعات قانونی کے یہ عمل صریح خلاف معلوم ہو رہا ہے ۔ اور اگر اس کو جزو الفاظ قانونی سمجھ کر وقعت دی جاوے تو بلحاظ طریق قانونی اس تمثیل میں بشمول دیگر ترتیب قانونی نوعیت جرم ملتبس سکہ

دفعات رکھنے کے جو ضمناً بدلی توضیح کیجاتی ہے۔

(۱) دفعہ ۲۳۱ سکہ کی تلبیس کرنا یا کوئی جزو اس کا انجام دینا ہے۔ اور دفعہ ۲۳۲ میں ملکہ معظمہ کے سکہ کی تلبیس کرنا بمقابلہ دفعہ ۲۳۱ کے جرم سنگین قرار دیا ہے۔ اور دفعہ ۲۳۱ میں سزا سات سال تک اور دفعہ ۲۳۲ میں سزا دس سال تک مقرر ہے۔

(۲) دفعہ ۲۳۳ میں آلات تلبیس سکہ کا بنانا یا مرمت کرنا یا خرید و فروخت کرنا یا قبضہ سے جدا کرنا جرم قابل سزا قید تین سال تک ہے اور ۲۳۴ میں بمقابلہ دفعہ ۲۳۳ سکہ ملکہ معظمہ کے آلات بنانا یا خریدنا وغیرہ جرم سزا قید ۷ سال تک مقرر ہے۔

(۳) دفعہ ۲۳۵ میں آلات و سامان تلبیس سکہ کے لئے پاس رکھنا جرم سزا تین سال تک ہے اور ملکہ معظمہ کے سکہ کی تلبیس کے لئے بصراحت مسطور کرنا جرم سزائے قید دس سال تک ہے۔

(۴) دفعہ ۲۳۶ میں برٹش انڈیا میں رہ کر باہر سکے کی تلبیس میں اعانت کرنا ایسا ہی جرم متصور ہوگا جیسا کہ حدود برٹش انڈیا میں سکے کی تلبیس میں اعانت کرنا ہے اور دفعہ ہذا میں لفظ سکہ تعریف کردہ بدفعہ ۲۳۰ ضمن نمبر ۲ سکہ ملکہ معظمہ کا لفظ مستعمل نہیں ہوا ہے۔ گویا کہ سکہ ملکہ معظمہ میں صورت دفعہ ۲۳۶ حاوی نہیں ہے کہ ملکہ معظمہ کے سکہ کی تلبیس میں بصراحت دفعہ ۲۳۶ اعانت کرنا اعانت نہیں ہے۔

(۵) دفعہ ۲۳۷ میں ملتبس سکہ برٹش انڈیا کے اندر لانا یا باہر لے جانا جرم سزا قید تین سال ہے اور اس کا جزو بصراحت الفاظ قانونی سکہ ملکہ معظمہ ہو تو بدفعہ ۲۳۸ سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور ہے۔

(۶) دفعہ ۲۳۶ میں ملتبس سکہ جسکو قبضہ میں لیتے وقت ملتبس جانا گیا ہو فریباً کسی کے حوالہ کرنا یا حوالگی کا اقدام کرنا جرم سزا پانچ سال ہے اور اگر سکہ ملکہ معظمہ ہو تو جرم بدفعہ ۲۴۰ سزائے قید دس سال تک ہوگی۔

(۷) دفعہ ۲۴۱ میں ملتبس سکہ جسکو قبضہ میں لیتے وقت ملتبس نہ جانا ہو۔ پھر اس سکے کو بطور اصلی سکے کے کسی کے حوالہ کر دے یا اس کا اقدام کرے اس جرم میں سزا دو سال قید ہے اور اس دفعہ کے تحت میں یہ تمثیل ہے کہ جس میں زید قلب ساز اپنے شریک بکر کو کمپنی کے روپیہ سے ملتبس روپیہ چلانے کو دیتا ہے جو یہ شخص بکر مسمی خالد قلب ساز کو بیچ ڈالتا ہے۔ جو ملتبس جان کر خریدتا ہے۔ پھر خالد مسمی حامد کو کسی مال کی قیمت میں دیدے وہ ملتبس نہ جانکر

اپنے تحویل میں لینا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور تمثیل ہوا تحت دفعہ ۲۳۱ میں زید قلب ساز
اپنے شریک بکر کو روپیہ جو کمپنی کے سکہ سے ملکتس ہے چلانے کے لئے دیتا ہے۔ اور بکر ان
روپوں کو خالد قلب ساز کے پاس فروخت کرتا ہے جو ملکتس جان کر خریدتا ہے۔ اور حامد
ان ملکتس کو جانکر خالد سے بمعاوضہ قیمت مال کے لیتا ہے اور حامد بعد لینے کے معلوم
کرکے کہ ملکتس ہیں کسی شخص کو اصلی کھرے کی حیثیت سے دیتا ہے جس میں حامد کو ملزم
دفعہ ۲۴۱ و بکر و خالد کو بدفعہ ۲۳۹ یا ۲۴۰ مستوجب سزا لکھا ہے یہ تمثیل مذکور ہے بدقلب
ساز بکر اپنے شریک کو روپیہ ملکتس چلانے کے لئے دیتا ہے جو زید قطع نظر جرم دفعہ ۲۳۱ یا ۲۳۲
کے کم از کم دفعہ ۲۳۹ یا ۲۴۰ کا مع بکر کے سر دو معین جرم ہیں اور خالد اصل جرم کا مجرم ہے۔
اور حامد زیر دفعہ ۲۴۱ ملزم ہے۔ جو الفاظ مبہم مثل بذات ہی سے امر محتاج الثبوت ہے۔ کہ
دفعہ ۲۴۱ تعزیرات ہند میں سکہ ملکہ معظمہ کے الفاظ قابل ایزادی ہیں۔ مگر بلحاظ
تعریف کمپنی کا روپیہ باوجود موقوف ہو جانے زیر تعریف الفاظ ملکہ معظمہ کے لیا جاوے تو
پھر تمثیل میں الفاظ مشتبہ اور مبہم کا لکھنا شود تھا۔ جو یہ امر قابل غور اصلاح
طلب ہیں درا صل یہ دفعہ سکہ ملکہ معظمہ سے متعلق نہیں ہے۔ یہ ہر ریاست یا
سلطنت سے جیسا کہ بدفعہ ۲۳۰ حصہ اول میں قرار دیا گیا ہے دفعہ ۲۴۱ سے متعلق
ہے اسی واسطے یہ جرم مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم کی تجویز کے لائق
قرار دیا گیا ہے اور نیز دفعہ مذکور کی تمثیل میں خالد کو سی دفعہ کی رو سے مستوجب سزا
لکھنا صاف ہو گیا ہے۔ کہ واضعان قانون نے تمثیل مذا کو توضیحاً سکہ زیر تعریف دفعہ ۲۳۰
حصہ اول سے ہی متعلق لکھا ہے۔ نیز ایسی صورت میں بھی سکہ ملکہ معظمہ کے الفاظ
ایزاد طلب ہیں۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم نے ملکتس سکہ دوسرے شخص کو حوالہ کیا یا اس کا اقدام کیا (۲) ملزم نے بطور
اصلی سکہ کے دانستہ حوالہ کرنا یا اس کا اقدام کرنا (۳) ملزم کو ملکتس سکہ کا قبضہ میں لیتے وقت علم نہ ہو۔

فرد قرار داد جرم

میں الف مجسٹریٹ درجہ اول تم مسمی ب ملزم کے خلاف
الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں

(۱) تم مسمی ب نے بتاریخ یکم جنوری ۱۹۳۶ء بروز شنبہ دو ملکتس ساورن ریاست پٹیالہ بطور

ملکہ معظمہ سزائے قید سنگین و جرمانہ وغیرہ مستزاد ہونا چاہیئے سو وہ درج نہیں ہے۔ دفعات مذکورہ بالا مبینہ صدر دفعہ ہذا کے لئے آئندہ محتاج اصلاح ہے۔ اور تمام باب سکہ نوا بینہ ۲۵۴ تعزیرات ہند تک دفعہ ۲۴۱ تعزیرات ہند کے ساتھ سکہ ملکہ معظمہ کو قبضہ میں لیتے وقت جعلی جانا ہو۔ اور پھر جعلی جانکر اصلی سکہ کی حیثیت سے کسی شخص کو حوالہ کرنا یا اسکو تحویل میں دے دینے کا اقدام کرنا بلحاظ ترتیب دفعات جرم قرار دیا ہوا ہے۔ موجود نہیں ہے۔

(۸) دفعات ۲۴۳ و ۲۴۵ میں ماسوا ٹکسال کا وزن یا ترکیب معینہ قانون کے مغائر وزن یا ترکیب کرنا اور دفعہ ۲۴۵ میں ٹکسال سے اوزار آلہ ضرب بطور ناجائز کسی شخص کا لیجانا جرم

(۹) دفعہ ۲۴۶ میں سکہ کا وزن بد دیانتی یا فریب سے کم کرنا یا ترکیب بدلنا قابل سزائے تین سال تک قید قرار دیا ہے۔ اور دفعہ ۲۴۷ میں ملکہ معظمہ کے سکہ میں ایسا ہی کرنا۔ دفعہ ۲۴۶ عمل کرنا قابل سزا سات سال تک قید قرار دیا ہے۔

(۱۰) دفعہ ۲۴۸ میں سکہ کی تبدیل صورت کرکے اور ہر قسم کے سکہ کی حیثیت سے چلانا قابل سزا قید تین سال تک ہے۔ اور دفعہ ۲۴۹ سکہ ملکہ معظمہ پر عمل دفعہ ۲۴۸ عمل کرنا قابل سزا قید سات سال تک قرار دیا ہے۔

(۱۱) دفعہ ۲۵۰ میں ایسا سکہ جس پر جرم دفعہ ۲۴۶ یا ۲۴۸ ہو چکا ہو۔ اور قبضہ میں لیتے وقت جان لیا ہو۔ فریباً حوالہ کرنا یا اقدام کرنا قابل سزائے قید پانچ سال ہے۔ اور ۲۵۱ میں سکہ ملکہ معظمہ جس کی تعریف بدفعہ ۲۴۷ یا ۲۴۹ کا جرم ہو چکا ہو اور قبضہ میں لیتے وقت جان لیا ہووے کہ جرم ہو چکا ہے۔ فریباً حوالہ کرنا یا اس کا اقدام کرنا قابل سزائے قید دس سال تک رکھا گیا ہے۔

(۱۲) دفعہ ۲۵۲ میں سکے بعد جرم دفعات ۲۴۶ یا ۲۴۸ ہو چکا ہو۔ اور قبضہ میں لیتے وقت جان لیا ہو۔ فریباً کسی کے حوالہ کرنے کے لئے پاس رکھنا قابل سزائے قید تین سال رکھا ہے اور دفعہ ۲۵۳ میں ملکہ معظمہ کے سکے کو جس پر جرم ۲۴۷ یا ۲۴۹ بصراحت ۲۵۲ ہو چکا ہو۔ فریباً حوالہ کرنے کے لئے پاس رکھنا قابل سزائے قید پانچسال قرار دیا ہے۔

(۱۳) دفعہ ۲۵۴ میں جس سکہ یا سکہ ملکہ معظمہ پر کوئی عمل جرم دفعات ۲۴۶ یا ۲۴۷ یا ۲۴۸ یا ۲۴۹ انجام پا چکا ہو اور شخص قابض قبضہ میں لیتے وقت نہ جانتا ہو کہ عمل مذکور کسی پر ہو چکا ہو۔ اُس کو اصلی سکہ کی حیثیت سے حوالہ کرنا یا اس کے مغائر قسم کی حیثیت سے

اصلی سکہ کے مسمی ج کو بامعاوضہ مبلغ چالیس روپیہ حوالہ کیں جنکو تم بر وقت حوالگی ملمّع جانتے تھے۔ جس فعل خلافِ قانون سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۴۱ تعزیرات ہند ہوئے ہو جو مجسٹریٹ درجہ اول کے اختیار سماعت کے اندر ہے۔ اِس لئے تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ بجرم مذکور تمہاری تجویز بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

رولنگز ہائیکورٹس

(۱) جبکہ ملزم ملمّع سکہ جسکو قبضہ میں لیتے وقت ملمّع نہ جانتا ہو۔ ایک شخص کو چلایا ہو۔ اس نے کہا کہ یہ خراب ہے تبدیل کردو۔ اس وقت ملزم کو علم ملمّع ہونے کا ہوا۔ اور دوسرے شخص کو دینے کی تحریک کی تو دفعہ ۲۴۱ کے اقدام میں ذمہ داری عاید کیگئی۔ کرمنیل لاجرنل جلد ۱۲ صفحہ ۷۹۔ انڈین کیسیز جلد ۹ صفحہ ۴۹۹۔ ۳۴، ۳ لاء ٹائمز صفحہ ۹۔

(۲) جبکہ ملزم نے ملمّع سکہ کو قبضہ میں لیتے وقت ملمّع نہ جانتا ہو۔ اور یہ معلوم کرنے کے دانستہ اس سکہ ملمّع کو حوالہ کرے تو زیر دفعہ ۲۴۱ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۴۱ صفحہ ۷۲۶، ۱۹۴۰ء لاہور۔ ۴۱ پنجاب لارپورٹ صفحہ ۲۳۵ لاہور۔ انڈین جلد ۱۲۴ صفحہ ۶۱۸

اس شخص کا سکہ ملمّع کو پاس رکھنا جس نے اسے قبضہ میں لیتے وقت ملمّع جانا ہو

دفعہ ۲۴۲ - جو کوئی شخص فریب سے یا اس نیت سے کہ فریب کا ارتکاب کیا جائے ملمّع سکہ اپنے پاس رکھتا ہو۔ اور قبضہ میں لاتے وقت اُسے یہ علم تھا کہ وہ ملمّع سکہ ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ

جرم دفعہ ہذا قابل مداخلت پولیس و قابل اجرائے وارنٹ و ناقابل راضی نامہ اور قابل تجویز عدالت سیشن یا مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح

بدفعہ ہذا جو شخص ملمّع سکہ قبضہ میں لیتے وقت ملمّع جانتا ہو۔ اور فریباً کسی شخص کے حوالہ کرنے کے لئے پاس رکھتا ہے وہ شخص بدفعہ ہذا قابل سزا

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک شخص کے مکان مقبوضہ سے کچھ تار چاندی بشکل روپیہ اور کچھ سکے ملمع چھپائے ہوئے برآمد ہونے تو قیاس قانونی ہے کہ حسب معنی دفعہ ۲۴۳ تعزیرات ہند ملمع سکے برآمد ہوئے ہیں - ۱۴۳-۱۴۲ - انڈین کیسز صفحہ ۱۵۲ - ۳ - اودھ ویکلی نوٹس صفحہ ۱۱۹۸ سنہ ۱۹۳۳ء کرمنل کیسز صفحہ ۱۱۴۴ - کرمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۵۴۵ - انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء اودھ - صفحہ ۱۴۴ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء اودھ صفحہ ۸۵ -

(۲) ایک ملزم کی خانہ تلاشی بجرم دفعہ ۴۵۷ و ۳۸۰ تعزیرات ہند کے دوران میں تار زر اور تین اٹھنیاں و دو چونیاں و بارہ ٹکڑے آلوں کے برآمد ہوئے تھے - اور پولیس کی جانب سے ملزم کا چالان بدفعہ ۲۴۳ تعزیرات ہند کیا گیا تھا - اور عدالت میں بصفائی خود ملزم نے بشراکت موتی لال مسمی جو رسٹبٹ سے نیلامی میں خریدنا تحریر کرایا تھا - لیکن عدالت ایڈیشنل سیشن جج سے ملزم سزایاب ہوا تھا - ملزم کا اپیل پٹنہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ ملزم و موتی لعل نے یکجہتہ رسدی نصف نصف سکے ملمع خریدے تھے - اور یہ امر ثابت نہیں کیا گیا ہے کہ ملمع سکے ملکہ معظمہ کو کسی شخص کے حوالہ کرنے کے لئے اقدام کیا ہو - یا قبضہ ملمع سکہ فریب سے رکھا گیا تھا یا بارادہ فریب ارتکاب فریب کے لئے پاس رکھا ہو - منظوری اپیل ملزم حکم سزا منسوخ کیا گیا - اور کرمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۵۴۵ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۳ء اودھ صفحہ ۸۵ میں امتیاز کیا گیا - کرمنل لا جرنل جلد ۳۷ صفحہ ۴۱۵ سنہ ۱۹۳۶ء پٹنہ - انڈین کیسز جلد ۱۶۵ صفحہ ۶۰۳

(۳) ایک مقدمہ میں مسمی تلسی رام کو بجرم دفعہ ۲۴۳ تعزیرات ہند ایک سال قید سخت و یکصد روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی اور یہ مقدمہ پولیس مقامی نے تلاشی مکان ملزم و دیگر برادرش مسمی سالگ رام سے سکہ قلب و سانچے سکہ بنانے کے ایک کمرہ مکان سے برآمد ہوئے تھے - عدالتی تحقیقات سے یہ امر کامل طور سے ثابت نہیں ہوا تھا کہ جس کمرہ سے برآمدگی ہوئی ہے وہ یقیناً تنہا قبضہ ملزم سے ہوئی تھی - چنانچہ الہ آباد ہائیکورٹ میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ یہ امر ثابت کیا جانا چاہیئے تھا کہ اشیاء برآمدہ مقبوضہ کمرہ ملزم سے برآمد ہوئی تھیں یا یہ امر ثابت ہونا چاہیئے کہ اشیاء برآمدہ متعلقہ ملزم کے علم میں تھیں کہ کمرہ مذکور میں موجود ہیں - اس مقدمہ میں بحالات واقعات یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ ملزم

ملزمان کی مجرمیت ثابت ہوتی ہے کہ ملتبس سکے ملزمان نے فریباً چلانے کے لئے اپنے پاس رکھے ہوئے تھے۔ یا بارادہ فریب عمل کرنے کے لئے رکھے تھے۔ اور ملزم جو عدالت سیشن سے بری کیا گیا وہ حکم غلط ہے منسوخ کیا جا کر ملزم کو زیر دفعہ ۲۴۳ تعزیرات ہند جو مجسٹریٹ درجہ اول نے سزا دی تھی قایم رکھی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۵۴۵ ۱۹۳۳ء اودھ چیفکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۲ صفحہ ۱۵۲

اس شخص کا ملکہ معظمہ کے سکے سے ملتبس سکے کو پاس رکھنا جس نے اُسے قبضہ میں لیتے وقت ملتبس جانا ہو

دفعہ ۲۴۳ - جو شخص فریب سے یا اس نیت سے کہ فریب کا ارتکاب کیا جائے کوئی ملتبس سکہ اپنے پاس رکھنا جو ملکہ معظمہ کے سکے سے ملتبس ہو اور اُس کو قبضہ میں لاتے وقت اُسے یہ علم تھا کہ وہ سکہ ملتبس ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا

ابتدائی ضابطہ

قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور جرم ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز سیشن یا مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح

دفعہ ہذا کسی ملتبس سکہ ملکہ معظمہ کا جسکو قبضہ میں لاتے وقت اس کے ملتبس ہونیکا قابض کو علم ہو۔ بہ نیت ارتکاب فریب اپنے پاس رکھنا قابل سزا ہے اور یہ قبضہ ایسا ہونا چاہیئے کہ اس کے اختیار و اقتدار کے اندر وہ سکہ مذکور ہووے۔ اور اس سکہ مسطور کا بعلم ملتبس و نیت مجرمانہ دھوکا دے کر چلانے کے لئے قبضہ میں رکھنا ثابت کیا جانا چاہیئے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

اجزائے قانونی ثبوت طلب بجز الفاظ سکہ ملکہ معظمہ کے باقی جملہ اُمور مطلوبہ وہی ہیں جو تحت دفعہ ۲۴۲ تعزیرات ہند درج کئے گئے ہیں۔

فرد قرار داد جرم

ترتیب فرد قرار داد جرم میں بجز الفاظ سکہ ملکہ معظمہ کے وہی ہیں جو تحت دفعہ ۲۴۲ تعزیرات ہند درج کئے گئے ہیں۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص کے خلاف الزام جرم حسب ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم مسمی فلاں ملازم مامورہ ٹکسال گورنمنٹ برٹش انڈیا مقام فلاں میں بحیثیت ملازمت فلاں مامور رہتے ہوئے فلاں فعل کے ذریعہ تم نے اپنے فرض کو دانستہ ترک کرکے سکے کی ترکیب یا مقررہ وزن کم کرکے اصل سکے کے وزن کے مغایر سکہ کیا ہے جس سے تم جرم دفعہ ۲۴۴ قوانین تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت سیشن ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت سیشن عمل میں آوے۔

ناجائز طور سے آلہ ضرب سکہ ٹکسال سے لے جانا

دفعہ ۲۴۵ - جو کوئی شخص کسی ٹکسال سے جو جواز اً برٹش انڈیا میں مقرر کیجئی ہو ضرب سکہ کا کوئی اوزار یا آلہ بلا اختیار جائز نکال لے جائے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ ناقابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ قابل تجویز محض عدالت سیشن ہے۔

شرح

بدفعہ ہذا کسی شخص کا ضرب سکہ کا کوئی اوزار یا آلہ کسی ٹکسال سے جو برٹش انڈیا میں گورنمنٹ نے مقرر کی ہے۔ بلا اختیار جائز اور بلا تخصیص کسی نیت یا ارادہ کے نکال لیجانا قابل سزا قید سات سال ہے۔ عام اس سے کہ وہ شخص متعلقہ ملازم ٹکسال ہو یا کوئی اور شخص ہو۔ قابل مواخذہ قانونی ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا ٹکسال مقرر کردہ گورنمنٹ برٹش انڈیا سے کوئی اوزار یا آلہ ضرب سکہ لے جانا (۲) ملزم کا بلا کسی اختیار قانونی کے آلہ وغیرہ لے جانا۔

فرد قرار داد جرم

میں احمد مجسٹریٹ درجہ اول تم چھجو ملزم پر الزام جرم

اشیاء برآمدہ کی داشت سے لاعلم نہ تھا - اس لئے درخواست نامنظور کیگئی اور حکم سزا قایم رہا - کریمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۵۰۱ سنہ ۱۹۳۶ء الہ آباد - انڈین کیسز جلد ۱۶۲ صفحہ ۲۹۵

وہ شخص جو ٹکسال میں مامور ہو سکے کو وزن یا ترکیب معینہ قانون سے مغایر وزن یا ترکیب کردے

دفعہ ۲۴۴ - جو کوئی شخص کسی ٹکسال میں جو برٹش انڈیا میں جو از امتفا کیگئی ہے مامور ہو اور وہ شخص کوئی فعل کرے یا کوئی ایسا امر ترک کرے جس کا کرنا اس پر قانوناً واجب ہے اس نیت سے کہ کوئی سکہ جو اس ٹکسال سے جاری ہو اس وزن یا ترکیب سے جو قانون کی رو سے معین ہے مغایر وزن یا ترکیب کا ہو جائے تو اس شخص مذکور کو دو قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا -

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے - اور ابتدائً وارنٹ جاری ہوگا اور ناقابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے - اور محض قابل تجویز سشن ہے -

شرح بذریعہ ہذا ملازمان ٹکسال جن کا بحیثیت ملازمت ٹکسال میں دخل ہو اور آلات متعلقہ ٹھپہ وغیرہ سے تعلق رکھتا ہو کسی فعل یا ترک فعل سے سکہ کا وزن یا ترکیب جو قانوناً مقرر ہے مغائر وزن یا ترکیب اس کی کرے اور یہ عمل ملزم کا ارادتاً ثابت کیا جاوے محض غفلت یا لاپرواہی کسی ملازم کی جس سے ترکیب یا وزن سکہ میں فرق ہو جاوے اثبات جرم دفعہ ہذا کے لئے درست نہیں ہے -

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا ٹکسال گورنمنٹ برٹش انڈیا میں باضابطہ ملازم ہونا (۲) ملزم کے کسی فعل یا ترک فعل سے سکہ کا وزن یا ترکیب جو قانوناً مقرر شدہ ہو - اس سے مغایر وزن یا ترکیب کو ارادتاً کرنا (۳) ملزم جو فعل یا ترک فعل کرے اس کو قانوناً کرنا یا ترک کرنا واجب تھا -

ملزم کا بد دیانتی یا فریب سے اس سکہ پر عمل کرنا (۳) ملزم کے عمل سے سکہ کا وزن کم ہو جائے یا اُس کی ترکیب بدل جائے ۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں ملزم کے خلاف اِلزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں ۔

تم مسمی فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں سکہ ریاست پٹیالہ کو بد دیانتی سے یا فریب سے بذریعہ عمل اُس کا وزن کم کیا یا اس کی ترکیب بدل دی جس سے تم جرم دفعہ ۲۴۶ (یا ۲۴۷ اگر سکہ ملکہ معظمہ ہو اور بجائے سکہ ریاست پٹیالہ لکھا جاوے) تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول (یا عدالت سشن کی تجویز کے لایق ہے ۔ اس لئے میں ہدایت کرتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور (یا عدالت سشن عمل میں آوے)

رولنگز آف ہائیکورٹس

جبکہ کوئی شخص کسی سکے یا سکہ ملکہ معظمہ کا وزن کاٹنے یا تراشنے سے کم کردے اور ان سکوں کو ملزم زیور کی شکل میں بنا کر پہننا ظاہر کرکے ان کا رگڑنا اور تراشنا بطور صفائی بتلاوے لیکن ملزم نے زیور کی شکل میں سکوں کو پیش نہیں کیا ہے لیکن بحالات ملزم فریب سے سکوں کی صورت بدلیں اور کم وزن کرنے کا بدفعہ ۲۴۶ تعزیرات ہند مجرم ہے ۔ گو اس نے کبھی پہلے سکوں کو زیور کی شکل میں پہننے کے لئے استعمال کیا ہو ۔ ۴۸ آلہ آباد صفحہ ۶۰۳ - ۲۴ الہ آباد لا جرنل صفحہ ۸۴۲ ۔

فریب یا بد دیانتی سے ملکہ معظمہ کے سکے کا وزن گھٹانا یا اُس کی ترکیب بدلنا

دفعہ ۲۴۷ - جو کوئی شخص ملکہ معظمہ کے کسی سکے پر فریب یا بد دیانتی سے کوئی ایسا عمل کرے جس سے اُس سکہ کا وزن کم ہو جائے یا اُس کی ترکیب بدل جائے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا ۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگا ۔

ذیل قایم کرتا ہوں
تم مسمی چھجو رام ملزم نے بایام و تاریخ فلاں بمقام فلاں واقع مقرر کردہ گورنمنٹ برٹش انڈیا سے فلاں اوزار یا آلہ بلا اختیار جائز ٹکسال مذکور سے باہر کئے تھے جس سے تم جرم دفعہ ۲۴۵ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت سیشن ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ جرم مذکور تمہاری تجویز بعدالت سیشن عمل میں آوے۔

فریب یا بددیانتی سے سکے کا وزن گھٹانا یا اسکی ترکیب بدلنا

دفعہ ۲۴۶ - جو کوئی شخص کسی سکے پر فریب یا بددیانتی سے کوئی ایسا عمل کرے جس سے اُس سکہ کا وزن کم ہو جائے یا اُس سکہ کی ترکیب بدل جائے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

تشریح - جو شخص کسی سکہ میں سے کھود کر کوئی جزو نکال لے اور گڑھے میں کوئی اور شے بھر دے تو اس نے اس سکے کی ترکیب کو تبدیل کیا۔

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ ناقابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز سشن یا پریذیڈنسی مجسٹریٹ۔ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح بدفعہ ہذا جو شخص کسی سکہ پر فریب یا بددیانتی سے کوئی عمل کرے اُس کا وزن کم کر دے یا اس کی ترکیب بدل دے۔ اور وزن کم اس طرح کیا جاتا ہے کہ ساورن کو تیزابی مصالحہ اندازہ سے ڈال کر نکال لیتے ہیں۔ اس پر سے سونا تین چار رتی اس طرح سے اُس برتن میں رہ جاتا ہے کہ نقش سکہ کے خراب یا کم نہیں ہوتے ہیں۔ اور ترکیب بدلنے کی صورت تحت دفعہ تشریح کی گئی ہے۔ جو جزو قانون ہے۔ اور سونے یا چاندی کے سکہ میں سونا یا چاندی کسی طریق سے اتار کر کم کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ دفعہ عام سکوں کے جرم سے متعلق ہے اور دفعہ ۲۴۷ سکہ ملکہ معظمہ سے متعلق ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا سکہ پر کوئی عمل کرنا (۲)

اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ — جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ جرم ناقابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سیشن یا مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح — بدفعہ ہذا ایسا سکہ پر کسی عمل سے اس کی صورت تبدیل کرنا تاکہ وہ دیگر قسم کے سکے کی حیثیت سے چل جائے دفعہ ۲۴۶ و ۲۴۷ میں کسی عمل سے بفریب او بددیانتی سکہ کا وزن کم کرنا یا ترکیب بدلنا یعنی دفعہ ۲۴۶ اگر سکہ ملکہ معظمہ ہو تو بعبارت دفعہ ۲۴۷ تعزیرات ہند قرار دیا ہے۔ اور اگر سکوں کی صورت کو اس طرح بدلا جائے کہ کسی تانبہ کی دمڑی یا دھیلا پر ملمع پھیر کر ساورن کی صورت یا دھیلی یا پیسے پر چاندی چڑھا کر اور لکیریں کناروں پر کر کے صورت تبدیل کی جاوے تاکہ اس بدلی صورت کی حیثیت سے اس کو چلایا جاوے تو جرم دفعہ ۲۴۸ تعزیرات ہند ہوگا۔ اور اگر ملکہ معظمہ کے سکے پر بصراحت مذکور عمل کیا جاوے تو زیر دفعہ ۲۴۹ تعزیرات ہند جرم ہوگا۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب — (۱) ملزم کا سکے یا سکہ ملکہ معظمہ پر کوئی عمل کرنا۔ (۲) ملزم کا کسی عمل سے سکے یا سکہ ملکہ معظمہ کی صورت کو بدلنا۔ (۳) ملزم کا صورت اس ارادہ سے بدلنا تاکہ وہ سکہ یا سکہ ملکہ معظمہ کا اور قسم کے سکے کی حیثیت سے چل جاوے۔

فرد قرارداد جرم — میں رام سرنداس مجسٹریٹ درجہ اول تم رام نراین ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

کہ تم رام نراین ملزم نے بمقام انبالہ بتاریخ ۴ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۸ء کو تانبہ کے دھیلے سکہ ملکہ معظمہ پر ملمع چڑھا کر اس کو بحیثیت ساورن کی شکل میں تبدیل کیا ہے تاکہ ارادتاً بحیثیت سکہ دیگر اس کو چلایا جاوے۔ جس سے تم جرم دفعہ ۲۴۸ یا ۲۴۹ تعزیرات ہند (جو صورت جرم لکھی جاوے) مرتکب ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی تجویز کے لایق ہے (یا تجویز سیشن جج کے لایق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطورہ (یا بعدالت سیشن) عمل میں آوے۔

ونا قابل ضمانت وناقابل راضینامہ ہے - اور قابل تجویز عدالت سیشن یا پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اوّل ہے -

شرح بدفعہ ہذا ملکہ معظمہ کے سکے پر بددیانتی یا فریب سے حسب معنی دفعہ ۲۴ یا دفعہ ۲۵ تعزیرات ہند کوئی ایسا عمل کرنا جس سے اس کا وزن کم ہوجائے یا ترکیب بدل جاوے تو اس شخص کو سزائے قید سات برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا ہر دو سزاؤں کا مستوجب ہوگا -

امتیاز بدفعہ ۲۴۶ و ۲۴۷ تعزیرات ہند ہر دو دفعات میں محض الفاظ سکہ یا سکہ ملکہ معظمہ کا فرق ہے - دفعہ ہذا میں سکہ ملکہ معظمہ پر بددیانتی یا فریب سے کوئی عمل کرکے اس کا وزن کم کرنا یا اسکی ترکیب حسب تشریح قانونی تحت دفعہ ۲۴۶ تعزیرات ہند بدلنا قابل سزا ہے - اور بدفعہ ۲۴۶ تعزیرات ہند دیگر سکوں کی نسبت بصراحت الفاظ مذکورہ عمل کرنا مستوجب سزا ہے - اور یہی فرق اجزائے قانونی ثبوت طلب و ترتیب فرد قرار داد جرم میں امتیاز ہے - اور ابتدائی ضابطہ بھی ہر دو دفعات مساوی ہے -

رولنگ آف ہائیکورٹس جبکہ سکے کو بشکل زیور تیار کرکے بنایا جاوے یا اس کا وزن کم کرکے بشکل زیور منتقل کیا جاوے تو وہ بہ حیثیت زیور متصور نہ ہوگا - بلکہ ایک سکہ ملکہ معظمہ کا بددیانتی سے وزن کم کرکے قریباً عمل کیا جانا کہا گیا ہے کہ وہ پہلے سے اس کو بشکل زیورات استعمال کرتا رہا ہو - ۴۸ - الہ آباد صفحہ ۶۰۳ - ۷ لاہور رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۵۹ - ۲۲ - آل لاجرنل صفحہ ۸۴۲ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۶ء

سکے کی صورت کو اس نیت سے بدلنا کہ وہ کسی اور قسم کے سکے کی حیثیت سے چل جائے

دفعہ ۲۴۸ - جو کوئی شخص کسی سکے پر کوئی ایسا عمل کرے جس سے اس سکے کی صورت بدل جائے اس نیت سے کہ سکہ مذکور کسی اور قسم کے سکے کی حیثیت سے چل جائے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہوسکتی ہے

یا کسی دوسرے شخص کو اسے اپنی تحویل میں لینے کی تحریک کرنے کا اقدام کرے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جسکی میعاد پانچ برس تک ہو سکتی ہے۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا جرم ناقابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سیشن یا مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح کسی سکہ ریاست یا سلطنت کا منشاء دفعہ ۲۴۶ و ۲۴۸ وزن کم کیا گیا ہو یا اس کی صورت تبدیل کی گئی ہو۔ اور جسکو قبضہ میں لیتے وقت جانا گیا ہو کہ اس کا وزن گھٹایا یا ترکیب بدلی گئی ہے یا اس کی صورت بدلی گئی ہے فریباً کسی شخص کے حوالہ کرنا زیر دفعہ ہذا قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کے قبضہ میں سکے جن کا وزن کم کر دیا گیا یا ترکیب یا صورت بدلی ہوئی تھی موجود ہونا (۲) ملزم کا جاننا کہ جرم دفعہ ۲۴۶ یا ۲۴۸ تعزیرات ہند کا سکوں پر ہو چکا ہے (۳) ملزم کا ان سکوں کو کسی دوسرے شخص کے حوالہ کرنا یا بہ تحویل لینے کا اقدام کرنا (۴) ملزم کا فریباً یا بارادہ فریب ارتکاب کرنا

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص کے خلاف الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

کہ تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں سکہ یا سکہ ملکہ معظمہ جس کے سبب جرم دفعہ ۲۴۶ یا ۲۴۸ تعزیرات ہند ہو چکا تھا اُسے لیتے وقت تم جانتے تھے کہ ارتکاب جرم دفعات ان سکوں پہ ہو چکا ہے۔ اور تم نے فریباً یا بارادہ مسمی فلاں شخص کے حوالہ کیا ہے یا اُس کو تحویل میں لینے کا اقدام کیا ہے (جو صورت متعلق ہو) اس طرح سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۵۰ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز (یا عدالت سیشن) کے لائق ہے۔ اس لئے میں ہدایت کرتا ہوں کہ تمہاری تجویز جرم بعدالت مذکور (یا عدالت سیشن) عمل میں آوے۔

ملکہ معظمہ کے سکّے کی صورت کو اس نیّت سے بدلنا کہ وہ کسی اور قسم کے سکّے کی حیثیّت سے چل جائے

دفعہ ۲۴۹ - جو کوئی شخص ملکہ معظمہ کے سکّے پر کوئی ایسا عمل کرے جس سے اُس سکّے کی صورت بدلجائے - اِس نیّت سے کہ سکہ مذکور کسی اور قسم کے سکّے کی حیثیت سے چل جائے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جسکی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا -

اِبتدائی ضابطہ دفعہ ۲۴۸ و دفعہ ہذا قابل مداخلت پولیس و ناقابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ و قابل اجرائے وارنٹ ہے - اور عدالت سیشن یا مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول کی سماعت کے قابل ہیں -

شرح ہر دو دفعات مسطورہ میں لفظ فریب و بددیانتی موجود نہیں ہے اسلئے اثبات جرم ہر دو دفعات مذکورہ کے لئے ایک قسم کے سکّے ملکہ معظمہ پرکسی عمل سے اُس کی صورت تبدیل کرنا تاکہ دوسری قسم کے سکّے کی حیثیت سے چل جائے - ثابت کرنا چاہیئے مثلاً اَدھنّی پر پارہ یا چاندی پھیر کر روپیہ کی حیثیت سے چلانے کے لئے تیار کرنا وغیرہ جس کے متعلق جملہ اُمور اجزائے قانونی دفعہ قرارداد جرم وغیرہ تحت دفعہ ۲۴۸ تعزیرات ہند درج کئے گئے ہیں -

قبضہ میں لیتے وقت جو سکہ کہ جانا گیا ہو کہ یہ مبدل ہے اُسے کسی اور کے حوالہ کرنا

دفعہ ۲۵۰ - کوئی شخص جس کے پاس ایسا سکّہ ہو جس کی نسبت اُس جرم کا ارتکاب ہوچکا ہے جس کی تعریف دفعہ ۲۴۶ یا ۲۴۸ میں کی گئی ہے اور جس نے اُس سکّے کو قبضہ میں لاتے وقت جان لیا ہو کہ اُس سکّے کی نسبت جرم مذکور کا ارتکاب ہوچکا ہے - فریب سے یا اس نیت سے کہ فریب کا ارتکاب کیا جائے اُس سکّے کو کسی دوسرے شخص کے حوالہ کرے

جرم کا ارتکاب ہوچکا ہے جس کی تعریف دفعہ ۲۴۶ اور ۲۴۸ میں کی گئی ہو اور اس نے سکہ مذکور کو قبضہ میں لیتے وقت جان لیا ہو کہ اس سکے کی نسبت جرم مذکور کا ارتکاب ہوچکا ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ

جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا جرم ناقابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سیشن یا پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح

دفعہ ہذا میں عام سکہ ریاست یا کسی سلطنت کا جس کی نسبت دفعہ ۲۴۶ و ۲۴۸ ہوچکا ہو۔ اور قبضہ میں لیتے وقت وزن سکہ کم کیا گیا ہو۔ یا اس کی ترکیب بدلی گئی ہو یا بدفعہ ۲۴۸ اس کی صورت بدلی گئی ہو تا جانا گیا ہو۔ ایسے سکوں کو فریب کا ارتکاب کرنے کے لئے اپنے پاس رکھنا جرم ہے۔ اور بدفعہ ۲۵۳ سکہ ملکہ معظمہ دفعات ۲۴۷ و ۲۴۹ کا بصراحت دفعہ ۲۵۲ عمل کرنا قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے۔

اجزائے قانونی ثبت طلب

(۱) ملزم کے قبضہ میں سکہ یا سکہ ملکہ معظمہ جو بجرم دفعہ ۲۴۶ یا ۲۴۸ تعزیرات ہند تکمیل ہوں موجود ہونا (۲) ملزم کا ان سکوں کو قبضہ میں لیتے وقت زیر جرم دفعہ ۲۴۶ یا ۲۴۸ تعزیرات ہند ہونا جاننا (۳) ملزم ان سکوں یا کسی ایک سکے کو فریباً چلانے کے لئے یا بارادہ رکھنے کے کہ فریب کا ارتکاب کیا جائے اپنے پاس رکھنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم مسمی فلاں ملزم کے خلاف الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں سکہ یا سکہ ملکہ معظمہ جس کی نسبت جرم دفعہ ۲۴۶ یا ۲۴۸ تعزیرات ہند کا ارتکاب ہوچکا تھا۔ اور قبضہ میں لیتے وقت تم ارتکاب جرم دفعات مسطورہ کا ہونا جانتے تھے اور تم مسمی فلاں نے سکے کو چلانے کے لئے یا بارادہ فریب ارتکاب کئے جانے کے لئے اپنے پاس رکھا تھا جس سے تم جرم دفعہ ۲۵۲ تعزیرات ہند

قبضہ میں لیتے وقت جو ملکہ معظمہ کا سکہ جانا گیا ہو کہ یہ مبدل ہے۔ اُسے کسی اور کے حوالہ کرنا

دفعہ ۲۵۱ - کوئی شخص جس کے پاس [illegible] کہ ہو جسکی نسبت اِس جرم کا ارتکاب ہو چکا ہے - جس کی تعریف بدفعہ ۲۴۶ یا ۲۴۹ میں کی گئی ہے - اور جس نے اُس سکے کو قبضہ میں لیتے وقت جان لیا ہو کہ اُس سکے کی نسبت جرم مذکور کا ارتکاب ہو چکا ہے - اُس سکے کو فریب سے یا اس نیت سے کہ فریب کا ارتکاب کیا جائے کسی دوسرے شخص کے حوالہ کرے یا کسی دوسرے شخص کو اُسے اپنی تحویل میں لینے کی تحریک کرنے کا اقدام کرے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے - اور قابل اجرائے وارنٹ ہے - اور ناقابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے - اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا عدالت سیشن ہے -

شرح دفعہ ہذا میں ان سکوں ملکہ معظمہ کی حوالگی یا حوالگی کی تحریک کے اقدام کی سزا ہے - جیسا کہ بدفعہ ۲۵۰ سکہ ریاست یا کسی سکہ سلطنت کی بابت وزن گھٹائے یا ترکیب بدلی گئی یا صورت بدلی گئی سکوں کی حوالگی یا اُس کو تحویل میں لینے کی تحریک کرنے کا اقدام قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے - اجزائے قانونی وغیرہ تحت دفعہ ۲۵۰ لکھے جا چکے ہیں - جو کہ الفاظ سکہ ملکہ معظمہ کے وہی اجزائے قانونی ہیں جو بدفعہ مذکور درج کئے گئے ہیں - اور فرد قرار داد جرم بھی قریباً ویسی ہی ہے

اُس شخص کا سکے کو پاس رکھنا جس نے اُسے قبضے میں لیتے وقت جانا ہو کہ مبدل ہے

دفعہ ۲۵۲ - جو کوئی شخص فریب سے یا اس نیت سے کہ فریب کا ارتکاب کیا جائے - کوئی ایسا سکہ اپنے پاس رکھتا ہو - جس کی نسبت اس

نسبت اپنے قبضہ میں لاتے وقت وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ عمل انجام پا چکا ہے۔ اصلی سکہ کی حیثیت سے یا جس قسم کا وہ ہے اس سے مغائر قسم کے سکہ کی حیثیت سے کسی شخص کے حوالہ کرے یا کسی شخص کو اس بات کی تحریک کرنیکا اقدام کرے کہ وہ شخص اس سکہ کو اصلی سکہ کی حیثیت سے یا جس قسم کا وہ ہے اس سے مغائر قسم کے سکے کی حیثیت سے اپنی تحویل میں لے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار اس سکہ کی مالیت کے دس گنا تک ہو سکتی ہے۔ جس کے عوض سکہ مبدل چلایا گیا ہے یا جسکے چلانیکا اقدام کیا گیا ہے۔

ابتدائی ضابطہ - جرم دفعہ ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداءً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور جرم ناقابل ضمانت و ناقابل راضینامہ۔ اور قابل تجویز مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے

شرح جس سکہ یا سکہ ملکہ معظمہ کی نسبت کوئی عمل جرم مبینہ دفعات ۲۴۶ ، ۲۴۷ ، ۲۴۸ یا ۲۴۹ تعزیرات ہند ہو چکا ہے اور قبضہ میں لیتے وقت نوعیت جرم دفعات مسطورہ سے لاعلم ہو کہ کوئی عمل ان سکوں پر ہو چکا ہے بہ حیثیت اصلی کسی شخص کے حوالہ کرے۔ یا بطور اصلی سکے کے لینے کی ترغیب کرے یا اس کے مغائر قسم کے سکے کی حیثیت سے حوالہ کرے یا اس کو اس امر کی تحریک کا اقدام کرے کہ وہ شخص اسکو بہ حیثیت مبینہ لے لیوے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا سکہ ملتبس دفعات ۲۴۶ تا ۲۴۹ جن کی نسبت قبضہ میں لیتے وقت ملتبس ہونے سے لاعلم تھا۔ لیکن بعدہٗ ان کی ملتبس نوعیت کو جان کر حوالہ کرنا یا اس کے لینے کی ترغیب دینا (۲) ملزم کا بطور اصلی غیر ملتبس ہونے کی حیثیت سے یا بطور مختلف قسم کے سکہ کی حیثیت سے حوالہ کرنا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم مسمی فلاں ملزم کے خلاف الزام

کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لایق (یا عدالت سیشن) ہے۔ اِس لیئے میں ہدایت کرتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے (یا عدالت سیشن میں عمل میں آئے گی)

اُس شخص کا ملکہ معظمہ کے سِکہ کو پاس رکھنا جس نے اُسے قبضہ میں لیتے وقت وتبدل جانا ہو

دفعہ ۲۵۳۔ جو کوئی شخص فریب سے یا اس نیت سے کہ فریب کا اِرتکاب کیا جائے کوئی سِکہ اپنے پاس رکھتا ہو جس کی نسبت تعریف دفعہ ۲۴۷ خواہ ۲۴۹ میں کی گئی ہے۔ اور اُس نے سِکہ مذکور کو قبضہ میں لیتے وقت جان لیا ہو کہ اُس سِکہ کی نسبت جرم مذکور کا اِرتکاب ہو چکا ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جسکی میعاد پانچ برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداءً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور جرم ناقابل راضینامہ و ناقابل ضمانت ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سیشن یا مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح دفعہ ہذا میں سِکہ ملکہ معظمہ دفعات ۲۴۷ یا ۲۴۹ کی صورت جرم کو با الفاظ اجزاء قانونی مبینہ تحت دفعہ ۲۵۲ تعزیرات ہند۔ بہ تبدیل الفاظ سِکہ سِکہ ملکہ معظمہ کا بغرض فریباً چلانے کے لیئے پاس رکھنا قابل سزا ہے۔ محض دفعہ ہذا و دفعہ ۲۵۲ میں لفظ سِکہ و سِکہ ملکہ معظمہ کا فرق ہے۔ دیگر امورات و اجزاے قانونی و فرد جرم مساوی ہیں۔ ملاحظہ ہو تحت دفعہ ۲۵۲ سابق الذکر۔

ایسے سکے کو اصلی کی حیثیت کسی اور کے حوالہ کرنا جسکو حوالہ کرنیوالے نے پہلے قبضہ میں لیتے وقت مبدل شدہ جانا ہو

دفعہ ۲۵۴۔ جو کوئی شخص کوئی سِکہ جس کی نسبت وہ جانتا ہو کہ کوئی ایسا عمل جس کا ذکر دفعہ ۲۴۶ یا ۲۴۷ یا ۲۴۸ یا ۲۴۹ میں ہوا ہے۔ انجام پا چکا ہے۔ لیکن جس کی

ہو کر واجب ہوتا ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا تلبیس سٹیمپ کرنا یا جان بوجھ کر اُسکے کسی جزو کا تلبس کرنا۔

(۲) ملزم کا گورنمنٹ سٹیمپ جو محکمات مختلف گورنمنٹ میں بطور کورٹ فیس تا تکمیل متعلقہ مستعمل ہوتا ہے۔ اس کی تلبیس کرنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم کے خلاف اِلزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم مسمی فلاں نے بایام وتاریخ فلاں گورنمنٹ سٹیمپ محکمہ دیوانی (یا جس صیغہ کا جیسا کہ ہو) کی تلبیس کی ہے۔ یا اس کے کسی جزو کی دانستہ تلبیس کی ہے (جیسے صورت ہو) جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۵۵ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ اِس لئے میں ہدایت کرتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مجسٹریٹ درجہ اول (یا بعدالت سشن) عمل میں آوے۔

تلبیس گورنمنٹ اسٹامپ کی غرض سے کوئی آلہ یا سامان پاس رکھنا

دفعہ ۲۵۶۔ جو کوئی شخص کوئی آلہ یا سامان اس غرض سے اپنے قبضہ میں رکھتا ہو کہ وہ کسی ایسے اسٹامپ تلبیس کے کام میں آئے یا یہ جانتا یا باور کرنیکی وجہ رکھتا ہو کہ اسکا کسی ایسے اسٹامپ کی تلبیس کے کام میں آنا مقصود ہے۔ جو گورنمنٹ کیجانب سے سرکاری آمدنی کے لئے جاری کیا گیا ہو تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ

جرم دفعہ ہذا قابل مداخلت پولیس و قابل اجرائے وارنٹ و قابل ضمانت و نا قابل راضینامہ اور محض قابل تجویز عدالت سشن ہے۔

شرح

دفعہ ہذا میں بمثل دفعہ ۲۵۵ تعزیرات ہند کوئی آلہ یا سامان تلبیس سٹیمپ گورنمنٹ کے لئے اپنے پاس یا یہ جان کر یا باور کرکے رکھنا کہ سٹیمپ

مجرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم مسمی فلاں نے بایام و تاریخ فلاں ملتبس سکہ (دیا سلہ تاکہ معظمہ جسکا وزن کم کیا گیا یا ترکیب بدلی گئی تھی) جسکو قبضہ میں لیتے وقت تم کا علم تھے بعدہ جس عمل سے وہ سکہ تیار کیا گیا تھا تم جان گئے تھے اور اس سکہ ملتبس سا ورن پیٹیا دہ کو تم نے مسمی فلاں شخص کو بابعوض خریدکشتیم بطور اصلی سکہ حوالہ کیا تھا - جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۵۴ تعزیرات ہند ہوئے ہو - جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لایق ہے - اس لئے میں ہدایت کرتا ہوں کہ تمہاری تجویز جرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

تلبیس گورمنٹ اسٹامپ | **دفعہ ۲۵۵** - جو کوئی شخص کسی ایسے اسٹامپ کی تلبیس کرے - یا جان بوجھ کر اُس کی تلبیس کے عمل کا کوئی جزو انجام دے جو گورمنٹ کی جانب سے سرکاری آمدنی کے لئے جاری کیا گیا ہے - تو شخص مذکور کو حبس دوام بعبور دریاے شور یا دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے - اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا -

تشریح وہ شخص اس جرم کا مرتکب ہوگا جو ایک نوع کے اصلی اسٹامپ کو اور نوع کے اصلی اسٹامپ کی صورت کا کر دینے سے تلبیس کرے۔

ابتدائی ضابطہ جرم بدفعہ ہذا قابل دست اندازی پولیس (قابل اجراے وارنٹ) و نا قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے - اور محض قابل تجویز عدالت سشن یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے -

شرح بدفعہ ہذا جیسے سکہ کی تلبیس کرنا جرم ہے ایسا ہی جان بوجھ کر سٹیمپ کی تلبیس کرنا یا اس کی تلبیس کا کوئی جزو انجام دینا قابل سزا حبس دوام بعبور دریاے شور یا قید میعادی دس سال تک قرار دیا گیا ہے - اور سٹیمپ سرکاری آمدنی کے لئے جاری شدہ ہے - اور محکمات فوجداری - دیوانی - مال و ڈاک خانہ و انکم ٹیکس وغیرہ وغیرہ میں فروخت ہو کر مستعمل ہوتا ہے - اور ہر ایک گورمنٹ میں بحفاظت عام باقاعدہ کاغذ پر بناء

شرح دفعہ ہذا مطابق دفعہ ۲۵۴ تعزیرات ہند ہے۔ جو کوئی آلہ تلبیس سٹیمپ گورنمنٹ کے لئے بنائے (یا اُس کی ساخت کا جُز انجام دے) یا اس کو خریدے یا فروخت کرے یا اپنے قبضہ سے جُدا کرے۔ اس غرض مستوجب کے لئے یہ جانتے ہوئے یا باور کرنے کی وجہ رکھتے ہوئے کہ اُس کا تکمیل تلبیس سٹیمپ میں مستعمل کرنا مقصود ہے۔ جو گورنمنٹ کی جانب سے سرکاری آمدنی کے لئے جاری کیا گیا ہے جو کہ دفعہ ہذا قابل سزا ہے اور معمولی اوزارات بشمول دیگر مشینری بھی ہوتے ہیں۔ یہ امر لغور و تحقیق ثابت کیا جانا چاہیئے کہ وہ آلہ واقعی تلبیس سٹیمپ کے لئے ہوتا ہے جس کی تائید واقعات مندرجہ سے بھی کی جاوے

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا کوئی آلہ تلبیس سٹیمپ بنانا یا اس کی ساخت کا کوئی جزو انجام دینا یا اُس کو خریدنا یا فروخت کرنا یا اُس کو علیحدہ کرنا (۲) ملزم کا جاننا یا باور کرنے کی وجہ رکھنا کہ وہ آلہ تلبیس سٹیمپ گورنمنٹ میں مستعمل ہوگا۔

فرد قرارداد جرم

میں) فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم مسمی فلاں شخص پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم مسمی فلاں نے بایام و تاریخ فلاں آلہ دانستہ یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر تلبیس سٹیمپ گورنمنٹ کے لئے بنایا ہے اور فلاں تاریخ فلاں شخص کو بقیمت فلاں فروخت کیا ہے (جو صورت واقع ہو محض بنایا یا خریدا یا فروخت کیا یا علیحدہ کیا وغیرہ جو لکھی جاوے گی) جس سے تم جرم دفعہ ۲۵۷ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو جو قابل تجویز عدالت سشن ہے جسکو میں بعدالت سشن سپرد کرونگا۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم دفعہ مذکور بعدالت سشن عمل میں آوے۔

ملتبس گورنمنٹ اسٹامپ کی فروخت

دفعہ ۲۵۸ - جو کوئی شخص کوئی اسٹامپ بیچے یا عرض بیع میں رکھے۔ یہ جان کر یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ وہ کسی ایسے اسٹامپ سے ملتبس ہے جو گورنمنٹ کی جانب سے سرکاری آمدنی کے لئے جاری کیا گیا ہے

کی تلبیس کے لئے کام میں لایا جاوے گا زیر دفعہ ہذا قابل سزا ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا آلہ یا سامان تلبیس سٹیمپ گورنمنٹ کے لیے پاس رکھنا (۲) ملزم کا دانستہ یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر اپنے قبضہ میں رکھنا کہ تلبیس سٹیمپ گورنمنٹ کے لئے استعمال کیا جاویگا

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم مسمی فلاں پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم مسمی فلاں۔نے بایام و تاریخ فلاں گورنمنٹ سٹیمپ کے لئے فلاں آلہ یا سامان اس لئے اپنے قبضہ میں رکھا ہوا تھا کہ ان کو دانستہ یا باور کرکے کہ تلبیس سٹیمپ گورنمنٹ میں استعمال کیا جاوے گا۔جس سے تم جرم دفعہ ۲۵۶ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو جو محض عدالت سیشن کی تجویز کے لائق ہے۔اس لئے میں ہدایت کرتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت سیشن عمل میں آوے۔

ساخت یا فروخت آلہ بغرض تلبیس گورنمنٹ اسٹامپ

دفعہ ۲۵۷۔ جو کوئی شخص کوئی آلہ بنائے یا اس کی ساخت کے عمل کا کوئی جزو انجام دے یا اس آلہ کو خریدے یا بیچے یا اپنے قبضہ سے جدا کرے اس غرض سے کہ وہ کسی ایسے اسٹامپ کی تلبیس کے کام میں آئے یا یہ جانکر یا باور کرنیکی وجہ رکھ کر کہ اس کا کسی ایسے اسٹامپ کی تلبیس کے کام میں آنا مقصود ہے۔جو گورنمنٹ کیجانب سے سرکاری آمدنی کے لئے جاری کیا گیا ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ابتدا گ وارنٹ جاری ہوگا قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔اور محض قابل تجویز عدالت سیشن ہے۔

کوئی اسٹامپ جسکو وہ جانتا ہو کہ کسی ایسے اسٹامپ سے ملتبس ہے جو گورنمنٹ کیجانب سے سرکاری آمدنی کے لئے جاری کیا گیا ہے اپنے پاس رکھتا ہو اس نیت سے کہ اس اسٹامپ کو اصلی اسٹامپ کی حیثیت سے کام میں لائے یا اپنے قبضہ سے جدا کرے یا یہ غرض ہو کہ وہ اصلی اسٹامپ کی حیثیت سے کام میں لایا جائے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

اِبتدائی ضابطہ

جرم قابلِ مداخلت پولیس ہے۔ ابتدأ وارنٹ جاری ہوگا قابلِ ضمانت و ناقابلِ راضینامہ ہے۔ اور قابلِ تجویز عدالت سشن یا پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح

دفعہ ہذا مثل دفعہ ۲۴۲ تعزیرات ہند متعلق سکہ ملتبس سٹیمپ گورنمنٹ کو دانستہ بطور اصلی کام میں لانا یا علیحدہ کرنا یا اصلی کی حیثیت سے کام میں لانے کی نیت سے پاس رکھنا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور بلا نیت چلانے کے محض اپنے پاس رکھنا جرم نہیں ہوگا جبکہ کوئی شخص ملتبس سٹیمپ دھوکا میں آکر خرید لے اور معلوم کر کے اپنے پاس رکھ کر اصلی خرید کر اپنے کام میں لا دے تو محض داشت جرم نہ ہوگا

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا ملتبس گورنمنٹ سٹیمپ اپنے پاس رکھنا (۲) ملزم کا ملتبس سٹیمپ گورنمنٹ دانستہ چلانے کے لئے رکھنا (۳) ملزم کا بطور اصلی چلانے کے لئے یا استعمال کرنے کے لئے رکھنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم مسمی فلاں شخص پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم مسمی فلاں نے بایام و تاریخ فلاں ملتبس سٹیمپ گورنمنٹ اپنے پاس بطور اصلی چلانے کے لئے یا استعمال کرنے کے لئے اپنے پاس رکھا تھا جسکو تم ملتبس سٹیمپ گورنمنٹ جو سرکاری

تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے اور محض قابل تجویز عدالت سیشن ہے۔

شرح بذفعہ ہذا کسی شخص کا دانستہ یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر ملتبس سٹیمپ گورنمنٹ جو سرکاری آمدنی کے لئے جاری کیا ہوا ہو۔ اس کو فروخت کرنا یا فروخت کی جگہ رکھنا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ ملتبس سٹیمپ گورنمنٹ مستعملہ کو کسی عمل سے غیر مستعملہ بنا کر بشکل اصلی چلایا جانا جرم دفعہ ۲۶۲ ہے۔ لیکن دفعہ ۲۳۹ تعزیرات ہند میں ملتبس سکہ کو فریب کا ارتکاب کئے جانے کے لئے کسی کے حوالہ کرنا بدفعہ ہذا کے مقابل جرم ملتبس سکہ ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا ملتبس سٹیمپ گورنمنٹ کو دانستہ یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ یہ ملتبس ہے فروخت کرنا یا فروخت کے لئے پیش کرنا

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم مسمی فلاں شخص کے خلاف الزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم مسمی فلاں شخص نے بایام و تاریخ و مقام فلاں ملتبس سٹیمپ گورنمنٹ جسکو تم جانتے یا باور کرنے کی وجہ رکھتے تھے کہ یہ ملتبس ہے اور بتبدیل صورت کردہ مستعملہ مورخہ فلاں مشمولہ مقدمہ فلاں مدعی کا بعدالت فلاں پیش کردہ تھا تم نے اس کی صورت کو تبدیل کر کے بطور اصل سٹیمپ مسمی فلاں شخص کے پاس تاریخ فلاں بقیمت فلاں فروخت کیا یا معرض بیع میں رکھا تھا (جیسا کہ صورت واقع ہو) جس سے تم جرم دفعہ ۲۵۸ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت سیشن ہے اور عدالت سیشن میں سپرد کئے جاؤ گے۔ اس لئے میں ہدایت کرتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور عدالت سیشن میں عمل میں آوے۔

ملتبس گورنمنٹ اسٹامپ کو پاس رکھنا

دفعہ ۲۵۹ - جو کوئی شخص

سیٹمپ جو سرکاری آمدنی کے لیے جاری ہے استعمال کیا ہے۔ جس سے تم جرم دفعہ ۲۶۰ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ کی عدالت کی تجویز یا عدالت سیشن اپیل ہوتی ہے۔ اس لئے میں ہدایت کرتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مزبور (بعدالت سیشن) عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک شخص نے مستعمل سٹیمپ گورنمنٹ محکمہ جنگلات میں کاغذات لائسنس میں بہ تلبیس سٹیمپ استعمال کئے تھے۔ جسکو بدفعہ ۲۶۰ تعزیرات ہند سب ڈویژن مجسٹریٹ سے دوصد روپیہ جرمانہ اور ایک سال قید سخت کی سزا دیگئی تھی۔ ملزم کا اپیل باضابطہ رنگون جوڈیشل کمشنر کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ ملزم نے گورنمنٹ سٹیمپ مستعملہ کو زیر قواعد جنگلات اصلی غیر مستعملہ سٹیمپ کے مشابہ کرکے استعمال کیا ہے اور اجازت نامہ لائسنس چرائی مویشیاں پر لگایا ہے جو بمنشاء دفعہ ۲۸ تعزیرات ہند ملتبس کیا گیا ہے۔ ملزم صحیح طور پر بدفعہ ۲۶۰ تعزیرات ہند سزایاب ہوا ہے۔ اپیل نامنظور کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۲۸۹ ۱۹۲۱ء ناگ پور۔ انڈین کیسز جلد ۶۰ صفحہ ۷۸۵

دفعہ ۲۶۱ - جو کوئی شخص فریب سے یا اس نیت سے کہ گورنمنٹ کا زیان کرائے کسی مادے سی جس پر کوئی ایسا سٹیمپ لگا ہو جو گورنمنٹ کی جانب سے سرکاری آمدنی کے لئے جاری کیا گیا ہے کوئی تحریر دستاویز دور کرے یا مٹا ڈالے جس کے لئے وہ اشٹامپ کام میں لایا گیا تھا یا کسی تحریر یا دستاویز سے کوئی اشٹامپ جو اس تحریر یا دستاویز کے لئے کام میں لایا گیا ہو۔ اس غرض سے دور کرے کہ وہ اشٹامپ کسی اور تحریر یا دستاویز کے لئے کام میں لایا جائے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد تین برس تک

گورنمنٹ کو زیان پہنچانیکی نیت سے کسی مادے سی جسپر گورنمنٹ اشٹامپ ہو کوئی تحریر مٹانا یا کسی دستاویز سے وہ اشٹامپ جو اسی کیلئے کام میں لایا گیا ہے۔ دور کرنا

آمدنی کے لئے جاری ہے جانتے تھے جس سے تم جرم دفعہ ۲۵۹ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اوّل کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مزبور عمل میں آوے۔

ملتبس جانے ہوئے گورنمنٹ اسٹامپ کو اصلی اسٹامپ کی حیثیت سے کام میں لانا

دفعہ ۲۶۰۔ جو کوئی شخص اصلی اسٹامپ کی حیثیت سے کوئی اسٹامپ کام میں لاے یا یہ جان کر کہ وہ اسٹامپ کسی ایسے اسٹامپ سے ملتبس ہے۔ جو گورنمنٹ کی جانب سے سرکاری آمدنی کے لئے جاری کیا گیا ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداءً وارنٹ جاری ہوگا قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سشن یا پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اوّل ہے

شرح دفعہ ہذا میں کسی ملتبس گورنمنٹ سٹیمپ کو ملتبس جانکر اصلی سٹیمپ کی حیثیت سے دانستہ کام میں لانا ہے۔ اور دفعہ ہذا دفعہ ۲۵۴ تعزیرات ہند جس میں ملتبس بنے ہوئے سکہ کو اصلی سکہ کی حیثیت سے مغایر قسم کے سکے کی حیثیت سے کسی شخص کے حوالہ کرنا ہے۔ مشابہ ہے

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا ملتبس گورنمنٹ سٹیمپ استعمال کرنا (۲) اسٹیمپ ملتبس کا گورنمنٹ کی آمدنی کے لئے جاری شدہ ہونا (۳) ملزم کا ملتبس جان کر بطور اصلی سٹیمپ کے استعمال کرنا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اوّل تم مسمی فلاں ملزم کے خلاف الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں ملزم نے بایام و تاریخ فلاں ملتبس سٹیمپ گورنمنٹ کو ملتبس جان کر بہ حیثیت اصلی گورنمنٹ

مذکور عدالت سیشن میں عمل میں آوے۔

مستعمل جانتے ہوئے گورنمنٹ اسٹامپ کو کام میں لانا

دفعہ ۲۶۲۔ جو کوئی شخص فریب سے یا اس نیت سے کہ گورنمنٹ کا زیان کرائے کوئی اسٹامپ جو گورنمنٹ سے سرکاری آمدنی کے لئے جاری کیا گیا ہو کسی غرض سے کام میں لائے یہ جان کر کہ وہ کام میں آچکا ہے۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے اور قابل تجویز مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے۔

شرح مدفعہ ہذا فریباً یا بہ نیت زیان کرانے گورنمنٹ کسی مستعملہ سٹیمپ کو دانستہ کام میں لانا یہ جانتے ہوئے کہ پہلے کام میں آچکا ہے۔ مثلاً سٹیمپ بوٹ فس یا دیگر مستعملہ سٹیمپ کو کام میں لانا جرم دفعہ ہذا ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت مطلب (۱) ملزم کا سٹیمپ گورنمنٹ جو سرکاری آمدنی کے لئے جاری ہو اور پہلے وہ استعمال کیا جا چکا ہو مکرر استعمال کرنا (۲) ملزم کا سابقہ مستعمل شدہ سٹیمپ کو جاننا ملزم کا بہ نیت زیان کرائے گورنمنٹ یا فریبانہ طور سے اس کا دانستہ استعمال کرنا۔

فرد قرار داد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم مسمی فلاں پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم مسمی فلاں نے بایام و تاریخ فلاں گورنمنٹ سٹیمپ جو سرکاری آمدنی کے لئے جاری کیا ہوا ہے۔ بہ نیت زیان کرانے گورنمنٹ اس سٹیمپ مستعملہ کو دانستہ مکرر استعمال کیا ہے۔ یہ جانتے ہوئے کہ پہلے استعمال ہو چکا تھا جس سے تم جرم دفعہ ۲۶۲ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز

ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ

بدفعہ ہذا جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سشن یا پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح

دفعہ ہذا قریباً دفعہ ۲۴۶ و ۲۴۸ تعزیرات ہند تلبیس سکہ سے ملتی جلتی ہے چنانچہ بدفعہ ہذا فریب سے یا بہ نیت نقصان گورنمنٹ کسی سٹیمپ پرسے جس پر کوئی سٹیمپ لگا ہوا ہو۔ کوئی تحریر دور کرے یا مٹاوے یا دستاویز کو دور کردے تاکہ وہ سٹیمپ کسی اور تحریر یا دستاویز کے لئے کام میں لایا جاوے۔ اور ملزم کی نیت یا فریب اس کے فعل کی نوعیت اور اس کے نتیجہ سے ثابت کی جاوے گی۔ اور عموماً تکمیل ضابطہ کے لئے دیوانی فوجداری و مال میں سٹیمپ گورنمنٹ شامل ہوتے ہیں بعض سٹیمپ اہلمد کی غفلت سے بلاعمل قاعدہ شامل ہوجاتے ہیں۔ لیکن پشت سٹیمپ پر نام خریدار ضرور درج ہوتا ہے۔ اور بعض پر عنوان مقدمہ لکھ دیتے ہیں۔ اور بعض کو اوزار سے کاٹ دیتے ہیں۔ چنانچہ کسی تحریر کو سٹیمپ سے مٹا کر یا اس دستاویز جس پر سٹیمپ لگا ہوا ہے علیحدہ کرکے کسی دوسری تکمیل میں لگانا قابل سزا ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) سٹیمپ گورنمنٹ کی آمدنی کے لئے تھا (۲) ملزم کا سٹیمپ گورنمنٹ سے کوئی تحریر مٹانا یا دستاویز جس پر سٹیمپ لگا ہوا ہو دور کرنا (۳) ملزم کا اس دستاویز یا سٹیمپ کو کسی دوسری تکمیل میں استعمال کرنا (۴) ملزم کا بہ نیت فریب دہی یا زیاں ناجائز گورنمنٹ عمل کرنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم مسمی فلاں کے خلاف الزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم مسمی فلاں نے قریباً یا بہ نیت زیاں پہنچانے گورنمنٹ سٹیمپ مشمولہ مثل ۔ عدالت فلاں سے حروف بتاریخ فلاں لکھے ہوئے مٹا کر یا دستاویز مشمولہ مثل نکال کر اس کے سٹیمپ کو فلاں مثل یا دستاویز میں استعمال کیا ہے۔ جس سے تم جرم دفعہ ۲۶۱ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت سشن ہے۔ اس لئے میں ہدایت کرتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا گورنمنٹ سٹیمپ جو سرکاری آمدنی کے لئے جاری کیا گیا ہو۔ اور اس پر علامت کام میں آچکنے کی ہو چکی ہو۔ اس کو چھیلنا یا دانستہ اپنے پاس رکھنا یا فروخت کرنا یا قبضہ سے علیحدہ کرنا (۲) ملزم کا فریب دینے کی نیت سے یا گورنمنٹ کا نقصان کرانے کے لئے کیا ہو یا دے (۳) ملزم کا جملہ امور تسلیم کرنا

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں ملزم پر الزام حسب ذیل قائم کرتا ہوں

تم فلاں ملزم نے بایام و تاریخ فلاں گورنمنٹ سٹیمپ قیمتی پانچ روپیہ جو سرکاری آمدنی کے لئے جاری ہے اور وہ کام میں آچکا تھا جس پر علامات کام میں آچکنے کے بعد کیجا چکی تھیں تم نے ان علامات کو چھیل کر مسمی فلاں شخص کے پاس بقیمت پانچ روپیہ فریباً گورنمنٹ کو زیان پہنچانے کی نیت سے فروخت کیا ہے جس سے تم جرم دفعہ ۲۶۳ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو جو مجھ مجسٹریٹ کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں ہدایت کرتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذا عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) ایک شخص مسمی باز الرحمن کی نسبت پولیس مقامی کو مستعملہ سٹیمپ کے فروخت کرنے کا شبہ تھا۔ ایک روز پولیس نے اس کے ہاتھ میں سٹیمپ دیکھ کر اس کو گرفتار کر لیا تھا۔ اور مستعملہ سٹیمپ کو فروخت کے لئے پاس رکھنے کے جرم دفعہ ۲۶۳ تعزیرات ہند میں ڈپٹی مجسٹریٹ کے اس کا چالان کر دیا جس نے تحقیقات کے بعد اس کو بری کر دیا تھا جس کا بضابطہ اپیل کلکتہ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ دفعہ ۲۶۳ تعزیرات ہند کے دو حصے ہیں حصہ اول میں ضروری ہے کہ کوئی نشان جس میں سٹیمپ کا استعمال میں آچکنا ظاہر ہو اس کو چھیلے یا قریباً دور کرے تاکہ گورنمنٹ کا نقصان ہووے اس لئے ضروری ہے کہ فریب یا بارادہ نقصان گورنمنٹ ثابت کیا جاوے اور دوسرے حصہ دفعہ مذا میں ایسے سٹیمپ کو اپنے پاس رکھنا یا بیچنا اس غرض سے ثابت کیا جاوے کہ وہ نشان چھیلا یا دور کیا گیا ہے تاکہ وہ استعمال کیا جاوے لیکن استغاثہ اس کو ثابت نہیں کر سکا ہے اور حسب دفعہ ۳۰ کورٹ فیس کا اس سٹیمپ پر عمل ہوا ہے۔ اس لئے قبضہ میں رکھنا ایسے سٹیمپ کا زیر حصہ دوم دفعہ ۲۶۳ تعزیرات ہند ذمہ داری قانونی عاید نہیں کرتا ہے۔ اس لئے اپیل

بمجرم مذکور بعد الست مزبور عمل میں آوے۔

اس نشان کو چھیلنا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسٹامپ کام میں آچکا ہے

دفعہ ۲۶۳ - جو کوئی شخص فریب سے اس نیت سے کہ گورنمنٹ کا زیان کرائے کسی اسٹامپ پر سے جو گورنمنٹ کیجانب سے سرکاری آمدنی کے لئے جاری کیا گیا ہے کوئی ایسا نشان چھیل ڈالے یا دور کرے جو اس بات کے ظاہر کرنے کے لئے اس اسٹامپ پر لگایا یا نقش کیا گیا ہو کہ وہ اسٹامپ کام میں آچکا یا ایسا اسٹامپ جسکو وہ جانتا ہو کہ کام میں آچکا ہے اور جس پر سے وہ نشان چھیلا یا دور کیا گیا ہو جان بوجھ کر اپنے پاس رکھے یا بیچے یا اپنے قبضہ سے جدا کرے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجاوے گی جس کی میعاد تین برس تک ہوسکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ جرم قابل ضمانت ونا قابل راضینامہ اور قابل تجویز عدالت سیشن یا عدالت پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

شرح بدفعہ ہذا جو شخص گورنمنٹ سٹیمپ جو سرکاری آمدنی کے لئے جاری شدہ ہے اور وہ سٹیمپ کام میں آچکا ہو۔ اور اس کام میں آچکنے کی علامت یا نشان قاعدہ کیا جا چکا ہو۔ فریب سے یا گورنمنٹ کا زیان کرانے کی نیت سے اس علامت یا نشان کو چھیل ڈالے اور اس کو دانستہ اپنے پاس رکھے یا فروخت کرے یا اپنے قبضہ سے جدا کرے زیر دفعہ ہذا قابل سزا ہے اور چونکہ اب ایک اوزار سے عدالتی سٹیمپ مشمولہ مثل متعلقہ ودیگر محکمات میں کالعدم کیے جاتے ہیں اس لئے آج کل یہ دفعہ جاری نہیں ہوتی ہے اور محض اسپیشل روساکی عدالتوں میں اوزار نہیں ہوتا ہے۔ وہاں سٹیمپ پر سیاہی سے قلم پھیر کر کاٹتے ہیں۔ اور بعض مدعی یا مستغیث یا متعلقہ شخص کا نام لکھ دیتے ہیں۔ اور وہ ڈاکخانہ کے سٹیمپ پر مہر وغیرہ کا نشان و تاریخ ہوتی ہے۔ ان سٹیمپ پر دفعہ ہذا جاری ہوگی۔

شرح دفعہ ہذا کسی مصنوعی سٹیمپ کا بنانا یا دانستہ چلانا یا اور کرنا یا بغرض ڈاک دانستہ استعمال کرنا یا اپنے پاس رکھنا یا اس کی تیاری کے لئے کوئی ٹھپا یا کندہ کردہ دھات کی تختی یا آلہ یا سامان متعلقہ بغیر عذر جائز اپنے پاس رکھنا زیر دفعہ ہذا وہ شخص قابل سزا ہوگا اور جملہ اشیاء ضبط کی جائیں گی

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم نے مصنوعی سٹیمپ گورنمنٹ بنایا یا دانستہ چلایا یا کاروبار کیا یا کوئی ٹھپا یا آلہ وغیرہ اپنے پاس مصنوعی سٹیمپ بنانے کو رکھا (۲) ملزم نے دانستہ بغرض ڈاک مصنوعی سٹیمپ استعمال کیا۔ یا مصنوعی سٹیمپ فروخت کیا

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم مسمی فلاں کے خلاف الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم مسمی فلاں نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مصنوعی گورنمنٹ سٹیمپ بنا کر فلاں شخص کے پاس دانستہ چلایا ہے جس سے تم جرم دفعہ ۲۶۳ الف تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں ہدایت کرتا ہوں کہ بجرم مذکور تمہاری تجویز مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت عمل میں آوے (جو صورت واقعہ ہو درج کرو)

باب (۱۳) سیزدہم

اُن جُرموں کے بیان میں جو باٹوں اور پیمانوں سے متعلق ہیں

باب ہذا میں جملہ دفعات ذیل ناقابل مداخلت ہیں۔ اور جھوٹے باٹ یا پیمانوں کا فریباً استعمال کرنا جرم قرار دیا گیا ہے تاکہ دھوکا و فریب سے عامہ خلائق نقصان نہ اُٹھائے اور کوئی شخص جھوٹے باٹ و پیمانہ کسی قسم کے استعمال نہ کرے جس کے انسداد کے لئے زیر دفعہ ۱۵۳ ضابطہ فوجداری مہتمم پولیس سٹیشن کو اختیارات قانونی مداخلت دیئے گئے ہیں۔

تولنے کے جھوٹے آلے کو فریب سے استعمال کرنا **دفعہ ۲۶۴** - جو کوئی شخص

نا منظور کیا گیا اور حکم [illegible] بحال رہا۔ کریمنل اپیل [illegible] صفحہ [illegible] ۱۹۳۶ء کلکتہ [illegible] جلد [illegible] صفحہ [illegible]

مصنوعی اسٹامپ کی ممانعت

دفعہ ۲۶۳ (الف) (۱) جو کوئی شخص
(الف) کوئی مصنوعی اسٹامپ بنائے یا جان بوجھ کر چلائے یا اس کا کاروبار کرے یا اُسے بیچے یا کوئی مصنوعی اسٹامپ کسی ڈاک کی غرض سے جان بوجھ کر استعمال کرے یا

(ب) کوئی مصنوعی اسٹامپ بدون عذر جائز کے اپنے پاس رکھے یا

(ج) کوئی ٹھپا یا دھات کی کندہ کی ہوئی تختی یا آلہ یا سامان کوئی مصنوعی اسٹامپ تیار کرنے کے لئے بنائے یا بدون عذر جائز کے اپنے پاس رکھے تو اس کو جرمانے کی سزا دی جائے۔ جس کی مقدار دو سو روپے تک ہو سکتی ہے۔

(۲) ہر ایسا اسٹامپ یا ٹھپا یا دھات کی کندہ کی ہوئی تختی یا آلہ یا سامان مصنوعی اسٹامپ بنانے کا جو کسی شخص کے پاس پایا جائے قرق ہو کر ضبط ہو جائے گا۔

(۳) اس دفعہ میں "مصنوعی اسٹامپ" کے لفظ سے ہر ایسا اسٹامپ مراد ہے جس سے جھوٹ موٹ ظاہر ہوتا ہو کہ گورنمنٹ نے اُسے محصول ڈاک کی شرح ظاہر کرنے کی غرض سے جاری کیا ہے۔ یا ایسے اسٹامپ کی جسے گورنمنٹ نے اس غرض کے لئے جاری کیا ہے۔ کوئی نقل کامل یا نقل ناقص یا تعبیر مراد ہے۔ عام اس سے کہ وہ کاغذ پر یا کسی اور چیز پر ہو

(۴) اس دفعہ میں اور نیز دفعات ۲۵۵ لغایت ۲۶۳ میں بالشمول اُن دونوں دفعوں کے "گورنمنٹ" کے لفظ میں جب وہ کبھی ایسے اسٹامپ کے ساتھ یا اس کی نسبت مستعمل ہو جو محصول ڈاک کی شرح ظاہر کرنے کی غرض سے جاری کیا جاوے باوصف کسی مضمون مندرجہ دفعہ ۱۷ کے وہ شخص یا اشخاص داخل سمجھے جائیں گے جو ہندوستان کے کسی حصہ میں اور نیز جنابہ ملکہ معظمہ کی قلمرو کے کسی حصہ میں یا کسی ملک غیر میں ایگزیکٹو گورنمنٹ کا انتظام کرنے کے لئے قانوناً مجاز کر دائے گئے ہوں۔

ابتدائی ضابطہ	جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے اور قابل تجویز عدالت پریزیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے۔

پیمانے یا دیگر آلات وزن جو فریباً مستعمل کئے جاتے ہوں باختیارات خود گرفتار کرکے مجسٹریٹ مجاز کو رپورٹ کرے گا۔ اور مجسٹریٹ حسب دفعہ ۱۹۰ ضابطہ فوجداری عمل کرے گا۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا دانستہ جھوٹا آلہ تولنے کی غرض سے فریباً استعمال کرنا۔

فرد قرارداد جرم میں فلاں مجسٹریٹ تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مسمی فلاں کو اپنی جھوٹی پنسیری جو پاؤ بھر کم تھی دانستہ فریباً استعمال کرکے یکصد من گندم وزن کرکے فروخت کی ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۶۴ تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کے سماعت کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت ہذا عمل میں آوے۔

جھوٹے باٹ یا پیمانہ کا فریب سے استعمال کرنا **دفعہ ۲۶۵** - جو کوئی شخص کسی جھوٹے باٹ کو یا طول یا وسعت کے جھوٹے پیمانے کو فریب سے کام میں لائے یا ان میں سے کسیکو کسی اور باٹ یا پیمانے کی حیثیت سے جو اس سے مغایر ہو فریب سے کام میں لائے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جاوے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ ناقابل دست اندازی پولیس و قابل اجرائے سمن و قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے اور بموجب دفعہ ۲۶۰ ضابطہ فوجداری سرسری تجویز کیا جاسکتا ہے

شرح بدفعہ ہذا کسی جھوٹے باٹ یا طول یا وسعت کے جھوٹے پیمانے یا ان میں سے کسیکو کسی اور باٹ یا پیمانے کی حیثیت سے جو اُس سے مغایر ہو فریب سے حسب منشا دفعہ ۲۵ تعزیرات ہند کام میں لانے والا شخص مستوجب سزا ہوگا۔

تولنے کے کسی آلے کو جسے وہ جھوٹا جانتا ہو۔ فریب سے کام میں لائے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجاوے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجاویں گی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم دفعہ ہذا ناقابل دست اندازی پولیس قابل اجرائے سمن و قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے اور قابل تجویز مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم ہے اور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے

شرح

بدفعہ ہذا تولنے کے جعلی قسم کے ترازوؤں کو جھوٹا جانتے ہوئے کسی شخص کا دانستہ فریباً حسب معنی دفعہ ۲ تعزیرات ہند کام میں لانا مستوجب سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور زیر دفعہ ۲۶۵ تعزیرات ہند جھوٹے باٹ یا پیمانہ طول یا وسعت کو فریباً کام میں لانا یا اُن کو کسی اور باٹ یا پیمانہ کے کسی مغائر حیثیت باٹ یا پیمانے سے فریباً استعمال کرنا قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ اور بدفعہ ۲۶۶ تعزیرات ہند تولنے کے کسی آلہ یا باٹ یا طول یا وسعت کے کسی جھوٹے پیمانے کو جانتے ہوئے اس نیت سے پاس رکھنا کہ وہ فریب سے کام میں لایا جاوے لایق سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور زیر دفعہ ۲۶۷ تعزیرات ہند مندرجہ آلات و باٹ و پیمانہ جات کو بنانا یا فروخت کرنا یا قبضہ سے علیحدہ کرنا کہ وہ سچے کی حیثیت سے مستعمل ہو یا یہ جانتے ہوئے کہ سچے کی حیثیت سے کام میں لایا جانا محتمل ہو۔ چنانچہ ہر چہار دفعات مسطور کے جرایم میں سزا ے قید میعادی ایک برس تک یا جرمانہ یا ہر دو سزائیں دی جاتی قرار پائی ہیں۔ اور یہ دفعہ بالخصوص اُن اشخاص کی سزا کے لئے وضع کیگئی ہے جو جھوٹے تولنے یا ناپنے کے آلات سچوں کی حیثیت سے کام میں آنے کے لئے بناتے یا فروخت کرتے ہیں۔ اور جملہ دفعات مندرجہ صدر میں اوزان پیمانہ کی مقداریں دستور العمل رواج خاص قابل لحاظ ہوگا۔ کیونکہ مجموعاً ۸۰ روپیہ بھر وزن کو ایک سیر کہا جاتا ہے۔ لیکن بعض مقامات میں یہی وزن سیر ۹۴ روپیہ بھر اور بعض اضلاع میں اس سے زاید روپے کا ایک سیر ہوتا ہے۔ جس سے تجارت پیشہ اشخاص لاعلم نہیں ہوتے ہیں۔ اور وہ مال تجارت کا اندازہ و مقدار اور قیمت کی صحت کر لیتے ہیں۔ اس طرح سے فریب اور دھوکہ سے مغالطہ کی گنجائش مفقود ہو جاتی ہے اور بغرض اس کے انسداد کے لئے زیر دفعہ ۱۵۳ ضابطہ فوجداری مہتمم پولیس سٹیشن مجاز قرار دیا گیا ہے کہ جھوٹے باٹ یا

ملزم کی درخواست پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ زیر دفعہ ۲۶۵ تعزیرات ہند استغاثہ کا فرض ہے کہ ثابت کرے کہ ملزم جھوٹی باٹ یا پیمانہ کو غیر صحیح جانتا تھا۔ اور اس نے ان کا استعمال کیا۔ اس مقدمہ میں کسی شہادت سے یہ امر ثابت نہیں کیا گیا ہے کہ ملزم اس کو غیر صحیح جانتا تھا اس لیے منظوری درخواست ملزم حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۲۹۲ء ۱۹۲۹ء ناگپور۔ انڈین کیسز ۱۱۹ صفحہ ۱۶۷۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۹ء ناگپور صفحہ ۲۳۹ ۔ ۱۹۲۹ء کریمنل کیسز صفحہ ۶۶۳ ۔ ۱۳ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۱۲

جھوٹے باٹ یا پیمانہ کو پاس رکھنا

دفعہ ۲۶۶ ۔ جب کوئی شخص تولنے کا کوئی آلہ یا کوئی باٹ یا طول یا وسعت کا کوئی پیمانہ جسے وہ جھوٹا جانتا ہو اپنے پاس رکھتا ہو۔ اور اس کی یہ نیت ہو کہ وہ فریب سے کام میں لایا جائے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے ۔ یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی ۔

ابتدائی ضابطہ

جرم قابل مداخلت پولیس ہے ۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا قابل ضمانت ہو نا قابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز پیش مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے ۔ اور بمنشائے دفعہ ۲۶۰ ضابطہ فوجداری بطور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے ۔

شرح

بدفعہ ہذا مثل دیگر دفعات ذیل ملتبس سکہ یا سٹیمپ یا آلات فریباً حوالہ کرنے کے لئے پاس رکھنا قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے ۔ ایسا ہی تولنے کے آلات یا باٹ یا طول یا وسعت کے کسی پیمانہ کو جھوٹا جانتے ہوئے فریباً استعمال میں لانے کے لئے پاس رکھنا جرم قرار دیا گیا ہے ۔ چنانچہ زیر دفعہ ۲۳۵ تعزیرات ہند آلہ یا سامان تلبیس سکہ کی غرض سے پاس رکھنا اور زیر دفعہ ۲۴۳ تعزیرات ہند ملتبس سکہ فریباً حوالہ کئے جانے کے لئے پاس رکھنا اور ملتبس سکہ ملکہ معظمہ بغرض مذکور پاس رکھنا اور زیر دفعہ ۲۵۹ تعزیرات ہند ملتبس سٹیمپ فریباً کسی شخص کے حوالہ کرنے کی غرض سے پاس رکھنا علیحدہ علیحدہ جرم قابل سزا ٹھہرائے گئے ہیں ۔ اور بدفعہ ۲۵۶ تعزیرات ہند تلبیس گورنمنٹ سٹیمپ کی غرض سے کوئی آلہ یا سامان قبضہ میں رکھنا جرم ہے ۔ اور اثبات جرم دفعہ ہذا کے لئے آلہ تولنے کا

مدفعہ ماقبل جھوٹے ترازوؤں کے استعمال کا انسداد کیا گیا ہے اور زیر دفعہ ہذا جھوٹے باٹ یا طول یا وسعت کے پیمانوں کو فریباً استعمال کرنے کا سدِباب کیا گیا ہے۔ لیکن جہاں عام رواج کے مطابق خاص مقدار سیر یا من کی مختلف ہوتی ہے۔ وہاں اس کی اصلیت کو مخفی رکھ کر عمل نہیں کیا جاتا ہے بلکہ عام دستور العمل کے مطابق تجارتی کاروبار میں جملہ سوداگروں کو واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ اسی کے مطابق خرید و فروخت کرتے ہیں۔ چنانچہ مظفر نگر۔ دہام پور۔ نگینہ وغیرہ میں چھالیس سیر کا من اور سیلی بھیت و سہارنپور مرشد آباد وغیرہ میں پینتالیس ساڑھے پینتالیس سیر کا من ہوتا ہے۔ کلکتہ و بمبئی میں بھی فرق ہے جس سے تجارتی لوگ لاعلم نہیں ہیں۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا جھوٹے باٹ یا پیمانہ کا فریباً استعمال کرنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اوّل تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں جھوٹا وزن ایک من جو پانچ سیر کم تھا پچاس من چاول اس سے وزن کر کے مسمی فلاں مستغیث کے حوالہ کئے تھے جس کو تم جانتے تھے کہ وہ پانچ سیر کم کا وزنہ ہے اور فریب سے اس کو استعمال کیا ہے (یا کسی دوسرے باٹ یا پیمانہ کی حیثیت منافیٔ فریباً استعمال ہو۔ جیسا کہ صورت واقعہ ہو درج فرد جرم کیا جاوے) جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۶۵ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی سماعت کے قابل ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائی کورٹس

ایک شخص نے اناج منڈی میں گندم کا بھرا ہوا جھکڑا خرید کیا اور ایک نخود کا کھاتہ بھی خریدا تھا جسکے وزن کے دوران میں مہتمم پولیس سٹیشن نے خریدار کو گرفتار کر لیا کہ اس نے فریباً پانچ تولہ کم وزنہ سے تولا ہے جسکا دفعہ ۲۶۶ تعزیرات ہند چالان کیا گیا۔ اور مجسٹریٹ درجہ دوم سے بعد تحقیقات تین ماہ قید سخت و یکصد روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی تھی جس کا اپیل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پیش ہو کر نامنظور ہوا تھا۔ اور ناگپور جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں

اور فروخت کنندہ ہردو اس پیمانہ کے طول سے پورے طور سے واقف ہوں ارادہ فریب کا سوال نہیں ہوتا ہے۔ اور اگر وہ بغیر اس علم یا پیمانہ کو واقفیت خریدار سے مخفی رکھ کر عمل کرتا ہے وہ مجرم ہوگا۔ چونکہ باقاعدہ اپیل نہیں کیا گیا ہے اس لئے اصل مثل واپس ہووے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۱۹۵ سنہ ۱۹۱۸ء آلہ آباد۔ و انڈین کیسز جلد ۴۳ صفحہ ۳۳۴ - ۴۰ الہ آباد صفحہ ۴ ۸ - ۱۵ - آل لاجرنل صفحہ ۹۰۔

جھوٹے باٹ یا پیمانہ کا بنانا یا بیچنا

دفعہ ۲۶۷ - جو کوئی شخص تولنے کا کوئی آلہ یا کوئی باٹ یا طول یا وسعت کا کوئی پیمانہ جسے وہ جھوٹا جانتا ہو سچے کی حیثیت سے کام میں لانے کی نیت سے بنائے یا بیچے یا اپنے قبضہ سے جدا کرے یا یہ جانکر کہ سچے کی حیثیت سے اس کے کام میں لائے جانے کا احتمال ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً سمن جاری ہوگا اور قابل ضمانت و قابل راضینامہ ہے اور قابل تجویز بعدالت مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اوّل یا مجسٹریٹ درجہ دوم ہے۔ اور بدفعہ ۲۶۰ ضابطہ فوجداری بطور سرسری تجویز کیا جاسکتا ہے۔

شرح

بدفعہ ہذا کسی شخص کا تولنے کے کسی آلات یا باٹ یا طول یا وسعت کے کسی پیمانہ کو جھوٹا جانتے ہوئے سچے کی حیثیت سے استعمال کرنے کے لئے بنانا یا فروخت کرنا یا اپنے قبضہ سے جدا کرنا۔ جانتے ہوئے کہ یہ حیثیت مسطور اس کے کام میں لائے جانے کا احتمال ہے قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور ایسا ہی دفعات ذیل سکے و سٹیمپ کے جرائم میں ٹھپہ یا آلات کا بنانا یا فروخت کرنا یا قبضہ سے جدا کرنا قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ زیر دفعہ ۲۳۳ تعزیرات ہند نقلیں سکے کی غرض سے کوئی ٹھپہ یا آلہ بنانا یا خریدنا یا فروخت کرنا

ناپ یا طول یا وسعت کے سامان کا جھوٹا ہونا۔ اور اس کا بارادہ فریب استعمال کرنے کے لئے پاس رکھنا۔ اور ان کے جھوٹے ہونے کا علم ملزم کو ہونا۔ اور ملزم کے قبضہ میں آلات وغیرہ کا ہونا یہ امور ثابت کئے جانے ضروری ہیں۔ جرم ہذا کے لئے فریبانہ نیت کا ثابت کرنا لازمی ہے اور بغیر اثبات فریباً نہ محض داشت تولنے کے آلہ وغیرہ سے جرم صادق نہ آئے گا۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کے قبضہ میں کسی جھوٹے آلات یا باٹ یا طول یا وسعت کا ہونا (۲) ملزم کو اس کے جھوٹے ہونے کا علم ہونا (۳) ملزم کے قبضہ میں بغرض فریباً استعمال کرنے کیلئے ہونا

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں جھوٹے آلات و پیمانہ فلاں فلاں فریباً جھوٹے جانتے ہوئے اپنے قبضہ میں رکھے ہوئے تھے جسکو فلاں مہتمم پولیس سٹیشن نے گرفتار کر کے مجرم دفعہ ۲۶۶ تعزیرات ہند تم کو پیش کیا ہے اور تم مجھ مجسٹریٹ کی عدالت سے فیصلہ کرانے پر معترض نہیں ہو اور جھوٹے باٹ و پیمانہ دانستہ فریباً استعمال میں لانے کی غرض سے رکھا تھا۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۶۶ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے قابل ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

مسمی ہرک چند کی دوکان میں دو گز ایک ۳۵ انچ اور دوسرا ۳۵½ انچ استعمال کیا جاتا تھا۔ اور اس دیہہ میں ۳۵½ انچ کا پیمانہ جاری تھا۔ جسکو تمام گاؤں والے تسلیم کرتے تھے۔ چنانچہ مجسٹریٹ نے ملزم کو ایک مقدمہ سے بری کر دیا تھا۔ دوسرا مقدمہ ملزم کے خلاف ۳۵ انچ کا قایم رکھا تھا۔ سشن جج الہ آباد نے ہائیکورٹ میں براءت ملزم کی مثل پر سفارش کی کہ براءت منسوخ کیجا کر ملزم کو بدفعہ ۲۶۶ تعزیرات ہند سزا دیجاوے۔ جس پر ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ براءت ملزم کا اپیل لوکل گورنمنٹ کیجانب سے ہوتا ہے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اگر ضروری سمجھے وہ لوکل گورنمنٹ کو بری شدہ ملزم کے خلاف اپیل کے لئے تحریک کر سکتا ہے اور ضروری جزو جرم دفعہ ۲۶۶ تعزیرات ہند ارادہ فریبانہ ہے اور جہاں خریدار

(۱۴)

باب چہاردہم

ان جرموں کے بیان میں جو عامہ خلائق کی عافیت اور سلامتی اور آسائش اور حیا اور عادات کے مؤثر ہیں اور قابل دست اندازی پولیس ہیں

امر باعث تکلیف عام

دفعہ ۲۶۸ - شخص امر باعث تکلیف عام کا مجرم ہوگا جو کوئی ایسا فعل کرے یا کسی ایسے ترک ناجائز کا مجرم ہو جو عامہ خلائق کو یا عموماً اُن لوگوں کو جو اُس کے قرب و جوار میں رہتے یا کسی زمین یا مکان پر دخل رکھتے ہوں، کوئی نقصان عام یا خطرہ عام یا رنج عام پہنچائے یا جو ان لوگوں کو جنہیں کسی استحقاق عامہ کے کام میں لانے کی ضرورت ہو بالضرور نقصان یا مزاحمت یا خطرہ یا رنج پہنچائے کوئی امر باعث تکلیف عام اس وجہ سے درگذر کے لائق نہ ہوگا کہ اُس سے کچھ آسائش یا نفع ظہور میں آتا ہے۔

شرح جو شخص کسی فعل یا ترک خلاف قانون کے ذریعہ حسب معنی دفعہ ۳۲ و ۳۳ تعزیرات ہند سے عامہ خلایق یا عموماً قرب و جوار کے رہنے والے یا کسی زمین یا مکان پر دخل رکھنے والے اشخاص کو جن کو عام حقوق کے استعمال کا حق ہو۔ اُن کو نقصان عام یا خطرہ عام یا رنج عام پہنچائے تو زیر دفعہ ہذا امر باعث تکلیف کہا جائے گا۔ اور ہر قسم اعمال کے انسداد کے لئے دیگر دفعات تعزیرات ہند میں مختلف صور بنانے کے لئے قواعد وضع کئے گئے ہیں۔ چنانچہ زیر دفعہ ۲۶۹ تعزیرات ہند

یا اپنے قبضہ سے جُدا کرنا -
اور زیر دفعہ ۲۵۸ تعزیرات ہند بلتیس گورنمنٹ سٹیمپ کو فروخت کرنا یا معرض بیع میں رکھنا
جُداگانہ طور سے مستوجب سزا قرار دیئے گئے ہیں -
اور تعزیرات ہند مؤلفہ سر مسٹر گور تحت دفعہ ۲۶۷ تعزیرات ہند ص ۲۷۸۵ پر دفعات ۴۲۹
و ۴۷۱ تعزیرات ہند غالباً مطبع کے سہو سے غیر متعلق درج ہوگئی ہیں جو دراصل حوالہ طلب
مناسب دفعات ۳۳۳ و ۲۲۴ و ۲۵۷ تعزیرات ہند ہیں -

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا کوئی آلہ یا باٹ یا طول یا وسعت کا کوئی پیمانہ بنانا یا فروخت کرنا یا جدا کرنا
(۲) ان آلات یا باٹ وغیرہ کا جھوٹا ہونا (۳) ملزم ان کے جھوٹے ہونے کا علم رکھتا ہو -
(۴) ان جھوٹے آلات و پیمانہ جات وغیرہ کو بہ حیثیت سچے ہونے کے دانستہ یا باخیال بعلم
فروخت کرنا یا بنانا یا جدا کرنا ہو -

فرد قرار داد جُرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں -

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و بمقام فلاں پیمانہ جھوٹے طول کو (یا آلہ یا باٹ یا پیمانہ وسعت
جیسا کہ صورت ہو درج کیجاوے) فلاں شخص کے پاس دانستہ بعوض نقدا و فلاں رقم فروخت
کیا ہے (یا بنایا یا قبضہ میں فلاں شخص کے دیا ہے جیسا کہ صورت واقعہ ہو درج کیجاوے) جس سے
تم مرتکب جرم دفعہ ۲۶۷ تعزیرات ہند کے ہوئے ہو - جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز
کے لائق ہے - اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے -

ہو گیا تھا۔ چنانچہ ایسے بند کا لگانا بمنشائے دفعہ ۲۶۸ تعزیرات ہند امر باعث تکلیف عام قرار دیا گیا ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۲۰۲ سنہ ۱۹۲۷ء اودھ چیفکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۹۹ صفحہ ۹۳۹۔ آل انڈیا رپورٹر صفحہ ۱۲۲ سنہ ۱۹۲۷ء اودھ۔ ۴۔ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۷۸۷ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۴۸۰۔

(۳) کانٹے دار جھاڑیوں کا سڑک عام پر پھیلانا گو اس سے تنہا ملزم کا فائدہ ہوتا ہو۔ لیکن چونکہ ہر دو ملزم و برادر مشترک عدم تقسیم اراضی متعلقہ کے کاشتکار ہیں۔ اس لئے ہر دو کا عمل مشترکہ ہوا ہے اور یہ فعل بمنشائے تعریف دفعہ ۲۶۸ تعزیرات ہند امر باعث تکلیف ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۰ صفحہ ۲۴۳ سنہ ۱۹۲۹ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۵ صفحہ ۲۴۲۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۹ء مدراس صفحہ ۱۲۳۵۔ ۵۲۔ مدراس صفحہ ۷۹۔ ۵۵ مدراس لاجرنل صفحہ ۷۱۵۔ ۲۸ مدراس لا ویکلی صفحہ ۶۲۱۔ انڈیا مدراس کریمنل کیسز صفحہ ۱۰۱۷۔ ۲۸ مدراس لا ویکلی صفحہ ۹۲۱۔ انڈیا مدراس کریمنل کیسز صفحہ

(۴) ضلع اعظم گڑھ کے سرو بازار جس کی سڑک کے ہر دو جانب بازار ہیں اس کے ایک جانب بازار میں مکان و دکانات میں اشخاص مالکان نے چبوترہ بنوائے تھے۔ جن کو امر باعث تکلیف عام سمجھ کر کارروائی ضابطہ عدالت مجسٹریٹ میں شروع کی گئی کر حکم سزا دیا گیا تھا۔ جس کی نگرانی پر سیشن جج الٰہ آباد ہائیکورٹ میں ریفرینس پیش کیا کہ حکم عدالت تنسیخ طلب ہے۔ منسوخ کیا جاوے۔ چنانچہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ بحالات واقعات مقدمہ بدفعہ ۲۹۰ تعزیرات ہند میں نہیں آتا ہے۔ اور زیر تعریف دفعہ ۲۶۸ تعزیرات ہند چبوتروں سے کسی شخص قرب و جوار کے رہنے والے یا عامہ خلائق کو نقصان عام یا خطرہ عام یا رنج عام پہنچانے کا باعث نہیں ہو سکتا ہے۔ اور نہ اس چبوترہ پر کرایہ دار یا مالک کے بیٹھنے سے باعث تکلیف پبلک یا کسی شخص کا ہو سکتا ہے۔ اس لئے بمنظوری ریفرینس حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۶۹ سنہ ۱۹۳۶ء الٰہ آباد۔ سنہ ۱۹۳۱ء آل لاجرنل صفحہ ۴۶۶۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۱ء الٰہ آباد صفحہ ۴۶۷

(۵) لفظ عام مستعملہ دفعہ ۲۶۸ تعزیرات ہند۔ کمپنی اہل اسلام و پڑوس اہل اسلام میں بھی داخل ہے۔ اور خطرہ یا رنج عام میں داخل ہے۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۷ صفحہ ۶۳۸ ۸ رول آرڈر ۲۸ سنہ ۱۹۳۵ء اودھ ویکلی صفحہ ۸۹۹۔

ایسا فعل جس سے عفونت پھیل کر جان انسان کو خطرہ ہو غفلتاً کرنا (۲) بدفعہ ۲۷۰ خباثتاً مبنیہ جرم دفعہ ۲۶۹ کرنا (۳) بدفعہ ۲۷۱ جو باقاعدہ انتظام کوارنٹین جو متعدی امراض کی روک کے لئے مقرر ہوا ہے انحراف کرنا (۴) دفعات ۲۷۲ لغایت ۲۷۶ مضر صحت ادویہ میں آمیزش وغیرہ فروخت کرنا (۵) دفعہ ۲۷۷ چشمہ عام کو گدلا کرنا (۶) دفعہ ۲۷۸ ہوا کو مضر صحت کرنا (۷) بدفعہ ۲۷۹ بغفلت بے احتیاطی گھوڑا گاڑی چلانا (۸) دفعہ ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۴ و ۲۸۷ لغایتہ ۲۹۰ و ۲۹۲ لغایتہ ۲۹۴ الف وغیرہ میں مختلف طریق ناجائز جن سے انسان کی جانکو خطرہ ہوتا ہے اس کے لئے تعزیر مقرر کی ہے تاکہ ہر ایک شخص ایسے ناجائز افعال سے مجتنب رہے جس سے انسانی زندگی کو خطرہ محتمل ہو۔ انہی امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے باب ۱۰ دفعات ۱۳۳ لغایتہ ۱۴۳ و باب ۱۱ دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری جبکہ اندیشہ امر باعث تکلیف عام ہو یا تنازعت جائیداد غیر منقولہ باب ۱۲ دفعہ دفعہ ۱۴۵ لغایتہ ۱۴۸ میں جو قواعد وضع کئے گئے ہیں بمثلئے دفعہ ۱۳۳ و ۱۴۴ و ۱۴۵ بالضمام دفعہ ۱۴۳ ضابطہ فوجداری عدالتوں کو فوری انسداد امر باعث تکلیف عام کے اختیارات دیئے گئے ہیں۔ اور کسی فعل باعث تکلیف عام کے لئے یہ وجہ معذرت نہیں ہوگی کہ اس فعل سے فاعل کا فائدہ ہے۔ یا وہ فعل اس کا ذریعہ صورت معاش ہے۔ یا وہ فعل اپنی ذاتی ملکیت کی جگہ کرتا ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا فعل یا ترک خلاف قانون کرنا (۲) ملزم کا فعل پبلک یا قرب وجوار کے ساکن یا مقیم اشخاص کے حقوق کے خلاف ہو (۳) ملزم کا فعل اشخاص عام وخاص کو نقصان یا خطرہ یا رنج عام پہونچانے کا باعث ہو۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

راستہ شارع عام سڑک پبلک کے استعمال کرنے کا غرض ہے کہ ایک انچ بھی کسی وجہ سے باعث رکاوٹ نہ ہووے۔ جبکہ پبلک کسی امر سے اس کے استعمال سے رک جاوے تو یہ امر باعث تکلیف عام ہوگا اور بدفعہ ۲۹۰ تعزیرات ہند قابل سزا ہوگا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۹۴۲ ۱۹۲۵ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۸۶ صفحہ ۱۰۰۶ لاہور۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۴۸۴ ۲۶ پنجاب لاء رپورٹ صفحہ ۱۲۷ - ۶ لاہور صفحہ ۲۰۳

(۲) ایک شخص نے نہر کے پانی کی زیادہ آمد سے اپنے کھیتوں کی طرف بند لگالیا۔ جس سے طغیانی پانی سے دوسرے دیہات کے اشخاص کے کھیتوں میں پانی پہونچکر فصل کا نقصان

میں کسی جگہ نہیں کیگئی ہے ۔ لیکن اصول قانون کی دفعات ۲۱۸ لغایت ۲۲۲ صفحہ ۱۰۲ لغایت ۱۰۵ میں لفظ غفلت کے معنی ایک صریح فرض کے ایفا کے ترک کے کئے گئے ہیں اور اس کا یہ مطلب ظاہر کیا ہے کہ ایسے فعل کو ترک کرنا جس کے کرنے کا وہ پابند ہے ۔ اور فاعل اس ترک فعل کے نتائج پر خیال نہیں کرتا ہے ۔ اور اگر خیال اس کے دل میں آتا بھی ہے تو ناکافی وجوہات پر یہ امید رکھتا ہو کہ وہ نتائج پیدا نہ ہوں گے ۔ گویا کسی فعل کے نتائج کی نسبت بالکل بے توجہی مراد ہے اور اس کا اطلاق بے پرواہی کے لفظ پر عاید ہوتا ہے ۔ کیونکہ لاپرواہی میں شخص فاعل اپنے فعل کے اغلب نتائج کی نسبت مطلق خیال نہیں کرتا ہے

اور مجموعتاً لفظ غفلت کا اطلاق اس فعل پر صادق آتا ہے جس کا ترک کرنا باقتضائے فطرت انسانی اس کو نہیں چاہیئے ۔ جس کو مرتکب فعل اس کی نوعیت اور نتائج پر بعقل سلیم غور کرنے کے بغیر ضروری احتیاط و ہوشیاری کو متروک کر کے عمل کرتا ہے اور بجز دفعہ ۳۰۴ الف تعزیرات ہند کے دیگر دفعات مندرجہ صدر میں لفظ غفلت کے ساتھ لفظ بے احتیاطی کا استعمال کیا گیا ہے ۔ اس لفظ میں شخص مرتکب فعل کی نیت میں بدی کا احتمال نہیں ہوتا ہے ۔ نہ اس کے احتمال کا علم ہوتا ہے ۔ نہ اس کے احتمال کے باور کرنے کی وجہ ہوتی ہے ۔ لیکن وہ اپنے فعل کے اغلب نتائج کا خیال ناکافی وجہ سے کرتا ہے کہ نتائج مذکور وقوع میں نہ آئیں گے ۔ اور اس کا وہ فعل ایسے طریق سے کرنا ہوتا ہے کہ جس طریق سے اس کو کرنا چاہیئے ۔ اور غفلت میں محض مرتکب فعل جو اس کو کرنا چاہیئے ترک کرتا ہے

بدفعہ ہذا لفظ خلاف قانون (Unlawfully) مستعمل ہوا ہے اور لفظ (Illegally) خلاف قانون کی تعریف زیر دفعہ ۴۳ تعزیرات ہند کیگئی ہے کہ ہر ایک امر جو جرم ہو یا قانوناً ممنوع ہو یا نالش دیوانی پیدا کرے اور جبکہ کسی امر کا ترک خلاف قانون ہو تو اس امر کا کرنا اس پر قانوناً واجب ہوگا اور اس لفظ کی تعریف نہایت وسیع معنی میں کیگئی ہے اور لفظ (Unlawful) کی امتیازیہ تعریف کسی قانون ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۷ء مع ایکٹ ترمیم سنہ ۱۹۰۳ء عبارت عامہ میں نہیں کیگئی ہے جو دفعہ ۴۳ تعزیرات ہند کے مترادف ہے اور زیادہ کر زیادہ (Illegal)

غفلتاً وہ کام کرنا جس سے جان کو خطرہ پہنچانے والے کسی مرض کی عفونت پھیلنے کا احتمال ہو

دفعہ ۲۶۹ - جو کوئی شخص خلاف قانون یا غفلت سے کوئی فعل کرے جو ایسا ہے - اور جسکو وہ جانتا ہے یا جس کی نسبت وہ باور کرنے کی وجہ رکھتا ہے کہ اُس سے کسی ایسے مرض کے عفونت پھیلنے کا اِحتمال ہے جس سے جان کو خطرہ ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی -

اِبتدائی ضابطہ

جُرم قابلِ مداخلت پولیس ہے - ابتداً سمن جاری ہوگا - قابلِ ضمانت اور ناقابل راضی نامہ ہے - اور قابلِ تجویز مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے اور حسب دفعہ ۲۶۰ ضابطہ سرسری سے تجویز کیا جاسکتا لیکن جن حکومتوں میں سرسری طریق کا عملدرآمد نہیں ہے - وہاں حسب قاعدہ فرد قرارداد جرم مرتب کیجاکر باضابطہ عمل کیا جاتا ہے -

اصول

اور اصول وضع دفعہ ہذا یہ ہے کہ کوئی شخص دانستہ یا غفلتاً ایسا فعل نہ کرے کہ جس سے عفونت پھیلکر یا اس کے اثرات سے کوئی مرض پیدا ہوکر انسان کی جان معرضِ خطرہ میں نہ ہوجائے - اور ایسی اشیا جو سڑاند پیدا کرنے والی ہوں یا جن امور سے امراض پیدا ہوجانے کا احتمال ہو ان کو اختیار نہ کیا جائے اور ایسے مریض طاعون یا ہیضہ یا دیگر متعدی امراض والے کو ایسے مقام آبادی میں لاکر نہ رکھا جاوے کہ جہاں ان کے قیام سے اِنسان کی صحت جسمانی معرض خطرہ میں ہوجانے کا احتمال پیدا ہووے -

شرح

دفعہ ہذا فقطِ فعل حسب معنی دفعہ ۳۲ و ۳۳ تعزیرات ہند اور باور کرنے کی وجہ رکھنا بدفعہ ۲۶ تعزیرات ہند اور لفظ جان بدفعہ ۴۵ تعزیرات ہند کے لحاظ سے استعمال کئے گئے ہیں - اور لفظ غفلت مستعملہ دفعہ ہذا اکثر دیگر دفعات تعزیرات ہند ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۲۸۳ و ۲۸۴ لغایتہ ۲۸۹ و ۳۰۴ الف و ۳۳۶ لغایتہ ۳۳۸ تعزیرات ہند استعمال کیا گیا ہے لیکن اس لفظ غفلت کی تعریف کسی جگہ تعزیرات، ایکٹ عبارات عامہ نمبر ۱۰ مجریہ ۱۸۹۷ء ایکٹ نمبر ۱ مجریہ ۱۸۷۲ء

۸ سو مدراس لاجرنل صفحہ ۸۰ - ۲۰ مدراس لا ٹائمز صفحہ ۳۸ - ۱۰ مدراس لاویکلی صفحہ ۶۲۰ -

(۲) مسمی نگیلا نگمنے دیہہ سے باہر مبینہ ہیں اینٹیں بنانے کی اجازت باقاعدہ درخواست پر لی ہوئی تھی وہاں ایک شخص مزدور ہیضہ میں فوت ہو گیا تھا - اور اس سے اور بھی دو تین موتیں ہوئی تھیں - جس کے خلاف بعدم اطلاع دہی بر زیر دفعہ ۲۶۹ تعزیرات ہند اور دفعہ ۴۳ ایکٹ انسداد امراض متعدی ۱۸۹۷ء ایک ہفتہ قید سخت اور دس روپے جرمانہ کی سزا مجسٹریٹ درجہ دوم سے کی گئی تھی - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اپیل پیش ہونے پر بعدالت لوئیر برما چیفکورٹ ریفرینس پیش کیا گیا تھا - چنانچہ چیفکورٹ مذکور سے قرار دیا گیا کہ حسب معنی دفعہ ۴۳ تعزیرات ہند ترک فعل زیر دفعہ ۲۶۹ مذکورہ تعزیرات ہند متعلق ہوتا ہے - لیکن ملزم کا فعل حسب دفعہ ۴۳ تعزیرات ہند خلاف قانون نہیں ہے - اس لئے حکم سزا منسوخ کیا جاتا ہے - اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اگر مناسب سمجھے تو مناسب ہار روائی قانونی کا حکم دے سکتا ہے - کریمنل لاجرنل جلد ۲۵ صفحہ ۵۸۶ سنہ ۱۹۲۴ء لوئر برما چیفکورٹ - انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۴۷ - آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۳ء رنگون صفحہ ۱۴۰ - ۲ برما لاجرنل صفحہ ۱۱

خباثتاً وہ کام کرنا جس سے جان کو خطرہ پہنچانے والے کسی مرض کی عفونت پھیلنے کا احتمال ہو

دفعہ ۲۷۰ - جو کوئی شخص خباثت سے ایسا فعل کرے - جو ایسا ہے اور جسکو وہ جانتا ہے یا جس کی نسبت وہ باور کرنیکی وجہ رکھتا ہے کہ اس سے کسی ایسے مرض کی عفونت پھیلنے کا احتمال ہے جس سے جان کو خطرہ ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی -

ابتدائی ضابطہ جرم دفعہ ہذا دفعہ ۲۶۹ تعزیرات ہند قابل دست اندازی پولیس اور قابل اجراے سمن و قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ و قابل تجویز مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہیں -

شرح دفعہ ہذا و دفعہ ۲۶۹ میں بغفلت یا خلاف قانون فعل کرنا جو زندگی انسانی کیلئے خطرناک

ہیں عموماً فعل ناجائز و غیر واجب کہا جاتا ہے و ناقابل عذر کیا جاتا ہے

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا فعل خلاف قانون یا بغفلت کرنا (۲) ملزم کا نوعیت فعل کو جان کر یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ مرض کے عفونت پھیلنے کا احتمال ہے (۳) وہ ایسی عفونت یا متعدی مرض تھی جس سے انسانی زندگی کو خطرہ ہو۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں پر آبادی دیہہ میں دانستہ یہ اس پاخانہ بنایا ہے (یا جو اور صورت ہو درج کیا جاوے) اور غلاظت کے اٹھوانے کا کوئی انتظام نہیں کیا ہے جس سے قرب و جوار کے رہنے والوں میں عفونت پھیل کر مرض کے پیدا ہونے کا احتمال ہے اور جس سے صحت انسانی معرض خطرہ میں ہے۔ اس فعل سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۶۹ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت ہذا عمل میں آوے۔

رولنگ آف ہائیکورٹس

دفعہ ۲۶۹ میں محض خلاف ورزی حکم امورات جن سے عفونت پھیل کر اس مرض کے پبلک میں پیدا ہونے کا احتمال ہے کافی نہیں ہے۔ بلکہ عدم مطابعت ہدایت خلاف قانون غفلتاً کی گئی ہو جس کا اثر متعدی مرض کا پھیلنا ہووے اور غایت خلاف قانون فعل ملزم یہ ہے کہ خطرہ عفونت پھیلنے کا ہو اور اگر عفونت کے پھیلنے کی روک کے لئے بچاؤ عمل میں لایا گیا ہو تو فعل کا خلاف قانون یا غفلتاً کرنا نہیں کہا جائے گا اور زیر دفعہ ۲۶۹ تعزیرات ہند جرم نہیں ہوگا۔ اور نیز بحض عدول حکمی جبکہ پورے طریق سے باحتیاط خبرگیری روک عفونت کی گئی ہو اور خطرہ کا بچاؤ عملاً کیا ہو تو ذمہ داری قانونی عاید نہ ہوگی اور نہ ایسی صورت میں جبکہ ہیلتھ آفیسر نے مریض چیچک کو علیحدہ ہسپتال میں رہنے کا حکم دیا ہو۔ اور اس کو اس کے ورثا گھر میں لے گئے تھے اور یہ حکم زیر دفعہ ۱۶۶ ایکٹ شہر مدراس کی میونسپلٹی سے دیا گیا تھا تو مدراس ہائی کورٹ سے قرار دیا گیا کہ جرم دفعہ ۲۶۹ تعزیرات ہند عاید نہیں ہوتا ہے۔ جبکہ عفونت کی روک کے لئے ضروری احتیاط عمل میں لایا گیا تھا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۰ صفحہ ۸۵ مدراس ۱۹۱۹ء انڈین کیسز جلد ۵۰ صفحہ ۹۹

کسی مرکب تری کو کوارنٹین کی حالت میں رکھنے کے لئے یا واسطے انتظام آمد و
رفت در میان اُن مراکب تری کے جو کوارنٹین کی حالت میں ہیں - اور
ساحل دریا یا اور مراکب تری کے یا واسطے انتظام آمد و رفت ایسے مقاموں
کے جہانکہ کوئی مرض عفونتی پھیلا ہوا ہے - اور اور مقامات کے جاری یا مشتہر
کیا ہو تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی
جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائینگی

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا نا قابل مداخلت پولیس ہے - اور ابتداءً سمن جاری ہوگا - اور قابل ضمانت و نا قابل راضی نامہ ہے - اور
قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے - اور زیر دفعہ ۲۶۰
ضابطہ فوجداری سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے - اور جن دیسی حکمرانوں میں باب بست و دوم
ضابطہ فوجداری پر عملدرآمد نہیں ہے - وہاں باقاعدہ بترتیب فرد قرارداد جرم
عمل کیا جاتا ہے - بشرطیکہ بموجب [illegible] ہدایت دفعات ۴۸۰ لغایت ۴۸۲ ضابطہ
فوجداری عمل نہ کیا جاوے - جو کرنا چاہیئے -

شرح جب کبھی کسی مرکب تری اور ساحل انڈیا اور مراکب تری میں کوئی مرض
عفونتی پھیلا ہوا ہو - اور گورنمنٹ ہند حسب معنی دفعہ ۱۶ التعزیرات ہند یا کسی اور گورنمنٹ
حسب معنی دفعہ ۱۷ التعزیرات ہند واسطے انتظام آمد و رفت درمیان مراکب تری بمعنی
دفعہ ۴۸ التعزیرات ہند کو کوارنٹین کی تعمیل رکھنا ضروری سمجھا ہوا ہے تو حسب اختیار
انڈیا پورٹس ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء و نیز سلسلے دفعہ ۲ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۷ء قواعد کوارنٹین
مقرر کر دیگی - جن کے انحراف پر ملزم زیر دفعہ ۲۷۱ التعزیرات ہند مستوجب سزا ہوگا -

اجزاے قانونی ثبوت طلب (۱) وجود قواعد متعلق کوارنٹین
مرتبہ گورنمنٹ (۲) قواعد کا باقاعدہ
مشتہر کیا جانا (۳) ملزم کا قواعد مرتبہ سے واقفیت رکھنا (۴) ملزم کا قواعد سے
انحراف کرنا (۵) ملزم کا دانستہ مطابعت قواعد نہ کرنا -

ہو۔ اور دفعہ ہذا میں بجائے غفلت یا خلاف قانون کے خباثتاً یعنی ازراہ بدی یا کینہ سے فعل کرنا جسکو فاعل جانتا یا باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو کہ ایسے فعل سے مرض کی عفونت پھیلنے کا احتمال ہو قابل سزا قید دو برس تک قرار دیا گیا ہے۔ اور بمقابلہ سزا جرم دفعہ ۲۶۹ کے چار چند زیادہ محض بلفظ خباثت (malignantly) کی نوعیت سے سنگین سزا مقرر کیگئی ہے۔ مثلاً ایک شخص ایک مریض ہیضہ یا طاعون کو اپنے مخالفوں کے دیہات یعنی کے گاؤں میں لیجاتا ہے۔ اور یہ امر ثابت ہوگیا کہ ازراہ کینہ مریض کو لے گیا تھا۔ جہاں مرض چند اشخاص کو ہو جاوے یا نہ ہووے وہ شخص بدفعہ ہذا قابل سزا ہوگا۔ اور اگر وہاں کوئی شخص بھی مخالف پارٹی مریضان مرجاوے تو وہ شخص قتل انسان کا ملزم ہوگا۔ اور نیز دفعہ ہذا کی ذمہ داری بھی اس پہ عاید ہوگی۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا فعل خباثتاً کرنا (۲) ملزم کے فعل سے عفونت پھیلنے کا احتمال ہونا (۳) ملزم کے فعل سے بعفونت مرض پھیلا جو انسانی زندگی کے لئے متعدی تھا (۴) ملزم فعل کی نوعیت کو جانتا یا باور کرنے کی وجہ رکھتا تھا کہ مرض متعدی کی عفونت سے انسان کی زندگی معرض خطرہ میں ہوگی۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول رقم فلاں ملزم کے خلاف الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم مسمی فلاں نے بایام و تاریخ و مقام فلاں (جو فعل کیا ہو) خباثتاً کیا جس سے عفونت پھیل کر انسانی زندگی معرض خطر میں ہوگئی۔ اور تم نے یہ فعل جان کر یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر فلاں مقام پر کیا ہے۔ جس سے مرض متعدی (جس قسم کا ہو درج کیا جاوے) پھیلا ہے (اگر کوئی مریض ہوا ہو اس کا نام وغیرہ) جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۷۰ تعزیرات ہند کے ہوئے ہو۔ جو کہ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لیے میں ہدایت کرتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذکور عمل میں آوے۔

قاعدہ قوارنٹین سے انحراف کرنا

دفعہ ۲۷۱۔ جو کوئی شخص جان بوجھکر کسی ایسے قاعدہ سے انحراف کرے جو گورنمنٹ ہند یا کسی اور گورنمنٹ نے

بشرطیکہ بموجب باب بیستم[۲۰] دفعات ۲۴۱ لغایتہ ۲۴۹ ضابطہ فوجداری تجویز مقدمات قابل اجرائے سمن کے مطابق عمل نہ کیا جاوے - جو لازمی طور پر ہونا چاہیئے -

شرح دفعہ ہذا و دیگر دفعات لغایتہ ۲۷۶ تعزیرات ہند انسانی صحت کے تحفظ کے لیے وضع کیگئی ہیں کہ کوئی شخص خورد نوش کی اشیاء میں اس طرح سے فروخت کے لئے آمیزش نہ کرے کہ جس سے وہ شئے مضر صحت انسانی ہو جاوے اور زیر دفعہ ۲۷۳ تعزیرات ہند ہر قسم اشیائے کے فروخت کی ممانعت کیگئی ہے - اور نیز اُن اشیاء خورد و نوش کی فروخت یا بغرض بیع میں رکھنے کی قانوناً امتناع کیگئی ہے - جب عام طور پر اشیا مُضر صحت معلوم ہوں اُن کو فروخت نہ کیا جاوے اور فروخت کے لئے رکھا جاوے - اور ایسا ہی ادویات مفرد یا مُرکب میں آمیزش کرنا یا ان کو فروخت کرنا جبکہ اصلی تاثیر ادویات زائل ہو کر مُضر نتیجہ پیدا کرنے کا احتمال اغلب ہو اُن کے استعمال یا فروخت وغیرہ کرنے پر زیر دفعات ۲۷۴ لغایتہ ۲۷۶ تعزیرات ہند وہ شخص قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے اور اسی اُصول تحفظ صحت انسانی کے لئے بموجب ایکٹ میونسپل پنجاب نمبر ۳ سنہ ۱۹۱۱ء دفعات ۱۴۵ لغایتہ ۱۵۳ قواعد وضع کئے گئے ہیں اور زیر دفعہ ۱۴۸ - ایکٹ مذکور دودھ یا مکھن دینے والے حیوانات مویشیان کے خورد و نوش میں مُضر یا غلیظ اشیائے کے استعمال سے روکا گیا ہے کہ کوئی مُضر شئے یا غلیظ یا از قسم فضلہ ایسے مویشیوں کو نہ کھلایا جاوے اور جو شخص خلاف منشاء دفعہ مسطور کرے تو اُس کو پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا کا مستوجب قرار دیا گیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ صحت عامہ کو ملحوظ رکھنے کیلئے زیر دفعہ ۱۴۱ و ۱۴۲ - میونسپل ایکٹ پنجاب و متعدی امراض کے بیمار و نکو بمشورہ اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ میں بھجوایا جاوے اور ہر قسم امراض کی اطلاع بھی شخص متعلقہ پر لازمی کیگئی ہے - اور خورد و نوش کی اشیاء جو مضر صحت ہوں فروخت کرنا بدفعہ ۱۵۰ قانون میونسپل یکصد روپیہ جرمانہ تک کی سزا کا مستوجب ٹھہرایا گیا ہے - بدفعہ ہذا دیگر امور رنڈیوں و چکلہ وغیرہ کے متعلق بدفعات ۱۵۲ و ۱۵۳ - ایکٹ مذکور قواعد وضع کئے گئے ہیں - جن کا مجموعتاً مقصد صحت انسانی کی حفاظت رکھنا ہے - اور اسی لحاظ سے زیر تعریف جرم دفعہ ۴۰ تعزیرات ہند بعض لوکل اینڈ سپیشل لاء کی صورتہائے جُرم کو جرم تعزیرات ہند تصور کیا جاکر زیر دفعات ۲۷۲ لغایت ۲۷۶ تعزیرات ہند شخص مرتکب کو قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے -

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ فلاں قواعد مرتبہ لوکل گورنمنٹ کو فلاں مقام میں فلاں مرض عفونتی پھیلا ہوا ہے مرکب تری کو بموجب قواعد مذکور کوارنٹین کی حالت میں رکھنا تھا۔ تم نے دانستہ باوجود دانستہ قواعد و مرض مذکور کے دانستہ ان سے انحراف کرکے عمل کیا جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۷۱ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت ہذا بر عمل میں آوے۔

کھانے پینے کی شے میں جس کا بیچنا مقصود ہو آمیزش کرنا

دفعہ ۲۷۲ - جو کوئی شخص کھانے یا پینے کی کسی شے میں ایسی طرح آمیزش کرے کہ وہ شے کھانے یا پینے میں مضر ہو جائے۔ اس نیت سے کہ اس شے کو کھانے یا پینے کی شے کی حیثیت سے بیچے یا اس علم سے کہ کھانے یا پینے کی شے کی حیثیت سے اس شے کے بک جانے کا احتمال ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپے تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتدا سمن جاری ہوگا اور قابل ضمانت ہے و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم ہے اور حسب دفعہ ۲۶۰ ضابطہ ضابطہ سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔

اور جن حکمرانوں کی حکومت میں باب بست و دوم[22] ضابطہ فوجداری پر عملدرآمد نہیں ہے وہاں باضابطہ فرد قرار داد جرم مرتب ہو کر جواب ملزم باضابطہ لیکر کارروائی کی جاتی ہے

شے کو بیچے یا معرض بیع میں رکھے۔ بیچنے کی غرض سے جو مضر بنا دی گئی ہو یا
ہو گئی ہو۔ یا ایسی حالت میں ہو کہ کھانے یا پینے کے قابل نہ ہو۔ یہ جانتے ہوئے یا اس
امر کے باور کرنے کی وجہ رکھ کر کہ شے مذکور کھانے یا پینے کے لئے مضر ہے تو شخص
مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد
چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپے
تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ناقابل دست اندازی پولیس ہے۔ وارنٹ ابتداً سمن جاری ہوگا۔ اور قابل ضمانت ہے و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز ہر پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے۔ اور زیر دفعہ ۲۶۰ ضابطہ بطور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔

جن حکومتوں میں باب بست و دوم سرسری کو عمل [illegible] ہے [illegible] موجب باب بیست دفعات ۲۴۱ لغایتہ ۲۴۹ ضابطہ فوجداری عمل کیا جاتا ہے۔

شرح

بدفعہ ہذا خواہ شے خوردنی و نوشیدنی مضر صحت ہو گئی ہوں اور وہ خورد و نوش کے ناقابل ہو گئی ہوں۔ اور ایسی اشیاء کو مضر صحت انسانی جانکر یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر فروخت کرنا یا فروخت کیلئے نکالنا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور دفعہ [illegible] میں خورد و نوش کی اشیا میں آمیزش کرکے جبکہ وہ اس آمیزش سے مضر ہو گئی [illegible] کو فروخت کرنا مستوجب سزا ہے۔

اور عموماً بعض اشخاص گھی میں چربی یا تیل اور شراب میں کچلہ کا ست یا دیگر [illegible] اشیاء بغرض تجارت ملا دیتے ہیں۔ جو صحت انسانی کے لئے مضر نتیجہ پیدا کرتی ہیں اور ہر قسم اشیا مضر صحت اثبات جرم برحسب دفعہ ۵۲۱ ضابطہ فوجداری تلف کر دی جاتی ہیں۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا مضر صحت اشیاء کو بیچنا یا معرض بیع میں رکھنا یا فروخت کے لئے نکالنا (۲) وہ شے ناقابل خورد و نوش مضر تندرستی ہو گئی ہو (۳) ملزم کا

اور ہمچو قسم مضر صحت اشیاء وغیرہ کی نسبت جس جرم دفعہ ۲۷۲ لغایتہ ۲۷۵ تعزیرات ہند ثابت ہو جاوے تو عدالت مجاز ہے کہ بمنشاے دفعہ ۵۲۱ ضابطہ انکو تلف کرادے

اجزاے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا اشیاء خورد و نوش میں آمیزش کرنا (۲) اور اس آمیزش سے اس خوراک خوردنی و نوشیدنی کا مضر صحت ہونا (۳) ملزم کا اس آمیزش کو بارادہ فروخت کے یا بعلم اس کے کہ اس کے فروخت ہونے کا احتمال ہے اختیار کرنا

فرد قرار جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بتاریخ و بمقام فلاں دیسی شراب میں کچلہ کا ست ملا کر پانچ بوتل بدست مسمی فلاں شخص کو مضر صحت انسانی جانتے ہوئے دانستہ فروخت کیا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۷۱ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت ہذا بعمل میں آوے

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک شخص سور کی چربی گھی میں ملا کر فروخت کرتا تھا جسکو زیر دفعہ ۲۷۲ تعزیرات ہند مجسٹریٹ مجاز سے سزا دی گئی تھی۔ جس کا اپیل بعدالت سیشن پیش ہو کر عدالت سے ریفرنس ہائیکورٹ الہ آباد میں پیش کیا گیا تھا۔ جس پر ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ دفعہ ۲۷۲ تعزیرات ہند کا مقصد مضر اشیاء کو بآمیزش یا بطور دیگر فروخت کرنا قابل سزا ہے۔ لیکن کسی شئے کا بخیال کسی شخص کے اس کا خلاف ہونا متعلق نہیں ہے۔ اور سور کی چربی گھی میں ملا کر فروخت کرنا سوائے اہل اسلام کے مذہب میں مضر ہو سکتا ہے۔ لیکن حسب معنی دفعہ ۲۷۲ تعزیرات ہند مضر صحت جسمانی قرار نہیں دیا جا سکتا ہے۔ رپورٹ سیشن جج منظور کیجا کر حکم عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۲۲۰ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۳ صفحہ ۱۰۰۴۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۴ء الہ آباد صفحہ ۲۱۴۔ ۴۷-۴۰ الہ آباد صفحہ ۴۴ ۲۱ آل لا جرنل صفحہ ۸۷۵۔ ۵ لاہور پورٹ آل کریمنل صفحہ ۲۰۔

کھانے یا پینے کی مضر شئے کو بیچنا

دفعہ ۲۷۳ - جو کوئی شخص کھانے یا پینے کی شئے کی حیثیت سے کسی ایسی

ہم سے کہ وہ کسی معالجے کے نسخے اس طرح سے بک جاوے یا کام میں آوے کہ گویا اس میں آمیزش نہیں ہوئی تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپے تک ہو سکتی ہے ۔ یا دونوں سزائیں دی جائینگی ۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے اور ابتداً وارنٹ جاری ہوگی ۔ اور جرم قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے ۔ اور قابل تجویز ہے بذریعہ کسی مجسٹریٹ پریزیڈنسی مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے ۔ اور سب ضابطہ دفعہ ۲۶۰ ضابطہ فوجداری بطور سرسری کے تجویز کیا جا سکتا ہے ۔ اور جن عدالتوں میں باب بست و دوم ضابطہ فوجداری پر عمل نہیں ہے وہاں باب بست و یکم دفعات ۲۴۱ تا ۲۵۰ ضابطہ فوجداری تجویز مقدمات قابل وارنٹ پر عمل کیا جاتا ہے ۔

شرح دفعہ ہذا میں کسی مفرد یا مرکب دوا میں آمیزش کر کے اس کی تاثیر کم کیجاوے یا وہ اس آمیزش سے مضر صحت ہو جاوے اور اس نیت یا امر احتمال علم اس کے کہ وہ دوا فروخت ہو جاوے ۔ اور اس کی اصلیت آمیزش تو مخفی رکھ کر عمل کیا جاوے تو وہ شخص مرتکب جرم مستوجب سزا ہوگا اور ہیچ قسم ادویہ آمیزش شدہ مذکور کو فروخت کرنا یا معرض بیع میں رکھنا یا اس کے بیچنے نکالنا اور ایسے طریق سے عمل کرنا کہ گویا اس میں آمیزش نہیں کی گئی ہے اور معالجہ میں اس کا استعمال کیا جاوے زیر دفعہ ۲۷۵ تعزیرات ہند قابل سزا ہے ۔ اور اگر اس دوا مفرد یا مرکب کو کسی اور دوا کی حیثیت سے دانستہ فروخت کرے یا دوا خانہ سے بغرض معالجہ تقسیم کرے زیر دفعہ ۲۷۶ تعزیرات ہند قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے اور مقصد رعایت وضع دفعہ یہ ہے کہ کوئی شخص دھوکا دے کر کسی دوا اصطلاحیہ کے بجائے کوئی اور دوا خریدار کے حوالہ نہ کرے اور خریدار کو یہ باور نہ کراوے کہ وہ دوا تجربہ میں لائی جا چکی ہے ۔ باوجودیکہ ایسا نہ کیا گیا ہو ۔

اور ایسے شخص ملزم کے اثبات جرم پر حسب دفعہ ۲۱۵ ضمن ۲ ضابطہ فوجداری ایسی ادویہ

اس شئے خوردنی و نوشیدنی کو مضرِ صحت جاننا یا باور کرنے کی وجہ رکھنا۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جُرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں ایک سالم بکرے کا گوشت جس میں سڑاند پیدا ہو کر انسانی استعمال کے لئے تندرستی کے مضر ہوگیا تھا مسمیان فلاں فلاں اشخاص کے پاس فروخت کیا ہے جس کو اسسٹنٹ سرجن نے صحت انسانی کے لئے مضر تجویز کیا ہے باوجود جاننے اور علم مضرِ صحت رکھنے کے فروخت کیا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۷۳ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگ آف ہائیکورٹس

(۱) کسی شخص کا دودھ میں پانی ملا کر فروخت کرنا مضرِ صحت انسانی نہیں ہے۔ اس لئے دودھ میں پانی کی آمیزش کرنا جرم دفعہ ۲۷۳ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۴۴۱۔ انڈین کیسز جلد ۸۹ صفحہ ۹۶۱۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۴۹

(۲) ایک ملزم کو عدالت ڈپٹی مجسٹریٹ سے مضرِ صحت شئے کے جاننے یا باور کرنے پر سزا دی گئی تھی۔ ملزم کے اپیل پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے الہ آباد ہائیکورٹ میں تنسیخ حکم کے لئے رپورٹ بھیجی تھی۔ جس پر قرار دیا گیا الفاظ مندرجہ دفعہ ۲۷۳ تعزیرات ہند کہ مضر شئے کو ملزم جانتا یا باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو مثل مقدمہ میں ثابت کئے جانے چاہئیں۔ جس کا وجود مثل میں موجود نہیں ہے۔ اس لئے بمنظوری رپورٹ مسمی ملکندرام ملزم بری کیا گیا اور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۲۷۳۔ انڈین کیسز جلد ۷۷ صفحہ ۱۰۰۱۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۲ء الہ آباد صفحہ ۲۷۳۔ ۸۹ انڈین کیسز صفحہ ۹۶۱۔ ۲۶ کرمنل لاجرنل ۱۴۴۱

دواؤں میں آمیزش کرنی

دفعہ ۲۷۴ ۔ جو کوئی شخص کسی دوائی مفرد یا مرکب میں ایسی طرح سے آمیزش کرے کہ اس کے ذریعہ سے اس دوائی مفرد یا مرکب کی تاثیر کم کردے یا اسکا عمل بدل دے یا اس کو مضر بنادے اس نیت یا اس امر کے احتمال کے

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداءً سمن جاری ہونا چاہیے اور قابل ضمانت ہے اور ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے۔ اور حسب منشاء دفعہ ۲۶۰ ضابطہ فوجداری کے سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے لیکن جن اضلاع میں باب نسبت دوم ضابطہ فوجداری پنجاب نافذ ہے وہاں حسب ضابطہ باب بابت دفعات ۲۷۱ لغایت ۲۴۴ ضابطہ مذکور عمل ہوگا۔

شرح

بدفعہ ہذا کسی دوائے مفرد یا مرکب میں آمیزش کرکے بطور اصلی چیز کے فروخت کرنا یا اس کا اقدام کرنا کہ کس آمیزش سے اس دوا کی تاثیر کم ہو جائے یا عمل بدل جائے یا وہ مضر صحت کیگئی ہو۔ یا کسی ناواقف شخص کو معالجہ کے لئے اس کے استعمال میں لائی جاوے یا کسی آمیزش کی ہوئی دوائی کو غیر آمیزش کی ہوئی کی حیثیت سے مستعمل کرنا قابل سزا قرار دیا گیا ہے اور دفعہ ہذا اس اصول پر وضع ہوئی ہے کہ کوئی شخص اصل ادویات میں نا دلیا آمیزش کرکے اُن کو مضر صحت بنا کر بحصول استفادہ خود فروخت نہ کرے۔ کیونکہ ہر ایک دوا مریض کے مزاج کے مطابق دوا کی طاقت اور اس کے اثر کا ملحوظ رکھ کر تجویز کیجاتی ہے۔ اور اس کے نادلیا آمیزش سے مرض بڑھ کر مریض معرض خطر میں ہو جاتا ہے۔ اور ایسی آمیزش سے اصلی فائدہ دوا کا جاتا رہتا ہے اور نہ اس کی وہ تاثیر رہتی ہے جو قانون قدرت نے رکھی ہے اس لئے بدفعہ ہذا دواؤں کی آمیزش اور تبادلہ کرنے کو قابل سزا قرار دیا گیا ہے تاکہ تحفظ صحت ہر ایک انسان قائم رہے اور حکیم یا اس کا ایجنٹ یا کمپونڈر یا ملازم جو مجوزہ قسم آمیزش ادویہ سے علم رکھتے ہوئے اشتراک کریں وہ ذمہ واری فوجداری سے مشتثنے متصور نہ ہوں گے۔ اور اثبات جرم کے بعد ایسی ادویہ حسب منشا دفعہ ۵۲۱ ضمن ۲ ضابطہ فوجداری تلف کر دی جائیں گی۔

اور اگر دفعات ۲۷۲ لغایت ۲۸۰ تعزیرات ہند یا دیگر جرائم جو حسب منشی دفعہ ۲۴ ضمن ضابطہ فوجداری قابل اجرائے سمن بذیل قابل تجویز سرسری ہیں اور باب نسبت دوم سرسری کارروائی کا اس حکومت میں عمل نہ ہو تو موجب باب بابت تجویز مقدمات قابل اجرائے سمن بصراحت ذیل ہوگی۔

ملزم کی حاضری پر حسب دفعہ ۲۴۲ ضابطہ فوجداری اُس سے استفسار کیا جائیگا کہ وہ وجہ ظاہر کرے کہ کیوں اُس کو جرم مندرجہ استغاثہ کا مجرم نہ ٹھہرایا جاوے اور۔ اگر ملزم اقبال جرم کرے یا قد

تلف کردی جائیں گی۔ اور مسکرات و دیگر اشیاء کھانے یا پینے کی متعلقہ دفعات ۲۷۲ و ۲۷۳ بھی بغیر اجازت مستطیع یا سے ناجائز بھی

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا مفرد یا مرکب ادویات میں آمیزش کرنا (۲) اور اس آمیزش سے اس دوا کی تاثیر کم ہو جائے یا اس کا عمل بدل جائے یا وہ مضر صحت انسانی ہو جائے (۳) ملزم کا اس کو مضر صحت یا ناقابل خورد و نوش جاننا یا باور کرنے کی وجہ رکھ کر اس دوا آمیزش کو فروخت کرنا یا فروخت کے لئے پیش کرنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں معجون مقوی مرکب ادویہ باور کرا کر مسمی فلاں شخص کو دیگر غیر تجربہ شدہ ادویہ کی آمیزش کر کے اس کی تاثیر کو کم کر کے بجائے فایدہ کے اس معجون کو مضر صحت انسانی بنا دیا ہے اور اس کو یہ باور کرایا تھا کہ اس میں کسی قسم کی آمیزش نہیں ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۷۴ قانون تعزیرات ہند کے ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت کی تجویز کے لایق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطورہ عمل میں آوے۔

آمیزش کی ہوئی دواؤں کو بیچنا۔

دفعہ ۲۷۵ - جو کوئی شخص یہ جان کر کہ کسی دوائے مفرد یا مرکب میں ایسی طرح پہ آمیزش کی گئی ہے کہ اس کے سبب سے اس کی تاثیر کم ہو گئی یا عمل بدل گیا یا وہ مضر بنا دی گئی ہے اس کو بیچے یا معرض بیع میں رکھے یا بیچنے کے لئے نکالے یا دواخانہ سے معالجہ کے لئے ایسی دوا کی حیثیت سے جس میں آمیزش نہیں کی گئی تقسیم کرے یا کسی شخص سے جو اس آمیزش سے واقف نہ ہو معالجے کے لئے اس کا استعمال کرائے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جس کی میعاد ایک ہزار روپیہ تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

مُرکّب کی حیثیت سے جان بُوجھ کر بیچے یا معرضِ بیع میں رکھے یا بیچنے کے لئے نکالے یا دواخانہ سے معالجہ کیلئے تقسیم کرے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپے تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دیجائینگی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابلِ مداخلت پولیس ہے اور ابتدا سمن جاری ہوگا۔ اور قابلِ ضمانت و ناقابلِ راضی نامہ ہے۔ اور قابلِ تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اوّل یا درجہ دوم ہے۔ علاوہ حسب دفعہ ۲۶۰ ضابطہ فوجداری بطور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے اور جن ایسی رؤسا کی حکومتوں میں سرسری ضابطہ کی تجویز کا عملدرآمد نہیں ہے۔ وہاں حسب باب بیست دفعات ۲۴۱ لغایت ۲۴۹ ضابطہ فوجداری عمل کیا جاتا ہے۔

شرح بدفعہ ہذا کسی دوائے مُفرد یا مرکّب کو کسی اور مُفرد یا مُرکّب دوا کی حیثیت سے دانستہ فروخت کرنا یا فروخت کے لئے نکالنا یا محض بیع میں رکھنا یا دواخانہ سے مریض کو دینا قابلِ سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ اور دفعہ ماقبل و دفعہ ہذا میں لفظی طریق سے یہ امتیاز ہے کہ کسی دوائے مُفرد یا مُرکّب میں آمیزش کرکے اُس کی تاثیرِ عمل کو بدلا یا دوسے یا اُس کو مُضرِ صحت انسانی کر دیا گیا ہو۔ اُس کو فروخت وغیرہ کرنا یا مریض ناواقف کو استعمال کے لئے دینا بدفعہ ۲۷۵ تعزیرات ہند جرم قرار دیا ہے۔ اور بدفعہ ہذا کسی دوائے مُفرد یا مُرکّب کو اور مُفرد یا مُرکّب دوا کی حیثیت سے دانستہ فروخت کرنا یا مریض کو دواخانہ سے استعمال کے لئے دینا اور اس میں آمیزش کرنا ضروری نہیں ہے۔ اور دفعہ ماقبل میں آمیزش کرنا اور نیز مُضرِ صحت کر دینا ضروری ہے۔ گو کسی مُفرد یا مُرکّب دوا کو کسی اور دوا مفرد یا مُرکّب کی حیثیت سے فروخت کرنا دوا کے اصلی اثر اور فایدہ کو زایل کرکے مُضرِ صحت انسانی نتیجہ پیدا کرتا ہے۔ لیکن تاہم جہاں وہ اجزاء قانونی ثبوت طلب ثابت نہ ہوں وہاں باصول انسداد جرم ملزم زیر دفعہ ہذا مستوجب سزا ہو جائے گا۔ تاکہ ہر قسم صورتہائے جرایم کے ارتکاب سے غایت وضع قانون آسائش عامہ کی حفاظت رہے اور بدکردار و بدطینت اشخاص اپنے مکروہ عمل سے مجتنب رہیں۔

کوئی وجہ معقول ظاہر نہ کرے تو حسب دفعہ ۲۴۳ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ حکم اثبات جرم صادر کرے گا اور بصورت دیگر استغاثہ کا بیان اور جملہ شہادت متعلقہ استغاثہ قلمبند کرے ملزم کا بیان سنکر جو شہادت بیان خود ملزم کرے اس کی شہادت حسب دفعہ ۲۴۴ ضابطہ تحریر کرے گا اور اگر ملزم بیگناہ معلوم ہو تو اس کو حسب دفعہ ۲۴۵ ضابطہ بری کرے گا بشرطیکہ حسب دفعہ ۳۴۹ یا دفعہ ۵۶۲ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ عمل کرنا مناسب نہ سمجھے اور اگر ملزم کو مجرم قرار دے تو مطابق قانون حکم صادر کرے گا اور واقعات مقدمہ سے جو جرم ثابت ہو گو استغاثہ میں اور جرم تحریر کیا گیا ہو اس کے مطابق حکم دے گا۔ اور اگر تاریخ پیشی مقررہ پر مستغیث حاضر نہ ہو تو حسب دفعہ ۲۴۷ ضابطہ فوجداری ملزم کو مجسٹریٹ بری کر دے گا الا اس صورت میں جبکہ مجسٹریٹ مقدمہ کو ملتوی کرنا چاہے تو تاریخ پیشی تبدیل کرے گا اور اگر مستغیث مقدمہ سے دست بردار ہونا چاہے تو حسب منشائے دفعہ ۲۴۸ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ اجازت دیدے تو مقدمہ سے دست برداری کی اجازت دے گا۔ اور مجسٹریٹ ملزم کو بری کر دے گا۔ اور اگر مقدمہ بذریعہ نالش دائر نہیں ہوا ہے بلکہ بطور دیگر حسب دفعہ ۱۹۰ ضابطہ فوجداری یا رپورٹ پولیس پر زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات ہند دائر ہوا ہو تو مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا منتظم ضلع یا افضل مجسٹریٹ ضلع دیگر ہر مجسٹریٹ حسب دفعہ ۲۴۹ ضابطہ فوجداری مجاز ہے کہ بہ تحریر وجوہات بلا سنانے رائے برات یا حکم اثبات جرم موقوف کر کے ملزم کو مخلصی دیگا۔ ایسے مقدمات میں صدر قابل اجرائے سمن ہیں حسب منشائے دفعہ ۲۴۲ ضابطہ فوجداری کوئی باضابطہ فرد قرارداد جرم مرتب کرنی ضروری نہ ہوگی۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا مفرد یا مرکب دوا میں دانستہ آمیزش کر کے اس کی تاثیر کو کم کر دینا یا مضر صحت کر دینا (۲) ملزم کا ہیچ قسم دواؤں کو فروخت کرنا یا معرض فروخت میں رکھنا یا فروخت کے لئے ان کو نکالنا (۳) ملزم کا اس آمیزش کردہ دوا کو اصلی دوا کی حیثیت سے دینا یا معالجہ کے استعمال کے لئے تقسیم کرنا (۴) ملزم کا ان لوگوں کو اس آمیزش سے لاعلم رکھنا (۵) ملزم کا اس آمیزش دوا کے نقصان رساں اثر سے واقف ہونا۔

کسی دوا کو کسی اور دوا مفرد یا مرکب کی حیثیت سے بیچنا

دفعہ ۲۰۶- جو کوئی شخص کسی دوائے مفرد یا مرکب کو کسی اور دوائے مفرد یا

وغیرہ کرنے یا مویشی نہلانا قابلِ مواخذہ زیرِ دفعہ ہذا نہ ہوگا۔ بدفعہ ہذا قابلِ مواخذہ قرار
دینے کے لئے ضروری ہے کہ خاص چشمہ یا تالاب جن کی صراحت سطور اول میں کی گئی ہے
ان کو خراب یا گدلا کرنا ارادتاً ثابت کیا جانا چاہیئے۔ تاکہ پبلک کی آسائش میں کوئی شخص
ہیچ قسم فعل کے ارتکاب سے باعث تکلیف عام نہ ہووے

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا پانی کو خراب یا گدلا کرنا
(۲) پانی چشمہ عام یا حوض عام جو واسطے
خاص استعمال نوشیدنی وغیرہ پبلک کے لئے بنایا گیا ہو (۳) ملزم کا ارادتاً گدلا یا خراب کرنا

رولنگز آف ہائیکورٹس

کسی کنوئیں میں جسکا پانی پبلک خوردونوش میں استعمال کرتی ہے اس میں کسی شخص کا تھوکنا
جرم دفعہ ہذا ہے۔ گو اس سے پانی خفیف خراب ہوتا ہو۔ کریمنل لا جرنل جلد ۱۸ صفحہ ۱۵۰
سنہ ۱۹۱۷ء۔ انڈین کیسز جلد ۴۰ صفحہ ۲۹۸ - ۱۳ ناگپور لا رپورٹ صفحہ ۶۸۔

ہوا کو مُضرِ صحت کرنا

دفعہ ۲۷۸ - جو کوئی شخص کسی جگہ کی ہوا کو
بالارادہ فاسد کر دے اس طرح پر کہ وہ ان لوگوں کی صحت کے لئے مُضر ہو جو عموماً
اس کے قرب میں بود و باش رکھتے یا کاروبار کرتے ہوں یا کسی گذرگاہ عام سے ہو کر
آمد و رفت رکھتے ہوں تو شخص مذکور کو جرمانے کی سزا دی جائے گی جو پانسو روپیہ
تک ہو سکتی ہے۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا ناقابلِ مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً سمن
جاری ہوگا۔ اور قابلِ ضمانت و ناقابلِ راضینامہ
ہے۔ اور قابلِ تجویز ہر ایک مجسٹریٹ ہے۔ حسب دفعہ ۲۶۰ ضابطہ بطور سرسری تجویز کیا جا سکتا
اور جن دیہی رؤسا کی حکومتوں میں باب بست و دوم تجویز سرسری ضابطہ فوجداری کا عملدرآمد
نہیں ہے وہاں بموجب باب بست و سوم دفعات ۲۴۱ لغایت ۲۴۹ ضابطہ بموجب سمن کیس عمل ہونا چاہیئے

شرح

انسانی زندگی کی ضروریات اگرچہ اور بھی ہیں۔ لیکن سب سے مقدم اور نہایت
ضروری ہوا ہے۔ جس کے بدون انسان کا زندہ رہنا محال ہے اور جو اشیاء
قیام ہستی کے لئے لازمی ہیں۔ ان کے خراب ہو جانے یا بہ تعداد ایام خاص نہ ملنے کی صورت

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا دوائے مفرد یا مرکب کا اور دوا مفرد یا مرکب کی حیثیت سے دانستہ فروخت کرنا یا معرض بیع میں رکھنا یا فروخت کے لیے دکھانا یا دواخانہ سے مریض کو تقسیم کے لیئے دینا (۲) اور اس مفرد یا مرکب دوا کی اصلیت میں فرق ہونا جس مفرد یا مرکب دوا کی حیثیت سے ملزم نے دی ہو۔

عام چشمے یا حوض کے پانی کو گدلا کرنا

دفعہ ۲۷۷ - جو کوئی شخص کسی چشمہ عام یا حوض عام کے پانی کو بالارادہ خراب یا گدلا کرے اس طرح پر کہ اسکو ایسا کردے کہ جس مطلب کے واسطے وہ حسب معمول کام میں آتا ہے جیسا تھا ویسا لائق نہ رہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد تین مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار پانچسو روپے تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم قابل مداخلت پولیس ہے - ابتداً سمن جاری ہوگا - قابل ضمانت اور ناقابل راضی نامہ ہے - اور قابل تجویز ہر ایک مجسٹریٹ ہے اور بطور سرسری تحقیقات کیا جا سکتا ہے۔

شرح

دفعہ ہذا کا مقصد یہ ہے کہ جو چشمہ عام چاہات یا تالاب یا حوض عامہ خلائق کی آسائش پانی پینے یا وضو کرنے یا بطور دیگر ضروریات کے لیے اس میں سے پانی لیجا کر مناسب استعمال کرنے کے لیے مختص کئے گئے ہوں ان میں کوئی شخص ایسا عمل نہ کرے کہ جس سے وہ چشمہ یا تالاب خراب یا گدلا ہو کر جس کام کے لیے وہ بنایا یا استعمال کیا جاتا ہے اس کے ناقابل استعمال نہ ہو جاوے - اس لئے زیر دفعہ ہذا یہ قانون وضع کیا گیا ہے کہ جو کوئی شخص کسی چشمہ عام یا حوض عام کے پانی کو بالارادہ خراب یا گدلا کرے کہ جس غرض کے لئے وہ حسب معمول کام میں لایا جاتا ہے - اس کے لائق نہ رہے وہ شخص لائق سزا تین ماہ قید یا پانچ صد روپیہ جرمانہ یا دونوں سزاوں کا مستوجب ہوگا - لیکن کسی شخص کی ناواقفیت یا غفلت سے کوئی عمل ایسا ہو جاتا یا عام دریا یا راجباہہ یا نہر وغیرہ میں کوئی فعل نہانے یا دھونے یا آب دست

رولنگ آف ہائیکورٹس

ایک شخص نے گھر میں ایک کھال متعفن سڑی ہوئی دانستہ ایک شخص کے گھر میں پھینک دی تھی جو دانی صحت انسانی کے تحفظ کے لحاظ سے اس جگہ کی ہوا مضر صحت ہو گئی تھی۔ مستغیث کی نالش پر سب ڈویژنل مجسٹریٹ نے ملزم کو زیر دفعہ ۲۰۸ تعزیرات ہند ساٹھ روپیہ جرمانہ کی سزا دی تھی۔ ملزم کی درخواست حسب قاعدہ پٹنہ ہائیکورٹ میں یہ قرار دیا گیا کہ دفعہ ۲۷۸ تعزیرات ہند انسداد پبلک باعث تکلیف عام کے لئے ہے نہ کہ پرائیویٹ باعث تکلیف عام کے لئے ہے کہ کھال متعفن مستغیث کے گھر میں مضر صحت ملزم نے بالارادہ پھینکی تھی۔ لیکن فعل سے یہ ثابت نہیں ہوتا ہے کہ قرب کے رہنے والوں کے لئے ہوا مضر صحت و باعث تکلیف عام ہو گئی تھی اس لئے حکم سزا منسوخ کیا گیا اور نیز لکھا گیا کہ گو ملزم کا فعل نہایت کریہ و قابل ملامت تھا کریمینل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۵۵۶ سنہ ۱۹۲۹ء پٹنہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۶ صفحہ ۴۸۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۹ء پٹنہ صفحہ ۱۱۳۔ ۱۰ پٹنہ لا ٹائمز صفحہ ۸۷۔ ۱۲۔ آل انڈیا کریمنل رپورٹ

(۸۱ / ۱ ق ۵)

کسی شارع عام پر بے احتیاطی سے گاڑی چلانا یا سوار ہو کر نکلنا

دفعہ ۲۷۹۔ جو کوئی شخص کسی شارع عام میں ایسی بے احتیاطی یا غفلت سے کوئی گاڑی چلائے یا سوار ہو کر جائے کہ اس سے انسان کی جان کو خطرہ ہو یا کسی دوسرے شخص کو ضرر یا نقصان پہنچنے کا احتمال ہو تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپے تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دیجائیں گی

ابتدائی ضابطہ

جرم قابل مداخلت پولیس ہے ابتداً سمن جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور اس کی تجویز ہر ایک مجسٹریٹ کر سکتا ہے اور سرسری کارروائی کیجاوے گی۔

شرح

دفعہ ہذا میں بے احتیاطی یا غفلت سے گاڑی یا گھوڑا چلانا یا سوار ہو کر جانا قابل

میں بھی ناقابل اصلاح خطرہ انسانی زندگی کے لئے پیدا نہیں ہوتا ہے۔ لیکن ہوا ہی ایک ایسی چیز ہے کہ جس کے بدون انسان کا زندہ رہنا ناممکن ہے۔ اور اسی کے صاف اور تازہ ملتے رہنے پر زندگی کا انحصار ہے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ ہوا فاسد یا زہریلی یا بدبودار متغیر نہ ہووے۔ اس لئے تحفظ صحت انسانی کے لئے بدفعہ ہذا قانون وضع کیا گیا ہے کہ جو کوئی شخص بالارادہ ہوا کو کسی فعل کے ذریعہ فاسد مضر صحت قرب وجوار کے رہنے یا کاروبار کرنے والوں یا گذرگاہ عام سے ہوکر آمدورفت رکھنے والوں کے لئے کریگا وہ شخص بالعقد روپیہ جرمانہ تک کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

اور مُردہ مویشیوں کی کھالیں رکھنے والے یا کھٹیک ان کے رنگنے والے یا پزاوہ اینٹوں کا آبادی دیہہ میں بنانے والے یا متعفن۔ غلیظ گندہ کوڑا یا گندگی تیز آب اثر کے دھوؤں و دیگر ہیچ قسم افعال ایسے ہیں کہ ان کو آبادی دیہہ یا حسب منی دفعہ ہذا ایسی جگہ استعمال میں لانے سے زہریلا مادہ پیدا ہوکر مضر صحت انسانی ہوجاتا ہے۔ اور ہوا میں زہریلا پیدا ہونے سے انسان کی صحت خراب ہوجاتی ہے۔ اس لئے ارادتاً ایسے فعل کے مرتکب کے لئے سزا مقرر کیا گیا ہے تاکہ لوگ ایسے افعال سے مجتنب رہیں اور کسی ایک شخص کی شکایت صحت سے دفعہ ہذا کا تعلق نہیں ہے۔ بلکہ بطور امر باعث تکلیف عام کے اُس فعل کا اثر ہونا چاہیے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا فعل ہوا کو بالارادہ فاسد کرنیکا ہو (۲) وہ فعل یا شئے ہوا کو مضر صحت کرنے والی تھی (۳) اور اُس سے قرب وجوار کے رہنے یا کاروبار کرتے یا کسی راستہ عام سے آمدورفت رکھنے والوں کی صحت کے لئے مضر اثر کا ہوتا۔

فرد قرار داد جرم

میں، فلاں مجسٹریٹ درجہ فلاں تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ بمقام فلاں آبادی دیہہ فلاں میں فلاں فعل ارادتاً کیا ہے۔ جس سے قرب وجوار کے ساکنان دیہہ کے لئے ہوا مضر صحت ہوگئی ہے اور یہ فعل تم نے بالارادہ ان کی صحت خراب کرنے کے لئے کیا ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۷۸ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ فلاں کی عدالت کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مذبور عمل میں آوے۔

سے نقصان یا ضرر پہنچنے کا محض احتمال ہو اور دفعہ ۳۰۴ میں بے احتیاطی یا غفلت کے فعل سے ضرر پہنچ جانا ہوتا ہے۔ اور اگر سواری یا راہی ضرر پہنچ جاوے یا کسی حکیم یا ڈاکٹر کے عمل بے احتیاطی یا غفلت سے کسی مریض کو بغیر کسی مجرمانہ نیت کے یا کسی دیگر اقسام کے فعل سے کسی شخص کی غفلت یا بے احتیاطی سے ضرر پہنچ جاوے تو دفعہ ۳۳۷ جرم ہوگا اور اگر ضرر شدید پہنچے تو دفعہ ۳۳۸ تعزیرات ہند جرم ہوگا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) موٹر چلانے والے کا یہ کام نہیں ہے جبکہ سڑک پر بالمقابل گاڑی یا سواریں آ رہی ہوں موٹر کو غفلت و لاپرواہی سے سیدھا چلاوے۔ اس کو دایاں یا بایاں اطراف کو مناسب احتیاط سے موٹر چلانی چاہیئے اور اگر سامنے سے راستہ پر ٹریفک آ رہی ہو تو اس کو موٹر پیچھے ہٹا کر بلا کسی خطرہ کے دائیں طرف سڑک کے موٹر لیجانی چاہیئے اور اگر سامنے راستہ صاف ہو تو موٹر کو بغیر خطرہ سیدھا لے جا سکتا ہے۔ مجسٹریٹ نے بدفعہ ۲۷۹ تعزیرات ہند ملزم موٹر ڈرائیور کو دو ماہ قید سخت و ایک سال کے لئے لائسنس ضبط کرنے کی سزا دی ہے۔ جو اس قدر سخت نہیں ہے کہ ہائیکورٹ ملزم کی نگرانی میں مداخلت کرے۔ حکم سزا صحیح ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ حکم سزا کو غلط کیا جائے۔ درخواست نامنظور کی گئی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۲ صفحہ ۴۴۲ سنہ ۱۹۲۱ء بمبئی ہائیکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۶۱ صفحہ ۵۱ بمبئی۔ ۲۲ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۳۵۸۔

(۲) ایک موٹر ڈرائیور جہاں دو سڑکیں ملتی تھیں ایک تاریک کونہ سڑک کی غلط طرف موٹر چلا رہا تھا کہ ایک موٹر بائیسکل سے ٹکرا کر اس کو نقصان پہنچا دیا۔ ملزم موٹر ڈرائیور کو بدفعہ ۲۷۹ تعزیرات ہند تین ماہ قید سخت کی سزا دی۔ جس کا اپیل باقاعدہ سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ ملزم صحیح طور پر بدفعہ ۲۷۹ سزایاب ہوا ہے اور دفعہ ۵ موٹر ایکٹ سنہ ۱۹۱۴ء اس وقت عاید ہوتی ہے جبکہ موٹر ڈرائیور مناسب طور سے موٹر معمولی حالات میں چلا رہا ہو اور خاص حالت سڑک کی وجہ سے جس پر وہ موٹر چلا رہا ہو نامناسب ہو۔ اور جو موٹر ڈرائیور سڑک کی صحیح طرف موٹر نہیں چلا رہا ہے جو ہمیشہ ہر ایک حالت میں نامناسب ہے دفعہ ۵ مذکور ایسی صورت سے متعلق نہ ہوگی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۳۰۲ سنہ ۱۹۲۵ء سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۸۴ صفحہ ۲۵۳۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۱ء سندھ صفحہ ۹۷۔ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۵۰۳۔ ۱۶ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۱۴۷۔

ملزم نمبر ۲ کا حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۰۷۷ ۱۹۲۹ء سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۹ صفحہ ۵۳۶۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۰ء سندھ صفحہ ۶۴۔

(۶) ایک سڑک پر بارہ شخص بیٹھے ہوئے تھے۔ موٹر ڈرائیور نے ہارن بجایا۔ جس پر وہ گھبرا کر ادھر ادھر بھاگ گئے۔ اس دوران میں ایک آدمی کو موٹر سے ضرر پہونچ گیا۔ ملزم کو بدفعہ ۲۷۹ و ۳۳۷ مجسٹریٹ سے سزا دی گئی تھی ایڈیشنل سشن جج نے ریفرانس ہائیکورٹ میں پیش کیا گیا جس پر قرار دیا گیا کہ ہر ایک شخص استعمال کنندہ کا فرض ہے کہ جس غرض کے لئے سڑک بنائی گئی ہے۔ اس پر چل کر راستہ مسافت طے کرے۔ اور موٹر ڈرائیور کا فرض ہے کہ سڑک پر آیندو روندگان کو مطلع کر دے چنانچہ ان کو خبردار کیا گیا ہے۔ جب سگنل ڈرائیور نے دیا ہے تو اس نے ان کو علم ہوتا سمجھ لیا تھا۔ موٹر والوں کا ہی احتیاط کرنا فرض نہیں ہے بلکہ سڑک استعمال کرنے والوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ مناسب استعمال سڑک کا کریں۔ بلحاظ واقعات وحالات مقدمہ۔ ملزم کو بری کیا گیا اور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۶۹۶ ۱۹۳۴ء ناگ پور۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۸ صفحہ ۵۰۱۔ ناگپور لا رپورٹ صفحہ ۳۱۷۔ ۶ رپورٹ ناگ پور صفحہ ۱۸۶۔ انڈین کیسز ۱۴۸ صفحہ ۵۴۱۔ آل لا جرنل ۱۹۳۴ء ناگ پور صفحہ ۸۹ ۱۹۳۴ء۔ کرمنل کیسز صفحہ ۲۷۲۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۴ء ناگ پور صفحہ ۶۵

(۷) ایک موٹر ڈرائیور کے غلط طرف چلاتے موٹر کے بالمقابل موٹر سے ٹکرائی۔ جس میں ضرر شدید پہونچی۔ دوسرا ایک شخص ہلاک ہوا۔ مجسٹریٹ نے ملزم کو بدفعات ۲۷۹ و ۳۰۸ و ۳۰۴ (الف) سزا سے جرمانہ کی تھی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایزادی سزا کی سفارش کی تھی چنانچہ اودھ چیفکورٹ سے قرار دیا گیا کہ جب قتل میں شہادت اس امر کی موجود نہیں ہے کہ ملزم نے غفلت ولاپرواہی سے موٹر چلائی تھی تو ملزم بدفعات ۲۷۹ و ۳۰۸ و ۳۰۴ الف سزا نہیں پا سکتا ہے اور یہ امر ہمیشہ ضروری نہیں ہے کہ غلط طرف موٹر کو غفلت ولاپرواہی سے چلایا جاوے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی سفارش ایزادی سزا نامنظور کیگئی۔ اور حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ اور نیز قرار دیا گیا کہ فی گھنٹہ ۲۰ میل کی رفتار سیدھی وسیع سڑک پر موٹر کا چلانا غفلت ولاپرواہی سے چلانا نہیں ہے۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۱۵۴ ۱۹۳۳ء اودھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۶ صفحہ ۲۸۱۰۔ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۸۲۳۔ ۶ رپورٹ اودھ صفحہ ۷۹ ۱۹۳۳ء کرمنل کیسز صفحہ ۱۲۷۵ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۳ء اودھ صفحہ ۳۹۱۔

(۸) ملزم سڑک سے غلط طرف موٹر آہستہ چلا رہا تھا۔ مستغیث کی سامنے سے بہت تیز

(۳) چرن سنگھ موٹر ڈرائیور کو بدفعہ ۵ موٹر ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۴ء مجسٹریٹ نے سزا دی تھی کہ وہ اپنی موٹر کو سیدھا لئے آ رہا تھا جبکہ دوسری موٹر سیدھی بالمقابل جا رہی تھی ملزم نے کسی طرف کو موٹر نہیں بچایا ہے بلکہ بغفلت تیز چلا آیا جبکو سپرنٹنڈنٹ پولیس نے بدفعہ ۲۷۹ تعزیرات ہند ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سپرد کر دیا اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سٹی مجسٹریٹ کے پیش کر دیا۔ جہاں ملزم کو بدفعہ ۵ موٹر ایکٹ سزا دی گئی تھی۔ ملزم کے اپیل پر سشن جج نے ہائیکورٹ الہ آباد میں رپورٹ استصواب پیش کی۔ چنانچہ ہائیکورٹ الہ آباد سے قرار دیا گیا کہ جرم دفعہ ۲۷۹ و دفعہ ۵ موٹر ایکٹ میں سے جس جرم کا الزام ملزم پر لگایا جاوے تو ہر دو میں سے کسی ایک ملزم کو سزا دیجا سکتی ہے کہ مقدمہ ہذا میں ملزم کو نقصان پہنچنے کا سوال نہیں ہے۔ اور موجودہ واقعات کے لحاظ سے ملزم کو بدفعہ ۵ موٹر ایکٹ پچاس روپیہ جرمانہ درست کیا گیا ہے اور لائسنس ملزم کا منبطہ کرنے کی بابت سفارش سشن جج ہم حکم ضبطی لائسنس منسوخ کرتے ہیں۔ حکم سزا قایم رکھا گیا ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۲۵۴ سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۸۸ صفحہ ۶۹۸۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء الہ آباد صفحہ ۷۹۸۔ ۲۳۔ آل لا جرنل صفحہ ۷۹۰۔ ۶ لا رپورٹ آل کریمنل صفحہ ۱۵۰۔

(۴) ایک موٹر ڈرائیور کی غفلت سے ایک عورت کو ضرر پہنچا اور وہ بیہوش گر پڑی تھی۔ اتفاقاً اسسٹنٹ سرجن آ گیا۔ عورت کو ہسپتال لے گیا اور موٹر کا نمبر لکھ کر بھیج دیا۔ جس پر ملزم کو بدفعہ ۲۷۹ و ۳۳۷ تعزیرات ہند سٹی مجسٹریٹ نے بیس روپے جرمانہ کی سزا دی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ہائیکورٹ میں ایزادی سزا کے لئے باقاعدہ تحریک کی۔ جس پر اودھ چیفکورٹ سے ملزم کو تین ماہ قید سخت ایزاد کیگئی۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۸ صفحہ ۸۹۴ سنہ ۱۹۲۷ء اودھ۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۴ صفحہ ۹۱۰۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۷ء اودھ صفحہ ۱۴۴۔ ۴۔ اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۶۸۷۔

(۵) ایک مقدمہ میں موٹر ڈرائیور نے ایک شخص جو اس کے ہمراہ اس کا میل ملاپی تھا۔ اثناء راہ میں اس کو موٹر چلانے کے لئے بٹھلا دیا اور خود اندر بیٹھ گیا۔ اس کی غفلت سے ایک شخص راہرو کو موٹر سے ضرر پہنچ گیا جس پر مقدمہ دفعہ ۲۷۹ و ۳۳۷ چلانے والے پر اور زیر دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند اعانت جرم مذکور ملزم نمبر ۲ جس نے موٹر چلانے ملزم کو اپنی جگہ بٹھلا دیا تھا جس کے پاس لائسنس بھی ڈرائیوری کا نہیں تھا۔ ہائیکورٹ سندھ جوڈیشل کمشنری سے ملزم نمبر ۱ موٹر چلانے والا کی سزا زیر دفعہ ۳۳۷ تعزیرات ہند بحال رکھی گئی اور ملزم نمبر ۲ لائسنسدار اصلی ڈرائیور بدفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند سزایاب نہیں کیا گیا کہ یہ ملزم زیر ایکٹ موٹر سزایاب کیا جا سکتا تھا۔

رنگون سنہ ۱۹۳۵ء۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۰ صفحہ ۱۳۴۔

(۱۱) ایک ٹریم کار و شٹر گاڑی چلانے والوں میں باہم گاڑیوں کی ٹکر ہو جانے سے سواریوں کو خطرہ ہو گیا تھا جس غفلت و بے احتیاطی سے ہر دو چلانے والوں کو عدالت ابتدائی سے بیس بیس روپے جرمانہ کی سزا ہوئی تھی۔ ... اپیل جب سماعت شدہ ہو ڈویژنل کمشنر کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ اس فعل غفلت و لاپرواہی کے لئے عدم ہوشیاری سے کچھ زیادہ مطلوب ہے اور ٹریم کار کی لائن شٹر گاڑی سے جداگانہ ہوتی ہے اور شٹر کے علیحدہ ہو جانے پر صورت واقعہ ظہور میں آئی ہے اور بجائے سیدھے راستے کے شٹر غلط راستہ پر آ چلا ہے۔ اس لئے بحالات واقعات مقدمہ کسی ڈرائیور کی غفلت یا بے احتیاطی حسب معنی دفعہ ۲۷۹ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ بمنظوری اپیل حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۹ صفحہ ۱۵۱۵ سنہ ۱۹۳۸ء مشتمل انڈین کیسز جلد ۱۷۵ صفحہ ۲۷ سنہ ۱۹۳۸ء

بے احتیاطی سے مرکب تری کو چلانا

دفعہ ۲۸۰۔ جو کوئی شخص کسی مرکب تری کو اس طور پر بے احتیاطی یا غفلت سے چلائے کہ اس سے انسان کی جان کو خطرہ ہو یا کسی اور شخص کو ضرر یا نقصان پہنچنے کا احتمال ہو تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپے تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً سمن جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے سرسری تجویز کیا جائے گا۔

شرح بدیں وجہ ہذا مرکب تری کا غفلت یا بے احتیاطی سے چلانا جرم ہے دفعہ ہذا و ۲۷۹ میں فرق محض لفظ مرکب تری کا ہے اور تحت دفعہ ۲۷۹ الفاظ کی تفریق کی گئی ہے کہ غفلت و بے احتیاطی سے کیا معنی باصول قانون لئے گئے ہیں اور بمقابلہ گاڑی وغیرہ کے مرکب تری میں غفلت کرنا سخت خطرناک ہے۔

رفتار موٹر آ رہی تھی۔ ملزم نے جب دیکھا کہ سامنے بالکل مقابل موٹر مستغیث تیز آ رہی ہے۔ ملزم نے سگنل دیا کہ وہ اپنی موٹر کا رخ بدلے گا۔ باوجود اِن حالات کے موٹریں ٹکرا گئیں۔ لیکن یہ حادثہ ہرگز واقع نہ ہوتا کہ اگر مستغیث اسی موٹر کو بہت تیز نہ چلاتا۔ قرار دیا گیا کہ بحالات و افعات مقدمہ ملزم غفلت کا مجرم نہیں ہے ملزم بری کیا گیا۔ حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کریمنل جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۷۸ سنہ ۱۹۳۵ء رنگون ہائی کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۲ صفحہ ۶۹۹

(۹) بدفعہ ۲۷۹۔ الفاظ کسی دوسرے شخص مستوجب بہت وسیع ہیں۔ یہ الفاظ سڑک پر چلنے والے اشخاص پر ہی محدود نہیں ہیں بلکہ موٹر پر بیٹھی ہوئی سواریوں سے بھی اسی طرح متعلق ہیں جس طرح بغفلت یا لاپرواہی سے گاڑی چلانے سے اشخاص یا کسی شخص دوسرے کو نقصان یا ضرر کا خطرہ ہو۔ چنانچہ موٹر کے سڑک کے گھاؤ کی طرف ڈرائیور کی غفلت سے نالی میں گر جانے سے ایک عورت کو ضربات پہونچی تھیں اور مجسٹریٹ نے بدفعہ ۲۷۹ و ۳۳۷ ملزم ڈرائیور کو ہر جرم پر سوسو روپیہ جرمانہ کی سزا دی اور ۲۵ روپے مسمات مضروبہ کو جرمانہ سے بمنشاء دفعہ ۵۴۵ ضابطہ فوجداری دلائے گئے تھے اور تین ماہ کے لئے لائسنس موٹر ڈرائیوری ضبط کیا گیا تھا۔ ملزم کے اپیل پر سیشن جج نے تنسیخ حکم ۲۷۹ کے لئے اودھ چیفکورٹ میں باضابطہ تحریک کی جس پر حکم سزا دفعہ ۲۷۹ تعزیرات ہند منسوخ کیا گیا اور حکم دفعہ ۳۳۷ و ضبطی لائسنس و معاوضہ مسمات بحال و قایم رکھا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۳۵۲ سنہ ۱۹۳۵ء اودھ چیفکورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۸ صفحہ ۳۳۵۔ ۸ رلورپٹ اودھ صفحہ ۸۶۔ سنہ ۱۹۳۵ء اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۰۲۶

(۱۰) موٹر کاریں بے احتیاطی و غفلت سے چل رہی تھیں۔ ایک موٹر کار میں پبلک انسپکٹر بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا کہ موٹر کار تعاقب میں ہے کہا گیا تھا کہ انسپکٹر نے ڈرائیور کو تیز رفتار چلانے کے لئے کہا تھا۔ جس میں موٹر کی رفتار سے آسائش عامہ خلائق پر خطر ہو گیا تھا جس کے خلاف زیر دفعہ ۲۷۹ تعزیرات ہند اور انسپکٹر پارک کے خلاف بدفعہ ۲۷۹ و ۱۱۴ تعزیرات ہند مواخذہ ہو کر مجسٹریٹ مجاز سے موٹر ڈرائیور کو چھ ماہ قید سخت اور انسپکٹر کو ۴ ماہ قید سخت کی سزا کا حکم دیا گیا تھا۔ رنگون ہائی کورٹ میں اپیل ملزمان پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ انسپکٹر کے الفاظ کو کہ موٹر کے تعاقب میں چلایا جاوے۔ الفاظ غفلت یا بے احتیاطی میں داخل نہیں ہے اور موٹر چلانے والا غفلت و بے احتیاطی کا مرتکب ہوا ہے۔ جس کا اپیل ڈسمس کیا گیا۔ اور پارک انسپکٹر کا اپیل منظور کیا جا کر حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۹ صفحہ ۵۳۵

قرار دیا ہے [illegible] عربی میں سوار کو کہتے ہیں۔ اس سے ''نظامی'' Navigator [illegible]
قاعدہ یا جہازران کا ترجمہ موزوں ہوا ہے۔ اور دفعہ ہذا میں [illegible] کی خلاف [illegible] قانون مراد

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا جھوٹا نشان، جھوٹی روشنی یا پانی پر تیرنے والا نشان جہاز یا کشتی ران کو گمراہ کرنے کے لئے دکھلانا (۲) ملزم کا بہ نیت یا باحتمال علم یہ گمراہی کہ کسی تری چلانے والے کے عمل کرنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم مسمی فلاں نے بایام و تاریخ فلاں وقت فلاں جہاز کو جھوٹی روشنی اس وقت بگمراہی ناجائز دکھلائی ہے جبکہ جہاز موسومہ فلاں طرف کو چل رہا تھا اور بہ نیت و باحتمال علم غلط راہ نمائی سے فلاں مرکب تری چلانے والے کو گمراہ کیا ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۸۱ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو قابل تجویز عدالت سشن ہے جس کے لئے تم کو سپرد کیا جاتا ہے کہ جرم مذکور کی تجویز تمہارے برخلاف عمل میں آوے۔ اس لئے تم کو ہدایت کرتا ہوں کہ تمہاری تجویز عدالت سشن عمل میں آوے گی۔

کسی شخص کو پانی کی راہ اجورے پر غیر مامون یا حد سے زیادہ لدے ہوئے مرکب تری میں لے جانا

دفعہ ۲۸۲ - جو کوئی شخص پانی کی راہ سے کسی شخص کو کسی مرکب تری میں جبکہ وہ مرکب تری ایسی حالت میں ہو یا اس قدر لدا ہوا ہو کہ اس میں اس شخص کی جان کو خطرہ ہو جان بوجھ کر یا غفلت کر کے اجورے پر پہنچائے یا لوا لیجائے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجاوے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپے تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جاویں گی۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) وجود کشتی (۲) ملزم کا کشتی کو بغفلت یا بے احتیاطی سے عبور کرنا
(۳) انسانی زندگی کو خطرہ ہو یا کسی شخص کو ضرر یا نقصان کا احتمال ہو۔

رولنگ آف ہائی کورٹس

ایک شخص دخانی کشتی چاندنی رات کو دریا میں لیے آتا تھا۔ دریا کے گہرے پانی میں کچھ دیسی کشتیاں لنگر ڈالے ہوئے تھیں۔ ڈرائیور دخانی کشتی والے نے کشتیوں کو بغیر روشنی کے متحرک کیا۔ اور وسل دیا اور قبل از ٹھہرانے کشتی کے یہ دخانی کشتی ان دو کشتیوں سے ٹکرا گئی۔ اور کشتیاں قریباً ڈوبنے کو تھیں کہ بچانے والی کشتیاں اس نے بھیجیں۔ دخانی کشتی کا ڈرائیور عدالت سے بجرم دفعہ ۲۸۰ تعزیرات ہند سزایاب ہوا تھا۔ جب کا اپیل ہائیکورٹ میں باقاعدہ پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ بجانت واقعات مقدمہ ملزم نے غفلت یا بے احتیاطی سے کام نہیں کیا ہے دفعہ ۲۸۰ تعزیرات ہند کے لئے غفلت یا بے احتیاطی کا نتیجہ فوری ہونا چاہیے۔ جبکہ ملزم نے تا حد مستطاع ضروری احتیاط اختیار کیا تھا وہ دفعہ ۲۸۰ کا مجرم نہیں ہے۔ کرمنل لاجرنل جلد ۱۵ صفحہ ۳۶۲ - انڈین کیسز جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۰ - ۱۵ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۵۳۵ - ۴ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۶۵۶

جھوٹی روشنی یا جھوٹا نشان یا پانی پر تیرنے والا نشان دکھانا

دفعہ ۲۸۱ - جو کوئی شخص کوئی جھوٹی روشنی یا جھوٹا نشان یا پانی پر تیرنے والا نشان دکھائے اس نیت یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ اس دکھلانے کے سبب سے کسی مرکب تری کے چلانے والے کو گمراہ کرے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ

دفعہ ہذا قابل دست اندازی پولیس و قابل اجرائے وارنٹ و قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے اور محض قابل تجویز عدالت سیشن ہے

شرح

جو کسی مرکب تری کو جھوٹی روشنی یا جھوٹا نشان یا پانی پر تیرنے والا نشان بہ نیت و با احتمال علم مرکب تری کے چلانے والے کو گمراہ کرے وہ زیر دفعہ ہذا قابل سزا

اور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔

شرح

دفعہ ہذا میں کسی شخص کے فعل سے یا کسی مال کے اپنے قبضہ یا اقتدار میں رکھنے سے شارع عام یا مرکب تری کے راہ میں کسی شخص کو خطرہ یا مزاحمت یا نقصان پہنچانے کا باعث ہو تو بدفعہ ہذا قابل سزا ہوگا مثلاً شارع عام میں کسی مال کا پڑے رہنے دینا جس سے اشخاص چلنے والوں کی روکاوٹ کا باعث ہو یا کوئی گڑھا کھودنا یا شارع عام کے متعلق چاہ لگانا جو بغیر من کے زمین کے برابر ہو جس میں راہ رو اشخاص کے گرنے کا اندیشہ ہو۔ یا کسی نہر یا دریا میں مچھلی پکڑنے کے لئے ایک لکڑیوں کی جالی نشست بنائے جو مرکب تری کی روانی میں مزاحمت کا موجب ہو۔ غرضیکہ مقصد یہ ہے کہ بباعث شارع عام کسی فعل یا ترک تگہداشت مال سے کسی شخص کو مزاحمت یا خطرہ یا نقصان نہ پہنچے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا کسی فعل یا ترک سے یا اپنے مقبوضہ مال کی ترک تگہداشت سے خطرہ یا مزاحمت یا نقصان کا باعث ہونا (۲) ملزم کا کسی نہر یا دریا میں کسی عمل کے ذریعہ مرکب تری کی روانی میں موجب خطرہ یا مزاحمت یا نقصان کا ہونا۔

رولنگز آف ہائی کورٹس

(۱) ایک مقدمہ میں ایک جیسی منٹ کی تعمیر کے لئے سڑک پر گاڈر آہنی و دیگر ملبہ صرف ی سڑک شارع عام پر گرایا گیا تھا جس سے سڑک پر گذرنا مشکل ہو گیا تھا۔ چنانچہ مجسٹریٹ نے ٹھیکیدار کو بدفعہ ۲۸۳ تعزیرات ہند سزا دی۔ باقاعدہ اپیل ہائیکورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ فعل سے یہ امر ثابت نہیں ہے کہ آیا سرکاری افسر کے حکم سے یا ٹھیکیدار کے حکم سے اس کے ملازم نے یہ گاڈر وغیرہ سڑک پر گرائے ہیں۔ استغاثہ کا فرض تھا کہ بدفعہ ۲۸۳ ثابت کرتا کہ مزاحمت کا فعل بحکم یا بہ ہدایت ٹھیکیدار عمل میں آیا تھا اور جو شخص ٹھیکیدار کا ملازم ہو وہ اس لئے کہ ٹھیکیدار کے آدمیوں یا کسی ملازم نے بہ ہدایت ٹھیکیدار عمل کیا ہے قابل سزا نہ ہوگا۔ نتیجۃً حکم عدالت ماتحت ملزم بری کیا گیا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۱۳۳ سنہ ۱۹۲۱ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۶۱ صفحہ ۵۹۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۱ء الہ آباد صفحہ ۱۹۲ و آل لاجرنل صفحہ ۱۲۵

(۲) دو مقدمات جداگانہ میں مسمیان علی رضا و الہی بخش نے اپنے چھکڑے مری روڈ پر بلا اجازت خاص وقت و خاص سڑک پر دن میں چلائے تھے۔ جس میں سڑک پر چلنے پھرنے

ابتدائی ضابطہ جرم دفعہ ہذا قابل دست اندازی پولیس ہے ابتدائً سمن جاری ہوگا و قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے و قابل تجویز مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے اور سرسری تجویز کیا جاسکے گا۔

شرح جو شخص کسی جہاز یا کشتی یا بیڑہ وغیرہ مرکب تری میں جو بوجہ ناکارہ یا ناقابل سفر یا قابل سفر میں زیادہ لداؤ سامان یا مسافران کی وجہ سے زاید مسافر سوار کرنے سے انسان کی جان کو خطرہ ہو۔ جان بوجھ کر یا بغفلت اجرت پر لیجانے کا باعث ہو تو وہ کشتی یا جہاز والا بدفعہ ہذا قابل سزا ہوگا اور کشتی وغیرہ کے لداؤ پر بحفاظت انسانی اس لئے دفعہ ہذا وضع کی گئی ہے تاکہ نادرست و بوسیدہ ناقابل مرکب تری کو کرایہ کے لالچ میں انسان کو معرض خطرہ میں نہ ڈالا جاوے لیکن خشکی پر چلنے والے گڈھے یا دیگر سامان یا انسانوں کو لیجانے والی سواریوں کی بابت مجموعہ قسم تعزیرات ہند میں کوئی دفعہ موجود نہیں ہے۔ البتہ قانون ریلوے میں مال گاڑی و سواری گاڑی میں مال گاڑی کے بوجھ کی بابت سے بڑی مقدار و تعداد پر ایک مال گاڑی سواری گاڑی میں تحریر ہوتی ہے۔ جسکے متعلق زیر دفعہ ۴۵۳ و ۱۶۳ قانون ریلوے ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۰ء میں احکام موجود ہیں۔ بعض جہاز یا کشتیاں ایسی نکمی ہوتی ہیں کہ سمندر کے کنارہ پر تھوڑی چل سکتی ہیں لیکن وہ دور سمندر میں سفر کے ناقابل ہوتی ہیں۔

ثبوت طلب امور قانونی (۱) ملزم کا ایک شخص کو اجرت پر کشتی یا جہاز میں لیجانا جبکہ وہ پورے طور پر لدا ہوا تھا (۲) کشتی یا جہاز کا ناکارہ یا مرمت طلب ناقابل استعمال ہونا (۳) ملزم کا جاننا یا بغفلت عمل کرنا

خشکی یا تری کے عام راہ پر خطرہ یا مزاحمت پہنچانا

دفعہ ۲۸۳ - جو کوئی شخص کسی فعل کے کرنے سے یا کسی مال کی نسبت جو اس کے قبضہ یا اہتمام میں ہو نگہداشت ترک کرنے سے کسی شارع عام یا مرکب تری کی عام راہ میں کسی شخص کو خطرہ یا مزاحمت یا نقصان پہنچائے تو شخص مذکور کو جرمانے کی سزا دی جاسکے گی جس کی مقدار دو سو روپے تک ہوسکتی ہے۔

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتدائً سمن جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم ہے

جس سے انسان کی جان کا خطرہ ہو یا کسی اور شخص کو ضرر یا نقصان پہونچنے کا احتمال ہو ۔ یا کسی زہریلے مادے کی نسبت جو اُس کے پاس ہو جان بوجھ کر یا غفلت کرکے ایسی نگہداشت ترک کرے جو اُس خطرہ کے دفعیہ کے لئے جس کے پہونچنے کا احتمال انسان کی جان کو اُس زہریلے مادے سے ہے کافی ہو تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے ۔ یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپے تک ہو سکتی ہے ۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی ۔

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل دست اندازی پولیس ہے ۔ ابتداً سمن جاری ہوگا قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے ۔ اور قابل تجویز بریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے اور سرسری تجویز کیا جائے گا ۔

شرح دفعہ ہذا میں ہر ایک قسم کی زہریلی اشیا کی نسبت ہر شخص کی ذمہ داری کیگئی ہے کہ وہ کامل احتیاط و حفاظت سے ان کی نگہداشت رکھے اور غفلت سے ایسی فروگذاشت نہ کرے کہ جس سے انسان کی جان کو خطرہ یا نقصان پہنچنے کا احتمال ہو یا جس قدر مناسب احتیاط اُس زہریلے مادے کے خطرہ کے دفعیہ کے لئے ضروری ہو ترک نہ کرے ۔ مثلاً زید کمپونڈر ب کو غفلتاً ادویات نسخہ میں سے ایک زہریلی دوا ڈال دیتا ہے جس کے استعمال سے مسمی ب کی جان معرض خطر میں ہو جاتی ہے چنانچہ مسمی زید بدفعہ ہذا قابل سزا ہے ۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا آگ یا آتشگیر مادہ کی نسبت فعل کرنا (۲) ملزم کا آگ یا بھک سے اُڑ جانے والے مادے کی نسبت ضروری امور کا شک کرنا جس سے انسانی زندگی معرض خطر میں ہو جائے (۳) ملزم کا فعل غفلت یا بے احتیاطی سے کیا جانا (۴) ملزم کا اس آگ یا بھک سے اڑ جانیوالے مادے کا قبضہ میں ہونا (۵) ملزم کی غفلت یا بے احتیاطی سے اغلباً انسانی زندگی کو خطرہ ہونا ۔

آگ یا آتشگیر مادے کی نسبت تغافل کرنا **دفعہ ۲۸۵** ۔ جو کوئی شخص آگ یا آتشگیر مادے سے کوئی فعل ایسی بے

والوں کی مزاحمت ہوئی تھی۔ سب انسپکٹر پولیس نے گرفتار کر کے نائب عدہ مجسٹریٹ کے چالان کر دیا۔ مجسٹریٹ نے ۲ روپے جرمانہ کی سزا دی تھی۔ اور ملزم نے اپنے بیان میں سڑک پر چھکڑے چلانے کو تسلیم کر کے معافی مانگی تھی۔ باقاعدہ ہائیکورٹ میں اپیل پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ بغیر شہادت ضابطہ کے محض ملزم کا تسلیم کر لینا دلیل مجرمیت کی نہیں ہے۔ یہ امر ثابت کرنا چاہیئے تھا کہ ملزم باعث مزاحمت ہوا ہے اور اس کے فعل سے خطرہ یا نقصان یا مزاحمت پہنچی جسکو ثابت نہیں کیا گیا۔ حکم سزا منسوخ کیا جا کر ملزمان بری کیئے گئے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۰ صفحہ ۷۰ سنہ ۱۹۲۴ء لاہور انڈین کیسز جلد ۸۱ صفحہ ۱۹۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۵ء لاہور صفحہ ۱۵۳۔

(۳) ایک شخص نے سڑک پر چارپائی بچھائی ہوئی تھی۔ سب انسپکٹر نے بدفعہ ۲۸۳ تعزیرات ہند چالان کر دیا۔ مجسٹریٹ با تعلق نے سزا دے دی۔ سیشن جج فرخ آباد نے بحوالہ رولنگ ۱۳ کریمنل لا جرنل صفحہ ۸۲۰۔ الہ آباد تنسیخ حکم عدالت سے لیے سفارش کی کہ سڑک پر چارپائی بچھانا جرم دفعہ ہذا نہیں ہے۔ جرم دفعہ ۲۹۰ ہوگا جبکہ امر باعث تکلیف ہو۔ چنانچہ ہائیکورٹ الہ آباد میں بہ تنسیخ رولنگ کے قرار دیا گیا کہ دفعہ ۲۸۳ تعزیرات ہند و امر باعث تکلیف عام ملزم کے ارادہ سے متعلق نہیں ہے۔ یہ صورت باب ۱۴ کی کسی دفعہ سے متعلق ہے جس میں انسان کی صحت یا نقصان و شائستگی و اخلاق مدنظر رکھا جاتا ہے۔ اور باعث تکلیف بلا شبہ بلا کسی ارادہ ملزم کے ثابت ہوتا ہے اور دفعہ ۲۸۳ تعزیرات ہند و دفعہ ۲۹۰ میں بلا کسی ارادہ کے غفلتاً عمل کیا جاتا ہے اور مزاحمت بغفلت ہو جاتی ہے۔ اور جب ملزم نے سڑک عام پر چارپائی بچھائی اور اس سے سب انسپکٹر پولیس کی مزاحمت کا باعث ہوا تو ملزم مرتکب جرم دفعہ ۲۸۳ ہوتا ہے۔ حکم سزا مجسٹریٹ قائم رکھا اور ریفرنس سیشن جج نامنظور کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۹۳ سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۶ صفحہ ۳۱ سنہ ۱۹۳۵ء آل کریمنل کیسز صفحہ ۱۶۲ سنہ ۱۹۳۵ء آل ویکلی رپورٹ صفحہ ۸۱۷ سنہ ۱۹۳۵ء آل لا جرنل صفحہ ۱۰۵۷ سنہ ۱۹۳۵ء کریمنل کیسز صفحہ ۸۰۵۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۵ء الہ آباد ۷۴۶، ۷، رپورٹ آل صفحہ

زہریلے مادے کی نسبت تغافل کرنا	**دفعہ ۲۸۴**۔ جو کوئی شخص کسی زہریلے مادے سے کوئی فعل ایسی بے احتیاطی یا غفلت کے ساتھ کرے

بھک سے اُڑ جانیوالے مادہ کی نسبت تغافل کرنا

دفعہ ۲۸۶ - جو کوئی شخص بھک سے اُڑ جانے والے کسی مادے سے کوئی فعل ایسی بے احتیاطی یا غفلت کے ساتھ کرے جس سے اِنسان کی جان کو خطرہ ہو یا جس سے کسی دوسرے شخص کو ضرر یا نقصان پہونچنے کا احتمال ہو یا بھک سے اُڑ جانے والے کسی مادے کی نسبت جو اس کے پاس ہو جان بُوجھ کر یا غفلت کر کے ایسی نگہداشت ترک کرے جو اُس خطرہ کے دفعیہ کے لئے جس کے پہونچنے کا احتمال انسان کی جان کو اس بھک سے اڑ جانے والے مادے سے ہے کافی ہو تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپے تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

اِبتدائی ضابطہ جرم قابلِ مداخلت پولیس ہے - ابتداً سمن جاری ہوگا - قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے - اور قابلِ تجویز ہر ایک مجسٹریٹ ہے۔ سرسری تجویز کی جائے گی۔

شرح دفعہ ہذا کے الفاظ و اجزائے قانونی وہی ہیں جو دفعہ ۲۸۵ تعزیرات ہند کے ہیں - دفعہ ہذا بھک سے اُڑ جانے والے مادہ کے متعلق بے احتیاطی یا غفلت سے فعل کرنا ہے - اور دفعہ ۲۸۵ میں آگ یا آتش گیر مادے کے متعلق ہے - اور امتیاز ہر دو امور تحت دفعہ ۲۸۵ تعزیرات ہند کیا گیا ہے۔

کل کی نسبت تغافل کرنا

دفعہ ۲۸۷ - جو کوئی شخص کسی کل سے کوئی فعل ایسی بے احتیاطی کے ساتھ کرے جس سے انسان کی جان کو خطرہ ہو یا جس سے کسی دوسرے شخص کو ضرر یا نقصان پہونچنے کا احتمال ہو۔

یا کسی کل کی نسبت جو اس کے پاس ہو یا اس کے اہتمام میں ہو جان بُوجھ کر یا

احتیاطی یا غفلت کے ساتھ کرے جس سے انسان کی جان کو خطرہ ہو یا جس سے کسی اور شخص کو ضرر یا نقصان پہونچنے کا احتمال ہو یا کسی آگ یا کسی آتشگیر مادے کی نسبت جو اُس کے پاس ہو جان بُوجھ کر یا غفلت کر کے ایسی نگہداشت ترک کرے جو اِس خطرہ کے دفعیہ کے لئے جس کے پہُونچنے کا احتمال انسان کی جان کو اُس آگ یا آتشگیر مادے سے ہے کافی ہو تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قِسم کی قید کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جُرمانے کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپے تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دیجائیں گی ۔

ابتدائی ضابطہ جُرم دفعہ ہذا قابل دست اندازی پولیس ہے ۔ ابتداً سمن جاری ہوگا ۔ قابل ضمانت و ناقابل راضینامہ ہے و قابل تجویز ہر ایک مجسٹریٹ ہے ۔ اور سرسری تجویز ہو گی ۔

شرح بدفعہ ہذا آگ یا آتش گیر مادے مثلاً بارُود کارتوس وغیرہ مُتبنّہ دفعہ ۴ ضمن الف ایکٹ نمبر ۴ ۱۸۸۴ء سے کوئی فعل بے احتیاطی یا بغفلت کرنا جس سے انسانی زندگی کو خطرہ ہو یا کسی شخص کو ضرر یا نقصان پہونچنا محتمل ہو یا ایسے ہی مادے کو اپنے پاس رکھتے ہوئے ضروری نگہداشت جو خطرہ کے دفعیہ کے لئے لازمی ہو متروک کرنا زیر دفعہ ہذا قابل سزا ہے آتشگیر مادہ و بھبک سے اُڑ جانے میں امتیاز ہے چنانچہ آتشگیر مادے بارود و پیڑول کے علاوہ کیروسائین تیل و گھاس پھُوس وغیرہ پر بھی لفظ آتش گیر حاوی ہے اور بھبک سے اُڑ جانیوالا مادہ کا مزید توضیح ۸ رجون سنہ ۱۹۰۸ ایکٹ میں کی گئی ہے لیکن یہ مادہ چٹخنے اور پھٹنے اور پھیلنے والا ہوتا ہے ۔ جیسا کہ ڈائینا میٹ و پٹاس و دیگر فلزات کے مُرکبات اور بھبک سے اڑ جانے والے مادے ہیں ۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا غفلت و بے احتیاطی سے آگ یا آتشگیر مادہ کی نسبت کوئی فعل کرنا (۲) ملزم کے فعل سے انسانی زندگی کو خطرہ ہو یا کسی شخص کو ضرر کا احتمال ہو (۳) ملزم کا مادہ مذکور کو اپنے پاس رکھتے ہوئے ضروری نگہداشت ترک کرنا جو اغلب خطرہ زندگی انسانی کیلئے لازمی ہو ۔

تو بدفعہ ۳۰۴ (الف) جرم ہوگا اور اگر نتیجہ موت غفلت یا بے احتیاطی مشینری بلا واسطہ ہو تو بدفعہ ۲۸۷ تعزیرات ہند جرم ہوگا ۔ اور وہ شخص جس نے کوئی عملی حصہ مشینری کے متعلق نہ لیا ہووے اور موت واقع ہو جائے تو زیر دفعہ ۲۸۷ تعزیرات ہند جرم ہوگا انڈین کیسز جلد ۱۲۷ صفحہ ۱۵۳۔ آل انڈیا رپورٹ ۱۹۳۰ء صفحہ ۴۵۳ ۔

(۲) دفعہ ۲۸۷ تعزیرات ہند کا یہ منشا نہیں ہے کہ مالک مشینری ہر ایک اغلب خطرہ کا ضامن قرار دیا جاوے لیکن یہ کافی ہے کہ جس قدر احتیاط مطلوب ہو معقول احتیاط و خبرداری سے اغلب خطرہ کی حفاظت جس کے وقوع میں آنے کا خیال ہو عمل میں لایا گیا تھا ۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۱ صفحہ ۱۲۳۲ سنہ ۱۹۳۰ء پٹنہ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۷ صفحہ ۵۶۲ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۰ء پٹنہ صفحہ ۵۰۷ ۔

(۳) مسمی فتح چند نے میدہ پیسنے کی مشین باشتراک مسمی موہری رام ٹھیکہ پر لی اور مہر رام بطور مینیجر ہوا اور منشی رام مستری مقرر ہوا جبکہ مشین چل رہی تھی دو لڑکیاں خورد سال پڑوس کی مصلیتی ہوئیں باحاطہ مشین داخل ہوئیں اور پٹہ چرخی جو چل رہا تھا ۔ اس میں لپٹ گئیں ۔ ایک تو اسی وقت مرگئی دوسری کو ضرر خطرناک پہنچا تھا ۔ میاں فتح چند موہری رام و منشی رام بدفعہ ۳۰۴ (الف) مجرم قرار دیا جا کر عدالت مجسٹریٹ مجاز سے سزایاب ہوئے ۔ ہائیکورٹ لاہور میں باضابطہ ہرسہ ملزمان کی اپیل پیش ہو کر فتح چند بری کیا گیا اور منشی رام و مہر رام کو ذمہ دار حفاظت مشینری قرار دیا جا کر ڈیڑھ ڈیڑھ صد روپیہ جرمانہ اور عدم ادائے جرمانہ تین تین ماہ قید سخت کے سزایاب ہوئے اور حکم سزا عدالت ماتحت میں کمی کی گئی ۔ اور بجائے دفعہ ۳۰۴ (الف) کے بدفعہ ۲۸۷ تعزیرات ہند سزایاب کئے گئے کہ انہوں نے نگہداشت مشینری میں غفلت کی ہے ۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۱ صفحہ ۱۱۷۵ سنہ ۱۹۳۰ء لاہور کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۱۷۵ و ۱۱۷۶

عمارت کے مسمار کرنے یا اسکی مرمت کرنیکی نسبت تغافل کرنا

دفعہ ۲۸۸ ۔ جو کوئی شخص کسی عمارت کے مسمار کرنے یا مرمت کرنے میں اُس عمارت کی نسبت ایسی نگہداشت جان بوجھ کر یا غفلت کر کے ترک کرے جو اُس خطرے سے جس کے پہونچنے کا احتمال انسان کی جان کو اس عمارت یا اس کے کسی جزو

غفلت کر کے ایسی نگہداشت ترک کرے جو اُس خطرہ کے دفعیہ میں جس کے پہنچنے کا احتمال انسان کی جان کو اُس کل سے ہے کافی ہو۔

تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جسکی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپے تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتدا سمن جاری ہوگا قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم ہے اور سرسری تجویز کیا جائے گا۔

شرح

دفعہ ۲۸۴ میں زہریلے مادہ اور دفعہ ۲۸۵ میں آگ یا آتش گیر مادہ ہے اور دفعہ ۲۸۶ میں بھک سے اُڑ جانے والے مادے اور دفعہ ہذا میں مشینری جسکی کوئی تعریف تعزیرات ہند میں نہیں کیگئی ہے اور نہ ایکٹ عبادات عامہ نمبر ۱۰ ۱۸۹۷ میں کیگئی ہے۔ لیکن بہ حیثیت نوعیت لفظ مشینری علم جر ثقیل یعنی کلوں کے متعلق جو شخص کوئی فعل غفلت یا بے احتیاطی سے کرے جس میں انسانی زندگی معرض خطر میں ہو یا دوسرے شخص کو ضرر یا نقصان پہنچنا محتمل ہو یا کوئی شخص جس کے پاس وہ مشین ہو اور خود کام کرتا ہو اور وہ فائرمین ہو یا کوئی انجینیر ہو جس کے اہتمام میں مشینری ہو دانستہ یا بغفلت ایسی نگہداشت ترک کرے جو اُس خطرہ زندگی انسانی کے دفعیہ کے لئے ضروری ہو۔ ایسا شخص بدفعہ ہذا قابل سزا ہوگا۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا فعل بغفلت یا بے احتیاطی سے کسی مشینری کے متعلق کرنا (۲) فعل مذکور سے انسانی زندگی کو خطرہ کا ہونا۔ یا کسی دوسرے شخص کو ضرر یا نقصان پہنچنے کا احتمال ہونا (۳) ملزم کا مشینری کے متعلق بغفلت یا جان بوجھ کر ایسی نگہداشت ترک کرنا جو خطرہ انسانی زندگی کے دفعیہ کے لئے ضروری ہو۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

جبکہ غفلت یا بے احتیاطی کا فعل بلاواسطہ سے نتیجہ کسی دوسرے شخص کی موت کا ہو وے

اس کے گرانے یا مرمت کرنے میں جو انسان کی جان کو خطرہ سے محفوظ رکھنے کے لیے ضروری ہو ترک کرنا (۳) ملزم کا فعل دانستہ یا بہ تغافل اس خطرہ کے لاپرواہ رہنا۔

حیوان کی نسبت تغافل کرنا **دفعہ ۲۸۹**۔ جو کوئی شخص کسی حیوان کی نسبت جو اس کے پاس ہو جان بوجھ کر غفلت کر کے ایسی نگہداشت ترک کرے جو انسان کی جان کو خطرے یا ضرر شدید کے اندیشہ کے دفعیہ کے لیے جس کے پہونچنے کا احتمال اس حیوان سے ہے۔ کافی ہو تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپے تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً سمن جاری ہوگا قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول ہے اور سرسری تجویز کیا جائے گا۔

شرح دفعہ ہذا میں کسی حیوان کی نسبت دانستہ یا غفلتاً اس احتیاط و حفاظت کا ترک کرنا جسکا جان انسان کو خطرے یا ضرر شدید سے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ اور منجملہ دیگر حیوانات کے بعض حیوان اپنی خصلت و اصیت کے لحاظ سے خطرناک ہوتے ہیں اور باوجود ان کی نوعیت و زندگی کے بعض لوگ ان کو شوقیہ اور بعض بطور صورت معاش ان کو رکھتے ہیں۔ ان کے خطرناک ہونے کا علم پالنے یا رکھنے والے کی نسبت قیاس کیا جائے گا۔ اور اس خطرہ کا جو اس حیوان سے کسی شخص کو پہنچے۔ رکھنے والا اس کا جوابدہ ہوگا۔ لیکن دیگر حیوانوں کی بدخصلت یا بدعادت کے متعلق اس کے رکھنے والے کا واقف ہونا ثابت کرنا ہوگا۔ ورنہ وہ جوابدہ نہ ہوگا۔ مثلاً الف اپنے چیتا کو جو اس نے بطور شوقیہ بہلاوٹ کے پالا ہوا تھا بازار میں لئے جا رہا تھا کہ اثنائے راہ میں الف کی عدم نگہداشت چیتے نے ب پر جھپٹ کر ضرر شدید پہنچا دیا تو زید بدفعہ ہذا مستوجب سزا ہوگا۔ اور اگر کوئی مالک کسی خطرناک بیل یا ٹٹو یا گھوڑے یا کتا کو بلا مناسب احتیاط یا

کئے کرنے سے ہے کافی ہو تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جس کی مقدار ایک ہزار روپے تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے اور ابتداً سمن جاری ہوگا اور قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ۔ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے اور حسب دفعہ ۲۶۰ لغایت ۲۶۵ ضابطہ فوجداری بطور سرسری تجویز کیا جا سکتا ہے۔ اور جن حکومتوں میں باب مذکور پر عملدرآمد نہیں ہے وہاں حسب دفعہ ۲۴۱ لغایتہ ۲۴۹ ضابطہ فوجداری عمل کیا جائے گا اور بدفعہ ۲۴۷ و ۲۴۵ ضابطہ فوجداری حکم دے گا۔ کوئی فرد قرارداد جرم مرتب نہ ہوگی۔

اصول

دفعہ ہذا میں حفاظت خطرہ زندگی انسانی کو ملحوظ رکھنے کے لئے تعمیرات و مرمت مکانات میں تحفظ ما تقدم نگہداشت خطرہ انسانی کے لئے ضروری احتیاط رکھنا لازمی قرار دیا ہے کہ دانستہ یا بغفلت ایسا عمل اختیار نہ کیا جاوے کہ جس کی غفلت و لاپرواہی سے انسانی زندگی کا معرض خطر میں ہونا محتمل نہ ہووے اور ایسا ہی بدفعہ ۲۸۹ تعزیرات ہند نگہداشت حیوانوں میں تغافل کرنے کو قانوناً روکا جا کر ذمہ داری قانونی شخص غافل پر عاید کیگئی ہے تاکہ ہر ایک انسان مناسب احتیاط و ہوشیاری کو متروک کر

شرح

بدفعہ ہذا بہ سلسلہ تعمیر یا مرمت مکانات تحفظ زندگی انسانی مرکوز خاطر رکھ کر وضع کیگئی ہے کہ کسی عمارت کے مسمار یا مرمت کرتے وقت با احتیاط و ہوشیاری نگہداشت سے عمل کیا جاوے اور مناسب احتیاط سے جو امور حفاظت انسانی کے لئے ضروری ہیں اختیار کئے جائیں۔ اس میں غفلت و لاپرواہی عمل میں نہ لائی جاوے اور نہ دانستہ اس خطرہ کو جس سے انسان کی جان کو اس عمارت یا اس کے کسی جزو سے پہنچنا محتمل ہو نظر انداز نہ کیا جاوے تاکہ آئندگان و روندگان یا پڑوس کے لوگ خطرہ سے محفوظ رہیں اور بصورت تغافل یا بہ لاپرواہی عمل کیا جاوے گا تو وہ شخص زیر دفعہ ۲۸۸ تعزیرات قابل سزا ہوگا

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا کسی عمارت کو مسمار یا مرمت کرنا (۲) ملزم کا بعقل سلیم مناسب نگہداشت

سزائے امر باعث تکلیف عام جسکے لئے کوئی اور سزا معین نہیں ہے

دفعہ ۲۹۰ - جو کوئی شخص کسی ایسی حالت میں کسی امر باعث تکلیف عام کا مرتکب ہو۔ جسکی پاداش میں اس مجموعہ کی رو سے کوئی اور سزا معین نہیں ہے تو شخص مذکور کو جرمانے کی سزا دیجائے گی جس کی مقدار دو سو روپے تک ہو سکتی ہے۔

ابتدائی ضابطہ جرم ہذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتدأ سمن جاری ہوگا اور قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز ہر ایک مجسٹریٹ ہے۔ اور سرسری تجویز کیا جائے گا۔

شرح۔ امر باعث تکلیف عام کی تعریف بدفعہ ۲۶۸ تعزیرات ہند کیگئی ہے۔ اور جس امر سے خاص صورت خطرہ یا مزاحمت یا نقصان کے پہونچنے کا ہو یا ایسی صورت ہو باعث تکلیف ہو جس کے انتظام کے لئے مجموعہ تعزیرات ہند میں کوئی خاص دفعہ تعزیری موجود ہو تو ایسا شخص بدفعہ ہذا سزائے جرمانہ کا مستوجب ہوگا۔ اور عدم ادائے جرمانہ میں بمنشائے دفعہ ۶۷ تعزیرات ہند قید محض ہوگی اور راستہ پر مویشی ذبح کرنا جس کی آواز ذبح راہ رو کو سنائی دیتی ہو یا کسی حصہ راستہ عام پر کوئی مکان تعمیر کرنے سے راستہ راہ گذر کے لئے تنگ ہو جائے یا ایک دوکاندار رستہ کے ٹکٹ فروخت کرتا ہو اور وہاں اس قدر اجتماع اشخاص ہو جائے کہ آیندہ و روندگان گاڑی گھوڑا چلنے سے رک جائے وغیرہ ہمچو قسم صور ہائے زیر دفعہ ۲۹۰ تعزیرات ہند متعلق ہوتی ہیں۔ اور امر باعث تکلیف عام کی دفعات تعزیری دفعہ ۲۶۹ میں بغفلت فعل کرنا اور بدفعہ ۲۷۰ بخباثت عمل کرنا اور بدفعہ ۲۷۹ وغیرہ مشابہ دفعات میں خاص خاص قوانین باصول انسداد جرائم وضع کئے گئے ہیں تا کہ انسان ہر ایک کام میں بقاعدہ ہوشیاری عمل کرے اور بدفعہ ہذا بتخصیص بنیت خباثت وغیرہ کے امر باعث تکلیف عام خاص صورت ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب (۱) ملزم کا فعل خلاف قانون کرنا (۲) ملزم کے فعل سے خطرہ یا مزاحمت یا نقصان عام ہو (۳) ملزم کے فعل سے مزاحمت یا خطرہ عام یا متصلہ مکانات کے ساکنان کو ہو۔ یا ایسے اشخاص کو ہو جو اس جگہ کے استعمال کا قانوناً حق رکھتے ہوں۔

حاشیہ: [illegible]

حفاظت کے جس کے خطرناک ہونے سے مالک واقف ہو اور بلا مناسب احتیاط جو نگہداشت کے رات عام کے متصل چھوڑے رکھے۔ جس سے جان انسان کو خطرہ یا ضرر پہونچے تو مالک بجرم دفعہ ہذا قابل سزا ہوگا۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کے قبضہ میں حیوان کا ہونا (۲) ملزم کا اُس حفاظت حیوانی کا ترک کرنا جو اغلب نتیجہ خطرہ زندگی انسانی یا ضرر شدید کی روک کے لئے استعمال کرنا ضروری ہو (۳) ملزم کو اغلب خطرہ کا علم ہونا یا بغفلت نگہداشت حیوان ترک کرنا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) دفعہ ۲۸۹ تعزیرات ہند کے لئے حیوان کی نسبت غفلت اور اغلب خطرہ انسانی زندگی کا ہونا اور حیوان کا بقبضہ ملزم ہونا ضروری ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۱۷ صفحہ ۳۸۳ ۱۹۱۶ء بمبئی۔ انڈین کیسز جلد ۳۵ صفحہ ۸۱۵ - ۱۸ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۶۸۲ - ۳ بمبئی کریمنل کیسز صفحہ ۲۰۳

(۲) خطرناک حیوانات کی نسبت قیاس کیا گیا ہے کہ فطرتاً وہ خطرناک ہوتے ہیں لیکن پالتو حیوان مثلاً کتا کی نسبت یہ قیاس نہیں ہے تا وقتیکہ یہ امر ثابت نہ ہو کہ اُس کتا میں کاٹنے کی عادت تھی۔ اس لئے بدفعہ ۲۸۹ تعزیرات ہند کسی پالتو حیوان جو بہ نوعیت خود خطرناک قیاس نہ کیا گیا ہو۔ یہ امر ثابت کیا جاوے کہ اِس کُتا کی کاٹنے کی عادت سے مالک واقف تھا اور اس نے مناسب نگہداشت بغفلت ترک کی تھی۔ اس لئے جرمانہ بجائے ۵ روپیہ کے ۳ روپیہ قایم رکھا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۱ ۱۹۱۸ء الہ آباد انڈین کیسز جلد ۴۲ صفحہ ۹۱۳۔

(۳) ایک مقدمہ میں ملزم نے اپنے کاٹ کھانے کُتا کی حفاظت ضروری نہیں کی تھی۔ کُتا نے ایک شخص کو کاٹ لیا تھا۔ مجسٹریٹ نے بدفعہ ۳۲۳ تعزیرات ہند ملزم کو بہ خفیف ضرر پہونچنے کی سزا دی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ہائیکورٹ میں ریفرانس پیش کیا۔ جس پر قرار دیا گیا کہ ملزم جرم دفعہ ۲۸۹ تعزیرات ہند کا ذمہ دار ہے۔ جبکا اس نے ارتکاب کیا ہے۔ یہ جرم ۳۲۳ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ ملزم نے نگہداشت بغفلت ترک کی ہے۔ حکم سزا بجائے ۳۲۳ کے بدفعہ ۲۸۹ تعزیرات ہند تبدیل کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۵ صفحہ ۵۶۵ ۱۹۲۴ء رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۱۸ صفحہ ۵۳۔

ملزم امر باعث تکلیف بدفعہ ۲۹۰ تعزیرات ہند کا مجرم قرار نہیں دیا جا سکتا ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۴ صفحہ ۳۴۴ بابت ۱۹۳۰ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۱ صفحہ ۱۸۱ بابت ۱۹۳۰ء لاہور

(۴) ایک شخص کی بارات معہ باجہ حدود فرنچ میں گئی اور وہاں آتشبازی چلائی گئی تھی جس کی وجہ سے حدود برٹش انڈیا کی منفصلہ علاقہ والوں کو آتشبازی وغیرہ کے چلنے سے بہت بے چینی اور گھبراہٹ ہوا تھا اور علاقہ مدراس کے مجسٹریٹ کی عدالت میں زیر دفعہ ۲۹۰ تعزیرات ہند استغاثہ پیش ہو کر کارروائی ضابطہ اختیار کیگئی تھی۔ جس پر فریق مقدمہ نے اعتراض کیا کہ فرنچ کی حدود میں فعل کیا گیا ہے برٹش انڈیا میں کوئی جرم نہیں ہوا ہے۔ چنانچہ مدراس ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ ارتکاب جرم حدود فرنچ میں ہوا تھا۔ گو حدود برٹش انڈیا کے ساکنان کو باجہ وآتشبازی سے رنج پہنچا ہے اور دفعہ ۱۷۹ ضابطہ فوجداری متعلق نہیں ہوتی ہے۔ اور جب اس قسم کے جرم سے دفعہ ۱۷۹ ضابطہ فوجداری متعلق ہووے تو اجرائے کارروائی سے پیشتر حسب دفعہ ۱۸۸ ضابطہ فوجداری پولیٹیکل ایجنٹ یا لوکل گورنمنٹ سے اس مقام کی منظوری حاصل کیجاوے۔ کارروائی مجسٹریٹ منسوخ کیگئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۶ صفحہ ۶۶۷ بابت ۱۹۳۵ء مدراس۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۷ صفحہ ۱۴۶ - ۷ رپورٹ مدراس صفحہ ۱۹۱۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۵ء مدراس صفحہ ۹۱۸ و ۱۲۱ - ۱۲ لاویکلی صفحہ ۹۲ بابت ۱۹۳۵ء کریمنل کیسز صفحہ ۲۲۷ - ۶۸ مدراس لاجرنل صفحہ ۲۱۱ -

(۵) ایک شریف باحیثیت آدمی عمر ۵۵ سالہ نے پبلک جگہ ایک املی کے درخت کے نیچے بیٹھ کر پیشاب کر دیا تھا۔ جسکو عدالت مجسٹریٹ سے دس روپیہ جرمانہ بدفعہ ۲۹۰ کیا گیا تھا۔ مدراس ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ محض کسی پبلک راستہ میں پیشاب کرنا جرم دفعہ ۲۹۰ تعزیرات ہند نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ اجزائے قانونی رنج عام یا خطرہ عام حسب معنی دفعہ ۲۶۸ تعزیرات ہند راستہ عام پر چلنے والوں کو نہیں ہوتا ہے اور ایسے دیہہ میں جہاں ایک معزز شخص عمر ۵۵ سالہ نے درخت املی کے نیچے پیشاب کر دیا ہے۔ اور کوئی ایکٹ ہمچو قسم اس گاؤں سے متعلق نہیں ہے۔ اس لئے جرم دفعہ ۲۹۰ تعزیرات ہند نہیں ہوتا ہے۔ بمنظوری اپیل حکم سزا منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۸ صفحہ ۱۲۰ مدراس ۱۹۳۷ء انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۳۰۶۔

امر باعث تکلیف عام کے نہ کرتے رہنے کی ہدایت پا کر اسے کرتے رہنا

دفعہ ۲۹۱ - اگر کوئی شخص کسی امر باعث تکلیف

رولنگ آف ہائیکورٹس

(۱) ایک مشین آٹا پیسنے کی ٹھیکیدار باجازت میونسپلٹی چلاتا تھا۔ اور قریب اختتام ٹھیکہ پر وہ رات کو بھی مشین چلانے لگ گیا جس کے خلاف دس اشخاص متصلہ رہائش رکھنے والوں نے جن کو دھواں اور آواز مشین کے باعث راتوں خلل آرام ہوتا تھا زیر دفعہ ۲۹۰ تعزیرات ہند نالش کی تھی جو مجسٹریٹ مجاز سے مینجر مشین سزایاب ہوا تھا اور عدالت سشن سے زیر دفعہ ۴۳۸ ضابطہ فوجداری ہائیکورٹ میں تحریک کی گئی کہ حکم مجسٹریٹ منسوخ ہے منسوخ کیا جاوے۔ چنانچہ ہائیکورٹ کلکتہ سے قرار دیا گیا کہ حکم سزا مجسٹریٹ کو کوئی وجہ مداخلت نہیں ہے۔ لیکن مالک مشین اس باعث تکلیف عام کا ذمہ دار نہیں ہے۔ حکم سزا بمقابلہ مالک مشین منسوخ کیا گیا کہ عام اصول کے مطابق مالک کسی فعل مجرمانہ ملازمان کا ذمہ دار نہیں ہے۔ بشرطیکہ وہ معین جرم نہ ہو۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۹۱۵ سنہ ۱۹۱۸ء کلکتہ انڈین کیسز جلد ۴۷ صفحہ ۲۸۷۔ ۴۶ کلکتہ صفحہ ۱۵۔ ۲۲۔ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۱۰۶۰۔ ۲۱ کلکتہ لاجرنل صفحہ ۲۶۲

(۲) ایک دوکاندار سٹہ کے ٹکٹ فروخت ہونے تھے۔ وہاں اجتماع کثیر سے راستہ آمدورفت وسواری وراہرو اشخاص میں مزاحمت ہوتی تھی۔ جس پر زیر دفعہ ۲۹۱ تعزیرات ہند ملزمان سزایاب ہوئے تھے۔ ہائیکورٹ الہ آباد میں باضابطہ کاغذات پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ جو مجمع راستہ سڑک یا کوچہ میں جمع ہو کر باعث تکلیف ہووے اور جو شخص اس اجتماع کا باعث ہوا ہے وہ بمقابلہ جمع ہونے والوں کے زیادہ قابل مواخذہ ہے۔ اور خواہ وہ دوکان سے باہر تھا یا اندر تھا۔ ملزم اس صورت میں ذمہ داری قانونی سے سبکدوش نہیں ہو سکتا ہے۔ درخواست ملزمان نامنظور کی گئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۳۵ سنہ ۱۹۲۴ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۹۳ صفحہ ۶۹۵۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۴ الہ آباد صفحہ ۵۶۸۔ آل الاجرنل صفحہ ۹۶۲۔ ۵ لاہور رپورٹ آر کریمنل صفحہ ۹۹۔

(۳) مسمی مانک سینہ سٹہ کے فروخت کرتا تھا اس کی دوکان کے آگے اجتماع اشخاص کثیر جمع ہو گیا تھا۔ کہ جس سے سواری گاڑی اشخاص راہ چلنے والوں کو رکاوٹ ہوتی تھی جس پر مجسٹریٹ نے بدفعہ ۲۹۰ تعزیرات ہند مسمی مانک سیند کو پچاس روپے جرمانہ کیا تھا۔ ایڈیشنل سیشن جج لودھیانہ کے حکم کی ملزم نے نگرانی ہائیکورٹ لاہور میں کی۔ جس پر قرار دیا گیا کہ خریداری ٹکٹ کے اجتماع سے مزاحمت سواریوں کی ہونا فروختگی ٹکٹ سٹہ بلا واسطہ یا ضروری نتیجہ نہیں ہے۔ اگر

کے ارتکاب کی روک کے لئے مجسٹریٹ مجاز سے حکم ہدایت قانونی امتناعی کا حسب ضابطہ جاری ہونا (۲) ملزم کا باوجود حصول ہدایت قانونی بمنشاء دفعہ ۱۳۳ و ۱۴۳ و ۱۴۸ و ۱۴۹ ضابطہ فوجداری مکرر امر باعث تکلیف کو جاری رکھنا (۳) ملزم کا سرکاری ملازم ذی اختیار کی ہدایت سے اطلاع حاصل کرنا

رولنگز آف ہائیکورٹس

الزام جرم دفعہ ۲۹۱ تعزیرات ہند کے لئے ضروری ہے کہ ملزم نے پہلے امر باعث تکلیف عام کا ارتکاب کیا تھا جسکو ہدایت کیگئی تھی کہ فعل امر باعث تکلیف سے باز رہے۔ لیکن ملزم نے مکرر اسی امر باعث تکلیف عام کا ارتکاب کیا۔ اور جس روز سے ممانعت کیگئی تھی اس کو جاری رکھا اور مویشیوں کو احاطہ محدود بدیوار میں ذبح کرنا امر باعث تکلیف عام زیر تعریف دفعہ ۲۶۸ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ نمبر ۱۰۴۰ الہ آباد - انڈین کیسز جلد ۱۱۶

فحش کتاب وغیرہ کا بیچنا وغیرہ

دفعہ ۲۹۲ - جو کوئی شخص کوئی فحش کتاب یا رسالہ یا تحریر یا تصویر سادہ یا رنگدار یا شبیہ یا مورت بیچے یا بانٹے یا بیچنے یا کرایہ پر چلانے کے لئے دوسرے ملک سے لائے یا چھاپے یا عمداً عامہ خلائق کو دکھائے یا ایسا کرنے پر اقدام کرے یا ایسے کرنے کو خود کہے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جسکی میعاد تین مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائینگی

مستثنیٰ - اس دفعہ کے حکم میں وہ شبیہ شامل نہ ہوگی (خواہ تراشی ہوئی یا کھدی ہوئی یا رنگدار بنی ہوئی ہو۔ خواہ اور طرح پر بنائی گئی ہو) جو کسی مندر کے اوپر ہو یا اندر یا کسی ایسی گاڑی کے اوپر ہو۔ جو بتوں کو لیجانیکے واسطے استعمال کی جاتی ہو۔ یا کسی مذہبی غرض کیلئے رکھی یا استعمال کیگئی ہو۔

اصول

دفعات ۲۹۲ لغایت ۲۹۴ تعزیرات ہند میں فحش افعال اختیار کرنے سے انسان کو اس لئے روکا گیا ہے تاکہ اس کے اخلاق و عادات پر برے اثرات ناقابل اصلاح پڑ کر نیک اعمال جیسے انسانی جنس کی تولید کا انحصار ہے ضائع نہ ہو جاوے۔ اور یہ وہ معیوب فحش ہوتا (obscene) ہے کہ جس سے نہ محض ہستی انسانی ہی تلف ہوتی ہے بلکہ تنظیم

عام ہو اعادہ کرے یا اُسے کرتا رہے جسکو کسی ایسے سرکاری ملازم کی جانب سے اُس امر باعث تکلیف کے اعادہ نہ کرنے یا اُسے نہ کرتے رہنے کی ہدایت ہو چکی ہو جو ایسی ہدایت نافذ کرنے کا اختیار جائز رکھتا ہو تو شخص مذکور کو قید محض کی سزا دیجائے گی۔ جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم دفعہ ہذا قابل دست اندازی پولیس و قابل اجرائے سمن ہے۔ وقابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے۔

شرح

اور دفعہ ۱۴۳ و ۱۴۴ ضابطہ فوجداری میں امور باعث تکلیف کے انسداد کے احکام درج ہیں انکے احکامات کے اجراء کے بعد جو شخص مکرر امر باعث تکلیف کا مرتکب ہو۔ زیر دفعہ ہذا مستوجب سزا ہوگا۔

اور جب حکم مصدرہ بدفعہ ۱۴۳ تا ۱۴۴ و ۱۴۵ وغیرہ ضابطہ فوجداری کی خلاف ورزی کرے با وجود امتناع قانونی کردہ فعل امر باعث تکلیف کا وہ شخص مرتکب کرے تو بمنشائے دفعہ ۴۸۷ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ کو چاہیئے کہ بذریعہ روبکار سرسری تحقیقات کے بعد ملزم کو حسب ضابطہ بدفعہ ۲۹۱ تعزیرات ہند کے لئے دیگر مجسٹریٹ مجاز کے پاس بھجوائے۔ خود تجویز نہ کرے اور اثبات جرم کے لئے واقعات وحالات ضابطہ کو عدم تعمیل حکم مابعد برخلاف ملزم ثابت کئے جاویں اور ایک مفصل حکم۔ اصل مثل پہ لکھا جاوے۔ اور اس میں ہر ایک قسم کی شہادت و واقعات متعلقہ کا مکمل اندراج کرکے معہ اسمائے گواہان متعلقہ لکھے کر اس حکم کا روبکار معہ ملزم بلا ضمانت لے کر بھیجنا چاہیئے تاکہ بوجہ بخشش اس عدالت کو تکمیل مقدمہ میں دقت نہ ہو۔ کیونکہ ملزم نے محض اختیار عدالت باوجود امتناعی حکم امر باعث تکلیف عام کے مکرر اُس کا ارتکاب کیا ہے اور دفعہ ۲۸۸ تعزیرات ہند و دفعہ ہذا میں بین فرق ہے۔ اور دفعہ ہذا میں خاص کوئی امر تفریق طلب نہیں ہے جس میں امتیازیہ امور لکھے جاویں۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کو بمقدمہ دفعہ ۱۴۳ و دفعہ ۱۴۴ و ۱۴۵ ضابطہ فوجداری بالنسداد امر باعث تکلیف عام

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم مسمی فلاں نے بایام و تاریخ فلاں کتاب یا رسالہ موسومہ فلاں بمضمون فحش فلاں یا تحریر یا تصویر یا شبیہ سادہ یا رنگدار (جیسا کہ صورت منشائے دفعہ ہذا ہووے) فروخت یا تقسیم یا کرایہ چلانے کے لئے دوسرے فلاں ملک سے لائے جو (جس قسم کا واقعہ ہو اس کا جو اس کی نوعیت و مضمون کے درج کیا جاوے) جس سے مرتکب جرم دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند ہوئے جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور عدالت مسکو رہ عمل میں آوے

رولنگز آف ہائیکورٹس

دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند معیار لفظ فحش یہ ہے کہ آیا جن کے ہاتھوں میں ایسی کتاب یا رسالہ پہنچے گا۔ اُن کے خیالات کو مزید بگاڑنے کی ترغیب دے گا اور ضرر رساں اثرات پیدا کرنے میں ترقی کرے گا۔ اور کسی مضمون کتاب کے فحش نہ ہونے کا یہ جواب نہیں ہے کہ طبع کرنے والے کا منشاء فحش ہونے کا نہ تھا بلکہ فحش ہونے یا نہ ہونے کا معیار اُس کتاب کے مضمون پر منحصر ہے نہ کہ اُن وجوہات پر جن پر اُن کو لکھا گیا ہے گا۔ جبکہ صاف طور سے ایسا رسالہ فحش ہو تو ان کا فحش لکھنا دراصل لکھا جانا اس کے لاعلاج نتیجہ سے متصور ہوگا۔ اور ملزم پر الزام لگائے ہوئے اس کتاب کے خاص الفاظ فحش ضبط تحریر میں لائے جاویں۔ اگر ایسا متروک ہو جاوے اور ملزم کو اس سے نقصان پہونچے تو ہائیکورٹ نگرانی میں مداخلت نہیں کرے گی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۳ صفحہ ۱۷۷ ۱۹۳۲ء کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۰ صفحہ ۱۶۱۴۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۷۷۵ و جلد ۴ صفحہ ۲۰۰۔

فحش کتاب وغیرہ کے بیچنے یا دکھانے کے لئے پاس رکھنا

دفعہ ۲۹۳ - جو کوئی شخص کوئی ایسی فحش کتاب یا کوئی اور شئے جو دفعہ اخیر مذکورہ بالا میں مصرح ہوئی بیچنے یا بانٹنے یا عامہ خلائق کو دکھلانے کے لئے اپنے پاس رکھتا ہو تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جاوے گی جس کی میعاد تین مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی

جرم ہذا قابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداءً وارنٹ جاری ہوگا۔ قابل

تمدنی دنیا کی وہ عمارت جس پر اس نظام کی عمدگی و خوش اسلوبی منحصر ہے بے سود و ناکارہ ہو جائیگی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم دفعہ ہذا قابل دست اندازی پولیس ہے۔ ابتداءً وارنٹ جاری ہوگا قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے و قابل تجویز مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے۔ اور تحت دفعہ ۲۶۱ ضابطہ فوجداری بطور سرسری تجویز ہو سکتی ہے۔ اور چونکہ پنجاب کی حکومت میں ضابطہ سرسری پر عمل نہیں ہے۔ وہاں حسب دفعہ ۲۱۱ تا ۲۴۹ ضابطہ فوجداری بطور سمن کیس عمل کیا جاتا ہے۔ اور اثبات جرم پر فحش کتاب یا تصویر وغیرہ وغیرہ حسب منشاء دفعہ ۵۱۷ ضابطہ فوجداری مجوزہ اشیاء کو عدالت تلف کئے جانے کا حکم دے گی اور ضبطی دستاویز یا رنگین یا متن عکسی کا حکم تحت دفعہ ۹۹ (الف) دیا جاتا ہے۔

شرح

یہ امر محتاج اظہار نہیں ہے کہ منشاء وضع قانون سے عامہ خلائق کی جان و مال کی آسائش و حفاظت مقصود ہے۔ اور اس طبقہ خلائق انسانی میں مختلف طبائع کے انسان ہوتے ہیں۔ جن کے اخلاق و پاکیزہ خیالات کا تحفظ ضروری ہے۔ اور بلحاظ اختلاف طبع بہت سے انسانوں کے دل فحش کتب و تصاویر سے بآسانی اور جلد ناپاک و شہوانی خیالات حاصل کر لیتے ہیں جو ان کی آئندہ زندگی کے لئے خطرناک ہوتے ہیں۔ اور ایسی فحش کتب یا تصاویر جو ناپاک و شہوت انگیز خیالات پیدا کرنے کی بناء ہوتی ہیں ہر قسم اشیاء کے بیچنے یا بانٹنے یا دوسرے ملک سے لانے یا چھاپنے یا عامہ خلائق کو دکھلانے یا اس کے اقدام کرنے کو تحت دفعہ ہذا قابل سزا ٹھہرایا گیا ہے تاکہ ان کے رکھنے یا دیکھنے سے تمام نوعمر و سن بلوغ میں رسیدہ اشخاص ناپاک و گندے خیالات سے محفوظ رہیں جو انسان کی دائمی خوشحالی و نیکی کے لئے سد راہ ہوتے ہیں اور کسی کتاب میں ایک فقرہ بھی فحش لکھ کر مذہبی بحث و نیک نیتی پر استدلال کرنا کافی نہیں ہے۔ کیونکہ نیک نیتی کی شناخت نوعیت مضمون و ملزم کے فعل سے اخذ کی جاوے گی اور نیز بدنیتی مضمون فحش تحریر کرکے یا تصاویر فروخت کرکے یہ کہنا کہ اس کی نیت نیک تھی۔ بمقابلہ نوعیت فعل و نتائج کے وجہ معذرت قابل قبولیت نہیں ہے اور وہ ہر قسم تصاویر و رسالہ یا کتب یا تحریر بمنشائے دفعہ ۵۱۷ ضابطہ فوجداری تلف کر دی جائیں گی یا بمنشائے دفعہ ۹۹ (الف) ضابطہ فوجداری ضبط کی جائینگی۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا فحش کتاب یا تصویر فروخت کرنے کے لئے یا کرایہ پر چلانے کے لئے دوسرے ملک سے لانا یا چھاپنا یا عامہ کو دکھلانا (۲) ملزم کا دانستہ بصراحت مذکور عمل کرنا یا اس کا اقدام کرنا۔

لہذا اس پمفلٹ کا شائع ہونا امر متنازعہ ہے اور مضمون واقعی مشتعل کرنیوالا ہے اور مزیل حیثیت عرفی کے علاوہ جس کے متعلق عدالت دیوانی میں بھی دعوے ہو سکتا ہے ۔ اور نیز مضمون پمفلٹ پڑھنے والے کو بلحاظ اسکی نوعیت کے جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ بلوہ ہوا اور ارتکاب ملزم متعلقہ نے ارادتاً خلاف قانون کیا ہے ۔ اور تقسیم کنندہ پمفلٹ زیر دفعہ ۱۵۳ الف قابل سزا ہوگا ۔ اور چونکہ پمفلٹ حسب معنی دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند فحش ہے جو پڑھنے والوں کے خیالات کو خراب یا بد انگیختہ کرے گا اور اثرات بد اخلاقی پیدا کرے گا وہ مجرم بدفعہ ۲۹۲ ہوگا اور ہر ایک مقدمہ میں سوال تنقیح بلحاظ واقعات مقدمہ کے ہوتا ۔ حکم سزا کم کیا گیا ۔ کرمنیل لا جرنل جلد ۲۲ صفحہ ۵۱۳ سنہ ۱۹۲۱ء بمبئی ۔ انڈین کیسز جلد ۶۲ صفحہ ۴۰۱ ۔ ۲۲ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۱۶۶

(۳) کتاب کوک شاستر میں لفظ آسن کی شمولیت حسب معنی دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند داخل نہیں ہے اور داخل شدہ فحش ہے ۔ اس لئے کوئی جرم نہیں ہے ۔ کرمنل لا جرنل جلد ۲۹ صفحہ ۷۷۳ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۰ صفحہ ۸۰۵ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۸ء پٹنہ ۔ صفحہ ۶۴۹

۱۰ ۔ آل انڈیا کرمنل رپورٹ صفحہ ۶۳۴ سنہ ۱۹۲۸ء پٹنہ ۔

(۴) لفظ فحش مستعملہ دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند کے یہ معنی ہیں جن لوگوں کے ہاتھ میں جائیگا اُنکے خیالات کو برانگیختہ اور خراب کردے گا اور اس لفظ کا یہ مدعا نہیں ہے کہ وسیع تربیت و تعلیمیافتہ انسانوں کے لیے تکلیف دہ اثر پیدا کرے گا بلکہ وہ مضمون کتاب اُن کے دو نیز خراب اثر پیدا کرے گا اور وجہ تحریر اس کے فحش مضمون کے لیے باعث روک نہیں ہے اور ہر ایک شخص اُس فحش مضمون سے تعلق رکھنے والا اُس کے نتائج کا ذمہ دار ہے ۔ اور استغاثہ کو اثبات جرم کے لیے ثابت کرنا چاہیئے کہ کتاب میں کون سا مضمون فحش ہے اور بطور خاص اُس کا فحش ثابت کرنا مانع سماعت نگرانی نہیں ہو سکتا ہے ۔ اور فحش مضمون نوجوان مرد و عورت پر جن کے دماغ اثر پذیر ہیں موثر ہوگا ۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۳ صفحہ ۱۱۷ کلکتہ ۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۹ صفحہ ۴۶۱ ۔ ۳۶ کلکتہ ویکلی نوٹ صفحہ ۹۸۵ ۔ انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ صفحہ ۶۲۳ ۔ ۵۶ کلکتہ لا جرنل صفحہ ۱۲۳ ۔ سنہ ۱۹۳۲ء ۔ کرمنل صفحہ ۶۰۸ ۔ ۶۰ کلکتہ صفحہ ۲۰۱

۱۹ ۔ آل انڈیا رپورٹر صفحہ ۱۳۴ ۔ آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۳۲ء کلکتہ صفحہ ۶۵۱

فحش افعال اور گیت | **دفعہ ۲۹۴** ۔ جو کوئی شخص اوروں کو رنج پہنچانے (الف) کوئی فحش فعل عامہ خلائق کی آمدورفت

ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا مجسٹریٹ درجہ دوم ہے۔ اور بمنشائے دفعہ ۲۶۰ و ۲۶۵ ضابطہ فوجداری سرسری تجویز کیا جائے گا۔

شرح

دفعہ ہذا اُن کتب یا رسالہ یا تصویر مصرحہ دفعہ ماقبل کو فروخت کرنے یا عامہ خلائق کو دکھلانے کے لئے اپنے پاس رکھنا جرم قابل سزا قرار دیا ہے۔ اور توضیحی امور غایت وضع دفعات تحت دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند درج کئے گئے ہیں۔ اور جس رسالہ کتاب کا مضمون مخش ہو جس کے پڑھنے سے دلوں میں گندے اور ناپاک خیالات کے اجتماع سے بد نتائج پیدا ہوں اور میلان طبع شہوانی تحریکات کے لئے محرک ہو۔ وہاں نیک نیتی سے کتاب کا لکھنا بیان کرنا مستفید نہیں ہے۔ جبکہ اس مضمون کی نوعیت سے لازمی نتیجہ فعل پڑھنے والوں کے دلوں میں خراب و برگشتہ کرنے والے خیالات پیدا کرنیکا موجد ہووے اور خصوصاً نو عمر ذکور و اناث اور عموماً دیگر اشخاص کے ذہنوں میں پلید و شہوت انگیز خیالات پیدا کرے ملزم اس الزام سزا سے سبکدوشی حاصل نہیں کر سکیگا۔ اسی لحاظ سے ہیچ قسم کتب وغیرہ کو زیر دفعہ ۵۲۱ ضابطہ فوجداری تلف کئے جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ چونکہ اجزاء ہے قانونی ثبوت طلب قریباً وہی ہیں جو بدفعہ ماقبل درج کئے گئے ہیں۔ وہ دفعہ ہذا کے اجزاء ہے ہیں۔ مصرحہ دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند میں فروخت یا تقسیم کرنے یا عامہ خلائق کو دکھلانے کے لئے پاس رکھنا ثبوت طلب ہوگا۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب و فرد قرار داد جرم

اجزائے قانونی ثبوت طلب و فرد قرار داد جرم دفعہ ہذا بہ تغیر معمولی الفاظ قریباً دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند کے مطابق ہیں۔

رولنگ آف ہائیکورٹس

(۱) ایسا مضمون بحوالہ کتب مذہبی اخبار میں شایع کرنا جس مضمون سے نفرت انگیز ناپاک خیالات ناظرین کے دلوں پر پیدا ہوں۔ یا ان کا پیدا ہونا قرین عقل ہو۔ پرنٹر یا ایڈیٹر ذمہ داری قانونی سے سبکدوش نہیں ہو سکتے ہیں۔ پنجاب ریکارڈ نمبر ۵ ۱۹۱۰ء۔

(۲) ایک مقدمہ میں ملاں رحمت علی و محمد علی بدفعہ ۱۵۳ و ۲۹۲ تعزیرات ہند متعلق تحریری امور کے پمفلٹ چھپوا کر عام طور پر تقسیم کرائے تھے۔ جس پر ملزمان متعلقہ عدالت سے سزایاب ہوئے تھے۔ ملزمان کے اپیل باقاعدہ ہائی کورٹ بمبئی میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ مقدمہ

صورت نقض امن کی رکھتا ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت ۲۹۴ ب

(۱) ملزم کا کوئی فحش فعل کرنا یا آمدورفت عامہ کی جگہ یا اس کے قریب کوئی فحش گیت گانا یا فحش شعر پڑھنا یا فحش باتیں بکنا (۲) ملزم کا فعل یا گانا یا شعر پڑھنا یا باتیں بکنا عام خلائق کی جگہ یا اس کے قریب ہوں (۳) اُن امور کا فحش ہونا (۴) ملزم کا بہ نیت رنج رسانی دیگران وہ عمل کیا جانا ہووے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ جرم دفعہ ۲۹۴ تعزیرات ہند میں مجسٹریٹ مجاز نے تین ماہ قید کا حکم صادر کیا تھا۔ رنگون ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ حکم سزائے قید تین ماہ بے قاعدہ سخت صادر کیا گیا ہے آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۳ء رنگون صفحہ ۲۵۳-۲ برما لاجرنل صفحہ ۹۸۔

لاٹری آفس یعنے چھٹی ڈالنے کا دفتر رکھنا

دفعہ ۲۹۴ (الف) جو کوئی شخص کوئی دفتر یا مقام لغرض ایسی لاٹری یا چھٹی ڈالنے کے رکھے جس کی اجازت سرکار سے نہیں ہے اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

اور جو کوئی شخص کوئی تجویز مشتہر کرے اس مضمون کی کہ میں اس قدر روپیہ یا فلاں مال دوں گا یا فلاں شخص کے نفع کے واسطے فلاں کام کروں گا یا نہ کرونگا اگر کوئی واقعہ یا امر اتفاقی جو کسی لاٹری مذکور میں کسی ٹکٹ یا لاٹ یعنی قرعہ یا نمبر یا نشان کے ڈالنے کی نسبت یا اُس سے متعلق ہو پیش آئے تو اُس کو جرمانے کی سزا ہوگی جو ایک ہزار روپیہ تک ہو سکتا ہے۔

اصول

موجودہ زمانہ میں ہر قسم لاٹری۔ یا چھٹی ڈالنے یا بطور دیگر کثیر التعداد صورتیں بہ تحریص حصول مال زیر عمل ہو گئی ہیں کہ ایک قسم کا ذریعہ معاش مقرر ہو

کی جگہ میں کرے یا

(ب) عامہ خلائق کی آمدورفت کی جگہ میں یا اُس کے قریب کوئی فحش گیت گائے یا کوئی فحش شعر پڑھے یا فحش باتیں بکے۔ اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جاسکے گی جس کی میعاد تین مہینے تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی

ابتدائی ضابطہ جرم قابلِ مداخلت پولیس ہے۔ ابتداً وارنٹ جاری ہوگا۔ قابلِ ضمانت و ناقابلِ راضینامہ ہے۔ اور قابل تجویز ہر پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا درجہ دوم ہے اور بطور سرسری باب بست و دوم دفعات ۲۶۰ لغایت ۲۶۵ ضابطہ فوجداری عمل ہوگا۔ مگر جہاں سرسری ضابطہ پر عمل نہ ہو وہاں باب بیست دفعہ ۲۴۱ لغایت ۲۴۹ ضابطہ فوجداری عمل کرنا چاہیئے اور صدور حکم کے وقت حسب دفعہ ۱۰۶ ضابطہ فوجداری بہ تحفظ امن ضمانت کا حکم دیا جاسکتا ہے۔

شرح دفعہ ہذا میں لفظ اور دونکو بصیغہ جمع مستعمل ہوا ہے۔ اور بظاہر کسی شخص کے کسی فحش فعل یا فحش گیت یا فحش شعر کسی آمدورفت عامہ کی جگہ یا اس کے قریب کرنے سے ایک سے زیادہ تعداد کے اشخاص کی دل آزاری کے باعث ہونے پر بتحت دفعہ ہذا اس کو قابلِ سزا ٹھہرایا گیا ہے۔ لیکن جہاں کسی ایسے مقام عام میں کوئی شخص بصراحت صدر کوئی فعل کرے اور اس سے ایک شخص کی رنج دہی کا باعث ہو تو قانوناً ایسی صورت میں بھی وہ شخص قابلِ مواخذہ ہوگا۔ کیونکہ بنشائے دفعہ ۹ تعزیرات ہند تبائید دفعہ ۱۳ ضمن (۲) قانون عبادات عامہ نمبر ۱ ۱۸۹۷ء یہ امر صاف کر دیا گیا ہے۔ کہ وہ الفاظ جو بمعنی صیغہ واحد ہیں وہ صیغہ جمع کو شامل ہیں اور وہ الفاظ جو بمعنی صیغہ جمع میں صیغہ واحد کو شامل ہیں چنانچہ بدفعہ ہذا اصولاً ایک طرف فتنہ پرداز و بے حیا اشخاص کے افعال ذمیمہ کا انسداد مقصود ہے دوسری طرف اخلاق و پاکیزہ خیالات انسانی کی حفاظت مطلوب ہے۔ اس لئے جو شخص کوئی بے حیائی کا فعل عامہ خلائق کی آمدورفت کی جگہ کرے یا اس کے قریب فحش گیت گائے یا فحش شعر پڑھے یا فحش باتیں بکے زیر دفعہ ہذا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور بہ ثبوت جرم دفعہ ہذا زیر دفعہ ۱۰۶ ضابطہ فوجداری حکم دیا جاسکتا ہے کہ حسب معنی دفعہ ہذا یہ فعل ایک

بغرض ڈالنے لاٹری رکھنا (۳) اس جگہ لاٹری ڈالنے کو بغیر منظوری حکومت ضابطہ رکھنا (۴) بالتجویز روپیہ یا مال کے دینے کے۔ ملزم کا مشتہر کرنا (۵) ملزم کا بذریعہ ٹکٹ یا قرعہ اندازی یا صورت نشان برآمدگی پر پبلک کو اطمینان دلانا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) ٹکٹوں کی خرید پر خریداران ٹکٹ پر انعام اتفاقی تقسیم کرنے کے سلسلہ کو لاٹری کہتے ہیں۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۷۷۸ اور لوگوں کے بلانے کی تجویز کو بذریعہ اخبار یا اشتہار مشتہر کرنا کہ وہ لوگ لاٹری میں حصہ لیں اور بلحاظ تعداد خرید ٹکٹ انعام دیئے جانے کا اظہار کیا جاوے کہ وہ ٹکٹ خریدیں یہ واقعہ زیر دفعہ ۲۹۴ (الف) مشتہر کرنے کی حد تک پہونچتا ہے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۷۷۸ ۱۹۲۶ء سندھ۔ انڈین کیسز جلد ۹۵ صفحہ ۱۴۳۴۔ آل انڈیا رپورٹ ۱۹۲۶ سندھ صفحہ ۲۱۳۔ ۲۰ سندھ لا رپورٹ صفحہ ۱۹۲۔

(۲) جو اس کار وبار کے لیئے دفتر لاٹری انعامی مبلغات کے لئے مقرر کیا گیا ہو جس سے آخیر لاٹری کا انعام برآمد کیا جاتا ہو وہ زیر دفعہ ۲۹۴ الف مستوجب سزا ہوگا۔ آل انڈیا رپورٹ ۱۹۲۳ء مدراس صفحہ ۱۸۷۔ ۱۶ مدراس لاویکلی صفحہ ۷۵۷۔ ۲۳ کریمنل لا جرنل صفحہ ۶۰۸۔ ۴۴ مدراس لا جرنل صفحہ ۴۹۵۔ ۳۲ مدراس لا ٹائم صفحہ ۳۴۰۔

(۳) کسی غیر مستند لاٹری میں ٹکٹوں کا اشتہار کسی خاص حلقہ کا دینا حسب معنی دفعہ ۲۹۴ الف جرم نہیں ہے۔ آل انڈیا رپورٹ ۱۹۲۵ء بمبئی صفحہ ۲۰۔ ۲۶ کریمنل لا جرنل صفحہ ۲۲۲۔ ۲۶ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۹۶۸۔ انڈین کیسز جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۰۶

(۴) کسی گھوڑ دوڑ پر شرائط انعام جیتنے والے گھوڑوں کا مقرر کرنا اور اس کے لئے خاص انعامات گھوڑوں کے لئے تعین کرنا جرم ہے اور یہ ضروری نہیں ہے کہ مشتہر کرنے والے نے ادائیگی رقم کی ذمہ داری کی ہو۔ آل انڈیا رپورٹ ۱۹۲۵ء بمبئی صفحہ ۳۴۳۔ ۲۶ کریمنل لا جرنل صفحہ ۹۸۰۔ ۲۷ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۳۶۴۔ انڈین کیسز جلد صفحہ ۱۶۱ د۔

(۵) کسب متعلقہ ٹکٹ لاٹری کا تقسیم کرنا مشتہر کرنے کے مساوی ہے آل انڈیا رپورٹ ۱۹۳۰ء کریمنل کیسز صفحہ ۹۷۔ انڈین کیسز جلد ۱۲۴۔ صفحہ ۳۴۷۔

(۶) اور لفظ مال مندرجہ دفعہ ہذا سے مال منقولہ و مال غیر منقولہ ہر دو شامل ہیں۔ آل انڈیا رپورٹ ۱۹۲۷ء مدراس صفحہ ۶۶۔ ۵۰ مدراس صفحہ ۷۰۹۔ ۵۱ مدراس لا جرنل صفحہ ۶۸۵

گیلہے جس سے گو اتفاقاً کسی شخص کو اس سے کچھ خوش قسمتی سے مِلجاتا ہے۔ لیکن عموماً
بکثرت پبلک کو نقصان ہوتا ہے۔ اور بعض ایسی صورتیں بھی ہیں کہ جن میں محض ایک دو
بطور حصول تحریص دیگران برائے نام انعام برآمد کردیا جاتا ہے۔ لیکن اس میں کلیتاً فائدہ
کمپنی والے کا ہی ہوتا ہے۔ اس لئے جملہ ایسے امور اختیار کرنے کے لئے قانوناً منظوری
گورنمنٹ عالیہ مشروط کردیگئی ہے۔ تاکہ اُس صورت کی اصلیت نفع نقصان کو دیکھ کر
منظوری دی جاوے

اِبتدائی ضابطہ

جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتدا سمن جاری ہوگا اور
قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز ہر ایک مجسٹریٹ ہے۔ اور سرسری تجویز کیا جا سکیگا

شرح

دفعہ ہذا میں بموجب دفعہ ۱۰۔ ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۸۷۰ء ترمیم ہو کر اضافہ ہوا ہے۔
چنانچہ کوئی جگہ یا دفتر یا لاٹری یا چٹھی ڈالنے کے لئے بلا منظوری رکھے یا کوئی شخص
حسب ضمن ۲ دفعہ ہذا کوئی تجویز مشتہر کرے۔ قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ اور لاٹری یا چٹھی ڈالنے
کا طریق اختیار کرنا جس کی گورنمنٹ سے قانوناً اجازت نہیں ہے۔ یا کسی تجویز چٹھی ڈالنے
کی نسبت اخبار یا اشتہارات مشتہر کرنا ذمہ داری قانونی قابل مواخذہ عاید کرتا ہے اور جو اشخاص
عام ٹکٹوں کو بطور انعام خرید کریں۔ کہ ان ٹکٹوں کو اشیاء فروخت طلب کے لئے خریدنے
لاٹری کی حد تک پہونچتا ہے۔ اور طریق انعامات اگر بطور بازی نہ ہووے اور اس کا حاصل ہونا
اتفاقیہ ہووے تو ناجائز نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ بمنشائے دفعہ ۳۰ ایکٹ معاہدہ نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۲ء
معاملات بطور شرط کے نہیں ہوتے ہیں اور جن معاملات کا شرط پر جیتنا یا کسی بازی کے
نتیجے کے موافق یا کسی امر غیر یقینی کے وقوع پر کسی شخص کی حوالگی مشروط کیگئی ہو۔ ایسے
مشروط معاملات کالعدم ہیں۔ اور نہ کوئی دعوےٰ اس معاملہ کا عدالت میں قابل مسموع
ہوسکیگا۔ لیکن اس دفعہ ۳۰ کے تحت گھوڑ دوڑ کے معاملہ کو مستثنےٰ قرار دیا ہے جو بظاہر
قانونی نقطۂ خیال سے بلا استثنےٰ غور طلب معلوم ہوتا ہے۔ اور اجرائے کارروائی دفعہ
ہذا سے قبل منظوری دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری نواب گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل یا
لوکل گورنمنٹ لازمی ہے۔ اور لاٹری وغیرہ کے لئے منظوری لوکل گورنمنٹ مطلوب ہے

اجزائی قانونی ثبوت طلب

(۱) دفتر یا مقام لاٹری وغیرہ کے
ملزم کا رکھنا (۲) اُس مقام کو

صفحہ ۳۹ سنہ ۱۹۳۴ء کریمنل کیسز صفحہ ۶۳۸ - آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۴ء سندھ صفحہ ۶۹

(۱۰) لاٹری ایک تجویز ہے جسکا انعام اتفاق یا لوٹ پر تقسیم ہوتا ہے اور اس کی نہایت سادہ صورت یہ ہے کہ انعام اُن لوگوں پر تقسیم کیا جاوے جنہوں نے اس فنڈ کی تقسیم سے اتفاق کیا ہو اور غیر مساوی طور پر جس سے وہ متعلق ہوگا وہ شخص فایدہ اٹھانیوالا اُس متفقہ قرارداد کے مطابق ہوگا -

لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ ذخیرہ جس میں انعام تقسیم کیا جاوے فایدہ اٹھانیوالوں پر ہی منحصر رکھا جاوے اور نہ ہر ایک خریدار ٹکٹ بجز اس انعام مقررہ کے جو تجویز کیا یا چکا ہو کسی رقم عام فنڈ سے حسب معنی لاٹری تعلق رکھے گا - اور جرم دفعہ ۲۹۴ (الف) میں لاٹری یا چِٹھی ڈالنا ایک ضروری مشروط جزو جرم ہے - اور لفظ ڈالنا عملی یعنی بدفعہ ہذا میں مستعمل ہوتا ہے - اور جب ۱۸۷۰ء میں یہ دفعہ وضع ہوئی ہے اس وقت واضعان آئین و قوانین کا یہ اغلب خیال تھا کہ لاٹری کا اجرا یہ ہوگا کہ جیتنے والے کا نام ایک تھیلے یا بکس یا کسی اور شے میں سے نکالا جاوے گا جو یہ اصلی چِٹھی ڈالنا ہوگا - کریمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۲۱۹ سنہ ۱۹۳۵ء سندھ - انڈین کیسز جلد ۱۵۵ صفحہ ۹۱۱ سنہ ۱۹۳۴ء کریمنل کیسز صفحہ ۱۱۴۱ - آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۴ء سندھ صفحہ ۱۴۹

(۱۱) چند اشخاص نے جیٹ فنڈ کے نام سے ایک دفتر مقرر کیا - اور فروختگی ٹکٹوں بطور لاٹری کا اجراء کر کے لوگوں سے روپیہ وصول کر لیا تھا - عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے ملزمان کو بدیں وجہ بری کر دیا کہ انہوں نے آخیر دسمبر تک بذریعہ درخواست گورنمنٹ سے اجازت حاصل کی تھی اور حکم یہ تھا کہ اخیر دسمبر تک روپیہ لوگوں کو واپس کر دیا جاوے - چنانچہ ناگپور ہائی کورٹ سے قرار دیا گیا کہ باوجود حکم کے ملزمان نے روپیہ اشخاص متعلقہ کو واپس نہیں کیا ہے اور حکم مجسٹریٹ درست نہیں ہے - مکرر تحقیقات بجرم دفعہ ۲۹۴ (الف) کیجاکر مطابق قانون کے حسب ضابطہ حکم دیا جاوے کریمنل لا جرنل جلد ۳۹ - صفحہ ۹۱۶ ناگ پور سنہ ۱۹۳۸ء انڈین کیسز جلد ۱۷۷ صفحہ ۴۰۴ دسمبر سنہ ۱۹۳۸ء

۱- مدراس لا ویکلی صفحہ ۶۵۵ سنہ ۱۹۲۶ء - مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۹۴۹ - ۳۸ مدراس ٹائم
ہیکورٹ صفحہ ۱۳۰۶ - ۲۸ کریمنل لا جرنل صفحہ ۴ - ۷ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۱۷۲
۷) ایک شخص کے پاس سرکلر آئرلینڈ تھا جس میں گھوڑ دوڑ کا انعام بکروڑ دیا جانا لکھا تھا -
فی ٹکٹ ۷ روپیہ آٹھ آنہ قیمت مقرر تھی اور اول انعام پچاس ہزار - دوم بتیس ہزار سوم
۱۰ ہزار وغیرہ وغیرہ اس طرح سے صد ہا خریداران ٹکٹ کے لئے انعامات درج تھے -
کم ازکم بارہ صد روپیہ کا انعام مقرر تھا جو خط وکتابت و فروختگی ٹکٹ ہائے سے صورت
فعہ بجرم دفعہ ۲۹۴ (الف) صادق آتی ہے اور یہ عذر کہ وہ شخص قانون سے ناواقف تھا کوئی
معقول عذر نہیں ہے - کریمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۵۱۸ سنہ ۱۹۳۳ء کلکتہ انڈین کیسز جلد ۱۴۳
صفحہ ۱۱۳ - ۵۶ کلکتہ لا جرنل صفحہ ۵۳۹ سنہ ۱۹۳۳ء کریمنل کیسز صفحہ ۴۱۱ - آل انڈیا رپورٹ ۱۹۳۳ء
) ایک سائیکل و گراموفون کے متعلق ایک شخص تین روپیہ فی ٹکٹ مقرر کرکے ہر ایک ماہ کے بعد
ماہ تک ہمیشہ دیئے جانے مقرر کئے تھے - اور ۲۰ ماہ کے بعد ایک سائیکل یا ایک گراموفون
بطور انعام دیئے جاویں گے - یہ صورت موجودہ ایک لاٹری کی صورت ہے - اور اس کو ملزم
چھپوا کر عام طور پر تقسیم کرایا تھا جو زیر دفعہ ۲۹۴ (الف) حصہ آخیر مجرم قرار دیا جا کر سزایاب ہوا
کریمنل لا جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۱۲۳۲ سنہ ۱۹۳۴ء مدراس - انڈین کیسز جلد ۱۵۰ صفحہ ۱۱۱۹ - ۵۷ مدراس
صفحہ ۹۲۳ - ۷ رپورٹ مدراس صفحہ ۲۶ - آل لا رپورٹ سنہ ۱۹۳۴ء مدراس صفحہ ۲۵۷ - سنہ ۱۹۳۴ء مدراس
ویکلی نوٹ صفحہ ۲۶۵ - ۴۰ لا ویکلی صفحہ ۲۶ - آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۳۴ء مدراس صفحہ ۴۸۴ -
۴ مدراس لا جرنل جلد ۱۶۳ -
) مسمی دھنا پسر گھسیٹا دوکاندار نے نصف آنہ ٹکٹ کی فروخت میں برآمدگی لاٹری پر ایک
ل مٹھائی ہر دو پیسے کے خریدار ٹکٹ کو دینے کا اعلان کیا گیا تھا جسکو مجسٹریٹ درجہ اول
جی نے دفعہ ۲۹۴ (الف) کے ہر دو شخصوں ستر روپیہ جرمانہ کی سزا دی تھی جس کی نگرانی
معہ جوڈیشل کمشنرز کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ ملزم نے پبلک کو محرک کیا ہے کہ وہ
بیٹ مٹھائی کے لئے ٹکٹ خریدیں اور ہر ایک خریدار ٹکٹ کو ایک سنڈل مٹھائی کا انعام کے طور
گا - جو حسب معنی دفعہ ۲۹۴ (الف) تعزیرات ہند لاٹری ہے - اس لئے درخواست
م نامنظور کیا کر حکم سزا بحال رکھا گیا - کریمنل لا جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۱۲۴۹ سنہ ۱۹۳۴ء سندھ
ین کیسز جلد ۱۵۰ صفحہ ۱۰۹۴ - آل لا رپورٹ سنہ ۱۹۳۴ء سندھ صفحہ ۱۹۹ - ۷ رپورٹ سندھ

اصول دفعہ ۲۹۵ و ۲۹۷ تعزیرات ہند میں عبادتگاہوں و دیگر اشیاء متبرک کو نجس و خراب کرنے یا مداخلت بیجا سے اس لئے روکا گیا ہے کہ کسی فرقہ اشخاص یا شخص کی توہین مذہب سے لوگوں کی دل آزاری کا باعث نہ ہووے اور معابد گاہوں کی حفاظت کا اعلیٰ فرض قرار دیا گیا ہے کہ جب انگلستان میں شہنشاہ معظم دام اقبالہ کی تاجپوشی کی رسم ادا کیجاتی ہے تو اس وقت بپتسمہ و تاجپوشی کی رسم سے پیشتر شہنشاہ معظم انجیل مقدس پر ہاتھ رکھ کر حلف اطاعت قانونی و دیگر امور کے اظہار کے سلسلہ میں معابد گاہوں کی حفاظت کرنیکا بھی حلف کرتے ہیں۔ جس سے گرجاؤں و مساجد و شوالہ وغیرہ کی تحفظ کے احکام سے اس پاک جگہ کا احترام و اعزاز ہوتا ہے۔ اس لئے ہر ایک شخص کا فرض ہے کہ خلاف احکام دفعہ ۲۹۵ و ۲۹۷ تعزیرات ہند کوئی ایسا عمل نہ کیا جاوے کہ جس سے تحقیر مذاہب و دل آزاری اشخاص متعلقہ ہووے۔

ابتدائی ضابطہ جرم دفعہ ہذا قابل دست اندازی پولیس ہے۔ ابتداً سمن جاری ہوگا۔ قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے و قابل تجویز مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم ہے۔

شرح دفعہ ہذا میں عبادت گاہوں و اشیاء غیر ذی روح کو جو کسی فرقہ کے نزدیک متبرک سمجھی جاتی ہیں جن کے خراب کرنے یا مضرت پہونچانے یا نجس کرنیکو کوئی فرقہ مذہباً توہین سمجھتا ہو ہر شخص کو ممانعت کیگئی ہے۔ لیکن بعض فیصلہ جات ذیل میں لفظ "شئے" مستعملہ دفعہ ہذا میں اشیاء جاندار بھی جو مقدس سمجھی جاتی ہے داخل کیگئی ہیں۔ نمبر ۲۷ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ فوجداری و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۵ و لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۱ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۵ء جلد ۵ صفحہ ۱۷ لیکن فیصلہ چیفکورٹ پنجاب اجلاس کامل آنریبل مسٹر جسٹس رائیکن صاحب چیف جج لاہور بمقدمہ علی محمد وغیرہ سائلان بنام سرکار بجرم دفعہ ۲۹۵ منفصلہ ۶ نومبر سنہ ۱۹۱۷ء پنجاب ریکارڈ فوجداری نمبر ۱۰ سنہ ۱۹۱۸ء میں جس میں سکھوں نے ایک مسجد کے قریب کچھ خانگی جانور جھٹکا کر کے مسلمانوں کو رنج پہونچایا تھا اور مسلمانوں نے اس کا انتقام لینے کے لیے گائے کو ذبح کیا کہ سکھوں کی نسبت اپنی مذہبی توہین خیال کرنے کا احتمال تھا۔ جس پر چند مسلمان بدفعہ ہذا مجرم قرار پائے۔ اور مخالف بنام سرکار فیصلہ نمبر ۲۷ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۴ء و دیگر فیصلہ حوالہ کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اگر گائے کا اس نیت سے ذبح کرنا

باب پانزدہم (۱۵)

اُن جرموں کے بیان میں جو مذہب سے متعلق ہیں

مجموعہ ہذا میں ہر قسم کے جرائم کے انسداد کے لئے مختلف سزائیں درج کیگئی ہیں لیکن مذہبی تحقیر و توہین کے افعال ذمیمہ جو بعض کمینہ خصائل کوتاہ اندیش اشخاص سے وقوع میں آکر ایسی سنگین صورت اختیار کر لیتے ہیں کہ جن کے ارتکاب سے اس قدر خطرہ عظیم پیدا ہوجاتا ہے کہ کسی سنگین ترین جرم کے ارتکاب سے ایسا احتمال پیدا نہیں ہوتا ہے۔ اِس لئے ہیجو قسم جرائم کے انسداد کے لئے افسران پولیس کو نہایت سرگرمی و دلچسپی سے ہر ممکن کوشش عمل میں لانی چاہیئے۔ اور جس مصلحت کو واضعان قانون نے مدنظر رکھ کر کسی متبرک شے یا عبادت گاہ کے بالارادہ خراب یا نجس کرنے کی سزائیں مقرر کی ہیں ایسے ہی عدالتوں کا بھی اس پر پورا عمل پیرا ہونا ان کے نیک فرائض منصبی کا عمدہ نتیجہ پیدا کرے گا۔

کسی فرقہ کے مذہب کی توہین کی نیت سے کسی عبادت گاہ کو نقصان پہونچانا یا نجس کرنا

دفعہ ۲۹۵ - جو کوئی شخص کسی عبادتگاہ یا کسی شئے کو جو لوگوں کے کسی فرقہ کے نزدیک متبرک سمجھی جاتی ہو خراب کرے یا مضرت پہونچائے یا نجس کرے۔ اس کے ذریعہ لوگوں کے کسی فرقہ کے مذہب کی توہین کرنے کی نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ لوگوں کا کوئی فرقہ اس خراب کرنے یا مضرت پہونچانے یا نجس کرنے کو اپنے مذہب کی ایک طرح کی توہین سمجھے گا تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جس کی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

اور لفظ شے بلحاظ اپنی نوعیت کے جاندار کے استعمال کئے جانے سے کسی قسم کی مناسبت و موزونیت نہیں رکھتا ہے اور اگر کھینچ تان کر خلاف منشاء اس لفظ کے معنی کی توسیع جاندار پر محتوی کی جاوے تو قطع نظر نقص لفظ مذکور کے ہر ایک انسان پر بھی اس کا اطلاق ہوگا کیونکہ بعض مقدس انسان ایک فرقہ کے نزدیک مذہباً قابل احترام و پرستش ہوتے ہیں جیسا کہ گائے یا سانڈ یا ہاتھی یا ہنومان جی وغیرہ کو متبرک و قابل پرستش مانا گیا ہے تو پھر ایسی صورت میں کسی شخص کا کسی متبرک انسان یا حیوان متبرکہ مستور کو مضرت پہنچانے یا کسی شے غلیظ کے ڈالنے سے اس کو ناپاک کرنا بدفعہ ہذا مستوجب سزا ہوگا اور اس طرح منطقی دلائل سے الفاظ قانونی کی تعبیر کرنے سے اصل منشاء قانون زائل ہو کر بہت سا حصہ مجموعہ ہذا معرض اعتراض ہو جائے گا جیسا کہ سٹیفن صاحب نے ہسٹری آف دی کریمنل لا آف انگلینڈ جلد ۳ صفحہ ۳۰۶ میں لفظ حیوان کی تعریف پر جس میں سوائے انسان کے ہر جاندار داخل کیا گیا ہے بنظر استہزا اس کو فضول ہی نہیں سمجھا بلکہ اس کی صحت میں بھی شک کیا ہے جس میں فرشتہ۔ مینڈک کا بچہ اور درخت داخل کیا گیا ہے اور آجکل تو یہ بھی ثابت ہو گیا ہے کہ ہر نباتات جاندار ہے اور تذکیر و تانیث رکھتا ہے۔ پس یہ الفاظ قانونی کی تعبیر سیدھے سادے طریق سے اس کی منشاء کو ملحوظ رکھ کر کی جاتی ہے اور قانون منطق نہیں ہے۔ منطق بموجب فیصلہ پنجاب چیف کورٹ بے قاعدہ قواعد پر مشتمل ہے۔ پس لفظ شے ذی روح پر محتوی نہیں ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم نے عبادت گاہ یا کسی شے متبرک کو خراب کیا یا مضرت پہنچایا یا نجس کیا

(۲) اس جگہ یا شے کا ایک فرقہ مذہب کے نزدیک پاک و متبرک ہونا (۳) ملزم کا ارادہ فرقہ اشخاص متعلقہ مذہب کی توہین کرنا یا علم اس امر کے کہ وہ فرقہ ناجائز اس کو خراب کرنے یا مضرت پہنچنے یا نجس کرنے کو توہین سمجھے گا۔

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں ملزم نے بایام و تاریخ فلاں عبادت گاہ کو فلاں ناپاک چیز سے نجس کیا اور اس تمہارے عمل سے فرقہ ہندو یا مسلمان کے مذہب کی توہین ہوئی ہے اور بصورت خراب کرنے یا نجس کرنے یا نقصان پہنچانے کی عبادت قابل پرستش کی نسبت جو ناپاک معیوب عمل کیا

کہ ہندوؤں کے مذہبی احساس کو گزند پہونچے جو اس فعل کے ارتکاب پر حاوی ہوسکے تو اس قسم کے افعال کو بلا سزا رہنے دینے سے پبلک پر بہت خطرہ لاحق ہوگا۔ اس پر فل بنچ چیفکورٹ نے اپنا فیصلہ نمبر ۲ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۹۱۸ء منسوخ فرماکر بحوالہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۰ اجلاس کامل و انڈین لا ریورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۸۵۲ قرار دیا کہ پیروکار سرکار کی یہ اس قسم کی دلیل ہے۔ جو کورٹ آف جسٹس سے بڑھ کر واضعان قانون کے پیش کرنی لازم ہے تاہم اس کے متعلق ہم یہ بتا سکتے ہیں کہ ہائیکورٹ کلکتہ اور الہ آباد کے فیصلہ کو شایع کئے ہوئے قریباً ۳۰ سال گذرے ہیں؛ اور واضعان قانون نے دفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند کی اس طرح ترمیم کرنے کے واسطے کوئی کارروائی نہیں کی جو افعال محولہ مذکور پر حاوی ہو۔ چنانچہ اس کے مطابق یہ مقدمہ تنہا بنچ سے بروئیداد مذکور فیصلہ ہوا۔ پنجاب لا ریورٹ ۱۰۰ سنہ ۱۹۱۸ء و پنجاب ویکلی کرمنیل رپورٹ نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۸ء و انڈین کیسز جلد ۴۴ صفحہ ۳۰۳ و کرمنیل لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۱۳۱ سنہ ۱۹۱۸ء فل بنچ۔

اور اسی طرح سے ایک مقدمہ میں ایک سانڈ کو گوشت خوری و قیمت کھال کے لئے چند مسلمانوں نے پکڑ کر ذبح کر لیا اور عدالت مجسٹریٹ جہاں آباد سے متعلقین مندر کے خلاف دفعہ ۱۰۷ ضابطہ عمل کیا جاکر دو دو سو روپیہ کی ضمانتیں میعادی ایک ایک سال لے لیں۔ جس پر بعدالت ہائیکورٹ نگرانی پیش ہوکر منجانب پیروکار سرکار بحث کیگئی کہ ہندو مذہب سرادھوں کے موقع پر سانڈ کی پرستش کرتے ہیں اور اس کی نظر یعنی بھینٹ کرتے ہیں اور اس کو دیوتا سمجھتے ہیں۔ اور ہندوؤں کے مذہبی خیالات کو مضرت پہنچکر توہین ہوتی ہے۔ لیکن عدالت ہائیکورٹ پٹنہ سے نگرانی دفعہ ۴۳۵ ضابطہ فوجداری منظور ہوکر حکم عدالت ماتحت منسوخ کرکے اصل جرم ۲۹۴ الف میں قرار دیا گیا کہ کسی چھوڑے ہوئے سانڈ کو گوشت کے لئے یا قیمت کھال کے لئے ذبح کر دینا جرم دفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ کرمنیل لا جرنل جلد ۲۱ صفحہ ۴۵۳ سنہ ۱۹۲۰ء و انڈین کیس جلد ۵۶ صفحہ ۲۲۴

چنانچہ لفظ "شئے" مستعملہ دفعہ ہذا کو جو اول الذکر فیصلہ جات میں ہر شئے جاندار پر بھی حاوی کیا گیا ہے۔ میرے خیال میں یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ اصل لفظ انگریزی آبجکٹ (Object) ہے۔ جسکا ترجمہ بدفعہ ہذا شئے کیا گیا ہے۔ اور لفظ شئے عربی لفظ ہے جس کے ہر دو الفاظ انگریزی (Object) اور شئے کے معنی چیز ہے جسکا اطلاق گائے یا سانڈ یا کسی اور حیوان پر کرنا دفعہ ہذا و لفظ مذکور کے اصل منشا و مفہوم کے مغائر تعبیر کرنا ہے۔ اور اس لفظ میں اشیائے مادی بطور دیوتا جو ہنود مذاہب میں متبرک و محترم سمجھے جاکر پرستش کئے جاتے ہیں داخل ہیں۔

اندر اس دیوی کو نجس کیا ہے اس لئے زیر دفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند [illegible] جرم ٹھیک ہے پس ملزم کے
حکم سزا قائم رکھ کر درخواست نگرانی [illegible] خارج کی گئی [illegible]
[illegible] سنہ ۱۹۱۰ء ناگپور [illegible] جلد ۶ صفحہ [illegible] آل انڈیا رپورٹر [illegible] ناگپور صفحہ [illegible]

۵ ایک مقدمہ میں ایک [illegible] کے اندر [illegible] پہنچایا گیا جب
مجازت [illegible] زیر دفعہ ۲۹۵ [illegible] بشمول دفعہ ۷۵ تعزیرات ہند [illegible] علیحدہ علیحدہ حکم سزا
دیا جس کی باقی [illegible] سے بجائے [illegible]
سزا ہر جرم بھگتنے کے ایک ہی ساتھ سزا بھگتنے کا حکم تبدیل کیا گیا۔ کرمنل لا
جرنل جلد ۵ صفحہ ۱۱۱ [illegible] اودھ [illegible] جلد ۲۰ صفحہ [illegible] آل انڈیا رپورٹر

کسی فرقہ اشخاص کے مذہبی خیالات یا مذہبی عقائد کی سوچ بچار کر یا بہ نیت فاسد حقارت کرنا

دفعہ ۲۹۵ الف جو کوئی شخص سوچ بچار کر بہ نیت فاسد کسی فرقہ رعایا ملکہ معظمہ کے مذہبی خیالات کو بذریعہ الفاظ جو بولے گئے یا لکھے گئے ہوں یا نقوش مرئیہ کے ذریعہ سے کئے گئے ہوں کسی شخص کے مذہب کی حقارت کرے یا اس کا اقدام کرے یا مذہبی عقائد یا کسی فرقہ خاص کی حقارت کرے یا اس کا اقدام کرے تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائیگی جس کی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

اصول - یہ امر مسلمہ ہے کہ تحفظ تنظیم حکومت کے لئے رعایا کا با امن و امان آزادانہ زندگی بسر کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور چونکہ عامہ خلائق میں مختلف فرقوں کے خیالات مذہبی ایک دوسرے فرقے کے خلاف ہیں۔ اور یہ مرض انڈیا میں اس قدر پھیلا ہوا ہے کہ ایسی خاص طبائع بہت کم ہیں۔ جو اس مختلف رنگا رنگ مخلوق کے خالق رب العالمین کی پسندیدگی پر غور کر کے اپنی ذمہ داری کو سمجھتا ہو بلکہ اس اختلاف کو ہی فروغ دینا اور یہ بہبودی سمجھ کر عمل کرتے ہیں۔ اس لئے کج فہم اشخاص کی نکتہ چینی جن سے کسی فرقہ کے مذہبی خیالات یا عقائد کی حقارت ہووے بدفعہ [illegible] روک کے لئے قانون وضع کیا گیا ہے تاکہ عام طور پر لوگوں کو ایسے

فردِ جرم میں لکھا جانا چاہیے۔ جبکہ نسبت اثبات ثبوت طلب ہو صراحت نہ کیگئی ہے (حسب اس کے فرد مرتبہ)
دفعہ ۱۵۰ تعزیرات ہند کے ہوئے جو بجز مجسٹریٹ کی تجویز کے قابل ہے۔ اس لیے میں ہدایت کرتا
ہوں کہ مجسم کو بذریعہ تجویز مکرر روبرو عدالت مجسٹریٹ درجہ اول عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) کسی شخص کا گائے کو دانستہ یا بعلم جان کے مارنا (ذبح کرنا) اس لئے کہ ہندو مذہب کے لوگ ناراض ہوں زیر دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند جرم نہیں ہے۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۱۵۔

(۲) ایک موضع میں سکھوں نے مسجد کے قریب چند جانوروں کا جھٹکا کیا۔ جس پر مسلمانوں کو رنج ہوا اور انہوں نے سکھوں کو مذہبی ضرر پہنچانے کے لئے گائے ذبح کر دی اس علم سے کہ غالباً اس سے سکھوں کے مذہب کی حقارت ہوگی۔ ملزمان عدالت مجسٹریٹ سے سزایاب ہوئے اور سشن جج نے اپیل منظور کئے۔ ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا کہ مسلمانوں نے کوئی جرم دفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند منصوبہ کیا ہے۔ کرمنل لا جرنل جلد ۱۴ صفحہ ۱۲۸ ۱۹۱۳ء پنجاب چیف کورٹ انڈین کیسز جلد ۲۴ صفحہ ۳۴۰ - انڈیا پنجاب ریکارڈ ۱۹۱۳ء کرمنل - ۱۶۰ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۱۹۱۴ - ۴۰ پنجاب ریکارڈ ۱۹۱۳ء کرمنل۔

(۳) کسی چھوٹے کو گوشت خوری کے لئے اور کھال کے لئے نہ کہ نذر نیاز کرنا جرم دفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند نہیں ہے۔ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴۵۵ - کرمنل لا جرنل جلد ۱۴ صفحہ ۵۰۰ نمبر ۱۹۱۳ء انڈین کیسز جلد ۵۶ صفحہ ۳۴۷

(۴) چند یوم سے کنبٹ قوم ہندوؤں و مہر لینے تھا کر وہاں میں ناراضگی اس امر پر تھی کہ مہر لوگ ہندوؤں میں شامل ہونا چاہتے تھے اور ہندو ان کو شامل نہیں کرتے تھے۔ اور سنگھ ناتھ دیوتا جو ایک برج میں ہندوؤں کی جانب سے پرستش کیا جاتا تھا ایک روز چند مہر اس برج میں گئے اور وہاں ایک بکرا ذبح کیا گیا اور اس کا خون سنگھ ناتھ بت پر چھڑک دیا اور بت کے گلے میں ہار ڈال کر چلے آئے۔ جس پر مسمیان آتما رام و جے رام وغیرہ ہندوؤں نے مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں استغاثہ بدفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند کر دیا۔ مجسٹریٹ مجاز نے آٹھ ملزمان کو سزا دیدی جس کی نگرانی ہائیکورٹ ناگپور میں جوڈیشل کمشنر کورٹ میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ صدیوں سے یہ رواج ہے اور نیز بھگت ہندوؤں کا خیال ہے کہ کسی ہندو دیوتا کے مستھرہ میں کوئی ناپاک داخل نہیں ہو سکتا اور نہ بت کو ہاتھ لگا سکتا ہے۔ اور ملزم اپیلانٹ اس برج میں داخل ہوئے

راجپال وعلم الدین ہردو کی جانیں تلف ہو گئیں ہیں۔ اور بھی کچھ قسم صورتہائے کے اختیار کرنے سے جانیں کھو چکے ہیں اور مزید براں مختلف طبقات کے لوگوں کو مذہبی جھگڑوں سے دشمنی و تنفر کے خیالات میں اس قدر دل آزاری افزونی ہو گئی ہے۔ کہ جس کا بحالات و افعات موجودہ زائل ہو کر نیست و نابود ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے۔

اور رہا یہ امر کہ دفعہ ۱۵۳ (الف) میں جاننا یا بہ نیت بدی یا کسی پیغمبر یا پاک ہستی یا مذہبی عقاید کی تحقیر وغیرہ کرنے کے الفاظ نہیں ہیں۔ اس لئے دفعہ ۱۵۳ (الف) متعلق نہیں ہوتی ہے۔ ملزم کے ارادہ یا نیت کو بلاواسطہ یا اس کے ذریعہ ثابت نہیں کیا جاتا ہے۔ ہمیشہ فعل کی نوعیت اور اس کے نتیجہ سے ارادہ اخذ کیا جاتا ہے۔ اور لفظ بالارادہ کی تعریف دفعہ ۳۹ تعزیرات ہند میں واقعات وحالات واختیار کردہ وسائل سے نتیجہ پیدا ہونا محتمل ہو تو اس نتیجہ کا پیدا کرنا دانستہ بالارادہ پیدا کرنا قرار دیا گیا ہے۔ اور اس اصول پر ہر شخص اپنے فعل کے قدرتی نتائج کا ذمہ وار ٹھہرایا گیا ہے اور اس فعل کے طبعی اور ضروری نتائج کا بالارادہ کرنا تسلیم کیا گیا ہے۔ جس کی بنا پر ہمیشہ رولنگز آف ہائیکورٹس نافذ ہوتے رہتی ہیں مسمی راجپال کے رسالہ کا نام رنگیلا رسول Amorous Prophet کے رکھنے سے ہی ایک ایسے طبقہ اہل اسلام میں دشمنی یا تنفر کے خیالات بمقابلہ اہل ہنود بڑھانا بین ثبوت ہے۔ اور کسی پیغمبر بانئے مذہب کے ذاتی خصایل پر حملہ کرنا انتہائی خیالات دشمنی و تنفر کے بڑھ جانے سے کئی جانیں تلف ہو چکی ہیں۔ جب ایک طبقہ خلایق ایک پیغمبر کی حرکات سکنات کے مطابق عمل کرنا قرار واقعی فرض اور دائمی و ابدی نجات کا موجب اور اس کو خاتم النبیین و شفیع المذنبین اور رحمۃ للعالمین سمجھتا ہو تو ایسے پاک ومطہر وجود ذیجود کی خصایل پر معیوب طریق سے حملہ کرنا ہے انتہا خطرناک خیالات دشمنی و تنفر کے بڑھانے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رہتا ہے۔ اور اہل اسلام کی کتاب مقدس کلام اللہ میں جس قدر نبی مبعوث ہوتے رہے ہیں ان جمیع پیغمبران کا باعزاز و احترام ذکر کیا گیا ہے اور اگر کوئی شخص کرشن جی مہاراج یا حضرت عیسے علیہ السلام کے طریق زندگی و خصایل پر بدکرداری حملہ کرکے کوئی کتاب طبع کرائے اور اس کتاب کا نام بھی ویسا ہی بہ لفظ رنگیلا رسول رکھ کر شایع کرائے تو کیا اس کے معنے یہ نہ ہوں گے کہ اس نے طبقہ جماعت میں بمقابلہ دیگر فرقہ کے دشمنی یا نفرت کے خیالات بڑھانے کا ارتکاب نہیں کیا ہے بلکہ ضرور مرتکب جرم ہونا کہا جاوے گا

الفاظ زبانی یا تحریری کہنے یا لکھنے یا بذریعہ نقوش مرئیہ تحقیر یا تذلیل کرنے سے اجتناب ہے

ابتدائی ضابطہ

جرم ہٰذا ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ ابتداءً وارنٹ جاری ہوگا۔ اور جرم ناقابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز عدالت سیشن یا پریذیڈنسی مجسٹریٹ ہے۔ اور کوئی عدالت بغیر قبل منظوری نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل یا لوکل گورنمنٹ یا ایسے افسر کی منظوری سے جسکو نواب گورنر جنرل بہادر کے اجلاس سے حسب منشاء دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری اختیارات دیئے گئے ہیں استغاثہ کی سماعت نہ کرے گی اور حسب دفعہ ۹۹ (الف) ضابطہ فوجداری لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہوگا کہ بذریعہ نوٹس ایسی فتنہ انگیز دل آزار تحریرات نوشتہ یا مطبوعہ کی برآمدگی کرا کر ضبطی کا حکم دے۔

شرح

دفعہ ہٰذا مسمی راجپال مصنف رسالہ رنگیلا رسول جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی پر معیوب الفاظ میں اہل اسلام کی دل آزاری کرکے دشمنی و تنفر کے خیالات میں اضافہ کیا تھا۔ اس کی بناء ہائیکورٹ لاہور سے ہوئی۔ اور اہل اسلام کے شور و فغان پر ایزاد وضع ہوئی ہے۔ لیکن زیلا ہر الفاظ دفعہ ۱۵۳ (الف) تعزیرات ہند جس میں عدالت مجسٹریٹ بحیاز سے راجپال مصنف کتاب کو سزا دیگئی تھی ملزم کے خلاف صادق آتے ہیں کہ ملزم نے مضمون تحریری سے طبقہ اہل اسلام میں دشمنی و تنفر کے خیالات بڑھانے کا ارتکاب کیا تھا۔

دشمنی یا تنفر کے خیالات پیدا ہوتے سے نہ محض ایک طبقہ جماعت کے دلوں میں دوسرے طبقہ کے خلاف عداوت بڑھ جانے سے نوبت کشت و خون تک پہونچنا اغلب ہوتا ہے بلکہ خوش اسلوبی تنظیم ملکی میں تزلزل سے تشویشناک صورت کا پیدا ہونا محتمل ہوتا ہے اور یہ امر ہر ایک مذہب و ملت کے لوگوں کے دلوں میں فطرتاً موجود ہوتا ہے کہ وہ اپنے اپنے مذہبی طریق کو طبعاً دیگر مذاہب کے طریق سے بہتر و پسندیدہ خیال کرتے ہیں اور یہی وہ خیال ہے جسکو خیال مخالفت یا اس کو اچھا نہ سمجھنا تنفر بمد دفعہ ۱۵۳ (الف) بڑھانا استعمال کیا گیا گویا قدرتاً وجود مخالفت و تنفر ہر طبقہ کے لوگوں میں باہم فطرتاً موجود ہوتا ہے۔ اس لئے کسی تقریر یا تحریر سے اُن کا بڑھانا یا باہم طبقات مختلف جماعت ہائے مذہبی میں کشیدگی سے خطرناک صورتیں پیدا کرنا ہوتا ہے جیسا کہ باہمی خیالات دشمنی و تنفر کے خیالات سے

تعزیرات ہند کے مرتکب ہوئے ہو۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت سیشن عمل میں آوے

مجمع مذہبی کو ایذا پہونچانا | **دفعہ ۲۹۶** ۔ جو کوئی شخص بالارادہ کسی مجمع کو ایذا پہونچائے جو مذہبی عبادت یا مذہبی رسموں کے ادا کرنے میں جوازاً مصروف ہو۔ تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد ایک برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ | جرم قابل مداخلت پولیس ہے [illegible] ابتداً سمن جاری ہوگا اور قابل ضمانت [illegible] ہے اور قابل تجویز بذیعہ مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم ہے۔

شرح | بدیں غرض کہ مجمع اشخاص ادائے مراسم مذہبی یا العبادت جوازاً مصروف ہو بالارادہ اس مجمع مذہبی کو ایذا پہونچانا قابل سزا ہے۔ اور دفعہ ہذا میں لفظ [illegible] مستعمل ہوا ہے جس کے معنی تنگ کرنا یا دق کرنا یا کسی ذریعہ سے تکلیف دینا یا حیران و پریشان کرنا یا غیر مطمئن کرنا یا بدسلوکی کرنا وغیرہ کے ہیں جو ایک طریق ناجائز مثلاً اس وقت شور کرنا یا گانا بجانا وغیرہ سے مجمع مذہبی مذکور ایذا پہنچانا تصور کیا جائے گا۔ اور جب ملزم کے عمل سے باعث اختلاف مراسم یا عبادت ہوگا تو ارادہ خود بخود اس کی نوعیت سے متا[illegible] ومنکشف ہوگا

اجزائے قانونی ثبوت طلب | (۱) مجمع مذہبی کا مراسم مذہبی یا العبادت جوازاً مصروف ہونا (۲) ملزم کا بالارادہ اس مجمع کو ایذا پہونچانا۔

فرد قرارداد جرم | میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں ملزم کے خلاف الزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص نے بایام و تاریخ فلاں مقام پر جبکہ مجمع ادائے مراسم مذہبی یا العبادت جوازاً مصروف تھا بالارادہ اس مجمع کو ایذا پہونچائی ہے جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۹۶ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی تجویز کے لائق ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بجرم مذکور بعدالت مسطور عمل میں آوے۔

اور یہ امر ہمیشہ ذہن نشین رکھنا چاہیئے کہ جس رب العالمین نے رنگین دنیا پیدا کرکے قایم رکھی ہوئی ہے اور ہر قوم کے لوگوں اور نیک و بد اعمالوں اور خود اس کی اپنی ہستی پر اعتراض یا انکار کرنے والوں کو نعمت ہائے بے بہا عطا کرکے ہر قسم سے آرام و آسایش پہونچا رہا ہے تو پھر ہم کو کیا حق ہے کہ ہم کسی بانی مذہب کی تحقیر و تذلیل کرکے دین و دنیا میں روسیاہی حاصل کریں۔ کیوں نہ ہم اپنی بداعمالیوں و بدکرداریوں اور خواہشات نفسانی کی اصلاح کرکے ذرایع مکتی یعنی نجات حاصل نہ کریں اور ہم و جملہ مختلف مذاہب کے انسان باہم اخلاص و محبت و اتحاد و اتفاق رکھ کر تعلقات قایم رکھیں اور اس شعر کے مطابق عمل پیرا نہ ہوں۔ بنی آدم اعضاء یکدیگر اند کہ در آفرینش زیک جوہر اند۔ اور ہماری محسن گورنمنٹ نے آسودگی خلائق کو با امن و آسایش رکھنے کے لیے مختلف دفعات ۱۰۸ (الف) ضابطہ فوجداری و دفعہ ۱۲۴ (الف) و ۱۵۳ و ۵۰۵۔ دفعات ۲۹۲ لغایت ۲۹۴ تعزیرات ہند و دفعہ ہذا وضع کرکے مذہبی اسمائے مقدس مقامات و تحقیر گورنمنٹ و اشخاص و دیگر امورات ضروریہ کے لیے وضع کی ہیں تاکہ ہم اجتماعی احکامات ملحوظ رکھ کر کامل اتباع سے گورنمنٹ کی وفاداری و اطاعت کا عملی اعتراف کریں اور اس گورنمنٹ عالیہ کی خوشنودی حاصل کریں۔ کیونکہ کوئی قانون موجودہ گورنمنٹ نے ایسا تدوین نہیں کیا ہے جو احکامات گورنمنٹ عالیہ کے خلاف یا متضاد ہووے۔

اور دفعہ ہذا بطور اشتک، شورش و مصلحت ملکی بموجب ایکٹ نمبر ۲۵ سنہ ۱۹۲۷ء ایزاد کرکے ۲۱ ستمبر ۱۹۲۷ء سے نافذ العمل کی گئی ہے۔

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا ملک معظم کی رعایا میں کسی فرقہ کے مذہبی عقاید و خیالات کی تحقیر و تذلیل کرنا (۲) ملزم کا بذریعہ الفاظ زبانی یا تحریری نقوش مرئیہ کے ذریعہ سے دانستہ بہ نیت فاسد عمل کرنا

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ پریذیڈنسی تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قایم کرتا ہوں۔

تم فلاں شخص ملزم نے بایام و تاریخ و مقام فلاں مجمع عام میں اپنے مذہب کی پرچار کرتے ہوئے۔ عیسائی مذہب کے بانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں فلاں معیوب الفاظ استعمال کرتے ہوئے فرقہ مذہب عیسائی کی دانستہ فاسد طور سے تحقیر و تذلیل کی ہے۔ جن الفاظ سے فرقہ مذہب عیسائی کے خیالات و عقاید کی مذمت ہوئی ہے۔ جس سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۹ الف

کا مرتکب ہو یا کسی لاش انسانی کی تذلیل کرے یا ان شخصوں کو ایذا پہنچائے جو ادائے مراسم تدفین کے لئے جمع ہوئے ہوں تو شخص مذکور ان دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دیجائینگی۔

ابتدائی ضابطہ جرم قابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداً سمن جاری ہوگا جرم قابل ضمانت و ناقابل راضی نامہ ہے اور قابل تجویز بذریعہ کسی مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم ہے

شرح دفعہ ہذا کی رو سے [illegible] شخص کا دل دکھانے یا بہ نیت توہین مذہب کسی عبادتگاہ یا قبرستان یا مقام مراسم تجہیز و تکفین یا مقام امانت نعش انسانی میں مداخلت بیجا کرنا یا کسی نعش انسانی کی تذلیل کرنا یا ان لوگوں کو جو مراسم تدفین کے لئے جمع ہوئے ہوں ایذا پہونچانا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص کسی عبادت گاہ یا کسی مقام واجب الاحترام یا مقبرہ مقدس یا کسی قبر کی [illegible] میں جس کی اہل اسلام یا دیگر مذاہب کے لوگ حرمت و توقیر کرتے ہوں بہ نیت توہین مذہب [illegible] یا بعلم توہین مذہب زنا کا مرتکب ہو یا قبرستان میں قبروں کو گرائے یا ان جگہ جلائے یا کھودے یا ایسے مقام پر جہاں مراسم تجہیز و تکفین عمل میں لائی جاتی ہیں یا جس جگہ مردہ نعش کو بطور امانت رکھا جاتا ہو مزاحمت کرے یا کسی ناجائز فعل سے ان کو جائز حقوق مراسم کی ادائیگی سے باز رکھے یا کسی نعش انسانی کی توہین کرے یا ان لوگوں کو جو مراسم تکفین یعنی مُردہ نہلانے یا کفن تیار کرنے وغیرہ وغیرہ کے لئے جمع ہوئے ہوں ان میں مخل ہو کر ایذا پہنچائے وہ شخص مستوجب سزا ہوگا۔ اور لفظ مداخلت بیجا مستعملہ دفعہ ہذا الفاظ مداخلت بیجا مجرمانہ مندرجہ دفعہ ۴۴۱ تعزیرات ہند کے ہم معنی نہیں ہیں۔ دفعہ ہذا میں یہ ضروری نہیں۔ جائداد دوسرے شخص کی مقبوضہ ہو بلکہ یہ مداخلت بیجا خود مالک اراضی جس میں قبرستان ہوں اس کے مداخلت بے حسب معنی دفعہ ہذا کرے تو بھی جرم عاید ہوگا۔

لفظ مداخلت بیجا اور لفظ مداخلت بیجا مستعملہ دفعہ ہذا کے وہ معنی نہیں ہیں جو مداخلت مجرمانہ بدفعہ ۴۴۱ بیان کئے گئے ہیں بلکہ ایسی مداخلت بیجا مراد ہے جس سے کسی شخص کی دل آزاری یا توہین مذہب کا باعث ہو۔ مثلاً قبرستان کو مسمار

رولنگز آف ہائی کورٹس

(۱) اعلیٰ حجرو حجرم دفعہ ۲۹۶ تعزیرات ہند کا مجمع مذہبی کے ادائے مراسم مذہبی یا بعبادت کسی فعل سے ایذا پہونچاتا ہے۔ لیکن محض جھوٹی افواہ پھیلانا کہ جلوس بروقت عبادت مجمع نکلیگا۔ وغیرہ وغیرہ گو باعث تشویش و فکر ہو لیکن تاہم جرم دفعہ ہذا نہیں ہوگا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۴ ۱۹۱۹ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۵ صفحہ ۱۹۷-۱۷- آل لاجرنل صفحہ ۸۲۰۔

(۲) جبکہ ایک تعزیہ اہل اسلام خانگی درختوں کے جھنڈ میں سے لیجائے رہے تھے۔ جہاں سے اُن کو لیجانے کا حق نہ تھا۔ اہل ہنود کا باہم جھگڑا ہو کر حکم سزا بدفعات ۱۴۷ و ۳۲۳ و ۲۹۶ تعزیرات ہند دیا گیا تھا۔ ہائیکورٹ اودھ سے قرار دیا گیا کہ پرائیویٹ درختوں کے جھنڈ سے ملزمان کو لیجانے کا اہل اسلام کو حق نہ تھا۔ حکم سزا کم کر کے الزام جرم ۲۹۶ تعزیرات ہند قایم رکھا تھا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۸۷۷ ۱۹۳۳ء اودھ چیف کورٹ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۴ صفحہ ۵۰۴ ۱۹۳۳ء۔ کریمنل کیسز صفحہ ۳۸۳ - ۱۰- اودھ ویکلی نوٹ صفحہ ۵۸۲۔ انڈیا رپورٹ ۱۹۳۳ء اودھ صفحہ ۲۵۷۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۳۳ء اودھ صفحہ ۱۹۶۔

(۳) ایک شوالہ کے راستہ میں چند اشخاص کچھ کھڑے ہوگئے تھے اور کچھ زمین پر لیٹ گئے تھے۔ جسکی وجہ سے شوالہ میں ہنود مذہب کے لوگ جانے سے رُک گئے تھے جن کے خلاف بجرم دفعہ ۲۹۶ تعزیرات ہند عدالت سے حکم سزا دیا گیا تھا۔ میسور ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ کسی مجمع مصروف بعبادت کو ایذا پہونچانے میں مداخلت نہیں کی گئی ہے۔ اور نہ وہ مجمع کسی مراسم مذہبی میں مصروف تھا۔ اس لئے ملزمان مرتکب جرم دفعہ ۲۹۶ تعزیرات ہند قابل سزا نہیں ہے منظوری اپیل ملزمان بری کئے گئے۔ ۱۱ میسور لاجرنل صفحہ ۵۵۴

قبرستانوں وغیرہ میں مداخلت کرنا

دفعہ ۲۹۷ ۔ جو کوئی شخص کسی شخص کا دل دکھانے یا کسی شخص کے مذہب کی توہین کرنے کی نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ اس کے ذریعہ سے کسی شخص کا دل دکھیگا یا کسی شخص کے مذہب کی توہین ہوگی کسی عبادتگاہ یا قبرستان یا ایسے مقام میں جو واداے مراسم تدفین کے لئے معین ہو یا بمنزلہ لاش کی ودیعت گاہ کے ہو کسی مداخلت بیجا

فرد قرار داد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں

تم مسمی فلاں نے بایام و تاریخ فلاں قبرستان واقع فلاں مقام مستغیث مسمی فلاں کے والد وزوجہ کی قبر کو کھود کر زمین کے ہموار کیا ہے جس سے مستغیث و متعلقین کو ایذا پہونچی ہے (جو واقعہ ملزم کے فعل سے ہوا ہو اُس کو بصراحت درج کیا جائے) اور مذہبی عقائد سے تحقیر و تذلیل ہوئی ہے پس مداخلت بیجا سے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۹۷ تعزیرات ہند ہوئے ہو۔ جو مجھ مجسٹریٹ درجہ اول کی تجویز کے قابل ہے۔ اس لئے میں حکم دیتا ہوں کہ تمہارے تجویز بجرم مذکور عدالت مسطور عمل میں آوے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) مسمی شوررام کے پوتے کی بیوی مرگئی تھی جسکو شمشان میں لے گئے اور اس کو جلانے کو تیار تھے کہ ملزمان نے وہاں آکر کہا کہ لاش کو مت جلاؤ اور اس کی وجہ معلوم کرنے پر انہوں نے کہا کہ پولیس سے وجوہ بیان کریں گے۔ یہ سنکر مستغیث تھانہ میں رپورٹ کرنے کے واسطے چلا گیا تھا۔ ملزمان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ رہتک سے بدفعہ ہذا سزایاب ہوئے۔ عدالت چیف کورٹ لاہور میں نگرانی منظور قرار دیا گیا کہ محض یہ الفاظ کہنا کہ لاش کو نہ جلاؤ متوفی کی لاش کی کوئی بیحرمتی نہیں کی گئی ہے نہ رسوم موت کی ادائیگی میں کوئی مزاحمت یا جبر استعمال میں لایا گیا۔ اور نہ جلانے سے روکنے کے واسطے کوئی اقدام کیا گیا ہے۔ اس لئے ملزمان بری کئے گئے۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲ صفحہ ۱۴۵ سنہ ۱۹۰۵ء و پنجاب ریکارڈ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۵ء و انڈین کیسز جلد ۹۴ صفحہ ۳۳۷

(۲) زید امام مسجد جبکہ مسجد میں نصف نماز پڑھ چکا تھا تو چند اشخاص نے مسجد میں آکر زید کو کہا کہ تم نے پچھلے دنوں مولوی کو گالیاں کیوں دی تھیں۔ اس پر آپس میں گالی گلوچ ہوگئے اور ملزم کو بدفعہ ۲۹۷ سزا دیگئی تجویز ہوا کہ یہ مداخلت بیجا حسب معنی دفعہ ۴۴۱ نہیں ہے۔ یہ جرم دفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند نا قابل مداخلت پولیس ہے۔ اس لئے ملزم بری کیا گیا۔

(۳) ایک ہندو نے ایک عورت کے ساتھ ایک ایسے احاطہ میں جس میں ایک مسلمان فقیر کا مزار تھا ۹ بجے شب زنا کیا اور اہل اسلام اس مزار کی حرمت و توقیر کرتے تھے۔ چنانچہ جرم دفعہ ۲۹۷ تعزیرات ہند ہوا۔ اور قرار دیا گیا کہ یہ عذر قابل منظوری نہیں ہے کہ ملزم نے فعل مرتکبہ ۹ بجے ایسے وقت کیا تھا جبکہ وہ خیال کرتا تھا کہ اُسے کوئی دیکھ نہیں سکیگا۔ انڈین لا رپورٹ

وہاں جاکر قبروں میں ایسا فعل کرنا جس سے کسی شخص کا دل دُکھے ایک فعل بیجا حسب منشاء دفعہ ہذا مداخلت بیجا ہے۔ خواہ وہ اراضی جس میں قبرستان واقع ہیں شخص مرتکب مداخلت بیجا کی ملکیت ہو۔ کیونکہ جس طرح یہ لفظ مداخلت بیجا دفعہ ۲۹۷ میں استعمال کیا ہے کوئی خاص حد دفعہ ۴۴۱ نہیں لگایا جاسکتی ہے۔ قانون کا مقبولہ اصول ہے کہ تمام تعزیری سٹیٹیوٹ ([illegible]) کے معنی سختی سے لئے جاویں۔ کیونکہ تعبیر الفاظ قانونی کا مسلمہ اصول یہ ہے کہ الفاظ کی مراد اُن کی قدرتی مفہوم میں لینی چاہیئے۔ جن میں یہ دیگر ہم زمانہ سٹیٹیوٹ میں استعمال کئے گئے ہوں جس کے لئے دفعہ ہذا حصہ حاوی ہے اور مداخلت بیجا مجرمانہ دفعہ ۴۴۱ کے مرتکب کی نسبت یہ ثابت کرنا لازم ہے کہ وہ شخص ایسی جائیداد میں داخل ہوا تھا جو دوسرے شخص کے قبضہ میں تھی اور دفعہ ہذا میں اپنی ملکیت کی اراضی مقبوضہ کی قبرستان جس کے درختوں کے ثمرے متمتع ہوتا ہو جو اس پر ایستادہ ہوں اور کئی سالوں سے دفن کرنے کے کام میں بھی لائی جاتی ہو بہرحال وہ شخص حسب مفہوم دفعہ ۲۹۷ مداخلت بیجا کا مرتکب ہوگا۔ کیونکہ دفعہ ہذا کی اغراض کے لئے ضروری نہیں ہے کہ دفن کرنے والی زمین گورستان کے طور پر استعمال کی جاتی ہو۔ اگر یہ دفن کرنے والی زمین رہ چکی ہو اور اس پر قبریں موجود ہوں تو یہ اراضی مُردوں کے واسطے ہو جاتی ہے۔ اِس لئے مداخلت بیجا کا کوئی فعل جس سے فوت شدہ اشخاص کے رشتہ داروں کے احساس کو ضرر پہونچتا ہو یقیناً اُس پر دفعہ مذکور عاید ہوگی

پنجاب ریکارڈ نمبر ۲۳ سنہ ۱۹۱۵ء فل بنچ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۳۹۵ و جلد ۳۳ صفحہ ۷۷۳ و انڈین لا رپورٹ ۴۰ کلکتہ صفحہ ۵۴۸ کی پیروی کیگئی ہے اور مسٹر امیر علی صاحب کی شرع محمدی جلد اوّل (طبع چہارم) صفحہ ۴۰۶ کا حوالہ دیا گیا ہے اور ۲۷ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۹۱۳ء پریوی کونسل میں تمیز کیگئی ہے

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا بہ نیت یا باحتمال علم توہین یا دل آزاری کے لئے مداخلت بیجا کرنا (۲) مداخلت بیجا کسی عبادتگاہ یا قبرستان یا مقام جہاں مراسم تدفین عمل میں آتی ہوں یا وہ مقام بغرض نعش کی ودیعت گاہ کے ہو کرنا (۳) ملزم کے فعل میں کسی نعش انسانی کی تذلیل ہو یا اُن اشخاص کو ایذا پہونچے جو مراسم تدفین میں جمع ہوئے ہوں (۴) ملزم کے عمل ناجائز سے کسی شخص کے احساسات کو تکلیف یا مذہب کی حقارت کا ہونا

موپوشش سے آراستہ و پیراستہ کرکے بہ نیت دل آزاری اہل ہنود محلہ ہنود میں لیجاتے ہیں
یا وکراتے ہیں کہ گلے مذکور ذبح کی جائے گی یا گوشت گائے کو ٹوکروں میں رکھ کر محلہ ہنود میں
بہ نیت مذکور دانستہ لیجا کر بآواز بلند فروخت کرنے کی آواز دیتے ہیں تو اس صورت موجودہ میں
وہ اشخاص بدفعہ ہذا قابل مواخذہ ہوں گے۔ دفعہ ہذا کا مدعا ویسا ہی ہے جیسا کہ بدفعات ۲۹۵ الف
و ۱۵۳ (الف) میں وضع کیا گیا ہے۔ اصل دفعہ ہذا یہ ہے کہ کوئی فرقہ والا آدمی دوسرے فرقہ
مذہب کے آدمی کی دل آزاری بہانہ سازی عمداً مذہباً تکلیف پہنچانے کے وسائل بطور ناجائز
عمل میں لاوے جس سے دوسروں کے مذہبی خیالات کو رنج پہنچے۔ اور بذریعہ الفاظ یا بطور
صورت بتانے یا نمائشی رنگ اختیار کرکے کسی کے مذہب کی یا کسی شے کی جس کو دوسرے
مذہب والے متبرک و پاک سمجھتے ہوں تحقیر سے دل شکنی یا جاوے لیکن جہاں نیک
نیتی سے یا استدلال عقاید بغیر کسی بدنیتی کے تائید مذہب خود کچھ الفاظ استعمال کئے جاویں
ذمہ داری قانونی عاید نہ ہوگی۔

اجزاء قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا الفاظ دل آزار بہانہ مذہبی بولنا یا حرف آواز یا کوئی صورت اختیار کرنا (۲) ملزم کا جان بوجھ کر دانستہ عمل کرنا (۳) ملزم کا بہ نیت ایذا پہنچانے مذہبی احساسات کسی فرقہ یا شخص کے (۴) ملزم کا کسی شے مذہبی متبرکہ یا پاک خیال کردہ کی حقارت کرنا۔

فرد قرارداد جرم

میں فلاں مجسٹریٹ درجہ اول تم فلاں شخص ملزم پر الزام جرم ذیل قائم کرتا ہوں۔

تم فلاں ملزم نے بایام و تاریخ فلاں الفاظ فلاں بابت تحقیر فلاں شخص استعمال کئے جو بہ نیت دل آزاری مستعمل ہوئے ہیں۔ اور جس کے مذہبی احساسات کو ایذا پہنچی ہے (جس صورت کا مقدمہ ہو فرد جرم میں وہ تفصیل لکھا جاوے) تاکہ بیان ملزم باقی درج کیا جائے اس لئے تم مرتکب جرم دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند کے ہوئے جو مجسٹریٹ درجہ اول کی تجویز کے لائق ہے اور میں ہدایت کرتا ہوں

تمہاری تجویز بجرم مذکور میرے روبرو عمل میں آوے۔

رولنگ آف ہائیکورٹس

ایک مقدمہ میں ایک سکھ نے بکرے کا جھٹکہ مسلمانوں کے روبرو کیا تھا۔ جس پر ایک مسلمان مجسٹریٹ درجہ دوم کی عدالت سے مقدمہ دائر ہوا ملزم سزایاب ہوا تھا جس کی باقاعدہ ہائیکورٹ میں اپیل ہو کر

(۴) لفظ مداخلت بیجا مستعملہ دفعہ ۲۹۷ تعزیرات ہند کے وہ معنی نہیں ہیں جو مداخلت بیجا مجریہ تحت دفعہ ۴۴۱ تعزیرات ہند بیان کئے گئے ہیں اور اس کے معنی یہ ہیں کہ ملزم نے کسی متبرکہ جگہ مندرجہ دفعہ ہذا جان بوجھ کر یا بعلم اس کے کسی مداخلت یا توہین آمیز فعل کا ارتکاب کیا ہو۔ ۴۰ کریمنل لا جرنل صفحہ ۱۱۰ و ۱۸۹۔ انڈین کیسز صفحہ ۶۶ و ۶۷۔ کریمنل ویکلی نوٹ صفحہ ۴۳۵ و کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۱۵ کی پیروی کرتے ہوئے مزید قرار دیا گیا کہ اگرچہ یہ شخص عدالت دیوانی سے حسب ضابطہ خاص اراضی کے مالک و قابض قرار دیئے گئے تھے۔ لیکن تاہم اس سے وہ مستحق نہیں ہو جاتے ہیں کہ کسی قبر واقع اراضی میں مداخلت بیجا حسب مفہوم دفعہ ہذا کریں۔ یا کسی بناوٹ عمارت جو اس قبر پر بنی ہوئی ہو نقصان پہنچا دیں۔ اگر ایسے فعل سے اس شخص کے احساسات کو ٹھیس لگے جس کا تعلق اس قبر سے ہو یا تھا یا اس فعل سے دل دکھاوے چنانچہ حکم سزا دفعہ ۲۹۷ تعزیرات ہند قائم رکھ کر قاعدہ زیر عمل کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۳ صفحہ ۷۱۵ کلکتہ۔ انڈین کیسز جلد ۱۴۳ [illegible]

سوچ بچار کر مذہب کی بابت دل دکھانے کی نیت سے بات وغیرہ کہنا

دفعہ ۲۹۸۔ جو کوئی شخص سوچ بچار کر مذہب کی نسبت کسی شخص کا دل دکھانے کی نیت سے کوئی بات کہے یا کوئی آواز نکالے جس کو وہ شخص سن سکے۔ یا اس شخص کے پیش نظر کوئی حرکت کرے یا کوئی شے اس کے پیش نظر رکھے تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

ابتدائی ضابطہ

جرم ناقابل مداخلت پولیس ہے۔ اور ابتداءً سمن جاری ہوگا اور قابل ضمانت و قابل راضی نامہ ہے۔ اور قابل تجویز پریذیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ درجہ اول یا دوم ہے۔

شرح

دفعہ ہذا میں جملہ مذاہب کے واعظین و لیکچرار کے لئے پابندی لگائی گئی ہے کہ بسلسلہ کسی وعظ یا لیکچر کے ایسے الفاظ عمداً استعمال نہ کریں کہ جن سے کسی غیر مذہب کے شخص کی مذہبی دل آزاری یا توہین کا باعث ہووے اور نہ کوئی شخص مجاز ہوگا کہ اس غرض سے کسی غیر مذہب کے آدمی کے روبرو کوئی بات کہے یا کسی طریق سے یا آواز اس شخص کی سماعت میں لاوے یا کوئی فعل اس کے روبرو کرے۔ یا کوئی شے شخص مخاطب کے پیش نظر رکھے۔ مثلاً اہل اسلام کا کسی

باب شانزدہم (۱۶)

اُن جرموں کے بیان میں جو جسم و جان انسان پر مؤثر ہیں

قتل انسان مستلزم سزا

دفعہ ۲۹۹۔ جو کوئی شخص کسی فعل کے ارتکاب سے ہلاکت کا باعث ہو۔ اس نیت سے کہ ہلاکت وقوع میں آئے یا اس نیت سے کہ ایسا ضرر جسمانی وقوع میں آئے جس سے ہلاکت ہو جانے کا احتمال ہے یا اس علم سے کہ غالباً اس فعل کے کرنے سے وہ ہلاکت کا باعث ہو گا تو وہ شخص جرم قتل انسان مستلزم سزا کا مرتکب ہو گا۔

تمثیلات

(الف) زید کسی غار پر لکڑیاں اور گھاس پھوس اس نیت سے اور بات دے اس نیت سے اس کے ذریعہ سے ہلاکت کا باعث ہو یا اس علم سے کہ اس کے ذریعہ سے ہلاکت واقع ہونے کا احتمال ہے۔ اور بکر اس کو سخت زمین سمجھ کر اس پر چلے اور اس میں گر کر ہلاک ہو جائے تو زید قتل انسان مستلزم سزا کے جرم کا مرتکب ہے۔

(ب) زید جانتا ہے کہ بکر کسی جھاڑی کے پیچھے ہے اور عمرو یہ نہ جانتا ہو اور زید عمرو کو اس جھاڑی پر بندوق چلانے کی تحریک کرے اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ وہ تحریک بکر کی ہلاکت کا باعث ہوگی عمرو بندوق چلائے اور بکر کو ہلاک کرے تو اس صورت میں ممکن ہے کہ عمرو کسی جرم کا مجرم نہ ہو۔ مگر زید قتل انسان مستلزم کے جرم کا مرتکب ہوا۔

(ج) زید کسی مرغی کو مارنے اور چرانے کی نیت سے مرغی پر بندوق چلائے اور بکر کو جو کسی جھاڑی کے پیچھے ہو ہلاک کرے اور زید کو یہ معلوم نہ ہو کہ بکر وہاں ہے تو اس صورت میں زید قتل انسان مستلزم سزا کے جرم کا مجرم نہ ہوگا۔ گو وہ ایک فعل ناجائز کرتا تھا۔ کیونکہ اس نے بکر کے مار ڈالنے کی نیت نہ کی تھی

قرار دیا گیا کہ جھٹکہ کرنے سے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو ایذا نہیں پہونچتی ہے جبکہ اُسکا گوشت دوکان کے اندر فروخت کیا گیا ہے۔ گو جھٹکہ باہر کیا گیا ۔ اور وہ بکرا جھٹکے کے بعد باہر ہی درست کر لیا گیا تھا اور اگر بارادہ ایذا رسانی مذہب اسلام اس جھٹکہ کا کرنا سمجھ لیا جاوے تو یہ ایسا خفیف معاملہ ہے کہ جسکو معمولی عقل کا انسان کا شاکی نہ ہوگا۔ اور دفعہ ۹۵ تعزیرات ہند متعلق ہوتی ہے اور مسلمان مجسٹریٹ کا دوکان جھٹکہ بند کرنے کا حکم دینے پر ملزم کے مقابلہ کرنے کی شکایت کرنا اور ایک خفیف معاملہ کو ایک بہت بڑا معاملہ دکھلانا کر مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو ایذا پہنچی درست نہیں ہے اور مجسٹریٹ درجہ دوم کا حکم دوکان جھٹکہ بند کرنے کا تحت دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری صادر کرنا اس کے اختیارات سے باہر ہے۔ حکم سزا عدالت ماتحت منسوخ کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۱۳ صفحہ ۵۲۴ ۱۹۱۲ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۶ صفحہ ۸۷۶ جلد ۳۴ صفحہ ۹۹ ۔ الہ آباد۔ الہ آباد لا جرنل صفحہ ۲۴۸

(۲) چند مسلمانوں نے ایک دیہہ کے محلہ اہل ہنود میں ایک گائے ذبح کی تھی۔ جن کے خلاف بدفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند الزام لگایا گیا اور عدالت مجاز سے سزا دیگئی تھی۔ الہ آباد ہائیکورٹ میں بحث کیگئی کہ دعوت کے موقع پر مسلمانان نے اپنے مہمانوں کو خوش کرنے کے لیئے فعل کیا تھا نہ کہ کسی ہندو کے مذہبی طریقے سے دل آزاری کی نیت سے عمل کیا تھا۔ الہ آباد ہائیکورٹ نے قرار دیا گیا کہ دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند دفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند سے بہت وسیع ہے اور جو فعل کسی کے مذہبی خیالات کو مجروح کرے اس میں شامل ہے اور جو تحریک متزلزل نہیں ہے حسب نوعیت فعل نتیجہ پیدا ہونا ملزم کے علم میں ہو تو قانونًا قیاس کرنا چاہیئے کہ نتیجے کے مطابق ملزم کی نیت تھی گو وہ مختلف وجہ رکھتا تھا اور ملزم کو جاننا چاہیئے کہ موجودگی اہل ہنود اس کے مذہبی خیالات کو اس کے فعل سے ٹھیس لگے گی۔ اس لیئے بدفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند ملزم کا اپیل نامنظور کیا گیا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۶۰۳ ۔ الہ آباد ۱۹۳۳ء انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۳۷۳

(۳) دو مرد و فقرات یعنی دفعہ ۲۹۹ ضمن (۱) و دفعہ ۳۰۰ ضمن (۱) کے الفاظ "جو کہ فعل ہلاکت وقوع میں لانے کی نیت سے کیا گیا ہو وہ ہلاکت کا باعث ہو" تفریق طلب ہیں چنانچہ زیر دفعہ ۳۰۰ مثال نیت ہلاکت ضمن (۱) کے الفاظ کا استعمال توضیحاً ہے مثلاً زید بکر کی عمارت میں زید نے بہ نیت ہلاکت بکر کو بندوق کے فائر سے ہلاک کیا تو زید حسب معنی تعریف دفعہ ۳۰۰ ضمن مذکور مجرم دفعہ ۳۰۲ مجرم قتل عمد کا ہوگا اور چونکہ استثناء دفعہ ۳۰۰ دفعہ ۲۹۹ کا جزو ہیں اس لئے جو صورت واقعہ کے لحاظ الفاظ قانونی استثناء دفعہ ۳۰۰ میں سے کسی ضمن سے متعلق ہوتا ہے اس کو زیر دفعہ ۳۰۴ موجب قابل سزا قرار دیا گیا ہے اور اس جرم دفعہ ۳۰۴ میں بالکل وہی الفاظ ہیں جیسا کہ یہاں تفریق مقصود ہے اور جن کو شدت تقدم جرم ہونا قرار دیا ہے اور نیز یہ کہ دفعہ ۲۹۹ ضمن (۱) کے الفاظ مطابق الفاظ دفعہ ۳۰۰ ضمن (۱) قتل عمد ہیں جن سے ضمن ہائے استثناء دفعہ ۳۰۰ کا الحاق معنے کی وجہ سے سزا بھی مناسب حال مطلوب تھی اس لئے واضعان قانون نے دفعہ ۳۰۴ کو دو حصوں پر تقسیم کر کے بلحاظ احوال مختلف سزائیں وضع کی ہیں چنانچہ حصہ اول دفعہ ہذا میں وہ شخص لائق سزا حبس دوام بعبور دریائے شور یا سزائے قید میعادی دس سال مع جرمانہ ٹھہرایا گیا ہے کہ جس نے کوئی فعل جس سے ہلاکت واقع ہو ہلاکت کے باعث ہونے کی نیت سے کیا گیا ہو یا ایسے ضرر جسمانی کے باعث ہونے کی نیت سے کیا گیا ہو جس سے ہلاکت واقع ہونے کا احتمال ہو اور حصہ دوم دفعہ ہذا میں جب کوئی فعل اس علم سے کیا گیا ہو کہ اس سے ہلاکت کا احتمال ہو سزائے قید میعادی دس سال تک یا جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ٹھہرایا گیا ہے اور جب فیصلہ جات عدالت ہائے ہائیکورٹس اسی تناسب کے لحاظ سے ہوتے ہیں اور اس دفعہ ۳۰۴ میں کلیتاً وہی الفاظ مندرج ہیں جو دفعہ ۲۹۹ تعریف قتل انسان مستلزم سزا میں او کسی لفظ استثناء دفعہ ۳۰۰ کا اس میں تذکرہ نہیں ہے کیونکہ استثنا ء کو واضعان قانون نے اسی فقرہ قانونی تعریف طلب دفعہ ۲۹۹ ضمن (۱) کا جزو تصور کیا ہوا ہے جیسا کہ اوپر درج کیا گیا ہے۔ اگر یہ ایسا نہ ہوتا تو آج تعزیرات ہند کے نفاذ کو قریباً ساٹھ سال ہو چکے ہیں جس کے دوران میں چند بار واضعان آئین و قوانین کو مجموعہ ہذا پر غور و ترمیمات کرنے کا موقع حاصل ہو رہا تھا ضرور اس میں ترمیم ہو گئی ہوتی چنانچہ اس طرح سے بصراحت صدر ہر دو ضمن ہائے مسبوق الذکر کی تعریف بصراحت ذیل لکھی گئی ہے۔

اور نہ اس کی بدنیتی تھی کہ ایسے فعل کے کرنے سے جس سے وہ جانتا تھا کہ ہلاکت ہو جانے کا احتمال ہے ہلاکت کا باعث ہو جائے۔

شرح دفعہ ہذا میں جرم قتلِ انسان مستلزم سزا کی تعریف کے تین عنصر ہیں۔ اور یہ ایسے جامع و سیع الفاظ قانونی ہیں کہ باوجود مختلف پانچ ضمن ہائے استثناء دفعہ ۳۰۰ مجموعہ ہذا کے جامع تعریف دفعہ ۲۹۹ کی توضیح کے ضمن میں اور اس دفعہ کے ابتدائی الفاظ کوئی فعل جس کے باعث ہلاکت واقع ہو۔ اس حیثیت سے کہے گئے ہیں کہ ہلاکت و توضیح آئے مطابق الفاظ قانونی ضمن اول دفعہ ۳۰۰ تعریفِ قتلِ عمد میں جن ہر دو الفاظ قانونی میں قطعاً فرق نہیں ہے۔ اور تعجب یہ ہے کہ یہی الفاظ۔ یعنی دفعہ ۲۹۹ ضمن چہارم دفعہ ۳۰۲ حصہ اول میں درج ہیں کہ جس کی پاداش میں سزائے قید مقرر کی گئی ہے اور دوسری طرف یہی الفاظ قانونی دفعہ ۳۰۰ ضمن اول تعریف قتل عمد میں وضع کئے گئے ہیں کہ جس کی پاداش میں بجرم دفعہ ۳۰۲ سزائے موت درج کی گئی ہے اور بظاہر ایک متضاد و متغائر صورت ہے کہ گویا یہ دو سے الفاظ قانونی کی محض تکذیب سی کرتی ہے بلکہ ایک قابل اعتراض نقص قانونی پیدا کرتی ہے۔ اور جہاں تک ان ہر دو فقرات قانونی کی توضیح و تفریق کی علامات کے لئے مطالعہ کتب قانونی کیا گیا ہے ان میں بعض شارحین نے بجز اس امر کے تذکرہ اکتفا کر دیئے کہ دفعات مذکورے ہر دو ضمنوں کے الفاظ قانونی بالکل ایک سی ہیں۔ ان کے متعلق امتیازی تفریق پر کچھ روشنی نہیں ڈالی گئی ہے اور میرے نزدیک بغیر تقسیم تفریق طلب الفاظ قانونی کو بلا توضیح و امتیازی تفریق چھوڑنا گویا قانونی الفاظ کو نظر انداز کر دینا ہے۔ اس لئے ضروری سمجھا گیا ہے کہ اپنی تفہیم کے مطابق بصراحت دیگر اظہارِ خیال کیا جاوے۔ عام اس سے کہ وہ خیال امتیازی تفریق کیسا ہی پیچیدہ کیوں نہ ہو چنانچہ مجموعی افتراق جرم قتلِ انسان مستلزم سزا اور جرم قتلِ عمد یہ ہے کہ جو واقع ہلاکت انسانی زیر الفاظ قانونی دفعہ ۲۹۹ پانچ استثناء دفعہ ۳۰۰ میں سے کسی ضمن پر صادق نہ آوے تو جرم ہلاکت قتلِ انسان مستلزم سزا بجرم قتلِ عمد ہوگا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۱۰۲۹ سنہ ۱۹۲۷ء و انڈین کیس جلد ۱۰۱ صفحہ ۲۱۳۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۲ء اودھ صفحہ ۱۵۔ ۳ لکھنؤ صفحہ ۴۴۲۔ انڈین لاء رپورٹ صفحہ ۷۷۹۔ ۹۔ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۱۷۔

(۲) جو واقعہ کسی ضمن مذکورہ سطور میں سے کسی ایک ضمن سے متعلق ہو جائے وہ ہلاکت قتلِ انسان مستلزم سزا تحت دفعہ ۳۰۴ حصہ اول یا دوم جیسا کہ صورت ہو جرم ہوگا۔ آل انڈیا کریمنل رپورٹ

(۴) چنانچہ جو مقدمات حسب معنی استثناء جو تیز دفعہ ۲۹۹ ضمن (۱) میں کسی طور سے داخل
جرم دفعہ ۳۰۴ ہوں اور نیز وہ جملہ مقدمات جو بلحاظ واقعات بدفعہ ۲۹۹ ضمن (۱) متعلق ہوں
وہ تحت دفعہ ۳۰۴ حصہ اول مستوجب سزا ہوں گے۔ اور جو مقدمات بدفعہ ۲۹۹ ضمن (۳)
داخل ہوں اور دفعہ ۳۰۰ ضمن (۴) اس سے متعلق نہ ہو وہ حصہ اخیر دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند
میں سزایاب ہوں گے۔ انڈین کیسز جلد ۱۱۳ - کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۴۱ سنہ ۱۹۲۹ء - انڈین کیسز
جلد ۳۰ صفحہ ۳۲۱ لاہور و جلد ۲ کلکتہ ۱۷۲ - آل انڈیا رپورٹر سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۱۵۷ - ۱۱۰ - ۱۱ جون صفحہ ۳۰
۳۰ پنجاب لا رپورٹ صفحہ ۴۹۵ - ۱۴۰ - آل انڈیا کریمنل کیسز صفحہ ۴۷۳

(۵) مسمی رحمان شاہ نے ۱۱ بجے شب اپنے گھر آکر اپنی زوجہ مسمات غلام خاتون کے ساتھ مسمی ایماء کو ہمبستر دیکھا۔ ایماء اس کو دیکھ کر بھاگ گیا۔ مگر ملزم نے تعاقب کر کے ایک چاقو سے جو اس کے پاس تھا بہ نیت ہلاکت قتل کر دیا اور پھر اسی وقت گھر واپس آکر بہ نیت مذکور اپنی زوجہ مسمات غلام خاتون کو قتل کر دیا۔ ملزم کو بجرم دفعہ ۳۰۴ حصہ اول ہر دو قتل کی پاداش میں سات سات سال قید سخت کا حکم دیا گیا جس کے بھگتانے کا حکم ساتھ ساتھ (concurrently) ہوا۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۵۴۴ سنہ ۱۹۲۵ء لاہور و انڈین کیسز جلد ۸۵ صفحہ ۴۷۲۔

(۶) مسمی اجاگر سنگھ نے اپنے بوڑھے سوتیلے باپ مسمی بسنت سنگھ کو رضامند کر کے قتل کر دیا تھا تا کہ اس قتل کا الزام اپنے مخالف دشمنوں پر لگا کر پھانسی کی سزا دلا جاوے۔ چنانچہ اجاگر سنگھ ملزم کو زیر دفعہ ۳۰۴ حصہ اول حبس بعبور دریائے شور کی سزا تجویز کی گئی۔ پنجاب ریکارڈ نمبر ۴۵ سنہ ۱۹۱۷ء و کریمنل لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۵ سنہ ۱۹۱۸ء و انڈین کیسز جلد ۴۳ صفحہ ۲۱۳ - ۴۵ پنجاب رپورٹ کریمنل سنہ ۱۹۱۷ء

(۷) اور خصوصاً قتل انسان مستلزم سزا و قتل عمد کے الفاظ کی تعبیر بطور اصطلاح عام کے کی گئی ہے اگر ہر لفظ کے معنی پر منطقیانہ بحث کی جاوے تو اصل مفہوم و منشا و اشتمال قانون کے مغائر ہو جائیگا لیکن اس میں کلام نہیں ہے کہ دفعہ ۲۹۹ و دفعہ ۳۰۰ متعلقہ کے الفاظ باہم مشابہ معلوم ہوتے ہیں۔ اور ضمن ۲ و ۳ ہر دو دفعات کے قریباً مساوی ہیں لیکن تاہم تحت شرح ہذا بطور ترتیب ہر دو جرائم کا مزید تجزیہ مختصراً بحوالہ اسناد کیا گیا ہے۔

(۸) اور دفعہ ۲۹۹ کے ضمن ۲ میں فعل کا ارتکاب اس نیت سے کہ ایسا ضرر جسمانی وقوع میں آئے جس سے ہلاکت ہو جانے کا احتمال ہو۔ اور ضمن ۳ میں فعل کا ارتکاب اس علم سے کہ غالباً اس فعل

حوالہ۔ پنجاب ریکارڈ نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۰ء

ملزم نے ایک ٹھلوا متوفی کے سر میں مارا جس سے فوراً مضروب مر گیا۔ قرار دیا گیا کہ ملزم جانتا تھا کہ ایسے نازک حصہ پر ٹھلوا سے ضرر پہونچانے سے نہایت اغلب نتیجہ موت ہوگا۔ اس لئے ملزم حسب ضمن (۳) دفعہ ۳۰۰ قتل عمد زیر دفعہ ۳۰۲ میں حبس دوام بسزا [illegible] کرمنل لا جرنل ۲۳ صفحہ ۱۱۷ و آل انڈیا رپورٹ ۱۹۲۲ء لاہور صفحہ ۶۸ و انڈین کیسز جلد [illegible] صفحہ ۴۳۹

تشریح نمبر ۱۔ جو کوئی شخص کسی اور شخص کو جو کسی عارضہ یا مرض یا نقص جسمانی میں مبتلا ہو ضرر جسمانی پہونچائے اور اس کے ذریعہ سے اس کی ہلاکت کی تعجیل کا باعث ہو تو شخص مذکورہ اس شخص کی ہلاکت کا باعث متصور ہوگا۔

شرح

تشریح ہذا میں یہ امر بتلایا گیا ہے کہ جب کوئی شخص کسی عارضہ یا ضعف جسمانی میں مبتلا ہو اور وہ کسی شخص کے ضرر جسمانی پہونچانے سے مضروب ہلاک ہو جائے تو دیکھنا مطلب ہوگا کہ آیا ضرر جسمانی ہلاکت کی تعجیل کا باعث ہوا ہے یا مرض جسمانی سے موت واقع ہوئی ہے۔ یا اس ہلاکت میں ضرر و مرض ہر دو کا دخل ہوا ہے تو شخص ضارب ہلاکت کا ذمہ دار ہے اور اگر واقعات و حالات و نتیجہ طبی سے ضرر کا اشتراک ہلاکت میں نہ ہو اور مرض جسمانی کا باعث موت ہو تو ذمہ داری ہلاکت نہ ہوگی بلکہ مجرم دفعہ ۳۲۳ یا ۳۲۵ تعزیرات ہند جیسا کہ [illegible] مجرم ہوگا۔ مثلاً ایک عورت کسی عارضہ میں مبتلا تھی اور رشتہ دار سمجھتے تھے کہ اس کو بھوت چمٹا ہوا ہے مارنے سے بھوت نکل جائے گا۔ بھوت نکالنے کی غرض سے اس کو مارا جس زد و کوبی و کمزوری جسمانی بیماری سے وہ مر گئی ملزم کو بجرم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند سزا دی گئی اور ایسا ہی ایک شخص نے [illegible] بیمار ہوتے [illegible] ضرب کی تھی جو بباعث جسمانی بیماری [illegible] کے مر گئی تھی۔ ہائیکورٹ الہ آباد نے دو ملزمان کو بجرم دفعہ ۳۰۴ ضمن (۲) دو دو سال قید سخت کی سزا دی گئی۔ کرمنل لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۳۸۵ سنہ ۱۹۱۸ء و انڈین کیسز جلد ۴۴ صفحہ ۶۷۶۔

ایک مقدمہ میں ۶ ملزمان بجرم دفعہ ۳۰۲ و ۳۲۵ و ۳۰۴ تعزیرات ہند بہ سلسلہ بھگائے جانے ایک عورت کے مسمی سنتو کی ہلاکت کا باعث ہوئے تھے۔ مسمی سنتو کی تلی بڑھی ہوئی تھی۔ اور اسی وجہ سے بیمار تھا اور ضربات معمولی تھیں۔ ملزمان بیماری و تلی بڑھی ہوئی ہونے سے لاعلم تھے۔ اس لئے ہائیکورٹ لاہور سے ملزمان کو چھ چھ ماہ قید سخت کا حکم دیا گیا۔ کرمنل لا جرنل

ارادہ کرتا ہے۔ الہ آباد لاجرنل جلد ۱ صفحہ ۱۳۶ ۱۹۲۱ء۔ انڈین کیسز صفحہ ۶۶۳

علم

لفظ علم اکثر استیجاب یعنے ذمہ داری (قابلیت مواخذہ) کا معیار سمجھا جاتا ہے اور بلحاظ اُن اطلاعات قانونی ہر قسم کے موقع پر بہ نوعیت فعل و درجہ اغلبیت نتائج کو ملحوظ رکھ کر اخذ کیا جاتا ہے اور اس سے انسان کے دل کی وہ حالت مراد ہے کہ جس سے بروقت صدور فعل وہ نتیجہ کو سمجھ سکتا ہے کہ اُس کا وقوع میں آنا ممکن ہے۔ لیکن باشتراک جذبات انسانی فعل کے نتیجہ کی معلومات کامل کا لحاظ نہیں رکھتا ہے اور سمجھتا ہے۔ کہ ایسے فعل سے جو نتیجہ پیدا ہوا۔ محتمل یا اغلب یا نہایت اغلب تھا۔ اس لئے اس لفظ علم پر واقعہ کے لحاظ سے وضاحت متعلقہ ہیں اپنے اپنے موقع محل میں ذمہ داری عاید کی گئی ہے نیز ہر مقدمہ کے حالات نوعیت فعل ونتائج درجہ اغلبیت سے اندازہ تفہیم کیا جاتا ہے جس کی انتہا نہ یہ تشریح کی وضاحت نقشہ مندرجہ مشمول سے بخوبی ہوتی ہے جو کہ دفعہ ۳۰۰ کے اختتام پر دیا گیا ہے۔ اور یہ کہ علم ایک قوت دماغی ہے جو بیرونی واقعہ کو بذریعہ مسامات قوائے جسمانی حاصل کیا جانے کی قابلیت رکھتی ہے۔ جس کے ذریعہ بلحاظ حالات واقعہ انسان نتیجہ فعل سمجھ سکتا ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس (علم)

(۱) سرقہ کے ارتکاب کے لئے دھتورہ اہل مکان چار یا پنج اشخاص کو دیا گیا۔ ان میں سے تین آدمی مرگئے تھے۔ دھتورہ کے زہریلے مادے سے دیہاتی لوگ بھی واقف ہیں کہ انسانی زندگی کے لئے خطرناک ہے اور غرض منشا ملزم سرقہ تھا اور علم یا ارادہ باعث ہر سہ جداگانہ امور میں ملزم دھتورہ کے نتیجہ ہلاکت سے لاعلم نہیں کہا جا سکتا ہے۔ اور یہ ایسا امر ہے کہ اغلباً ہلاکت محتمل ہے اور ملزم نے باشتراک جذبات انسانی فعل کے نتیجہ کی معلومات کامل کا لحاظ نہیں رکھا ہے۔ کہ نتیجہ محتمل یا اغلب یا نہایت اغلب تھا اور علم کا سوال ہمیشہ واقعات وحالات مقدمہ پر ہوتا ہے اور ایسی زہریلی جنس جو مقدار کافی میں دیجاوے مہلک ہوتی ہے کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۱۱۳۴ ۱۹۲۶ء۔ بمبئی انڈین کیسز جلد ۹۶ صفحہ ۴۶۵۔ آل انڈیا رپورٹر ۱۹۲۶ء بمبئی صفحہ ۵۱۸۔ ۲۸ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۱۰۰۳

(۲) جب پانچ ملزمان نے بکثرت ضربات ٹانگوں اور رانوں گھٹنوں و ہاتھوں و دیگر مضروب پر لگائیں کہ جن سے ہر دو ٹانگیں مضروب کی ٹوٹ گئیں تھیں اور مضروب ضربات سے

ڈھانپے ہوئے دکھائی دیتا ہے اور شش کے سامنے کے کنارے قدرے بڑھ کر سینہ کے خول کو پُر کرتے ہیں۔ بغیر دم لینے کے ایسا کبھی نہیں ہوتا ہے۔ اور سینہ نے دم لیا ہو تو رنگت اور شش کی اونچائی میں فرق ہوتا ہے اور پھیپھڑوں کی زیادتی بائیں نیچے سے دم لینے پر تحریر ہے میڈیکل جورس پروڈنس طبع چہارم صفحہ ۷۳۸۔

ایسی صورت میں جبکہ بچے کا کوئی حصہ رحم مادر سے باہر نکل آیا ہو گو اس نے سانس نہ لیا ہو اور تمام و کمال پیدا نہ ہوا ہو اور اثبات جرم کے لئے یہ ثابت کرنا لازم ہے کہ بچہ زندہ تھا اور جب وہ رحم مادر میں زندہ تھا اس کے بعد کبھی تو پیدا ہونے پر اس کا سانس لینا کہا جاتا ہے کا جبکہ وہ اپنی ماں کے رحم سے کُلّاً حصہ باہر آیا تھا پنجاب ریکارڈ نمبر ۴۹ سنہ ۱۹۱۱ء۔

فعل لفظ فعل کے معنی ایسی جسمانی حرکات پر محدود ہیں جو خواہش یعنی ذہنی کیفیت کا نتیجہ ہوتا ہے اور جو حرکات ہماری جسمانی حرکت سے پیدا ہوتی ہیں ہر ایک واقعہ فعل کہلاتا ہے اور فقط وہی واقعہ جو حرکات جسمانی سے پیدا ہوتا ہے فعل نہیں کہلاتا بلکہ تمام سلسلہ واقعات کو جو آخیر میں پورا ہوتا ہے فعل کہتے ہیں اور اس عمل میں جو متواتر ہیں شمار میں نہیں لائے جاتے۔ مثلاً اگر ایک شخص طول طویل سازش کے ذریعہ دوسرے شخص کی ہلاکت کا باعث ہو تو تمام سلسلہ واقعات کا جو اس کے بارے جینے تک ظاہر ہو فعل کہلاتا ہے۔

نیت و خواہش نیت انسان کے دل کی وہ حالت ہوتی ہے جس سے پیدا کرنے کے لئے ذرائع کا سلسلہ پیدا کرنے کی انسان کو خواہش ہوتی ہے اور پھر دل میں وہ خواہشیں پیدا ہوتی ہیں جس سے حرکات جسمانی کو پیدا کرتے ہیں۔ اور اس طرح سے اغراض کا سلسلہ اور غایت مطلوبہ حاصل کرنے کے لئے خواہشات کا سلسلہ لا انتہائی ہو سکتا ہے لیکن مختصر یہ ہے کہ اگر قتل یا سرقہ غایت مطلوبہ ہے تو آلہ قتل یا آلہ نقب کے بہم پہونچانے کی خواہش ہوتی ہے اور پھر جسمانی حرکات کے ذریعہ اس غایت کو پورا کیا جاتا ہے اور یہی وہ نیت وجہ محرک ہوتی ہے جس کے چاہت کے لئے جسمانی حرکات کے ذریعہ سے غایت مطلوبہ حاصل کی جاتی ہے۔ جس کی باطنی حالت کو ذرائع مستعملہ و نوعیت فعل اغلبیت نتیجہ و حالات واقعہ کے معقول و قرین قیاس نتائج سے اخذ کی جاوے گی۔ کیونکہ ملزم کا دلی ارادہ کسی بیچ شہادت سے ثابت ہونا محال ہے۔ وہ حالات جو فعل کو ظاہر کریں گے عام طور پر علم و نیت ثابت کریں گے۔ اس لئے یہ قیاس کرنا صحیح ہے کہ ہر شخص طبعی اور ضروری نتائج اپنے فعل کا

لاہور - انڈین کیسز جلد ۱۰۵ صفحہ ۶۷ - آل انڈیا رپورٹ ۱۹۲۸ء لاہور صفحہ ۹۳ - ۲۶ پنجاب لاء رپورٹ صفحہ ۳۶۳ -

(۶) ملزم نے مضروب کے سر پر ٹاپا کو مارا تھا۔ جس کے صدمہ سے وہ ایک ماہ زیر علاج شفاخانہ رہ کر صدمہ ضرب سے وہ فوت ہوا۔ ملزم بجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند بالارادہ بنیت و علم ہلاکت مرتکب فعل قرار دیا جا کر بقتل عمد سزایاب کیا گیا۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۱۳۳۵ ۱۹۲۵ء لاہور - انڈین کیسز جلد ۸۸ اصفحہ ۲۳۶

(۷) ملزم نے ایک لاٹھی اسکے فرزند مقتول کے سر پر ماری تھی جس سے وہ مر گیا تھا تو ہائیکورٹ رنگون سے ملزم کو ہلاکت کا علم ہونا قیاس کیا گیا ہے - اور سر جیسے نازک حصہ پر ایک وزنی لاٹھی کی ضرب لگانا اس کے طبعی نتائج سے لاعلم نہیں رہ سکتا ہے - اس لئے بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند ملزم سزایاب کیا گیا - کریمنل لاء جرنل جلد ۳۷ صفحہ ۲۰۰ - رنگون ۱۹۳۶ء و انڈین کیسز جلد ۱۶۰ صفحہ ۵۹ ۴۸ و انڈین کیسز جلد ۱۶۳ صفحہ ۱۴۳ - کریمنل لاء جرنل جلد ۳۷ صفحہ ۷۵۱ - لاہور ہائیکورٹ ۱۹۳۶ء

(۸) جبکہ مجموعی ضربات مختلف کی گہرائی پانچ انچ سے کم نہ ہو تو بزور طاقت ضربات کا لگانا ثابت ہوگا اور ضرر مہلک خیال کیا جاوے گا - جس میں سے ملزم کا علم و بنیت ہلاکت مضروب قیاس ہوگا - چنانچہ ملزم رنگون ہائیکورٹ سے بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سزایاب کیا گیا کریمنل لاء جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۱۸۳ بابت ۱۹۳۷ء رنگون - انڈین کیسز جلد ۱۶۶ صفحہ ۴۱۹ ۱۹۳۷ء رنگون

(۹) جبکہ ملزم مختلف حصص جسمانی مضروب پر ضربات لاٹھی بار بار لگائی گئی ہیں جس کا نتیجہ ہلاکت ہووے تو قیاس کیا گیا کہ ملزم نتیجہ ہلاکت سے لاعلم نہیں تھا - اس لئے بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سزایاب کیا گیا اور چھرے یا ہر قسم دیگر اسلحہ سے ضربات لگانا اور نتیجہ ہلاکت ہونا ملزم کی بنیت اور علم ہلاکت کی قیاس کی جائے گی - کریمنل لاء جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۱۰۷۷ ۱۹۳۷ء - انڈین کیسز جلد ۱۷۱ صفحہ ۳۵۴ لاہور ۱۹۳۷ء -

(۱۰) ملزم نے لاٹھی سے مضروب کے سر پر ضربات ماریں جس سے وہ مر گیا تھا - اور ہائیکورٹ رنگون سے قرار دیا گیا کہ ملزم نتیجہ ہلاکت کا ارادہ اور علم رکھتا تھا - اس لئے بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سزایاب کیا گیا - کریمنل لاء جرنل جلد ۳۹ - صفحہ ۲۱۷ ۱۹۳۸ء رنگون انڈین کیسز جلد ۱۷۲ صفحہ ۹۲۶ -

کو لاٹھیوں سے مار دیا۔ پندرہ ضربات پشت و سر و مونڈھوں اور پسلیوں پر تین ضربات سے چار پسلیاں و کھوپری ٹوٹ گئی تھی۔ سیشن جج نے بدفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند دس دس سال قید کی سزا تجویز کی تھی۔ پنجاب ہائیکورٹ میں اپیل ملزمان و نگرانی ذریعہ کار سرکار پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ ملزمان اپنے افعال کے نتائج سے لاعلم نہ تھے اور نیت ہلاکت ضربات رسانیدہ ملزمان سے منتج ہوتی ہے کہ فعل ایسے ضرر جسمانی پہونچانے کی نیت سے کیا گیا تھا۔ جس سے ملزمان کے علم میں مقتول کی ہلاکت کا احتمال تھا۔ اس لئے ہر چہار ملزمان کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی گئی۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۲۰ صفحہ ۱۵۷ ۱۹۱۹ء و انڈین کیسیز جلد ۵۰ صفحہ ۴۴۹ - ۲۰ پنجاب ریکارڈ ۱۹۱۹ء ۴ کریمنل۔ ۵ پنجاب ویکلی رپورٹ ۱۹۱۹ء ۲ کریمنل

تمثیل

(ف) (تعزیرات ہند) زید جانتا ہے کہ بکر ایسے مرض میں مبتلا ہے۔ ایک ضرب سے اس کے ہلاک ہو جانے کا احتمال ہے ضرر پہونچانے کی نیت سے بکر کو مارے اور بکر اس ضرب کے سبب سے مر جائے تو زید قتل عمد کا مجرم ہوگا۔ گو ایسی ضرب طبیعت کی عادت معہودہ کے موافق (یعنے عادتاً) کسی تندرست شخص کی ہلاکت کے باعث ہونے کو کافی نہ ہو سکے۔ لیکن اگر زید یہ جانتا ہو کہ بکر کسی مرض میں مبتلا ہے اور اس کے ایسی ضرب لگائے جو طبیعت کی عادت معہودہ کے مطابق (یعنے عادتاً) کسی تندرست شخص کی ہلاکت کے باعث ہونے کو کافی نہ ہو سکے تو اس صورت میں زید قتل عمد کا مجرم نہ ہوگا۔ اگرچہ اس نے ضرر جسمانی پہونچانے کی نیت کی ہو بشرطیکہ ہلاک کرنا یا ایسا ضرر جسمانی پہونچانا اس کی نیت میں نہ تھا جو طبیعت کی عادت معہودہ کے موافق (یعنے عادتاً) ہلاکت کا باعث ہو سکتا ہے۔

تیسری اگر فعل کسی شخص کو ضرر جسمانی پہونچانے کی نیت سے کیا گیا ہو اور وہ ضرر جسمانی جسکا پہونچانا مقصود تھا طبیعت کی عادت معہودہ کے موافق (یعنے عادتاً) ہلاک کرنے کو کافی ہو یا

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک شخص نے معمولی نزاع لفظی پر ایک بھاری لاٹھی دوسرے شخص کے پیچھے کی طرف سر کے ماری جس کی ضرب سے کھوپری مضروب ٹوٹ گئی اور فوراً اسی جگہ گرا اور مر گیا۔ عدالت

احتمال

ہر فعل کا وقوع میں آنا اس وقت کہا جاتا ہے جبکہ اس کا ہونا امکان میں ہو اور اتفاقات اس کے وقوع میں آنے کے حق میں ہوں اور یہ لفظ احتمال لفظ اغلب سے کسی قدر کم درجہ رکھتا ہے۔ گویا اغلب قوی تر درجہ احتمال کا ہے اس لئے کسی شئے کے بغیر اغلب ہونے کے وقوع میں آنے کو احتمال کہتے ہیں اور جہاں بجائے لفظِ احتمال کے لفظ اغلب استعمال کیا گیا ہے۔ وہاں لفظ احتمال اس میں شامل مقصود ہوتا ہے جیسا کہ دفعہ ۲۹۹ تعزیرات ہند ضمن (۲) میں لفظ اغلب مستعمل ہوا ہے۔

قتلِ عمد

دفعہ ۳۰۰۔ بجز ان صورتوں کے جو بعد ازیں مستثنیٰ کے سوائے جو آئندہ بیان کی گئی ہیں حسب ذیل صورتوں میں قتل انسان مستلزم سزا قتلِ عمد ہوگا۔

پہلی۔ اگر وہ فعل جس کے باعث ہلاکت واقع ہوئی اس نیت سے کیا گیا ہو کہ ہلاکت کا باعث ہو یا

رولنگز ہائیکورٹ (ضمن اول)

(۱) مسماۃ بانو زوجہ غازی خاں بد چلن تھی تاریخ واقعہ رات کو اپنے شوہر غازی خاں کے کہنے پر ہمبستر کرنے سے انکار کر دیا اور گالیاں دیں۔ پہلے بھی کئی دفعہ اس نے ایسا ہی کیا تھا۔ چنانچہ شوہر اس کے مسمی غازیخاں نے اپنی زوجہ مسماۃ بانو کو کلہاڑا سے قتل کر دیا۔ ہائیکورٹ لاہور سے زیر دفعہ ۳۰۰ ضمن (۱) بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند ملزم کو بہ تخفیف سزائے موت حبس دوام بعبور دریائے شور کیا گیا۔ کریمنل جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۱۴۰ سنہ ۱۹۲۲ء انڈین کیسز جلد ۶۵ صفحہ ۵۶۲ لاہور۔

(۲) جب ایک شخص نے بندوق سے دوسرے شخص پر فائر کے دہانہ بندوق کو بھر کر فائر کیا ہو تو دفعہ ۳۰۰ صورت پہلی ارادہ ہے۔ اسلئے بجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند قابل سزا ہے۔ کریمنل لاء جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۱۰۱ پٹنہ سنہ ۱۹۳۳ء

تمثیل

(الف) زید بکر کو ہلاک کرنے کی نیت سے اس پر بندوق چلاتا ہے اور بکر اس سبب سے مر جائے تو زید قتل کا مرتکب ہوا۔

دوسری۔ اگر فعل ایسے ضرر جسمانی کیلئے پہونچانے کی نیت سے کیا گیا ہو جس سے مجرم کے علم میں شخص ضرر رسیدہ کے ہلاک ہونیکا احتمال ہو یا

رولنگز ہائیکورٹس

مسمیان مہند سنگھ، رام سنگھ، بیلا سنگھ برادران حقیقی و مسمی گنڈا سنگھ برچھا بردار ان کے مستوفی سند

زید لوگوں کے ایک غول پر جس بلا وجہ بھری ہوئی توپ چلائے اور ان میں سے ایک کو ہلاک کر دے تو زید قتل عمد کا مجرم ہوگا۔ گو پہلے سے فکر کر کے اس نے کسی خاص شخص کے ہلاک کرنے کا ارادہ نہ کیا ہو۔

حسب ذیل صورتوں میں قتل انسان مستلزم سزا ہوگا قتل عمد نہ ہوگا

جبکہ قتل انسان مستلزم سزا قتل عمد نہیں ہے۔

مستثنٰے ۱ ۔ قتل انسان مستلزم سزا قتل عمد نہ ہوگا۔ جبکہ سخت و ناگہانی باعث اشتعال کے سبب سے مجرم کو اپنے ضبط کرنے کی قدرت نہ رہے اور وہ اُس شخص کو ہلاک کرے جس نے وہ باعث اشتعال طبع دلایا ہو یا غلطی یا اتفاق سے کسی دوسرے شخص کی ہلاکت کا باعث ہو اور مستثنٰے ہذا شرائط ذیل سے مشروط ہوگا۔

پہلی ۔ یہ کہ مجرم خود اُس باعث اشتعال طبع کا طالب نہ ہوا ہو۔ یا بالارادہ اس غرض سے اس باعث اشتعال طبع کا محرک نہ ہوا ہو۔ کہ اسے کسی شخص کے ہلاک کرنے یا اس کو ضرر پہونچانے کی وجہ ہو جائے۔

دوسری ۔ یہ کہ وہ باعث اشتعال طبع ایسے امر کے سبب سے نہ دلایا گیا ہو۔ جو قانون کی تعمیل میں کیا گیا ہے یا جبکو کسی سرکاری ملازم نے اپنی سرکاری ملازمی کے اختیارات کے نفاذ جائز میں کیا ہے۔

تیسری ۔ یہ کہ وہ باعث اشتعال طبع کسی ایسے امر کے سبب سے نہ دلایا گیا ہو جو استحقاق حفاظت خود اختیاری کے نفاذ جائز میں کیا گیا ہے۔

تشریح ۔ یہ بات کہ آیا وہ باعث اشتعال طبع واقع میں ایسا سخت و ناگہانی تھا یا نہیں کہ اُس سے اس جرم کا قتل عمد کی حد تک پہونچنا رک جائے ایک امر تنقیح طلب ہے۔

شرح

اس ضمن کے مستثنٰے سے فایدہ اٹھانے کے لئے اشتعال طبع سخت و ناگہانی ہو اور اُس جوش طبیعت میں قوت اختیار ضبط اشتعال یا جذبات قایم نہ رہے اور اشتعال طبع کا خود طالب یا محرک نہ ہو اور کسی سرکاری ملازم کے اختیار جائز کے استعمال یا کسی شخص کے استحقاق حفاظت خود اختیاری کے نفاذ جائز میں پیدا نہ ہوا ہو۔

رولنگز آف ہائی کورٹس

(۱) مسمی شریف عمر ۳۰ سالہ کی زوجہ مسمات خیر النساء

سیشن سے بدفعہ ۳۰۰ ضمن (۴) ملزم کو سزا موت کی بحالی کے لیئے لکھا۔ عدالت چیف کورٹ لوئر برما سے قرار دیا گیا کہ وجہ تحریک غیر ضروری ہے اور ہر مقدمہ اپنے خاص حالات سے تعلق رکھتا ہے۔ جہاں معمولی لاٹھی خفیف ضرب باعث ہلاکت ہو جاوے وہاں عموماً جرم قتل نہیں ہوگا اور بلکہ آلہ ضرب لاٹھی کا قد و موٹائی و وزن اور طاقت ضارب و نوعیت ضرب مقدمہ میں غور طلب ہوتی ہے۔ اِس مقدمہ میں آلہ ضرب لاٹھی کا قد ۵ فٹ ۱۱ ½ انچ طول اور موٹائی ۴ ½ انچ اور وزن ۱۱۶ تولہ تھا اور مقدمہ حال میں نوجوان طاقتور ملزم سے نہایت سخت ضرب لگائی تھی جو منشاء دفعہ ۳۰۰ ضمن (۳) طبیعت کی عادت معہودہ کے موافق (یعنی عادتاً) ہلاکت کے دینے کافی تھی۔ اس لئے ملزم کو سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم دیا گیا۔ کرنیل لا جرنل جلد ۲۳ صفحہ ۱۲۱ سنہ ۱۹۲۲ء عدالت چیفکورٹ لوئر برما و انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۴۹۵ و ۲ کلکتہ صفحہ ۱

تمثیل

(ج) تعزیرات زید تلوار یا لٹھ سے بکر کو قصداً ایسا زخم پہونچائے جو طبیعت کی عادت معہودہ کے موافق (یعنے عادتاً) کسی آدمی کے ہلاک کرنیکو کافی ہوتا ہے اور بکر اس زخم کے سبب مر جائے تو اس صورت میں زید قتل عمد کا مجرم ہوگا۔ گو بکر کا ہلاک کرنا اس کی نیت میں نہ تھا۔

چوتھی۔ اگر وہ شخص جو اس فعل کا مرتکب ہے۔ یہ جانتا ہو کہ وہ فعل ایسا شدت سے خطرناک ہے کہ اغلباً ہلاکت یا ایسے ضرر جسمانی کا باعث ہوگا جس سے ہلاکت واقع ہونیکا احتمال ہے اور اُس فعل کے ارتکاب میں ہلاکت کا خطرہ یا ضرر مذکورۃ الصدر کا خطرہ پیدا کرنا محض بلا وجہ ہو۔

رولنگز آف ہائی کورٹس

(۱) دوران ایک لڑائی کے ملزم نے ایک مہلک ضرب مقتول کے ماری جو لڑائی میں شامل نہ تھا اور بغیر کسی ہتھیار کے تھا اور ملزم اُس کے لڑائی میں نہ شامل ہونے سے لاعلم تھا۔ اور ملزم کو عدالت سیشن سے بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند حکم سزائے موت دیا گیا تھا۔ برما چیفکورٹ میں قرار دیا گیا کہ باستفادہ استثناء دفعہ ۳۰۰ ضمن ۴ ملزم کو ۷ سال قید سخت کیا گیا اور حکم سیشن کا منسوخ کیا گیا۔ کرمنیل لا جرنل جلد ۱۳ صفحہ ۲۴۲ - ۱۴ - انڈین کیسز ۶۵۶ - ۴ برما لا ٹائمز ۱۷ -

تمثیل

دیس راج سے ہو گیا تھا جسکو دیس راج نے ملازمت سے علیحدہ کر کے اپنے گھر سے نکال
دیا تھا - دوسرے روز مسمی کیسر سنگھ و مسمات ہیرو مسمی دیس راج کے گھر میں ایک چارپائی پر بیٹھے
تھے مسمی دیس راج نے گھر میں آکر دیکھا - چنانچہ دیس راج نے کیسر سنگھ کے سر پر لاٹھی ماری -
جس سے کھوپری پھٹ گئی اور مضروب مر گیا - صاحب سیشن جج گجرات نے زیر دفعہ ۳۰۲
تعزیرات ہند حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم دیا اور عدالت ہائیکورٹ لاہور فل بنچ نے
حکم سیشن جج منسوخ کر کے زیر استثناء دفعہ ۳۰۰ ضمن (۱) ملزم کو پانچ سال قید سخت کیا -
انڈین کیس جلد ۹ صفحہ ۲۰۰ و کریمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۵۵ مورخہ ۱۸ جولائی سنہ ۱۹۲۸ء و
انڈین کیسز جلد ۱۰۰ صفحہ ۳۰۲ و ۳ پنجاب رپورٹ سنہ ۱۹۱۳ء - ۱۰۱ آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۱۲۴ [illegible]

(۵) مسمات رمضان بی بی عمر ۱۴ یا ۱۶ سال دختر سراج الدین کے ساتھ مسمی اسمعیل کی آشنائی
تھی جو مسمات کو اس کا آشنا مکان پر لے گیا تھا - سراج الدین دختر خود کی تلاش میں تھا مسمی
خیر الدین جو اسمعیل کا عزیز دوست تھا اس نے سراج الدین کو اس سلسلہ میں گالیاں دیں اور کہا کہ
دیکھ تیری لڑکی کو بھی نکال کر لیجائیں گے - اس پر سراج الدین جو پہلے سے مشوش و جذبات
اشتعال سے بھرا ہوا تھا ان الفاظ سے حرفیہ مشتعل ہو گیا اور خیر الدین کے سر میں ٹکوا مارا - اس ضرب
سے وہ مر گیا - اپیل پر قرار دیا گیا کہ ملزم زیر دفعہ ۳۰۴ ضمن اول حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا
کا صحیح طور پر قابل سزا ہے اور ہمیشہ صورت اشتعال طبعی واقعات و حالات مقدمہ پر ہوتا ہے - کہ آیا
اشتعال ایسا تھا کہ معمولی فہم و ادراک کا آدمی ایسے واقعہ سے مشتعل ہو سکتا ہے اور بعض آدمی اس
سے ان جذبات کو منضبط نہیں کر سکتے ہیں - کریمنل لاجرنل جلد ۳۴ صفحہ ۲۰۹ لاہور سنہ ۱۹۳۳ء و
انڈین کیسز جلد ۱۴۵ صفحہ ۲۰۴ لاہور سنہ ۱۹۳۳ء -

(۶) ایک شخص گاؤں میں چلن ۱۸ برس رہا تھا اور ملزم کے ساتھ پہلے بھی لڑائی جھگڑا ہو چکا تھا - بروز
واقعہ پھلوک بحالت شراب ملزم سے دشنام دہی سے پیش آیا اور سخت سست کہتے ہوئے
اسکو دشنام دہی سے سخت مشتعل کر دیا تھا - ملزم نے پھلوک کو لاٹھی سے مارا تھا جن ضربات
سے مضروب مر گیا تھا اور سیشن کورٹ سے ملزم کو زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سزائے پھانسی کا
حکم دیا گیا کہ واقعات بجائے حکم سزا کے لئے ہائیکورٹ لاہور میں پیش کئے گئے تھے ہائیکورٹ
سے قرار دیا گیا غلبہ غیظ بحالت اشتعال طبع ہمیشہ ہر ایک مقدمہ کے واقعات پر منحصر ہوتا ہے
پھلوک بحالت نشہ ملزم سے نہایت بدسلوکی سے پیش آیا تھا - اور پہلے پانچ دفعہ ملزم سے

عمر ۱۶ سالہ بدرو بیہ تھی اور مسمی احمد نمبردار سے آشنائی تھی۔ ایک روز مسمی شریف نے مسمات مذکور زوجہ خود و احمد کے ساتھ ہمبستر پا کر چھرے سے حملہ کیا۔ احمد بچ نکلا۔ مسمات کو اسی وقت قتل کر دیا عدالت سیشن نے سزائے حبس دوام کا حکم ہوا۔ اور عدالت پشاور جوڈیشل کمشنری سے یہ قرار دیکر کہ اشتعال ناگہانی ناقابل انضباط تھا جس کا ملزم خود محرک نہ تھا۔ حکم سزا تین سال قید سخت دیا گیا کریمنل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۲۷۳ سنہ ۱۹۲۳ء پشاور و انڈین کیسز ۷۰ صفحہ ۹۱۳ و انکلنہ صفحہ ۲۷ و ۴۲ کلکتہ ۱۹۱۹ء

(۲) مسمات نورانی زوجہ قادر بخش کی آشنائی مسمی محمد ماہو کے ساتھ تھی۔ مورخہ ۱۲ جون کی شب کو بالاتفاق آنکھ کھل گئی۔ اس نے اپنے مکان کے برآمدہ میں مسمات نورانی و محمد ماہو ہر دو کو ہم آغوش دیکھ کر بحالت اشتعال ہر دو کو قتل کر دیا۔ عدالت سیشن سے ملزم کو پھانسی کی سزا کا حکم دیا گیا۔ عدالت ہائیکورٹ لاہور سے ملزم کو بدیں وجوہات کہ اشتعال طبع فوری ناقابل ضبط تھا جو اس کے اختیار سے باہر تھا جس کا وہ خود طالب یا محرک نہ ہوا تھا پانچ سال قید سخت کی سزا کا حکم دیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۵۹۳ سنہ ۱۹۲۳ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۷۶ صفحہ ۳۰۴۔ ۹۴ انڈین کیسز صفحہ ۱۴۰۔ آل انڈیا رپورٹ سنہ ۱۹۲۶ء لاہور صفحہ ۴۳۶۔ کریمنل لا جرنل جلد ۲۷ صفحہ ۵۸۴۔ ۲ لاہور لاجرنل صفحہ ۸۰۴۔

(۳) مسمات مولی کی آشنائی کانا نامی سے تھی۔ ایک روز دوپہر کو مسمات اپنے شوہر کو کھانا کھلا کر گھر سے باہر گئی۔ خاوند مسمات نے یہ سمجھ کر کہ آشنا خود سے ملنے گئی ہے مذ اس کے تعاقب میں گیا۔ گاؤں سے باہر چند درختوں کے جھنڈ میں ہر دو کو بیٹھے دیکھا۔ ملزم نے پہلے بھی چند بار مسمات کو مسمی کانا آشنا اس کے ساتھ دیکھا تھا اور منع کیا تھا۔ مگر وہ باز نہیں آئی تھی۔ ملزم نے مسمات درانتی سے جو گندم کاٹنے کا ہوتا ہے اور اپنے ہمراہ لے گیا تھا مسمات مذکور کو قتل کر دیا۔ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ ملزم اشتعال طبع کا خود طالب ہوا تھا۔ اس لئے استثنار دفعہ ۳۰۰ ضمن (۱) سے استفادہ حاصل نہیں کر سکتا۔ چنانچہ ملزم کو زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند حسب تجویز عدالت سیشن حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا کا مستوجب ٹھہرایا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۸ صفحہ ۶۵ سنہ ۱۹۲۶ء اودھ و انڈین کیسز جلد ۹۱ صفحہ ۲۴۱۔ اور حکم میں اس وجہ پر کہ چند ماہ پہلے بھی ملزم نے زوجہ خود کو آشنا مذکور کے ساتھ ملتے جلتے دیکھا تھا۔ اس وقت سخت اشتعال طبع کے ہونے کو تسلیم کر کے لوکل گورنمنٹ و سفارش کی ہے۔

(۴) مسمی کیسر سنگھ دلیس راج کے پاس ملازم تھا۔ کیسر سنگھ کا تعلق ناجائز مسمات ہیرو زوجہ

ہو جانے پر استدلال کیا گیا تھا۔ مگر بعد سماعت بحث ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا کہ قانون
کا یہ منشا نہیں ہے کہ اشتعال طبع کی خود تلاش کر کے اس سے استفادہ حاصل کیا جائے۔ یہ
اشتعال طبع یک بیک پیدا ہونا چاہیئے۔ اور ملزم کو خوب معلوم تھا کہ اس کی دختر بدچلن ہے
اور جیلو کے سے آشنائی کی ہوئی ہے۔ اور اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ بحالت اشتعال طبع واقعہ
قتل ہو وے تو یہ اشتعال اتفاقی نہ تھا۔ اس لئے دفعہ ۳۰۰ ضمن (۱) سے ملزم مستفید نہیں ہو سکتا
ہے اور صحیح قسم مقدمہ ۳۵ کرمنل لا جرنل صفحہ ۱۳۷ و ۱۵۱۔ انڈین صفحہ ۱۵۷۔ آل انڈیا رپورٹر
۱۹۳۴ء لاہور صفحہ ۱۰۳ میں ہم فیصلہ کر چکے ہیں۔ اپیل ملزم ڈسمس کیا گیا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۸
صفحہ ۷۳۶ سنہ ۱۹۳۰ء لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۹۵ صفحہ ۳۲۳ سنہ ۱۹۳۰ء لاہور

(۱۱) ایک شخص نے اپنی زوجہ سے غیر شخص کو زنا کرتے دیکھ کر ہر دو کو ہلاک کر دیا تھا۔ لیکن اس قدر
وقت وہ رکھتا تھا کہ وہ ایسا موقع حاصل نہ کرتا۔ ہائیکورٹ میں ملزم کی جانب سے بحث
اشتعال طبع ہو کر استفادہ چاہا گیا تھا۔ مگر ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ فی الواقعہ ملزم کو
اشتعال طبع ہو گیا تھا۔ مگر اس کو یہ موقع نہ دیکھنے اور اشتعال طبع حاصل نہ کرنے کے لئے وقت
تھا۔ اس لئے ہم قانونی نقطہ نظر سے حبس دوام بعبور دریائے شور میں کمی نہیں کر سکتے
اور لوکل گورنمنٹ بعد غور مناسب حکم صادر کر سکیگی۔ اور ہماری رائے میں یہ جرم دفعہ ۳۰۲ زیر
تعزیرات ہند ہے۔ اپیل ڈسمس کیا گیا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۱۰۵۷ سنہ ۱۹۳۷ء لاہور
انڈین کیسز جلد ۱۷۱ صفحہ ۳۱۴ سنہ ۱۹۳۷ء لاہور

اور ایک ایسی صورت ایک مقدمہ میں باپ اپنی لڑکی کی آشنائی ایک شخص سے جانتا تھا اور یہ معلوم
کر کے کہ اس کی دختر مکان آشنا پر گئی ہے۔ باپ لڑکی کا وہاں پہنچا آشنا کو قتل کر دیا تھا۔ اور
لاہور ہائیکورٹ سے اشتعال طبع تسلیم کرتے ہوئے حکم سزا حبس دوام صادر کیا گیا۔ مگر یہ لکھا کہ ملزم خود
طالب اشتعال ہو کر استفادہ دفعہ ۳۰۰ ضمن (۱) حاصل کر سکتا ہے۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ
۱۳۲۸۔ لاہور۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۱ صفحہ ۱۸۵ لاہور

(۱۲) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو اس کے آشنا کا بچہ کا حمل معلوم کر کے بحالت سخت غیظ و
غضب میں آ کر اس کو ہلاک کر دیا تھا۔ عدالت سیشن سے قاتل کو زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند
حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا تجویز کی تھی۔ سندھ جوڈیشل کمشنرز کورٹ سے بحالات اتفاق
مقدمہ جرم دفعہ ۳۰۴ ضمن اول تجویز کیا جا کر ۱۰ سال قید کا حکم دیا گیا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۴

مہلوک اسی طرح سے بدسلوکی کرچکا تھا اور بحوقسیم طریق سے ملزم جیسے مزاج کے آدمی سے مہلوک کرنا ناقابل ضبط ہوتاہے۔ اس لئے حسب استثناء ضمن اول ملزم زیر دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم دیا گیا ہے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۱۲۱۱ - رنگون ۱۹۳۶ء - انڈین کیسز جلد ۱۶۱ - صفحہ ۵ -

(۷) فریقین میں پہلے سے عداوت تھی اور بالمقابل مکانات فریقین تھے۔ مہلوک نے ملزم کو باآواز بلند گھر سے چیلنج دے کر بلایا اور اس کو بہت سی گالیاں دیں اور مہلوک نے ملزم کے کیس پکڑ کر دو ضربات ماریں اور باہم لڑائی ہوگئی۔ ملزم کے ہاتھ میں چھرا تھا جو مہلوک کے مارا اور وہ مرگیا۔ سیشن جج نے ملزم کو بدفعہ ۳۰۰ ضمن (۴) قتل عمد میں سزا کا حکم دیا۔ اور عدالت ہائیکورٹ مدراس سے باتفاق رائے دو ججان ملزم کو باستثناء دفعہ ۳۰۰ ضمن (۱) چیلنج دے کر بلانے اور گالیاں دینے کی صورت کو یکایک اشتعال طبع کے ازتکاب جرم ہونے قرار دے کر تین سال قید سخت کا حکم دیا۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۶ صفحہ ۳۴۳ و کریمنل لا جرنل جلد ۲۹ صفحہ ، ۱۹۲۸ء و آل انڈیا رپورٹ ۱۹۲۸ء - آل انڈیا رپورٹ ۱۹۲۸ء مدراس صفحہ ۱۳۰۴ - ۱۹۲۷ء مدراس ویکلی نوٹ صفحہ ۷۹۶ - ۹ - آل انڈیا کریمنل رپورٹ صفحہ ۲۶۳ - ۱ مدراس

(۸) ملزم اپنی زوجہ کے ہمراہ چلا جارہا تھا کہ مہلوک اس میں مزاحم ہوا کہ پہلے یہ عورت مہلوک کے بھائی سے کر دہ کردہ تھی۔ اس باہم تنازعہ میں ملزم نے مہلوک کو بندوق سے مارا تھا۔ چنانچہ ضربات سے مضروب ہلاک ہوا تھا۔ اور سیشن کورٹ سے بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند حکم سزا دیا جاکر کاغذات بحالی حکم کے لئے ہائیکورٹ رنگون میں پیش کئے گئے۔ چنانچہ ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ مہلوک کو مداخلت کرنے کا قانوناً حق نہ تھا۔ جبکہ وہ اپنی زوجہ کے ہمراہ جارہا تھا جس مداخلت ناجائز سے اس کو یکایک اشتعال طبع ہوا۔ اس لئے استثناء حصہ اول و چہارم دفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند سے ملزم استفادہ کا مستحق ہے۔ اس لئے زیر دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند سات سال قید سخت کا حکم دیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۵۶۹ - ۱۹۳۶ء رنگون - انڈین کیسز جلد

(۹) ملزم کی بیوہ دختر بدچلن تھی اور اس نے ایک شخص مسمی شیرا موچی سے تعلق ناجائز کیا ہوا تھا ایک شب کو مسمات کوراں اپنے آشنا کے مکان میں داخل ہوئی۔ قدم حسین بلدر شوہر بیوہ نے دیکھ کر باہر کا قفل لگادیا۔ اور مسمات کے والد کو جاکر کہدیا تھا۔ جس نے ایک کلہاڑا گھر سے لیجا کر اپنی دختر اور اس کے آشنا کو قتل کردیا تھا۔ اس مقدمہ میں اشتعال طبع حسب دفعہ ۳۰۰ ضمن (۱)

(د) زید بکر کے روبرو جو مجسٹریٹ ہے گواہ کے طور پر حاضر ہوا اور بکر یہ کہتا ہے کہ میں تمہارے اظہار کے کسی ایک لفظ پر بھی اعتماد نہیں کرتا اور زید نے حلف دروغی کی ہے اور زید ان الفاظ سے دفعتاً غیظ میں آجائے اور بکر کو ہلاک کرے تو یہ قتل عمد ہے۔

(ہ) زید بکر کا ناک مروڑنے کا اقدام کرے اور بکر استحقاق حفاظت خود اختیاری کے نفاذ میں زید کو اس لیے پکڑے کہ اس کی یہ حرکت روکے اور زید اس سبب سے دفعتاً غیظ شدید میں آکر بکر کو ہلاک کرے تو یہ قتل عمد ہے۔ کیونکہ وہ باعث اشتعال طبع ایسے امر سے دلایا گیا جو استحقاق حفاظت خود اختیاری کے نفاذ میں سرزد ہوا۔

(و) زید بکر کو مارے اور بکر اس باعث اشتعال طبع کے سبب سے غیظ شدید میں بھر جائے اور خالد جو قریب کھڑا ہوا اس نیت سے کہ اس غیظ میں زید کو بکر سے ہلاک کرانے کا موقع مل جائے بکر کے ہاتھ میں اس غرض سے ایک چھری دیدے اور بکر اس چھری سے زید کو ہلاک کرے تو اس صورت میں ممکن ہے کہ بکر صرف قتل انسان مستلزم سزا کا مرتکب ہو مگر خالد قتل عمد کا مرتکب ہوگا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

ایک شخص نے دوسرے شخص کو اپنی زوجہ سے زنا کرتے دیکھا اور خاموش پڑا رہا۔ جب وہ فارغ ہوا تو شوہر نے چاقو سے اس کو ہلاک کر دیا تھا۔ عدالت سشن نے ملزم کو سزائے موت کا حکم دیا تھا۔ الہ آباد ہائیکورٹ نے بمشابہ استثنیٰ (۱) دفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند ملزم کو استفادہ دے کر تنسیخ حکم جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند بجرم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند ملزم کو پانچ سال قید سخت کا حکم دیا
کریمنل لاء جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۹۵۶ - الہ آباد ۱۹۲۹ء - انڈین کیسز جلد ۱۱۷، صفحہ ۸۳۱ دسمبر ۱۹۲۹ء

استثنیٰ ۲ - قتل انسان مستلزم سزا قتل عمد نہ ہوگا - اگر مجرم نیک نیتی سے استحقاق حفاظت خود اختیاری جسم یا مال کے نفاذ میں اس اختیار سے بڑھ جائے جو اس کو قانون کی رو سے حاصل ہے اور اس ضرر سے جو اس حفاظت کے لیے ضرور ہے زیادہ ضرر پہنچانے کی پہلے سے کوئی فکر یا نیت نہ کرکے اس شخص کو ہلاک کرے جس کے مقابلہ میں وہ اس استحقاق حفاظت کو نافذ کرتا ہے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

(۱) مسمیان کالو و بھیکا رات کو کھیت کی حفاظت کے لیے گشت کر رہے تھے کہ چند بار پہلے فصل کا

صفحہ ۹۹۸ ۱۹۳۷ء - انڈین کیسز جلد ۱۶۰ صفحہ ۲۷ ۱۹۳۷ء جوڈیشل کمشنرز کورٹ۔

(۲۳۱) مسمات امر کور زوجہ کرتار سنگھ ایک بدچلن عورت تھی اور اپنے باپ کے گھر گئی ہوئی تھی ایک شخص سے آشنائی کرلی تھی۔ جس کا حمل اس کو ہوگیا تھا۔ اس کے بعد وہ اپنے شوہر کے گھر میں آنے پر اس کے لڑکا پیدا ہوا جس کے متعلق گاؤں کے لوگوں نے استہزائی مبارک دی۔ جس سے کرتار سنگھ نے مشتعل ہو کر مسمات امر کور کو مار کر ہلاک کر دیا اور ساتھ ہی نو زائیدہ بچہ بھی مر گیا تھا جس پر بدوران تفتیش ملزم نے بدفعہ ۱۶۴ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ کے روبرو اقبال جرم کیا تھا اور عدالت سشن سے بجرم ۳۰۲ سزائے موت کا حکم دیا گیا۔ اور بچہ کی ہلاکت پر بجرم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند سات سال قید سخت کا حکم صادر کیا تھا۔ الخ ہائی کورٹ سے بلحاظ حالات مقدمہ ملزم کو حکم سزائے موت عبور دریائے شور بجرم دفعہ ۳۰۲ صادر کیا۔ اور بجرم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند حکم سات سال قید سخت قائم رکھا۔ انڈین لاء رپورٹ لاہور جلد ۱۹ صفحہ ۲۶۹ لاہور ۱۹۳۸ء - انڈین کیسز جلد ۱۷۶ صفحہ ۹۹۴ ۱۹۳۸ء لاہور۔

تمثیلات

(الف) زید غلبہ غیظ میں جو بکر کے دلائے ہوئے باعث اشتعال طبع کے سبب مشتعل ہو گیا ہو بکر کے طفل حامد نامی کو قصداً ہلاک کرے تو یہ قتل عمد ہے۔ کیونکہ وہ باعث اشتعال طبع طفل نے نہیں دلایا تھا۔ اور اس طفل کی ہلاکت اتفاق یا شامت سے کسی ایسے فعل کے کرنے میں واقع نہیں ہوئی جس کا سبب وہ باعث اشتعال طبع ہوا ہو۔

(ب) بکر زید کو سخت و ناگہانی باعث اشتعال طبع دلائے اور زید باعث اشتعال طبع کے ہوتے ہی بکر پر طپنچہ چلائے اور نہ اسے ہلاک کرنے کی نہ اس کی نیت ہو اور نہ اس امر کا احتمال اس کے علم میں ہو کہ وہ خالد کو ہلاک کرے جو اس کے پاس کھڑا ہے۔ مگر نظر نہیں آتا اور زید خالد کو ہلاک کرے تو اس صورت میں زید قتل عمد کا مرتکب نہیں ہوا بلکہ صرف قتل انسان مستلزم سزا کا۔

(ج) زید کہ ناظر کا پیادہ ہو۔ جواز اً بکر کو گرفتار کرے اور بکر گرفتاری کے باعث دفعتہً غیظ شدید میں آکر زید کو ہلاک کرے تو یہ قتل عمد ہے۔ کیونکہ وہ باعث اشتعال طبع ایک ایسے امر سے دلایا گیا جو ایک سرکاری ملازم کی جانب سے اس کے اختیارات کے نفاذ میں سرزد ہوا

زید اس حملے پر اصرار کرے اور بکر نیک نیتی سے یہ سمجھ کر کہ وہ اپنے تئیں کسی اور تدبیر سے پٹے کھانے سے نہیں بچا سکتا زید کو تپنچہ مار کر ہلاک کرے تو بکر قتل عمد کا مرتکب نہیں ہوا بلکہ صرف قتل انسان مستلزم سزا کا۔

مستثنیٰ ۳ — قتل انسان مستلزم سزا قتل عمد نہ ہوگا۔ اگر مجرم جو سرکاری ملازم ہو یا کسی ایسے سرکاری ملازم کی مدد کر رہا ہو جو معدلت عامہ کے اجرا کے لیے عمل کر رہا ہے ان اختیارات سے جو اسکو قانون کی رو سے حاصل ہیں بڑھ جائے اور کسی ایسے فعل کے کرنے سے ہلاکت کا باعث ہو جسکو وہ نیک نیتی سے جائز اور اپنی منصبی خدمت کی مناسب انجام دہی کے لیے بحیثیت اس سرکاری ملازم کے ضروری سمجھتا ہو اور اس شخص سے جو ہلاک ہوا ہو کچھ عداوت نہ رکھتا ہو۔

زید مہتمم پولیس سٹیشن اپنے علاقہ میں تفتیش کے لیے جا رہا تھا کہ راستے میں بکر مجرم اشتہاری دفعہ ۳۹۴ تعزیرات ہند ملگیا۔ زید نے بکر کو گرفتار کرلیا۔ لیکن بکر نے زید کو جبراً دھکیل کر گرا دیا اور خود بھاگ گیا۔ زید نے مسمی احمد نمبردار سے امداد لی اور ہر دو نے بکر کا تعاقب کیا دوران تعاقب میں احمد نے بکر کے پیچھے سر میں لاٹھی ماری تاکہ اس کو گرفتار کیا جاوے۔ بکر صدمہ لاٹھی سے فوراً مر گیا تو احمد حسب مستثنیٰ ۳ قتل انسان مستلزم ہوا۔ دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند کا مجرم ہوا کہ اس نے استحقاق قانونی سے تجاوز کیا ہے کہ بکر غیر مسلح تھا۔ بسلسلہ تعاقب گرفتاری ممکن تھی۔

الف - ب - ج نے د کو جو باغی تھے اس غرض سے مار ڈالا کہ وہ بچکر نکل نہ جائے تو یہ ہر سہ قتل انسان مستلزم سزا دفعہ ۳۰۴ کے مجرم ہیں۔

مستثنیٰ ۴ — قتل انسان مستلزم سزا قتل عمد نہ ہوگا۔ اگر پہلے سے فکر نہ کرکے ناگہانی تنازعہ کے واقعہ ہونے پر بحالت غیظ ناگہانی لڑائی میں اس کا ارتکاب ہوا ہو اور بدون اس کے کہ مجرم نے اس عمل میں نامناسب استفادہ کیا ہو یا بے رحمی سے یا غیر مستعمل طور پر عمل کیا ہو۔

تشریح - ایسی صورتوں میں یہ امر بلحاظ طلب نہیں ہے۔ کہ اشتعال طبع کس فریق نے دلایا یا کس نے پہلے حملہ کا ارتکاب کیا۔

رولنگز آف ہائیکورٹس	(۱) ایک مقدمہ میں مسمی رام ناتھ برہمن ناگہانی تنازعہ پر

چرائی گئی تھی - ایک رات اندھیرے میں ایک آدمی کو فصل کاٹتے دیکھا - چور اُن کو دیکھ کر
کھڑا ہوگیا اور اس کے پاس لاٹھی بھی تھی - مسمی کالو نے نیک نیتی سے یہ سمجھ کر کہ یہ چور ہے اور
اُس کے پاس لاٹھی ہے زیادہ اُس کے مارے - کالو ایک ضرب لاٹھی چور کے سر پر مارتا ہے - اور
شور چور چور کر دیا - متصل کھیتوں کے لوگ آئے تو دیکھا کہ یہ چور مسمی کالو کا رشتہ دار تھا
اور اس میں شدید ضربات تھیں - عدالت سیشن جج نے کالو کو بدفعہ ۳۲۵ تعزیرات ہند ڈیڑھ سال
قید سخت کی - ملزم کا اپیل ہائیکورٹ الہ آباد میں پیش ہو کر قرار دیا گیا کہ ملزم نے نیک نیتی سے
باستعمال اختیار حفاظت خود اختیاری مال حسب دفعہ ۳۰۰ ضمن (۲) فعل کیا ہے - اور اس
قانونی حق سے ملزم نے تجاوز کیا ہے جو اس کو حاصل تھا - اور بلا ارادہ اس سے زیادہ نقصان
پہونچانے کی نیت نہیں تھی کہ جس قدر کہ ضرورت تھی - اس لئے بمنسوخی حکم صاحب سیشن جج
جرم دفعہ ۳۲۵ تعزیرات ہند کو تبدیل کر کے جرم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند ۶ ماہ قید کی کر کے
ایک سال قید سخت کا حکم دیا گیا کہ یہ واقعہ بدقسمتی سے ہوا ہے - کریمنل لا جرنل جلد ۲۲ صفحہ ۱۸۱
سنہ ۱۹۲۱ء و انڈین کیسز جلد ۶۴ صفحہ ۱۳۱ و کلکتہ صفحہ ۴۲۲ -

(۲) ایک شخص نہایت خطرناک ڈاکو تھا اور چند بار دوسروں کو ضرر شدید پہونچا چکا تھا - اور
دیہہ کے لوگ اس سے خائف تھے - ایک شخص مسمی باگا سے اس کی لڑائی ہوگئی - مسمی باگا
ملزم کے پاس گنڈاسہ تھا جبکہ ڈاکو نے چند بار حملہ کرکے اُس کے ہاتھ سے کھوسا تھا جو اُس کے
ہاتھ میں تھا - جس پر ملزم نے گنڈاسہ مارا جس ضرب کا نتیجہ ہلاکت ہوئی تھی - سیشن کورٹ
نے دفعہ ۳۰۴ مستثنیٰ ۲ دفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند ملزم کو سزا دی تھی - رنگون ہائیکورٹ سے
ملزم کو حق حفاظت خود اختیاری دیا گیا - اور قرار دیا گیا کہ اگر یہ نیت ضرر حملہ ملزم سمجھا جاوے
تو حسب تجویز عدالت سیشن ضمن ۲ دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند ملزم مستوجب سزا ہے -
لیکن واقعات اور مضروب کی خصلت خطرناک کے لحاظ سے ملزم کو اپنی ہلاکت کا خطرہ تھا
اس لئے حکم سزا منسوخ کیا گیا - اور ملزم بری کیا گیا - کریمنل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۰۶۰
انڈین کیسز جلد ۱۱۵ صفحہ ۹۲۵ - سنہ ۱۹۲۹ء رنگون

تشریح نمبر ۱

زید بکر کو کوڑے مارنے کا اقدام کرنے اس طرح پر کہ بکر کو ضرر شدید پہونچے اور بکر طمنچہ نکال کے

وجلد ۹۲ کلکتہ صفحہ ۲۷ وآل انڈیا رپورٹ لاہور ۱۹۲۵ء صفحہ ۶۴۴ -

(۴) ایک شخص مسمی شریف کی بکریوں کا ریوڑ مسمی فریدا کے کھیت میں داخل ہو گیا تھا جسکو فریدا نے نکال کر شریف کو ہدایت کر دی تھی کہ نگرانی کرے ۔ دوبارہ پھر بکریاں کھیت میں داخل ہو گئیں تھیں جن کو فریدا نے نکال دیا تھا ۔ اس کے بعد تالاب پر مسمی شریف نے فریدا کو گالیاں دیں اور ناگہانی تنازعہ میں فریدا نے معمولی لاٹھی شریف کے سر میں ماری جس سے شریف گر گیا تھا اور گرنے پڑنے سے کوئی ضرب نہیں لگائی ۔ شریف تھوڑی دیر بعد کھڑا ہو کر اپنے گھر چلا گیا تھا ۔ چند گھنٹوں کے بعد مضروب مر گیا تھا جس پر فریدا کو بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سیشن سپرد کیا گیا تھا ۔ ہائیکورٹ لاہور نے قرار دیا کہ تنازعہ ناگہانی تھا اور ضرب بغیر کسی نیت ہلاکت کے لگائی گئی تھی اور وہ ضرب معمولی خفیف تھی اور ملزم نے کوئی استفادہ نہیں کیا اور نہ بیرحمانہ عمل تھا ۔ اس لئے بجائے حکم قید پانچسال قید سخت حکم سیشن جج کے دو سال قید سخت کا حکم دیا گیا اور سزا کم کیگئی ۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۱۳۴۷ لاہور ۔ انڈین کیسز ۱۴۸ صفحہ ۹۹۵ لاہور ۱۹۳۴ء

(۵) مسمی حسینا ملزم اور مسمی نادر کا دفعتہً تنازعہ ہو گیا ۔ اور مسمی نادر کے گالی گلوچ سے حسینا ملزم کو اشتعال ہو گیا جس نے ایک چاقو جو اس کی جیب میں تھا مسمی نادر کے مارا جس ضرب شکم سے مضروب مر گیا تھا سیشن کورٹ سے ملزم کو بجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سزا دی گئی تھی ۔ ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا کہ جرم ہذا دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند حسب منشار استثنا (۴) دفعہ ۳۰۰ ہوا ہے ۔ اس لئے حکم سزا تبدیل کر کے حقیقۃ اول دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند ملزم کو سزائے قید سخت دس سال کا حکم دیا گیا اور حکم سیشن کورٹ منسوخ کیا گیا ۔ کریمنل لا جرنل جلد ۳۵ صفحہ ۱۱۶۵ لاہور ۱۹۳۴ء انڈین کیسز جلد ۱۵۱ صفحہ ۷۹۴ لاہور وکریمنل لا جرنل جلد ۲۶ صفحہ ۹۲۹ لاہور ۱۹۲۵ء انڈین کیسز جلد ۸۸ صفحہ ۷۷ ۔ اور اس مقدمہ جلد ۲۶ میں ایک ناگہانی تنازعہ ہے ۔ تلی بڑھی ہوئی تھی اور مظلوم شخص بہت کمزور تھا ۔ سر پر معمولی ضرب ملزم نے ماری تھی جس میں بوجہ کمزوری تلی کے مر گیا تھا اور ضمن (۴) استثناء کے مطابق بدفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند حصہ دوم بجائے حکم قصاص کے پانچ سال قید سخت کا حکم دیا گیا تھا ۔

(۶) ملزم و تھبلوک میں اتفاقاً تنازعہ ہوا ۔ ملزم کے پاس کلہاڑی تھی اور تھبلوک غیر مسلح تھا

بحالت غیظ ایک شخص کے قتل کا مرتکب ہوا تھا۔ اودھ چیفکورٹ سے قرار دیا گیا کہ گو
اشتعال ناگہانی تھا لیکن دفعہ ۳۰۴ ایکٹ ہذا سے متعلق نہیں ہوتا ہے کہ ملزم کا فعل بے رحمانہ
تھا اور غیر مناسب استفادہ حاصل کیا ہے۔ اس استثناء سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری
ہے کہ فعل بے رحمانہ نہ ہو۔ اگر استفادہ نامناسب نہ اٹھایا ہو۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۵ صفحہ ۱۱۵
انڈین کیسز ۱۴۲ صفحہ ۵۶۳ ۔ سنہ ۱۹۳۴ء اودھ چیفکورٹ۔

(۲) مسمیان ہردیال وجہانگیر و بھگوان و دیگر اشخاص کے تین کھیت بشکر مشترک
تھے جو ہردیال کو بادائیگی رقم معین حصہ داران نے فروخت کر دیئے تھے۔ چند روز بعد
ادائیگی رقم پر دفعتاً تکرار ہو گیا اور ایک جانب دو اور دوسری جانب تین اشخاص تھے۔
بحالت غیظ لڑائی ہو گئی۔ جس میں مسمی ہردیال کے سر میں تین ضربات لاٹھی مہلک باعث
ہلاکت ہوئیں۔ عدالت سیشن سے ہر سہ ملزمان بدفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند۔ بحوالہ ۳۴- انڈین
کیسز ۴۳۸ سزایاب ہوئے۔ ہائیکورٹ الہ آباد میں نگرانی پیش ہو کر بحوالہ کریمنل لاجرنل جلد ۱۶
صفحہ ۶۱۵ و انڈین کیسز جلد ۱۴ صفحہ ۶۲۳ قرار دیا کہ تینوں ملزمان کی لاٹھیوں کے ضربات سے
سر کی کھوپڑی ناگہانی لڑائی میں ٹوٹی ہے۔ اور لاٹھی ایک مہلک ہتھیار ہے مضروب کی
زندگی ختم ہوئی ہے۔ نہ کہ جان کو خطرہ ہوا ہے۔ یہ ہلاکت اچانک لڑائی بحالت ناگہانی
غیظ و غضب سے واقع ہوئی ہے جس سے مستثنےٰ ۴ متعلق ہوتا ہے۔ اس لئے ہر سہ ملزمان تحت
دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند سزایاب کئے گئے۔ کریمنل لاجرنل جلد ۳۲ صفحہ ۹۹۵ سنہ ۱۹۳۱ء الہ آباد۔ انڈین کیسز جلد ۱۳۴

(۳) مسمیان فتا و کالو میں معمولی تنازعہ پر اچانک لڑائی ہو گئی جس میں مسمی کالا کے ۴ ضربات
مونڈھے و چھاتی و متصل ناف خفیف اور ایک ضرب شکم کی سنگین تھی۔ چونکہ چار ضربات
ایک بہت معمولی چاقو سے فتا ملزم کے ہاتھ سے آئی تھیں اور مسمی فتا کے کالا کی لاٹھی سے
بے شمار ضربات چہرہ و سر و پشت گھٹنوں پر بہ تعداد ۱۲ ضربات تھیں۔ جن میں سے
ایک ضرب شدید انگشت کی ہڈی شکستہ ہو گئی تھی۔ کالا مضروب شکم کی ضرب سے
مر گیا اور چونکہ ملزم میں کوئی عداوت یا سابقہ ارادہ قتل ثابت نہیں ہوا تھا۔ ہائیکورٹ
لاہور سے قرار دیا گیا کہ ناگہانی لڑائی میں بحالت غیظ بلا سابقہ ارادہ کے یہ قتل حسب
مستثنےٰ (۴) وقوع میں آیا ہے۔ اس لئے فتا ملزم زیر دفعہ ۳۰۴ ضمن (۱) سات سال
قید سخت کیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۴ صفحہ ۴ سنہ ۱۹۲۳ء و انڈین کیسز جلد ۹۱ صفحہ ۹

حکم سزا دیا گیا۔ پشاور جوڈیشیل کمشنرز کورٹ نے ملزم کو جرم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی گئی۔ کریمینل لا جرنل جلد ۳۹ صفحہ ۱۴۲ پشاور۔ انڈین کیسز جلد ۱۷۴ صفحہ ۹۹ ۱۹۳۸ء پشاور

اور ضمن (۴) مندرجہ صدر منطبق کرنے کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ اس میں یہ امر بغور دیکھ لیا جاوے کہ ملزم خلاف واقعہ اس ضمن سے نامناسب استفادہ حاصل نہ کرے یا بیرحمی سے فعل کر کے مطلب براری نہ کرے۔ اور نہ غیر مستعمل طور پر عمل کر کے اس ضمن سے فائدہ اٹھا سکے۔ اور اگر مجموعی صورت اس میں سے ثابت ہو گی تو پھر ضمن (۴) متعلق نہ ہوگا۔

مستثنیٰ ۵۔ قتل انسان مستلزم سزا اس حالت میں قتل عمد نہ ہوگا جبکہ وہ شخص ہلاک کیا گیا ہے۔ اٹھارہ برس سے زیادہ عمر کا ہو اور اپنی رضامندی سے ہلاک کیا جائے یا ہلاکت کا خطرہ اٹھائے۔

رولنگز آف ہائیکورٹس

... اس نے اپنے شوہر کو کہا کہ اسکو ہلاک کر کے اس روزانہ رنج و تکلیف ناقابل برداشت سے نجات دلائے۔ چنانچہ بار بار کے تقاضا مسمات ہندو وہ اس کو قتل کر دیا ہے جو بمطابق مستثنیٰ (۵) زیر دفعہ ۳۰۰ ضمن (۱) شوہر مذکورہ قابل سزا ہوگا۔ ۲۶ ویکلی رپورٹ صفحہ ۷۵۔

تمثیل

زید بکر سے جس کی عمر ۱۸ برس سے کم ہے ترغیب دے کر بالارادہ خودکشی کا ارتکاب کرائے تو چونکہ اس صورت میں بکر کم عمری کے باعث سے اپنی ہلاکت کی رضامندی دینے کے ناقابل تھا اس لئے زید نے قتل عمد میں اعانت کی۔

امتیاز دفعہ ۳۰۲ و ۳۰۴ تعزیرات ہند

یہ امر ظاہر ہے کہ حصہ اول دفعہ ۲۹۹ و دفعہ ۳۰۰ مشابہ ہیں حصہ دوم دفعہ ۲۹۹ اور دوسرا و تیسرا حصہ دفعہ ۳۰۰ مماثل ہیں یہ اور تیسرا حصہ دفعہ ۲۹۹ حصہ چہارم دفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند سے مشابہ ہے۔ زیادہ مشکل حصہ اول دفعہ ۲۹۹ و حصہ اول دفعہ ۳۰۰ کی ہے۔ لیکن عموماً حصہ اول دفعہ ۳۰۲ قتل عمد اس وقت متعلق

ملزم نے مہلوک کے کلہاڑی ماری جس میں اس کا معدہ پھٹ گیا اور وہ مر گیا اس ملزم نے استثنا ۴ پر استدلال کیا اور ہائیکورٹ یعنے سندھ جوڈیشل کمشنر کورٹ سے قرار دیا گیا کہ استثنا ۴ دفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند متعلق نہیں ہے۔ اور جو حکم سیشن کورٹ سے دیا گیا ہے اس میں دست اندازی کرنا مناسب نہیں ہے۔ استثنا ۲ بھی متعلق نہیں ہے۔ اپیل ڈسمس کیا گیا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۲۸ ۱۹۳۴ء انڈین کیسز ۱۴۶ صفحہ

(۷) ایک تنازعہ ناگہانی باہم فریقین پر لڑائی ہو گئی۔ اور ملزم نے اپنی جیب سے چاقو نکال کر اس کے معدہ میں مارا جس سے مضروب مر گیا تھا بجرم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند سزایاب ہوا۔ اور استثنا (۴) دفعہ ۳۰۰ سے استفادہ نہ دیا گیا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۷ صفحہ ۷ پشاور انڈین کیسز جلد ۱۵۹ صفحہ ۲۸۴۔ ۱۹۳۶ء پشاور۔

(۸) جبکہ باہم اشخاص کے اتفاقاً لڑائی ہو۔ اور فریقین ایک دوسرے پر حملہ آور ہوں اور ایک دوسرے کے حق حفاظت خود اختیاری خیال میں نہ ہو۔ اور ایک فریق سے دوسرے کا ایک آدمی مر جاوے تو زیر دفعہ ۳۰۴ ضمن (۴) تعزیرات ہند قتل انسان مستلزم سزا کا مرتکب ہوگا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۱۲۵ الہ آباد ۱۹۳۵ء انڈین کیسز جلد ۱۵۷ صفحہ ۴۲۲ ۱۹۳۵ء الہ آباد۔

(۹) جبکہ مہلوک غیر مسلح ہو اور ملزم مسلح ضربات مارے جس کا نتیجہ ہلاکت ہووے تو مستثنیٰ ۴ دفعہ ہذا متعلق نہ ہوگا۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۶ صفحہ ۱۱۴ پشاور۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۶ صفحہ ۹۱ ۱۹۳۵ء

(۱۰) جبکہ بغیر کسی سابقہ ارادہ کے دفعتہً لڑائی اتفاقیہ میں ملزم نے بحالت جذبات مہلوک کے سر پر مہلک ضرب لاٹھی کی ماری تھی اور عدالت ایڈیشنل سیشن جج سے ملزم کو مجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند قرار دیا گیا تھا کہ اچانک لڑائی میں واقع قتل ہوا ہے۔ اس لئے حسب دفعہ ۳۰۰ ضمن (۴) جرم قتل انسان مستلزم سزا ہے جرم قتل عمد نہیں ہے۔ اس لئے تنسیخ حکم ہو کر بجرم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند دس سال قید سخت کیا جاوے۔ کرمنل لا جرنل جلد ۳۸ صفحہ ۲۲۱ رنگون۔ انڈین کیسز جلد ۱۶۲ صفحہ ۱۱۴ ۱۹۳۶ء رنگون۔

(۱۱) ایک شخص نے دفعتہً لڑائی ہو جانے پر جبکہ اس کی پشت پر چند نشانات ضرب تھے ملزم نے بالمقابل شخص کے درانتی ماری تھی جس کی ضرب سے مضروب مر گیا تھا۔ اور زیر دفعہ ۳۰۰ مستثنےٰ ۴ ملزم کو سپرد سیشن کیا گیا اور سیشن سے ملزم کو بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند

فعل سے جو ضرر جسمانی پہونچا ہے اور اس سے ہلاکت کا احتمال ہو۔ وہ حصہ دوم
دفعہ ۲۹۹ تعزیرات سندھ ہوگا۔

اور حصہ سوم دفعہ ۲۹۹ و حصہ چہارم دفعہ ۳۰۰ تعزیرات سندھ باہم مختلف ہیں چنانچہ
اگر تمام مدارج اقلیات فعل موت کا باعث ہوں تو دفعہ ۳۰۰ ورنہ اگر فعل سے احتمال ہلاکت
ہو تو دفعہ ۲۹۹ میں آئے گا اور یہ امر ذہن نشین رکھنا چاہیئے کہ جو مقدمات بدفعہ ۳۰۰ داخل
ہوتے ہیں وہ بالضرورت دفعہ ۲۹۹ میں داخل ہو جاتے ہیں لیکن جملہ مقدمات جو بدفعہ
۲۹۹ داخل ہوں ضروری نہیں ہے کہ وہ بدفعہ ۳۰۰ داخل ہوں اور دفعہ ۲۹۹ کا ضمن (۱)
حسب دفعہ ۳۰۰ تعزیرات سندھ سے مشروط ہے ورنہ وہ اس میں داخل ہوگا۔
اور نیز وہ مقدمات جو در اصل دفعہ ۲۹۹ کے حصہ دوم میں داخل ہوں اور دفعہ ۳۰۰ کے
ضمن ۳ و ۴ میں داخل نہ ہوں گے۔
اور جو مقدمات دفعہ ۲۹۹ کے حصہ سوم میں داخل ہوں اور دفعہ ۳۰۰ کی چوتھی صورت میں
داخل نہ ہوں تو ایسے مقدمات دفعہ ۳۰۴ ضمن ۲ قابل سزا ہوں گے۔
اور حصہ چہارم دفعہ ۳۰۰ تعزیرات سندھ ایسی صورت سے متعلق نہ ہوگا جبکہ ضرر جسمانی
منتج بہ ہلاکت ہو۔ بلکہ ایسے تمام مقدمات مطابق جنرل رول معمولاً بدفعہ ۳۰۰ ضمن (۱)
ضمن ۳ داخل ہوں گے۔
مندرجہ بالا تفریق دفعہ ۳۰۲ و ۳۰۴ تعزیرات سندھ ہائیکورٹ لاہور نے بدوران
فیصلہ مقدمہ کی ہے۔ مقدمہ یہ تھا کہ ایک گاؤں میں دو فریق بطور دھڑے بندی دو پارٹیاں
کی صورت میں باہم مخالفت تھی۔ ملزمان اپیلانٹ میں سے مسمی سوہن سنگھ اپیلانٹ
کی تھیلو کہ [illegible] نے چار سال پہلے ضربات سے ٹانگ توڑ دی تھی جس پر ہر دو
فریق پابند ضمانت دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری ہوئے تھے۔ فریق اپیلانٹ سوہن سنگھ
نے موقع پا کر مسمی دیوا سنگھ اپنے مخالف کو اور دیگر چار ہمراہیوں کو بیشمار ضربات سے
مضروب کیا اور دیوا سنگھ کی دونوں ٹانگیں انھیں مار کر توڑ دی تھیں لیکن نازک
حصہ دماغی دیگر مقامات بدنیہ پر کوئی ضرب نہ آئی تھی اور مضروب کچھ عرصہ کے
بعد مر گیا تھا۔ سیشن جج نے پانچوں ملزمان کو بجرم ۳۰۲ تعزیرات سندھ [illegible] دوام بعبور
دریائے شور کی سزا دی تھی۔ ہائی کورٹ نے بدفعہ ۲۹۹ و ۳۰۰ تعزیرات سندھ

ہوتا ہے جبکہ ارتکاب جرم دفعہ ۳۰۰ کے کسی استثناء میں داخل نہ ہو۔ اور حصہ دوئم
دفعہ ۳۰۰ و دفعہ ۲۹۹ کے حصہ دوئم سے مختلف ہے۔ حصہ چہارم دفعہ ۳۰۰ میں ملزم
کی نیت و علم میں ضرر پہونچانے میں احتمال ہلاکت ہوتا ہے۔ اور ملحقہ امثلات و واقعات
ملزم کے فعل سے زندگی انسانی معرض خطر میں ہوتی ہے۔ مثلاً الف جانتا ہے کہ مسمی
ب کی مرض تلی بہت بڑھی ہوئی ہے اور الف ایک سخت ضرب ب کی تلی پر مارتا
ہے جس سے تلی پھٹ کر موت واقع ہو جاتی ہے تو یہ صورت واقعہ بدفعہ ۳۰۰ ضمن (۲)
تعزیرات ہند اس لئے داخل ہے کہ ملزم کو خاص علم مضروب کی تلی بڑھی ہوئی کا تھا۔ اور
یہی عام اصول بدفعہ ۳۰۰ ضمن (۲) عاید کرنے کا ہے اور دفعہ ۲۹۹ کے ضمن (۲) میں ایسے
علم کی ضرورت نہیں۔ اگر الف کو خصوصیت علم ب کی مرض کا نہ ہوتا اور باہم لڑائی میں کوئی
ضرب تلی پر لگ کر ہلاکت واقع ہو جاتی تو یہی صورت بدفعہ ۲۹۹ تعزیرات ہند داخل ہو جاتی
ہے۔ کیونکہ دفعہ ۳۰۰ کی دوسری صورت میں تمثیل نہ ایسی خاص علم کی موجودگی بالعموم
صورت ضمن مذکور کی جملہ مقدمات کے واقعات پر منحصر ہے۔ دفعہ ۲۹۹ تعزیرات ہند کا
حصہ دوئم بخیالات مذکور متعلق نہ ہوگا۔

اور تیسرا حصہ دفعہ ۳۰۰ و دوسرا و تیسرا حصہ دفعہ ۲۹۹ محض درجہ فعل کی نوعیت پر منحصر ہے
کہ جس ضرر جسمانی کے ارادہ سے ہلاکت کا احتمال ہو وہ بدفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند قابل سزا
ہوگا۔ اور جب ضرر جسمانی جس کا پہونچانا مقصود تھا وہ طبیعت کی عادت معمولہ کے
موافق یعنی طبعاً ہلاکت کے لئے کافی ہو تو صورت بدفعہ ۳۰۰ صورت تیسری میں داخل ہوگی
اس میں فعل کی نوعیت اور وہ آلہ جو استعمال کیا گیا اور وہ حصہ جسمانی جس پر ضرب لگائی
گئی ہے اور خاص حالات کے لحاظ سے بدفعہ ۲۹۹ یا بدفعہ ۳۰۰ ضمن ۳ میں داخل ہوگی۔ جبکہ
فعل کی نوعیت سے نہایت اغلب نتیجہ موت ہو مثلاً ایک نوجوان شخص ایک مضبوط لکڑی اگر
ضرر پہونچانے کی نیت سے سر پر زور لگاتا ہے جس سے کھوپڑی ٹوٹ کر مضروب مر جاتا
ہے۔ چونکہ سر ایک نازک حصہ زندگی انسان ہے جو بحیثیت ضرب کے ناقابل برداشت
اس لئے ملزم نتیجہ موت سے لاعلم نہیں کہا جائے گا۔ جو اصول صحیح اور مسلمہ
اور قانون فطرت اور قانون قدرت کے مطابق ہے کہ ہر شخص طبعی اور ضروری نتائج اپنے
فعل کا ارادہ کرتا ہے اور اس کی نوعیت اور نتیجہ کا ذمہ دار ہے۔ اور اگر محض ملزم کے

رکھنا چاہیئے اور بصورت اثبات علم ملزم کو خفیف جرم کا مرتکب خیال کر کے سزا دیجائے اور ہر دو صور بہائے حالات واقعات اور نوعیت فعل سے مستنبط کیا جانا چاہیئے - چنانچہ مقدمہ ہذا میں بحالات واقعات بجائے دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند کے ملزم کو بدفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند بحصہ آخیر حکم سزا دیا گیا ہے - کریمنل لاجرنل جلد ۴۰ صفحہ ۳۷۵ ۱۹۳۹ء سندھ و انڈین کیسیز جلد ۱۸۰ صفحہ ۸۱۸ ۱۹۳۹ء -

جب کسی شخص کے فعل سے ہلاکت وقوع میں آنے سے عدالت کسی شخص ملزم کی تجویز کرے اور واقعات مقدمہ جن سے ہلاکت وقوع میں آئی ہے تو عدالتوں کو حسب ذیل مرحلہ جات کو بغور ملحوظ رکھنا چاہیئے -

ابتدائی مرحلہ یہ کہ آیا ہلاکت اس فعل کا نتیجہ ہے کہ جو شخص مرتکب سے وقوع میں آیا ہے - دوم وہ فعل جو باعث ہلاکت ہوا ہے وہ قانونی نقطہ نظر میں قتل انسان مستلزم السزا ہے - سوم ملزم کا فعل جس سے ہلاکت وقوع میں آئی ہے زیر دفعہ ۳۰۰ باستثناء دفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند ہر دو میں سے کون سی صورت کس ضمن کے متعلق ہوتی ہے - چہارم جب استغاثہ یہ ثابت کردے کہ ملزم کا فعل بہ نیت ہلاکت یا بعلم اغلب ہلاکت یا احتمال ہلاکت وقوع میں آیا ہے تو عدالت کو واقعات پر دفعات ۲۹۹ و جملہ استثناء دفعہ ۳۰۰ یا صور تہائے دفعہ ۳۰۰ قتل عمد کا جو ضمن متعلق ہوتا ہو اس پر بغور امتیاز کر کے عمل کرنا چاہیئے اور علم یا ارادہ کا سوال خاص واقعات و حالات کا ہر ایک امر مقدمہ جداگانہ پر فعل کی نوعیت سے نتیجہ برآمد کرنا ہوگا - کیونکہ بنائے فعل صورت استثناء دفعہ ۳۰۰ قتل انسان مستلزم السزا ہے جیسا کہ بدفعہ ۲۹۹ تعزیرات تعریف کی گئی ہے اور اس میں مدارج اغلبات کو نوعیت فعل کی روشنی میں اندازہ کر کے امتیاز یہ صورت اخذ کرنی چاہیئے اور جب کسی گواہ کی شہادت سے دفعہ ۳۳ قانون شہادت عدالت کو متعلق کرنی ہو تو اسکو چاہیئے کہ جملہ شرائط دفعہ ۳۳ قانون شہادت کی تکمیل مثل سے ثابت کیجانی چاہیئے - کریمنل لا جرنل جلد ۴۰ - صفحہ ۷۲۵ ماہ ستمبر ۱۹۳۹ء رنگون ہائیکورٹ - انڈین کیسیز جلد ۱۸۳ صفحہ ۱۱۸ اپیلز نمبر ۷۹۷ و ۸۷۲ و ۸۷۹ و ۹۹۸ و ۹۹۸ و ۱۰۳۹ و ۱۰۴۲ و ۱۰۵۲ و ۱۱۲۶ سنہ ۱۹۳۸ء

مورخہ ۳۱ - جنوری ۱۹۳۹ء

کے الفاظ کی تفریق بصراحت صادر کرتے ہوئے زیر دفعہ ۳۰۴ حصہ دوم ملزمان کو دس دس سال قید سخت کا حکم دیا۔ اور حکم سزا حبس دوام بعبور دریائے شور منسوخ کر کے کم کیا گیا اور لکھا کہ ملزمان کا مطلب انتقام لینے کا تھا۔ اور کوئی ضرب سر یا کسی دوسرے حصہ نازک پہ ملزمان نے نہیں لگائی ہے۔ تمام ضربات کر و پشت و ٹانگوں پر ہیں جو بوجوہات صدر بانضباط دفعہ ۳۰۴ و ۳۰۴ حکم دیا گیا ہے۔ کرمنیل لا جرنل جلد ۳۰ صفحہ ۱۴۱ ہائیکورٹ لاہور ۱۹۲۹ء و انڈین کیسز جلد ۱۱۳ صفحہ ۳۳۳ آل انڈیا رپورٹ ۱۹۲۹ء لاہور صفحہ ۱۵۶ - ۱۰ لاہور صفحہ ۴۷۷ ۳۰ پنجاب لاء رپورٹ صفحہ ۶۰۴ - ۱۲ - آل انڈیا کرمنیل رپورٹ صفحہ ۸۸ -

معہذا ایک مقدمہ میں جس کے واقعات یہ تھے کہ مسمی حنیفو کی آشنائی مسمات سیدانی دختر بنیادو سے تھی اور مسمی حنیفو مسمات مذکور کو بہکا کر لے گیا تھا۔ جہاں سے مسمات سیانی کو واپس لا کر ایک شخص سے اس کی منگنی کر دی تھی۔ ایک روز مسمیان حنیفو۔ حاجی و محمود بیعہ مسمات سیانی کی شادی کی تاریخ تھی بوقت دوپہر مسمی جیٹھو کے گھر گئے اور مسمات سیانی کو لیجانے کو تھے کہ اس کی دادی نے مزاحمت کی تھی جو کشمکش میں ضرب بید سے ہلاک ہو گئی تھی اور اسی دوران جھگڑے میں مسمات سیانی کو بھی ضربات آگئیں تھیں اور ملزمان بھاگ گئے تھے جس کی اطلاع پر سب انسپکٹر علاقہ نے موقع پر آ کر تفتیش کر کے زیر دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند ملزمان کا چالان کر دیا تھا۔ اور عدالت ایڈیشنل سیشن جج نے بمنشاء دفعہ ۳۷۴ ضابطہ فوجداری کاغذات منظوری کے لئے سندھ جوڈیشل کمشنر کورٹ میں پیش کر دیئے گئے تھے اور منجانب ملزمان اپیل پیش ہو کر بعد بحث مباحثہ وکلاء فریقین قرار دیا گیا کہ مقدمہ قتل عمد و قتل انسان مستلزم سزا میں عموماً ججوں کو دفعہ ۳۰۰ کے ضمن ا و ۲ و ۳ و ۴ تعزیرات ہند کو ملحوظ رکھ کر امتیاز کرنا چاہیئے جس سے ان کو کافی راہ نمائی ہوگی اور خصوصاً سیشن ججوں کو خاص طور پہ ان مستثنیات قتل عمد کا حصہ سمجھنا چاہیئے اور نیز دفعات ۲۹۹ و الفاظ جزو دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند کی مطابقت الفاظ قانونی مدنظر رکھنی چاہیئے اور اگر ہلاکت حصہ دوم دفعہ ۲۹۹ تعزیرات ہند جس سے بالارادہ ضرر جسمانی ہلاکت واقع ہو جاوے تو یہ واقعہ حصہ اول دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند ہوگا اور اگر بغیر ارادہ کے بعلم اغلب ہلاکت کا باعث ہووے تو زیر حصہ دوم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند ہوگا۔ اور ملزم کا ارادہ فعل کی نوعیت و واقعات مقدمہ سے اخذ کیا جاوے گا جس کا بار ثبوت مستغیث پر ہوگا۔

اور عام طور پہ ارادہ و علم مندرجہ دفعہ ۲۹۹ و حصہ اول و دوم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند میں جج کو امتیاز

زوجہ خود سے باتیں کرتا دیکھا تھا۔ تاریخ واقعہ کو زبیا نے مستی بشتہ اس کو اپنے گھر سے نکلتا ہوا دیکھ کر اپنی زوجہ کو منع کیا کہ اس سے ناجائز تعلق چھوڑ دے مگر چونکہ زوجہ مذکورہ سخت بد اخلاق تھی زبیا کو سخت کلامی سے جواب دیا۔ زبیا چونکہ پہلے رنجیدہ تھا اب مزید مشتعل ہو گیا اور اپنی زوجہ کو بہ نیت ہلاکت چھرا سے مار دیا۔ عدالت سیشن لاہور سے ملزم کو بہ دفعہ ۳۰۲ بجائے حکم سزا حبس دوام عبور دریائے شور کے لئے چیفکورٹ لاہور میں لکھا۔ ملزم کا اصل پیش ہوکر چیفکورٹ سے قرار دیا گیا کہ ہلاکت کے فعل سے پہلے مستی بشتہ اس کا اپیلانٹ کی بیوی کے پاس گھر جانا بہت بھاری اور ناگہانی سخت اشتعال پیدا کرتا ہے۔ اس لئے حکم عدالت سیشن منسوخ کرکے تحت دفعہ ۳۰۰ ضمن (۲) مشمول استثنا دفعہ ۳۰۰ ضمن (۱) زبیا کو پانچسال قید سخت کیا گیا۔ اپیل کیس علیہ ۱۴ صفحہ ۲۰۰ و پنجاب ریکارڈ نمبر ۳۰ سنہ ۱۹۱۳ء

ضمن ۲	یا اس نیت سے کہ ایسا ضرر جسمانی وقوع میں آئے	دفعہ ۲۹۹ ضمن (۲) کے الفاظ اور دفعہ ۳۰۰ متعلقہ کے الفاظ قریباً مساوی ہیں لیکن قانونی نقطہ نظر سے باہم مختلف ہیں چنانچہ ضمن (۲) دفعہ ۲۹۹ تصریحات متعلقہ میں ملزم کے ضرر بالنی پہنچانے میں اس قسم کا احتمال نیت ہونا قانون نے تسلیم کیا ہے کہ

ہوگا اور یہ سوال نتیجہ تحریر شہادت ڈاکٹری پر اقتباس کیا جاوے گا اور صحیح اصول فعل کا نتیجہ ہلاکت بمنشاء دفعہ ۳۰۰ ضمن (۳) اس وقت ہوگا جبکہ ثبوت کا درجہ اغلبیت کی روشنی میں اختیار کیا جاوے گا۔ جبکہ ملزم کے بیان یا قابلیت کی روشنی میں قیاس کیا جاویگا۔ اور میرے خیال ناقص کی تائید کرینگے۔ پنجاب ریکارڈ جلد ۱۳ صفحہ ۱۱ و ۱۸۸۳ء و ۲۵ ذکر و ص سنہ ۱۸۹۱ء انڈین کیسز جلد ۱۱ صفحہ ۹۰ و ۱۴ جلد و صفحہ ۵۴ سے [illegible] ہوتی ہے۔

ضمن ۲	اگر فعل ایسا ضرر جسمانی پہنچانے کی نیت سے کیا	دفعہ ۳۰۰ ضمن (۲) و دفعہ ۲۹۹ ضمن (۲) کے الفاظ اس امر میں باہم مختلف ہیں کہ دفعہ ۲۹۹ ضمن (۲) میں الفاظ "نیت" احتمال اور ضمن ۳ دفعہ ۲۹۹ میں لفظ نیت و احتمال کی بابت اور الفاظ علم و غلبہ درج ہیں اور دفعہ ۳۰۰ ضمن (۲) الفاظ نیت علم

اور ایک مقدمہ ہلاکت میں جبکہ معضروب کے چند ضربات جسم
پر تھیں اور منجملہ اُن کے ایک ضرب لاٹھی کی مہلک تھی۔ اس
میں اودھ چیفکورٹ سے مجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند
مُستغاثہ عدالت سیشن کے حسب دفعہ ۲۹۹ تعزیرات
ہند اس علم سے کہ غالباً اس فعل سے ہلاکت کا باعث ہوگی
متعلق کر کے ملزم کو مجرم دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہند ضمن (۱)
سزا دی ہے۔ اودھ چیفکورٹ کرمنل لاجرنل جلد ۴۰
صفحہ ۱۸۷ ۱۹۳۹ء

مسمیان بخشش سنگھ وملکھی سنگھ وبارا سنگھ وویلب سنگھ و
مگھر سنگھ کی لڑائی مسمی لال سنگھ وہمراہیوں سے ہوئی تھی
ملزمان نے مسمی لال سنگھ کو بضربات لاٹھی معضروب کیا
تھا مگر کوئی ضرب کسی اعضائے رئیسہ پر نہیں لگائی گئی
تھی۔ محض ایک انگشت کی ہڈی شکستہ ہوئی تھی اور دیگر
ضربات خفیف تھیں۔ اور لال سنگھ معضروب نے بوقت نزع
ملزمان کا مارنا بتلایا تھا جن کے نام مسمی سردار خان نمبردار
نے ایک کاغذ پر لکھ لئے تھے اور اس کے بعد لعل سنگھ معضروب
فوت ہو گیا تھا۔ اور پولیس مقامی نے تفتیش کر کے جملہ
ملزمان کا چالان بدفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند کر کے عدالت

اور عصبے کی دو ور کٹ جاوے اور موت واقعہ نہ ہووے اور
ملزم کی نیت قتل کی بحث میں رنگون ہائیکورٹ سے قرار
دیا گیا کہ ملزم کا فعل طبیعت کی عادت معہودہ کے مطابق
ہلاکت کے لئے کافی تھا۔ اس لئے ملزم کا فعل بہ نیت ہلاکت
کیا جانا تصور کیا جاوے گا۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۷ صفحہ ۱۰۵۰
رنگون انڈین کیسز جلد ۱۶۷ صفحہ ۸۸۴ و کرمنل لاجرنل جلد ۳۲
صفحہ ۱۸۱۔ انڈین کیسز جلد ۱۵۹ صفحہ ۹۰۲

(۵) ملزم نے سر میں لاٹھی ماری جس سے معضروب مر گیا تھا
اور ملزم کو معمولی طریقہ طبیعت کی عادت معہودہ کے موافق ناقابل
برداشت سمجھا کر رنگون ہائیکورٹ ملزم کو سزائے موت دی
گئی۔ کرمنل لاجرنل جلد ۳۹ صفحہ ۲۱۷ رنگون ۱۹۳۵ء و انڈین
کیسز جلد ۱۶۲ صفحہ ۹۲۶ ۔

(۶) ایک شخص نے معمولی تنازعہ میں جبکہ مسلوک نے اس پر لاٹھی
چلائی تھی جو اس کے جسم پر ضرب لگی تھی تو ملزم نے ایک چاقو جو اس
کے پاس تھا لاٹھی مارنے والے کے مارا تھا جس سے نازک حصہ
دل پر لگنے سے ہلاکت واقع ہوئی تھی عدالت سشن سے ملزم کو
حق حفاظت خود اختیاری کا فائدہ دے کر بری کیا گیا تھا۔ گورنمنٹ
ایڈووکیٹ کے اپیل ضابطہ پر رنگون ہائیکورٹ سے چاقو کی ضرب کا

دو پسلیاں بھی ٹوٹ گئیں۔ مضروب ضرب کے بعد تھانہ میں
خود رپٹ دینے گیا اور اس کے دو گھنٹے بعد اور موت سے ایک
گھنٹہ پیشتر کھانا کھا کر مرگیا۔ اسسیسروں کی رائے جرم دفعہ ۳۲۳
تعزیرات ہند تھی اور پانچ یورپین سول سرجنوں کی شہادت
صفائی ملزم کے حق میں تھی۔ مگر ہائیکورٹ لاہور نے قرار دیا
کہ رائے اکسپرٹس متعلقہ مقدمات میں واقعہ متعلقہ ہے لیکن ایسی
رائیں قانونی الفاظ کی ترمیم یا توضیح نہیں کرسکتی ہے جبکہ شہادت
استغاثہ امر واقعہ بلاواسطہ ہوں اور بحالات مقدمہ ملزم اپنے فعل
کے اغلب نتیجہ ہلاکت سے لاعلم نہیں تھا اس لئے بحسب منشاء
دفعہ ۲۹۹ ضمن ۳ بدفعہ ۳۰۰ ضمن ۲ خفیف خیر دیرینہ سال قید سخت اور
چار ہزار روپیہ جرمانہ ملزم کو سزا کیگئی۔ کریمنل لاجرنل جلد ۲۷
صفحہ ۹۷۷ سنہ ۱۹۲۶ء و انڈین کیسیز جلد ۹۶ صفحہ ۱۶۲۴ و ۱ - کلکتہ صفحہ
۹۸۱ و آل انڈیا رپورٹ لاہور سنہ ۱۹۲۶ء صفحہ ۳۱۳۔

اور اس خیال کو ہمیشہ یقینی طور پر اپنے ذہن میں رکھنا چاہیئے کہ
جملہ مقدمات جو بدفعہ ۳۰۰ قتل عمد داخل ہوں وہ خواہ مخواہ بدفعہ
۲۹۹ تعزیرات ہند داخل ہوجاتے ہیں لیکن وہ جملہ مقدمات
جو بدفعہ ۲۹۹ تعزیرات ہند داخل ہوتے ہوں وہ ضروری طور
پر بدفعہ ۳۰۰ قتل عمد داخل نہیں ہوتے ہیں۔

ہوگا اور انتہا درجہ اغلبیت میں یقیناً نتیجہ موت واقع ہوگا
ضمن ۱ و ۳ دفعہ ۳۰۰ قتل عمد تعزیرات ہند ہوگا۔ کریمنل لاجرنل جلد
۲۴ صفحہ ۹۱۹ سنہ ۱۹۲۳ء رنگون۔

(۲) ایک شخص نے لڑائی میں ایک شخص کی پیشانی پر چھرا مارا جس
سے مضروب مرگیا ہائیکورٹ لاہور سے بدفعہ ۳۰۰ ضمن (۳)
ملزم قتل عمد قرار دے کر سزائے پھانسی دی گئی کریمنل لاجرنل
جلد ۱۰ صفحہ ۹۷۹ و ۹۸۰ جنوری سنہ ۱۹۳۰ء و انڈین کیسیز جلد ۱۲ صفحہ
۷۷ ۲ فیصلہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۹ء۔

(۳) مسمی ناتھو و رشم جان زوجہ فقیر محمد سے آشنائی تھی۔ مسمی
فقیر محمد نے اپنی زوجہ کو روکا۔ مگر وہ بازنہ آئی۔ فقیر محمد نے رشیم
جان کو مارا اور اس کے والدین کے بھیجدیا۔ وہاں سے ۳ ماہ بعد آگئی
ناتھو و فقیر محمد ریلوے ورکشاپ راولپنڈی میں ملازم تھے۔
ایک روز ہر دو لیس ورکشاپ آرہے تھے کہ مسمی ناتھو نے ایک چاقو مسمی
فقیر یا کے معدہ میں مارا جس سے فقیر محمد کے معدہ کی آنت کٹ
گئی اور وہ مرگیا۔ عدالت ہائیکورٹ لاہور سے بدفعہ ۳۰۰ ضمن (۳)
مسمی ناتھو کو سزا پھانسی دی گئی۔ انڈین کیسیز جلد ۱۰۸ صفحہ
۲۶۸ و کریمنل لاجرنل جلد ۲۹ صفحہ ۶۹۹ سنہ ۱۹۲۸ء لاہور

(۴) جبکہ ایک شخص دوسرے شخص کے معدے میں چھرا مارے

مجسٹریٹ درجہ اول میں پیش کر دیا تھا۔ اور بعد معزولی
مہلوک مسمیان ہارو سنگھ و مگھر سنگھ ملزمان مفرور
ہو گئے تھے اور مسمیان بخشیش سنگھ و بلکھی سنگھ و دیپ سنگھ
و دیگر ملزمان کی نسبت بجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند
سپردگی بعدالت سشن کی گئی تھی اور عدالت سشن
سے ملزمان کی نسبت زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند حکم
حبس دوام بعبور دریائے شور کا دیا جا کر کاغذات متعلقہ
بمنشائے دفعہ ۳۷۴ ضابطہ فوجداری لاہور ہائیکورٹ
میں پیش کئے گئے تھے۔ اور اپیل ملزمان بہ پیروی
ایڈوکیٹ ہائیکورٹ میں پیش ہو کر منجانب گورنمنٹ
ایڈوکیٹ و پیروکاران ملزمان بحث قانونی سماعت
ہو کر ہائیکورٹ سے قرار دیا گیا کہ بجرم دفعہ ۳۰۰ ضمن (۳)
کہ ضربات مہلوک طبیعت کی عادت مشہودہ کے موافق
ہلاکت کے لئے کافی قیاس متعلق نہیں ہوتا ہے بلا اتفاق
و حالات مقدمہ کی تعداد ضربات دیکھ کر بلحاظ نوعیت ضربات
سے قیاس کرنا چاہیئے کہ ملزم جانتے تھے کہ اغلباً ہلاکت کا
احتمال ہوگا۔ اور اس لئے بمنشائے دفعہ ۳۰۰ ضمن (۳)

مضروب کی ہلاکت (Shock) مجموعی صدمہ
کا نتیجہ ہے۔ ملزمان قابل پاداش ہیں۔ چنانچہ تبدیل حکم [illegible]

ضمن (۴) | اگر وہ شخص جو اس

ضمن (۴) دفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند اس وقت متعلق ہوتا ہے جبکہ
دیگر منشائے دفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند کے کوئی ضمن متعلق نہ ہو

نازک حصہ جسمانی پر مارنے سے طبیعت کی عادت مشہودہ کے
موافق ہلاکت کے لئے کافی متصور کرکے بمنظوری اپیل بجرم دفعہ
۳۰۴ تعزیرات ہند حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم دیا گیا۔
کرمنل لاء جرنل جلد ۴۰ صفحہ ۹۵ رنگون ۱۹۳۹ء و انڈین کیسز
جلد ۱۸۱ صفحہ ۲۱۲ ۱۹۳۹ء و کرمنل لاء جرنل جلد ۴۰ صفحہ ۴۹
رنگون ۱۹۳۹ء انڈین کیسز جلد ۱۸۰ صفحہ ۹۸ ۱۹۳۹ء
(۲) ایک ملزم نے ایک شخص کے ۲۸ ضربات جسم پر ماریں اور منجملہ
۲۸ کے ۱۲ ضربات بازوؤں اور ٹانگوں پر تھیں جن سے ہڈیاں
ٹوٹ گئیں تھیں عدالت سشن سے بضمن (۲) دفعہ ۳۰۰ زیر
تعزیرات ہند عمل کیا گیا تھا۔ مگر قتل میں وہ ہاتھ استعمال [illegible]
تھے اور ایک دانت بھی ضربات سے مضروب کا ٹوٹا تھا چنانچہ
ہائیکورٹ لاہور سے قرار دیا گیا کہ مجموعی ضربات طبعاً ہلاکت کے
لئے کافی تھیں اور انسانی جسم کے ناقابل برداشت تھیں اور ضمن (۳)
دفعہ ۳۰۰ ضمن (۳) ملزم کو حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم
جو بعدالت سشن سے ہوا تھا قائم رکھا گیا۔ کرمنل لاء جرنل جلد ۴۰
صفحہ ۱۳۱ لاہور ۱۹۳۹ء انڈین کیسز جلد ۱۸۰ صفحہ ۴۲۲
۱۹۳۹ء

وانڈین کیسز جلد ۴ صفحہ ۲۵۶ -
اس مقدمہ میں محولہ تمثیل سی (c) اغلباً غلطی کتابت ہوگی کیونکہ تمثیل سی (c) ضمن (۳) دفعہ ۳۰۰ قتل عمد کے متعلق ہے - اور ضمن ۲ مسئلہ کے متعلق تمثیل (d) ہے - مسمی مانک گلی ڈنڈا کھیل رہا تھا کہ اس کا ڈنڈا موتی کے گھر میں جا گرا جس کے لانے پر مسمیان پاکھر سنگھ و جہانگیر سنگھ سے مانک کی سخت کلامی ہوگئی اور انہوں نے اپنے بھتیجوں منبو و سنتو کو آواز دیکر بلایا اور مسمی مانک کو پاکھر سنگھ نے بالوں سے پکڑ لیا اور اسی اثناء میں گوپا سنگھ مانک کا چچا آگیا اس کو مسمی جہانگیر سنگھ نے کمروں سے پکڑ لیا اسی دوران میں منبو و سنتو ٹاکوے اپنے گھروں سے لے کر آگئے مسمی منبو نے آتے ہی مانک کے سر میں ٹکوا مارا جس سے وہ فوراً مر گیا اور سنتو نے گوپا سنگھ کی ٹانگ پر ٹکوا مارا تنبیج لاہور ہائیکورٹ نے بحوالہ دفعہ ۳۰۰ ضمن ۴ قرار دیا کہ منبو کا فعل شدت سے خطرناک تھا جو باغلبیات ہلاکت کا باعث ہوا ہے اور بلاوجہ کیا گیا تھا - اس لئے منبو مجرم کو حبس دوام بجبور دریائے شور دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سزا کا حکم دیا گیا اور پاکھر سنگھ و جہانگیر سنگھ چونکہ ٹاکوے لائے اور ضربات ٹاکوا مارنے سے لاعلم تھے اس لئے دفعہ ۱۱۴ و ۳۲۶ تعزیرات ہند بری کئے جاکر بدفعہ ۳۲۴

تعزیرات ہند مدگرد شا سے گزر ... ب کر گئے - کریمنل لاجرنل جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۷ سنہ ۱۹۲۲ء و انڈین کیسز جلد ۶۹ صفحہ ۲۰۹/۴ و ۱ - کلکتہ صفحہ ۶۱۲ -

امتیاز کیا جاسکتا ہے اور اعلیٰ قدمراتب درجہ اغلبیت اگر فعل کی نوعیت سے نتیجہ بشمول علم ملزم نہایت اغلب ہو تو بصورت متبدل بضمن (۳) دفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند قتل عمد دفعہ ۳۰۲ ہو جائے گی - اس لئے صورت میں ملزم کی طاقت اور مستعملہ اسلحہ یا ہتھیار اور اس کا وزن و ترکانت و قسم اشمول واقعہ پر انحصار کیا جائے گا اور یہی وجہ ہے کہ بموجب کریمنل لاجرنل جلد ۴۰ صفحہ ۷۲۵ رنگون ستمبر ۱۹۳۹ء و انڈین کیسز جلد ۱۸۳ صفحہ ۱۴۵ میں ہائیکورٹ نے ایک مقدمہ جرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند میں دفعات ۲۹۹ و ۳۰۰ تعزیرات ہند میں امتیاز کرتے ہوئے بحوالہ ۱۴ رنگون صفحہ ۲۴۴ و آل انڈیا رپورٹ ۱۹۳۶ء رنگون صفحہ ۲۴۴ تحریر کیا ہے کہ ارادہ موت جزو دفعہ ۲۹۹ و دفعہ ۳۰۰ تعزیرات ہند ہے لیکن یہ ایک جزو قتل عمد کا ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ فعل کا اس علم سے کیا جانا کہ اغلباً ہلاکت کا احتمال ہو تو قتل انسان مستلزم السزا ہوگا - اور اگر یہ علم تمام اغلبات سے باعث موت ہو یا ایسا ضرر جسمانی پہونچایا گیا ہو جس سے یقینی نتیجہ موت ہو تو قتل انسان مستلزم السزا قتل عمد ہوگا -

سمجھنا چاہیئے کہ اس کے فعل سے ہلاکت کا احتمال تھا
گو اس کا کسی مخاطب شخص کا ہلاک کرنا مدِ نظر نہ تھا
ایسے مقدمات بدفعہ ۳۰۴ (الف) مطلق حاوی نہیں
ہو۔تے ہیں اور بدفعہ ۳۰۱ تعزیرات ہند ذمہ داری ہلاکت
اس شخص پر بھی عاید کیگئی ہے کہ جو شخص دوسرے
شخص کو ہلاک کر دیوے اور ملزم نقب زنی اسلو گندا سہ
اپنے گریز کرنے کی حفاظت میں لے گیا تھا جس کو
ہائیکورٹ لاہور سے زیر دفعہ ۳۰۴ ضمن نمبر ۳ تعزیرات
ہند میں سزا دیگئی تھی۔ پنجاب ہائیکورٹ نمبر ۱۲ سنہ ۱۹۱۱
اور ایک مقدمہ کریمنل لاجرنل جلد صفحہ ۱۲، سنہ ۱۹۳۹ م
و ۸۳ کریمنل لاجرنل سنہ ۱۹۳۳ م و جلد ۴۰ صفحہ ۱۴۱۳ سنہ ۱۹۳۹ م
میں تفصیل کے ساتھ تفریق جرائم دفعہ ۲۹۹ و ۳۰۰ و
استثناء دفعہ ۳۰۰ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔
اور جب ضرر جسمانی سے ہلاکت کا احتمال ہو یا باین علم کہ غالباً
اس فعل سے ہلاکت محتمل ہو تو قانونی نقطۂ نظر سے الفاظ
علم و اغلبیت ہر دو الفاظ بمقابلہ ضمن دوم دفعہ ۲۹۹ تعزیرات
ہند دفعہ ۲۹۹ ضمن ۳ تعزیرات ہند میں موجود ہیں جس میں
و احتمال شامل ہے۔ جس صورت کو واقعہ کے لحاظ سے بآسانی

خطرہ پیدا کرنا محض بلا وجہ ہو

یہی ضمن ہے اور یہ نہایت نامناسب ہے کہ اس کو وہاں لگایا جاوے
جہاں یہ متعلق نہ ہو سکے۔
میرے خیال میں ملحوظی الفاظ قانونی دیگر ضمنہائے دفعہ ۳۰۰ فی الحقیقت
اس ضمن (۴) مذکورہ کا منشا یہی ہے جو بصراحت بمعہ درج کیا
گیا ہے۔ کیونکہ قانون ہمیشہ واقعات مقدمہ کے لحاظ سے متعلق
کیا جاتا ہے اور بعض مابعد فیصلہ جات میں اس امر پر غور
نہیں کیا گیا ہے۔ مثلاً مسمی مراری و امراؤ ملزم میں سلسلہ
تنازعہ گالی گلوچ ہوئی جس پر امراؤ ملزم نے مراری کے لاٹھی ماری
جو اس کے سر پر لگی اور مراری کی کھوپری ٹوٹ گئی اور تھوڑی دیر
بعد مضروب مر گیا۔ سشن جج نے ملزم کو بلحاظ نوعیت فعل بشمول دفعہ
۳۰۴ تعزیرات ہند تین سال قید سخت کا حکم دیا اور عدالت
ہائیکورٹ الہ آباد میں نگرانی ایزادی سزا پیش ہو کر قرار دیا گیا
کہ دوران گالی گلوچ میں ملزم نے بغیر نیت ہلاکت ایک معمولی لاٹھی
مضروب کے سر پر مارتے وقت جان لیا تھا کہ فعل بہ شدت
خطرناک ہے جو بہ اغلبیات ہلاکت کا باعث ہوا ہے جو کہ
ارتکاب بلا وجہ کیا گیا ہے۔ اس لئے بمنشاء دفعہ ۳۰۰ ضمن (۴)
تعزیرات ہند تمثیل سی (ج) ملزم کو سزائے حبس دوام بعبور
دریائے شور کا حکم دیا گیا۔ کریمنل لاجرنل جلد ۱۴ صفحہ ۵۴ سنہ ۱۹۱۳

فلاح و بہبودی مُقدم رکھی گئی ہے۔ اور اسی اصُول کے مطابق گورنمنٹ دُنیا دی نے بھی بہ تحفظ انسانی ان کو خودکشی یا ضرر شدید پہونچانے یا اٹھانیکو امتناع قانونی کیگئی ہے۔ کہ جو شخص خودکشی کا اقدام یا اس میں اعانت یا اپنے آپ کو ضرر شدید پہونچائے گا یا اس میں اعانت حاصل کرے گا وہ مستوجب سخت سزا قرار دیا گیا ہے اور اسی سلسلہ حفاظت کے لئے مختلف آئین و قوانین امن کی آسایش و تحفظ حقوق جائز کا رکھنے کیلئے وضع کئے ہیں تاکہ ہر ایک شخص اپنے اپنے حقوق کی حفاظت اور ایک دوسرے کے آرام و آسایش میں ممد و معاون رہکر بامن و امان بسہولیت آزادانہ زندگی بسر کرتا رہے لیکن باایں ہمہ جو شخص ایک معمولی دنیاوی رنجش و مخالفت باہمی کی وجہ سے دوسرے انسانکو ہلاک کردیتا ہے تو ایسے کج فہم خود رو انسان کے لئے سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور اس لئے مقرر کیگئی ہے کہ ایسے بدطینت و بدکردار و بد اعمال انسان اسی آزاد و نیک اعمال سوسایٹی میں رہنے کے قابل نہیں ہوتے ہیں۔ ایسے کوتاہ اندیش و بدبخت کو دائمًا و ابدًا نیک سوسایٹی سے جدا کردیا جاتا ہے۔ چنانچہ ہر ایک انسان کا فرض ہے کہ وہ کسی رنجش یا مخالفت کی وجہ سے اپنے ہم جنس بھائی کو ہلاک نہ کرے ورنہ وہ خود بھی ہمیشہ کے لئے دین و دُنیا ہر دو سے محروم رہکر جہنم واصل رہے گا۔ بہر حال انسان کے لئے ایک دوسرے کیساتھ ہمدردی سے پیش آنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ بقول ایک صاحب کے

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو ٭ ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھیں کروبیاں

ابتدائی ضابطہ

جرم ہذا قابلِ مداخلت پولیس ہے اور قابلِ اجرائے وارنٹ و ناقابلِ ضمانت و ناقابلِ راضی نامہ ہے اور محض قابلِ تجویز عدالت سشن ہے

شرح

دفعہ ہذا یا بتیانہ دفعہ ہذا و دفعات ۲۹۹ و ۳۰۰ و ۳۰۴ تحت دفعہ ۲۹۹ و ۳۰۰ و بذریعہ نقشہ بہ تفریق الفاظ قانونی بحوالہ رولنگز آف ہائیکورٹس کیجا چکی ہے

اجزائے قانونی ثبوت طلب

(۱) ملزم کا باعث ہلاکت انسان ہونا۔ (۲) ملزم کے فعل سے بالارادہ ہلاکت کا ہونا (۳) یا ملزم کا بہ نیت ایسے ضرر جسمانی پہونچانے کے فعل کرنا جس سے ہلاکت کا واقع ہونا ممکن ہو (۴) ملزم کا فعل جو بہ نیت ضرر پہونچانے کے کیا گیا ہو وہ فعل طبیعت انسانی کی عادت معہودہ کے موافق یقینی طبعاً ہلاکت کے لئے کافی تھا (۵) ملزم نے جان بوجھ کر ایسا سخت خطرناک فعل کیا جس سے ہلاکت نہایت اغلب ہو یا ایسا ضرر جسمانی پہونچے

پشاور میں ایک شخص قتل کیا گیا ہے نہ کہ مرتکب جرم کا اصل مقصد ہلاکت ناکامیاب رہا ہے بلکہ کامیاب ہوا ہے۔ اس لئے باصول الناد حیاتم و اصل غایت وضع دفعہ ۳۰۱ تعزیرات ہند قابل سزا تھا جیسا کہ کرمنل لا جرنل جلد ۳۴ صفحہ ۲۹۷ رنگون ہائیکورٹ میں ایک شخص نے بجائے ایک خاص شخص کے قتل کرنے کے غلطی سے اس کے باپ کو قتل کرنے پر ملزم کو بجرم دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند حبس دوام بعبور دریائے شور میں سزایاب کیا تھا۔ انڈین کیسز جلد

(۳) مسمات جوانی کی آشنائی مسمی بودہ سے تھی۔ اس نے مسمات مذکور کو تیار کر دیا کہ اپنے شوہر کو کھلا دے۔ چنانچہ حلوا تیار کر کے مسمیان مدانیا و شوہر مسمات و تین دیگر اشخاص کو کھلایا گیا۔ مسمی مدانیا حلوا کھا کر مر گیا مگر دیگر اشخاص و شوہر مسمات سخت تکلیف اٹھا کر بچ گئے۔ مسمات کا منشا زہر دینے سے اپنے شوہر کی ہلاکت کا تھا۔ مدانیا کی ہلاکت کا نہ تھا تجویز کیا گیا کہ مسمات مدانیا جرم قتل عمد کی مجرم ہے۔ باوجودیکہ مسمی مدانیا کے قتل کرنے کی نیت نہ تھی۔ ۱۵۔ الہ آباد لاجرنل صفحہ ۱۳۴ و انڈین کیسز جلد ۲۶ صفحہ ۴۷۳ و کرمنل لا جرنل جلد ۱۷ صفحہ ۵۰۵

(۴) مسمات برکتی زوجہ صوبا کرسچن مسمی لبھو کے گھر جہاں مستورات کا گانا ہو رہا تھا گئی ہوئی تھی۔ مسمی صوبا تین دفعہ وقتاً فوقتاً مسمات برکتی کو بلانے گیا کہ گھر چلے مگر وہ یہ کہتی رہی کہ تھوڑی دیر کو آؤں گی۔ بالآخر تیسری دفعہ صوبا نے برکتی کے ایک ضرب ٹکوہاڑی جو بجائے برکتی کے لگنے کے مسمات فینی جو برکتی کے پاس بیٹھی تھی لگی بیہوش ہو گئی تو ہسپتال میں جا کر مر گئی عدالت ہائیکورٹ لاہور نے بمنشائے دفعہ ۳۰۱ تعزیرات ہند بقید دفعہ ۳۰۲ حبس دوام بعبور دریائے شور کا سزایاب کیا۔ انڈین کیسز جلد ۱۰۷ صفحہ ۷۶۴ و کرمنل لا جرنل جلد

قتل عمد

دفعہ ۳۰۲۔ جو کوئی شخص قتل عمد کا مرتکب ہو اس کو سزائے موت یا حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

اصول

یہ امر جملہ کتب مقدس الہامی میں مسلمہ ہے کہ تمام مخلوقات رب العالمین میں سے بنی آدم اشرف المخلوقات قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ وہ جنس اعلیٰ ہستی انسانی ہے کہ ان میں بعض ایسی پاک ذوی الاقتدار برگزیدہ ہستیاں گذری ہیں جن کو اوتار اور رحمۃ للعالمین کہا گیا ہے۔ اور جس قدر رشی و پیغمبر مختلف طبقات انسانوں کے لئے وقتاً فوقتاً مبعوث ہو کر ہدایات قانونی واجب التعمیل لاتے رہے ہیں۔ ان قانون و صنائع میں مجموعتاً انسانوں کی